جانِ جہاں

اے این

♥♥♥♥

اس وقت شہر کے سب سے مہنگے ترین ہسپتال کے ایک پرائیوٹ روم میں ایک شخص نے اپنے سامنے لیٹے وجود کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھامے اسے کرب سے دیکھ رہا تھا

پلیز اٹھ جاواب ایسا تو نا کرو، تم تو کیسی کو غلطی سے بھی تکلیف دے دیتی" تھی تو خود پریشان ہو جاتی تھی رونے لگی تھی اور اب مجھ پے رحم نہیں آتا کیا، صرف تم ہی تو ہو اور کوی نہیں میرا، اٹھ جاواب، بس کرواور ستانا مجھے" اس شخص نے کرب زدہ آواز میں سامنے لیٹے ہوش وحواس سے بیگانے وجود سے کہا

کافی دیر وہ اسے دیکھتا رہا لیکن شاید وہ اس سے کچھ زیادہ ہی خفا تھی ایسی لے اسکی بات نہیں مانی تھی

وہ کرب سے گہرا سانس بھرتا اٹھ کھڑا ہوا اور اسکے ماتھے پے بوسہ دیا ایک آنسو چپکے سے آنکھ سے نکلتا اس ہوش وحواس سے بیگانے لیٹے وجود کے بالوں میں جزب ہوا تھا پیچھے ہوتے اسنے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر کمرے سے باہر نکلتا گیا

اس وقت اس محل نما گھر کے ایک خوبصورت اور بہت بڑا کمرے میں جہاں
سامنے ہی ایک کنگ سائز بیڈ جس پے وائٹ چادر بچھی ہوی تھی اور اس
پے اس وقت وہ ستائیس سالہ مضبوط شخص سو رہا تھا، بیڈ کے دونوں جانب
بے حد قیمتی لیپ پڑے ہوے تھے بیڈ سے اوپر ایک فیملی کی تصویر لگی ہوی
تھی جہاں وہ سب ہنسی خوشی دیکھای دے رہے تھے، بیڈ کے سامنے ہی ایک
بے حد خوبصورت صوفہ پڑا ہوا اور بیڈ کے سامنے دیوار پے ایک بڑی ایل سی
ڈی لگی ہوی، دائیں جانب باتھروم اور ساتھ ہی چینجگ روم، بائیں
جانب ٹیرس کا ڈور جہاں اسوقت وائٹ پردے کیے ہوے تھے

صبح نماز کے وقت اسکی آلارم پے آنکھ کھولی جو اسنے خود لگایا تھا نیند تو اسے ویسے بھی نہیں آتی نا بھی لگتا تو نماز کے وقت تو وہ اٹھ ہی جاتا تھا لیکن پھر بھی آلارم ضرور لگتا تھا کہ کہیں نماز قضا نا ہو جاے آلارم بند کرتے

وہ مضبوط شخص اٹھ کر بیٹھا اور اپنے گہرے سیاہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے پیچھے کو کیا تھا جو آگے کو آے تھے ،وجیہہ چہرے پے سیاہ ب ئ یر ڈ جو اسے مزید خوبصورت بناتی عنابی لب ،سیاہ آنکھیں اسوقت کیسی بھی احساس کے بغیر تھی وہ اٹھ کر باتھروم کی جانب بڑھا اور کچھ دیر بعد فریش ہوتا نماز پڑھنے لگا

اور نماز پڑھ کر کتنی ہی دیر دعا کرتا رہا وجدان کی دعائ ین اکثر ہی لمبی ہوتی تھی کافی دیر دعا مانگ کر جاے نماز رکھ کر کچھ دیر بیٹھ کر قرآن پاک کی تعاوت کی اور پھر

واجدن ٹریک سوٹ پہنے ایکسر سائی ز کے لیے کمرے سے باہر نکلا تھا

اسوقت یہ محل نما گھر سنسان پڑا تھا اسوقت کیا ہر وقت ہی سنسان ہوتا تھا

اسلام آباد میں پر سکون علاقے جہاں آبادی نا ہونے کے برابر تھی یہ محل دو کنال پے مشتمل جہاں گیٹ سے اندر داخل ہو تو دائیں جانب ایک خوبصورت گارڈن جس میں ہر رنگ کے خوبصورت پھول لگے ہوے تھے اور سامنے لاونج کا دروازہ جہاں داخل ہو تو ایک بہت بڑا لاونج جو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا اور وہاں تین بڑے صوفے پڑے درمیان میں ٹیبل، دائیں جانب کچن اور کچن کے باہر ڈائی نگ ٹیبل پڑا اور لاونج سے جاتی سیڑھیاں چھ کمرے نیچے اور چھ ہی کمرے اوپر اور گارڈن کا حصہ پیچھے کو جاتا تھا وہاں بھی گارڈن اور وہاں ایک بڑا سا سوئی منگ پول بنا ہوا جہاں ہر وقت صاف شفاف پانی رہتا اور وہاں ہی جم بنایا ہوا

اور کچھ دیر بعد واجدن ایکسر سائی ز کرتا فریش ہو کر تیار ہوتا ناشتہ کر رہا تھا جب اسکا

سیکٹری وہاں آیا اور آ کر سلام کیا جس کا جواب وجدان نے سر ہلاتے دیا

قاسم بتاو آج کس کس کے ساتھ میٹنگ ہے" واجدن نے پوچھا"

سر آج ایک میٹنگ ہے وہ بھی شام کے وقت ایم آر کمپنی سے" قاسم نے" بتایا

ٹھیک ہے ڈرائیور سے کہو ابھی گاڑی نکالے میں آتا ہوں پہلے کہیں جانا" ہے" واجدن نے کہا تو قاسم سر ہلاتا باہر کو بڑھا

قاسم جانتا تھا وجدان نے پہلے کہاں جانا ہے یہ تو اسکا تقریباً ہر روز کا معمول تھا کہ وہ اپنے والدین کی قبروں پے جاتا تھا اور کچھ دیر بعد وجدان ناشتہ کرتا جانے کو نکلا تھا

❤❤❤❤

اسوقت صبح کے نو بج چکے تھے لیکن وہ جو نازک سا وجود جس کا گول چہرہ، پھولے گال جن میں مسکراتے وقت دونوں طرف ڈمپل پڑتے، باریک گلابی ہونٹ، ڈارک بروان آنکھیں جو اسوقت بند تھی، ڈارک براون سلکی کمر تک آتے بال جن کی اسوقت ڈھیلی سی چوٹی بنای ہوی تھی ایک پیاری معصوم سی لڑکی جو اسوقت گہری نیند میں تھی

بیڈ پے بیلو کلر کی بیڈ شیٹ بیچھای ہوی اور اوپر لحاف پنک کلر کا لیا ہوا ،سائیڈ ٹیبل پے ایک تصویر پڑی ہوی جس میں وہ خود اور اسکے والدین

موجود تھے ایک ہنستی مسکراتی مکمل تصویر دائیں جانب باتھروم اور چینجنگ روم اور بائیں جانب کھڑکی موجود جہاں اسوقت پنک ہی پردے آگے کیے ہوئے تھے

اتنے میں وہ ایک چالیس پنتالس سالہ خاتون کمرے میں آئی اور اسکو یونہی سوتا دیکھ کر نفی میں سر ہلاتی مسکراتی اسکے پاس آئی

مصومہ بیٹا اٹھ جاؤ دیکھو نو بج گئے ہیں لیکن آپ ابھی تک سو رہی ہیں" ان" خاتون جو اس گھر کی نوکرانی تھیں انہوں نے کہا دو تین بار آواز دینے کے بعد وہ جاگ ہی گئی تھی

"خالہ جان یہ کیا بات ہوی میں نماز پڑھ کر سو گی اور آپ پھر سے مجھے صبح صبح ہی اٹھا دیا" معصومہ نے منہ بناتے کہا تو فرزانہ خاتون مسکرا دی ہاں وہ اس گھر کی نوکرانی تھی لیکن معصومہ کے لیے وہ اسکی ماں کی طرح تھیں

"بیٹا اتنی دیر نہیں سونا چاہیے چلو آپ فریش ہو کر آے پھر میں آپ کو ناشتہ بنا کر دیتی ہوں" فرزانہ خاتون نے کہا تو معصومہ منہ بناتے بیڈ سے اتری

"ٹھیک ہے خالہ جان میں ابھی آتی ہوں" معصومہ کہتی کپڑے لیتی باتھروم کیطرف بڑی تو فرزانہ خاتون باہر کو بڑھی

اس گھر میں تین فرد رہتے تھے اٹھارہ سالہ معصومہ اسکی سوتیلی والدہ شہناز بیگم اسکا سوتیلا ماموں عامر صاحب اور گھر کے نوکر جن میں فرزانہ خاتون اور انکے شوہر اقبال جو گھر کے گیٹ کیپر تھے انکی کوی اولاد نا تھی اسی لیے

معصومہ کو اپنی بیٹی ہی سمجھتے تھے اور سمجھتے بھی کیوں نا معصومہ بھی ان سے پیار کرتی تھی انہیں اپنا مانتی تھی وہ خود بھی نام کی طرح ہی معصوم تھی

اور معصومہ کے والدین اس دنیا میں نہیں تھے بہت چھوٹی تھی تب ہی وہ اس دنیا سے چلے گے تھے تب سے ہی فرزانہ خاتون اور اسکے اقبال اسے زیادہ پیار کرنے لگے تھے

کچھ دیر بعد وہ فریش ہوتی پنک کلر کی فراک پہنے گلے میں دوپٹہ لیے کچن میں آی جہاں فرزانہ خاتون اسکے کے لیے ناشتہ بنا چکی تھی اور اب اس کے سامنے رکھ رہی تھی

معصومہ نے آس پاس نظر دوڑای تھی پھر فرزانہ خاتون سے مخاطب ہوی

خالہ جان مما اور ماموں کیا گھر نہیں ہیں'' معصومہ نے پوچھا تو فرزانہ خاتون'' نے نفی میں سر ہلایا

اوہاں بیٹا انیتا کی کال آئی تھی وہ آپ کا پوچھ رہی تھی میں نے بتایا تھا کہ آپ'' سو رہی ہیں'' فرزانہ خاتون نے کہا تو معصومہ کا چہرہ کھل اٹھا

اچھا میں ابھی کرتی ہوں آپی کو کال'' معصومہ کہتی اٹھی جاتی کہ فرزانہ'' خاتون نے ٹوکا

بیٹا پہلے آرام سے ناشتہ کرو پھر کر لینا'' فرزانہ خاتون نے کہا تو معصومہ'' جلدی جلدی ناشتہ کرنے لگی اسکی بہت سے عادات ایسی تھی جن میں فرزانہ خاتون اکثر ٹوکتی تھی اور معصومہ اسوقت تو مان جاتی بعد میں پھر سے وہی

کرتی اور کچھ دیر بعد معصومہ کمرے میں آتی اپنی کزن انیتا سے باتوں میں مصروف ہو گی

♥♥♥♥

آدھی رات کا وقت تھا جب وہ جس کی سیاہ آنکھیں، وجیہہ چہرے پے بئیرڈ، سیاہ بال جیسے ٹھیک کیا ہوے تھا چہرے پے مسکراہٹ سجاتا ایکسڑا چابی سے لاک کھولا اور دروازہ کھولتے دھیرے سے کمرے میں قدم رکھتا اندر داخل ہوا تھا اور مڑ کر دروازہ بند کرتے آہستہ سے قدم بیڈ کی جانب بڑھاے تھے اور بیڈ پے چہرے تک لحاف اوڑھے اسے لیٹا دیکھ کر مسکراتا اسکے قریب جانے لگا

وہ جسکی سیاہ آنکھیں، سیاہ کمر سے اوپر تک آتے بال، باریک ہونٹ وہ خوبصورت سی لڑکی جو اسوقت اپنے کمرے میں اپنے بیڈ پے آنکھیں

مونڈے لیٹی تھی جب اسے محسوس ہوا کوی کمرے میں داخل ہوا ہے لیکن وہ خاموشی سے لیٹی رہی وہ جانتی تھی اسوقت کون ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اکثر ہی آتا تھا

میری جان مجھے پتہ ہے تم جاگ رہی ہو" صارم کہتا حبہ کے سر کے بے حد" قریب جا بیٹھا

صارم کے کہنے پے حبہ نے لحاف سے چہرہ باہر نکالاتے صارم کو خفگی سے دیکھا اور اٹھ بیٹھی

صارم آپ ایسے کیوں آتے ہیں اگر کیسی دن گھر میں سب کو پتہ چل گیا تو کیا" ہو گا سب کیا کہے گے" حبہ نے خفگی سے کہا تو صارم مسکرا دیا

"ارے میری جان کچھ نہیں کہیں گے یہی کہیں گے کہ ایک شوہر اپنی بیوی کو چھپ چھپ کے ملنے آتا ہے" صارم نے کہا تو حبہ نے منہ بناتے صارم کو دیکھا

"صارم ابھی نکاح ہوا ہے ہمارا شادی نہیں جو آپ میاں بیوی کہہ رہے ہیں" حبہ نے کہا تو صارم گہرا سانس بھرتا حبہ کو اپنے حصار میں لیتا لیٹ گیا

"یار مجھے تو لگتا ہے گھر والے نکاح کر کے بھول ہی گے ہوں جیسے ہم دونوں کا نکاح بھی کروایا تھا کوی رحم ہی نہیں کر رہا مجھ غریب پے" صارم نے دکھ بھرے لہجے میں کہا تو حبہ مسکرا دی

"آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے کوی دس سال ہو گے ہوا ابھی چھ مہینے ہی تو ہوے ہیں" حبہ نے کہا تو صارم حبہ کو گہری نظروں سے دیکھتا حبہ پے جھکتا

اسکے دونوں اطراف ہاتھ رکھتا حبہ کے گلابی چہرے کو دیکھا جو صارم کے حصار میں ہوا تھا صارم گہری نظروں سے دیکھتا اسکے ماتھے پے محبت بھرا بوسہ دیا تو حبہ سرخ ہوتی آنکھیں موند گی

میری جان میرے لیے تو اب ایک دن بھی تمھارے بغیر دس سالوں جیسا" لگتا ہے" صارم نے کہا تو حبہ نے ایک نظر صارم کی آنکھوں میں دیکھتے نظریں جھکا دی صارم کی گہری بولتی نظروں میں حبہ کو دیکھنا بے حد مشکل لگا تھا

صارم نے جھکتے اسکی جھکی پلکوں کو چھوتے اسکے گالوں پے ہونٹ رکھے تو حبہ کی

دھڑکنیں تیز ہوی صارم نے گالوں سے ہونٹ ہٹاتے حبہ کی ناک پے رکھتے ٹھوڈی کو چھوا تو حبہ کا گلابی پڑتا چہرہ اور سرخ ہوا تھا

صارم نے پیچھے ہوتے ایک نظر اس کے چہرے تو دیکھتے اسکی گردن پے اپنے ہونٹ رکھے تو حبہ کپکپاہ کے رہ گی صارم پیچھے ہوا اور اس سے پہلے صارم حبہ کے ہونٹوں پے جھکتا حبہ بول پڑی

صارم کوی آجاے گا پلیز جاے“ حبہ نے کہا تو صارم گہرا سانس بھرتا پیچھے ”ہوا

اوکے میری جان جارہا ہوں“ صارم کہتا بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تو حبہ نے اسے ”ایک نظر دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

صارم نے مسکراتے جھکتے نرمی سے حبہ کے ہونٹوں کو چھوا تو حبہ شرم وحیا سے پلکیں جھکا گی صارم نے ایک نظر مسکرا کے حبہ کے سرخ پڑتے چہرے

کو دیکھا اور قدم دروازے کہ طرف بڑھا دیے حبہ نے بھی آنکھیں کھولتے ایک نظر صارم کو دیکھا ہونٹوں پے ایک شرمیلی سی مسکان آن ٹھہری تھی حبہ جلدی سے لحاف سر تک اوڑتی لیٹ گی اور صارم کمرے سے نکل گیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھا

صارم اور حبہ چچازاد کزن ہونے کے ساتھ اب منکوح اور منکوحہ بھی تھے وہ ایک گھر میں ہی رہتے تھے

یہ کافی خوبصورت گھر جہاں تین بھای تھے ثاقب صاحب جن کی شادی شگفتہ بیگم سے ہوی اور انکا بڑا بیٹا صارم جو ستائی س سال کا ہو چکا تھا اور ایک بیٹی انیتا جو بیس سال کی ہو چکی

دوسرے نمبر پے فیصل صاحب جنکی شادی صدف بیگم سے ہوی اور انکا صرف ایک بیٹا راکب جو چھبیس سال کا ہوچکا

اور تیسرے نمبر پے جاوید صاحب جنکی شادی کلثوم بیگم سے ہوی اور انکی بھی ایک ہی بیٹی حبہ جو اکیس سال کی ہوچکی تھی

ہیلو گرلز''راکب کے ہر وقت مسکراتے ہونٹ،''

کلین شیو چہرہ،اسکے بھی سیاہ بال جو کچھ لمبے تھے جو اسوقت جل سے سیٹ کیے وہ ایک مکمل شخص تھا وہ ابھی باہر سے آیا تھا ساتھ صارم بھی تھا سامنے لاونج میں شگفتہ بیگم ، صدف بیگم ، کلثوم بیگم اور حبہ ،انیتا کو بیٹھا دیکھ کر کہا تو تینوں خواتین مسکرادی

"بیٹا اب ہم تمھیں کہاں سے گرلز لگتی ہیں"
شگفتہ بیگم نے کہا

"ارے تای جان مجھے تو آپ تینوں گرلز ہی لگتی ہیں" راکب کہتے ساتھ انکے ساتھ بیٹھا تو شگفتہ بیگم نے اسکے سر پے ہلکی سی چپت رسید کی تو راکب مسکرا دیا

صارم بھی سامنے صوفے پے بیٹھا اور حبہ کو مسکرا کے دیکھا ایک نظر حبہ نے بھی صارم کو دیکھا اور نظریں جھکا گی ایک خوبصورت سی مسکراہٹ چہرے پے آی تھی

"بھیا یہ سوال سمجھا دیں مجھے سمجھ نہیں آرہا" انیتا اسکی بھی تینوں کہ طرح ہی سیاہ آنکھیں، سیاہ بال جو اسوقت کچھ بالوں کو براون کلر کیے ہوے تھا

، باریک ہی ہونٹ والی پیاری سی لڑکی تھی انیتا نے صارم سے کہا تو اس سے پہلے صارم کچھ کہتا راکب بول پڑا

تمھیں کبھی کچھ آیا بھی ہے نالائق کہیں کی" راکب نے کہا تو انیتا نے منہ " پھلایا

چچی جان دیکھ لیجے آپ راکب کو" انیتا نے صدف سے شکایت کی "

راکب خبر دار جو میری بیٹی کو کچھ کہا تو تم سے زیادہ لائق ہے میری بیٹی اور " تم نالائق کہیں کے" صدف بیگم نے راکب کو گھورتے سنایا تو راکب نے منہ بناتے انیتا کو دیکھا جواب بڑی خوش نظر آ رہی تھی

انیتا میں نے کتنی بار کہا ہے کہ راکب کو بھای کہا کرو لیکن تمھیں سمجھ نہیں "
آتی" شگفتہ بیگم نے انیتا سے کہا تو اب باری راکب کے خوش ہونے کی تھی
راکب نے طنزیہ مسکراتے ہوے انیتا کو دیکھا

مما انہوں نے شکل دیکھی ہے اپنی بھیا والی میرا صرف ایک ہی بھای ہے "
صارم بھای" انیتا نے کہا تو جہاں صارم اور حبہ اور کلثوم ہنسے تھے وہی شگفتہ
بیگم نے انیتا کو گھورا

دیکھ لیجے مما اپنی اس لاڈلی کو اور مجھے بھی کوی شوق نہیں تمھارا بھای بننے کا"
میری صرف ایک بہن ہے حبہ سمجھی" راکب نے صدف بیگم کو شکایت
لگاتے ساتھ انیتا سے کہا تو اسنے منہ بناتے اسے دیکھا جیسے کہہ رہی مجھے کیا اور
صدف بیگم نے انیتا کو اپنے ساتھ لگایا

خبردار جو میری بیٹی کو کچھ کہا سمجھے یہ تو میری بیٹی ہے اور ہمیشہ رہے گی"صدف بیگم نے کہتے دوسرا جملہ معنی خیز سا بولا جو کلثوم بیگم ہی سمجھ سکی تھی اور کوی نہیں

راکب نے انیتا کو گھورا تھا جواب بڑی خوش نظر آرہی تھی اور صارم پھر انیتا کو سوال سمجھانے لگا تھا

💖💖💖💖

اسوقت وجدان اپنے لاونج میں بیٹھا چاے پی رہا تھا سامنے ایل سی ڈی لگی تھی جہاں نیوز لگی ہوی تھی

باہر شام کے ساے گہرے ہو رہے تھے سورج ڈوب چکا تھا اکتوبر کا مہینہ شروع ہو گیا تھا ایسی لے شام کے وقت موسم کافی اچھا ہو جاتا

ابھی وہ چاے پی رہا تھا جب اسکا بچپن کا دوست وہاں آیا تھا جو عنابی ہونٹ ، کلین شیو چہرہ، سیاہ بال اور سیاہ ہی آنکھیں کافی خوش شکل انسان تھا

کیسے ہو میرے یار" کیف نے آتے ساتھ سلام کے بعد کہا اور اسکے ساتھ" بیٹھا تھا

ٹھیک تم سناو اور چاے پلاو" وجدان نے سلام کا جواب دیتے کہا"

ہاں یار پلا دو" کیف نے کہا تو وجدان سر ہلاتا ملازم کو چاے لانے کا کہنے لگا" وجدان کے گھر میں سب ملازم میل ہی تھے اور کوک بھی رکھا ہوا تھا عورت کوی نہیں تھی

کہاں سے آرہے ہو" وجدان نے پوچھا "

جہاں سے ہر روز تیرے پاس آتا ہوں" کیف نے مسکرا کے کہا تو وجدان
سر ہلا گیا کیف پیشے کے لحاظ سے ایک ڈاکٹر ہے

"سب ٹھیک ہے" وجدان نے پوچھا اور جو پوچھا تھا کیف سمجھ گیا تھا

"ہاں" کیف نے کہا

وجدان نے سر ہلایا اتنے میں ملازم چائے اور ساتھ کھانے کو بھی لے آیا تھا تو
کیف چائے پینے لگا تھا

"اچھا یار اب تو شادی کر لے" کیف نے کہا تو وجدان اسکی طرف دیکھنے آیا

تو تو کر لے مجھے جو کہہ رہا'' وجدان نے کہا تو کیف کا چائے پیتا ہاتھ رو کا تھا''

وجدان اسے ہی دیکھ رہا تھا

ہمم انشاءاللہ کر لوں گا چل چھوڑ اور بتا رات کو کیا کرنے کا ارادہ ہے میں تو''

کہتا ہوں کہیں ہوٹل چلتے ہیں دونوں دوست'' کیف کہتا پھر سے چائے پینے

لگا

اچھا ٹھیک ہے'' وجدان آرام سے مان گیا تھا وہ جانتا تھا انکار کیا بھی تو کیف''

نے زبردستی لے کر ہی جانا تھا اور پھر دونوں باتیں کرنے لگے

💖💖💖💖

اسوقت گھر کے سبھی افراد لاونج میں موجود تھے جب فیصل صاحب نے

راکب کو مخاطب کیا

”راکب اب تم کچھ کرنے لگ جاو کب تک یونہی آوارہ گردی کرنے کاارادہ ہے“فیصل صاحب نے کہاتوراکب نے منہ بنایا

”باباجان ابھی میں سوچ رہاہوں کیاکرو“راکب نے جواب دیا

”ہاں اور یہ سوچ تم پچھلے ایک سال سے رہے ہو“فیصل صاحب نے طنزیہ کہاتوانیتا کوراکب کودیکھ کرہنسی آی جسکا چہرہ اب لٹکا ہوا تھا جیسے دیکھ کر راکب نے اسے گھورا تھا پہلے توانیتا کادل کیابتاے لیکن پھر منہ بناتی خاموشی ہی رہی تھی

”کوی بات نہیں فیصل،راکب ابھی بچہ ہے کرلے گا“ثاقب صاحب نے کہا

بھای جان آپ کو یہ بچہ کہاں سے لگتا ہے مجال ہے جو یہ کیسی بتا کو سیر یس لے"

فیصل صاحب نے کہا

فکر نا کرو وا کب ہو جاے گا ٹھیک "ثاقب صاحب نے کہا تو فیصل صاحب سر ہلا گے

بیٹا جاو چاے لے آو" کلثوم بیگم نے حبہ سے کہا

جی چچی جان" حبہ کہتی کچن کی طرف بڑھ گی اور باقی سب پھر سے باتوں میں مصروف ہو گے

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

یار میں کہتا ہوں کہیں گھومنے پھرنے چلتے تم تینوں کیا کہتے ہو‘‘ راکب نے ’’
کہا

اسوقت راکب، صارم، انیتا اور حبہ لاونج میں بیٹھے تھے

ہاں ٹھیک ہے ایسا کرتے ہیں معصومہ کو بھی لے کر چلتے ہیں ورنہ اسنے ہم ’’ سے ناراض تو ہو ہی جانا ساتھ روتی بھی رہے گی‘‘ صارم نے کہا تو تینوں نے اسکی بات پے اتفاق کیا

پر اسے لینے کون جائے گا‘‘ حبہ نے کہا ’’

وہ میں بابا سے بات کرتا ہوں‘‘ صارم نے کہا تو تینوں نے ڈن کر لیا اور ’’

صارم نے ثاقب صاحب سے بات کی جنہوں نے حبہ اور صارم کو بھیج دیا

معصومہ کو لینے اور گھر میں کیسی اطراز بھی نہیں ہوا تھا

♥♥♥♥

اسوقت صارم اور حبہ گاڑی میں بیٹھے تھے جب صارم نے حبہ کا ہاتھ تھاما تو

حبہ نے ایک نظر مسکرا کے اسے دیکھا تو صارم بھی مسکرا دیا

’’ یار چلو گھومنے پھرنے جائیں گے تو کچھ وقت ہم بھی دونوں ایک ساتھ

گزار لے گے ورنہ گھر میں تو ہم ٹھیک سے بات نہیں کر

سکتے‘‘ صارم نے کہا تو حبہ نے حیرت سے اسے دیکھا

صارم جو گھر میں آپ میری ہر بات میں حصہ لیتے ہیں وہ کیا ہوتا ہے" حبہ نے حیرت زدہ ہوتے کہا

"ارے یار اسے تم بات کہہ رہی وہ تو میں ہی ہوتا ہوں جو تم سے بات کرنے کو تمھاری بات کا جواب دیتا ہوں ورنہ تم تو سب کے سامنے زرا بھی میری بات کا جواب نہیں دیتی" صارم نے کہا تو حبہ نے منہ بناتے اسے دیکھا جس پے صارم مسکراتا اسکے چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتا ماتھے پے اپنے ہونٹ رکھتا گاڑی سٹارٹ کر گیا اور یونہی باتیں کرتے معصومہ کی طرف روانہ ہوئے انکے گھر اور معصومہ کے گھر کا فاصلہ آدھے گھنٹے کا تھا

معصومہ انکی پھوپھو زاد کزن ہے معصومہ کے تینوں ماموں نے بہت کوشش کی کہ وہ معصومہ کو اسکے والد کی وفات کے بعد اپنے پاس لے آئے لیکن لانا

سکے تھے معصومہ کے والدہ ثمرین بیگم کی وفات معصومہ کے والد سے پہلے ہی ہو چکی تھی

معصومہ کے نام معصومہ کے والد فواد صاحب نے ہی اپنی پوری جائیداد اپنی اکلوتی بیٹی معصومہ کے نام کر دی تھی جو اسے بیس سال ہونے پر اجازت تھی وہ جس کے چاہے مرضی نام لگا سکتی ہے معصومہ کی سوتیلی ماں نے کہا تھا کہ وہ معصومہ کو اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے ایسی لیے سب خاموش ہو گے تھے لیکن اپنی پیاری بھانجی کے ساتھ رابطے میں تھے

کچھ دیر بعد ہی حبہ اور صارم معصومہ کے گھر پہنچ چکے تھے اور اسوقت دونوں لاونج میں بیٹھے تھے

فرزانہ خاتون ان دونوں کو بیٹھا کر خود معصومہ کو اسے بتانے کے لیے چل دی کہ اتنے میں معصومہ کی سوتیلی والدہ وہاں آی تو حبہ اور صارم نے انہیں سلام کیا جسکا جواب انہوں نے سر ہلاتے دیا

"کیسے ہو تم دونوں" شہناز بیگم جو اسوقت ایک مہنگی ساڑھی پہنے اپنے چہرے پے اوور میک اپ کیے تیار سی کہیں جانے کو تھی

"جی آنٹی ٹھیک ہیں" صارم نے جواب دیا حبہ تو خاموش ہی رہی تھی انہوں نے سر ہلایا تھا

"معصومہ بیٹا حبہ اور صارم آے ہیں" فرازنہ خاتون نے معصومہ کے کمرے میں جاتے کہا تو معصومہ جو ایل سی ڈی لگاے باربی کارٹون دیکھنے میں مصروف تھی ایکدم خوشی سے بیڈ سے اتری تھی

کیا سچ میں خالہ جان "معصومہ نے پوچھا تو انہوں نے مسکراتے اسکی خوشی سے بھرپور چہرہ دیکھتے سر ہلایا اور معصومہ گلے میں دوپٹہ اوڑھے باہر کو بھاگتی سیڑھیاں اترنے لگی

بیٹا آرام سے "فرازنہ خاتون نے اسکے گرنے کے ڈر سے کہا لیکن وہ جلدی جلدی سیڑھیاں اترتی لاونج میں داخل ہوی اور سامنے ان دونوں کو دیکھ چیخی تھی

آپی بھیا "معصومہ نے خوشی سے پکارا تو وہ دونوں مسکراتے اسکی طرف متوجہ ہوے معصومہ جلدی سے حبہ کے گلے لگی تو وہ بھی مسکراتے گے لگی

کیسی ہو گڑیا "صارم نے اسکے سر پے ہاتھ رکھتے پوچھا"

جی بھیامیں ٹھیک اور آپ دونوں کو مل کر بہت خوش ''معصومہ نے کہاتو وہ''
دونوں مسکرادے اور تینوں بیٹھ گے

آنٹی ہم معصومہ کو کچھ دنوں کے لیے لینے آے ہیں پھر ہم چھوڑ جاے''
گے ''صارم نے کہاتو معصومہ اور خوش ہو گی لیکن یہ بھی فکر تھی کہیں شہناز
بیگم منانا کر دے

اچھاٹھیک ہے لے جاواور مجھے ابھی کیسی پارٹی میں جانا ہے میں چلتی ہوں''
شہناز بیگم کہتی وہاں سے نکل گی تو وہ معصومہ کی طرف متوجہ ہوے

گڑیا جاو جلدی سے اپناسامان پیک کرو پھر ہم نکلے'' صارم نے کہاتو''
معصومہ کھڑی ہوی

"ٹھیک بھیا میں ابھی آتی ہوں" معصومہ کہتی باہر نکلتی کہ فرزانہ خاتون جو انکی بات سن چکی تھی اسکی خوشی دیکھ کر مسکرادی

"اچھا چلو میں بھی کرواتی ہوں" حبہ کہتی معصومہ کے ساتھ اسکے کمرے کی طرف چل دی اور دونوں نے معصومہ کا کپڑے وغیرہ ایک بیگ میں رکھے اور معصومہ نے سائیڈ ٹیبل سے تصویر اٹھاتے جس میں وہ اور اسکے والدین تھے اسے بھی رکھا اور بیگ پیک کیا اور باہر آئے فرازنہ خاتون بھی باہر تک چھوڑنے آئی تو سامنے ہی اقبال کھڑے تھے

"چاچا جان میں جارہی ہوں" معصومہ نے کہا تو اقبال مسکرادیے اور اسکے سر پے ہاتھ رکھا

خوش رہو میری بچی اللہ پاک ڈھیروں خوشیوں سے نوازے اور وہاں خوب ہلا گلا کرنا ٹھیک ہے" اقبال کہنے لگے تو معصومہ نے مسکراتے سر ہلا دیا فرازنہ خاتون کو گلے لگتی معصومہ صارم اور حبہ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی اور پھر وہ وہاں سے نکلے تھے معصومہ شاید جانتی نہیں لیکن شاید اب شاید ہی ہمیشہ کے لیے وہ اس گھر میں واپس آتی یا نا ہی آتی کیسی کو نہیں معلوم تھا

♥♥♥♥

صارم نے گاڑی گھر کے گیٹ کے اندر جاتے روکی تو معصومہ جلدی سے گاڑی سے نکلتی اندر کو بھاگی تھی صارم اور حبہ اسکی جلد بازی پے مسکرا دے

"ماموں جان ممانی جان کہاں آپ سب" معصومہ نے لاونج میں جاتے سب کو آواز دی تو وہ سب جو کمروں میں تھے اسکے اونچا پکارنے پے اپنے کمروں سے نکلے تھے اور مسکراتے ہوے اسے دیکھا تھا

اتنی دیر میں صارم معصومہ کا بیگ لیتا اور حبہ بھی وہی آگے اور مسکرا کے اسے دیکھنے لگے

ارے ہماری بیٹی آگی" ثاقب صاحب نے کہا تو معصومہ جلدی سے انکی" طرف آی

جی ماموں جان آگی آپ سب کیسے ہیں" معصومہ نے خوشی سے چہکتے" ہوے کہا وہ بہت خوش تھی انکے پاس آکر

ہم ٹھیک بیٹا" ثاقب صاحب نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوے کہا تو" معصومہ مسکراتی سب سے ملنے لگی

لو بھئی ی میری چھوٹی بہنا بھی آگی اب تو اور مزا آے گا" راکب نے کہا تو معصومہ کے ساتھ سب مسکرا دے بڑے سب صوفوں پے بیٹھے گے تھے صارم اور حبہ بھی وہی بیٹھ گے

جی نہیں یہ میری بہن ہے" انیتا نے معصومہ کو اپنے ساتھ لگاتے کہا تو معصومہ مسکراتی راکب کو دیکھنے آی جو انیتا کو گھور رہا تھا

معصومہ تم بتاو کس کی بہن ہو" راکب نے معصومہ کو کہا تو معصومہ نے دونوں دیکھا

میں تو آپ دونوں کی بہن ہوں آپ دونوں نا لڑیۓ" معصومہ نے کہا تو اسکے یوں کہنے پے راکب اور انیتا کے ساتھ سب مسکرا دیے

اچھااب میری بیٹی کو بیٹھنے بھی دو کب سے کھڑا کیا ہے اور جاوانیتا بیٹے" معصومہ کے لیے کچھ لے کر آو" شگفتہ بیگم نے کہا

ممانی جان مجھے آپ کی بنی بریانی کھانی ہے آپ بہت اچھی بناتی ہیں اور" صدف ممانی آپ مجھے کھیر بنا کر کھا لیے گا اور کلثوم ممانی آپ میرے لیے مکرونی بنا دیجے گا" معصومہ نے کہا تو سب ہی اسکے یوں گننے پے اپنی ہنسی روک گے کیونکہ سب جانتے تھے وہ کتنا کھاتی ہے پر کھاتی تھوڑا ہی تھی اور ان تینوں خواتین کے مسکراتے ٹھیک کہا تھا

معصومہ مجھے سمجھ نہیں آتا تم اتنا کھاتی ہو لیکن موٹی پھر بھی نہیں ہوتی"" راکب نے کہا تو معصومہ نے منہ بنایا

راکب خبردار جو میری بیٹی کو ایسا کہا وہ کہاں کھاتی ہے" صدف بیگم نے کہا"

تو معصومہ جلدی سے صدف بیگم کے پاس بیٹھتی انکے گرد اپنی بانہیں پھلا گی

جبکہ راکب مسکرا دیا تھا اور باتوں میں مصروف ہو گے

❤❤❤❤❤❤❤❤

وجدان اسوقت اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ اتنے میں اسکے موبائل

پے کال آئی تو وہ اسکی طرف متوجہ ہوا سامنے موبائل پے صارم کا نام لکھا

نظر آرہا تھا وجدان نے کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے کال اٹھاتے کان کے

ساتھ لگای

کیسے ہو" صارم نے سلام کے بعد پوچھا"

میں ٹھیک ہوں تم سناو کیسے کال کرنی ہوی" وجدان نے سیدھا سیدھا سوال " پوچھا تو دوسری طرف صارم نفی میں سر ہلا گیا

یار وہ ہم سب نے گھومنے پھیرنے کا پلین بنایا ہے" صارم نے کہا پر وجدان " سمجھ نا سکا

تو اس میں مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو" وجدان نے پوچھا تو صارم نے گہرہ " سانس لیا

یار ہم تیرے فلیٹ پے پاس روکنا چاہتے ہیں اگر تمھیں اطراز نا ہو تو""" صارم نے کہا

فلیٹ پے کیوں تم سب میرے گھر رہوں گے سمجھے" وجدان نے کہا"

یار پر۔۔۔" ابھی صارم کچھ کہتا جب وجدان بول پڑا"

پوچھا نہیں بتایا ہے اور بتا کس کس نے آنا ہے" وجدان نے پوچھا صارم"
وجدان کی پہلی بات پے مسکرا دیا

یار میں، راکب، حبہ، انیتا اور معصومہ" صارم نے بتایا تو وجدان کو معصومہ"
کے نام پے حیرت ہوی

یہ معصومہ کون ہے" وجدان نے پوچھا تو اس بار صارم کو کچھ حیرت ہوی"
لیکن خاموش رہا یار وہ ہماری پھوپھو کی بیٹی" صارم نے بتایا

"ٹھیک ہے آجانا اور آنے سے پہلے بتا دینا" وجدان نے کہتے کال بند کی اور گہرہ سانس لیتے اٹھ کھڑا ہوا اور آفس سے باہر نکلا

صارم نے کال بند کی تو راکب اس کیطرف متوجہ ہوا

"کیا کہا جلاد نے" راکب نے کہا تو صارم نے اسے دیکھا

"ہاں کہہ رہا تھا کہ آجانا اور کہا کہ اسکے گھر ہی رہنا ہے فلیٹ پے نہیں اور یہ بھی کہا ہے آنے سے پہلے مجھے بتا دینا" صارم نے بتایا تو راکب نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا

"کیا یار ہم گھومنے جا رہے ہیں ہوسٹل رہنے نہیں" راکب نے کہا تو صارم نے اسے گھورا

یار کچھ نہیں کہتا وہ ‘‘ صارم نے کہا تو راکب نے منہ بنایا’’

چلو اچھا ان سب کو بھی بتاتے ہیں ‘‘ راکب نے کہا تو صارم بھی اٹھ کھڑا ہوا’’

وجدان راکب کے خالہ زاد کزن تھا اور راکب وجدان سے تھوڑا دور ہی رہنا بہتر سمجھتا تھا صارم اور وجدان کی کافی دوستی تھی کیونکہ صارم کچھ سنجیدہ رہتا تھا لیکن راکب نہیں،

وجدان کبھی سالگرہ ہو یا اب صارم اور حبہ کا نکاح خود نہیں آیا تھا صدف بیگم ، فیصل صاحب اور باقی سب نے کافی کہا تھا کہ وہ آے لیکن وہ نہیں آیا لیکن گفٹ ضرور بھیج دیتا تھا

❤❤❤❤

"ہیلو گرلز کیا کر رہی ہو" راکب نے کمرے کو ناک کرتے اندر داخل ہوتے ان تینوں کو دیکھتے کہا جو ایل سی ڈی لگائے بیٹھی کچھ دیکھ رہی تھی

"بھیا باربی کارٹونز دیکھ رہی ہیں سچ میں مزے کی اپی لگی ہے" معصومہ نے بتایا اور ساتھ ہاتھ میں پکڑے لیز کھانے لگی تو اسکے کہنے پے سب مسکرا دے راکب معصومہ کے ساتھ بیٹھ گیا اور معصومہ کے بائیں جانب انیتا بیٹھی تھی اور ساتھ حبہ اور حبہ کے ساتھ ہی بیڈ کے قریب کرسی رکھا صارم بیٹھ گیا

"ہم تم تینوں کو بتانے آئے تھے کہ وجدان نے کہا ہے آ جاو اسے کوی مسلہ نہیں ہے" راکب نے کہا

"کیا سچی ہاے کتنا مزا آئے گا" انیتا نے خوشی سے کہا

آپی ہم کہاں جا رہے ہیں‘‘معصومہ کو سمجھ نا لگا تو پوچھنے لگی’’

تم دونوں نے بتایا نہیں اسے‘‘صارم نے پوچھا تو دونوں نے نفی میں سر’’ ہلا یا

گڑیا ہم اسلام آباد جا رہے ہیں گھومنے‘‘صارم نے بتایا’’

کیا سچی واو کتنا مزا آئے گا‘‘معصومہ نے خوشی سے چہکتے کہا تو سب مسکرا’’ دے

لیکن میرے کالج سے چھٹیاں کون لے گا اور مما کو کون بتائے گا اور اگر’’ انہوں نے نا جانے دیا تو‘‘معصومہ نے افسردہ ہوتے کہا

گڑیا تم ان سب کی فکر نا کرو میں دیکھ لوں گا'' صارم نے کہا تو معصومہ کا پھر '' سے چہرہ کھل اٹھا اور اپنے پلین بتانے لگی جس پر راکب اور انیتا جواب دیتے رہے اور پھر کارٹون دیکھنے لگی انیتا اور راکب بھی کیسی نا کیسی بات پے لڑ رہے تھے

صارم نے حبہ کو دیکھا تو حبہ مسکرا دی اور صارم اسے یک ٹک دیکھنے لگا تو حبہ نے ان تینوں کو دیکھا جو خود باتوں میں مصروف تھے

آپی''معصومہ نے حبہ کو دیکھتے آواز دی تو دونوں کو ایک دوسرے کو تکتا''
پا کر حیرت سے دیکھا

آپی آپ دونوں ایک دوسرے کو کیوں دیکھ رہیں''معصومہ کی حیرت زدہ''
آواز پے صارم ہوش میں آیا حبہ بھی ہڑ بڑا کے اسکی طرف متوجہ ہوی اور

چہرہ شرم سے سرخ ہوا تھا ابک اور انیتا اسکے یوں کہنے حبہ اور صارم کو ہڑ بڑاتا دیکھ کر اپنی ہنسی روکنے لگے

ک کچھ نہیں معصومہ کیا بات ہے" حبہ نے جلدی سے بات بدلی معصومہ " سچ میں ہی معصوم تھی وہ اٹھارہ سال کے ہونے باجود بھی محبت کے لفظ سے ناواقف تھی گھر میں صرف فرازنہ خاتون تھی اور کالج اسکی صرف ایک دوست تھی وہ بھی اسکی معصومیت دیکھتی اسکے جیسے ہی باتیں کرتی اور حبہ اور انیتا بھی چھوٹی سمجھ کر کوی بات نہیں کرتی تھیں

"آپی کچھ کھانے کو لادیں بھوک لگی ہے"
معصومہ نے معصوم سی شکل بناتے کہا تو حبہ سر ہلاتی باہر نکلی تو صارم بھی اسکے پیچھے ہی نکل گیا

"صارم آپ بھی نا پتہ نہیں کیا سوچ رہے ہوں گے را کب اور انیتا" حبہ نے کچن میں آتے اپنے پیچھے صارم کو داخل ہوتے کہا تو صارم نے اسکا رخ اپنی طرف کرتے اسکے ماتھے کو چھوا تو حبہ اسے گھورتی سرخ ہوتی پیچھے ہوی اسے ڈر تھا یہاں کوی آ نہ جاے

"ارے میری جان کچھ نہیں کہہ رہے ہوں گے" صارم نے مسکراتے کہا تو حبہ نفی میں سر ہلاتی نوڈلز بنانے لگی تو صارم اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لے گیا

"صارم پیچھے ہو جاے کوی آ جاے گا" حبہ نے گھبراتے کہا تو صارم اسکی دائیں گال چھوتا مسکراتے پیچھے ہوتے وہاں بیٹھ گیا اور حبہ کا شرم و حیا سے سرخ چہرہ دیکھا اور حبہ شکر کرتی جلدی سے نوڈلز بنانے لگی

ویسے معصومہ بہت زیادہ معصوم ہے" صارم نے کہا تو حبہ مسکرا دی "

ہاں وہ زیادہ اکیلی ہی ہوتی ہے شاید ایسی لے اور اپنے مما بابا کا ذکر ہر وقت " کرتی ہے" حبہ نے کہا تو صارم نے افسردہ ہوتے سر ہلایا اور حبہ نوڈلز بناتی معصومہ کے لیے لے جانے لگی

♥♥♥♥

آج سب اسلام آباد جانے کے لیے لاہور سے اسلام آباد کی فلائی ٹ پر بیٹھنے کے لے ائی یر پورٹ پے کھڑے تھے ثاقب صاحب اور فیصل صاحب ان کے ساتھ آے تھے

بیٹا سب کا خیال رکھنا تمھارے ذمے ہے راکب سے تو مجھے کوی امید نہیں " ہے" فیصل صاحب نے کہا تو راکب نے منہ بنایا

جی چاچو جان آپ بے فکر رہے'' صارم نے مسکراتے سر ہلا یا اور کچھ دیر ''
بعد سب جہاز میں بیٹھ گے تھے اور اسلام آباد کے لیے روانہ ہو چکے تھے
سب سے زیادہ معصومہ ہی خوش تھی
♥♥♥♥

اسوقت شہناز بیگم لاونج بیٹھی تھی جب وہاں عامر صاحب آے تھے

کیسی ہو'' عامر صاحب نے صوفے پے بیٹھتے پوچھا تھا''

ہاں ٹھیک ہوں تم بتاو کہاں تھے اتنے دنوں سے'' شہناز بیگم نے پوچھا''

ارے تمھیں تو پتہ ہی ہے میرا کام ہی کچھ ایسا ہے کہیں نا کہیں جانا پڑتا ”
ہے“ عامر صاحب نے کہا تو شہناز بیگم نے سر ہلایا اور دونوں باتیں کرنے
لگے

کہاں ہے معصومہ دیکھای نہیں دے رہی“ عامر صاحب نے اِدھر اُدھر ”
دیکھتے پوچھا

ہاں وہ کچھ دنوں کے لیے اپنے ماموں وغیرہ کی طرف گی ہے“ شہناز بیگم ”
نے کہا

کیوں“ عامر صاحب نے پوچھا”

کیوں کیا مطلب پہلے بھی تو جاتی ہے“ شہناز بیگم نے کہا”

اچھا میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا اور وہاں کچھ دن مجھے کام کے سلسلے میں مجھے "
پھر سے جانا ہے" عامر صاحب نے کہا تو شہناز بیگم سر ہلا گی

اسلام آبادائی رپورٹ پر پہنچے تو ان سب کے لیے وجدان وہاں پہلے ہی دو
گاڑیاں بھجوا چکا تھا
ایک میں معصومہ، راکب اور انیتا بیٹھ گے اور دوسری میں صارم اور حبہ اور
کچھ ہی دیر میں دونوں گاڑیاں آگے پیچھے وجدان کے گھر نما محل میں روکی
تھی گیٹ پے وجدان کے گارڈز کھڑے تھے

واو یہ گھر تو ہمارے گھر سے بھی بڑا ہے اور پیارا بھی" معصومہ نے گھر "
دیکھتے حیرت سے کہا تھا اسکی بات سنتے راکب اور انیتا مسکرا دیے تھے ملازم

انکا سامان اندر لے کر جا رہے تھے دوسری گاڑی سے نکلتے صارم اور حبہ بھی انکے پاس آ گئے

چلو چلیں اندر‘‘ صارم نے کہا تو سب اندر کو بڑھے ’’

سامنے ہی انہیں لاونج میں وجدان اور کیف مل گئے تھے وجدن ان سب کو آتا دیکھ کر کھڑا ہوا تو سب سے پہلے صارم مسکراتا اسکے قریب جاتا گلے لگا

کیسے ہو دوست‘‘ صارم نے مسکرا کے پوچھا’’

ٹھیک تم سناو‘‘ وجدان نے کہا’’

ٹھیک ہوں میں بھی'' صارم جواب دیتا کیف کیطرف بڑھا تو راکب آگے ''
ہوا

کیسے ہو میرے بھائی ی (جلاد)'' راکب نے وجدان کو کہتے آخر میں دل ''
میں کہا وجدان کو کہنے کی ہمت تو کبھی ہو نہیں سکتی تھی

ٹھیک ہوں میں بھی'' وجدان نے کہتے حبہ اور انیتا کی طرف متوجہ ہوا اور ''
جب ان دونوں کے درمیان کھڑی معصومہ کو دیکھا تو کچھ پل اسکی صورت
دیکھتا رہ گیا جو بیلو شرٹ اور ٹروزر پہنے ساتھ بیلو ہی سٹولر لیے ہوئے پیاری
لگ رہی تھی ابھی وجدان اس میں اور کھوتا کہ انیتا کی آواز پے ہوش میں آیا

اسلام علیکم بھای'' انیتا نے کہا تو وجدان نے سر ہلاتے اسکے سر پے ہاتھ رکھا ''
حبہ نے بھی سلام کیا

کیسی ہو تم دونوں'' وجدان نے حبہ اور انیتا سے پوچھا تو معصومہ کا منہ بن گیا''
وہ تو سوچ رہی وجدان اس سے بھی پوچھے گا

جی ٹھیک بھائی'' حبہ نے جواب دیا تو وجدان نے سر ہلاتے ایک نظر منہ ''
پھولا کے کھڑی معصومہ کو دیکھا اور نظریں دوسری طرف کر لی

بیٹھو'' وجدان نے کہا تو سب وہی صوفوں پے بیٹھ گے راکب معصومہ کے ''
بائیں جانب اور معصومہ کے دائیں جانب انیتا اور ساتھ حبہ ایک صوفے
پے جا بیٹھے اور صارم کیف کے ساتھ بیٹھ گیا اور معصومہ کے عین سامنے
وجدان بیٹھ گیا

معصومہ منہ کیوں بن گیا ہے تمھارا'' انیتا نے اسکا منہ بنا دیکھ کر پوچھا''

آپی آپکے بھای نے مجھے تو بلایا بھی نہیں ہے اور میرے علاوہ سب کو پوچھا" ہے"معصومہ نے دھیرے سے شکوہ کیا لیکن اسکا دھیرے سے کہنا وجدان اور باقی سب کو سن چکا تھا وجدان نے ایک نظر اسے دیکھا باقی سب حیران ہوے تھے معصومہ کے یوں کہنے پے ساتھ مسکراہٹ بھی آی تھی لیکن وہ سب چھپا چکے تھے

اکبر سب کے لیے کافی لے کر آو" وجدان نے اپنے ملازم سے کہا تو وہ سر" ہلاتا جاتا کہ معصومہ بول پڑی

میں کافی نہیں پیتی میں شام کو چاے پیتی ہوں"معصومہ نے کہا تو وجدان" اس کیطرف دیکھ کر دوبارہ اکبر کی طرف متوجہ ہوا

ایک چائے لے آنا‘‘ وجدان نے کہا تو وہ سر ہلاتا چلا گیا‘‘

اور سب باتوں میں مصروف ہو گے کچھ دیر بعد کافی اور معصومہ کی چائے بھی آ چکی تھی سب نے پی لی تو اتنے میں راکب کو صدف بیگم بھی کال آ گی اور جو رنگ ٹون لگی تھی وجدان نے راکب کو گھور کے دیکھا تھا کیونکہ رنگ ٹون ’’ماں کا فون آیا‘‘ تھا راکب نے گڑبڑاتے جلدی سے کال اٹھاتے سپیکر پے رکھا

بیٹا پہنچ گے‘‘ صدف بیگم نے راکب کے سلام کا جواب دیتے کہا‘‘

جی ماما پہنچ گے‘‘ راکب نے کہا‘‘

معصومہ ٹھیک ہے‘‘ صدف بیگم نے پوچھا‘‘

جی آپ خود ہی بات کر لیجے ‘‘راکب نے کہتے موبائی ل معصومہ کو دیا تو’’
جلدی سے معصومہ نے موبائی ل لیتے سلام کیا

بیٹا خوش ہو کوی پریشانی تو نہیں ‘‘صدف بیگم نے سلام کا جواب دیتے کہا’’

جی ممانی جان میں ٹھیک ہوں ‘‘معصومہ نے کہا’’

اچھا بیٹا زرا موبائی ل وجدان کو دینا ‘‘صدف بیگم نے کہا تو معصومہ نے اچھا’’
کہتے وجدان کی طرف دیکھا اور اسے جا کر موبائی ل تھمایا تو وجدان نے اسے
دیکھتے اسکے ہاتھ سے موبائی ل لیا تو معصومہ جا کر واپس بیٹھ گی

بیٹا زرا خیال رکھنا راکب کو تو تم جانتے ہو اور صارم یہ بھی کبھی کبھی سب "
کے ساتھ مل جاتا تو دھیان رکھنا انکا" صدف بیگم نے کہا تو راکب نے اور
صارم نے ایک دوسرے کو دیکھا جیسے کہہ رہے اب تو گے

اوکے خالہ جان آپ فکر نا کرے میں خیال رکھوں گا" وجدان نے کہتے "
فون بند کیا اور سب سے مخاطب ہوا

یہاں رہنے کے کچھ اصول بھی فولو کرنے ہو گے" وجدان نے کہا تو "
خاموشی سے سر ہلا گے لیکن معصومہ نے حیران ہوتے دیکھا

بھائی ی آپ سب نے تو کہا تھا ہم آپ کے کزن کے گھر جا رہے ہیں لیکن "
یہ تو مجھے ہوسٹل لگ رہا ہے" معصومہ نے دھیرے سے راکب کو کہا لیکن

ہمیشہ کی طرح اسکی یہ بات بھی وجدان کو سن چکی تھی باقی سب ہنس دیے تھے

گڑیا اب تمھیں کیا بتاؤ اس جلاد کا آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا“ راکب نے” دل میں کہا اور معصومہ کو آنکھوں سے خاموش رہنے کا کہا وجدان کی تو نظر بھٹک بھٹک کے معصومہ پہ ہی جا رہی تھی

💖💖💖💖💖

Ep. Kesi lgi plzz zaror baty ga

❤اور جو رسپانس دیتے ہیں انکا بہت شکریہ

💗💗💗💗

کیسے اصول“ راکب نے پوچھا تھا”

پہلا تو یہ کہ صبح آٹھ بجے سب ناشتے پے ہو گے کوی دیر سے نہیں اٹھے گا""
وجدان کی بات پے سب سے زیادہ منہ معصومہ کا بنا تھا وہ تو سوچ رہی تھی کہ
آرام سے نو دس بجے اٹھا کرے گی

دوسرا یہ کہ جہاں بھی گھومنا پھرنا ہے وہ صرف رات سات بجے تک اسکے"
بعد تم سب گھر پے موجود ہو گے اور رات کے کھانا بھی اکٹھا کھاے
گے" وجدان نے کہا تو اس دفعہ انیتا اور معصومہ کا منہ بنا تھا اور دونوں نے
ایک دوسرے کیطرف دیکھا کیونکہ وہ تو پلین بنا کر آی تھی کہ رات کو
گھومے گی تو زیادہ مزا آے گا

لیکن ہم نے رات کو بھی گھومنا تھا رات کو زیادہ مزا آتا ہے" معصومہ نے"
کہا تو وجدان نے اسکی طرف دیکھا تھا

جب میں کہہ چکا ہوں تو بس رات کو کوی باہر نہیں جاے گا" وجدان نے کہا

کھڑوس" معصومہ نے منہ بناتے دل میں وجدان کو کہا تھا"

اور باقی جو کرنا چاہو کرو اور اب سب جاو روم میں تم سب کے رومز سیٹ کروا چکا ہوں صارم اور راکب تم دونوں کے نیچے ہیں اور حبہ، انیتا اور تم (وجدان نے معصومہ کی طرف اشارہ کرتے کہا) کے کمرے اوپر ہیں جاو ریسٹ کرو" وجدان نے کہا تو معصومہ کے ساتھ حبہ اور انیتا بھی اٹھ کھڑی ہوی اور اوپر چلے گی

معصومہ تم بتاو کون سا کمرہ لو گی" حبہ نے معصومہ کو پوچھا تو اسنے دو سیکنڈ سوچتے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا

آپی یہ میں لوں گی‘‘معصومہ نے کہاتو حبہ اور انیتا مسکرادی اور اپنے اپنے ’’
کمروں کی طرف بڑھ گی معصومہ نے کمرہ دیکھتے اس کمرے کی جانب بڑھی
اور دروازہ کھولتے ابھی وہ کمرہ ٹھیک سے دیکھ بھی نہیں پای تھی کہ پیچھے سے
اسے آواز سنای دی تو وہ جلدی سے مڑی

تم یہاں میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو‘‘ وجدان نے کہا وہ انکے پیچھے ہی
کمرے سے اپنا موبائ ل لینے آیا پر معصومہ کو اپنے کمرے میں جاتا دیکھ کر
ماتھے پے بل آے تھے اتنے میں معصومہ کمرے میں داخل ہو چکی تھی

وہ میں تو اپنے میں آی تھی مجھے کیا پتہ یہ آپ کا کمرہ ہے‘‘معصومہ نے کہا’’

یہ میرا کمرہ ہے سمجھی اب جاو" وجدان نے زرا سخت لہجے میں کہا تو معصومہ "
کی آنکھوں میں نمی آئی تھی اور ڈرتی جلدی سے باہر بھاگ گی کہ وجدان پھر
سے بولا

سنو تمہارا کمرہ ساتھ والا ہے اور آئی ندہ میرے کمرے میں نا آنا جاو اب ""
وجدان نے کہا تو معصومہ آنکھوں میں نمی لیے باہر نکلی وجدان معصومہ کی
آنکھوں میں نمی دیکھ چکا تھا معصومہ کے جاتے ہی وجدان گہرا سانس لیتا اپنا
موبائی ل اٹھتا باہر نکلا ایک نظر ساتھ والے کمرے کو دیکھتے قدم سیڑھیوں
کی طرف بڑھائے

معصومہ وجدان کے ساتھ والے کمرے میں آئی اور آکر بیڈ پے بیٹھتی
آنکھوں میں آئے آنسو صاف کیے وہ ایسی ہی تھی چھوٹی سی بات پے رونے
والی اور پل میں خوش ہو جانے والی

ابھی وہ بیٹھی ہی تھی جب حبہ کمرے میں آی اور اسکو یوں آنکھوں میں آنسو لیے بیٹھا دیکھ جلدی سے پریشان ہوتی اسکے پاس آی

کیا ہوا معصومہ رو کیوں رہی ہو" حبہ نے اسے اپنے ساتھ لگاتے پوچھا"

آپی آپ کے کھڑوس کزن نے مجھے ڈانٹا ہے میں ان کے کمرے میں چلی گی" تو انہوں نے مجھے کہا میں انکے کمرے میں کیوں آی اب مجھے کیا پتہ تھا وہ انکا کمرہ ہے" معصومہ نے روتے ہوے ایک ہی سانس میں سب بتا دیا تو حبہ نے حیرت سے دیکھا

کون کھڑوس وجدان بھای" حبہ نے پوچھا تو معصومہ سر ہلا گی حبہ مسکرا دی" اسکے کھڑوس کہنے پے

سوری میری جان مجھے پتہ نہیں چلا کہ تم انکے روم میں جانے کا کہہ رہی ہو" ورنہ میں تمھیں نا جانے دیتی اب تم انکے روم میں مت جانا ٹھیک ہے چلو اب جلدی سے موڈ ٹھیک کرو میں تمھارے کپڑے الماری میں رکھ دیتی ہوں ٹھیک ہے" حبہ نے کہا تو معصومہ نے اثبات میں سر ہلایا اور حبہ کو بیگ میں سے کپڑے نکلتی پکڑانے لگی اور اپنی اور اپنے والدین کی تصویر بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پے رکھی

صارم اور راکب کو بھی وجدان کمرے میں جا کر کچھ دیر ریسٹ کرنے کا کہہ کر خود گھر سے باہر چلا گیا تھا اور ساتھ کیف بھی نکل گیا تھا

❤❤❤❤

اسوقت معصومہ اور انیتا لاونج میں بیٹھی تھی شام کے سائے چار سو پھیل چکے تھے

آپی مجھے بھوک لگ رہی ہیں ''معصومہ نے انیتا سے کہا اسنے آنے کی خوشی''

میں دوپہر کو بھی کم ہی کھایا تھا

اچھا میں کچھ دیکھتی ہوں بھای کے تو کوک ہی کھانا بناتے ہیں ''انیتا نے کہا تو''

معصومہ نے سر ہلایا وجدان جو ابھی گھر واپس آیا تھا کہ لاونج کے دروازہ پے

معصومہ کی بات سنتے انکی کے پاس آیا تو دونوں نے چونک کے دیکھا

''میں کوک سے کہہ دیتا ہوں بتاو کیا کھانا ہے''

وجدان نے کہا تو معصومہ کا چہرہ کھل اٹھا اب اسے وجدان اتنا بھی برا نہیں لگا

تھا

وہ نوڈلز کھانے ہیں ''معصومہ نے کہا تو وجدان نے اسے دیکھا''

میرے گھر نوڈلز نہیں ہیں کچھ اور کھانا ہے تو بتاو کل آجاے گے نوڈلز"
"وجدان نے کہا کیونکہ وجدان ایسی چیزیں نہیں کھاتا تھا اور گھر پے ایک صرف وہی تو تھا تو نوڈلز کس لیے آتے لیکن اب شاید اسے لانے پڑنے تھے

اچھا تو پھر جو ہے وہ کھالوں گی"معصومہ نے کہا تو وجدان نے کوک جو ابھی کچن میں داخل ہو رہا تھا آواز دی تو وہ وجدان کے پاس آیا

سب کے لیے سینڈوچ بنادو" وجدان نے کہا تو وہ اوکے سر کہتا کچن کو چلا گیا" اور وجدان انیتا کی طرف متوجہ ہوا

انیتا یہ صارم اور راکب کہاں ہیں" وجدان نے پوچھا"

”بھائی وہ راکب تو سورہی ہیں ہیں اور حبہ آپی اور صارم بھیاااا بھی اپنے اپنے کمروں میں“

انیتا کہتے کہتے روکی کیونکہ صارم حبہ کو لے کر ٹیرس پے گیا تھا انیتا کے کہنے پے معصومہ نے حیرت سے انیتا کو دیکھا

”آپی پر صارم بھائی تو حبہ کے ساتھ ٹیرس پے گے تھے تو کمروں میں کب گے“ معصومہ نے کہا انیتا نے گھورا بھی لیکن اسے اسکے گھورنے پے سمجھ نہیں آئی تھی وجدان نے معصومہ کے یوں کہنے پے حیران ہوتے دیکھا

”کیا یہ لڑکی بیوقوف ہے یا معصوم“ وجدان نے سوچا اور خود کی سوچ پے نفی میں سر ہلایا تھا وجدان خاموش ہوتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تو انیتا نے اپنے سر پے ہاتھ مارا

معصومہ میری گڑیا تم سچ میں بہت معصوم ہو“ انیتا نے کہا تو معصومہ نے ” اسے گھورا تو انیتا کو ہنسی آ گی

آپی میں معصوم نہیں ہوں میں بہت ہوشیار ہوں“ معصومہ نے کہا جیسے سچ ” میں ایسا ہو انیتا نے ہنستے ہوے سرہاں میں ہلا یا ورنہ معصومہ اس سے ناراض ہو جاتی ابھی دونوں باتیں ہی کر رہی تھی کہ کوک ان دونوں کے لیے سینڈوچ لے آیا اور معصومہ جلدی جلدی کھانے لگی اور انیتا بھی کھانے لگی

💖💖💖💖

صارم آپ مجھے یہاں کیوں لے کر آئی یں ہیں اگر وجدان بھای یا کوی اور ” آگیا تو کیا سوچے گے“ حبہ نے صارم سے کہا جو اسکا ہاتھ تھامے اسے ٹیرس پے لا یا تھا ڈھلتے سورج کی کرنیں اسوقت ایک خوبصورت سا نظارہ پیش کر رہیں تھی ہر طرف سکون ہی سکون تھا

”تم اب یار پلیز اور ہمارا نکاح ہوا ہے تو کیا ہوا کوئی نہیں آئے گا اور آ بھی گیا
میرے ساتھ انجوئے کرنا اتنی مشکل سے تو موقع ملا ہے تھوڑا ساتھ وقت
گزرا لیے ورنہ گھر کہا مل سکتے ہیں“ صارم نے کہا تو حبہ نے گھور کے اسے
دیکھا صارم نے مسکراتے حبہ کو کمر سے پکڑتے اپنے ساتھ لگایا تو حبہ کی
دھڑکنیں بڑھی تھی صارم کی گرفت سے پیچھے ہونا چاہا پر صارم کی گرفت
سے ہو نا پای

صارم نے جھکتے حبہ کے ماتھے پے بوسہ دیتے پیچھے ہوا اور حبہ کی شرم وحیا
سے جھکی پلکیں اور سرخ چہرہ دیکھتے دھیرے سے مسکراتے حبہ کے گالوں
پے شدت سے بوسہ دیا تو حبہ کو کھڑا رہنا مشکل لگا ہاتھ صارم کے کندھے
پے رکھے، صارم نے زرا سا جھکتے حبہ کے ہونٹوں کو چھوتے پیچھے ہوا کیونکہ
ڈرا سے بھی تھا کہیں کوئی آ ہی نا جائے

ہمم چلو وہاں بیٹھ کر دونوں کچھ پل باتیں کرتیں ہیں باقی کا بعد میں'' صارم
نے سامنے کچھ دور کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے کہا اور ساتھ دوسری بات
ذومعنی انداز میں کہی اور حبہ نے اپنی دھڑکنیں سمبھالتے شرم و حیا سر
جھکاتے سر ہلایا تو صارم بھی مسکراتا اسے لیتا وہاں بیٹھ گیا اور کافی دیر دونوں
باتیں کرتے رہے

کیف اسوقت اپنے گھر کے لان میں بیٹھا تھا کیسی کی یادیں ذہین میں گھوم رہی
تھی کیف نے سامنے ٹیبل پے پڑا اپنا موبائل اٹھاتے ایک تصویر نکاتے
اسے دیکھا تھا

کاش وہ سب نا ہوا ہوتا تو آج یہ وقت کیسی کو نا دیکھنا پڑتا شاید اب تک تو تم "

میرے

ساتھ ہوتی" کیف دل میں حسرت لیے اور درد لیے اس تصویر سے مخاطب

تھا جیسے وہ سن رہی ہو لیکن تصویریں کب سنتی ہیں بس ہم ہی ہیں جو اس سے

اپنے دل کی ہر بات کہہ دیتے ہیں آنکھوں میں نمی سی آئی تھی

"بیٹا کیا کر رہے ہو یہاں میں اور تمھارے بابا اندر چائے پے تمھارے انتظار

کر رہے تھے" آصفہ بیگم (کیف کی والدہ) نے وہاں آتے ہوئے کہا تو کیف

نے جلدی سے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا اتنے میں آصفہ بیگم بھی اسکے

سامنے آچکی تھی

”مما چلیں آرہاہوں بس یونہی یہاں بیٹھ گیا تھا“ کیف نے مسکراتے ہوے کہاتو آصفہ بیگم سر ہلا گی لیکن اپنے بیٹے کی پریشانی وہ محسوس کر چکی تھی لیکن وہ کیا کر سکتی تھیں

”چلواٹھو میرے ساتھ ہی چلو تمھارے بابا تمھارے انتظار میں بیٹھے ہیں کہ ہم تینوں مل کر چاے پیے اور باتیں کریں“ آصفہ بیگم نے کیف کا بازو تھامتے کہاتو کیف بھی اٹھ کھڑا ہوا

”چلیں مما“ کیف انکے گرد بازو بندھتا اندر کو بڑھا اندر لاونج میں بلال صاحب (کیف کے والد) بیٹھے ہوے تھے

”آگیا میرا شیر چلو بیگم چاے لے آے“ بلال صاحب نے کہتے ساتھ آصفہ بیگم کو بھی کہاتو وہ مسکراتی کچن سے جہاں ملازمہ چاے بنا چکی تھی لینے چل

دی اور کیف بلال صاحب کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے باتیں کرنے لگا اور پھر آصفہ بیگم ملازمہ کو چاے لانے کا کہتی خود بھی وہی بیٹھ گی اور باتیں کرنے لگے

بلال صاحب اور آصفہ بیگم کے دو بیٹے ہیں ایک چھوٹا بیٹا کیف جو وہی انکے ساتھ رہتا تھا اور دوسرا بڑا بیٹا سمیر جو اپنی بیوی اور ایک سالہ بیٹی کے ساتھ لندن رہتا تھا

راکب جو ابھی سو کر اٹھا فریش ہوتا کمرے سے باہر نکلا اور اپنے بال جو بکھرے ہوے تھے اسے سہی کرتا باہر گارڈن کی طرف جا رہا تھا کہ سامنے سے آتی انیتا سے جا ٹکرایا وہ جو اپنے موبائل کی طرف متوجہ تھی اور سامنے سے آتے راکب کو دیکھ نا پای تھی

آہہ آپ دیکھ کر نہیں چل سکتے کیا‘‘ انیتا نے اپنے آپ کو گرنے سے ’’
سمبھلتے سامنے کھڑے راکب کو دیکھتے کہا تو راکب نے اسے گھور کے دیکھا

اچھا چلو میں تو دیکھ کر نہیں چل رہا تھا تم دیکھ لیتی نا خود تو تمھارا سارا دھیان ’’
موبائی ل کی طرف تھا‘‘ راکب نے بھی اسے جواب دیا تو انیتا نے منہ بنایا

ہاں تو میں تو اپنی دوست سے موبائی ل پے بات کر رہی تھی اس لے پتہ ’’
نہیں چلا کہ کوی کرین سامنے سے آ رہی ہے‘‘ انیتا راکب جس کی خاصی اچھی
باڈی تھی اس پے چوٹ کرتی کہتی وہاں سے بھاگی تھی اور راکب کھڑا دیکھا
ہی رہ گیا

تمھیں تو دیکھ لو گا چڑیل‘‘ راکب نے پیچھے سے اونچی آواز میں کہا تو انیتا ان ’’
سنی کرتی اوپر کی جانب بڑھ گی اور راکب سر جھٹکتا گارڈن کی طرف بڑھا

آج وہ شخص پھر سے اس ہسپتال کے کمرے میں اس ہوش وحواس سے بے خبر وجود کے پاس بیٹھا ہوا تھا لیکن اس وجود نے جیسے قسم کھای ہوی تھی کہ وہ نہیں اٹھے گا

پلیز اٹھ جاو نا میں کیا کرو جو تمھاری مجھ سے ناراضگی ختم ہو گی‘‘اس شخص ’’ نے اس وجود کا ہاتھ تھامے کہا لیکن اس میں زرا بھی حرکت نہیں ہوی تھی نا جانے کتنی دیر وہ اس کے پاس بیٹھا رہا تھا اور پھر گہرہ درد بھرا سانس خارج کرتا اٹھ کھڑا ہوا اور ہمیشہ کی طرف اسکے ماتھے پے بوسہ دیتا کمرے سے باہر نکلا تھا

رات کو وجدان نے صارم کو کال کر کے کہہ دیا تھا وہ سب کھانا کھا لے کیونکہ وجدان نے گھر دیر سے آنا تھا وجدان کو ک سے پہلے ہی کہہ چکا کہ سب کو پوچھ لے ایسی لیے رات کو سب کھانا کھا کر کافی دیر باتیں کرتے رہے اور پھر اپنے اپنے کمروں میں جاتے سو گے اور وجدان دیر سے گھر آیا تھا اور خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس وقت صبح کے آٹھ بج رہے تھے لیکن معصومہ تھی وہ آرام سکون سے سو رہی تھی باقی سب ہی ڈائی ینگ ٹیبل پے موجود تھے سوائے معصومہ کے وہ گھر تو پھر بھی فرزانہ خاتون کے بار بار کہنے پے اٹھ جاتی تھی لیکن جب بھی اپنے ماموں کے گھر آتی تو کوی اسے نہیں اٹھاتا تھا اور وہ یہاں بھی یہی سمجھ رہی تھی کہ آرام سے ہی اٹھے گی

وجدان سربراہی کرسی پے جبکہ اسکے دائیں جانب صارم اور اسکے ساتھ حبہ جیسے صارم نے بیٹھایا تھا اور حبہ کے دائیں جانب انیتا بیٹھی تھی جبکہ بائیں جانب ایک کرسی چھوڑ کر راکب کیونکہ اسے ڈر تھا کیسی بات پے وجدان اسکی گردن ہی نا مڑوڑ دے

”یہ تم سب کی کزن کیوں نہیں آئی میں نے کہا تھا جبکہ ناشتے پے سب اکھٹے ہو گے تو یہ رول اسکے لیے بھی ہے“ وجدان نے معصومہ کو نا پا کر کہا

”یار اٹھ جاے گی کچھ دیر تک“ راکب نے کہا لیکن وجدان اسے اگنور کرتا حبہ سے مخاطب ہوا راکب نے منہ بناتے اسے دیکھا جو اسے اگنور کر چکا تھا راکب کے سامنے بیٹھی انیتا نے وجدان کے یوں راکب کو اگنور کرنے پے اپنی ہنسی روکی جو راکب دیکھ چکا تھا راکب نے اسے گھور کے دیکھا تھا

چڑیل کہیں کی ''راکب نے دل میں انیتا سے کہا''

اچھا ہوا انکے ساتھ ''انیتا نے دل میں کہا اور راکب کی نظروں سے بچنے کے لیے چہرہ دوسری طرف کرلیا

جاو حبہ لے کر آو اسے ''وجدان نے حبہ سے کہا''

جی بھای'' حبہ کہتی اوپر کیطرف بڑھی کمرے میں داخل ہوی تو معصومہ لحاف اوڑھے سو رہی تھی

''معصومہ گڑیا اٹھ جاو وجدان بھای ناشتے پے تمھارا انتظار کر رہے ہیں''

"آپی اٹھ جاتی ہوں نا کچھ دیر تک پلیز مجھے بہت نیند آرہی ہے اور آپ کھڑوس سے کہیں وہ ناشتہ کرلیں" معصومہ نے نیند میں ڈوبی آواز میں کہا اور پھر سے سو گی

"معصومہ اٹھ جاو نا" حبہ نے ایک اور کوشش کی لیکن وہ نا اٹھی تو باہر کو بڑھ گی

"آی کیوں نہیں" وجدان نے حبہ کے آتے ہی پوچھا

"بھای وہ اٹھ نہیں رہی" حبہ نے کہا

"ٹھیک ہے انیتا اب تم جاو اور اسے کہو کہ اٹھ جاے ورنہ میں خود جا کر اٹھاو گا" وجدان نے کہا تو انیتا سر ہلاتے جلدی سے اوپر کو بھا گی

معصومہ یار جلدی اٹھو ورنہ وجدان بھای آجاے گے "انیتا نے جلدی سے معصومہ کے پاس جاتے کہا تو معصومہ کروٹ بدلتی پھر سے سو گی آخر تھک ہار کر انیتا وہاں سے چلی گی اور نیچے آی تو وجدان نے اسے دیکھا

بھای نہیں اٹھ رہی "انیتا نے کہا تو وجدان گہرہ سانس لیتا اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اوپر کو بڑھا تو صارم نے انیتا اور حبہ کو اسکے پیچھے جانے کا اشارہ کیا اسے پتہ تھا وجدان نے اگر زرا سی سختی کی تو معصومہ نے رونے لگ جانا ہے ایسی لے ان دونوں کو بیھجا تھا اور حبہ اور انیتا بھی جلدی سے اسکے پیچھے بھاگی اور معصومہ کے لیے دعا گو ہوی وجدان کمرے میں آتا ایک نظر بیڈ کی طرف دیکھا جہاں وہ آرام سکون سے سو رہی تھی جیسے یہ نہیں پتہ تھا اسکے سر پے کون کھڑا ہے

”معصومہ اٹھو جلدی“ وجدان نے اپنی گھمبیر آواز میں کہا لیکن معصومہ پھر بھی نہیں اٹھی

”معصومہ جلدی اٹھو ورنہ مجھ سے برا کوی نہیں ہو گا“ وجدان نے معصومہ کے سر کے قریب کھڑے ہوتے گھمبیر آواز میں تھوڑا سختی اور اونچی آواز میں کہا تو معصومہ ہڑبڑاتی اٹھ بیٹھی البتہ لحاف ابھی تک کندھوں تک اوڑرکھا تھا جیسے ایک ہاتھ سے تھاما ہوا تھا

”آہہ آپی بھوت، بھوت کی آواز، کہاں ہے بھوت“ معصومہ جلدی سے بیٹھتی گھبرای سی کہنے لگی تو حبہ اور انیتا نے گھور کر اسے اور سائیڈ پے کھڑے وجدان کو دیکھا کیونکہ معصومہ نے اپنی دائیں جانب کھڑے وجدان کو نہیں دیکھا تھا اور حبہ اور انیتا جو اسکے بائیں جانب آکر کھڑی تھی

اب وجدان کے تاثرات دیکھ رہی تھیں جو انہیں کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے تھے

معصومہ بھوت نہیں وجدان بھای کی آواز تھی بھای وہ رہے''انیتا نے جلدی سے کہا کہیں معصومہ کچھ اور ہی نا کہہ دے معصومہ نے جلدی سے گردن موڑ کر اپنے دائیں جانب دیکھا تو معصومہ ڈر کے اچھلی تھی

''جلدی سے فریش ہو کر نیچے ناشتے پے آو ورنہ مجھ سے برا کوی نہیں ہو گا سمجھی''وجدان ایک نظر اسکے بیکھرے بالوں اور سرخ نیند سے بھری آنکھوں میں دیکھتا نظریں پھیر گیا نجانے اسکے دل کو اسے دیکھ کر عجیب احساس کیوں ہو رہا تھا اور پھر باہر نکلتا گیا پیچھے معصومہ منہ بنا کر بیٹھ گی

دیکھیں آپی آپ کے کھڑوس بھای نے مجھے پھر ڈانٹا ہے ‘‘معصومہ نے منہ ’’
بناتے آنکھوں میں نم لاتے کہا تو وہ دونوں جلدی سے اسکے پاس بیٹھی

گڑیا تم بھی تو اٹھ نہیں رہی تھی کتنی بار اٹھایا وجدان بھای کی شروع سے ’’
عادت ہے جب انکے گھر کوی بھی آے یا وہ کہیں جاے تو سب کو اکٹھا کر کے
ہی ناشتہ اور ڈنر کرتے شاید انہیں اچھا نہیں لگتا کہ ایک فرد کو انکے گھر ہو وہ
الگ کھاے ایسی لے اب جلدی سے فریش ہو جاو پھر نیچے چلے ورنہ وجدان
بھای نے پھر غصہ ہو جانا ہے اور اب جلدی سے موڈ ٹھیک کرو آج ہم نے
‘‘گھومنے بھی تو جانا ہے
حبہ نے نرمی سے سمجھایا تو معصومہ سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوی اور حبہ کی آخری
بات پے خوش ہو گی

اور آپی آپ کو بتا دوں وہاں میں بہت گھوموں گی ٹھیک ہے“ معصومہ نے ” کہا تو دونوں مسکرا دی

ہاں ٹھیک ہے اب جلدی سے فریش ہو جاو“ حبہ نے کہا تو معصومہ جلدی ” سے باتھروم بھاگی انیتا اور حبہ اسکی جلدی بازی پے مسکرا دی کچھ دیر بعد معصومہ فریش ہوتی باہر آی تو تینوں نیچے آی جہاں وہ انکے ہی منتظر تھے

شکر ہے تم تینوں آگی ورنہ آج شاید میں تم تینوں کے انتظار میں بھوک سے ” مر جاتا“ راکب نے کہا تو وجدان نے سر نفی میں ہلاتے ناشتے کیطرف متوجہ ہوا باقی سب بھی خاموشی سے ناشتے کیطرف متوجہ ہوے کہ معصومہ کی آواز پے سب اسکی طرف دیکھنے آے

میں صبح کو دودھ پیتی ہوں اور یہ تو چائے ہے" معصومہ نے کہا تو وجدان نے ایک نظر معصومہ کو دیکھتے اسے مخاطب کیا

"اور کچھ بھی کھانا ہے تو وہ بھی بتادو ایک ساتھ کہہ دوں گا" وجدان نے معصومہ کو مخاطب کرتے کہا تو معصومہ نے سر نفی میں ہلایا اور وجدان نے کوک کو آواز دی جو کچن میں ہی کھڑا تھا اور وجدان کی آواز پے پل میں اسکے پاس پہنچا تھا

"ایک دودھ لے کر آو" وجدان نے کہا تو کوک یس سر کہتا کچن کیطرف بڑھ گیا اور کچھ دیر بعد دودھ لے کر آگیا اور معصومہ کے آگے رکھا کہ ایک دفعہ پھر سے معصومہ کی آواز گونجی جس پے وجدان نے گہرا سانس لیا

"یہ دودھ تو گرم ہے میرا منہ جل جائے گا"

معصومہ نے کہا تو وجدان نے پھر سے کوک کو آواز دی

”یہ دودھ تھوڑا ٹھنڈا کر دو“ وجدان نے کہا تو کوک یس سر کہتا لے گیا اور

کچھ دیر بعد دوبارہ لا کر معصومہ کے سامنے رکھا تو معصومہ نے ناشتہ شروع

کیا وجدان بھی سکون کا سانس لیتا ناشتے کی طرف متوجہ ہوا

سب نے ناشتہ کیا تو وجدان آفس کے لیے نکلنے لگا کہ صارم کے مخاطب

کرنے پہ روکا

”یار آج ہم سب نے پلین بنایا ہے کہ دامنِ کوہ جاے“ صارم نے بتایا

”ٹھیک ہے چلے جانا گاڑیاں کھڑی ہے باہر تو لے جانا“ وجدان نے کہا

”نہیں ایک پے ہی ہم چلے جاے گے“ صارم نے کہا

’’چلو ٹھیک ہے اور سب کا خیال رکھنا‘‘ وجدان نے کہا

’’ٹھیک ہے‘‘ صارم کے کہتے وجدان سر ہلاتا باہر کو بڑھا تھا

♥♥♥♥

’’سر سب مال جانے کے لیے تیار ہے‘‘ ایک شخص نے کمرے میں آتے
سامنے کرسی پہ بیٹھے شخص سے کہا تو اسکی آنکھوں میں چمک آئی

’’ٹھیک ہے تم نے چیک کر لیا‘‘ ڈیول نے اپنے آدمی سے کہا

’’جی سر دیکھ چکا ہوں‘‘ اس آدمی جو ڈیول کا ملازم تھا اسنے کہا تو ڈیول سر ہلا گیا

''ٹھیک ہے جاؤ اور کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے''

ڈیول نے کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا چلا گیا اور ڈیول بیٹھ کر اپنے پسندیدہ مشغلہ شر *اب پینے لگا چہرے پہ ایک شطانی مسکراہٹ تھی ڈیول سمن *گلگ کا کام کرتا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

وجدان گھر سے باہر گیا تو معصومہ، حبہ اور انیتا اپنے کمروں میں تیار ہونے چلی گیں تو راکب اور صارم بھی اپنے کمروں کی طرف بڑھ گے اور پندرہ منٹ بعد دونوں ہی تیار ہوتے لاونج میں ان تینوں کا انتظار کرنے لگے جو نجانے کیا کرنے لگ گی تھی

”یار یہ تینوں ابھی تک نہیں آئی تیار تو ایسے ہو رہی ہیں جیسے کیسی شادی پے جانا ہے پھر واپس بھی آنا ہے ورنہ جلاد نے ہمیں نہیں چھوڑنا اگر دیر ہو گی تو“ راکب نے کہا

”ہاں یار یہ تو ہے دیر ہو جاے گی چل میں زراحبہ کو دیکھ کر آتا ہوں“ صارم کہتا کھڑا ہوا تو راکب نے ایک آی ابرو اچکاتے اسے دیکھا

”واہ جی کیا بات ہے ایسا کرو نا تم انیتا کو دیکھ آو اور میں اپنی بہن پلس بھابھی کو بلا لاتا ہوں“ راکب نے کہا تو صارم نے گھور کے اسے دیکھا

”کیوں، تو خاموش بیٹھا رہ سمجھے آتا ہوں میں حبہ کو لے کر“ صارم کہتا بنا راکب کی اگلی بات سنے سیڑھیاں چڑھتا اوپر کیطرف بڑھ گیا تو راکب مسکراتا موبائل میں مصروف ہو گیا

ابھی کچھ دیر ہی اسے بیٹھے ہوی تھی کہ سامنے سیڑھیوں سے آتی انیتا پے نظر اٹھی اور دوبارہ موبائل کیطرف متوجہ ہوا کہ ایک بار پھر جھٹکے سے سر اٹھا کے سامنے دیکھا تھا اور دیکھتا ہی رہ گیا تھا دل میں ایک عجیب ہلچل ہوی تھی نظروں کو پھیرنا چاہا لیکن ایسا کرنا سکا تھا آج اسکے دل میں پہلی بار انیتا کو دیکھتے اسے ہلچل سی ہوی تھی

انیتا جس نے ریڈ کلر کا شارٹ گھٹنوں تک آتی سیمپل سا فراک پہن رکھا تھا ساتھ ریڈ سٹولر اور میک اپ کے نام پے صرف آنکھوں میں کاجل لگا رکھا تھا پیاری لگ رہی تھی خود راکب بھی بلیک شرٹ ساتھ بیلو جینز میں پیار لگ رہا تھا

ایسے کیا دیکھ رہیں میری طرف کیا نظر لگانی ہے مجھے ''انیتا نے راکب کے ''
قریب آتے اسے خود کو ہی تکتا پا کر کہا تو راکب نے نظروں کا رخ پھیرتے
گہرہ سانس لیتے خود کو نارمل کیا

نظر اور تمھیں کبھی چڑیل کو نظر لگی ہے ''راکب نے انیتا کو تنگ کرتے کہا''
تو انیتا سچ میں جل بھن گی

میں چڑیل نہیں بلکہ آپ جن ہیں کبھی خود کو آئی ینے میں دیکھا ہے ''انیتا''
نے بھی جلتے جواب دیا تو راکب نے اسے گھورا

''چڑیل کہیں کی میں تمھیں جن لگتا ہوں''
راکب نے گھورتے کہا تو انیتا نے سر ہلا یا

ہاں جی بلکل اب آپ جن ہیں تو جن ہی لگے گے نا" انیتا نے آنکھیں پٹپٹاتے کہا اس سے پہلے راکب اسے جواب دیتا کہ اسے کال آ گی

تمھیں تو بعد میں دیکھوں گا" راکب کال کیطرف متوجہ ہوتا انیتا کو گھورتا کال سننے کو باہر کو بڑھا تو انیتا بھی منہ بناتی وہی بیٹھ کر سب کا انتظار کرنے لگی

💖💖💖💖

صارم کمرے میں داخل ہوا تو سامنے حبہ کو دیکھا جو بیلو شرٹ اور ٹراوزر پہلے دوپٹہ گلے میں ڈالے کھڑی آنکھوں میں کاجل لگا رہی تھی کہ دروازہ کھولنے پے اس طرف متوجہ ہوی تو سامنے کمرے میں داخل ہوتے صارم کو دیکھتے مسکرادی صارم بھی مسکراتا اسکے قریب آیا اور اسے کندھوں سے تھامتے اپنے سامنے کھڑا کرتے اسکے ماتھے کو چھوا تو حبہ بھی شرم وحیا سے آنکھیں موند گی

"بہت پیاری لگ رہی ہو" صارم نے کہا تو حبہ مسکرا دی

"آپ ہمیشہ ہی یہی کہتے ہیں" حبہ نے کہا تو صارم نے مسکراتے اسکی کمر کے گرد بازوں کا حصار قائم کرتے اسے اپنے ساتھ لگایا تو حبہ کے چہرے پے حیا کی لالی چھا گی

"اب میں کیا کرو یار تم تو مجھے ہر روپ میں پیاری لگتی ہو چاہے جیسے بھی رہو" صارم نے محبت بھرے لہجے میں کہا تو حبہ مسکرا دی صارم نے حبہ کے چہرے کو خمار بھری نظروں سے دیکھتے نظریں حبہ کے ہونٹوں پے جا ٹھری صارم نے حبہ کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے حبہ کے ہونٹوں پے جھکتے اسکے ہونٹ نرمی سے چھوتے پیچھے ہوا اور حبہ کی حیا سے جھکی پلکوں کو دیکھتے مسکرا دیا اور پیچھے ہوتا اسکا ہاتھ تھاما

چلو چلیں ورنہ دیر ہو جاے گی وہ تینوں انتظار کر رہے ہوں گے‘‘صارم ’’
نے کہا تو حبہ سر ہلاتی اسکے ساتھ کا بڑھی

ابھی انیتا کو کچھ دیر بیٹھے ہوی تھی جب معصومہ تیار ہوتی وہاں آی معصومہ جو بلیک کلر کے شارٹ فراک پہنے ساتھ سٹولر لیے اپنی ڈراک براون کلر کی آنکھوں میں کاجل لگاے بے حد پیاری لگ رہی تھی انیتا کے پاس آی تو انیتا نے مسکرا کے اسے دیکھا

آپی میں کیسی لگ رہی ہوں‘‘معصومہ نے انیتا کو دیکھتے پوچھا تو وہ مسکرادی ’’

بہت پیاری لگ رہی ہو‘‘انیتا نے مسکرا کے کہا تو معصومہ بھی مسکرادی ’’
اتنے میں راکب بھی وہاں آگیا

ہاں گڑیا کیسی چڑیل سے تو بہت زیادہ پیاری لگ رہو"راکب نے انیتا کو طنز کرتے مسکرا کے معصومہ کو کہا تو معصومہ نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا اور انیتا نے غصیلی نظروں سے"

بھای یہ چڑیل کون ہے"معصومہ نے پوچھا"

یہ انیتا میری گڑیا اور کون"راکب نے کہا تو انیتا غصے سے کھڑی ہوی"

آپ ہو گے جن اور۔۔۔"ابھی انیتا بول ہی رہی جب صارم اور حبہ وہاں آگے اور معصومہ تو حیرت سے دونوں لڑتا ہوا دیکھ رہی تھی"

چلو بھئی ی چلیں،، صارم نے کہا تو انیتا خاموش ہو گی اور سب باہر کو"
بڑھے اور گاڑی میں بیٹھے حبہ،انیتا اور انکے درمیان میں معصومہ پیچھے اور
آگے صارم اور ڈرائی یونگ سیٹ پے راکب بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کرتے
باہر نکلے

♥♥♥♥

کچھ دیر بعد ہی معصومہ،حبہ،انیتا،راکب اور صارم پہنچ چکے تھے کچھ جگہ
گھومنے کے بعد دامن کوہ گے تھے شام کے سائے چار سو پھیل چکے تھے
انہیں واپسی کی بھی فکر تھی کیونکہ وجدان نے سخت خفا ہونا تھا اگر وہ رات
تک جاتے اور سب سے زیادہ تو معصومہ خوش نظر آرہی تھی وہ سارا دن انکے
ساتھ مل کر انجوائے کرتی رہی تھی دوپہر کو ان سب نے فائیو سٹار ہوٹل
سے کھانا کھایا تھا

واو آپی کتنی اچھی جگہ ہے" معصومہ نے خوش ہوتے اپنے آس پاس دیکھا تو"
وہ سب بھی مسکرا دیے

چلو وہاں چلتے ہیں" راکب نے کہا تو سب اسکے ساتھ چل پڑے کافی دیر"
وہاں گھومنے کے بعد معصومہ تھک کر ایک جگہ بیٹھ گی تو سب اسکی طرف
متوجہ ہوے

کیا ہوا معصومہ بیٹھ کیوں گی ہو" حبہ نے پوچھا"

آپی میں تھک گی ہوں" معصومہ نے تھکے ہوے انداز میں کہا"

چلو پھر اٹھو گھر چلتے ہیں" صارم نے کہا"

"بھای پلیز ایک پک لینے دیجے پھر چلتے ہیں "
انیتا نے جلدی سے کہا

پر انیتا۔۔۔۔"ابھی صارم کچھ کہتا کہ معصومہ بول پڑی "

بھای آپ سب لے لیجے نا میں تب تک یہاں بیٹھ جاتی ہوں اور آپ سب "
"کون سا دور جا رہے ہیں یہاں بیٹھے بیٹھے ہی لے لیتے ہیں
معصومہ نے کہا تو سب مسکرا دیے

چلو انیتا جلدی سے لے لو" صارم نے کہا تو انیتا سب کے ساتھ پکس لینے لگی "
کافی پکس کے بعد انیتا کچھ فاصلے پے جاتی لینے لگی تو صارم راکب سے کوی
بات کرنے لگا اور حبہ کو گھر سے کال آگی تو وہ وہی معصومہ کے پاس کھڑی
ہوتی رخ دوسری طرف موڑتی کال سننے لگی کہ معصومہ کو اپنے سے کچھ

فاصلے پے بے حد خوبصورت پھول لگے دیکھای دے تو وہ یہ سوچتی کہ ایک سیکنڈ میں قریب سے دیکھتی واپس آجاے گی اسطرف چل دی اور ان پھولوں کو دیکھنے لگی

"واو یہ کتنے پیارے ہیں ویسے راکب بھای کے کزن کے گھر بھی بہت اچھے ہیں"معصومہ پھولوں کو دیکھتی دل میں سوچنے لگی اور اسے ان پھولوں کو دیکھتے دھیان ہی نا رہا تھا کہ وہ کتنے وقت سے وہاں کھڑی ہوی تھی اور پھر اسے کچھ آگے پھول اپنی طرف متوجہ کر گے تو وہ دیکھنے لگی
حبہ جو کال بند کرتی پیچھے موڑی معصومہ کو دیکھنا چاہا تھا لیکن معصومہ کو نا پا کر اسکی جان نکلی تھی

"صارم راکب معصومہ کہاں گی" حبہ جلدی سے اپنے سے دو قدم دور کھڑے صارم اور راکب کے پاس جاتی پریشانی اور گھبرا کے کہنے لگی تو وہ

دونوں بھی ایکدم سے بے حد پریشان ہوے تھے اور انیتا جو انکے پاس ہی آرہی تھی انکویوں پریشان کھڑا دیکھ کر جلدی سے انکے پاس آی تھی

کیا ہوا آپ پریشان کیوں ہیں اور معصومہ کہاں ہے "انیتا نے ان سے پوچھتے ساتھ ہی معصومہ کو ناپاکر اس کے بارے میں پوچھا تھا

پتہ نہیں انیتا میں یہی کھڑی تھی رخ موڑ کر کال سننے لگی تو جب سن کر پیچھے موڑی تو معصومہ وہاں تھی ہی نہیں سب میری غلطی ہے "حبہ بے حد پریشان ہوتی الزام اپنے سر ڈالنے لگی تو صارم کو اس پے غصہ آیا

پاگل تمھارا نہیں ہم سب کا قصور ہے اور چلو ادھر ہو گی مل جاے گی" انشاءاللہ راکب تم اور انیتا اس طرف دیکھو اور حبہ چلو تم میرے ساتھ"
صارم راکب اور انیتا کو دائیں جانب جانے کا کہتا خود بائیں جانب حبہ کو لیتا

معصومہ کو دیکھنے لگا صارم حبہ اس لیے ساتھ رکھنا چاہتا تھا کہ وہ اسوقت پریشان تھی اور وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا

معصومہ پھول دیکھتی رہی اور اسے اندازہ ہی نا ہوا تھا کہ وہ کتنا آگے چلے گی تھی جب اندازہ ہوا تو گھبراتی واپس بھاگی تھی پر وہاں کیسی کو پا کر حد سے زیادہ گھبرا گی تھی اور اوپر سے لوگوں کی نظریں اسے خوف دلا رہی تھی

سب کہاں چلے گے اب میں سب کو کہاں ڈھونڈو" معصومہ خود سے ڈرتی " کہتی خوف سے وہاں کھڑی آس پاس دیکھنے لگی آنکھوں میں آنسو آ چکے تھے آج کے دور میں لوگوں کو ایک دوسرے کا احساس ختم ہو چکا ہے ایسی لیے سب ایک نظر معصومہ کو روتا کھڑا دیکھ کر آگے گزر رہے تھے جواب ہچکیوں سے رو رہی کچھ پل یونہی روتی رہی تو ایک خاتون اور مرد اسکے پاس آے کچھ آوارہ لڑکے جو معصومہ کو اپنی گندی نظروں سے دیکھ رہے تھے لیکن مصومہ

تو خود گھبرای پریشان کھڑی تھی آس پاس بھلاے ان خاتون اور مرد کو معصومہ کے پاس آتے دیکھ وہاں سے بھاگ نکلے تھے

"بیٹا کیا ہوا آپ رو کیوں رہی ہو" ان خاتون نے کہا تو معصومہ مزید رونے لگی تو ان خاتون نے اسے اپنے ساتھ لگاتے پانی کی بوتل دیتے تھوڑا پانی پلایا

"بیٹا کیا ہوا بتایں تو سہی یوں روتی رہیں گی تو ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں" اس شخص نے نرمی سے کہا

"ان انکل می میرے بھای اور آپیاں کہیں گھوم ہو گے ہیں میں کہاں ڈھونڈو" معصومہ نے روتے اٹکتے کہا تو اسکے یوں کہنے پے ان دونوں میاں بیوی کے ہونٹ پے مسکراہٹ آی

"بیٹا آپ کو اپنے بھائی یوں یا آپیوں کے نمبر آتا ہے یہ موبائل لو اور ان کو کال کر لو" ان شخص نے اپنا موبائل معصومہ کے آگے کرتے ہوے کہا

"پر مجھے ان کے نمبر نہیں آتے اب میں انہیں کیسے ڈھونڈو گی" معصومہ نے کہا آنکھوں سے آنسو ابھی تک بہہ رہے تھے

"بیٹا کوی بات نہیں ہم یہاں ہی آپ کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں ہو سکتا ہے آپ کے گھر والے آپ کو ڈھونڈتے یہاں آجاے ورنہ ہم آپ کو آپ کے گھر پہنچا دے گے" ان شخص نے کہا

"ہاں بیٹا اب آپ رونا بند کریں انشاءاللہ ابھی مل جاے گے آپ کے گھر والے تب تک ہم یہی بیٹھ جاتے ہیں" ان خاتون نے بھی کہا تو معصومہ سر ہلاتی ملنے کی دعا کرتی انکے ساتھ بیٹھ گی آنکھوں میں نمی ابھی تھی

کافی دیر ہو گی تھی ان چاروں کو معصومہ کو ڈھونڈتے ہوے دو دو ہو کر ہر جگہ دیکھ رہے تھے بس ایک ایسی جگہ نہیں گے جہاں وہ سب کھڑے ہوے تھے اور دعا کر رہے تھے کہ معصومہ مل جاے ورنہ وجدان کو بتانا پڑتا اور وجدان کے غصے سے وہ چاروں واقف تھے راکب اور انیتا آس پاس دعا کرتے معصومہ کو دیکھ رہے تھے جب راکب کو انیتا کی آنسوں سے تر آواز اسکے کانوں سے ٹکرای

”معصومہ میری وجہ سے گھوم ہوی ہے اگر میں نا کہتی کہ پکس اور لینی ہے تو ہم گھر چلے جاتے اور معصومہ گھوم نا ہوتی“ انیتا نے نم آواز میں کہا تو راکب نے اسے دیکھا جیسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ ابھی زور و شور سے رونے لگے گی

انیتا خود کو قصوروار نا کہو سمجھی پہلے حبہ خود کو کہہ رہی اور اب تم شروع "
ہو گی صرف تمھاری وجہ سے نہیں ہم سب کی وجہ سے معصومہ گھوم ہوی
ہے اور دعا کرو وجدان کو بتانے سے پہلے مل جاے" راکب نے نرمی سے کہا
تو انیتا آنسو پونچتی سر ہلا گی اور دوبارہ آس پاس دیکھنے لگے

♥♥♥♥

آنٹی مجھے بھوک لگی ہے" معصومہ نے کہا وہ دونوں میاں بیوی کافی دیر سے "
وہاں بیٹھا دیکھ رہے تھے کہ شاید معصومہ کو لینے آجاے اب معصومہ کو
بھوک کا احساس ہوا تو آخر کار بول ہی اٹھی

اچھا بیٹا میں آپ کے لیے کچھ لاتا ہوں" وہ شخص کہتے چلے گے اور کچھ دیر "
بعد وہاں دوبارہ آے اور ہاتھ میں برگر تھا
انہوں نے معصومہ کو لا کر دیا تو وہ کھانے لگی

کچھ دیر گزری تو صارم نے راکب کو کال کرتے پوچھا پر انکا بھی یہی جواب تھا کہ نہیں ملی اسلیے اب وہ چاروں پریشانی سے کھڑے تھے

اب کیا کریں"راکب نے پریشانی سے کہا"

"اب وجدان کو بتانا پڑے گا اور کچھ نہیں"

صارم نے بھی پریشانی سے کہا تو راکب سر ہلا گیا اسکے علاوہ وہ کچھ کر بھی نہیں سکتے تھے اور پھر صارم نے وجدان کو کال ملای

وجدان جو آفس سے نکلتا گاڑی میں بیٹھ رہا تھا صارم کی کال آتی دیکھ کر اٹھای

ہلیو وجدان وہ وہ معصومہ ناجانے کہاں چلی گی ہے“ صارم نے وجدان سے ”
اور دوسری بات کیے بغیر سیدھا کہا

واٹ اور کب ہوی تم لوگوں نے اسکا دھیان کیوں نہیں رکھا“ وجدان ”
ایکدم چلایا تھا

ابھی کچھ دیر پہلے یار پلیز جلدی آجا ہم یہی ہے“ صارم نے پریشانی سے کہا”

اوکے میں آتا ہوں“ وجدان کہتا جلدی سے گاڑی میں بیٹھا تھا اسکا ایک گارڈ ”
آگے بیٹھا اور گاڑی سڑک پے چل پڑی تھی اور وجدان نے ساتھ ہی
دوسرے گارڈز کو بھی وہاں پہنچنے کا کہا تھا اور خود بھی وہاں پہنچ چکا تھا سب
گارڈز اب معصومہ کو ڈھونڈ رہے تھے وجدان نے وہاں کی انتظامیاں سے کہا
تھا اور وہ بھی انکی ڈھونڈنے میں مدد کر رہے تھے

"اگر تم لوگ دھیان نہیں رکھ سکتے تھے حالات پتہ ہیں کیا ہیں ملک کے دھیان نہیں رکھ سکتے تھے تو اسے لائے ہی کیوں تھے" وجدان نے سخت لہجے میں صارم اور راکب سے کہا جو پریشان سے کھڑے تھے حبہ اور انیتا بھی سخت گھبرائی سی وہاں کھڑی تھی

"یار ہمیں کیا پتہ تھا کہ ایک منٹ نظر دوسری طرف کریں گے اور معصومہ گھوم ہو جائے گی ہم تو اسکا اتنا خیال رکھ رہے تھے" صارم نے پریشان لہجے میں کہا تو وجدان نے سخت نظروں سے ان دونوں کو دیکھا

"دعا کرو وہ سہی سلامت مل جائے" وجدان کہتا پھر سے ڈھونڈتے آس پاس خود بھی معصومہ کو دیکھنے لگا تو صارم، راکب، حبہ اور انیتا بھی ساتھ دیکھنے لگی وہ سب پریشانی سے دیکھ ہی رہے تھے کہ وجدان کی سامنے نظر پڑی تو روکا

سب نے اسکی نظروں کا تعاقب میں دیکھا اور سامنے بیٹھی معصومہ کو سہی سلامت اور بر گر کھاتا دیکھ کر اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور وجدان نے غصے سے اسکی طرف دیکھا اور لمبے لمبے ڈھنگ بھرتا معصومہ کے پاس پہنچا تھا وہ چاروں بھی جلدی سے معصومہ کیطرف بڑھے تھے

معصومہ ''حبہ نے آواز دی تو معصومہ جو اداسی لیے ساتھ بر گر کھا رہی تھی'' حبہ کی آواز سنتے چہرہ اوپر کیا اور سامنے سب کو کھڑا دیکھ کر خوشی سے حبہ کے گلے گی

آپی میں نے آپ سب کو کتنا ڈھونڈہ آپ سب کہاں چلے گے تھے میں تو'' پھول دیکھنے گی تھی ''معصومہ نے نم آواز میں کہا

گڑیا تمھیں اگر دیکھنے تھے تو ہمیں بتانا چاہے تھا نا" صارم نے کہا تو معصومہ "
چہرہ جھکا گی

بیٹا آپ یہاں" آصفہ بیگم نے کہا"
جو معصومہ کے پاس دونوں میاں بیوی کھڑے تھے انہوں نے وجدان کو
دیکھتے کہا کیونکہ وہ کیف کے والدین تھے

جی آنٹی وہ یہ میرے کزنز ہیں" وجدان نے کہا تو انہوں سے سر ہلایا"

اگر ہمیں پتہ ہوتا تو ہم پہلے ہی تمھیں کال کر "
دیتے" بلال صاحب نے کہا

جی تھنکیو آپ نے اسکا خیال رکھا" وجدان نے آصفہ بیگم اور بلال صاحب سے کہا

کوی بات نہیں اب ہم چلتے ہیں" بلال صاحب نے کہا

چلو بیٹا پھر ملے گے کیونکہ آپ وجدان کی کزن ہیں" آصفہ بیگم نے کہا تو اس سے پہلے معصومہ کچھ کہتی وجدان بول پڑا

جی آنٹی اب ہمیں چلنا چاہیے" وجدان نے کہا تو بلال صاحب اور آصفہ بیگم وہاں سے چل دے اور وجدان غصے سے معصومہ کیطرف بڑھا وہ اسوقت سے اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا

تم چھوٹی بچی ہو سمجھ نام کی کوی چیز نہیں ہے آرام سے جو پھول دیکھنے چلی گی تھی ،، وجدان نے غصے سے کہا تو پل میں معصومہ کی آنکھوں آنسو آے تھے

اب مجھے کیا پتہ تھا میں دیکھنے جاوں گی تو سب گھوم ہو جاے گے ،، معصومہ نے نم آواز میں تو وجدان نے تو کچھ حیرت سے دیکھا باقی سب زرا مسکرا دیے تھے سب شکر کر رہے تھے اسکے مل جانے پے اور اب پر سکون بھی ہو گے تھے

،، گھوم وہ سب نہیں تم ہوی تھی سمجھی ،،

وجدان نے غصے میں کہا تو معصومہ نے ایک نظر اٹھا کر اپنی نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا وجدان کو اسکی نظروں میں دیکھ کر عجیب سا احساس ہوا

میں کیسے ہوی میں تو یہی تھی باقی سب کہیں چلے گے تھے "معصومہ نے "
کہا تو وجدان گہرا سانس لے کر رہ گیا اس لڑکی کو سمجھنا شاید بے حد مشکل تھا

گھر چلو اب سب اور معصومہ میرے ساتھ جاے گی باقی تم سب اپنی "
"گاڑیوں میں جاو
وجدان نے جیسے حتمی کہا تھا

مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا "معصومہ نے احتجاج کیا تو وجدان نے اسکی "
بات کو گنور کہا اور باقی سب اسکی طرف دیکھنے آے تھے

وجدان ہم گھر جا کر بات کرتے ہیں معصومہ کو ابھی ہمارے ساتھ جانے "
دو "صارم نے معصومہ کا گھبرایا ہوا چہرہ دیکھتے کہا

جو میں نے کہا وہ کرو ورنہ میں ایک منٹ میں گھر کال کر کے تم سب کی "
لاپرواہی کا بتادوں گا" وجدان نے سختی سے کہا تو راکب جو کچھ کہنے والا تھا
خاموش ہو گیا اور صارم کو بھی خاموش رہنے میں بھی بہتری لگی کیونکہ گھر
پتہ چلتا تو گھر والوں نے سخت برہم ہونا تھا

" پر مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ مجھے سب کے ساتھ جانا" معصومہ نے حبہ
کا ہاتھ پکڑتے ہوے کہا لیکن وجدان نے معصومہ کو سخت نظروں سے دیکھتے
معصومہ کا بائیں ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے اسے اپنے ساتھ چل دیا اور
معصومہ دوسرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگی

" چھوڑے میرا ہاتھ مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ" معصومہ نے نم آواز میں
کہتے اپنا ہاتھ وجدان کے ہاتھ سے چھڑوانے لگی لیکن وجدان تو جیسے سن ہی

نہیں رہا تھا اپنے ساتھ لاتا اسے گاڑی میں بیٹھاتا ساتھ خود ڈرائی ونگ سیٹ پے بیٹھا گاڑی سٹارٹ کی، گارڈز دوسری گاڑی میں سوار ہو گے تھے

پلیز مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ ''معصومہ نے وجدان سے دھیمی نم آواز'' میں کہا وہ وجدان کے غصے سے ڈر رہی تھی

چپ کر کے بیٹھی رہو سمجھی ورنہ مجھ سے برا کوی نہیں ہو گا'' وجدان کے'' سختی سے کہنے پے معصومہ سہم کر خاموش ہو گی تھی آنکھوں میں ابھی بھی نمی موجود تھی گھر تک کا رستہ پندرہ منٹ کا تھا ابھی پانچ منٹ ہی ہوے تھے جب معصومہ کی آواز گاڑی میں دوبارہ گونجی تھی

مجھے کچھ کھانا ہے ''معصومہ نے اپنی آنکھیں صاف کرتے کہا تو وجدان'' ایک نظر اسے دیکھتا دھیان سامنے دیا تھا

ابھی جب وہاں بیٹھی برگر کھا رہی تھی وہ اور تم نے کیسی سے لے کر کھایا"
ہی کیوں اگر اس میں کچھ ملا ہوتا اور تمھیں کچھ ہو جاتا تو وہ تو شکر ہے کیف کے
والدین تھے" وجدان نے کہا تو معصومہ پھر رو دینے کو ہوی تھی

"آپ نے نہیں کھلانا تو کہہ دیجے نہیں کھاو گی میں سب سے کہہ دوں کہ
مجھے ماموں پاس واپس جانا ہے اور وہ انکل اور انٹی اتنے اچھے تھے، وہ میرے
پاس بیٹھے تھے میں اکیلی تھی ایسی لے کھایا تھا" معصومہ نے جواب دیا تو
وجدان کا دل کیا اس لڑکی کو گاڑی سے باہر پھینک دے

"اوکے دیتا ہوں لے کر کچھ" وجدان نے گہرا سانس لیتے کہا گاڑی ہوٹل
کے سامنے روکی اور ساتھ دوسری گاڑی گارڈز کی جو انکے پیچھے آ رہی تھی وہ

بھی روک گ ئی ی اور گارڈز جلدی سے نکل کر وجدان کی گاڑی کے پاس وجدان کیطرف آے

کیا کھاو گی'' وجدان نے معصومہ سے پوچھا''

ہمم پیزا'' معصومہ نے کہا تو وجدان نے گارڈ کو ہوٹل سے پیزا لانے کا کہا تو'' وہ سامنے ہوٹل کیطرف بڑھ گیا وجدان معصومہ کو اکیلے گاڑی میں نہیں چھوڑنا چاہتا تھا اور اندر اسلیے نہیں لے کر گیا تھا کیونکہ اسکے بہت سے جانے والے تھے یوں کیسی لڑکی کے ساتھ جاتا اور کوی دیکھ لیتا تو سو باتیں بناتے کچھ دیر بعد گارڈ پیزا پیک کرواتا لے آیا اور وجدان کو پکڑایا تو وجدان نے معصومہ کو دیا جو جلدی سے کھول کر کھانے لگی تھی

تھنکیو'' معصومہ کہتی کھانے لگی تو وجدان خاموشی سے گاڑی سٹارٹ کر گیا''

کچھ دیر بعد وہ دونوں پہنچ گے تو ان کے ایک منٹ بعد ہی صارم، انیتا، حبہ اور راکب بھی آ گے

آج کے بعد تم سب کہیں نہیں جاوگے'' وجدان نے کہا تو معصومہ، انیتا، حبہ راکب اور صارم نے چہرے لٹکاتے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا اور صارم خاموشی سے سر ہلا گیا کیونکہ اگر وہ ابھی کچھ کہتا تو وجدان کو اور غصہ آنا تھا

جاواب تم سب'' وجدان نے کہا تو انیتا، حبہ اور ساتھ معصومہ بھی اٹھ کھڑی ہوی اور اوپر کو بڑھی تو صارم اور راکب بھی اپنے کمروں کی طرف بڑھے اور وجدان وہی صوفے پے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا وہ صبح سے آفس میں کام

کرتے کافی تھک چکا تھا اور اب معصومہ کو لے کر نا جانے کیوں پر بے حد فکر مند ہوا تھا اور اب اسے سامنے دیکھ کر دل پر سکون ہوا تھا

کیف ابھی ابھی ہسپتال سے واپس تھکا ہارا واپس آیا تھا فریش ہوتا بلال صاحب اور آصفہ بیگم کے ساتھ ڈنر کرتا اپنے کمرے میں آگیا اور اب آنکھیں موندے بیڈ پے ہی لیٹ گیا تھا اور وہی جو ہر وقت اسکے ہواسوں پے چھای رہتی تھی اسکا چہرہ آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا ایک میٹھی سی یاد آی تھی

جب وہ کوی سولا سالہ لڑکی اپنے گھر کے گارڈن میں لگے جھولے پے بیٹھی جھولا جھول رہی جب وہ انکے گھر داخل ہوا تھا اور

"سنیے زرا بھای"اس لڑکی نے جھولے پے بیٹھے بیٹھے ہی آواز دی تھی وہ جو تائی یس سالہ لڑکا اسے اگنور کرنے کے چکر میں تھا گہرہ سانس لیتا اسکی طرف دیکھا تھا ایک تو اسے اسکے بھای کہنے پے خاصی چیڑ تھی لیکن وہ کیا کہتا اور کس ناطے کہ وہ اسے بھای نا کہا کرے

"ہاں بولو" کیف نے کہا

"وہ ایک لمبا سا جھولا ہی دے دیجے میرا دل کر رہا ہے اور یہاں ابھی کوی نہیں جیسے کہہ دوں تو آپ دے دیجے نا" امبر نے کہا تو کیف اسکے پاس آیا تھا

"چلو بیٹھو ایک دے دیتا ہوں" کیف نے کہا تو اسکے چہرے پے خوشی بیکھری تھی

اووسچی تھنکیو بھای‘‘امبر نے جلدی سے کہتے جھولے پے بیٹھی تھی اور’’

کیف نفی میں سر ہلاتا اسکے پیچھے کھڑا ہوتا ایک جھولا دیا اور ساتھ اس لڑکی کی

فضامیں مسکراہٹ بیھکری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

موبائل کی رنگ ٹون پے کیف خیالوں کی دنیا سے باہر آیا تھا کیف گہرا

سانس لیتا اپنا موبائل اٹھاتا دیکھنے لگا جہاں وجدان کی کال آرہی تھی

یار کہاں ہے تو‘‘وجدان نے سلام دعا کے بعد پوچھا’’

کہیں نہیں ابھی گھر آیا تھا ڈیوٹی سے کیوں خیریت‘‘کیف نے بتاتے ساتھ’’

پوچھا بھی

ہاں وہ صبح سے تیری کال نہیں آئی اور نا تو خود آیا ایسی لے سوچا کال کر کے’’

‘‘پوچھ لوں

وجدان نے کہا تو کیف مسکرا دیا اور کافی دیر دونوں باتیں کرتے رہے اور کیف کال بند کرتا پھر سے اسکی یادوں میں کھوتا سونے کے لیے آنکھیں موند گیا اور کب اسے نیند آی پتہ بھی نا چلا تھا

دل جل رہا ہے آج پھر تیری یاد میں
نا جانے اور کتنی صدیاں گزارنی ہے تیری یاد میں
❤❤❤"از قلم" اے این رائی ٹر
💖💖💖💖

حبہ جو ابھی کمرے میں داخل ہوی تھی کہ دروازہ کھولنے کی آواز پے مڑ کے دیکھا جہاں صارم کھڑا تھا صارم دروازہ بند کر حبہ کے پاس آیا جو ابھی فریش ہو کر چینج کرتی باتھروم سے نکلی تھی

”صارم آپ بھی نا کبھی باز بھی آجایا کریں اگر وجدان بھای نے آپ کو میرے کمرے میں دیکھ لیا تو آپ خیر نہیں“ حبہ نے صارم کو ڈرانا چاہا پر صارم ڈھیٹ ہی ثابت ہوا تھا

صارم حبہ کی بات کو ایک کان سے سنتا دوسرے سے نکلاتے ہوے حبہ کے قریب جاتا اسے کمر سے تھام گیا اور حبہ کو اپنے ساتھ لگایا حبہ کی دھڑکنیں تیز ہوی، حیا کی لالی گالوں پے چھای تھی

”یار تم ایک ہی بات بار بار کیوں کہتی ہو آج کے بعد اگر تم نے ایسی بات کی تو اسکی سزا ملے گی“ صارم نے خمار بھری آنکھوں سے حبہ کے ہونٹوں کو دیکھتے کہا تو حبہ کی پلکیں شرم وحیا سے جھک گی

صارم نے محبت سے حبہ کے ماتھے کو چھوتے پیچھے ہوتے مسکرا کے حبہ کا شرم وحیا سے ہو رہا گلابی چہرہ دیکھتے اسے اپنے بازوں میں اٹھایا تو حبہ گھبرا ہی گی

صارم" حبہ کچھ کہتی کہ صارم کی گھوری پے خاموشی ہو گی صارم نے اسے بیڈ پے لیٹاتے حبہ پے جھکتے حبہ کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لیتا گیا حبہ دھڑکتے دل کے ساتھ اپنی پلکیں بند کر گی کتنے ہی پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو صارم پیچھے ہوتا حبہ کو گہرے سانس لیتا اسکے گلابی چہرے کو مسکرا کے دیکھتے ہوے اسے اپنی گرفت میں لے کر لیٹا

صارم اب جاے نا" حبہ نے کہا تو صارم نے اسکا چہرہ اپنی طرف موڑا"

خاموش ہو کر لیٹی رہو ابھی میں کہیں نہیں جانے والا سمجھی کچھ دیر تک چلا ”

جاو گا “

صارم نے کہا تو حبہ خاموش ہو گی

ویسے شکر ہے معصومہ سہی سلامت مل گی سچ میں میری تو جان نکلنے والی ”

تھی “ حبہ نے کہا

ہاں اللہ پاک کا شکر ہے معصومہ بڑی تو ہو گی ہے لیکن سارے کام اور باتیں ”

اسکے بچوں والے ہیں اب تو وجدان شاید ہی ہمیں اکیلا جانے دے گا “ صارم

نے کہا تو حبہ نے تائید کی اور دونوں یونہی کافی دیر باتیں کرتے رہے

♥♥♥♥

اسوقت رات کا تیسرا پہر تھا جب وہ ایک شخص اور انکے ساتھی اس ڈارک روم میں موجود تھے جب اس شخص کی پر اسرار آواز اس ڈارک روم میں گونجی

تمہیں جو کام کہا تھا وہ ہوا یا نہیں‘‘ اس شخص نے اپنے ایک ساتھی سے کہا’’

یس بوس بس کچھ اب یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ اب آگے کیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے پھر ہی ہم کچھ کر پاۓ گے‘‘ علی نے کہا تو انکا بوس سر ہلا گیا تھا’’

اور تم دونوں کل رات جا کر وہاں پے کیمرے لگاو گے تا کہ ہمیں پتہ چل سکے وہاں کون آتا ہے اور کون جاتا ہے‘‘ انکے بوس نے ایک طرف جو کچھ فاصلے پے کھڑے تھے اپنے ساتھیوں سے کہا’’

یس سر ہم کر لے گے ''ان میں سے ایک نے کہا تو انکا بوس سر ہلا گیا اور سامنے بیٹھے علی اور بی آر کو دیکھا

''بی آر (BR) بوس اب کیا کرنے کا ارادہ ہے آج'' بی آر نے کہا

''آج تو ہم کچھ ضروری باتیں ڈیسکس کرتے ہیں اسکے بعد اگلا منصوبہ بنائے گے'' بوس نے کہا تو علی اور بی آر سر ہلا گے ابھی وہ ڈیسکس کر رہے تھے کہ ڈارک روم کا دروازہ کھولتے ایک شخص اندر آیا تو علی اور بی آر اسے دیکھ کر مسکرا دیے بوس نے بھی ایک نظر اسے دیکھا

''ڈی کے (DK) کیسے ہو تینوں'' ڈی کے نے آتے پوچھا

''ہم ٹھیک تم سناو'' علی نے کہا

میں بھی تم تینوں بتاو کیا بات ہو رہی ہے''ڈی کے نے ان کے پاس رکھی ''
ایک کرسی پے بیٹھتے ہوے کہا

اگلا پلین ڈیسکس کر رہے ہیں''بی آر نے کہا''

اچھا تو مجھے بھی بتاو''ڈی کے نے کہا تو بوس پھر سے بولنا شروع ہوا تھا''

♥♥♥♥

آج صبح ہی حبہ، انیتا، صارم اور راکب وجدان کے آنے سے پہلے ہی فریش ہوتے ڈائی ینگ ٹیبل پے آ چکے تھے کیونکہ وہ سب وجدان کو اور غصہ نہیں دلانا چاہتے تھے لیکن معصومہ نہیں آی تھی وجدان وہاں تیار ہوتا آیا تو

معصومہ کو ناپا کر اسے معصومہ پے غصہ آیا تھا جو ایک بار کی کہی بات شاید نہیں مانتی تھی

انیتا معصومہ کو لے کر آو اور اسے بتا دینا کہ نا آی تو میں جا کر اٹھا دوں گا" وجدان نے کہا تو انیتا سر ہلاتی اوپر کو بھاگی تھی

انیتا کمرے میں داخل ہوی تو اسکی نظر سامنے معصومہ پے پڑی جو کاندھے تک لحاف اوڑے سو رہی تھی انیتا جلدی سے معصومہ کے پاس آی تھی

معصومہ جلدی اٹھو ورنہ وجدان بھای نے آجانا ہے" انیتا نے معصومہ کا کندھا ہلاتے کہا لیکن وہ نا اٹھی دو تین آوازیں دینے کے بعد آخر کار معصومہ نے زرا آنکھیں کھولی تھی

آپی اتنی مزے کی نیند آرہی تھی آپ کیوں اٹھا رہیں ""معصومہ نے نیند سے بند آنکھوں کے ساتھ کہا

معصومہ اٹھ جاو وجدان بھای ناشتے پے تمھارا انتظار کر رہے ہیں اگر نا گی تو ورنہ انہوں نے خود آجانا ہے ""انیتا معصومہ کو اٹھاتے کہا تو معصومہ اٹھ بیٹھی اور بال سہی کرتی جو چہرے کے آگے آرہے تھے پیچھے کو کرتی انیتا کو منہ بنا کر دیکھتے فریش ہونے چلادی تو انیتا اسکا منہ بنا دیکھ کر مسکرا دی

کچھ دیر بعد معصومہ باہر آی تو انیتا نے سٹولر اسکے سر پے دیا کیونکہ اسکے بال برش کرنے والے تھے معصومہ کو ابھی بھی نیند آرہی تھی بڑی مشکل سے اٹھی تھی وہ دونوں نیچے آی تو پہلے کی طرح ہی سب بیٹھے تھے معصومہ کرسی پے بیٹھتی سر اپنا سر ٹیبل پے رکھتی آنکھیں موند گی وجدان نے اسے گھور کر دیکھا تھا

’’معصومہ اٹھو یہاں سونے کی جگہ نہیں ہے‘‘
وجدان نے سختی سے کہا تو معصومہ ہڑبڑاتی سیدھی ہوی تھی

مجھے نیند آرہی ہے ’’معصومہ نے دھیمی سی آواز میں کہا تو صارم، حبہ، ‘‘
راکب اور انیتا مسکرادیے وجدان اسے سخت نظروں سے دیکھ رہا تھا

نیند کیوں آرہی ہے کیا ساری رات جاگتی رہی ہو ’’وجدان نے کہا تو ‘‘
معصومہ نے سر اٹھاتے وجدان کو دیکھا وجدان کو اسکی خمار بھری نظریں
دیکھتے عجیب سے احساس نے گھیرا تھا پل میں وجدان نے اپنی نظروں کا رخ
پھیرا تھا

"جاگی تو نہیں تھی بھلا رات بھی کوی جاگنے کے لیے ہوتی ہے اور مجھے سچی بہت نیند آرہی ہے" معصومہ نے دھیمی آواز میں کہا تو سب مسکرا دیے

"خاموشی نے بیٹھ کر ناشتہ کروا گر اب دوبارہ سوی تو مجھ سے برا کوی نہیں ہوگا اور ناشتہ کر کے چاہے سو جانا" وجدان نے معصومہ کو گھورتے کہا

"تو جلدی شروع کریں نا پھر میں سو جاو گی" معصومہ نے کہا تو وجدان نفی میں سر ہلا گیا اور ناشتے کی طرف متوجہ ہوا کچھ دیر بعد سب ناشتہ کر چکے تو وجدان آفس کے لیے نکل گیا

"آج میں جلدی گھر آجاو گا" وجدان نے کہا"

اوکے ٹھیک ہے" صارم نے کہا تو وجدان باہر کو بڑھا اور معصومہ جلدی سے کمرے کیطرف بھاگی راکب، انیتا، صارم اور حبہ مسکرا دیے

معصومہ جا کر پھر سونے کے لیے پھر لیٹ گی تو صارم حبہ کو لیتا باہر گارڈن میں چلا گیا اور راکب اور انیتا دونوں لاونج میں آگے اور دونوں نے ہی وہاں ٹیبل پے پڑا ریموٹ اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا کہ انیتا کے ہاتھ کے اوپر راکب کا ہاتھ آگیا راکب کا دل بے ساختہ دھڑکا تھا انیتا کو بھی ایک عجیب سے احساس نے آگھیرا تھا راکب نے جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا اور انیتا نے بھی

کچھ پل یونہی خاموشی کے گزرے تھے کہ انیتا کی آواز گونجی تھی

پہلے میں نے ریموٹ لیا تھا تو اب میں ہی ٹی وی دیکھوں گی" انیتا نے کہتے ریوٹ اٹھایا تو راکب بھی خود کو سمبھلتا اسکی طرف متوجہ ہوا تھا

"لے لو چڑیل میں موبائی ل پے دیکھ لوں گا نیوز"
راکب نے کہا تو انیتا نے ریموٹ اٹھاتے راکب کو غصیلی نظروں سے دیکھا

"اگر اب آپ نے مجھے چڑیل کہا تو صارم بھای اور وجدان بھای کو بتادوں گی اور صارم بھای آپ کو کچھ کہیں یا نہ کہیں لیکن وجدان بھای کا تو آپ کو پتہ ہی ہے" انیتا نے آنکھیں ٹپٹپاتے ہوے کہا تو راکب اسکے روبرو کھڑا ہوتا اسے دیکھنے کم اور گھورنے زیادہ لگا

"ٹھیک ہے بتا دینا میں بھی بتادوں گا کہ تم مجھے جن کہتی ہو اور ویسے بھی پھر دیکھنا وجدان اور صارم تمھیں ہی ڈانٹے گے، کیونکہ میں تم سے بڑھا ہوں تو

تمھیں مجھے عزت سے بولنا چاہیے“ راکب نے تیوری چھڑاتے کہا تو انیتا طنزیہ ہنسی

”آپ کو عزت سے بلاوگی کبھی سوچیے گا بھی مت شکل دیکھی ہے آپ نے عزت والی، عزت وجدان بھای کی کرنے کو دل کرتا ہے“ انیتا نے بھی اچھی خاصی سنای اور راکب کی نظریں بھٹک کر انیتا کے ہلتے لبوں پے گیں تھی ایک عجب سی خواہش دل میں پیدا ہوی تھی راکب نے جلدی سے نظروں کا رخ پھیرا تھا

”افففف یہ کیا ہو جاتا ہے مجھے“ راکب نے دل میں خود کو کوسا تھا انیتا اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات حیرت سے دیکھ رہی تھی

کیا ہوا اب بول کیوں نہیں رہے کہیں یہ تو نہیں سوچ رہے کہ سچ میں آپ" کی کوی عزت نہیں"انیتا نے کہا تو راکب اسکی طرف متوجہ ہوا تھا

ابھی صبح تم سے لڑ کر اپنا اچھا خاصا موڈ نہیں خراب کر سکتا چڑیل جا رہا ہوں" میں دیکھتی رہو بیٹھ کر"راکب نے کہتے رخ دوسری طرف کیا

شکر ہے کرین خود ہی چلے گے اب میں آرام سے بیٹھ کر کوی ڈرامہ دیکھتی" ہوں"انیتا کو صبح صبح ہی ڈرامہ دیکھنے کی سوجی تھی اور وہ بیٹھ کر ڈرامہ دیکھنے لگی اور راکب جو ساری بات سن چکا تھا سر جھٹکتا باہر کو بڑھا تھا

صارم اور حبہ باہر آے تو گارڈن میں کرسیوں پے بیٹھ گے ہرا ہرا گھاس ،چاروں طرف لگے ہوے پھول، صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ایک خوبصورت منظر لگ رہا تھا

صارم اپنی کرسی تھوڑی حبہ کی کرسی کے قریب کرتا بیٹھتا اسکا ہاتھ تھام گیا تو حبہ مسکرا دی

کتنا پیارا لگا رہا ہے نا سب کچھ" حبہ نے آس پاس نظر دوڑاتے کہا تو صارم" نے مسکرا کے اسے دیکھا

ہاں مجھے تو تمھارے ساتھ سارے نظارے ہی پیارے لگتے ہیں چاہے کوی" " برا بھی ہو پر جب تم پاس ہوتی ہو تو وہ بھی اچھا لگنے لگتا ہے

صارم نے حبہ کو گہری نظروں سے دیکھتے کہا تو حبہ اسکے پیار بھرے انداز پے مسکرا دی لیکن اسکی گہری نظروں سے شرماتی سر جھکا گی

صارم نے حبہ کے ہاتھوں کی پشت کو اپنے لبوں سے لگایا تو حبہ اسکی حرکت پے بھکلا ہی گی تھی

"صارم کوی آجاے گا" حبہ نے اپنا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا پر صارم کی پکڑ سے چھڑا نا سکی تھی

"کوی نہیں آے گا" صارم نے ابھی کہا ہی تھا کہ پیچھے سے راکب کے گلا کھنکارے کی آواز آی

بھ ئی ی سچی میں نے کچھ نہیں سنا" راکب بنا ان دونوں کو دیکھتے دروازے کی طرف بڑھا تو حبہ ہڑ بڑاتی اپنا ہاتھ پیچھے کر گی صارم مسکرا دیا اور راکب کی طرف متوجہ ہوا جو باہر کو جارہا تھا

"تو کدھر جارہا ہے" صارم نے باہر جاتے راکب سے پوچھا تو راکب مڑ کے اسکی طرف متوجہ ہوا

"یار اپنے ایک دوست سے ملنے جارہا ہوں وہ یہی رہتا ہے" راکب نے بتایا

"ٹھیک ہے جا" صارم نے کہا تو راکب باہر کو چل دیا اور صارم پھر سے حبہ کیطرف متوجہ ہوا

"یار اب کیا ہوا ہے" صارم نے حبہ سے کہا جو اسے گھورنے میں مصروف تھی

"آپ کبھی بات نہیں مانتے میری" حبہ نے خفگی سے کہا تو صارم مسکرا پڑا

"ہر بات مانو گا لیکن یہ کبھی نہیں، جب دل کرے گا میں تو ایسے ہی تمھارا ہاتھ پکڑوں گا تمھیں پیار بھری نظروں سے دیکھوں گا اور تمھیں ڈھیر سارا پیار کروں گا" صارم نے پیار بھرے لہجے میں کہتے حبہ کے گلابی پڑتے چہرے کو دیکھتا مسکرا دیا اور دونوں باتیں کرنے لگے حبہ جانتی تھی صارم کبھی نہیں مانے گا اسلیے خاموش ہو گی

❤❤❤❤

اسوقت تین بجے کا وقت تھا معصومہ ،انیتا اور حبہ لاونج میں بیٹھی تھی انیتا اور حبہ معصومہ کے ساتھ باتیں کرنے کے ساتھ موبائل چلا رہی تھی جبکہ معصومہ باتوں کے ساتھ ایل سی ڈی لگاے باربی کارٹونز دیکھ رہی تھی جب وجدان گھر آیا لاونج میں داخل ہوا نظر سامنے معصومہ پے گی

جو اسوقت پنک کلر کی شارٹ شرٹ ٹراوزر میں گلے میں دوپٹہ لیے بال پشت پے کھولے چھوڑے ہوے صوفے پے بیٹھی پاوں اوپر رکھے گود میں کشن رکھے نظریں ایل سی ڈی پے جماے بہت دھیان سے باربی کارٹون دیکھ رہی تھی نجانے کتنے ہی پل وجدان وہی کھڑا معصومہ کو دیکھتا رہا تھا اسکی معصوم سی صورت میں ابھی اور کھوتا چلا جاتا کہ انیتا کی آواز پے ہوش میں آیا تھا

معصومہ گڑیا پانچ منٹ دینا ریموٹ میرا ڈرامہ آگیا ہوگا‘‘ انیتا نے کہا’’

"آپی تو موبائل پے دیکھ لیجیے نا میرے تھوڑے سے کارٹون رہ گے ہیں"
معصومہ نے ایل سی ڈی کیطرف ہی دیکھتے ہوے کہا

"معصومہ یار تم دیکھ لو نا یہ لو میرا موبائل" انیتا نے کہا تو معصومہ نے خفگی
سے اسے دیکھا تھا

"اچھا ٹھیک آپ دیکھ لیجے پر ایک گھنٹہ آپ کو آپ کا موبائل نہیں ملنا"
معصومہ نے کہا تو انیتا سر ہلاتی ڈرامہ دیکھنے لگی اور وجدان تو وہی کھڑا معصومہ
کو دیکھتا رہا

"پاگل لڑکی اتنی بڑی ہو کر بھی کارٹون دیکھتی ہے" وجدان دل میں سوچتا
آگے بڑھا تھا

کہ حبہ کے سلام پے روکتے اسے جواب دیا معصومہ جو موبائل پے لگی تھی ایک نظر اٹھا کے وجدان کی طرف دیکھا ایسی وقت وجدان کی بھی نظر گی تھی وجدان کی نظریں معصومہ کی نظروں سے ملی تو دل بے ساختہ دھڑکا تھا معصومہ تو ایک نظر دیکھتی اپنے موبائل کیطرف متوجہ ہوی تھی وجدان بھی خود کو نارمل کرتا اوپر کیطرف بڑھا تھا

کمرے میں آتے دروازہ بند کرتے گہرہ سانس لیا تھا

معصومہ اسکے حواسوں پے چھا رہی تھی جو شاید اسے خود کو بھی اندازہ نہیں ہو رہا تھا

ابھی وجدان گیا ہی تھا کہ صارم اور راکب بھی وہی آگے تھے ان تینوں کو بیٹھا دیکھ کر انکے پاس آ بیٹھے تھے

گڑیا کیا ہو رہا ہے بھ ئی ی‘‘ راکب نے معصومہ کے پاس بیٹھتے پوچھا’’

‘‘کچھ نہیں بھای کارٹون دیکھ رہی ہوں’’
معصومہ نے کہا

اچھا‘‘ راکب نے کہا’’

افف ہہو یہ کیا ہے بھای آپ کے کھڑوس کزن کہیں اور گھر نہیں بنا سکتے’’ تھے یہاں جنگل میں تو سگنل بھی نہیں آ رہے‘‘ معصومہ نے منہ بناتے کہا تو سب مسکرا دیے سنگل صبح کے ویسے ہی نہیں آ رہے تھے لیکن مصومہ نے موبائی ل نہیں اون کیا تھا ایسی لیے اسے پتہ نہیں تھا

اچھا گڑیا ابھی ایسے چھوڑو تم بتاؤ کیا تمھارا دل نہیں کر رہا باہر گھومنے پھیرنے کو" راکب نے معصومہ سے کہا تو معصومہ کا چہرہ لٹکا تھا

"بھای دل تو کر رہا ہے لیکن آپ کے کزن نے جانے نہیں دینا" معصومہ نے مایوس ہوتے کہا

"ہمم وجدان مان تو سکتا ہے پر اس سے ہمیں ڈر بھی بہت لگتا ہے کوی بہادر ہو تو اسے ماننے جاے" راکب نے افسردہ ہوتے کہا

صارم، حبہ اور انیتا خاموشی سے دیکھ رہے تھے صارم جو راکب کے سامنے بیٹھا تھا اسے گھورا تھا لیکن راکب نے اسے آنکھوں کے اشارے سے خاموش رہنے کا کہا تو صارم نفی میں سر ہلا گیا

"سچی وہ مان جاے گے"معصومہ کو یہ سنتے ہی چہرہ خوشی سے کھل اٹھا کہ وجدان مان سکتا ہے

"ہاں مان سکتا ہے لیکن ماننے کون جاے گا بھ ئی ی مجھے تو اس سے بہت ڈر لگتا ہے انیتا تم چلی جاونا"راکب نے بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوے کہا

"میں کیوں جاو مجھے تو خود ڈر لگتا ہے"انیتا نے بھی وجدان سے ڈرتے ہوے کہا تو معصومہ کچھ دیر سوچتی رہی اور جلدی سے اٹھ کھڑی ہوی

"میں جاو گی انہیں ماننے پر ہم سب رات تک گھومے گے ٹھیک ہے"معصومہ نے شرط رکھی راکب تو خوش ہوا، انیتا، حبہ اور صارم نے حیرت سے معصومہ کو دیکھا تھا

معصومہ میری جان رہنے دو بھای نے اگر ڈانٹ دیا تو" حبہ نے اسے سمجھنا"
چاہاالبتہ صارم خاموش ہی رہا تھا

اوو آپی کچھ نہیں ہو گا میں ما نالوں گی دیکھے گا" معصومہ نے بہادر بنتے کہااور"
اوپر کو بڑھی تھی حبہ نے روکا بھی لیکن وہ نا روکی اور اوپر کو بھا گی تھی پیچھے حبہ
دعا کر رہی تھی کہ وجدان اسے کچھ نا کہے کیونکہ معصومہ نے رونے لگ پڑنا
ہے

راکب تجھے ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا وہ تو معصوم ہے" صارم نے کہا"

یار دیکھنا کچھ نہیں ہو گا" راکب نے یقین سے کہا تو صارم بھی خاموش ہو گیا"

معصومہ نے دروازہ ناک کیا تو کچھ پل بعد وجدان نے دروازہ آکر کھولا تھا معصومہ کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر کچھ حیرت ہوی تھی وجدان ابھی ابھی فریش ہوتا آیا تھا ایسی لیے ماتھے پے چپکے بال ہاتھ سے پیچھے کیے تھے

کیا ہوا کیوں آی ہو" وجدان نے پوچھا معصومہ اب گھبرا رہی تھی"

نہیں میں بہادر ہوں میں منا لوں گی" معصومہ نے دل میں سوچا"

بولو میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے تمھارے پاس فضول میں کھڑے" ہونے کا" وجدان نے معصومہ کو خاموش ہی کھڑا دیکھ کر سختی سے کہا تو معصومہ ایک قدم پیچھے ہوی تھی پھر اپنے اندر بولنے کی ہمت پیدا کی

وہ ہمیں گھومنے جانا ہے آپ جانے دے نا“ معصومہ نے دھیمی آواز میں ”
وجدان کو دیکھتے کہا تو وجدان نے اسے گھور کے دیکھا

جب میں کہہ چکا ہوں کہ کہیں نہیں جانا تو پھر پوچھنے کی وجہ“ وجدان نے ”
کہا تو معصومہ نے نم آنکھوں سے وجدان کو دیکھا

پلیز جانے دے نا ہمارا دل کر رہا ہے“ معصومہ نے کہا”

سب کا یا صرف تمھارا“ وجدان نے کہا”

میرا بھی اور باقی سب کا بھی“ معصومہ نے کہا”

ہر گز نہیں اس دن تم گھوم ہو گی تھی“ وجدان نے جیسے فیصلہ سنایا تھا”

نہیں گھوم ہو تی نا‘‘معصومہ نے کہا’’

تمھیں ایک دفعہ کی کہی بات سمجھ نہیں آتی جاواب نہیں جانا کہیں’’
بھی‘‘وجدان نے زرا سخت لہجے میں کہا تو معصومہ کی آنکھوں میں پل میں
آنسو آے تھے وجدان نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے اپنے لب سختی سے بند
کیے تھے

آپ ہمارے ساتھ چلے جایے گا نا اور میرا ہاتھ پکڑ لیجے گا پھر میں گھوم نہیں’’
ہو گی‘‘
معصومہ نے کہا تو وجدان گہرہ سانس لے کر رہ گیا

اچھا ٹھیک ہے چلو تیار ہو جاو چلتے ہیں پر تم میرے ساتھ رہوں گی سمجھی اور "
تیار ہونے کے لیے پندرہ منٹ ہے اگر اس سے ایک منٹ بھی دیر ہوی تو جانا
کینسل " وجدان نے کہا نا جانے کیوں لیکن وجدان کو معصومہ کی آنکھوں
میں آنسو شاید اچھے نہیں لگے تھے اسی لیے مان گیا تھا

سچی تھنکیو آپ بہت اچھے ہیں میں ابھی سب کو بتاتی ہوں میں نے آپ کو "
" منالیا
معصومہ خوشی سے مسکراتی کہنے لگی تو وجدان کو اسکے گالوں میں پڑتے ڈمپل
دیکھای دیے ابھی وہ ان گڑھوں میں اور ڈوبتا کہ معصومہ نیچے بھاگی تھی

پاگل لڑکی " وجدان نے دھیرے سے کہا اور کمرے کی طرف بڑھا تھا "
کیونکہ اب اسے تیار بھی ہونا تھا

آپی، بھای وہ آپ کے کزن مان گے ہیں گھومنے پے جانے کو انہوں نے کہا"
وہ بھی ہمارے ساتھ جاے گے اور انہوں نے کہا پندرہ منٹ میں تیار
ہو جاے نہیں تو ورنہ نہیں لے کر جائیں گے پلیز اب جلدی سے تیار
ہو جاے نا" معصومہ چہکتے ہوے ان چاروں کو بتا رہی تھی لیکن وہ چاروں تو
حیران ہوتے اسے دیکھ رہے تھے

"گڑیا کیا کہا تم نے کہ وجدان بھای مان گے"
انیتا نے حیرت نے کہا

ہاں نا آپی وہ مان گے اب آپ جلدی سے تیار ہو جاے نا ورنہ یہ نا ہو وہ
ناراض ہو جاے اور ہمیں لے کر بھی نا جاے" معصومہ نے کہا تو انیتا مسکراتی
اٹھ کھڑی ہوی

حبہ آپی آپ بھی ہو جاے نا‘‘معصومہ نے کہا’’

گڑیا تم نے ٹھیک سے سنا نا کہ وجدان بھای جانے کو مان گے ہیں‘‘حبہ نے ’’
کنفرم کرنا چاہا

جی آپی اور آپ اسے کیوں کہہ رہیں ہیں اب اٹھ بھی جانے نا‘‘معصومہ ’’
نے کہا تو حبہ بھی مسکراتی اٹھ کھڑی ہوی وہ تینوں اوپر کو بڑھی تو صارم اور
راکب نے ایک دوسرے کو دیکھا

چل میں بھی ہو جاتا ہوں تیار‘‘راکب نے کہا تو صارم سر ہلا گیا اور خود بھی ’’
کمرے کیطرف بڑھا

ابھی راکب اور صارم تیار ہوتے لاونج میں آے تھے کہ وجدان بھی آگیا اور اسی وقت کیف بھی لاونج میں داخل ہوتا ان تینوں کو سلام کیا تو ان تینوں نے جواب دیا

"کہیں جارہے ہو" کیف نے ان تینوں کو تیار سا ہوا دیکھ کر کہا وجدان جو وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں اور صارم بلیو شرٹ اور بلیک پینٹ میں اور راکب بلیو جینز اور بلیک شرٹ میں اچھے لگ رہے تھے کیف بھی ڈارک براون شرٹ اور بلیو جینز میں اچھا لگ رہا تھا

"گھومنے جارہے ہیں تم بھی چلو" صارم نے بتاتے ساتھ کیف کو بھی ساتھ چلنے کو کہا

نہیں یار تم سب جاو اور میں وجدان کے پاس بیٹھو گا کچھ دیر گپ شپ کریں
گے" کیف نے مسکرا کے کہا

میں بھی انکے ساتھ جا رہا ہوں" وجدان نے کہا"
تو کیف جو ریلیکس ہو کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا ایک دم سیدھا
ہوا تھا اسے لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہو

کیا کہا تو نے" کیف نے حیران ہوتے پوچھا تو صارم اور راکب نے اپنی ہنسی"
روکی تھی حیرت زدہ تو وہ بھی تھے

"یہی کہ میں بھی انکے ساتھ جا رہا ہوں"
وجدان نے اس کے حیرت سے پوچھنے پے دانت پیستے کہا تو کیف نے پھر سے
حیران نظروں سے وجدان کو دیکھا

”تو کہ رہا ہو نہیں بھی ابھی تو یقین ویسے ہو لیا سن غلط کچھ نے میں لگا مجھے اوو
بھی جا رہا ہے گھومنے پھیرنے“ کیف نے کہا تو وجدان نے اسے گھور کے
دیکھا تھا

”کیوں میں نہیں جا سکتا اور ویسے بھی کل راکب اور صارم کی لاپرواہی سے
معصومہ گھوم ہو گی تھی وہ تو شکر ہے آنٹی اور انکل کو وہ مل گی ایسی لیے اب
مجھے ان پے یقین نہیں ہے کہ یہ خیال رکھے یا نہیں، ایسی لیے جا رہا ہوں
ساتھ“ وجدان نے پھر سے دانت پیستے کہا تو صارم اور راکب نے ایک نظر
وجدان کو دیکھتے ایک دوسرے کو دیکھا

”اوو اچھا اس لیے جا رہا ہے“ کیف نے سمجھنے والے انداز میں کہا کیف کو
بھی معصومہ کے گھوم ہو جانے کا پتہ چل چکا تھا

وجدان کیف کو بس گھور کے رہ گیا ابھی وہ باتیں ہی کر رہے تھے کہ معصومہ بھی جلدی جلدی تیار ہوتی تیزی سے سیڑھیاں اتر کر آئی تو ان چاروں نے اسکی تیزی دیکھی تھی

”گڑیا آرام سے گر جاؤ گی“ صارم نے ٹوکا تھا غصہ تو وجدان کو بھی آیا تھا لیکن کیف کے سامنے اسے اچھا نہیں لگا تھا کہ وہ معصومہ کو ڈانٹے

”بھائی میں تو جلدی جلدی اس لیے آرہی تھی کہ اگر ایک منٹ دیر ہو جاتی تو پندرہ منٹ سے اوپر ایک منٹ ہو جاتا اور بھائی نے لے کر نہیں جانا تھا اور مجھے جانا ہے“ معصومہ نے وجدان کی طرف اشارہ کرتے کہا جس کو اسکے بھائی کہنے پے اچھی خاصی تپ چڑی تھی پر خاموش ہی رہا تھا وجدان کا غصے سے بھرا چہرہ کیف نے نوٹ کیا تھا اب اور صارم مسکرا دیے ابھی وہ وہی کھڑی

تھی جب حبہ اور انیتا بھی آ گی تو وجدان اور صارم، راکب اور کیف اٹھ کھڑے ہوۓ معصومہ پرپل شارٹ فراک اور ٹراوزاور سٹولر میں اچھی لگ رہی تھی

صارم نے گہری نظروں سے حبہ کو دیکھا حبہ جس نے شرٹ اور ٹراوزر اور دوپٹہ لیے اور انیتا بھی گرے کلر کی فراک ٹراوزر میں پیاری لگ رہی تھی راکب کی بھی نظر انیتا پے گی تھی لیکن جلدی رخ سے پھیر گیا

سب گاڑیوں میں بیٹھنے لگے تو وجدان نے معصومہ کو دیکھا کیف بھی اپنی گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے نکل چکا تھا

تم میرے ساتھ جاؤ گی" وجدان نے معصومہ کو دیکھتے کہا"

"ٹھیک ہے میں آپ کے ساتھ چلی جاتی ہوں"

معصومہ سیکنڈ میں مانی تھی کیونکہ اسے کیسی کے ساتھ جانے سے مسلہ نہیں تھا بس اسے جانا تھا جیسے بھی جا ہے

صارم جو وجدان کو کچھ کہنے والے تھا کہ معصومہ کے مان جانے پے خاموش ہو کر رہ گیا معصومہ پیچھلی سیٹ کا دروازہ کھولتی بیٹھنے لگی تو وجدان پھر سے بول پڑا

آگے بیٹھو آکر" وجدان نے کہا تو معصومہ سر ہلاتی آگے جا بیھٹی تو وجدان بھی ڈرائی ئی ونگ سیٹ پے جا بیٹھا اور گاڑی گھر سے نکلای

"ہم بھی چلے اور راکب تم اور انیتا آجانا"

صارم نے راکب کو کہا صارم حبہ کے ساتھ ٹائی م گزارنا چاہتا تھا راکب سر ہلا گیا انیتا بھی خاموش ہی رہی تھی اسے راکب کے ساتھ اکیلے جانے میں کوی مسلہ نہیں تھا کیونکہ وہ اکثر کالج سے راکب سے ساتھ آتی تھی اور صارم کو بھی راکب پے پورا بھروسہ تھا ہوتا بھی کیوں نا بچپن سے ساتھ تھا بھائی یوں کی طرح تھا صارم کو

حبہ اور صارم بھی گاڑی میں بیٹھتے باہر نکلے تو راکب بھی انیتا کو لیتا باہر کو بڑھا تھا

❤❤❤❤

وجدان نے سڑک پے گاڑی ڈالی تو معصومہ باہر کے مناظر دیکھنے لگی وہ خوش تھی آج پھر گھومنے جا رہی ہے

ابھی اسے باہر کے مناظر دیکھتے پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ معصومہ کی آواز گاڑی میں گونجی

آپ سے ایک بات پوچھو" معصومہ نے اجازت چاہی"

ہاں پوچھو" وجدان نے کہا"

وہ آپ اتنے غصے میں کیوں رہتے ہیں ہر وقت ویسے تو آپ اتنے پیارے" ہیں لیکن غصہ کرتے زرا اچھے نہیں لگتے" معصومہ نے کہا اسے نہیں پتہ تھا اسکی کہی بات سامنے والے کے دل میں شور بھرپا کر رہی تھی

وجدان نے خود کے اندر اٹھتے شور کو دباتے ایک غصیلی نظر سے معصومہ کو دیکھا تو معصومہ سہم کر زرا پیچھے کو ہوی تھی

دیکھا آپ اسے اچھے نہیں لگتے'' معصومہ نے دھیمی آواز میں کہا تھا اپنی طرف سے تو اسنے خود کو کہا لیکن وجدان سن چکا تھا کچھ دیر معصومہ یونہی خاموش رہی لیکن پھر سے وجدان کو مخاطب کیا تھا

''آپ کو پتہ مجھے گھومنے پھیرنے کا بہت شوق ہے مجھے بہت مزا آتا ہے جب بھی میں ماموں گھر آتی ہوں تو ہم سب گھومنے جاتے ہیں اسلام آباد تو پہلی بار آئی ہوں'' معصومہ نے کہا لیکن وجدان خاموش رہا تو معصومہ نے منہ بناتے دیکھا

''آپ نے میری بات کو جواب کیوں نہیں دیا''
معصومہ نے کہا تو وجدان نے گہرا سانس لیا

ہاں سن رہا ہوں بولو تم" وجدان نے کہا تو معصومہ خوش ہوتی اپنی باتیں بتانے لگی

"اور آپ کو پتہ ہے مجھے بس پیزا، پاستہ، رس ملائی ی، کھیر، برگر، مکرونی اور بریانی بہت پسند ہے" معصومہ نے بتایا

"(اور کچھ رہ گیا ہے) نہیں مجھے کیسے پتہ کہ تمھیں یہ سب پسند ہے" وجدان نے پہلی بات بڑبڑاتے کہی جو معصومہ سن نا سکی تھی اور دوسری بات معصومہ سے کہی تھی

"ہاں یہ بھی ہے آپ کون سا پہلے مجھ سے ملے ہیں اور آپ کو پتہ ہے مجھے پنک کلر بہت اچھا لگتا ہے آپ کو کون سا کلر پسند ہے کہیں وائٹ تو نہیں" معصومہ نے اپنا بتاتے وجدان سے بھی پوچھ لیا

ہاں وائی ٹ ہی پسند ہے" وجدان نے نجانے کیوں لیکن بتا ہی دیا تھا تو" معصومہ خوش ہی ہو گی کہ اس نے سہی اندازہ لگایا ہے

"دیکھا مجھے لگا تھا کیونکہ زیادہ آپ وائی ٹ ہی پہنتے ہیں جس دن سے ہم یہاں آئے ہیں اور آپ کو پتہ ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اور معصومہ اپنی باتیں بتاتی گی اور وجدان خاموشی سے سنتا گیا کبھی ہاں ہمم کہہ دیتا لیکن وجدان کو معصومہ کا اب بولنا برا نہیں لگ رہا بلکہ اچھا لگ رہا تھا

کچھ دیر بعد وجدان اور معصومہ پہنچے تو آگے ہی صارم اور حبہ بھی کھڑے تھے

معصومہ کے چہرے پے خوشی دیکھ کر صارم اور حبہ مطمئن ہوئے تھے ورنہ وہ کچھ ڈرے تھے کہ وجدان کچھ کہیں معصومہ کو کیسی بات پے کہہ نا دے

"آپی آپ کو پتہ ہے راستے میں مجھے بہت مزا آیا ہم نے بہت باتیں کی" معصومہ نے خوشی کے ساتھ کہا تو صارم نے حیران نظروں سے وجدان کو دیکھا

وجدان نے ایک نظر معصومہ کو دیکھا حبہ نے بھی معصومہ کی بات پے زرا حیرت سے ہی دیکھا انہیں یقین نہیں آیا تھا کہ وجدان اور باتیں

"آپی وہ دیکھیں وہ کیا ہے آپ میرے ساتھ آئے مجھے وہ دیکھنا ہے" معصومہ نے حبہ سے کہا اور ساتھ اسکا ہاتھ تھامتے ادھر ہو گی صارم ابھی بھی شاک سے وجدان کو دیکھ رہا تھا

”باتیں نہیں صرف اسکی فضول باتوں پے سر ہلا رہا تھا اور تم مجھے اسے کیوں دیکھ رہے ہو“ وجدان نے سخت نظروں سے گھورتے صارم کو کہا

”یار میں نے کب کچھ کہا میں تو ویسے ہی تمھیں دیکھ رہا تھا“ صارم نے کہا وجدان کی نظریں معصومہ پر ہی تھی پر وجدان نے صارم کو کوی جواب نہیں دیا تھا

”یار یہ راکب اور انیتا کیوں نہیں آے اب تک“ صارم نے موبائل کو دیکھتے کہا

”تو کال کر کے پوچھ لے اسے“ وجدان نے کہا تو صارم سر ہلاتا راکب کو کال کرنے لگا

راکب اور انیتا گھر سے نکلے تو اب کچھ راستے پے آتے ہی انکی گاڑی جھٹکے سے رک گی تھی راکب نے کوشش کی چل پڑے پر نہیں چلی

افففف اسے کیا ہو گیا یار'' راکب نے خود کلامی کی''

اب کیا ہو گا ہمیں تو دیر ہو جاے گی آپ دیکھیں نا گاڑی کو کیا ہوا ہے'' انیتا'' نے افسردہ ہوتے کہا

دیکھتا ہوں میں تم گاڑی میں ہی رہنا'' راکب نے انیتا کو کہتے گاڑی سے باہر'' نکلا

اس راستے اسوقت ٹریفک زرا کم تھی راکب جا کر گاڑی چیک کرنے لگا تو ایک چھوٹی سی خرابی تھی راکب شکرادا کرتا وہ ٹھیک کرنے لگا تو ابھی راکب ٹھیک کرتے پھر سے دیکھنے لگا کہ ٹھیک سے ہوا یا نہیں تو انیتا بھی باہر آ گی

کیا ہوا گاڑی کو ‘‘انیتا نے باہر آتے راکب سے پوچھا تو راکب نے ایک نظر ’’ اسے دیکھتے ساتھ اسکی نظر کچھ فاصلے پہ کھڑے لڑکوں پہ پڑی جو انیتا کو اپنی گندی نظروں سے دیکھ رہے تھے ساتھ ادھر ہی آ رہے تھے

انیتا گاڑی میں جا کر بیٹھو ‘‘راکب نے سنجیدگی سے کہا تو بھی انیتا وہی کھڑی ’’ رہی

کیوں میں تو یہی کھڑی رہوں گی میں کہیں نہیں جانے والی" انیتا کہتے ساتھ "
وہی ڈھیٹ بن کر کھڑی رہی اسے راکب پے غصہ آیا تھا جس نے اسکی بات کا
جواب نہیں دیا تھا بلکہ اسے کہہ رہا تھا کہ گاڑی میں جاو

انیتا جو کہا وہ کرو پلیز جاو گاڑی میں بیٹھو میں ابھی ایک بار دوبارہ دیکھ کر آتا"
"ہوں
راکب نے اس دفعہ آرام سے کہا تھا لیکن انیتا وہی کھڑی رہی اتنے میں وہ
لڑکے بھی وہی آگے گے

اوے ہوے کیا لڑکی ہے یار" ان میں سے ایک لڑکے نے انیتا کے پاس "
آتے کہا تو راکب کی غصے سے رگیں تن گی تھی لیکن انیتا وہاں آس پاس سے
بے نیاز کھڑی بس راکب کو گھورنے میں مصروف تھی

ہاں کہہ تو ٹھیک رہا ہے" دوسرے لڑکے نے بھی انیتا کو گندی نظروں سے دیکھتے کہا اور ساتھ ہی ان تینوں نے قہقہ لگایا اور راکب کی اس سے زیادہ برداشت نہیں تھی وہ تیزی سے رگیں تنوں سے ان لڑکوں کی طرف بڑھا تھا

"کمی* نے تم لوگوں کی ہمت کیسے ہوے اسکی طرف دیکھنے کی" راکب نے غصے سے کہتے ایک مکا سامنے کھڑے لڑکے کو ما* را تھا اور اسکے بعد دوسرے دو لڑکے بھی راکب کو ما* رنے لگے لیکن راکب پھر بھی ان پے بھاری تھا انیتا اب پریشان اور گھبرائی ی کھڑی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے

"چھوڑو کیوں لڑ رہے ہو" اتنے میں وہاں دو آدمی آتے انہیں چھڑانے لگے تو راکب پیچھے ہو اوہ ان سب کی اچھی خاصی درگت بنا چکا تھا لیکن دل ابھی

بھی کر رہا تھا کہ ان لڑکوں کی جان لے لے راکب کے ہاتھ پے چوٹ بھی لگ چکی تھی چھوٹی سی خراش آی تھی

"گھٹ * یا انسان" راکب کہتا پھر سے آگے ہوتا کہ وہ آدمی ان کے درمیان آے تھے

"بیٹا جاو آپ وہ بچی دیکھو کتنی گھبرای ہوی ہے" اس آدمی نے کہا تو راکب نے مڑ کر انیتا کو دیکھا جو گھبرای، پریشان سی آنکھوں میں آنسو لیے کھڑی تھی راکب نے اس کا ہاتھ تھامتے گاڑی میں بیٹھایا اور گاڑی ڈرائی یو کی وہ آدمی ان لڑکوں کو بھی وہاں سے بھاگا چکے تھے اور وہ ڈر بھی گے تھے راکب سے کیونکہ ایک ہوتے بھی وہ تینوں پے بھاری پڑ گیا تھا ابھی کچھ فاصلے پے گے تھے کہ صارم کی کال آگی تو راکب نے گاڑی کی سپیڈ سلو کرتے صارم کی کال اٹھای

یار پہنچے نہیں تم دونوں'' صارم نے پوچھا''

یار آتے ہیں گاڑی خراب ہو گی تھی'' راکب نے بتایا''

اوکے ٹھیک ہے'' صارم نے کہتے کال رکھی تو راکب انیتا کیطرف متوجہ ہوا''

اب تم رو کیوں رہی ہو'' راکب نے تپ کے انیتا سے کہا جواب رونے لگی''
تھی

میری وجہ سے ہوا نا، میں اگر باہر نا جاتی تو آپ کی لڑائی ی نا ہوتی اور آپ''
کے ہاتھ پے چوٹ بھی نا لگتی'' انیتا نے نم آواز میں کہتے راکب کے ہاتھ کی

پشت دیکھتے کہا تو راکب کا دھیان گیا اسے ان لڑکوں پے غصہ ہی اتنا آیا تھا کہ اسے چوٹ محسوس بھی نا ہوی تھی

راکب نے گاڑی روکتے اسکی طرف رخ موڑتے دیکھا

"اچھا کچھ نہیں ہوا مجھے ٹھیک ہوں میں تم اپنا موڈ نا خراب کرو اور وہاں جا کر صارم، وجدان یا اس بات کا ذکر حبہ سے بھی نا کرنا اچھا" راکب نے انیتا کو نرمی سے کہا تو انیتا آنکھوں سے آنسو صاف کر گی

"ٹھیک ہے نہیں بتاوں گی لیکن آپ ہاتھ پر تو کچھ لگا لیجے" انیتا نے راکب کا دھیان ہاتھ کی طرف کروایا

اچھا میں لگا لو گا اور وہاں جا کر انجوائے کرنا اس بارے میں نا سوچنا''

اوکے''راکب نے کہا تو انیتا سر ہلا گی اور راکب نے پھر سے گاڑی سٹارٹ کی

راکب کے لب دھیرے سے مسکرائے تھے انیتا کو خود کی فکر کرتے دیکھ کر

انیتا بھی خود کو پر سکون کرتی باہر دیکھنے لگی تھی لیکن پھر بھی دھیان راکب کی

ہاتھ پے لگی چوٹ پے جا رہا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

کچھ دیر بعد انیتا اور راکب بھی سب کے پاس پہنچ گے تھے اور اب انیتا بھی

سب بھلائے گھوم رہی تھی وہ سب اس وقت ایک پارک میں تھے

بھای مجھے وہ فیرس وہیل پے جھولا لینا ہے''معصومہ نے صارم کو دیکھتے کہا''

اس سے پہلے صارم کچھ بولتا کہ وجدان بول پڑا

"بلکل نہیں اگر گر گی تو، چلو سب یہاں سے"

وجدان نے کہا تو معصومہ نے منہ بنا کے وجدان کو دیکھا پھر صارم کو

گڑیا اس بات پے میں بھی وجدان کے ساتھ ہوں کیونکہ ایک دفعہ تم لے "چکی اور اسکے بعد پھر کیا ہوا تھا دو دن ڈر کر بخار چڑا رہا تھا"

صارم نے کہا تو معصومہ اداس ہو گی

"اچھا چھوڑو اسے ایسا کرتے ہیں شاپنگ پے چلتے ہیں کیا کہتے ہو سب"

راکب نے معصومہ کا دھیان بٹایا

"جی مجھے ویسے بھی شاپنگ کرنی تھی میں تو سوچ کر آی تھی" انیتا نے کہا

ہاں تم تو ایک دفعہ مال گھس جاو تمھیں تو نکلنا مشکل ہو جاتا ہے“ راکب ” نے انیتا سے کہا

آپ کے پیسے نہیں ہوتے“ انیتا نے جواب دیا سب ہی دونوں کو لڑتا دیکھ ” رہے تھے

میرے ہونا تو تمھیں کبھی اتنی شاپنگ کرنے بھی نا دو“ راکب نے بھی کہا” اس سے پہلے انیتا کچھ کہتی وجدان بول پڑا

کیوں لڑ رہے ہو دونوں، چلو اب چلیں“ وجدان نے کہا تو انیتا راکب کو ” گھورتی منہ دوسری طرف کر گی راکب بھی خاموش ہی ہو گیا تھا

ہاں یہ ٹھیک ہے پھر کہیں کھانے بھی جاے گے ‘‘معصومہ نے خوش ’’ ہوتے کہاتو وجدان کے علاوہ سب مسکرادے

ہاں ٹھیک ہے گڑیا اب چلو ‘‘صارم نے کہاتو معصومہ مسکرادی اور پھر وہاں ’’ سے سب چل دے

کچھ دیر بعد سب گیگا مال پہنچ چکے تھے اور اب سب شاپنگ کر رہے تھے وجدان تو خاموشی سے سائیڈ پے کھڑا تھا اور نظریں معصومہ پے ہی تھی صارم حبہ کو شاپنگ کروا رہا تھا اور انیتا معصومہ کے ساتھ تھی اور راکب بھی سائیڈ پے کھڑا تھا کیونکہ یہاں صرف لڑکیوں کی تھی

صارم یہ دیکھیے ان میں سے زیادہ اچھا کون سا ہے ‘‘حبہ نے دو ڈریس ’’ صارم کو دیکھتے کہا جو ایک بلیک کلر کا اور دوسرا گرین کلر کا تھا

ہاں دونوں کی اچھے ہے ویسے بھی تم پے تو مجھے سارے کلر اچھے لگتے ”
ہیں“ صارم نے مسکرا کے کہا تو حبہ بھی مسکرا دی

تو میں اب کون سا لوں یہ تو بتا دیجے نا“ حبہ نے کہا تو صارم کچھ دیر دیکھتا رہا”

ہمم یہ دونوں ہی لے لو اب مجھے تو دونوں ہی تم پے اچھے لگے گے“ صارم ”
نے کہا تو حبہ مسکراتی سر ہلا گی اور صارم حبہ دوبارہ ڈریس دیکھنے لگے

معصومہ بتاو ان میں سے مجھ پے کون سا ڈریس اچھا لگے گا“ انیتا نے ”
معصومہ سے کہا وجدان کیسی کی کال سن رہا تھا اور راکب انکے پاس ہی کھڑا تھا

“ہمم آپی دونوں ہی اچھے لگے گے آپ پے تو”

معصومہ نے کہا انیتا مسکرا دی اور ابھی کچھ کہتی کہ جب راکب بول پڑا

معصومہ گڑیا تو تمھارا دل رکھ رہی ہے ورنہ کبھی چڑیلوں پے بھی کچھ اچھا لگا ’’ ہے‘‘ راکب نے طنزیہ مسکراتے ہوے کہتے ساتھ انیتا کو آگ لگا ی تھی

کبھی خود کو دیکھا ہے آپ نے آپ پے بھی کبھی کچھ اچھا نہیں لگا جو بھی ’’ پہن لے اسے لگتا ہے ڈئی ینو سور نے پہن لیا ہو‘‘ انیتا نے بھی جواب دیتے راکب کو آگ لگا ی تھی اس سے پہلے راکب پھر سے کچھ کہتا معصومہ بول پڑی تھی

اووہو وآپ دونوں کیوں لڑ رہے ہیں آپ دونوں جو بھی پہن لے اچھے ’’ لگتے ہیں‘‘ معصومہ نے کہا تو دونوں جو ایک دوسرے کو گھور رہے تھے

معصومہ کی بات پہ مسکرا دیے اور وجدان جو معصومہ کی آخری بات سن چکا تھا نا جانے کیوں راکب کے لیے یہ کہنا اسے اچھا نہیں لگا تھا

راکب اور صارم کو اپنے لیے گھڑی لینی تھی اس لیے اب وہ دیکھ رہے تھے صارم حبہ سے پوچھ رہا تھا اور راکب خود دیکھ رہا تھا وجدان جو خاموشی سے کھڑا تھا معصومہ اسے کچھ پل دیکھتی رہی پھر اس سے مخاطب ہوی

"آپ بھی لے لیجے نا آپ کیوں نہیں لے رہے"
معصومہ نے وجدان سے کہا تو وجدان نے ایک نظر اسے دیکھا

مجھے کچھ نہیں لینا" وجدان نے کہا تو معصومہ خاموشی سے اسے دیکھتے" گھڑیاں دیکھنے لگی راکب، صارم، حبہ اور انیتا نے خاموشی سے اسے دیکھا

کچھ دیر بعد معصومہ کو ایک بلیک رولیکس گھڑی پسند آی تو وہ اٹھاتی وجدان کے پاس آی ان چاروں کی توجہ اس کی طرف ہی تھی

معصومہ نے وجدان کا ہاتھ تھامتے وجدان کو گھڑی پہنانے لگی وجدان کا تو سانس ہی روک گیا ہو جیسے اس کے ہاتھوں کی نرماہٹ اپنے ہاتھ پے اور اپنی کلای پے محسوس کرتے

باقی سب بھی سانس روکے دیکھ رہے تھے انہیں لگ رہا تھا ابھی وجدان ڈانٹے گا پر نہیں وہ تو خاموش تھا معصومہ نے گھڑی پہناتے ہاتھ پیچھے کیا اور اپنی حرکت پے کھل اٹھتی
وجدان کو دیکھا

"آپ کے ہاتھ پے بہت اچھی لگ رہی ہے"

معصومہ نے مسکرا کے کہا وجدان نے ایک خاموش نظر معصومہ پے ڈالی اور گہرا سانس لیتے ان چاروں کو دیکھا جو اسے ہی کچھ حیران نظروں سے دیکھ رہے تھے

‘‘تم سب جلدی کرو اور مجھے گھورنا بند کرو’’

وجدان نے دانت پیستے کہا تو وہ جلدی جلدی لینے لگے کچھ دیر بعد سب وہاں سے نکلے تو معصومہ جلدی سے وجدان کے ساتھ ہو گی پیچھے وہ چاروں آ رہے تھے جب انیتا بولی

یہ وجدان بھای ہی ہے نا’’ انیتا نے سکتے میں جاتے کہا’’

‘‘ہاں مجھے بھی اسکی کوی روح لگ رہی ہے’’

راکب نے بھی وجدان کی پشت کو گھورتے کہا

"خاموش رہو ورنہ اگر وجدان نے سن لیا تو خیر نہیں" صارم نے دونوں سے کہا

"ویسے یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا" حبہ نے بھی کہا تو صارم نے بھی تائید کی

"ہیلو مسٹر وجدان کیسے ہو" وجدان جو معصومہ کے ساتھ خاموشی سے چل رہا تھا کہ کوی بزنس پاٹنر کے بولنے پے روکا اور سلام دعا کرنے لگا معصومہ بھی روک گی اور وہ چاروں بھی

"وجدان کیا یہ تمھاری سسٹر ہے" اس بزنس پاٹنر نے معصومہ کی طرف دیکھتے کہا

نہیں یہ میری سسٹر نہیں ہے“ وجدان نے کہا اور وجدان کا اتنا کہنا تھا”
معصومہ کی آنکھوں میں پانی آ گیا

اوو او کے چلو ہم پھر ملے گے“ وہ بزنس پاٹنر کہتا وہاں سے چلا گیا اور وجدان”
بھی سر ہلا گیا اور وہی کھڑا ہو گیا وہ چاروں جلدی سے معصومہ کے پاس آے
اور اسکی آنکھوں میں پانی دیکھتے پریشان ہی ہو گے ابھی تو وہ خوش تھی اور اب
رو رہی تھی

کیا ہوا گڑیا“ راکب نے پوچھا”

بھای آپ کے کزن کو اس شخص نے پوچھا کہ میں انکی بہن ہوں تو آپ کے”
کزن نے کہا کہ نہیں ہوں میں انکی بہن“ معصومہ نے نم آواز میں کہا تو صارم

اور راکب نے ایک دوسرے کو دیکھتے وجدان کو دیکھا جس نے معصومہ کی بات پے آنکھیں گھومای تھی حبہ اور انیتا جلدی سے اسے اپنے ساتھ لگا گی

گڑیا دیکھو اب تم انکی سگی بہن تو نہیں ہو نا اس لے بھای نے ایسا کہا ہے"
"حبہ نے کہا

لیکن صارم بھای اور راکب بھای کی بھی تو نہیں ہوں لیکن وہ تو مجھے بہن ہی"
"کہتے ہیں
معصومہ نے کہا

تو معصومہ تم بھای سے پہلی بار ملی ہو نا اس لیے"انیتا نے بہانا گڑھا تو"
معصومہ کچھ سوچ رہ سر ہلا گی

ہاں یہ تو ہے ''معصومہ نے کہا''

اچھا چلو اب اگر تم سب کی باتیں ختم ہو چکی ہیں تو'' وجدان نے ان سے کہا''
تو صارم سر ہلا گیا

او کے چلو'' صارم نے کہ تو سب مال سے نکلے اور کچھ دیر بعد ہوٹل پہنچے''

کچھ دیر بعد وہ فائی یو سٹار ہوٹل پہنچ گے تھے اور اب سب بیٹھ گے تھے جب
صارم ایک طرف سامنے وجدان اور معصومہ اور معصومہ کے ساتھ انیتا اور
صارم کے ساتھ اور انیتا کے سامنے راکب بیٹھا تھا ایک ویٹر آتا ان سے آڈر
پوچھنے لگا سب سے پہلے معصومہ بولی تھی

”میرے لیے ایک پیزا، پاستہ، سنڈوچ اور روسٹ لے آ ے“معصومہ نے اپنا آڈر بتایا تو سب نے حیران ہوتے اسے دیکھا

”آپ سب بھی آڈر دے دیجے نا“معصومہ نے سب سے کہا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے

”معصومہ کیا تم نے سب کا آڈر نہیں کیا مجھے تو لگا سب کا کر دیا ہے“انیتا نے کہا

”آپی میں آپ سب کا کیوں کروں گی یہ تو صرف میرا آڈر ہے“معصومہ نے کہا تو سب اپنی ہنسی دبا گے

”کیسی دن کھا کھا کے غبارہ بن جاے گی“

وجدان دھیرے سے بڑبڑایا تھا جو کوئی بھی سن نا سکا تھا

"اچھا میرا لکھے" راکب نے ویٹر سے کہا تو وہ لکھنے لگا سب نے اپنا لکھوا دیا کچھ دیر بعد سب کا آگیا تو کھانے لگے جب سب نے کھالیا تو معصومہ بول پڑی

"بھائی میرا جو کھانا بچ گیا ہے وہ پیک کروا دے میں گھر جا کر اگر بھوک لگ گی تو کھالوں گی" معصومہ نے راکب کو دیکھتے کہا

"او کے گڑیا کروا دیتا ہوں" راکب نے مسکرا کے کہا تو معصومہ بھی مسکرا دی

سچ میں یہ لڑکی غبارے کو بھی پیچھے چھوڑے گی‘‘ وجدان نے دل میں سوچا’’

ایک مدھم سے مسکراہٹ نے ہونٹوں کو چھوا تھا اور اسی پل وہ مسکراہٹ

غائب ہوی تھی

اور کھانا پیک کرواتے سب گھر کو روانہ ہوے تھے

♥♥♥♥

پہنچتے ہوے انہیں رات ہو گی تھی اب سب سے زیادہ معصومہ تھک گی تھی

سب لاونج میں ہی آکر بیٹھ گے تھے

آپی مجھے نیند آرہی ہے میں جا رہی ہوں کمرے میں اور میرا کھانا فریج میں ’’

رکھ دیجے گا اگر رات کو مجھے بھوک لگیتو میں کھالو گی‘‘ معصومہ نے کہا تو

سب مسکرادے وجدان نفی میں سر ہلا کے رہ گیا

ٹھیک ہے گڑیا اور میں بھی جاو‘‘ حبہ نے کہا’’

بھ ئی ی میں بھی تھک گی ہوں میں بھی کمرے میں جا رہی ہوں‘‘ انیتا کہتی’’ اٹھ کھڑی ہوی تو معصومہ اور حبہ بھی اٹھ کھڑی ہوی بھی تینوں اپنے کمروں میں چلی گی تو وجدان نے صارم اور راکب کو دیکھا کہ نظر راکب کے ہاتھ کی پشت پے گی

راکب تمھارے ہاتھ پے کیا ہوا ہے‘‘ وجدان نے راکب کے ہاتھ کی’’ طرف دیکھتے ہوے کہا صارم نے بھی دیکھا

وہ کچھ نہیں بس گرنے لگا تھا تو خود کو بچانے کے لیے ہاتھ کہیں لگ گیا’’ ‘‘راکب نے بہانا بنایا وہ بتانا نہیں چاہتا تھا

اچھا اس پے کچھ لگاو" وجدان نے کہا"

ہاں لگاتا ہوں" راکب کہتا اٹھ کھڑا ہوا تو صارم بھی اپنے کمرے کی طرف" بڑھا اور وجدان اپنے ایک نظر معصومہ کو دیکھتے اپنے کمرے میں داخل ہوا ایک نظر ہاتھ ہاتھ پے گی جہاں ابھی بھی کلای پے معصومہ ک پہنای گھڑی بندھی ہوی تھی

پھر نظر سامنے لگی تصویر پے گی کچھ دیر کھڑا دیکھتا رہا پھر فریش ہونے باتھروم کیطرف بڑھ گیا اور آ کر بیڈ پے لیٹ گیا

💖💖💖💖💖

کیف بیڈ پے سونے کے لیے لیٹا تھا اور ہمیشہ کی طرح آج بھی امبر کی یادوں میں کھویا تھا ایک یاد نے اس کے ہونٹوں پے مسکراہٹ بیھکری تھی پر آسودہ سی مسکراہٹ جب۔۔۔۔۔

امبر جو انکے گھر آی تھی اور لاونج میں بیٹھی کچھ کھانے میں مصروف تھی وہ ییلو کلر کے سادھے سے فراک میں دو چوٹیا کیے دونوں طرف سے آگے کیے گلے میں دوپٹہ کو جو زرا اچھلا کر لیا ہوا تھا پیاری لگ رہی تھی آصفہ بیگم اس کے لیے کچن میں ملازمہ کو اسکے لیے کچھ بنانے کا کہنے گی تھی بلال صاحب گھر نہیں تھے اور کیف کا بڑا بھای بھی نہیں تھا

کیف جو ابھی گھر آیا تھا اور لاونج میں داخل ہوا تو سامنے امبر کو بیٹھا دیکھ دل ایکدم خوش ہوا تھا اسے پیاری بھی لگ رہی تھی

تم یہاں کھانے کے لیے آتی ہو“ کیف نے امبر کو جان بوجھ کر کہا تو امبر ”
نے کیف کو دیکھا تھا

تو آپ کا نہیں کھاتی آنٹی دیتی ہیں مجھے کھانے کو“ امبر نے کہا تو کیف مسکرا ”
دیا

ہاں بھئی ی کھالو پر بندہ دوسرے کو بھی پوچھ لیتا ہے کھانے کو لیکن تم تو ”
خود کھانے کو لگی ہو اور مجھ غریب سے پوچھا تک نہیں“ کیف نے دوھای دی

تو آپ خود جا کر کھا لے یہ آپ کا گھر ہے میرا نہیں“ امبر نے جواب دیا تو ”
کیف نے حیرت سے دیکھا

"اچھا ایسی لیے یہاں آکر کھانے لگتی ہو" کیف نے کہا ابھی امبر کچھ کہتی جب آصفہ بیگم وہاں آگی تھی

"کیف بیٹا جاو فریش ہو آو پھر کھانا کھاے تمھارے بابا اور بھای تو شام کو آے گے" آصفہ بیگم نے کہا تو کیف کھڑا ہوتا جانے لگا کہ امبر کی آواز پے روکا

"آنٹی بھای مجھے نے کہا ہے کہ میں یہاں کھانے آتی ہوں اور یہ بھی کہا کہ میں انکے گھر نا آیا کرو" امبر نے معصوم سا منہ بناتے ہوے کہا تو کیف نے حیرت سے امبر کو دیکھا آصفہ بیگم کی پشت کیف کی طرف تھی

"میں تو چاہتا ہوں ہمشہ کے لیے یہ لڑکی یہاں آجاے اور یہ اسے کہہ رہی ہے" کیف نے دل میں سوچا

"کیف یہ کیا بات تم نے امبر کو اسے کیوں کہا" آصفہ بیگم نے رخ کیف کی طرف کرتے کہا تو کیف نے انہیں دیکھا آصفہ بیگم کے پیچھے کھڑی امبر نے منہ چھڑایا تو کیف کو اسکے حرکت پے ہنسی تو بہت آی لیکن ضبط کر گیا اور اسکی شرارت بھی سمجھ چکا تھا

"مما میں نے تو نہیں کہا اسے کچھ" کیف نے کہا تو آصفہ بیگم نے کیف کو گھورا

"کیف خبردار جو امبر کو کچھ کہا تو" آصفہ بیگم نے کہا تو کیف سر ہلا گیا کیونکہ کیف جانتا تھا کہ آصفہ بیگم نے کبھی بھی امبر کے خلاف نہیں جانا اور کیف کو آصفہ بیگم کے چہرے پے چھای مدھم سی مسکراہٹ سے یہ بھی معلوم ہو گیا

تھا کہ آصفہ بیگم کو پتہ ہے امبر جان بوجھ کر ایسا کر رہی ہے کیف نے ایک نظر امبر کو پھر سے دیکھا جواب بڑھی خوش نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیف یادوں کی دنیا سے باہر نکلتا گہرہ سانس خارج کرتا سونے کی کوشش کرنے لگا تھا

💖💖💖💖

اس وقت ڈیول کے اڈے پے بوس کے آدمی اپنا کام پورا کرتے باہر نکلے تھے اور کیسی کو خبر نا ہوی تھی لیکن کچھ پل بعد ڈیول کے آدمی کو پتہ چل چکا تھا اور وہ ڈیول سے ڈر رہے کہ وہ کیا کرے گا

جو ڈیول کے آدمیوں کو پتہ تو نا چلا تھا کہ وہ کیا کر کے گے ہیں بس اتنا پتہ چلا تھا کہ وہ کچھ گڑ بڑ کر کے گے ہیں

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

”بولو کیا خبر ہے سب ٹھیک سے چل رہا ہے“ڈیول نے اپنے سامنے کھڑے اپنے آدمی سے کہا جو گھبرایا ہوا لگ رہا تھا

”س سر ہمیں لگ رہا ہے کہ بوس کے آدمی ہمارے پیچھے پڑ گے ہیں انکا ساتھی کل ہمارے اڈے کے قریب دیکھا گیا ہے“ڈیول کے ملازم نے کہا تو ڈیول غصے سے سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

”کیا مطلب ہے تمھارا اگر ایسا کچھ ہے اور اگر بوس کے آدمیوں نے مجھے نقصان پہنچایا تو تم سب کی جانیں لے لو گا سمجھے نکلو یہاں سے اب“ڈیول نے غصے سے بھڑکتے ہوے کہا تو اسکا آدمی ڈرتا کمرے سے نکلا تھا

اگر بوس نے مجھے نقصان پہچنانے کی کوشش کی تو میں کیسی کو نہیں چھوڑوں

گا" ڈیول غصے میں خود سے ہی کہنے لگا تھا

شام کے چار بج رہے تھے اور معصومہ، راکب ایک صوفے پے بیٹھے لیز کھا رہے تھے ایک خالی پیکٹ زمین پے پڑا ہوا تھا ایک ایک ہاتھ میں تھاما ہوا تھا راکب ساتھ موبائل پے لگا ہوا تھا اور معصومہ ساتھ ایل سی ڈی پے کارٹون دیکھ رہی تھی

حبہ اور صارم تو گارڈن میں بیٹھے ہوے تھے اور انیتا ابھی گئی تھی اپنے کمرے میں

معصومہ جو کھانا لے کر ساتھ آئی تھی وہ کھا چکی تھی

بھائی جو آپ فرینچ فرائی س لے کر آئے ہیں وہ کھالیں ہم ‘‘معصومہ نے لیز’’ کا خالی پیکٹ سائیڈ پے رکھتے ہوئے کہا

ہاں گڑیا میں لے کر آتا ہوں کچن میں رکھ کے آیا تھا‘‘ راکب نے کہتے’’ ساتھ کھڑا ہوتا کچن سے فرینچ فرائی س اور کیچپ لے آیا

دونوں نے فرینچ فرائی س کیچپ کے ساتھ کھانے لگے اور ساتھ ساتھ راکب موبائل اور معصومہ بڑے دھیان سے ایل سی ڈی پے باربی دیکھ رہی تھی کہ کیچپ ختم ہوی تو معصومہ کیچپ اٹھاتی اس میں سے نکالنے لگی راکب تو اپنے دھیان ہی بیٹھا تھا

\---------

وجدان گھر آیا تو پہلے گارڈن میں اسے صارم اور حبہ دیکھای دیے صارم زرا سا اسے دیکھ کر مسکرا تو وجدان زرا سا سر ہلتا اندر کو بڑھا اور جیسے ہی اپنے لاونج میں داخل ہوا اسے لگا وہ کیسی اور گھر میں آگیا ہو وجدان کے گھر میں اتنا گند ہو،ہو ہی نہیں سکتا تھا نیچے پڑے ہوے لیز کے خالی پیکٹ،فرنچ فرائی س جو صوفے پے ان دونوں درمیان پڑی ہوی تھی ساتھ کیچپ

سامنے ہی ریلکس انداز میں معصومہ اور راکب کو بیٹھا دیکھ کر غصے سے ان دونوں کی جانب بڑھا تھا اور ان دونوں کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا

راکب کی جیسے ہی نظر وجدان پے پڑی ہڑ بڑاتا ہوا سیدھا ہوا تھا پر معصومہ آرام سے ہی بیٹھی کیچپ نکلنے کی کوشش کر رہی تھی کہ وجدان کی آواز پے ہڑ بڑاتی اٹھ کھڑی ہوی کیچپ دبی تھی اور سیدھی وجدان کی سفید شرٹ اور

چہرے پے گری تھی جس سے وجدان کو اور غصہ آیا تھا ایک نظر خود کی شرٹ دیکھتے چہرے پے لگی کیچپ ہاتھ سے صاف کی تھی

"یہ کیا حرکت ہے تمیز نہیں کچھ کھانے کی"

وجدان نے غصے میں اونچی آواز میں کہا تھا انیتا جو سیڑھیوں پے تھی جلدی سے نیچے آی تھی معصومہ کو ڈرا سہا اور راکب کو خاموش کھڑا دیکھ کر اور لاونج کا حشر دیکھ کر اسے پتہ چل چکا تھا کہ وجدان غصے میں کیوں ہے صارم اور حبہ بھی وجدان کی اونچی آواز سنتے جلدی سے اندر آے تھے اور اندر کا منظر سے انہیں بھی وجدان کے غصے کا پتہ چل چکا تھا

معصومہ کی آنکھوں میں نمی آچکی تھی ایسا لگ رہا تھا ابھی اونچا اونچا رو دے گی

بولو یہ سب کیا ہے کبھی کھایا نہیں ہے کیا اور یہ کون سا طریقہ ہے کیچپ" نکلنے کا" وجدان نے غصے میں کہا

اگر وہ چھوٹی بچی لگتی ہے تم سب کو تو راکب تم بچے ہو کیا تمیں عقل نہیں" ہے کیا جو یوں کھا پی کر پھنیک دیا" وجدان نے راکب کو گھورتے کہا معصومہ ڈر کر اچھلی تھی اور ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑا کیچپ دبا تھا اور سیدھا معصومہ کے پورے منہ پے گیا تھا

آہہہ "معصومہ کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی وجدان کی جیسے ہی نظر معصومہ" پے گی تو دو پل معصومہ کا چہرہ دیکھتا رہا جو پورا کیچپ سے بھرا تھا اور معصومہ کافی فنی لگ رہی تھی اور ایکدم ہال میں وجدان کا قہقہ گونجا تھا سب سکتے کے عالم میں وجدان کو دیکھ رہے تھے معصومہ نے بھی نظریں اٹھا کر وجدان کو

دیکھا تھا ایکدم سے وجدان کو احساس ہوا تھا وہ چاروں اسے ہی دیکھ رہے ہیں تو پھر سے پل میں پہلے ہی کی طرح سنجیدہ ہوا تھا

صارم، راکب، حبہ اور انیتا سوچ رہے تھے نجانے کتنے عرصے بعد وجدان یوں ہنسا تھا

آپ ہنستے ہوئے بہت پیارے لگتے ہیں" معصومہ نے وجدان سے کہا اسے " لگا تھا اب وجدان کا غصہ ختم ہو چکا ہے اس لیے ہی ہنسا ہے

تم دونوں جلدی سے صفائی ی کرو" وجدان نے معصومہ کی بات کو اگنور " کرتے کہا تو معصومہ کو صفائی ی کا سنتے پھر سے آنکھیں بھر آی تھی

”ٹھیک ہے میں کر دیتا ہوں معصومہ تم رہنے دو“ راکب جلدی مان اس لیے گیا انکار کرتا تو کہیں وجدان اور کچھ ہی نا کہہ دیتا

”کیوں وہ کیوں نہیں کرے تم بھی کرو جلدی کرو صرف تین منٹ ہیں تم دونوں کے پاس جلدی کرو ورنہ میں پورا گھر تم دونوں سے صاف کرواو گا“ وجدان نے سخت لہجے میں کہا

”پر مجھے صفائی ی نہیں کرنی آتی“ معصومہ نے نم آواز میں کہا تو وجدان کو اسکی نم آواز سن کر اچھا تو نہیں لگا لیکن پھر اپنے دل کی آواز کو پسِ پشت ڈالا تھا

حبہ، صارم اور انیتا خاموش ہی کھڑے تھے پتہ تھا ورنہ ان تینوں سے بھی لڑ پڑ نا تھا وجدان کو گندگی سے سب سے زیادہ نفرت تھی وہ سب برداشت کر سکتا تھا لیکن گندگی نہیں

جلدی کرو ہو جائے گی'' وجدان نے کہا تو را کب جلدی سے نیچے سے اٹھانے لگا معصومہ نے بھی ایک ریپر اٹھایا اور دوبارہ کھڑی ہوی کہ سائیڈ پے پڑا شو پیس معصومہ کا بازو لگنے سے زمین بوس ہوا تھا

معصومہ نے ڈر کے وجدان کو دیکھا تھا آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آ گئے تھے اسے لگا ابھی وجدان اسے ڈانٹے گا باقی سب بھی اب وجدان کو دیکھ رہے تھے

'' س سچی میں نے جان بوجھ کر نہیں گرایا''

معصومہ نے روتے ہوئے کہا تو وجدان گہرا سانس لے کر رہ گیا

"اس سے اچھا میں اس لڑکی سے نا ہی صفائی کرواتا" وجدان نے دل میں سوچا

"اچھا رہنے دو میں کروا لیتا ہوں" وجدان نے اب کی بار معصومہ کے آنسو دیکھتے نرمی سے کہا وجدان کے کہنے پے راکب نے بھی شکر کا سانس ابھی لیتا بیٹھنے ہی لگا تھا کہ وجدان نے اسے مخاطب کیا

"راکب یہ سارے ریپر تم اٹھاو سمجھے تمھیں نے نہیں کہا کہ رہنے دو صرف معصومہ سے کہا ہے" وجدان کی بات پے صارم اور راکب کو تو اچھا خاصہ جھٹکا لگا تھا مطلب یہ عنائیت صرف معصومہ کے لیے تھی راکب منہ بناتا

اٹھانے لگا تو وجدان نے ملازم سے ٹوٹا ہوا شو پیس اٹھانے کا کہتا پھر سے معصومہ کیطرف متوجہ ہوا جو اب حبہ کے ساتھ لگے کھڑی تھی

اور تم معصومہ کیا اب یہ کارٹون بنے رہنے کا کی ارادہ ہے جاو منہ ہاتھ دھو کر آو" وجدان نے کہا تو معصومہ جلدی سے اوپر بھاگی کہ وجدان کی پکار پے روکی

آج کے بعد اگر میں نے تمھیں بھاگتے ہوے سیڑھیاں چڑتے یا اترتے دیکھا تو مجھ سے بھلای کی امید نا رکھنا" وجدان نے سخت لہجے میں کہا تو معصومہ نے رونی صورت بنا کے وجدان کو دیکھا اور سر ہلایا اور آرام سے اوپر کو بڑھی تو وجدان بھی اسکے پیچھے اپنے کمرے میں چل دیا

جاو حبہ معصومہ کہیں رو نا رہی ہو" صارم نے حبہ سے کہا تو حبہ سر ہلاتی اوپر "
بڑھی تو اسکے پیچھے انیتا بھی

صارم نے راکب کو دیکھا جواب نیچے سے اٹھاے ہوے سب ریپر ملازم کو
دے رہا تھا

شکر ہے جلاد سے جلدی بچ گیا" راکب نے صوفے پے ریلیکس ہو کر "
بیٹھتے ہوے کہا

یار معصومہ تو بچی ہے لیکن تو کیوں اسکے ساتھ بچہ بن گیا تھا تجھے پتہ بھی ہے "
وجدان کو سخت ناپسند ہے گندگی" صارم نے کہا

مجھے کیا پتہ تھا یار وہ جلادا اتنی جلدی آجائے گا ورنہ میں خود تو کرتا ہی نا اور ”
معصومہ کو بھی نا کرنے دیتا“ راکب نے کہا تو صارم نے اسے گھورتے نفی
میں سر ہلایا

یار کبھی سدھر بھی جایا کر“ صارم نے کہا تو راکب مسکرا دیا”

میں تو ہمیشہ ہی ایسا رہنے والا ہوں“ راکب نے کہا تو صارم ہنس دیا تو راکب”
بھی ہنس دیا

♥♥♥♥

حبہ اور انیتا کمرے میں آئی تو معصومہ کو دیکھا جو بیڈ پے بیٹھی رونے میں
مصروف تھی دونوں اسکے دائیں اور بائیں جانب جا بیٹھی

”آپی آج آپ کے بھای نے پھر مجھے اتنا ڈانٹا اور کام بھی کروایا مجھے نہیں رہنا مجھے واپس جانا ہے“ معصومہ نے روتے ہوے کہا

”میری جان دیکھو تمھارا اور راکب کا بھی تو قصور ہے نا ہم یہاں مہمان ہیں تو کیا ہمارے گھر آکر کوی گندگی پھلاے تو ہمیں اچھا لگے گا نہیں نا“ حبہ نے کہا تو معصومہ نے نفی میں سر ہلایا

”ہاں تو پھر بھای کیسے نا کچھ کہتے انہیں گندگی سے بہت نفرت ہے ابھی تک تم نے دیکھا کہ کوی گندگی وجدان بھای کے گھر پھیلی ہو“ حبہ نے کہا

”نہیں آپی لیکن انہوں نے مجھ سے کام بھی کروایا ہے“ معصومہ نے کہا

تو تم سے اکیلی سے تو نہیں کروایا نا راکب سے بھی کروایا تھا اور دیکھو جب ''
تم سے وہ شوپیس ٹوٹا تو انہوں نے کچھ نہیں کہا کیونکہ وہ جانتے تھے وہ تم سے
غلطی سے ٹوٹ گیا تھا لیکن جو تم دونوں نے جان بوجھ کر کیا تھا صرف اس
پے ہی ڈانٹا ہے'' حبہ نے سمجھایا

ہاں یہ تو اب میں اسے نہیں کروگی'' معصومہ نے کچھ دیر سوچتے اپنی غلطی ''
تسلیم کرتے کہا تو حبہ اور انیتا نے شکر کا سانس لیا

چلو اب منہ ہاتھ دھو کر آو وجدان بھای ٹھیک کہہ رہے تھے کہ کارٹون ''
بنے رہنے کا ارادہ ہے'' انیتا نے معصومہ سے کہا تو معصومہ کھڑی ہو گی کہ انیتا
پھر بولی

لیکن اس سے پہلے ایک پک تو لینے دو" انیتا نے کہا تو معصومہ منہ بنا گی تو" دونوں ہنس دی اور انیتا نے ایک پک لے لی تو معصومہ فریش ہونے چل دی

پاگل کتنی چھوٹی سی بات پے رونے لگتی ہے" حبہ نے کہا"

ہاں اور مان بھی جلدی جاتی ہے" انیتا نے کہا تو حبہ مسکراتی سر ہلا گی کچھ دیر" بعد معصومہ بھی فریش ہوتی ان سے باتیں کرنے لگی تھی

♥♥♥♥

وجدان نے کمرے میں آتے سب سے پہلے اپنی کیچپ سے بھری شرٹ اتاری تھی اور فریش ہونے چل دیا تھا فریش ہوتے باہر آیا اور آکر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا سوچیں صرف معصومہ پے تھی

کیوں اسکا رونا مجھ سے دیکھا نہیں جاتا کیوں میں اسکے سامنے نرم پڑ جاتا ہوں"
کیوں وہ میرے حواسوں پے چھانے لگی ہے ہاں اب میں جتنا ہو سکا اس سے
دور رہوں گا ورنہ یہ پاگل لڑکی مجھے پاگل کر کے چھوڑے کی"
وجدان خود سے ہی سب سوچ رہا تھا اب وہ خود کی کہی بات پے کتنا سچا ہو یہ تو
وقت نے بتانا تھا

ابھی وجدان یہ سب سوچ ہی رہا تھا کہ موبائل رنگ ہوا جہاں کیف کی کال
آرہی تھی تو اٹھاتے سننے لگا

کیا ہو رہا ہے یار" کیف نے سلام دعا کے بعد کہا"

کچھ نہیں یار ابھی آفس سے آیا تھا اب ریسٹ کر رہا ہوں" وجدان نے کہا تو"
کیف او کے کہتا اس سے باتیں کرنے لگا

صارم نے حبہ کے کمرے میں جاتے دیکھا تو حبہ عشا کی نماز ادا کر رہی تھی صارم اسے مسکرا کے دیکھتا جا کر بیڈ پے ٹیک لگا کے بیٹھتا حبہ کو دیکھنے لگا

کچھ دیر بعد حبہ نماز پڑھتی دعا مانگتی جاے نماز رکھتی صارم کے پاس آی تو صارم نے ہاتھ بڑھاتے اسے اپنے اوپر گرایا تو حبہ کی دھڑکنیں تیز ہوی چہرے پے شرم و حیا کے رنگ چھاے صارم نے اسکی کمر کے گرد اپنا بازو بندھا

کیا دعا مانگ رہی تھی" صارم نے حبہ کے گلابی چہرے کو گہری نظروں" سے دیکھتے پوچھا

کچھ نہیں بلکہ اللہ پاک کا شکر ادا کر رہی تھی جس نے سب کچھ دیا اور اب ''
آپ جیسا اتنا پیار کرنے والا شوہر دیا'' حبہ نے پیار بھرے لہجے میں کہا تو
صارم کو اپنے دل میں سکون سا محسوس ہوا حبہ کے سر پے ہاتھ رکھتے خود پے
جھکاتے حبہ کے ماتھے کو اپنے ہونٹوں سے چھوا تو حبہ پلکیں بند کر گی

صارم نے پیچھے ہوتے اسکے چہرے پے چھائے رنگوں کو دیکھتے دھیرے سے
مسکرایا اور اسے یونہی لیتے بیڈ پے لیٹاتے خود اس پے جھکا تو حبہ کی بڑھتی
دھڑکنیں اور تیز ہوی تھی

میں اللہ پاک کا جتنا شکر ادا کرو کم ہے جیسے میں نے چاہا وہ مجھے ہمیشہ کے لیے ''
مل گی'' صارم نے کہتے حبہ کے گالوں کو چھوا تو لال ہوئے تھے صارم نے
پیچھے ہوتے حبہ کے بند پلکوں کو دیکھتے انہیں چھوا حبہ کے ناک کو پے ہونٹ

رکھتے حبہ کے ہونٹوں پے جھکا کچھ پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تھے حبہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ صارم کے کندھے کو تھاما

کچھ پلوں بعد صارم نے پیچھے ہوتے حبہ کے چہرے پے شرم وحیا سے چھائے رنگ دیکھتا مسکرادیا اور اسے اپنے حصار میں لے کر لیٹتا اسکا سر اپنے سینے پے رکھا تو حبہ کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکراہٹ آگی

کافی دیر وہ باتیں کرتے رہے جب حبہ سو گی تو صارم اسکا سر تکیے پے رکھتا ماتھے کو نرمی سے چھوتے کمرے سے باہر نکلا تھا

♥♥♥♥

رات کا تیسرا پہر جنگل میں ہر طرف خوف ناک سا سناٹا چھایا ہوا تھا اور بوس اور اسکے دو ساتھی علی اور بی آر اسکے ساتھ آے تھے انہیں معلوم ہوا تھا کہ ڈیول یہاں آیا ہے اس جنگل میں ڈیول کا ایک چھوٹا سا گھر اور نیچے تہہ خانہ بنا یا ہوا تھا

بوس کے ہاتھ میں خن*جر موجود تھا وہ ایسی سے ما*رتا اور علی اور بی آر کے ہاتھوں میں گ*ن تھی وہ آرام آرام سے قدم آگے بڑھا رہے تھے تا کہ ڈیول کے آدمیوں کو شک نا ہو

وہ اس گھر کے قریب بڑھے تو ایک شخص نے دیکھا اور ساتھ ان پے حملہ کیا ڈیول کے آدمی نے ایک گو*لی چلای تو بوس جلدی سے سائیڈ پے ہوا تھا گو*لی بوس کے کندھے کو چھو گی تھی لیکن بوس نے پھرتی سے اس شخص کے ہاتھ میں خن*جر دے مارا اور وہ اپنا ہاتھ لے کر نیچے بیٹھتا گیا

ان تینوں کو اندازہ ہو چکا تھا اس شخص کے علاوہ وہاں کوی نہیں ہے ورنہ کوی اور بھی آتا وہاں وہ تینوں اسکے سر پے جا کھڑے ہوے

بوس نے نیچے جھکتے اسکے سر کے بالوں سے پکڑتے کھڑا کیا تھا سپاٹ آنکھوں میں خو*ن اترا تھا

بول ڈیول کہاں ہے‘‘ بوس نے ڈیول کے آدمی سے اپنی گھمبیر آواز میں کہا’’
تو وہ شخص ڈر گیا تھا اسے اپنی موت سامنے دیکھای دے رہی تھی

مج مجھے نہیں پتہ‘‘ ڈیول کے آدمی نے کہا’’

اچھا ڈیول کا آدمی ہو کر نہیں پتہ "بوس نے غصے سے کہتے ساتھ خن* جر"
اسکے گال پے ما* را تھا وہ شخص تکلیف سے چلا اٹھا تھا علی اور بی آر نے بوس کو
دیکھا جو کچھ ان سے زیادہ بے رحم تھا

"چھ چھوڑو مجھے کچھ نہیں پتہ ڈیول کہاں ہے" وہ شخص پھر سے کہنے لگا

"اگر تجھے نہیں پتہ تو، تو ہمارے کیسی کام کا نہیں ہے" بوس نے کہتے ایک
خن* جر اسکے بازو پے ما* را اور اسے چھوڑتے بی آر کو اشارہ کیا

بی آر اس کے قریب آیا اور اس شخص کے سر میں ایک گو* لی چلای اور وہ
وہی اپنی آخری سانسیں لیتا ختم ہوا تھا

ان جیسے گھٹ* یا انسانوں کی ضرورت بھی نہیں ہے ‘‘علی نے کہا تو بی آر ’’
سر ہلا گیا بوس خاموشی سے آگے بڑھتا گیا تینوں گاڑی میں بیٹھتے اپنے ڈارک
روم میں آے جہاں ڈی کے پہلے سے ہی بیٹھا ہوا تھا

کیا ہوا پتہ چلا کچھ ڈیول کے بارے میں ‘‘ڈی کے نے پوچھا ’’

نہیں اس کے آدمی اتنی جلدی بتانے والوں میں نے نہیں ہیں ‘‘علی نے کہا ’’
تو ڈی کے سر ہلا گیا اور بوس کو دیکھا جس کا بازو خو*ن سے بھرا تھا

کیا ہوا ‘‘ڈی کے نے بوس سے پوچھا ’’

اس شخص نے گو*لی چلادی تھی تو وہ لگ گی ‘‘بی آر نے کہا ’’

زیادہ تو نہیں لگی دیکھاو مجھے ''ڈی کے نے بوس سے کہتی اسکی طرف متوجہ ''
ہوا

نہیں گو*لی بس چھو کر گزر گی ہے ''بوس نے کہا''

اچھا دیکھاو تو سہی ''ڈی کے نے کہا تو بوس نے اپنی شرٹ اتاری تو ڈی کے ''
زخم پے مرہم لگانے لگا

پھر کافی دیر بیٹھے اپنے آگے کے پلین بناتے رہے

♥♥♥♥

صارم صبح صبح ہی حبہ کو ساتھ لیتا کچھ دیر کے لیے چھت پے چلا گیا تھا

وجدان بھی آج گھر ہی تھا اور معصومہ ابھی سو رہی تھی

راکب فریش ہوتا کمرے سے نکلا تھا کہ انیتا بھی نیچے آگی اور سامنے راکب کو دیکھتی خاموشی سے آکر لاونج میں بیٹھ گی راکب بھی اسکے سامنے والے صوفے پے بیٹھتا انیتا کو دیکھنے لگا دو منٹ یونہی خاموشی رہی تو آخر کار راکب اس خاموشی سے تنگ آتا خود ہی بول پڑا

"آج چڑیل چپ کر کے کیسے بیٹھی ہے" راکب نے انیتا کی طرف دیکھتے طنزیہ کہا تو انیتا نے گھور کے راکب کو دیکھا

"لگتا ہے جن کو عزت راس نہیں آرہی"

انیتا نے بھی طنزیہ کہا

"ہمہ شکر ہے چڑیل بول پڑی ورنہ مجھے لگا کہ شاید چڑیلوں کی سردارنی زبان کہیں ادھار دے آئی ہو" راکب نے ہنستے ہوئے کہا تو انیتا نے گھور کے دیکھا

"اچھا چھوڑو جاؤ میرے لیے ایک پانی کا گلاس لادو" راکب نے انیتا کو دیکھتے ہوئے کہا

"کیوں میں آپ کی ملازم نہیں ہوں جو آپ کو پانی لا کر دوں، ہاں لادیتی اگر آپ مجھے صبح صبح چڑیل نا کہتے تو" انیتا نے راکب کو دیکھتے کہا

"ہاں ویسے اسوقت حولیہ تو تمھارا ملازموں والا ہی ہے" راکب نے انیتا کو دیکھتے کہا جو اسوقت کل والے ڈریس میں ہی تھی

اچھا میں تو اس وقت ملازم لگ رہی ہوں نا لیکن آپ تو جیتنا مرضی تیار ”
ہو جائے لگتے وہی باہر کوڑا اٹھانے والے ہی ہیں“ انیتا تو خود کو ملازم کہنے پے
جل بن ہی گی تھی ایسی لے راکب کو بھی کہنے لگی

سیدھا سیدھا کہو نا کہ جلتی ہو مجھ سے ورنہ لاکھوں لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پے ”
“راکب نے شوخ بنتے کہا تو انیتا ہنس دی جس پے راکب نے گھور کے اسے
دیکھا

لگتا ہے ساری اندھی ہو گی جو آپ پے مرتی ہے“ انیتا نے ہنستے ہوے کہا ”

اندھی وہ نہیں تم ہو“ راکب نے انیتا کو گھوری سے نوازتے ہوے کہا اس ”
سے پہلے انیتا کچھ کہتی کہ وجدان کی آواز پے دونوں نے مڑ کے دیکھا

”کیا تم دونوں صبح صبح لڑنے لگے ہو“ وجدان نے آتے ساتھ ان دونوں کو لڑتے دیکھ کر کہا تو دونوں نے اسکی طرف دیکھا

”بھای یہ لڑ رہیں ہیں میں نے تو کچھ کہا بھی نہیں“ انیتا نے جلدی سے وجدان سے شکایت لگای تو وجدان نے نفی میں سر ہلاتے راکب کو دیکھا

”راکب کبھی تو باز آجایا کرو“ وجدان نے راکب کو دیکھتے کہا تو راکب نے منہ بگاڑتے انیتا کو دیکھا جواب خوش ہو رہی تھی

”اچھا یہ صارم اور حبہ کہا ہے لے کر آو انہیں اور اپنی اس کزن کو بھی اٹھا کر لاو ضرور سو رہی ہو گی پھر ہم ناشتہ کریں“ وجدان نے کہا

اوکے بھای میں لے کر آتی ہوں" انیتا کہتی اوپر کو بڑھ گی اور حبہ کو میسج "
کرتے وجدان کا پیغام دیا

انیتا کے جانے کے بعد وجدان نے سر صوفے کی پشت پے ٹکا گیا اور آنکھیں
موند لی تو راکب نے اسکی طرف دیکھا

یار تم ٹھیک ہو" راکب نے وجدان سے پوچھا تو وجدان نے آنکھیں "
کھولتے راکب کی طرف دیکھا

ہاں ٹھیک ہوں میں" وجدان نے کہا"

پر مجھے لگ تو نہیں رہا" راکب نے وجدان کو دیکھتے کہا جو ٹھیک نہیں لگ رہا"
تھا

یار بس زرا سا بخار لگ رہا ہے‘‘ وجدان نے کہا’’

یار تو میڈیسن لے یا کیف کو کال کرو وہ آ کر دیکھ جاۓ‘‘ راکب نے کہا’’

ہاں لے لوں گا تم میرے لیے فکر نا کرو کچھ نہیں ہو گا مجھے پہلے ہم ناشتہ ’’
کر لیں‘‘ وجدان نے کہا تو راکب سر ہلاتا خاموش ہو گیا

♥♥♥♥

کچھ دیر بعد سب ناشتہ کرتے لاونج میں ہی بیٹھ گے تو صارم نے وجدان کی
طرف دیکھا تو اسے بھی اسکی طعبیت ٹھیک نہیں لگی تھی

یار کیا ہوا وجدان‘‘ صارم نے پوچھا’’

بخار ہے اسے ''وجدان کے بولنے سے پہلے ہی راکب بول پڑا ''

کیا آپ کو بخار ہے آپ کو میڈیسن لینی چاہیے اور آپ کو کتنا بخار ہے ''کیسی ''اور کے کچھ کہنے سے پہلے ہی معصومہ کی فکر مند سی آواز گونجی اور اٹھ کر جلدی سے وجدان کے پاس آئی اور کیسی کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر وجدان کے ماتھے پہ ہاتھ رکھتی بخار چیک کرنے لگی

اس معصوم کو نہیں پتہ تھا کہ اسکا فکر بھرا انداز جو سب کے لیے تھا لیکن اسوقت وجدان کے دل میں کیسا شور پیدا کر رہا تھا اور اوپر سے وجدان کو اسکے ہاتھ کا نرم لمس کس احساس سے دوچار کر رہا تھا باقی حبہ، صارم، انیتا اور راکب سانس روکے اسے دیکھ رہے تھے کہ ابھی وہ معصومہ سے لڑ پڑے گا لیکن نہیں اس دفعہ بھی اسنے کچھ نہیں کہا تھا

"آپ کو تو بہت زیادہ بخار ہے آپ جلدی سے میڈیسن کھاے ورنہ زیادہ
بھی تو ہو سکتا ہے نا" معصومہ نے فکر سے کہتے ساتھ اپنا ہاتھ پیچھے کیا تو
وجدان نے خود کو نارمل کیا تھا

"میں لے لوں گا میڈیسن تمھیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں" وجدان نے
کہا تو معصومہ منہ بنا کے وجدان کو دیکھا

"کیوں نہیں کرنی چاہیے اگر کوی ہمارا اپنا بیمار ہو جاے تو دوسرے کو چاہے
کہ اسکا خیال کرے تو اسلے میں بھی آپ کا کروں گی نا"
معصومہ نے کہا تو وجدان نے لب بھینچ کر اسے دیکھا باقی وہ چاروں تو بس
انتظار ہی کر رہے تھے کب وجدان معصومہ کو ڈانٹے گا لیکن وجدان نے کچھ
بھی نہیں کہا تھا سب نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا

”اچھا ٹھیک ہے تم بیٹھو جا کر میرے سر پے نا کھڑی ہو“ وجدان نے معصومہ کو اپنے پاس ہی کھڑے دیکھ کر کہا

”میں تو زمین پے کھڑی ہوں آپ کے سر پے تو نہیں“ معصومہ نے حیران ہوتے کہا تو وجدان نے اپنا سر پکڑا راکب، انیتا، حبہ اور صارم نے اپنی ہنسی روکی تھی

”اچھا ٹھیک ہے تم بیٹھو جا کر“ وجدان نے ہار ماننے والے انداز میں کہا تو معصومہ سر ہلاتی سامنے صوفے پے بیٹھ گی

ابھی معصومہ بیٹھی ہی تھی کہ راکب کو صدف بیگم کی کال آ گی تو اسنے موبائل اسپیکر پے لگا دیا کہ سب سن سکے صدف بیگم کا بھی سپیکر پے تھا

فیصل صاحب، ثاقب صاحب، جاوید صاحب اور کلثوم بیگم بھی سن رہیں تھی
حال احوال کے بعد معصومہ کا پوچھا تو راکب نے موبائل معصومہ کو تھما دیا

بیٹا ٹھیک ہو تم اور مزا آرہا، کوی پریشانی تو نہیں" صدف بیگم نے ایک ہی "
سانس میں تمام سوال کر دیے

جی ممانی جان میں ٹھیک ہوں آپ سب کیسے ہیں اور مزا تو آرہا ہے لیکن "
" وجدان بھای نے کل مجھے ڈانٹا تھا اور صفائی ی بھی کروای تھی
معصومہ نے وجدان کی شکایت لگای جہاں باقی سب کا معصومہ کی شکایت پے
وہ بھی وجدان کے سامنے لگانے پے منہ کھولا تھا

وہی وجدان نے اس لڑکی کی ہمت کو دل ہی دل میں داد دی تھی اور بھای کہنے
پے اچھی خاصی چڑ ہوی تھی

معصومہ نے تو شکایت اس لیے لگای تھی کہ صدف بیگم وجدان کو ڈانٹے گی ادھر دوسری طرف صدف بیگم کے ساتھ سب مسکرادیے

بیٹا آپ نے کوی شرارت کی تھی‘‘صدف بیگم نے پوچھا تو معصومہ نے زرا’’ سی نظریں اٹھاتے وجدان کو دیکھا جو سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا معصومہ جلدی سے نظریں دوسری طرف کر گی

جی ممانی جان میں نے ریپر پھینک دیا تھا‘‘معصومہ نے اپنی غلطی تسلم کی تو’’ صدف بیگم مسکرادی

بیٹا اب آپ ایسا نا کرنا ٹھیک ہے‘‘صدف بیگم نے نرمی سے سمجھایا’’

”جی ٹھیک ہے ممانی جان اور باقی سب سے بھی بات کراوے نا
میری“ معصومہ نے مسکرا کے کہا تو وجدان کے علاوہ سب مسکرا دے

کچھ دیر سب سے بات کرلی تو صدف بیگم بھی سب کو اپنا اور خاص کر
معصومہ کا خیال رکھنے کی ہدایت دیتی کال رکھ گی

”میری شکایت لگا کر تمھیں کیا لگا تھا کہ خالہ جان مجھے ڈانٹیں گی“ وجدان
نے معصومہ کو گھورتے ہوے کہا تو معصومہ چہرہ جھکا گی

”وہ تو ممانی جان پوچھ رہی تھی اسلیے بتادیا“ معصومہ نے بہانا گڑھا تو وجدان
نفی میں سر ہلا گیا اور باقی سب مسکرا دیے

کچھ دیر بعد کیف بھی آگیا تھا اور آ کر وجدان کا بخار چیک کرتے میڈیسن دی

"اب کھالو اور ایک شام کو کھالینا" کیف نے میڈیسن وجدان کو دیتے ہوے کہا وہ لے کر آیا تھا

"اوکے" وجدان کہتا ابھی پانی مانگتا کہ معصومہ جلدی سے پانی اسکے پاس لے آئی وجدان نے نظریں اٹھا کر معصومہ کو دیکھا

"اب لے لیجے نا پانی اور جلدی سے میڈیسن کھا لیجے" معصومہ نے وجدان سے کہا جو پکڑ ہی نہیں رہا تھا

میں لے لوں گا تم جاو" وجدان نے سختی سے کہا جس پے معصومہ کی
آنکھوں میں پانی آگیا تو وجدان کے دل کو کچھ ہوا تھا جب جو اٹھ کر معصومہ
کے پاس آنے لگی تھی کہ وجدان کی آواز پے بیٹھ گی

اچھا دو مجھے" وجدان نے معصومہ سے کہا تو معصومہ مسکراتے پانی وجدان"
کو تھاما گی آنکھوں سے نمی کو جلدی سے صاف کیا کیف نے بھی حیرت سے
وجدان کو دیکھا تھا وہ سب کو شاک پے شاک دے رہا تھا

میڈیسن کھاتے وجدان نے سب کو اپنی طرف تکتا پا کر گھورا تھا

تم سب ایسے کیا مجھے دیکھ رہے ہو کیا پہلے دیکھا نہیں" وجدان نے سب"
سے کہا تو معصومہ جو وجدان کے پاس ہی دوسرے صوفے پے انیتا کے ساتھ

بیٹھی تھی سب کو دیکھا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا سب وجدان کو کیوں ایسے دیکھ رہے ہیں

یار ہم کب دیکھ رہے ہیں" صارم نے جلدی سے نارمل ہوتے لاپرواہی" سے کندھے اچکاتے کہا

ہاں میں تو ویسے ہی دیکھ رہا تھا یار" راکب نے بھی بے تکی چھوڑی تھی" وجدان نے کیف کو دیکھا جو اسے گھور رہا تھا

تو کیوں گھور رہا ہے" وجدان نے کیف سے کہا"

کچھ نہیں بعد میں بات کریں گے خیر تو جا کر ریسٹ کر ابھی اور میں کچھ دیر صارم اور راکب کے پاس بیٹھوں گا" کیف نے کہا تو وجدان سر ہلاتا اوپر کو بڑھ گیا تو معصومہ،

حبہ اور انیتا بھی حبہ کے کمرے میں چل دی اور جا کر باتیں کرنے لگی

اور کیف، راکب اور صارم لاونج میں ہی بیٹھ گے اور وجدان بھی کچھ دیر ریسٹ کرنے کی غرض سے کمرے میں لیٹ گیا

"یار مماجان کہہ رہی تھی کیسی دن تم سب ہمارے گھر آو، میں کہنا بھول گیا" کیف نے صارم اور راکب سے کہا

"ہاں ٹھیک ہے ہم ضرور آئیں گے" صارم نے مسکرا کے کہا

یار کوئی چائے ہی پلا دے" راکب نے کہا تو کیف اور صارم مسکرا دیے

"جا کر کہہ دے کچن میں کوئی نا کوئی تو ہو گا اور ہمارے لیے بھی لے آنا" صارم نے کہا

"اچھا میں کہتا ہوں" راکب کہتا کچن کی طرف بڑھا ملازم کو چائے کا کہتا ان کے پاس آ بیٹھا اور ملازم بھی کچھ دیر بعد چائے لے آیا کافی دیر وہ تینوں بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے

❤❤❤❤

عامر صاحب آج پھر گھر آئے تھے کہ انہیں لاونج میں ہی شہناز بیگم بیٹھی مل چکی تھی

کیسی ہو‘‘ عامر صاحب نے آتے ساتھ ان کے پاس ہی بیٹھتے کہا تھا’’

میں توٹھیک ہوں آج اتنے دونوں بعد آے تم اور کال کیوں نہیں اٹھای’’
میری‘‘ شہناز بیگم نے کہا

بتایا تو تھا کام سے جارہا ہوں تو بیزی تھا اس لیے کال نہیں اٹھای گی اور کوی’’
چاے ہی پلادو بہت تھکا ہوا ہوں‘‘ عامر صاحب نے کہا تو شہناز بیگم نے
فرزانہ خاتون کو آواز دے کر چاے لانے کا اور ساتھ کچھ کھانے کو لانے کا کہا

کچھ دیر بعد وہ لاتی ٹیبل پے رکھنی لگی

یہ معصومہ کہاں ہے‘‘ عامر صاحب نے پوچھا’’

وہ ابھی آئی نہیں ہے اپنے ماموں کی طرف ہی ہے" شہناز بیگم نے کہا"

کیوں ابھی تک کیوں نہیں آئی واپس بلاوا تنے دن ہو گے ہیں اسے وہاں"
گے ہوے" عامر صاحب نے کہا شہناز بیگم نے اسے دیکھا

کیا ہے تمہیں رہنے دو اسے وہاں ہمیں کیا اور فرزانہ جلدی رکھو اور جاو"
یہاں سے" شہناز بیگم عامر صاحب کو کہتی ساتھ فرزانہ خاتون کو کہنے لگی تو وہ
سر ہلاتی چاے وغیرہ رکھتی چلے گیں

میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا" عامر صاحب نے کہتے چاے پینے لگے تو شہناز"
بیگم بھی خاموشی سے چاے پینے لگی

🖤🖤🖤🖤

شام کا وقت تھا ہر سو ڈوبتے سورج کی کرنیں ہر طرف پھیلی خوبصورت سا منظر پیش کر رہی تھی

راکب اور وجدان لاونج میں بیٹھے تھے اور انیتا اپنے کمرے میں ہی تھی اور معصومہ ابھی ابھی کمرے سے باہر آتی نیچے لاونج میں آئی

"راکب بھای حبہ آپی اور صارم بھای کہاں ہیں"
معصومہ جو انیتا کو اسکے روم میں دیکھ آئی تھی لیکن حبہ اسے اپنے کمرے میں نہیں ملی تھی ایسی لیے پوچھ رہی تھی

وجدان نے ایک نظر معصومہ کو دیکھا جو سیمپل سے مہرون شرٹ ٹراوزر میں ساتھ سٹولر لیے ہوے، ڈارک براون بال پشت پے کھولے چھوڑے ہوے، ڈارک براون آنکھوں میں کاجل ڈالا ہوا اور بغیر لپ سٹک کے

باریک ہونٹ وہ اس سادھا سے ہو لیے میں بھی وجدان کا دل دھڑکنے کا سبب بن رہی تھی

گڑیا شاید اوپر ٹیرس پے گے ہو گے "راکب نے کہا"

اوو اچھا اور وجدان بھای آپ کا بخار کم ہوا یا نہیں "معصومہ کو وجدان کا بخار " یاد آیا تو پوچھنے لگی وجدان پھر سے بھای کہنے پے لب بھینچ گیا ایک تو معصومہ کا بار بار اسکی فکر کرنا، اسکا خود کا چھونا وجدان کے دل کے احساسات بدل رہا تھا اور اوپر سے اسکا بھای کہنا بھی اسے اتنا ہی غصہ دلا رہا

راکب کا سارا دھیان وجدان اور معصومہ کیطرف ہی تھا

ہاں ٹھیک ہوں" وجدان نے بس اتنا ہی کہا جانتا تھا اگر کہتا کہ میری فکر "
کرنے کی ضرورت نہیں یا کچھ اور کہتا تو معصومہ نے پھر سے شروع ہو جانا تھا
اس لیے بس اتنا ہی کہا

"اوواو کے دیکھے کا کل تک اتر جائے گا"
معصومہ نے کہا تو وجدان گہرا سانس لے کر رہ گیا

یہ لڑکی سچ میں پاگل ہے ساتھ مجھے بھی کرے گی" وجدان نے دل میں "
کڑتے ہوئے سوچا اور محض سر ہاں میں ہلایا تو معصومہ مسکرا دی

بھائی میں صارم بھائی اور حبہ آپی کے پاس جا رہی ہوں" معصومہ کہتی بنا "
راکب کی بات سنے اوپر بھاگی وہ جو اسے منا کرنا چاہتا تھا خاموش ہو گیا

❤❤❤❤

صارم اور حبہ اسوقت ٹیرس پے تھے دونوں ہاتھ میں ہاتھ تھامے ٹیرس پے واک کرر ہے تھے ساتھ ساتھ باتیں بھی

"صارم مجھے لگتا ہے ہمیں اب واپس چلے جانا چاہیے اتنے دن ہو گے یہاں آے ہوے وجدان بھای کیا کہیں گے اور معصومہ اسکے کالج سے اتنی چھٹیاں ٹھیک نہیں ہیں" حبہ نے کہا

"ہاں یار چلے جاے گے ویسے یہاں مجھے تو بہت اچھا لگ رہا ہے دیکھو ہم آرام سے کتنا وقت ساتھ گزار لیتے ہیں" صارم نے کہا تو حبہ مسکرا دی

وقت تو ہم گھر بھی گزار سکتے ہیں نا" حبہ نے کہا تو صارم مسکرا دیا اور حبہ کو" دیوار کے ساتھ لگاتے اسکے دائیں اور بائیں جانب ہاتھ رکھے تو حبہ نے ایک نظر صارم کو دیکھتے اسکی بولتی نظروں سے شرماتے نظریں جھکا گی

میں نے سوچ لیا ہے" صارم نے حبہ کو دیکھتے کہا تو حبہ نے نظریں اٹھاتے" سوالیہ اسے دیکھا

کیا سوچ لیا ہے" حبہ نے پوچھا"

یہی کے میں جاتے ہی رخصتی کی بات کروں گا اب تو ایک پل بھی تمھارے" بغیر رہنا مشکل ہے" صارم نے کہا تو حبہ کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکراہٹ آی تو صارم بھی مسکرا دیا

تمھاری اس خاموشی کو میں ہاں سمجھو پھر" صارم نے مسکراتے انچ دیتے"
لہجے میں کہا تو حبہ شرماتی اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا گی

صارم نے مسکراتے حبہ کے ہاتھ پیچھے کرتے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور مسکراتے ہوے حبہ کی حیا سے جھکی پلکیں اور چہرے پے چھاے رنگ دیکھتے جھکتے اپنے ہونٹ حبہ کے ماتھے پے رکھے

معصومہ جو ٹیرس پے آی تھی کہ صارم کو حبہ کو ماتھے پے بوسہ دیتا دیکھ کر حیرت سے دیکھا اور خاموشی سے نیچے آتی لاونج میں صوفے پے اداس چہرہ لے کر بیٹھ گی وجدان اور راکب نے حیرت سے معصومہ کو دیکھا ابھی تو ٹھیک چہک رہی تھی اور یوں اداس آکر بیٹھ گی تھی

کیا ہوا“ راکب نے پوچھا انیتا بھی ابھی لاونج مس آ رہی تھی کہ سیڑھیوں ”
پے ہی کھڑی ہو گی اور حیرت سے دیکھا

اور صارم اور حبہ بھی ایسی وقت لاونج میں آگے اور حیران ہوتے معصومہ کو
دیکھا لیکن اسکی بات نے ان دونوں کو ہی شرمندہ کیا تھا

آپی آپ تو کہتیں ہیں لڑکا اور لڑکی کسِ نہیں کرتے بری بات ہوتی ہے تو ”
صارم بھای آپ کو ماتھے پے کسِ کر رہے تھے “معصومہ نے حیرت سے
سوال کیا

حبہ تو اسکے یوں سوال کرنے پے ہی وجدان اور راکب کے سامنے شرمندہ
سی ہو گی اور جلدی سے اوپر اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی انیتا نے شکر کیا

اسے کیسی نے کھڑا دیکھا نہیں وہ بھی جلدی سے اوپر بڑھی تو معصومہ بھی حبہ کے جواب نا دینے پے چہرہ لٹکاتی بیٹھ گی

صارم خود شرمندہ سا ہو گیا تھا ابھی وہ وہاں سے جاتا کہ راکب کا قہقہ سنتا پلٹ کے خون خوار نظروں سے اسے دیکھا تھا وجدان کے ہونٹ بھی زرا سے مسکرا اٹھے تھے

معصومہ نے حیرت سے راکب کو دیکھا اور منہ بناتی اوپر کو چلی گی ایک تو حبہ نے اسے جواب نہیں دیا تھا اور اب راکب ہنس رہا تھا

سچ میں یہ لڑکی بہت معصوم ہے بلکل اپنے نام کی طرح" وجدان کے دل" سے کہیں آواز آی تھی جیسے دوسرے پل اس نے خاموش کروایا تھا

''کمینے خاموش ہو جا ورنہ تیرا منہ توڑ دو گا''

صارم نے راکب کو غصے سے کہا

ہاہاہاہاہاہا یار کس کرنا بری بات ہوتی ہے تجھے نہیں پتہ ''راکب نے قہقہ لگاتے ہوے کہا

یہ تو مجھے بھی آج پتہ چلا ہے'' وجدان نے بھی ہنس کے کہا تو صارم نے اسے بھی گھورا

تو بھی شروع ہو گیا اور راکب تیرا تو میں منہ توڑ دوں گا'' صارم کہتا راکب کو ایک مکا منہ پے مارتا وہاں سے باہر نکلا

یار یاد رکھی یہ بات'' راکب نے پیچھے سے ہنستے ہوے صارم کو آواز لگاتے''
کہا تو صارم اسے گالی سے نوازتا باہر کو بڑھ گیا

راکب نے وجدان کو دیکھا تو وجدان بھی ہنس دیا

سچ میں معصومہ بہت معصوم ہے'' وجدان نے کہا''

ہاں یار'' راکب نے زرا سا مسکرا کے کہا تو وجدان مسکرا دیا''
🖤🖤🖤🖤

آپی کیا ہوا آپ نے میری بات کا جواب کیوں نہیں دیا'' معصومہ حبہ کے''
کمرے میں آتی حبہ سے کہنے لگی حبہ سامنے ہی بیڈ پے بیٹھی تھی انیتا بھی
صوفے پے بیٹھی کب سے ہنس رہی تھی

"انیتا کی بچی ہنسا بند کرو ورنہ تمھاری خیر نہیں" حبہ نے سرخ چہرے کے ساتھ انیتا سے کہتے ساتھ پاس پڑا تکیا اٹھا کر انیتا کو مارا تو انیتا کیچ کرتی قہقہ لگا گی

"بھابھی جی اب میں ہنس بھی نہیں سکتی"
انیتا نے شرارت بھرے لہجے میں کہا معصومہ تو دونوں کو یوں ایک دوسرے سے لگا دیکھ کر منہ بسورتے بیٹھ گی

"راکب بھای سہی کہتے ہے کہ تم چڑیل ہی ہو" حبہ نے انیتا کو سرخ چہرے کے ساتھ گھورتے کہا تو انیتا نے مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی

"اوکے اب نہیں ہنستی" انیتا نے مسکراتے کہا تو حبہ گھوری سے نوازتی معصومہ کی طرف متوجہ ہوی جو دونوں کو دیکھ رہی تھی

”آپ ہنس کیوں رہے ہیں راکب بھائی بھی ہنس رہے تھے اور اب انیتا آپی بھی اور حبہ آپی آپ نے بتایا کیوں نہیں آپ نے خود ہی تو بتایا تھا لڑکا اور لڑکی کِس کریں تو یہ بری بات ہوتی ہے تو صارم بھائی آپ کو کیوں کر رہے تھے“ معصومہ نے کہا تو انیتا پھر ہنس دی حبہ نے گھور کر انیتا کو دیکھا تو انیتا نے جلدی سے اپنے ہونٹوں پے انگلی رکھتے خاموش ہونے کا اشارہ کیا

”گڑیا صارم کے ساتھ میرا نکاح ہوا ہے نا“ حبہ چاہتی تھی معصومہ کو سمجھائے کچھ

”جی آپی اور اب آپ دونوں کی شادی بھی تو ہونے والی ہے“ معصومہ نے مسکرا کے کہا تو حبہ سر ہلا گی

ہاں گڑیا اور شوہر اپنی بیوی کو کس کر سکتا ہے یہ بری بات نہیں ہوتی ''
سمجھی ''حبہ نے کہا تو معصومہ حیرت سے دیکھا انیتا مسکرا دی

اور کیا بیوی بھی کر سکتی ہے ''معصومہ نے کہا تو انیتا پھر ہنس دی حبہ کے ''
دیکھنے پے جلدی سے اپنی ہنسی روکی

ہاں ''حبہ نے بس اتنا ہی کہا تو معصومہ نے پریشان اور حیران ہوتے دیکھا ''

اووو آپی مجھے تو پتہ نہیں تھا اب راکب بھای، صارم بھای اور وجدان بھای ''
میرے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے اور اب میں سب کے سامنے کیسے
جاو گی وہ کیا کہیں گے ''معصومہ نے پریشانی اور شرمندگی سے کہا

کچھ نہیں کہیں گے پاگل یہی کہ تم بہت معصوم ہو''انیتا نے مسکرا کے کہا''
اور اس کے پاس بیٹھتی اسے اپنے ساتھ لگا گی

آپی سوری مجھے پتہ نہیں تھا اور میں صارم بھای سے بھی سوری کر لوں''
گی''معصومہ نے کہا اسے اچھا نہیں لگا تھا

کوی بات نہیں اور صارم سے بھی سوری کرنے کی ضرورت نہیں''حبہ''
نے مسکراتے کہا تو معصومہ بھی مسکرادی اور انیتا بھی

اچھا بھ ئی میں تو کچھ کھانے جا رہی ہوں تم کھاو گی معصومہ اور بھابھی جی''
آپ بھی بتا دیجے''انیتا نے معصومہ سے پوچھتے حبہ سے بھی مسکراتے کہا

جی آپی میں تو کھاو گی''معصومہ نے کہا''

نہیں تم دونوں جاو‘‘ حبہ نے کہا’’

اوکے چلو معصومہ‘‘انیتا نے حبہ سے کہتے معصومہ سے کہا تو معصومہ انیتا’’
کے ساتھ باہر کو بڑھی

❤❤❤❤

یہ تو اس شخص کا روز کا معمول تھا ہسپتال اس نازک وجود کے پاس آنا

آج بھی اسکے پاس کافی دیر سے اس کا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا جیسے یہ بھی شاید معلوم نہیں تھا کوی اسے جان سے چاہنے والا روز اسکے پاس آتا ہے روز اسے اٹھنے کا کہتا ہے

ابھی وہ شخص بیٹھا تھا کہ ایک ڈاکٹر اندر آیا تھا اور اسے بیٹھا دیکھ کر اسکے قریب جا رو کا

"کیا کوی فرق پڑ رہا ہے کیا اس میں کوی بہتری آ رہی ہے" اس شخص نے ایک نظر اپنے پاس کھڑے ڈاکٹر کو دیکھتے دوبارہ نظریں اس نازک وجود کی جانب کی تھی

"ہاں کچھ پہلے سے بہتری آی ہے لیکن ابھی وقت لگے گا انشاءاللہ ہمیں پوری امید ہے ٹھیک ہو جاے گیں" ڈاکٹر نے پوری امید سے کہا

"انشاءاللہ اور اسے ٹھیک ہونا ہی ہو گا" اس شخص نے کہا تو ڈاکٹر سر ہلاتا اس نازک وجود کو چیک کرنے لگا تھا اور وہ شخص کتنے دیر بیٹھتا وہاں سے گیا تھا

اسوقت صبح کے آٹھ بج رہے تھے سب فریش ہوتے لاونج میں ہی آ گے
آج وجدان نے ایکسر سائز نہیں کی تھی وہ بھی فریش ہوتا لاونج میں ہی آگیا

کیسے ہو اب'' صارم نے وجدان سے پوچھا''

ہاں ٹھیک ہوں یار زرا سا بخار ہی تھا تم سب اتنا پریشان کیوں ہو رہے ''
ہو'' وجدان نے کہا وہ کل سے ان کو اپنی فکر کرتا دیکھ کر تنگ آگیا تھا

تجھے خود تو فکر نہیں لیکن ہمیں تو ہے نا'' راکب نے بھی سنجیدگی سے کہا تو''
وجدان گہرا سانس لے گیا

اچھا انیتا جاؤ معصومہ کو اٹھا کر لاؤ کوک بنا رہا ہے ناشتہ تو ہم کریں" وجدان نے انیتا سے کہا اور راکب اور صارم نے اچھے سے غور کیا تھا کہ آج اس نے لڑکی نہیں کہا بلکہ معصومہ کا نام لیا تھا

جی بھای ابھی لاتی ہوں" انیتا کہتی اوپر کو بڑھ گی کچھ دیر بعد معصومہ بھی انیتا کے ساتھ آگی انیتا صوفے پے بیٹھی تو معصومہ بھی ایک صوفے پے بیٹھتی صوفے کی سائیڈ پے ہاتھ رکھتی اپنا سر رکھ گی

صارم، حبہ، انیتا اور راکب مسکرا دے وجدان نے اسے یوں دیکھتے نفی میں سر ہلایا اتنے میں کوک بھی ناشتہ تیار ہونے کا بتا کر چلا گیا تو حبہ نے معصومہ کو مخاطب کیا

معصومہ اٹھو ناشتہ کر لو" حبہ نے کہا تو معصومہ سیدھی ہو کر بیٹھ گی"

اووہ میں نے آپ سے پوچھا ہی نہیں اب آپ ٹھیک ہے بخار اتر گیا"

"معصومہ نے وجدان سے پوچھا آواز میں ابھی بھی نیند شامل تھی

"ہاں ٹھیک ہوں اور چلو سب ناشتہ کرے"

وجدان نے آرام سے جواب دیا تو صارم اور راکب نے ایک دوسرے کو دیکھا حبہ اور انیتا نے بھی یہ نوٹ کیا تھا جب صارم نے پوچھا تو وجدان نے کیسے غصہ کیا اور اب معصومہ کے پوچھنے پے کتنے آرام سے جواب دیا تھا

سب ناشتہ کرنے لگے کچھ دیر بعد سب نے ناشتہ ختم کیا تو حبہ اور انیتا اٹھ کر لاونج میں چلی گی اور معصومہ بھی تو راکب کو معصومہ کی کل کی کہی بات یاد آئی اور بے اختیار مسکرا دیا

تو کیوں ہنس رہا ہے'' صارم نے اسے یوں بلا وجہ مسکراتا دیکھ کر پوچھا''

بری بات ہوتی ہے'' راکب نے ہنس کے کہا تو صارم پچھتایا تھا کہ اس نے'' کیوں پوچھا اور گھور کر راکب کو دیکھا وجدان بھی زرا سا مسکرا دیا

کمی* نے اب بس کر دے'' صارم نے راکب کو گھورتے کہا تو راکب ہنس'' دیا تو صارم اسے گھورتا نفی میں سر ہلا گیا

اچھا میں آفس جا رہا ہوں'' وجدان کہتا اٹھ کھڑا ہوا''

اوکے'' صارم نے کہا تو وجدان باہر کو بڑھا کے گارڈن میں اسے معصومہ'' دیکھای دی جو پھول دیکھ رہی تھی اور ساتھ ہاتھوں سے نرمی سے چھو رہی

تھی تاکہ ٹوٹ نا جائے ہونٹوں پے نرم سی مسکراہٹ تھی کچھ ڈارک بالوں کو کیچر میں کیا تھا باقی پشت پے کھولے تھے

وجدان کتنے ہی پل کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر بے اختیار قدم معصومہ کی جانب اٹھائے اور بلکل اسکے قریب جا کھڑا ہوا لیکن معصومہ تو اپنے دھیان پھولوں کی طرف متوجہ تھی کچھ پل یونہی سرکے تو معصومہ نے اپنا رخ وجدان کی طرف موڑا اور سامنے وجدان کو کھڑا دیکھ کر ایکدم اپنی جگہ سے اچھلی تھی

''اوو آپ مجھے تو آپ نے ڈرا ہی دیا تھا''

معصومہ نے دل پے ہاتھ رکھتے کہا وجدان کو اسکی یہ ادا دل کو اچھی لگی ہونٹوں پے مدھم سی مسکراہٹ بیھکری جو پل میں غائب بھی ہو گی تھی

ڈری کیوں میں نے تو کچھ کہا نہیں'' وجدان نے معصومہ کو دیکھتے کہا''

جی آپ نے کچھ کہا نہیں لیکن مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ یہاں کھڑے ہیں''
''اس لیے ایکدم آپ کو دیکھ کر میں ڈر گی تھی
معصومہ نے کہا تو وجدان سر ہلا گیا

اور یہاں کیا کر رہی تھی'' وجدان نے پوچھا وجدان کا دل نا جانے کیوں''
کر رہا تھا کہ وہ اس سے باتیں کرتی جائے ایسی لیے خود ہی بس یونہی سوال پے سوال کر رہا تھا

میں ویسے ہی آ گی دل کر رہا تھا اور یہ پھول دیکھ رہی تھی'' معصومہ نے کہا''

اچھا تمھیں پھول پسند ہے'' وجدان نے پوچھا تو معصومہ نے سر ہلایا اور''
اسے بچوں کی طرح سر ہلاتے دیکھ وجدان کے ہونٹوں پے مسکراہٹ آ گی

"جی بہت پسند ہیں میں آپ کو بتانا بھول گی تھی اس دن "معصومہ نے بتایا
ساتھ اسے یاد آیا تھا کہ اس دن کار میں وجدان کو یہ بات تو بتای ہی نہیں تھی
کہ اسے پھول بھی پسند ہیں

"اچھا "وجدان نے ایک لفظی جواب دیا اور معصومہ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ
رہی تھی شاید یہ کہ کچھ کہے گا

"اگر تمھیں پسند ہیں پھول تو توڑ لیا کرو پر زیادہ نہیں "وجدان نے نا جانے
کیوں اسے توڑنے کہا باہر آتے راکب اور صارم کو لگا انہوں نے غلط سن لیا ہو
کیونکہ وہ کیسی کو پھول نہیں توڑنے دیتا تھا

نہیں میں نہیں توڑوں گی کیونکہ انہیں بھی تو درد ہوتا ہو گا نا توڑنے سے تو" مجھے اچھا نہیں لگتا پھر اور بس میں پھول دیکھتی ہو اس لیے توڑتی نہیں"، معصومہ نے کہا اسے سچ میں پھول توڑنے سے تکلیف ہوتی تھی

اچھا ٹھیک ہے" وجدان نے کہا اسے اتنا تو پہلے ہی پتہ چل چکا تھا کہ وہ" معصوم ہے سب کا خیال رکھتی ہے اور اب معصومہ کے الفاظ سن کر اچھے سے پتہ چل چکا تھا کہ وہ دل کی بھی کتنی نرم ہے ابھی وجدان کچھ کہتا کہ وجدان کے سیکٹری قاسم کی کال آگی تو وجدان معصومہ سے نظر ہٹاتا کال کی طرف متوجہ ہوا

ہاں بولو قاسم" وجدان نے قاسم کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا"

سر آج آپ کی میٹنگ ہے اور آپ لیٹ ہو رہے ہیں" قاسم نے کہا آج قاسم خود حیران تھا کہ ان کا سر آج تک لیٹ نہیں ہوا تھا آج کیسے ہو گیا

اووشٹ آتا ہوں میں" وجدان نے کال رکھی اور قدم اپنی گاڑی کیطرف بڑھائے تو راکب اور صارم جلدی سے پیچھے ہوتے لاونج میں چلے گے وجدان کو معصومہ کے ساتھ باتیں کرتے یاد بھول گیا تھا کہ آج اسکی میٹنگ تھی

وجدان چلا گیا تو معصومہ بھی لاونج میں آگی اور سب کو وہاں بیٹھا دیکھ کر وہ بھی ان کے پاس جا بیٹھی

"صارم بھای آج ہم کہیں نہیں جا رہے کیا"
معصومہ نے پوچھا

نہیں گڑیا آج ہم گھر ہی رہے گے کل چلیں گے کیف کے گھر ‘‘صارم نے ’’ کہا

اوواو کے ‘‘معصومہ نے کہا صارم اور راکب اٹھ کر چلے گے تو وہ تینوں ’’ باتیں کرنے لگی ساتھ معصومہ ایل سی ڈی لگا کے بیٹھ گی

♥♥♥♥

اسوقت لاونج میں فیصل صاحب، صدف بیگم، کلثوم بیگم، جاوید صاحب اور ثاقب صاحب، شگفتہ بیگم بیٹھے ہوے تھے جب فیصل صاحب نے بات شروع کی

بھائی آج ہم آپ سے کچھ مانگا چاہتے ہیں امید ہے آپ منا نہیں کریں گے" "،فیصل صاحب نے کہا

"کیا فیصل اگر میرے بس میں ہوا تو ضرور"
ثاقب نے نرم لہجے میں کہا

"ہم انیتا بیٹی کو راکب کے لیے لینا چاہتے ہیں ہماری یہ خواہش انیتا کے پیدا ہونے کے دن سے ہے بس ہم چاہتے تھے بچے بڑھے ہو جاے تو ہی یہ بات کریں"،فیصل صاحب نے کہا

"جی بھائی جان بھابھی جان آپ کے سامنے ہے راکب آپ جانتے ہیں اسے ہماری ہمیشہ سے خواہش ہے کہ انیتا ہی ہماری اپنی بچی ہماری بہو بنے"،صدف بیگم نے کہا

بلکل صدف راکب ہمارا اپنا بچہ ہے ہم اسے جانتے ہیں ‘‘شگفتہ بیگم نے کہا ’’

بھای جان ہم جانتے ہیں ہمارا بیٹا نکما ہے لیکن آپ یہ بھی جانتے ہیں وہ انیتا ’’ کو کبھی کوی دکھ نہیں دے گا ‘‘فیصل صاحب نے کہا تو ثاقب صاحب مسکرا دے

میری بیٹی کا ہاتھ بھی مانگ رہے ہو اور یہ بھی کہہ رہے ہو کہ نکما ہے ’’ ‘‘ثاقب صاحب کے کہنے پے سب مسکرا دے ثاقب صاحب نے شگفتہ بیگم کو دیکھا تو انہوں نے سر ہاں میں ہلا تو ثاقب صاحب بولے

"ہمیں منظور ہے ہمارے لیے اس سے بڑھ کر کیا ہوا گا ہماری بیٹی ہماری آنکھوں کے سامنے رہے گی اور ویسے بھی کہیں نا کہیں میری بھی خواہش تھی کہ انیتا اور راکب کا رشتہ ہو جائے" ثاقب صاحب نے کہا تو فیصل صاحب اور صدف بیگم خوش ہو گے

"چلو اب رشتہ تو پکا ہو گیا ہے اب بچے آجائے تو ان کی مرضی بھی پتہ کرلیں" جاوید صاحب نے کہا

"ہاں بلکل"، فیصل صاحب نے کہا اور سب باتوں میں مصروف ہو گے سب خوش تھے اپنے بچوں کے لیے اور جن کا رشتہ ہو چکا تھا وہ لڑنے میں مصروف تھے

💖💖💖💖💖

کیف جو ابھی اپنے کیبن میں آکر بیٹھا تھا کرسی پے بیٹھتا اپنا سر پشت پے رکھتا آنکھیں موند گیا آنکھوں کے سامنے پھر سے امبر کا چہرہ لہرایا ایک یاد ذہین میں آئی تھی جب وہ امبر کے گھر گیا تھا اور۔۔۔۔۔

کیف جو امبر کے گھر آیا تھا اور امبر کے بھائی کے ساتھ ان کے گارڈن میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا کہ اندر سے امبر کی چیخ آئی تھی

کیف اور امبر کا بھائی اندر بھاگے تھے جہاں وہ لاونج میں کھڑی رو رہی تھی

دونوں جلدی سے اس کی طرف گئے تھے امبر کے والدین بھی وہاں امبر کی چیخ سنتے آگئے تھے

کیا ہوا امبر" امبر کے بھای نے فکر مندی سے امبر کے پاس آتے پوچھا جو ہاتھ تھامے کھڑی تھی

"بھای میں گرنے لگی تھی تو ہاتھ نیچے آگیا اور اب مجھے لگتا ہے میرے ہاتھ ہی ہڈی ٹوٹ گی ہے بہت درد ہو رہا جلدی سے ڈاکٹر کے پاس لے کر چلیں" امبر نے آنسو بہاتے کہا کیف جو اسے دیکھ رہا تھا امبر کی بات سنتے حیرت سے اسے دیکھا بھلا انسان کی کوی ہڈی ٹوٹے تو وہ اتنے آرام سے کیسے بات کر سکتا ہے اور یہ تو امبر تھی جو چھوٹی سی چوٹ پے بھی پورا گھر سر پے اٹھا لیتی تھی

"کیف بیٹا چیک کروا امبر کو" امبر کے والد نے کہا امبر کے والدین بھی بے حد پریشان ہوے تھے

امبر گڑیا بیٹھو یہاں"امبر کے بھائی نے اسے کہتے ساتھ صوفے پہ بیٹھایا"

بھائی کیسی ڈاکٹر کے پاس لے کر چلیں نا سچی بہت درد ہو رہا ہے"امبر نے آنسو بہاتے کہا کیف کو امبر کے آنسو زرا اچھے نہیں لگ رہے تھے اور فکر مند بھی ہو رہا تھا

گڑیا کیف کر دے گا چیک یہ بھی تو ڈاکٹر ہے"امبر کے بھائی نے کہا تو امبر نے روتے ہوے منہ بسورا

بھیا کیف بھائی آپ کو کہاں سے ڈاکٹر لگتے ہیں ابھی تو ایک سال رہتا ہے انکا اور کیا پتہ یہ سہی سے چیک کرتے بھی ہیں یا نہیں"امبر نے منہ بناتے کہا تو امبر کے بھائی نے گھورا کیف بھی حیران ہوا تھا

یہ لڑکی مجھے اب ڈاکٹر بھی نہیں سمجھتی“ کیف نے دل میں سوچا”

امبر کیف دیکھ لے گا کیف چیک کرو“ امبر کے بھای نے کہا تو کیف سر ہلاتا”
امبر کا ہاتھ تھامتا چیک کرنے لگا کہ امبر چیخی

“آہہہ بھای آرام سے کریں مجھے درد ہو رہا ہے”
امبر نے چیختے کہا

سوری“ کیف نے کہا کیف کو بے فکر ہوی دل میں خود کو کوسا کہ اس نے”
امبر کو درد دے دیا ہے

کیف تم ٹھیک سے چیک کرو یہ تو ڈرامہ کوئی ین ہے“ امبر کے بھای نے کہا”
تو امبر کے والدین بھی مسکرا دیے اور امبر نے منہ بنایا تو کیف بھی مسکرا دیا

ہلکی سی موچ آگی ہے میں ٹیوب بتاتا ہوں اسکی مالش سے ٹھیک ہو جاے گا" اور اگر درد کا انجکشن لگ جاے تو درد کم ہو جاے گا میں ابھی لے آتا ہوں" کیف نے کہا

نہیں کیف بھای میں نے انجکشن نہیں لگنا پلیز مجھے کوی درد کی میڈیسن بتا" دیجے میں وہ کھالوں گی" امبر نے کہا تو کیف نے سر ہلایا

ٹھیک ہے وہ کھالینا اور کل بھی میں چیک کر جاوں گا" کیف نے کہا تو امبر" نے سر ہلایا

کیف یادوں سے باہر نکلتا گہرا سانس لے کر رہ گیا اور اٹھ کر قدم ہسپتال سے باہر بڑھاے تھے

انیتا جو گارڈن کیطرف جا رہی تھی کہ سیڑھی سے پاؤں سلپ ہوا اور راکب جو ابھی گھر آیا تھا اور گاڑی سے اندر کیطرف ہی بڑھ رہا تھا سامنے انیتا پے ہی نظر تھی

کہ ایکدم انیتا گرنے لگی راکب نے دو قدم کا فاصلہ ایک قدم میں طے کرتے انیتا کی کمر میں ہاتھ رکھے دوسرا کندھے سے تھامتے اسے گرنے بچایا انیتا نے بھی خود گرنے سے بچنے کے لیے راکب کو قدم سے تھاما اور گرنے سے بچ جانے پے شکر کا سانس لیا ساتھ نظریں راکب کی نظروں سے ملی راکب جو اسے ہی دیکھ رہا تھا نظروں کے تصادم پے بے ساختہ دل دھڑکا

انیتا کو بھی راکب کو اپنے اتنے قریب دیکھتے اور راکب کے ہاتھ کو اپنی کمر اور کندھے پے محسوس کرتے دل کی دھڑکن تیز ہوی چہرہ شرمندگی سے لال انگارا ہوا تھا کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا جلدی سے پیچھے ہونا چاہا تو راکب نے بھی اسے آرام سے کھڑا کرتے پیچھے ہوا دھیمی سی مسکان ہونٹوں پے آن ٹھری

نظریں انیتا پے ہی تھی جو گھبرای سی سرخ چہرہ جھکاے کھڑی تھی

ٹھیک ہو تم "راکب نے انیتا سے پوچھا"

جی ٹھیک ہوں "انیتا کہتی اندر کو بھاگی"

افففف کیا ہو گا تیرا راکب" راکب نے مسکراتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے خود سے سرگوشی نما کہا اور اندر کو بڑھا ہونٹوں پے مسکان ابھی بھی تھی

انیتا اندر جاتی لاونج میں بیٹھتی خود کو نارمل کرنے لگی معصومہ جو وہی بیٹھی کارٹون دیکھنے میں مصروف تھی اسکا سرخ چہرہ دیکھتے پریشان ہوتی اسکے پاس آئی

" آپی کیا ہوا" معصومہ نے پریشان ہوتے کہا تو انیتا نے گہرہ سانس لیتے خود کو نارمل کیا اور اسکی طرف دیکھا

''کچھ نہیں گڑیا وہ پانی دینا'' انیتا نے معصومہ سے کہا تو معصومہ جگ میں سے پانی ڈالتی اسے تھما گی ابھی وہ پانی پی رہی تھی کہ راکب بھی وہی آ گیا اور انیتا کو دیکھا

''آپی کیا ہوا تھا'' معصومہ نے پھر سے پوچھا ابھی انیتا کچھ کہتی راکب بول پڑا

''گڑیا لگتا ہے اپنا چہرہ آئی ینے میں دیکھ کر ڈر گی ہو گی'' راکب نے جان بوجھ کر کہا تو انیتا نے گھور کر دیکھا پہلی والی ساری شرمندگی تھی پل میں کہیں غائب ہوی تھی

''ہاں معصومہ ابھی ایک ڈریگو دیکھ کر آی ہوں'' انیتا نے بھی راکب کو دیکھتے طنزیہ کہا تو راکب نے گھورا

جلتی رہو میری خوبصورتی سے چڑیل ''راکب نے گھور کر دیکھتے کہا''

''میں کیوں جلوں گی وہ بھی ایک جن سے''

انیتا نے طنزیہ ہنستے کہا اس سے پہلے راکب کچھ کہتا معصومہ جو کب سے دونوں کو لڑتا دیکھ رہی تھی آخر کار بول پڑی

اووہووو آپ دونوں کیوں لڑ رہیں پلیز لڑیے تو مت ''معصومہ نے صوفے پہ بیٹھتے کہا تو دونوں نے اسے کہا

''میں تو نہیں لڑا رہا''

''میں تو نہیں لڑ رہی''

دونوں نے ایک ساتھ کہا تو معصومہ نے دونوں کو دیکھتے نفی میں سر ہلا ای

آپ دونوں ہی لڑ رہے تھے ‘‘معصومہ نے منہ بنا کے کہا تو دونوں مسکرا ’’
دیے

اچھا بھای آئی سکریم کھانی ہے مجھے پلیز لا دیں ‘‘معصومہ نے راکب سے کہا ’’

گڑیا دیکھو شام ہو گی ہے اور موسم بھی ٹھنڈا ہے تو اب اگر تم نے کھای تو تم ’’
بیمار ہو جاو گی تو اب نہیں کل لا دوں گا ‘‘راکب نے کہا تو معصومہ نے منہ بنا کر
دیکھا

‘‘مجھے نہیں پتہ بھای مجھے ابھی کھانی ہے ’’
معصومہ نے کہا

معصومہ جن سہی کہہ رہے ہیں اب نہیں کھانی''انیتا نے بھی کہا تو راکب ''
نے اسکے جن کہنے پے اسے دیکھا

شکر ہے چڑیل نے بھی کیسی بات پے میرا ساتھ دیا''راکب نے کہا تو انیتا ''
نے ایک نظریں دیکھتے معصومہ کو دیکھا

پلیز نا''معصومہ نے کہا ابھی راکب یا انیتا کچھ کہتے کہ صارم اور حبہ بھی ''
آ گے

کیا ہوا گڑیا''صارم نے آتے ساتھ کہا''

بھای میں نے راکب بھای سے کہا تھا کہ مجھے آئی سکریم کھانی ہے لیکن یہ ''
''لا کر نہیں دے رہے اور انیتا آپی بھی کہہ رہی ہیں نہیں کھانی

معصومہ نے بتایا

گڑیا وہ دونوں ٹھیک کہہ رہے ہیں کل کھا لینا اب شام ہے موسم ٹھنڈا ہے"
اور پتہ ہے نا پھر ٹھنڈا کھانے سے تمھاری طبیعت خراب ہو جاتی ہے" صارم
نے کہا تو معصومہ نے مایوس ہوتے دیکھا

مجھے نہیں کرنی آپ سب سے بات" معصومہ سب سے ناراض ہوتی باہر"
گارڈن کو بڑھ گی تو سب اسکے یوں ناراض ہونے پے مسکرا دے جانتے تھے
دو منٹ بعد خود ہی واپس آجاے گی

معصومہ اچھا آو کچھ اور کھالو" حبہ نے کہا"

نہیں مجھے نہیں کھانا کچھ اور"معصومہ ناراضگی سے کہتی باہر نکل گی اور

گارڈن میں آتی بیٹھ گی

کافی دیر وہاں بیٹھی رہی کہ ایکدم ایک خیال ذہین میں آیا

"اگر کوی نہیں لا کر دے سکتا تو میں خود لے آتی ہوں لیکن کیسے ،ہاں دیکھ تو سکتی ہوں ناہو سکتا ہے مجھے قریب آئی سکریم پارلر مل جاے اور میں آئی سکریم لے آو"معصومہ خود کی سوچ پے خوش ہوتی قدم گیٹ کی جانب بڑھاے وہاں دو گارڈ کچھ فاصلے پے کھڑے اپنی باتوں میں مصروف تھے

معصومہ نے قدم گیٹ سے باہر نکالے ایک پل کے لیے ڈر لگا لیکن پھر یہ سوچ کر کہ اسے آئی سکریم کھانی ہے اور دوسرا وہ بہادر ہے باہر نکلی تھی

🖤🖤🖤🖤🖤

انیتا جاؤ معصومہ کو لے کر آؤ شام ہو رہی ہے باہر ٹھنڈی ہوائی یں بھی چل "
رہی ہیں کہیں اسے ٹھنڈ نا لگ جاے" حبہ نے کہا

ابھی لاتی ہوں" انیتا کہتی باہر کو بڑھ گی "

یار یہ وجدان نے کب تک آنا ہے" راکب نے پوچھا"

میں نے ابھی کال کی تھی کہ رہا تھا کہ شام تک آ جاؤ گا" صارم نے کہا تو"
راکب نے سر ہلایا
کہ انیتا بھی جلدی سے اندر آی

بھای معصومہ باہر نہیں ہے‘‘انیتا نے پریشان ہوتے کہا تو صارم،حبہ اور’’ راکب پریشانی سے کھڑے ہوے

کیا تم نے ٹھیک سے دیکھا‘‘ صارم نے کہا’’

جی بھای پیچھے تک دیکھ آی ہوں کہیں نہیں ہے‘‘انیتا نے پریشانی سے کہا’’

کیا کہاں گی‘‘راکب نے بھی پریشانی سے کہا چاروں ہی پریشان کھڑے’’ تھے

معصومہ گھر سے باہر نکلی تو اسے آس پاس گھر ہی دیکھای دے رہے تھے اور اسے یوں اکیلے اب ڈر بھی لگ رہا تھا اندھیرہ پھیل رہا تھا وہ وجدان کے گھر سے کچھ فاصلے پے ہی تھی

ہاے آئی سکریم تو ہے نہیں کہیں بھی اب میں واپس چلی جاتی ہوں"
"معصومہ نے خود سے کہا اور وہیں کھڑی سوچنے لگی
💖💖💖💖

وجدان لاونج میں داخل ہوا تو راکب اور صارم بھی پریشان کھڑے دیکھای دیے اور انیتا اور حبہ پریشان بیٹھی

صارم اور راکب گارڈ سے پوچھ آے تھے انہوں نے یہی کہا تھا کہ ہم نے معصومہ کو باہر جاتے نہیں دیکھا

کیا ہوا پریشان لگ رہے ہو سب‘‘ وجدان نے سب کے پاس جاتے پوچھا تو’’
سب وجدان کیطرف دیکھنے آے راکب نے صارم کیطرف دیکھا تو اس نے
زرا سا نفی میں اشارہ کیا وہ چاہتا تھا کہ وجدان کو بتانے سے پہلے ہی معصومہ مل
جاے

کچھ نہیں‘‘ راکب نے کہا تو وجدان نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا’’

یہ معصومہ کہاں ہے‘‘ وجدان نے کھڑے کھڑے ہی سوال کیا تو راکب’’
اور صارم نے ایک دوسرے کیطرف پریشانی سے دیکھا

وہ یہی ہے کمرے میں‘‘ راکب نے کہا’’

اچھا" وجدان نے کہا تو راکب نے سر ہلایا وجدان خاموشی سے باہر کو بڑھا"
تو چاروں نے وجدان کو حیرت سے باہر جاتے دیکھا

اور کچھ پل بعد واپس آیا تو ساتھ معصومہ کو بھی ساتھ لاونج میں لایا جہاں
سب نے شکر کیا وہاں ہی روتی ہوی معصومہ کو دیکھتے اور وجدان کا اب غصے
سے بھرا چہرہ دیکھتے سب کا سانس روکا تھا

"ایسی کی وجہ سے پریشان کھڑے تھے نا"
وجدان نے چاروں کو غصیلی نظروں سے دیکھتے کہا معصومہ ابھی بھی رو رہی
تھی

وجدان کو معصومہ سڑک پے ملی تھی جب وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چند منٹ پہلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وجدان آفس سے گھر واپس آرہا تھا ابھی وہ گھر کے قریب ہی تھا کہ اسے لگا کہ معصومہ ہو لیکن اپنی نظر کا وہم سمجھ کر جھٹکنا چاہا لیکن نظر پھر سے اس لڑکی پے گی تھی اور اگلے ہی پل ایک جھٹکے سے گاڑی روکی تھی کیونکہ وہ معصومہ ہی تھی

وجدان کو ایکدم غصہ آیا گاڑی کا ڈور کھولتے باہر نکلا تھا قدم سڑک کنارے کھڑی معصومہ کیطرف بڑھائے تھے

اور معصومہ جو دوسری طرف دیکھ رہی تھی اسے بازو سے تھامتے جھٹکے سے رخ اپنی طرف کیا تھا

معصومہ اس افادیت پے بری طرح ڈری تھی ایک چیخ منہ سے نکلی تھی

آہہہ ""معصومہ ڈر کے مارے چیخی اور سامنے کھڑے غصے سے سرخ چہرہ"
لیے وجدان کو دیکھتے اسکی سہی جان نکلی تھی

یہاں کیا کر رہی ہو اور وہ بھی اکیلی بولو ہمت کیسے ہوی گھر سے نکلنے کی"""
وجدان غصے سے بولا نہیں دھاڑا تھا اسے بے حد غصہ آرہا تھا کہ وہ اکیلی گھر
سے نکلی تھی

معصومہ ڈر کے ایکدم اچھلی تھی وجدان کا غصہ دیکھتے آنکھوں میں آنسو آگے
تھے معصومہ کا بازو ابھی بھی وجدان نے سختی سے تھاما ہوا تھا

چ چھوڑے درد ہو رہا ہے" معصومہ نے روتے ہوئے کہا اسکے بازو میں"
وجدان کے سختی سے پکڑنے پے درد ہونے لگا تھا وہ کہاں نازک سی لڑکی اور
وجدان ایک مضبوط شخص

"میری بات کا جواب دو یہاں کیا کر رہی تھی"
وجدان نے پھر سے غصے میں معصومہ کی بات نظرِانداز کرتے کہا

آ آئی سکریم لینے" معصومہ نے روتے ہوئے کہا اور وجدان کا دل کیا ایک"
تھپڑ اس پاگل لڑکی کو دے مارے

"گھر چلو تمھیں تو گھر چل کے بتاتا ہوں"
وجدان نے کہتے ساتھ معصومہ کو اپنے ساتھ کھینچتے گاڑی کیطرف بڑھا
معصومہ ساتھ کھنچتی چلی گی گاڑی میں بیٹھاتے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پے

بیٹھتے ڈرائی یو کی اور گھر کیطرف بڑھا ایک منٹ کا راستہ تیس سیکنڈ میں طے کرتے گھر پہنچا اور گاڑی پورچ میں روکتے معصومہ کیطرف متوجہ ہوا جو اب بھی رو رہی

"خبر دار جو گاڑی سے باہر نکلی سمجھی آکر لے جاوں گا اور میرے آنے تک تم نے گاڑی سے قدم بھی باہر نکالا تو مجھ سے برا کوی نہیں ہو گا سمجھی" وجدان نے سخت لہجے میں کہا تو معصومہ وجدان سے ڈرتے سر ہلا گی

تو وجدان گاڑی سے اتارا اور سب کو پریشان دیکھ کر پوچھا اور جو را کب، صارم نے سچ نہیں بتایا تو وجدان کو غصہ تو بہت آیا لیکن خاموش رہا تھا

اور اب وجدان معصومہ کو گاڑی سے نکلتا لایا تو اب چاروں ہی سانس روکے اسے دیکھ رہے تھے

”کیا ہوا اب بولتے کیوں نہیں اس بیوقوف کی وجہ سے پریشان تھے نا“ وجدان نے غصے سے کہا

”یار ہم بات کرتے ہیں نا معصومہ کو چھوڑ دے دیکھ وہ رو رہی ہے“ صارم نے نرم لہجے میں کہا تو وجدان نے چھوڑ دیا معصومہ بھاگتے ہوئے حبہ کے پاس چلی گی تو اس نے اپنے ساتھ لگایا

”پاگل ہے یہ جو باہر چلی گی تھی بنا کیسی کو بتائے“ وجدان نے غصے سے کہتے معصومہ کے سامنے آیا تھا

”یار بچی ہے وہ“ صارم نے وجدان کو ٹھنڈا کرنا چاہا

”بچی کہاں سے بچی لگتی ہے تم سب کی وجہ سے یہ بچی بنی ہوی ہے ورنہ اس عمر کی لڑکیوں کی شادی بھی ہو جاتی ہے“ وجدان نے غصے سے کہا اور ساتھ غصیلی نظروں سے معصومہ کو دیکھا جو اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کر رہی تھی وجدان کے دیکھنے پے معصومہ سہمی تھی لیکن اب دل کو سکون بھی تھا کہ سب ہیں اسے بچالے گے وجدان سے

”یار چھوڑ اب سہی سلامت ہے نا“ صارم نے کہا ارا کب تو خاموش ہی کھڑا تھا انیتا بھی معصومہ کے ساتھ ہی بیٹھی تھی

”تم سب اس کا خیال نہیں رکھ سکتے کیا اگر نہیں رکھ سکتے تھے تو اسے لے کر ہی کیوں آے ہو“ وجدان نے سختی سے کہا تو صارم اس دفعہ خاموش ہی رہا تھا کیونکہ غلطی انکی اپنی بھی تھی

اور تم" وجدان نے معصومہ کو سرخ نظروں سے گھورتے کہا تو معصومہ جو اب رو تو رہی تھی لیکن کم وجدان کو نم آنکھوں سے دیکھا

تمھیں اندازہ ہے کیا ہو سکتا تھا جب دل کرتا ہے منہ اٹھا کر نکل پڑتی ہو"" وجدان نے کہا لیکن وہ منہ بناتے رونے لگی تھی

کیا ہو جاتا زیادہ سے زیادہ اغوا ہو جاتی اور آپ پیسے دے کر چھڑوا لیتے" معصومہ نے کہا تو وجدان کو اس پے اور غصہ آیا تھا اور حیرت سے اسے دیکھا تھا کیا یہ لڑکی پاگل تھی

ہاں وہ تو جیسے تمھارے ماموں کے بیٹے لگتے ہیں نا جو تمھیں پیسے دے کر چھوڑ جاتے" وجدان نے تپ کے کہا تو معصومہ نے جیسے ناک سے مکھی اڑی تھی

راکب اور صارم نے بھی وجدان کو حیرت سے دیکھا تھا

"نہیں میرے ماموں کے بیٹے تو صارم بھای اور راکب بھای ہیں نا تو وہ مجھے اغوا کیوں کریں گے "معصومہ نے کہا جہاں حبہ ،انیتا ،صارم اور راکب کے چہرے پے مسکراہٹ وہی وجدان کو غصہ آیا تھا اور اسے بازو سے تھامتے اپنے سامنے کھڑا کیا صارم جو آگے آتا کچھ کہتا کہ وجدان کے گھورنے پے روکا تھا

"آج کے بعد اگر تم گھر سے ایک قدم بھی باہر نکلی نا تو تمھاری ٹانگیں توڑ دوں گا سمجھی تم نے ہر چیز کو مزاق بنا رکھا ہے عقل نام کی کوی چیز ہے تم میں حد ہوتی ہے لاپرواہی کی جب دیکھو کچھ نا کچھ ایسا کرتی ہو کہ دل کرتا ایک دے ما* روتا کہ عقل ٹکانے آجاے"

وجدان نے غصے سے کہا اور معصومہ رونے لگی تھی وجدان نے اسے روتے دیکھ چھوڑا تھا گہرہ سانس لیتا خود کو نارمل کیا تھا

”مجھے نہیں کرنی آپ سے بات آپ ہر وقت ڈانٹتے ہیں مجھے نہیں کرنی آپ سے بات، مجھے گھر جانا ہے“ معصومہ وجدان کے غصے سے ڈرتی روتے کہنے لگی

”مجھے بھی کوی شوق نہیں تم سے بات کرنے کا سمجھی اور ہاں تم سب کو خبر دار جو آج کے بعد میں نے اس لڑکی کی طرف داری کرتے دیکھا بچی بنا دیا ہے تم سب نے اور گارڈز کو تو میں ابھی فارغ کرتا ہوں جو اپنا فرض بھی سہی سے نہیں نبھا سکتے“ وجدان کہتا باہر کو بڑھا تو معصومہ روتی اوپر اپنے کمرے کی طرف ان چاروں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا

حبہ جاو دیکھو معصومہ کو'' صارم نے کہا تو حبہ کے ساتھ انیتا بھی اوپر کو بھاگی''
اور صارم اور راکب باہر وجدان کے پیچھے گے

وجدان نے باہر جاتے گیٹ پے ڈیوٹی پے کھڑے گارڈز کو اپنے سامنے کھڑا
کیا ہوا تھا دونوں کو ہی اپنی نوکری کی فکر پڑی تھی

تم دونوں کی ڈیوٹی گیٹ پے اس لیے ہے کہ یوں لاپرواہی کرو تم دونوں کو''
یہ نہیں پتہ کہ کون باہر جا رہا اور کون اندر آرہا ہے آج کے بعد تم دونوں کی
شکل نا دیکھو نوکری سے فارغ ہو دونوں'' وجدان نے سخت لہجے میں کہا تو
دونوں نے گھبراتے دیکھا

س سر معاف'' ابھی گارڈ کے الفاظ منہ میں ہی تھے جب وجدان بول پڑا''

مجھے ایک لفظ نہیں سننا نکلو دونوں یہاں سے" وجدان غصے سے کہتا اندر کو"
بڑھا تھا دونوں نے صارم اور راکب کو دیکھا

سر وجدان سر سے کہہ کر معافی دلا وادیں میری ایک بچی بیمار ہے اس کے"
علاج پے بہت رقم خرچ ہو جاتی ہے اگر میں نوکری سے نکل گیا تو کہاں مجھے
اتنی جلدی ملے گی" ایک گارڈ نے پریشان لہجے میں کہا

تم فکر نا کرو دیکھتا ہوں کر کے بات" صارم نے کہا تو دونوں پر امید ہوے"
راکب نے صارم کو گھور کے دیکھا

تجھے لگتا ہے وہ جلاد مان جاے گا جتنا غصے میں ہے" راکب نے کہا"

ہاں ہو سکتا ہے تم دیکھتے جاو" صارم نے معنی خیز کہا تو راکب نے آبرو "
اچکاتے اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کیسے تو صارم نے دونوں کو امید دلاتے
راکب کے گلے میں بازو ڈالتے اندر کی جانب بڑھا

🖤🖤🖤🖤

حبہ اور انیتا جیسے ہی کمرے میں داخل ہوی سامنے ہی انہیں معصومہ بیڈ پے
بیٹھی روتی ہوی ملی دونوں نے گہرا سانس لیا اور معصومہ کے پاس آی

معصومہ میری جان کیوں رو رہی ہو دیکھو غلطی تمہاری تھی نا تمھیں ایسے "
باہر نہیں جانا چاہیے تھا" حبہ نے پیار سے کہا

ٹھیک ہے مجھے نہیں جانا چاہیے تھا لیکن کھڑوس نے مجھے کتنا ڈانٹا، کیا پیار "
سے نہیں کہہ سکتے تھے اور مجھے آپ میں سے کیسی سے بات نہیں کرنی آپ

سب نے ان کھڑوس کو کچھ نہیں کہا کہ وہ مجھے ڈانٹے نا مجھے نہیں آپ سب سے بات کرنی،، معصومہ آنسو بہاتی کہنے لگی تو دونوں نے پریشان ہوتے اسے دیکھا اس دفعہ شاید اتنی جلدی نہیں ماننا تھا

اچھا گڑیا یوں ناراض تو نا ہو نا ہم سے ہم کیا کہتے بھای غصے میں تھے اگر ہم" کچھ انہیں کہہ دیتے تو وہ اور غصہ ہو جاتے،، انیتا نے پیار سے سمجھنا چاہا لیکن معصومہ روتی ہوی کوی جواب دیے بغیر اپنا لحاف سر تک اوڑھے لیٹ گی تو دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا آواز پے بھی معصومہ نا اٹھی تو وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گی

،،میں اب کیسی سے بات نہیں کرو گی"
معصومہ نے روتے ہوے خود سے کہا لیکن اٹھی نہیں تھی

🖤🖤🖤🖤🖤

حبہ اور انیتا ابھی لاونج میں آی ہی تھی جب وجدان بولا تو سب اسکی طرف متوجہ ہوے

آج کوک نہیں آیا تو جو کھانا ہے بتادو آڈر کر دیتا ہوں" وجدان نے کہا"

او کے ٹھیک ہے" صارم نے کہا اور حبہ اور انیتا کیطرف متوجہ ہوا"

کیا ہوا معصومہ نہیں آی" صارم نے معصومہ کے بارے میں پوچھنے لگا"
وجدان بھی انکی طرف متوجہ ہوا تھا

نہیں وہ اس دفعہ سخت ناراض ہے رو رہی ہے" حبہ نے کہا وجدان کا دل ایکدم بے چین ہوا تھا دل میں خیال آیا کہ کیوں اتنا ڈانٹ دیا لیکن معصومہ کی حرکت پے غصہ بھی بہت تھا اور وہ غلط تھی یہ سوچتے خود کو پر سکون کیا

تو اب کیسے مانے گی میں آئی سکریم لا تو دوں لیکن اس سے تو وہ بیمار ہو جائے گی" راکب نے کہا تو صارم نے بھی ہاں میں سر ہلایا

ایک طرح مان سکتی ہے بریانی بنا کر" انیتا نے کہا تو حبہ کو بھی یہی ٹھیک لگا"

وجدان بھای کیا میں بریانی بنا لوں" حبہ نے اجازت چاہی کیونکہ وہ وجدان کا گھر تھا

بنالو“ وجدان نے دو لفظی جواب دیتے خاموش ہو گیا تو حبہ کچن کی طرف بڑھی گی اور انیتا بھی صارم نے ایک نظر وجدان کو دیکھا اور قدم کچن کی طرف بڑھاے انیتا صارم کو دیکھتی مسکرتی باہر نکل گی تو حبہ نے بھی دروازے کیطرف دیکھا اور صارم کو کھڑے دیکھ کر مسکرا دی

لاو میری جان میں ہیلپ کرتا ہوں“ صارم نے حبہ کے پاس آتے کہا”

نہیں صارم آپ رہنے دیں میں کرلوں گی اور ویسے بھی اچھا نہیں لگتا اگر” وجدان بھای نے دیکھ لیا“ حبہ نے کہا

نہیں کہے گا کچھ لاو دو میں یہ پیاز کاٹتا ہوں تم اتنی دیر کچھ اور کاٹ ” لو“ صارم نے حبہ کے ہاتھ سے پیاز تھامتے کہا تو حبہ نے ہنس کے صارم کو دیکھا

آپ کاٹ لے گے" حبہ نے کہا"

ہاں میں کیوں نہیں کاٹ سکتا تم کرو اور یہ مجھے دو" صارم کہتا حبہ کے ہاتھ سے پیاز لیتا کاٹنے لگا تو حبہ بھی مسکراتی دوسری چیزیں کاٹنے لگی

دونوں نے مل کر بریانی بنای تھی اور اب حبہ کے ساتھ انیتا نے سب چیزیں ڈائی نگ ٹیبل پے رکھتے سب کا بلایا تو وجدان، صارم، راکب اور حبہ، انیتا بھی وہی آگی

میں معصومہ کو لے کر آتی ہوں" حبہ کہتی اوپر کو بڑھ گی"

انیتا دو بار معصومہ کے پاس گی تھی اور کافی دیر منانے کی کوشش کرتی رہی لیکن معصومہ روتی ہی رہی تھی بولی کچھ نہیں اور اب حبہ کمرے میں آی تو اسے یوں ہی لیٹا دیکھ کر اسکے پاس آتی اسکے سر سے لحاف پیچھے کیا تھا اور اسے یونہی روتا دیکھ حبہ کا دل بے چین ہوا تھا جلدی سے اسکے سر کے قریب بیٹھی تھی

"چلو میری جان میں نے اور تمھارے بھای صارم نے تمھارے لیے اسپیشل بریانی بنای ہے تو اب جلدی سے اٹھ کر کھالو مجھے بھی بہت بھوک لگی ہے اور باقی سب بھی تمھارا انتظار کر رہے ہیں" حبہ نے معصومہ کے بال ٹھیک کرتے کہا لیکن معصومہ تو آنسو بہانے میں مصروف تھی

"مجھے نہیں جانا وہاں کھڑوس بھی ہو گے وہ مجھے پھر ڈانٹے گے اور آپ سب بھی کچھ نہیں کہیں گے" معصومہ نے نم آواز میں کہا

نہیں ڈانٹے گے اور اگر کہا تو ہم بھای کو منا کریں گے اب چلو جلدی سے "
فریش ہو جاو اور چلو میرے ساتھ سچ میں بہت مزے کی بریانی بنی ہے تم بھی
کھا کر بتانا" حبہ نے کہا

معصومہ کا دل تو کیا لیکن وہ سب سے نارض تھی ایسی لیے نہیں مان رہی تھی

اچھا چلو بتاو ہماری گڑیا کیسے مانے گی" حبہ نے پیار سے کہا تو معصومہ جلدی "
سے اٹھ کر بیٹھی

ٹھیک ہے اگر وہ کھڑوس مجھے آکر منائے گے تو ہی میں کھاوگی ورنہ "
نہیں" معصومہ نے کہا تو حبہ نے گہرا سانس لیا وجدان کبھی منائے یہ نہیں

ہو سکتا تھا لیکن حبہ ایک کوشش تو کر سکتی تھی حبہ سر ہلاتی باہر کو بڑھ گی اور معصومہ خوش ہوتی انتظار کرنے لگی کب وجدان اسے منانے آئے گا

حبہ کو اکیلی آتے دیکھ کر وجدان نے گہرا سانس کیا صارم، راکب اور انیتا بھی اس کی طرف ہی متوجہ تھے

کیا ہوا ابھی نہیں مانی" صارم نے کہا"

نہیں وہ معصومہ کہہ رہی ہے اگر وجدان بھای منائے گے تو ہی منائے گی" اور تب ہی کھائے گی ورنہ نہیں" حبہ نے ڈرتے ہوے کہا

وجدان نے لب سختی سے بند کیے تھے

"میں کیوں جاوگا منانے مجھے کیا نا کھاے"
وجدان نے دل میں سوچا لیکن دل بے چین تھا

صارم راکب اور انیتا نے وجدان کو دیکھا جو خاموشی سے بیٹھا تھا

"اگر نا کھایا تو ساری رات کیسے گزارے گی اور ویسے بھی وہ تو سارا دن کھاتی ہے منا لیتا ہوں کیا فکر پڑے گا ورنہ اگر کچھ ہو گیا تو میرے زمے لگے گی" وجدان کے دل میں پھر سے خیال آیا تھا اور گہرہ سانس بھرتا اٹھ کھڑا ہوا سب کو پتہ تھا وہ کبھی نہیں منانے جاے گا وجدان سب کو اگنور کرتا قدم اوپر کی جانب بڑھاے سب کی نظریں اس پہ ہی تھی اور جیسے ہی وجدان معصومہ کے دروازے کے سامنے کھڑا ہوا چاروں کو حیرت سے جھٹکا لگا تھا

وجدان نے دروازہ ناک کرتے دروازہ کھولا تو نظریں معصومہ پے گی جس کی آنکھیں رو رو کر سوج چکی تھی آنکھوں میں ابھی بھی پانی تھا

دیکھا وہ کھڑوس کبھی نہیں آے گے مجھے منانے اور میں بھوکی رہ جاو گی ''
''معصومہ جو پریشان ہوتی سوچ ہی رہی تھی کہ وہ بھوکی رہ جاے گی وجدان کو سامنے دیکھتے خوش ہوی تھی لیکن ناراضگی ابھی بھی قائم تھی

وجدان چلتا معصومہ کے قریب جا کھڑا ہوا معصومہ بھی وجدان کو دیکھ رہی تھی کہ کب وہ مناے

کھانا کیوں نہیں کھا رہی چلی فوراً اٹھو اور کھانا کھاو'' وجدان نے کہا''

"مجھے نہیں کھانا آپ نے اتنا ڈانٹا ہے اور اب پھر سے ڈانٹ رہے ہیں"، معصومہ نے نم آواز میں کہا تو وجدان خاموش ہو کر رہ گیا

"اچھا بتاو کیا کھاو گی جو کہو گی کھلا دوں گا" وجدان نے پوچھا وہ جانتا تھا کہ کھانے کے نام پے وہ مان جاے گی

"اگر آپ مجھے آئی سکریم کھلاے گے ابھی تو میں مناو گی"، معصومہ یہ سنتی خوش ہو گی تھی کہ وہ جو کھانے کو کہے گی وہ مل جاے گا ایسی لیے اسنے آئی سکریم کا کہا تھا

"اچھا چلو باہر جاتے ہیں کھا لینا" وجدان نے کہا

”سچی چلیں پھر،،معصومہ جلدی سے کھڑی ہوتے کہنے لگی اور باہر کو بھاگی کہ وجدان کے پکارنے پے روکی تھی

”پہلے شوز تو پہن لو،،وجدان نے کہا

”اووو میں بھول گی،،معصومہ کہتی جلدی سے شوز پہننے جانب بھاگی تو وجدان کی نظر سائیڈ ٹیبل پے پڑی فوٹو فریم پے پڑی جو الٹی پڑی تھی

ابھی وہ اٹھاتا دیکھتا کہ معصومہ کی آواز پے اسکی طرف متوجہ ہوا

”چلیں پھر،،معصومہ نے کہا تو وجدان سر ہلاتا اس کے ساتھ باہر کو بڑھا

نیچے آے تو سب نے معصومہ کا خوشی سے چہکتا چہرہ دیکھا تھا

"آپی میں اور وجدان بھای آئی سکریم کھانے جارہے ہیں آپ جلدی سے بریانی ڈال کے دیں میں وہ کھا کے جاو گی"معصومہ نے کہا تو حبہ نے جلدی سے معصومہ کو ڈالتی دینے لگی وجدان نے نفی میں سر ہلا یا تھا

جلدی سے کھاتے معصومہ وجدان کے ساتھ باہر بڑھ گی تو انیتا جو تب سے سکتے میں تھی کہ ایکدم بولی

"کوی مجھے چوٹی تو کاٹو یہ وجدان بھای ہی ہے نا"انیتا نے کھوے ہوے کہا

"ہاں لگ تو مجھے بھی نہیں رہا"راکب نے کہا حبہ اور صارم دونوں کو یوں کھوے ہوے کھڑا دیکھتے مسکرا دیے

❤❤❤❤

رات کا دوسرا پہر یہ ایک سنسان کا علاقہ تھا یہاں آبادی دور دور تک نا تھی

آج بوس اور اسکے ساتھی علی، بی آر اور کچھ اور ساتھی ڈیول کے کیسی اڈے کو تباہ کرنے آے تھے اور انہیں پتہ چلا تھا کہ ڈیول خود بھی

تینوں اور باقی ساتھ چھپ کر بیٹھے ہوے تھے
جب بی آر کو ایک شخص اپنی طرف آتا دیکھای دیا

بی آر نے ایک گو*لی اسکے سینے میں چلای تھی اور وہ شخص وہی ڈھیر ہو گیا تھا

گو*لی کی آواز پے ڈیول کے دوسرے آدمی بھی جلدی سے ان کی طرف بھاگے تھے اور گو*لیاں چلانے لگے تھے

علی اور بی آر فائی ر کرتے اپنے قریب آتے ڈیول کے آدمیوں کو مار رہے تھے تو دوسری طرف

بوس اپنے قریب آتے آدمیوں کو اپنے خن* جر سے زخمی کر رہا تھا

ڈیول کا آدمی جلدی سے ڈیول کے پاس بھاگتا آیا تھا

ڈیول جو اس اڈے میں اپنے کمرے میں آرام سے بیٹھا شرا* ب پی رہا تھا اپنے آدمی کو یوں کمرے میں بھکلاے ہوے انداز میں اندر آتا دیکھ کر غصے سے اسے دیکھا تھا

کیا موت پڑ گی ہے جو یوں آرہے ہو"ڈیول نے غصے سے کہا"

س سر جلدی نکلیں یہاں سے بوس کے آدمیوں نے اڈے پے حملہ کر دیا" ہے" ڈیول کے آدمی نے گھبراتے ہوے کہا تو ڈیول جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا

کیا کسے کر دیا حملہ کیسی کام کے نہیں ہو تم سب" ڈیول کہتا جلدی سے خفیہ " راستے سے بھاگا تھا

بوس، علی اور بی آر جب تک سب کو ما*رتے اندر آے تھے ڈیول کو نا پا کر سب سے زیادہ غصہ بوس کو آیا تھا

گھ*ٹیا کب تک بھاگے گا آخر م*رنا تو ایک دن مرے ہی ہاتھوں سے " ہے" بوس نے غصے سے خود سے کہا اور کچھ دیر بعد علی، بی آر اور بوس اڈے کو مکمل تباہ کرتے وہاں سے نکلے تھے

علی اور بی آر بھی سخت غصے میں تھے کہ آج پھر ڈیول ہاتھ سے نکل گیا تھا

ڈیول وہاں سے بھاگتا اب اپنے ایک خفیہ مقام پے تھا اسے پتہ چل چکا تھا کہ اسکا اڈا تباہ ہو چکا ہے

"اتنا نقصان کر دیا اس بوس نے میرا نہیں چھوڑو گا اسے تو لیکن یہ ہے کون کیوں میرے پیچھے پڑا ہے تم سب ایک مہینہ ہے اگر مجھے نا بتا سکے کہ یہ بوس کون ہے تم سب کا ق*تل کر دو گا نکلو یہاں سے ورنہ ما*رے جاو گے سب کے سب دفعہ ہو جاو" ڈیول نے غصے سے کہا تو سب ڈرتے وہاں سے باہر نکلے تھے

اور پیچھے ڈیول پر سوچ بیٹھا تھا کہ آخر کیا دشمنی تھی بوس کی ڈیول کے ساتھ جو اس کے پیچھے پڑا تھا

🖤🖤🖤🖤

معصومہ آئی سکریم کھا کر بہت خوش تھی ساری ناراضگی ختم ہو چکی تھی وجدان سے

اور وجدان کے دل کو جو بے چینی تھی وہ بھی ختم ہو گی تھی

لیکن اب معصومہ کا گلا خراب ہو چکا تھا اور وجدان نے کیف سے میڈیسن پوچھتے معصومہ کو دی تھی جو معصومہ نے منہ بناتے ہی پی تھی

صبح وجدان تو ناشتہ کرتا آفس سے چلا گیا تھا اور آج سب نے کیف کی طرف جانا تھا کیف نے وجدان کو بھی کہا تھا وہ بھی سب کے ساتھ آئے شام ہو چکی تھی

اسوقت حبہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی جب صارم کمرے میں داخل ہوا نظر سامنے ہی حبہ پے پڑی تھی جس نے سیمپل سامہرون کلر کا شرٹ ٹراوزر پہنے کھڑی بالوں کو ڈرائے کر رہی تھی صارم خود بھی براون کلر کے کُرتے میں پیارا لگ رہا تھا

صارم مسکرا کے حبہ کے پاس آیا تو حبہ نے بھی ایک نظر صارم کو مسکرا کے دیکھتے برش اٹھاتے بالوں میں برش کرنے لگی

صارم اسکے بلکل قریب آتا ڈریسنگ سے ٹیک لگاتا کھڑا ہوتا گہری نظروں سے حبہ کو دیکھنے لگا تو حبہ کے چہرے پے حیا کی لالی چھا گی جیسے دیکھ کر صارم کے لب مسکرا دیے

حبہ نے جلدی سے بالوں کو برش کرتے سامنے ڈریسنگ سے کیچر اٹھاتے لگانا چاہا تو صارم نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما تو حبہ نے سوالیہ نظروں سے صارم کو دیکھا

رہنے دو اسے پیار لگ رہی ہو'' صارم نے کہتے حبہ کے چہرے پے آئی لٹ '' کو اپنی انگلی کی پور سے کان کے پیچھے کرتے کہا تو حبہ اسکی انگلی کے لمس پے بری طرح کپکپاہ گی

صارم اسے دیکھتا اپنے قریب کرتا حبہ کو اپنے سینے سے لگتا اسکی کمر کے گرد
حصار قائم کر گیا حبہ کی دھڑکنیں ایکدم تیز ہوی تھی

صارم نے حبہ کے بالوں میں ایک ہاتھ کی انگلیاں الجھاتے حبہ کے ہونٹوں
پے جھکا تو حبہ بھی دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں موند گی ایک ہاتھ سے
صارم کو کندھے سے تھاما

ناجانے کتنے ہی پل یونہی معنی خیز گزرے تھے
کچھ پل بعد صارم پیچھے ہوتا حبہ کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا جو شرم و حیا سے
پلکیں گرائے گہرے سانس لے رہی تھی

صارم نے مسکرا کے دیکھتے حبہ کے ماتھے کو چھوتے دونوں گالوں پے شدت
سے بوسہ دیا تو حبہ کی پہلے سے لال ہوے گال اور سرخ اناری ہوے تھے

صارم نے مسکرا کے نرمی سے حبہ کو اپنے حصار سے نکالا حبہ نے ایک نظر صارم کو دیکھتے جلدی سے شرماتی نظریں جھکا گی تو صارم بھی اسے یوں دیکھ کر مسکرا دیا

اچھا جلدی سے تیار ہو جاو پھر ہم چلیں'' صارم نے کہا تو حبہ سر ہلاتے '' جلدی سے باقی کا تیار ہوتی صارم کے ساتھ قدم باہر بڑھائے تھے

صارم اور حبہ باہر آے تو راکب انہیں لاونج میں ہی بیٹھا مل گیا تھا راکب نے مسکرا کے دونوں کو دیکھا تو صارم اور حبہ بھی مسکرا دیے

یار راکب تو انیتا اور معصومہ کو لے آے گا اگر ہم دونوں پہلے چلے جاے"
"صارم نے راکب سے کہا صارم چاہ رہا تھا کچھ دیر ڈرائی یونگ پے جاے
ایسی لے کہا

ہاں ٹھیک ہے تم دونوں جاو میں لے آو گا دونوں کو اور وجدان بھی آرہا ہے"
ابھی کال کی تھی میں نے "راکب نے کہا

اوکے پھر ہم چلتے ہیں دھیان رکھنا" صارم نے کہا تو راکب سر ہلا گیا اور"
صارم اور حبہ باہر کو بڑھ گے

🖤🖤🖤🖤

راکب کب سے انیتا اور معصومہ کا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ آ ہی نہیں رہی تھی آخر کار تنگ آ تا راکب اوپر کو بڑھا

انیتا کے کمرے کے باہر جاتے دروازہ ناک کیا تو اندر سے انیتا کی اجازت کی آواز آی راکب دروازہ کھولتا اندر گیا تو نظر سامنے گی جہاں انیتا دوپٹے سے بے نیاز آئی ینہ دیکھ رہی تھی

معصومہ تم۔۔۔۔ "انیتا کے الفاظ راکب کو دیکھتے منہ میں ہی رہ گے"
راکب نے جلدی سے اپنی نظروں کا رخ پھیرا تو انیتا بھی جلدی سے پاس پڑا دوپٹہ اوڑ گی شرم سے گال تپ گے تھے

یہ سب کچھ سیکنڈ میں ہوا تھا راکب کا دل بے ساختہ دھڑ کا تھا

سوری میں ناک کر کے آیا تھا‘‘ راکب نے وضاحت دی انیتا ابھی بھی ’’
شرمندہ کھڑی تھی

وہ مجھے لگا معصومہ ہو گی‘‘ انیتا نے بھی بلاوجہ وضاحت دی تو راکب سر ہلا ’’
گیا

اگر تیار ہو تو آجاو چلیں‘‘ راکب نے نرمی سے کہا ’’

جی آتی ہوں‘‘ انیتا نے کہا تو راکب سر ہلا کے باہر نکلتا گہرا سانس لے گیا اور ’’
انیتا نے بھی خود کو نارمل کرتے باہر کو بڑھی

ابھی وہ دونوں معصومہ کے کمرے میں جاتے کہ معصومہ خود ہی نکل کر آ گی
ابھی وہ دونوں کچھ کہتے جب وجدان بھی سیڑھیاں چڑتا وہاں آ گیا نظر

معصومہ پے گی جو ہلکے کام والی سی گرین کلر کی فراک پہنے ڈارک براون بالوں کو پشت پے کلچر لگائے ہوئے تھا ڈارک براون آنکھوں میں کاجل لگائے ہوئے ہونٹوں پے لائیٹ پنک کلر کی لپ اسٹک لگائے ہوئے پیاری لگ رہی تھی وجدان کو اپنی نظریں پھیرنا مشکل لگا

تم سب تیار ہو“وجدان نے معصومہ سے بامشکل نظریں ہٹائے پوچھا”

ہاں صارم اور حبہ تو چلے گے ہیں میں بس انیتا اور معصومہ کو لے کر جارہا ہوں“راکب نے کہا

اوکے جاو تم تینوں میں بھی آتا ہوں“وجدان نے کہا ابھی راکب کچھ کہتا کہ ” معصومہ بول پڑی

راکب بھای آپ دونوں جائیں میں وجدان بھای کے ساتھ آوگی کیونکہ ''
وہ میرا خیال رکھ لے گے''معصومہ نے کہاتو وجدان نے ایک نظر معصومہ کو
دیکھا لیکن بولا کچھ نہیں تھا

اوکے گڑیا پکاناتم وجدان کے ساتھ آوگی''راکب نے بے اختیار پوچھا''
وجدان نے راکب کو دیکھا تھاراکب ہڑبڑا گیا

جی بھای آپ دونوں جاے''معصومہ نے کہا''

اوکے چلو انیتا''راکب نے معصومہ سے کہتے انیتا سے کہاتو انیتا نے ایک نظر ''
مسکرا کے معصومہ کو دیکھتے راکب کے ساتھ نیچے کو بڑھی

گی کیوں نہیں انکے ساتھ چلی جاتی'' وجدان نے انیتا اور راکب کے جانے کے بعد معصومہ سے کہا

''ویسے ہی اگر مجھ سے کچھ غلط ہو جاتا اور آپ ڈانٹتے اور پھر آپ کو مجھے منانا پڑتا تو اسی لیے نہیں گی''معصومہ نے مسکرا کے کہا اور وجدان نے داد دیتی نظروں سے معصومہ کو دیکھا یعنی اس پے احسان ہو رہا تھا کہ اسے منانا نا پڑے

''اچھا تو اس لیے نہیں گی'' وجدان نے کہا معصومہ نے اثبات میں سر ہلا یا تو وجدان نے نفی میں سر ہلاتے معصومہ کو دیکھا

''اور میڈیسن لی یا نہیں'' وجدان نے پوچھا

نہیں صبح آپی نے دی تھی اب نہیں ""معصومہ نے کہا""

کیوں چلو اچھا تم اپنے کمرے میں جاو میں تیار ہو کر آتا ہوں تو دیتا""

ہوں"" وجدان نے کہا تو معصومہ کا منہ بنا تھا

او کے جلدی ہو جاے گا""معصومہ نے کہتے اپنے کمرے کو بڑھ گی تو""

وجدان اسکی پشت دیکھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا

❤❤❤❤

راکب اور انیتا گاڑی میں جا کر بیٹھتے باہر نکلے تھے راکب گاڑی سلو چلا رہا تھا

گاڑی میں مکمل سناٹا تھا نا انیتا کچھ بولی اور نا ہی راکب

راکب نے ایک نظر انیتا کو دیکھا جو پیچ کلر کا سیمپل سا سوٹ پہنے بالوں کو کیچر میں کیا ہوا تھا راکب کو لگا اسکے بال پہلے سے چھوٹے ہو گے ہیں

ناجانے کب لیکن راکب خود نہیں جانتا تھا کہ اس نے انیتا پے اتنا غور کب کیا تھا

راکب خود بھی شرٹ اور بلیو جینز میں اچھا لگ رہا تھا

تم نے بال کاٹیں ہیں" راکب نے بے اختیار پوچھا تھا انیتا جو خاموشی سے " باہر دیکھ رہی تھی راکب کی طرف حیرت سے دیکھنے آئی تھی بھلہ وہ کیوں کرنے لگا اس پے اتنا غور

جی بلکل کاٹیں" انیتا نے کہا"

کیوں" راکب نے کہا نظریں سامنے سڑک پے ہی تھی"

آپ کو کیا مسلہ اس سے" انیتا نے راکب کو گھور کر دیکھتے کہا راکب اسکا" گھورنا فرنٹ مرمر سے دیکھ چکا تھا

مسلہ تو کوی نہیں ہے مجھے لیکن چڑیلوں کے بال لمبے ہی ہوتے ہیں نا تو اس" لیے ہی کہا تھا" راکب نے کہا

اووا چھا ایسی لیے آپ نے بھی اپنے بال لمبے کیے ہوے ہیں کیونکہ جنوں" کے بال بھی لمبے لمبے ہوتے ہو گے نا" انیتا نے راکب کے کچھ لمبے بال جو اس وقت سیٹ کیے ہوے تھے دیکھتے ہوے کہا

میرے بالوں کو کچھ نا کہنا اتنی پیارے ہیں میرے بال" راکب نے انیتا کو ایک نظر گھور کر دیکھتے ہوئے کہا

اوواچھا تو آپ کو کیا میرے بالوں سے" انیتا نے کہا"

بتایا تو ہے اس لیے کہہ رہا تھا چڑیلوں کے بال لمبے ہوئے ہیں" راکب نے" پھر سے کہا تو انیتا پھر سے جل بھن گی اور ایک نظر گھور کر راکب کو دیکھتے ونڈو سے باہر دیکھنے لگی تو راکب اسکے خاموش ہو جانے پہ مسکرا دیا اور سارا دھیان ڈرائیونگ پہ دیا

🖤🖤🖤🖤

معصومہ کب سے بیٹھی وجدان کا انتظار کر رہی تھی

افففف مجھے تو یاد ہی بھول گیا آپی نے تو مجھے پہننے کے لیے لاکٹ دیا"

تھا"معصومہ کو یاد آیا تو ڈریسنگ پے پڑا لاکٹ اٹھا کے پہننے لگی لیکن وہ بند ہی

نہیں ہو رہا تھا

اب کیسے پہنوں یہ تو بند ہی نہیں ہو رہا"معصومہ نے تھک کر خود سے کہا"

"ہاں وجدان بھای سے کہتی ہوں وہ کر دیں گے"

معصومہ خود سے سوچتی باہر کو بڑھی

وجدان جو وائی ٹ شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے ڈریسنگ کے سامنے کھڑا بال بنا

رہا تھا کہ دروازہ ناک ہونے پے دروازہ کھولتے سامنے کھڑی معصومہ کو دیکھا

جو ہاتھ میں لاکٹ لیے کھڑی تھی

وجدان نے آئی ابرو اچکاتے سوالیہ معصومہ کو دیکھا

”یہ لاکٹ بند کر دیں گے آپ میں نے پہننا ہے لیکن بند نہیں ہو رہا مجھ سے“ معصومہ نے اپنا مسلہ بتایا

”اسے کرو ساتھ لے جاؤ وہاں جا کر حبہ یا انیتا سے بند کروا لینا“ وجدان نے کہا

”کیوں وہاں تو میں مہمان جا رہی ہوں نا تو اچھا تو نہیں لگے گا نا کہ وہاں جا کر پہنوں آپ کر دیں نا پلیز“ معصومہ نے کہا

”تمھیں ایک بار کی کہی بات کیوں سمجھ نہیں آتی کچھ نہیں کہے گا کوی وہاں جا کر پہن لینا“ وجدان نے معصومہ کی بات پے چڑتے ہوے کہا

پلیز کر دیں نا اگر آپ نے نہیں کیا تو پھر میں نہیں جاو گی‘‘معصومہ نے نم آواز میں کہا تو وجدان گہرا سانس لے کر رہ گیا

’’لاو کر دوں‘‘وجدان نے با مشکل کہا تھا وہ معصومی کے قریب نہیں جانا چاہتا تھا لیکن یہ لڑکی خود بار بار اسکے قریب آتی تھی

معصومہ خوش ہوتی بال دائی یں کندھے سے آگے کرتے لاکٹ گلے میں پہنتے ایک ہاتھ سے لاکٹ پکڑتے پشت وجدان کیطرف کی تو وجدان نے لاکٹ پکڑتے ہک بند کرنے لگا

وجدان کا دل معصومہ کے اتنے قریب آجانے سے بے ساختہ دھڑکا تھا لیکن دوسری طرف معصومہ کو تو کوی فرق ہی نہیں پڑا تھا

وجدان نے جلدی سے لاکٹ کی ہک بند کرتے پیچھے ہوا تھا

معصومہ نے بال پیچھے کرتے وجدان کی طرف دیکھا تھا

تھنکیو،،معصومہ نے مسکرا کے کہا تو وجدان سر ہلا گیا''

چلو چلیں،، وجدان کہتا سیڑھیوں کی جانب بڑھا تو معصومہ بھی اسکے ساتھ''
نیچے بڑھی

لاونج میں آتے وجدان نے کھڑے ہوتے معصومہ کی طرف دیکھا تو معصومہ
بھی وجدان کیطرف دیکھنے لگی

”پہلے میڈیسن لو پھر چلتے ہیں کہاں ہے میڈیسن“ وجدان کے کہنے پے معصومہ کا چہرہ لٹکا تھا

”وہ تو آپی نے ڈائی نگ ٹیبل پے رکھی تھی“ معصومہ نے کہا تو وجدان سر ہلاتا میڈیسن لینے چلا گیا

میڈیسن اور چمچ معصومہ کے آگے کیا ساتھ دوسرے ہاتھ میں پانی کا گلاس تھاما ہوا تھا

اگر یہاں انیتا، راکب، حبہ، صارم یا کیف ہوتا تو ضرور وجدان کو یوں دیکھتے بے ہوش ہونے کے قریب ہوتے

”میرا دل نہیں کر رہا“ معصومہ نے کہا تو وجدان نے گھورا

چلو جلدی سے کھاؤ ورنہ میں نے لے کر نہیں جانا‘‘ وجدان نے کہا تو ’’
معصومہ جلدی سے پکڑ کر کھانے لگی

میڈیسن کھاتے معصومہ نے برا سا منہ بنایا تو وجدان کے ہونٹ معصومہ کا
چہرہ دیکھتے مسکرا دیے

معصومہ نے جلدی سے وجدان کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیتے پیا تو وجدان
نے میڈیسن اور پانی رکھتے معصومہ کیطرف دیکھا

چلو چلیں‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ جلدی سے وجدان کے ساتھ باہر کو ’’
بڑھے

کچھ دیر بعد ہی وجدان اور معصومہ بھی کیف کے گھر پہنچ گے تھے سب پہلے سے ہی وہاں لاونج میں بیٹھے ہوے

وجدان کیف، بلال صاحب اور آصفہ بیگم سے مل کر کیف، صارم اور راکب کے پاس جا بیٹھا اور معصومہ بھی بلال صاحب اور آصفہ بیگم سے ملتی حبہ اور انیتا کے پاس جا بیٹھی

سب باتیں کرنے لگے تھے کافی دیر بعد آصفہ بیگم کچن میں سب انتظام دیکھنے چلی گی اور بلال صاحب کو بھی کوی کال آگی تھی جس وجہ سے وہ کال سننے چلے گے

وجدان، صارم، راکب اور کیف بھی خاموش بیٹھے تھے

''آپی یہ لاکٹ تو بند ہی نہیں ہو رہا تھا''

معصومہ نے حبہ سے کہا وجدان کا دھیان جو پہلے ہی معصومہ کی طرف تھا پورا

دھیان معصومہ کی بات پے گیا تھا

اچھا تو اب کیسے کیا پھر'' حبہ کے کچھ کہنے سے پہلے انیتا بولی''

آپی یہ تو میں نے وجدان بھائی سے کروایا ہے''معصومہ نے کہا وجدان کا''

دل کیا اس لڑکی کا دماغ اچھے سے ٹھیک کرے جو بولنے سے پہلے کچھ نہیں

سوچتی خیر وہ تو کر کے بھی نہیں سوچتی تھی

راکب، صارم اور کیف کی نظریں خود پے محسوس کرتے وجدان شرمندہ سا

ہوا تھا

تینوں کو گھور کر دیکھا تو انہوں اپنی نظروں کا رخ پھیرا

اووو اچھا" انیتا نے کہا حبہ بھی مسکرا دی"

کچھ دیر بعد سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا

تو اسکے بعد آصفہ بیگم سب کے لیے چائے لے آئی جو معصومہ نے تو ٹھنڈی کر کے ہی پینی تھی

بیٹا اب تم بھی شادی کر لو" آصفہ بیگم نے وجدان سے کہا تو وجدان نے "انہیں ایک نظر دیکھا

آنٹی جی آپ کیف کی کر دیجیے پھر میں سوچو گا‘‘ وجدان نے آصفہ بیگم کو’’ دیکھتے کہا تو آصفہ بیگم اور بلال صاحب نے کیف کو دیکھا جس کا چہرہ سپاٹ تھا لیکن آنکھیں اداس تھیں

جی بیٹا انشاءاللہ جلد کریں گے اللہ پاک سب خیر کرے‘‘ بلال صاحب نے’’ کہا وجدان سر ہلا گیا کیف خاموش ہی رہا تھا

آنٹی جی تو کیف بھای کی شادی پے مجھے ضرور بلاے گا یاد نا بھولیے’’ گا‘‘ معصومہ نے خود ہی کہہ دیا وجدان کے سوا سب مسکرا دیے کیف بھی مسکرا دیا

کیوں نہیں بیٹا ضرور‘‘ آصفہ بیگم نے مسکرا کے کہا’’

کچھ دیر بعد جیسے وہ سب گے تھے ویسے ہی اپنی اپنی گاڑیوں میں واپس آے تھے

اور سب آتے کافی دیر بیٹھے رہنے کے بعد حبہ ،انیتا اور معصومہ اپنے کمروں میں چلے گی وجدان تو پہلے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا اور راکب اور صارم گارڈن میں آ کر بیٹھ گے اور باتیں کرنے لگے

وجدان جو ابھی باہر آیا تھا ان دونوں کو یہاں بیٹھا دیکھ کر انکے قریب چلا آیا

تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو" وجدان نے کہا"

کچھ نہیں یونہی باتیں کر رہے تھے" صارم نے کہا تو وجدان سر ہلتا انکے " پاس بیٹھ گیا

کچھ دیر تینوں باتیں کرتے رہے کہ صارم بولا

یار جو مجھے لگ رہا ہے کیا تجھے بھی وہی لگ رہا ہے" صارم نے پر سوچ"

وجدان کو ان نظر دیکھتے راکب کو دیکھ کر کہا تو راکب نے بھی وجدان کو دیکھا

ہاں مجھے بھی وہی لگ رہا ہے" راکب نے وجدان کو دیکھتے کہا تو وجدان نے"

دونوں کو گھور کر دیکھا تو راکب ہڑ بڑا گیا

ہاں مجھے بھی لگ رہا ہے ٹھنڈ ہو رہی ہے اندر چلنا چاہیے" راکب نے دوبارہ"

ہڑ بڑاتے کہا تو وجدان دونوں کو گھور کر رہ گیا دونوں نے ایک دوسرے کو

دیکھتے وجدان کو دیکھا ان دونوں کا اشارہ معصومہ کی طرف تھا جو وجدان بھی

سمجھ چکا تھا کچھ دیر بعد تینوں اندر چلے گے تھے

🖤🖤🖤🖤🖤

بوس آج خبر ملی ہے کہ ڈیول اپنے دوسرے اڈے پے ہے تو کیا خیال ہے ''
وہاں جاے ''بی آر نے کہا

ہاں میرا ابھی خیال ہے آج حملہ کرنا چاہیے مجھے یقین ہے آج ہم پکڑ لے ''
گے ''علی نے بھی کہا

''لیکن کوی پلین تو بنایا نہیں ہے یوں اچانک ''
ڈی کے نے کہا

پلین ہے میرے پاس ''بی آر نے کہا''

تو ٹھیک ہے آج جاتے ہیں پلین بتاو'' بوس نے کہا تو بی آر اپنا پلین بتانے لگا''

کچھ دیر بعد بوس، علی اور بی آر کے ساتھ انکے اور ساتھ بھی ڈیول کو پکڑنے کے لیے گے

بوس ایک طرف چھپا ہوا تھا جب ڈیول کے آدمی اسکی طرف آیا تو بوس نے اپنے خن*جر سے اس شخص کے جس ہاتھ میں گن پکڑی تھی بڑھی پھرتی سے خن*جر ما*را اس شخص کے ہاتھ سے گن نیچے گری تھی

وہ شخص تڑپتا نیچے گرا تھا بی آر نے ایک گو*لی اس شخص کے آر پار کی تھی

بوس نے کتنے ہی آدمیوں پے اپنے خن*جر سے وار کیا

علی بھی ڈیول کے آدمیوں کو مار رہا تھا

اور ڈیول خفیہ کمرے میں پریشان اور غصے میں بیٹھا تھا اسے اب باہر جانے کا راستہ نہیں مل رہا تھا

ابھی وہ سب ڈیول کے آدمیوں سے لڑ رہی رہے تھے جب پولیس وہاں آئی تھی ڈیول کے آدمی وہاں سے اب بھاگنے کا راستہ نکال رہے تھے

بوس نے بی آر اور علی کیطرف دیکھا تو انہوں نے یہاں سے نکلنے کا اشارہ کیا تھا

کیونکہ پولیس کیسی بھی وقت وہاں آسکتی تھی

بوس اور بوس کے آدمی وہاں سے بھاگے تھے

پولیس نے انہیں جاتا دیکھا تو انکے پیچھے لگ گی

شٹ اب انہیں چکما دینا پڑے گا‘‘ بوس نے کہا اور جلدی سے گاڑی تیز ڈرائی یو کرتے وہاں سے نکلا تھا لیکن پولیس اسکے پیچھے تھی

بوس نے ایک جگہ گاڑی روکتے گاڑی سے اترتے کچھ فاصلے پے بنے گھروں کی جانب تیز قدم اٹھائے تھے اور وہ وہاں ہی غائب ہوا تھا پولیس کے ہاتھ نہیں لگا تھا

بوس اس گھر داخل کیسے ہوا اسے ہی پتہ تھا لیکن یہاں پورے گھر میں اندھیرہ دیکھتے شکر کیا تھا

ڈیول بھی وہاں سے بھاگ گیا تھا ایک دفعہ پھر سے وہ بچ گیا تھا

آدھی رات کا وقت تھا لیکن معصومہ جاگ رہی تھی اور کروٹ پے کروٹ بدل رہی تھی شدت سے پیاس لگی تھی اسی لیے نیند نہیں آرہی تھی

اور کمرے میں پانی نہیں موجود تھا اور وہ باہر جانے سے ڈر رہی تھی آخر کار وہ اٹھ کر بیٹھ گی

ہاے کیا کروا ایسے تو مجھے نیند نہیں آے گی میں پانی پی آتی ہوں پر کوی آگیا تو" خاص کر کے وہ کھڑوس، نہیں کچھ نہیں ہو گا میں پی آتی ہوں" وہ خود سے ہی سوال جواب کرتی ڈرتی دروازے کی طرف بڑھی ہولے سے دروازہ کھولتے اپنا چہرہ تھوڑا سا باہر نکالاتے ساتھ والے کمرے کے دروازے کو دیکھا تھا جو اسوقت بند تھا

معصومہ نے شکر ادا کرتے باہر نکلی تھی کہ اسوقت کھڑوس کا کمرہ بند تھا ورنہ اب بھی لکچر سنانے لگ جاتا اس نے دھیرے سے قدم کمرے سے باہر نکلتے پورا گھر دیکھا

گھر کیا یہ محل نما گھر اسوقت سنسان پڑا تھا اسے ڈر تو لگا لیکن پھر آس پاس دیکھتے ہمت کرتے قدم سڑھیوں کی۔کیجانب کرتے نیچے کچن کا رخ کیا

اتنے بڑے گھر رہنے کی کیا ضرورت تھی کہ بندہ ڈر ہی جاے‘‘معصومہ ’’ خود سے بڑبڑاتی کہتی کچن میں داخل ہوی

ایک تو وہ ویسے ہی اکیلے ہونے سے ڈر رہی تھی اوپر سے وہ اس گھر میں پہلی بار آی تھی اور سب سے زیادہ خوف اس کھڑوس کا تھا کہ جو کہیں آ ہی نا جاے وہ ڈرتے ڈرتے کچن میں گی

گلاس پکڑتے وہ فریج کھولتی کہ اپنے پیچھے کیسی کو محسوس کرتی مڑی اور سامنے بلیک ماسک سے چہرہ ڈھپے جس سے اسکی گہری سپاٹ آنکھیں ہی دیکھای دے رہی تھی شرٹ خو*ن سے بھری تھی وہ ڈر گی تھی ہاتھ سے گلاس گر گے چکنا چور ہوا تھا لیکن وہ خود کانچ لگنے سے بچ گی تھی

اس شخص کے ہاتھ میں ایک خن*جر پکڑا ہوا تھا وہ چلتا اسکے بلکل قریب جا کھڑا ہوا اس پر سرار شخص کی سپاٹ آنکھیں ایک پل کے لیے اسکی معصوم سی صورت میں اٹکی تھی

نظریں بھٹک کر اسکے ڈر و خو*ف سے کپکپاتے لبوں پے گی تھی لیکن پھر سر جھٹکا تھا

اس معصوم کی تو سہمی نظریں اسکے خو*ن سے بھری شرٹ پے تھی اسکی تو مدد کے لیے آواز بھی نہیں نکلی تھی

خو خو*ن "اسکی سہمی خو*ف ناک سی ہلکی سی آواز نکلی تھی سہمی " آنکھیں پر سرار شخص کی خو*ن سے رنگی شرٹ پے تھی جن میں خو*ف سے نمی در آی تھی

اس شخص نے ہاتھ میں تھاما خن*جر اسکی گال پے رکھا تھا جس سے وہ نازک وجود اور سہما تھا

اگر تم نے کیسی کو بتایا کہ تم نے کسی کو یہاں دیکھا ہے تو تمھارے ساتھ "
اسے بھی نہیں چھوڑو گا جس کو تم نے بتایا سمجھی" اس شخص نے گھمبیر
سرگوشی کی تو وہ نازک وجود اسکی آواز سے اور ڈری گی سہمی آنکھوں سے
ایک نظر اسکی ماسک لگے چہرے کو دیکھا جس کی آنکھیں بلکل سپاٹ تھیں

ایک دفعہ پھر سے نظریں اسکی خو*ن آلود شرٹ پے گی تو آنکھوں میں مزید
آنسو میں آگے تھے

بولو بتاو گی کیا" اس پر سرار شخص نے پھر سے گھمبیر لہجے میں تھوڑا سختی سے "
کہا تو وہ ڈرتے سر نفی میں ہلا گی اور پر سرار شخص اسکی گال سے خن* جر پیچھے
کرتا اسے ایک نظر دیکھتا یونہی جیسے آیا تھا وہاں سے نکلتا گیا

اور وہ ڈر سے کانپتی نیچے بیٹھتی گی اور آنسو بہانے لگی اسے خو*ن دیکھ کر کیا کچھ یاد نا آیا تھا اسکی حالت ہمیشہ ہی خو*ن دیکھ کر ایسی ہو جاتی تھی

ابھی وہ رو ہی رہی تھی کہ وجدان وہاں آیا اور اسے یوں بیٹھا دیکھ کر جلدی سے اسکے قریب آتے اسکے پاس بیٹھا

کیا ہوا تمھیں ” وجدان نے اسکا آنسو سے تر چہرہ دیکھے پریشان ہوتے پوچھا ”

اور معصومہ جلدی سے اسکے گلے لگی تھی وجدان تو ساکت ہی رہ گیا تھا اسکے یوں گلے لگنے پے دل بے ساختہ دھڑکا تھا

وجدان نے اسے پیچھے کرنا چاہا لیکن اسکی سسکیاں سنتے کرنا پایا تھا اور اپنا بازوں کا حصار اسکے گرد قائ م کیا

❤❤❤❤

وجدان کب سے یونہی معصومہ کے گرد حصار قائم کیے بیٹھا رہا تھا اور معصومہ بری طرح رو رہی تھی

"معصومہ خاموش ہو جاؤ سب ٹھیک ہے چلو اٹھو کمرے میں چلو" وجدان نے معصومہ کے بال سہلاتے نرمی سے کہا ساتھ پیچھے کرنا چاہا لیکن معصومہ بہت بری طرح ڈری ہوئی تھی اسی لیے پیچھے نہیں ہو رہی تھی

وجدان نے زبردستی معصومہ کو پیچھے کرتے کھڑا کیا تھا معصومہ نے مضبوطی سے وجدان کے بازو کو تھام رکھا تھا جیسے اگر اس نے چھوڑ دیا تو وجدان چلا جائے گا

" چلو کمرے میں " وجدان کہتا اسکے گرد اپنے بازو کا حصار قائم کرتا اسے اس کے کمرے میں لایا تھا وجدان معصومہ کا بے حد ڈرا ہونا محسوس کر چکا تھا

" چلو بیٹھو یہاں " وجدان نے بیڈ کے قریب جاتے اسے بیٹھایا معصومہ نے ابھی بھی اسکا ہاتھ تھام رکھا تھا

" معصومہ چھوڑو مجھے کیسی کو بلا لینے دو " وجدان نے معصومہ سے نرم لہجے میں کہا وہ یہاں یوں معصومہ کے پاس آدھی رات کو نہیں روکنا چاہتا تھا اس لیے چاہتا تھا کہ حبہ کو بلا لاے

" ن نہیں آ آپ نا ج جاے ورنہ وہ آج جاے گا پ پلیز نا جاے " معصومہ نے روتے اٹکتے کہا تو وجدان خاموشی سے وہی بیٹھ گیا اسے زرا نہیں اچھا لگ اس کا یوں ڈرنا، رونا

بتاو کون آجاے گا‘‘ وجدان نے پوچھاوہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے ’’

ن نہیں م میں نہیں بتاو گی وورنہ ووہ سب کوم ما* ردے گا‘‘ معصومہ نے ’’ ڈرتے روتے ہوے کہا وجدان کا ہاتھ ابھی بھی تھام رکھا تھا اسے نہیں پتہ تھا وہ ڈر کے ما* رے کیا کہہ رہی ہے

اچھا بس کوی نہیں یہاں تم رو نہیں میں یہی ہوں تمھارے پاس کوی کچھ ’’ نہیں کہے گا‘‘

وجدان اسے اور پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا ایسی لیے خاموش ہو گیا یہ سوچ کر کہ بعد میں پوچھ لے گا

پ پکانا آپ کہیں نہیں جاے گے‘‘ معصومہ نے پوچھا’’

ہاں پکا لیٹ جاؤ اور پانی لا کر دوں وہ پی لو" وجدان نے کہا"

ن نہیں م مجھے نہیں پینا آپ چلے جاے گے مجھے ڈر لگ رہا ہے" معصومہ" نے آنسو بہاتے کہا تو وجدان خاموش ہو گیا معصومہ کو جتنی پیاس لگی تھی ڈر کی وجہ سے وہ بھول ہی گی تھی کہ وہ پانی پینے گی تھی

اچھا نہیں جاتا" وجدان نے کہا تو معصومہ یونہی اس کا ہاتھ تھامے لیٹ گی" وجدان نے ایک ہاتھ سے معصومہ پے ہاتھ لحاف اوڑھانا جانے کتنی دیر بعد معصومہ کو نیند آنے لگی وجدان نے اسے سوتا دیکھ کر سکون کا سانس لیا وہ صبح پوچھنے کا ارادہ رکھتا تھا

وجدان اٹھنے لگا کہ نظر اسکی سائیڈ ٹیبل پے پڑی تصویر پے گی تھی جہاں ایک بچی یقین وہ معصومہ تھی اور ساتھ اسکے والدین ہو گے

وجدان نے بے ساختہ وہ تصویر اٹھای تھی حیرت کا جھٹکا لگا تھا آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا حیرت ،بے یقنی ،پریشانی کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا کیسی سے کیا ہوا وعدہ ایک معصوم پیاری سی بچی اسکا ہنسنا ،رونا اسکی باتیں تو کیا وہ بھول گیا تھا کیسی سے کیا ہوا وعدہ ہاں وہ بھول گیا تھا اپنے دکھ میں وہ سب بھول گیا تھا

آج اس تصویر کو دیکھتے بارہ سال بعد اسے کیسی سے کیا وعدہ یاد آیا تھا

افففف خدایا کیا میں اپنا وعدہ بھول گیا تھا اور تو یہ کیا وہی۔۔۔۔۔"وجدان" نے کرب سے سوچا تھا نظر معصومہ کے چہرے پے گی جو سوتے ہوے بھی شاید ڈر رہی تھی چہرے پے آنسوں کے نشان واضح تھے

وجدان وہ تصویر رکھتا قدم باہر کو بڑھاے تھے کہ معصومہ کی بڑبڑاہٹ پے روکا

"معصومہ ادھر" ب بابام مر دیاب باباکوخ خو*ن م میرے باباکومت مارو" ادھر سر مارتی سوتی کہہ رہی تھی وجدان گبھرتا جلدی سے اسکے قریب آیا تھا

"معصومہ اٹھو دیکھو میں یہی ہوں" وجدان معصومہ کا ہاتھ تھامے کہنے لگا لیکن معصومہ شاید نیند میں ہی تھی کافی دیر وہ کچھ نا بولی تو وجدان باہر نکلا تھا رخ سیدھا صارم کے روم کا تھا وجدان نے دروازہ ناک کیا تو صارم نے کھولتے حیرت زدہ ہوتے اسے دیکھا

کیا ہوا“ صارم نے حیران ہوتے پوچھا راکب جو کال سننے سگنل نا ہونے کی وجہ سے باہر آیا تھا دونوں کو کھڑا دیکھ کر جلدی سے انکے پاس آیا تھا

کیا ہوا سب خیریت ہے“ راکب نے فکر مند لہجے میں پوچھا”

وہ معصومہ۔۔۔۔“ ابھی وجدان نے اتنا ہی کہا تھا دونوں ایک ساتھ بولے”

کیا ہوا معصومہ کو وہ ٹھیک تو ہے“ صارم اور راکب نے فکر مند لہجے میں کہا” تو وجدان سختی سے لب آپس میں بند کر گیا اور سب بتا گیا تو وہ دونوں بھی بے حد پریشان ہوے

میں حبہ کو اسکے پاس چھوڑ آتا ہوں کہیں پھر نا ڈر جاے“ صارم نے کہا تو” راکب اور وجدان سر ہلا گے

صارم نے حبہ کے کمرے میں جاتے حبہ کے پاس آیا جو سو رہی تھی ایک دو آواز کے بعد حبہ نے اٹھ کر صارم کو پریشان ہوتے دیکھا

کیا ہوا صارم“ حبہ نے پریشان ہوتے پوچھا”

وہ معصومہ کے پاس جاو وہ ڈر گی ہے ابھی تو ویسے سو رہی ہے پر کہیں اٹھ ” نا جاے دوبارہ“ صارم نے کہا تو حبہ جلدی سے معصومہ کے کمرے میں گی تھی اور صارم نیچے

کچھ دیر بعد صارم اور راکب اپنے کمروں میں چلے گے تو وجدان اپنے کمرے میں آ گیا نیند تو اسے پہلے ہی کم آتی تھی لیکن آج تو شاید آنی ہی نہیں تھی

صبح کے نو بج رہے تھے جب معصومہ کی آنکھیں کھولی تو رات ہوئے سارا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا آج کیسی نے بھی اسے نہیں اٹھایا تھا وجدان نے بھی اسے اٹھانے کے لیے نہیں کہا تھا

معصومہ کی آنکھ کھولی تو پہلی نظر دوسری طرف بیٹھی انیتا پے پڑی تھی جو موبائی ل چلا رہی تھی

انیتا صبح ہی معصومہ کے پاس آکر بیٹھی تھی حبہ اور انیتا کو صارم نے یہی کہا تھا کہ وہ خواب میں ڈر گی ہے اور وجدان نے معصومہ کی حالت بتادی تھی اس کے کہے الفاظ بھی بتادیے تھے

آپی''معصومہ نے انیتا کو سہمی آواز میں مخاطب کیا تو انیتا جلدی سے موبائل رکھتی معصومہ کی طرف متوجہ ہوی

جی گڑیا''انیتا نے پیار کہا معصومہ کی آنکھوں میں آنسو آگے تھے''

آآپی م مجھے ڈڈر لگ رہا ہے''معصومہ نے نم آواز میں کہا''

گڑیا سب ٹھیک ہم سب یہی ہیں ہمم چلو ابھی جلدی سے اٹھو اور فریش ہو جاو دیکھو نو بج گے ہیں''انیتا نے کہا تو معصومہ سر ہلاتے اٹھ بیٹھی

اچھا اب جلدی سے فریش ہو جاو پھر ہم باہر جاتے ہیں''انیتا نے کہا''

اوکے آپی آپ کہیں نا جاے گا میں ابھی آتی ہوں''معصومہ نے کہا''

میں یہی گڑیا جاو جلدی سے جاواب ''انیتا نے کہا تو معصومہ جلدی سے ''
فریش ہونے چلی گی تھوڑی دیر بعد فریش ہوتی باہر آی تو انیتا نے اسکے بال
بنائے اور دونوں باہر آی

لاونج میں آی تو سب وہی تھے وجدان بھی آج گھر ہی تھا

معصومہ گڑیا کیسی ہو اب ''راکب نے پیار سے کہا وجدان کا دھیان ''
معصومہ کی طرف ہی تھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

بھای ٹھیک ہوں ''معصومہ نے کہا لہجے میں اداسی صاف محسوس ہوی تھی ''
سب کو

اچھا ہماری گڑیا بتاے کیا کھاے گی تمھارا یہ بھای جلدی سے لے کر آے گا" اس کے لیے" صارم نے پیار سے کہا وہ معصومہ کی اداسی ڈر ختم کرنا چاہتے تھے وہ چاہتے تھے کہ وہ ڈر سے باہر نکلے انہیں پتہ تھا اگر وہ معصومہ کو اپنی باتوں میں الجھاے گے تو وہ الجھ جاے گی پہلے بھی تو ایسا ہی وہ کرتے تھے جب بھی وہ ڈرتی تھی

کچھ نہیں بھای" معصومہ نے اداس ہوتے کہا اس کا آج کچھ بھی کرنے کو" دل نہیں کر رہا تھا

کیوں نہیں بھ ئی ی اچھا ہے زیادہ منگوانا اپنے بھای سے زیادہ سے پیسے" خرچ کرواو ورنہ صارم ہاتھ نہیں آے گا" حبہ نے مسکراتے کہا تو معصومہ زرا سا مسکرا دی

ٹھیک ہے بھای آپ مجھے میرا فیورٹ سب لا دیجے میں سب کھالوں گی"
"معصومہ نے کہا

چلو ٹھیک ہے میں لے کر آتا ہوں" صارم نے کہا"

پہلے ناشتہ کرو باہر کی کوی چیز صبح صبح نہیں کھانی ہے" وجدان نے کہا تو"
معصومہ کا منہ بناسب نے اسے دیکھا

کیوں میں ابھی کھاو گی" معصومہ نے ضد سے کہا تو وجدان نے اسے دیکھتا"
رہ گیا

اچھا صرف دودھ پیو لو پھر کھالینا" وجدان نے نرمی سے کہا وجدان کا لہجہ"
خود باخود ہی نرم پڑ گیا تھا اکب وجدان کی فکر مندی پے مسکرا دیا

ٹھیک ہے‘‘معصومہ نے کہاتو وجدان بھی سر ہلا گیا’’

صارم معصومہ کے لیے لینے جانے لگا کہ وجدان کی آواز پے روکا

صارم روکو میں آڈر ہی کر دیتا ہوں‘‘وجدان نے کہا’’

وجدان میں لے آو گا تم رہنے دو‘‘صارم نے کہا’’

نہیں میں کر دوں گا‘‘وجدان نے کہاتو صارم سر ہلا گیاانیتااور حبہ نے’’
وجدان کو حیرت سے دیکھا تھاوہ شاک پے شاک ہی دے رہا تھا

حبہ معصومہ کے لیے دودھ لے آئی تو معصومہ نے پی لیا اور کچھ دیر بعد وجدان کا معصومہ کے لیے کیا آڈر بھی آگیا تھا

معصومہ نے کھا لیا تو معصومہ، حبہ اور انیتا گارڈن میں آگی اور اس کے ساتھ باتیں کرنے لگی تا کہ وہ انکی باتوں میں الجھی رہے اور معصومہ بھی کچھ نا کچھ بہتر ہو گی تھی

لیکن ڈر بھی لگ رہا تھا اگر وہ شخص پھر سے آگیا تو لیکن یہ خیال بھی آجاتا کہ اگر وہ کیسی کو نہیں بتاے گی تو وہ شخص اسے یا کیسی کو کچھ نہیں کہے گا ایسی لے وہ کیسی کو نہیں بتا رہی تھی

راکب نے معصومہ سے کہا تھا کہ وہ گھومنے پھیرنے کہیں جاے لیکن معصومہ نہیں گی تھی اسکا دل نہیں کر رہا تھا سارا دن یونہی گزر گیا تھا

اسوقت وجدان کے علاوہ سب ہی اسوقت گاڈرن میں بیٹھے ہوے تھے جب معصومہ نے غور کیا تو گیٹ پے کیسی ن ئی ے گارڈ کو کھڑے دیکھا کیونکہ وہ جب سے آی تھی وہاں ان گاڈرز کو نہیں دیکھا تھا

بھای یہ گاڈرز تو ن ئی ے ہیں نا تو دوسرے پہلے والے کہاں ہیں‘‘معصومہ’’ نے پوچھا تو صارم اور راکب نے ایک دوسرے کو دیکھا

‘‘گڑیا وہ وجدان نے ان دونوں کو نکال دیا ہے’’
صارم نے کہا

وہ کیوں نکلا‘‘معصومہ نے پوچھا جبکہ اور انیتا بھی خاموشی سے سن رہی تھی’’

وہ اس لیے گڑیا کیونکہ تم باہر چلی گی تھی ناتو وہ وجدان نے کہا ان دونوں کی ”
ڈیوٹی تھی کہ وہ دیکھتے کہ کون اندر جا رہا ہے اور کون نہیں لیکن انہوں نے
دھیان نہیں دیا اس لیے“ صارم نے کہا

اور بچارے غریب بھی تھے“ راکب نے افسردہ ہوتے ہوے کہا تو ”
معصومہ کی آنکھیں یہ سوچ کر ہی نم ہو گی کہ اس کی وجہ سے کوی نوکری سے
نکل گیا

بھای کھڑوس نے کیوں نکلا قصور تو میرا تھا نا کہ میں نے کیسی کو بتایا بھی ”
نہیں اب وہ بچارے کیا کریں گے“ معصومہ نے لہجے میں اداسی لاتے کہا

ہمم یہ تو ہے وجدان مان تو سکتا ہے لیکن منا ے گا اب کون ہم تو منا چکے ہیں ”
لیکن وہ نہیں مانا“ راکب نے مایوس ہوتے کہا

میں مانا کر دیکھوں شاید مان جاے اس دن بھی تو باہر جانے کے لیے مان "
گے تھے نا "
معصومہ نے کہا

ہاں ہو سکتا ہے تم دیکھ لو " راکب نے کہا "

اور اگر وجدان بھای نا مانے تو " انیتا نے کہا "

نہیں میں منا لوں گی دیکھے گا ابھی جا کے کہتی ہوں " معصومہ کہتی اندر کو "
بڑھ گی تو راکب اور صارم نے ایک دوسرے کو زرا مسکرا کے دیکھا

معصومہ لاونج میں گی تو وجدان اسے سامنے ہی لاونج میں آتا دیکھا دیا

وجدان نے معصومہ کو خود کیطرف آتے دیکھ کر وہی روک گیا

وہ مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے ‘‘معصومہ نے کہا’’

کیا بولو‘‘ وجدان نے پوچھا’’

آپ نے ان بچارے گاڈرز کو کیوں نکلا ہے غلطی تو میری تھی نا‘‘معصومہ ’’ نے کہا

غلطی ان کی تھی انہوں نے اپنا فرض ٹھیک سے نہیں نبھایا‘‘ وجدان نے کہا’’

"نہیں میں چھپ کر گی تھی انکی غلطی نہیں تھی میری تھی ناتو پلیز ان کو واپس نوکری دے دے نابچارے کیا کریں گے پلیز" معصومہ نے التجھا یا کہا تو وجدان نے گہرا سانس لیا آج تو معصومہ کو وہ ڈانٹ کر اور رولانا نہیں چاہتا تھا

"اچھا ٹھیک ہے لیکن آئی ندہ ایسا کچھ نہیں ہونا چائی یے وہ دونوں آجاے گے تم پریشان ناہو"
وجدان نے صوفے پے بیٹھتے معصومہ کو کہا تو معصومہ خوش ہو گی

"تھنکیو اب میں ایسا نہیں کرو گی" معصومہ نے خوش ہوتے سر ہلاتے کہا تو وجدان بھی سر ہلا گیا معصومہ واپس جانے لگی کہ وجدان کی آواز پے روکی وہ چاہتا تھا کہ وہ اس سے باتیں کرے

کہاں جارہی ہو"وجدان نے بے اختیار پوچھا تھا"

"وہ میں باہر سب کو بتانے کہ آپ مان گے ہیں"
معصومہ نے کہا

اچھااور آج کہیں گی کیوں نہیں تمھیں تو گھومنے پھرنے کا بہت شوق ہے نا"
"وجدان نے کہا

ہاں ہے تو لیکن آج میرا دل نہیں کر رہا"معصومہ نے اداس ہوتے کہا"

اچھااور بتادو جو کھانا ہے میں کوک سے کہہ کر بنوادوں گا مکرونی، پاستہ اور"
کھیر کا میں کہہ چکا ہوں کچھ اور کھانا ہے تو بتادو"وجدان نے کہا

"واو اتنا کچھ ایک ساتھ تو پھر بریانی بھی بنوادیجے نا" معصومہ نے کہا تو وجدان کے لب مسکرادیے یعنی ابھی اور بھی کھانا تھا

"اوکے کہہ دیتا ہوں" وجدان نے کہا تو معصومہ مسکرادی

"اچھا میں سب کو بتا کر آتی ہوں کہ آپ مان گے ہیں اور میرے لیے اتنا کچھ بھی بنوا رہے ہیں" معصومہ خوش ہوتی باہر کو بغیر وجدان کی بات سنے بھاگ گی وجدان نے اپنا سر پکڑا اب پھر سے راکب اور صارم شروع ہو جاے گے

"آپی بھای آپ کو پتہ ہے وجدان بھای مان گے ہیں ان دونوں گاڈزر کو واپس بلانے پے اور انہوں نے میری پسند کا کھانا بھی بنوادیا ہے اور انہوں نے پوچھا کچھ اور کھانا ہے تو میں نے کہہ دیا بریانی بھی اب وہ بھی بنوادے

گے ''معصومہ نے سب کے پاس آتے خوش ہوتے بتایا تو سب مسکرا دے

راکب نے صارم کو آنکھ ماری جو صارم سمجھتا مسکرا دیا

♥♥♥♥

رات کو سب نے کھانا کھالیا تو وجدان کے علاوہ سب ہی لاونج میں بیٹھ کر

باتیں کرنے لگے صارم اور حبہ ایک صوفے پے اور راکب ایک پے اور انیتا

اور معصومہ ایک پے بیٹھ گی

اب کافی رات ہو چکی تھی لیکن سب وہی بیٹھے تھے

یار کوی شعر و شاعری ہی ہو جاے'' راکب نے کہا''

اوکے'' صارم نے کہا''

پر مجھے تو آتے ہی نہیں ہے ''معصومہ نے کہا''

تو کوئی بات نہیں گڑیا تم سن لینا'' انیتا نے مسکرا کے کہا تو معصومہ بھی مسکرا''

اچھا میرا سنے سب'' راکب نے کہا''

سناؤ'' صارم نے کہا''

عرض کیا ہے''

میرا دل ٹوٹا ہے جوتی نہیں
عرض کیا ہے

میرا دل ٹوٹا ہے جو تی ہے جو تم کہتی ہو تمھارے محلے نا آو

راکب کا اتنا کہنا تھا اور صارم جو اسے کچھ سخت سنانے لگا تھا کہ خاموش ہوا تھا

کیونکہ سب سے اونچا قہقہ معصومہ کا تھا

وجدان جوان سب کو کمروں میں جانے کا کہنے آیا تھا کہ ایکدم معصومہ کو قہقہ لگاتے دیکھ کر تھما تھا آس پاس دھندلا دھندلا دیکھای دینے لگا تھا دیکھای دے رہا تھا تو صرف معصومہ کا مسکراتا ہوا چہرہ

افففف بھای یہ کیا تھا“ معصومہ نے ہنستے ہوے کہا تو راکب بھی ہنس دیا”

یہ شعر تھا‘‘ انیتا نے صدمے سے کہا حبہ بھی ہنس دی صارم نے مسکراتے ’’
نفی میں سر ہلایا

جلتی رہو میرے ٹیلنٹ سے چڑیل‘‘ راکب نے کہا’’

یہ آپ کا ٹیلنٹ تھا‘‘ انیتا نے ہنس کے طنز کیا ابھی راکب کچھ کہتا معصومہ ’’
بول پڑی

آپی اتنا تو مزے کا سنایا ہے‘‘ معصومہ نے ہنستے کہا تو سب مسکرا دیے ’’

دیکھا میری گڑیا سمجھتی ہے میرے ٹیلنٹ کو تم نہیں سمجھ سکتی‘‘ راکب نے ’’
کہا

انیتا ابھی کچھ کہتی وجدان جو معصومہ میں کھویا تھا کہ سر جھٹکتا نیچے آیا اور ان سب سے مخاطب ہوا

اتنی دیر ہو گی ہے سو جاو‘‘ وجدان نے کہا’’

ہاں بس ہم جا رہے رہے‘‘ صارم نے کہا تو وجدان سر ہلا گیا ایک نظر’’ معصومہ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی آنکھوں میں نیند تھی

’’ چلو معصومہ آج میں تمھارے ساتھ سو گی’’

انیتا نے کھڑے ہوتے کہا انہیں پتہ تھا معصومہ کا ڈر اتنی جلدی ختم نہیں ہونا ہے

راکب بھائی پھر سے کوی اتنے مزے کا شعر مجھے سنایے گا ٹھیک "
ہے "معصومہ نے کھڑے ہوتے مسکراتے راکب سے کہا تو سب مسکرا دیے
وجدان کے لب بھی مسکرا دیے

ٹھیک ہے گڑیا اگر میرے دماغ میں آیا تو ضرور ورنہ لوگوں کو تو میری قدر "
ہی نہیں ہے "راکب نے معصومہ کو کہتے انیتا کو دیکھتے کہا تو انیتا نے منہ بنایا

اسے ٹینلٹ سے توبہ ہے میری انیتا نے ہنس کر طزیہ کہا "

چڑیل تمھیں خود تو کچھ آتا نہیں ہے اور مجھ سے جل رہی ہو "راکب نے "
کہا ابھی پھر سے انیتا کچھ کہتی معصومہ بول پڑی

آپی باقی کل لڑ لیجے گا ابھی مجھے نیند آرہی ہے تو چلیں سونے ‘‘معصومہ نے ’’
انیتا کا ہاتھ تھامتے کہا تو سب ہی مسکرا دیے انیتا بھی مسکراتی اس کے ساتھ اوپر
بڑھی وجدان تب تک دیکھتا رہا جب تک معصومہ کمرے میں داخل نا ہو گی
اور اسکے بعد خود بھی اپنے کمرے میں چل دیا

بھ ئی ی میں بھی جا کر سوتا ہوں ‘‘راکب کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا تو ’’
صارم نے حبہ کو مسکرا کے دیکھا اور اس کا ہاتھ تھامتے اپنے کمرے کی طرف
لے گیا

کمرے میں آتے صارم نے دروازہ بند کرتے بیڈ پے آتے حبہ کو اپنے حصار
میں لیتا لیٹ گیا تو حبہ شرم سے پلکیں جھکا گی صارم نے مسکرا کے حبہ کے
ماتھے پے بوسہ دیا

آج تم میرے ساتھ سو جاو" صارم نے کہا تو حبہ نے صارم کو گھور کر دیکھا"

صارم آپ بھی نا کچھ بھی کہہ دیتے ہیں اچھا نہیں لگتا ایسے" حبہ نے کہا تو"
صارم مسکرا دیا

اچھا چلو مجھ غریب پے کچھ رحم کر واور کچھ دیر باتیں ہی کر لو" صارم نے"
چہرہ لٹکائے کہا تو حبہ مسکرا دی

جی یہ کر سکتی ہوں" حبہ نے کہا تو صارم نے مسکراتے حبہ کی گالوں کو"
شدت سے چھوا تو حبہ شرم سے پلکیں جھکا گی
صارم نے ایک نظر اسکے سرخ چہرے کو دیکھتے حبہ کی گردن پے اپنے ہونٹ
رکھے تو حبہ کپکپاہ کے رہ گی دل کی دھڑکن تیز ہوی تھی صارم نے گردن
سے لب ہٹاتے حبہ کے ہونٹوں پے جھکا

کچھ پلوں بعد صارم نے پیچھے ہوتے حبہ کے گلابی چہرے کو مسکرا کے دیکھتے حبہ کے گرد اپنے بازو کا حصار کرتے لیٹ گیا

افففف یہ انتظار کب ختم ہو گا جب تم ہمشہ کے لیے میری ہو جاو گی“ صارم” نے ذو معنی انداز میں حبہ کے کان میں کہتے کان کی لو چھوا تو حبہ شرم سے صارم کے سینے میں چہرہ چھپاہ گی تو صارم بھی مسکرا دیا

کافی دیر دونوں باتیں کرتے رہے تھے پھر حبہ اپنے کمرے میں چل دی 💖💖💖💖

اسوقت بوس، علی، بی آر اور ڈی کے بیٹھے ہوے تھے

بوس کے ہونٹوں پے ایک مسکراہٹ تھی جو تینوں نے ہی نوٹ کی تھی

ہمم ہمم کیا بات ہے بوس بڑھا مسکرایا جا رہا ہے لگتا ہے کیسی کو یاد کر کے "
مسکرایا جارہا ہے "بی آر نے کہا تو بوس نے ایک نظر اسے دیکھ کر زرا سا مسکرا
دیا

اوو تو سچ میں کیسی کو یاد کر کے مسکرایا جا رہا ہے "ڈی کے نے بھی مسکرا کے "
کہا علی بھی مسکرا دیا

"تم تینوں اپنے کام سے کام رکھو سمجھے "
بوس نے کہا تو تینوں ہی ہنس دیے

بوس نے گھور کر دیکھا

یہ لڑکی تو میرے حواسوں پہ چھانے لگی ہے" بوس نے دل میں سوچا"
لبوں پہ مسکراہٹ تھی

❤❤❤❤❤❤❤❤

❤❤❤❤

کیف ابھی وجدان کے گھر آیا تھا شام ہو چکی تھی

اسوقت لاونج میں صارم، راکب اور کیف بیٹھے ہوے تھے

وجدان کمرے میں تھا وہ ابھی آفس سے واپس آیا تھا تو فریش ہونے چلا گیا

انیتا کچن میں پانی پینے آئی تھی کہ راکب بھی اسکے پیچھے آگیا

راکب نے ایک نظر انیتا کو مسکرا کے دیکھا تھا جو اپنے دھیان پانی پی رہی تھی

انیتا راکب نے حواسوں پے چھا رہی تھی جو وہ خود بھی محسوس کر چکا تھا

کیا کر رہی ہو چڑیل ‘‘ راکب نے جان بوجھ کر کہا تھا جانتا تھا ابھی لڑے گی ’’
اب تو راکب کو بھی مزہ آنے لگا تھا انیتا سے لڑنے کا

کیا جن جی آپ اللہ نا کرے آندھے ہو گے ہیں جو دیکھای نہیں دے رہا کہ ’’
میں کیا کر رہی ہوں ‘‘ انیتا نے کہتے منہ بنایا

آندھا تو ہو رہا ہوں تمھارے پیار میں ‘‘ راکب دھیرے سے بڑ بڑایا تو انیتا ’’
نے سننے کی کوشش کی جو وہ سمجھ نا پای تھی

جن کیا کہہ رہے ہیں‘‘ انیتا نے آی ابرو اچکاتے پوچھا’’

کچھ نہیں چڑیل مجھے دو یہ گلاس پانی پینے دو‘‘ راکب نے کہتے انیتا کا جوٹھا’’ گلاس اٹھاتے پانی ڈالا

توانیتا نے حیران نظروں سے راکب کو دیکھا

یہ تو میرا جوٹھا گلاس ہے آپ اس میں کیوں پی رہے ہیں‘‘ انیتا نے حیرت’’ سے کہا

لیکن راکب نے خاموشی سے پانی پیتے انیتا کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

تو کیا ہوا اگر تھا بھی تو مجھے فکر نہیں پڑتا" راکب نے پانی پیتے کہا تو انیتا پھر بھی حیران تھی

اسے یاد نہیں پڑتا کہ راکب نے کبھی اسکا جوٹھا کھایا ہو

اب تو مجھے لگتا ہے آپ کا دماغ بھی الٹ گیا ہے" انیتا نے حیران ہوتے کہا تو" راکب ہنس دیا

چڑیل مجھے تو لگتا ہے تمھارا خراب ہو گیا جو اتنی چھوٹی سی بات کو سوچ رہی ہو" راکب نے کہا تو انیتا نے منہ بسور کے راکب کو دیکھا تو راکب مسکراتا باہر نکلا

♥♥♥♥

وجدان بھی لاونج میں آکر بیٹھ گیا اور چاروں باتیں کرنے لگے

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے جب وجدان کی نظر معصومہ پے گی جو نیچے آ رہی تھی

معصومہ تیزی سے سیڑھیاں اپنے دھیان اتر رہی تھی کہ آخری سیڑھی اترتے ایکدم پاوں مڑا تھا

آہہہ ،،معصومہ کی چیخ نکلی تھی ساتھ ہی نیچے گری تھی سب اسکی طرف متوجہ ہوے تھے

وجدان جو اسے ہی دیکھ رہا جلدی سے اٹھ کر اسکے پاس پہنچا تھا
صارم ،راکب بھی جلدی سے معصومہ کی طرف بھاگے تھے اور کیف بھی متوجہ ہوا تھا

اور حبہ اور انیتا جو اوپر سے آ رہی تھی وہ بھی جلدی سے نیچے آی تھی

پاگل بھاگ کے کیوں آئی ہو میں نے اس دن بھی کیا تھا نا کہ آرام سے آیا کرو" وجدان نے غصہ سے کہا

"وہ میں بھول گئی تھی ایک تو میرے چوٹ لگی ہے اور اوپر سے آپ ڈانٹ رہے ہیں"

معصومہ نے روتے ہوئے کہا تو وجدان نے گہرا سانس لیا

"میں ڈانٹ نہیں رہا سمجھا رہا ہوں کہ اگر زیادہ لگ جاتی سیڑھوں پے بھاگتے نہیں ہے" وجدان نے نرم لہجے میں کہا معصومہ کو روتا دیکھ کر لہجے میں نرمی خود با خود ہی آ گئی تھی

"او کے اب نہیں بھاگوں گی" معصومہ نے روتے ہی کہا تھا

باقی سب تو منہ کھولے وجدان کو دیکھ رہے تھے کہ وجدان جو ہر بات پہ لڑتا ہے معصومہ کے ایک دفعہ رو کے کہنے پہ کیسے نرم پڑ گیا تھا

آہہہ میرا پاوں درد کر رہا ہے“معصومہ نے پاوں پہ ہاتھ رکھتے کہا آنکھوں“ میں تکلیف سے آنسو چمکے تھے

حبہ اٹھاو معصومہ کو“ صارم نے کہا“

توانیتا اور حبہ نے سہارا دینا چاہا

لیکن وجدان کیسی کے بھی کچھ کہنے سے پہلے معصومہ کو بازو سے تھامتا کھڑا کر گیا تھا

معصومہ نے اپنا سارا وزن وجدان پے ہی ڈال دیا کیونکہ ایک پاؤں پے وزن نہیں آ رہا تھا

وجدان نے سہارا دیے قریب ہی صوفے پے بٹھایا معصومہ تکلیف سے آنسو ہی بہا رہی تھی

کیف یار دیکھ "راکب نے کیف سے پریشان لہجے میں کہا تو کیف سر ہلاتا"
معصومہ کے قریب نیچے بیٹھتا
معصومہ پاؤں پکڑتا ابھی چیک کرنے لگا

وجدان کو ایکدم کیف کا ہاتھ معصومہ کے پاؤں پے لگانا آگ گیا تھا

" تم رہنے دو میں دیکھ لوں اٹھو یہاں سے "

وجدان سے برداشت نہیں ہوا تھا تو کہہ ہی دیا

کیف کے ساتھ ساتھ سب نے مڑ کر وجدان کو دیکھا تھا معصومہ تو بس رونے میں مصروف تھی

تو ڈاکٹر ہے "کیف نے آئی ابرو اچکاتے وجدان سے کہا تو وجدان نے سخت" نظروں سے کیف کو دیکھا تھا

" جب میں کہہ چکا ہوں دیکھ لوں گا میں"

وجدان نے سختی سے کہا تو کیف خاموشی سے اٹھ گیا

تو وجدان معصومہ کے پاس بیٹھتا اسکا پاوں چیک کرنے لگا اتنا تو وجدان خود چیک کر سکتا تھا اسے اتنا کرنا اتنا تھا

وجدان نے معصومہ کا پاوں نرمی سے ہاتھ میں تھامتے چیک کر رہا تھا کہ معصومہ کو درد نا ہو

کیا ہوا ہے" صارم نے پوچھا"

موچ آگی ہے ہلکی سی ہے صبح تک ٹھیک ہو جاے گی" وجدان نے کہا"

م مجھے بہت درد ہو رہا ہے" معصومہ نے روتے ہوے کہا تو سب نے فکر اور" پرشانی سے اسے دیکھا

گڑیا انشاء اللہ صبح تک ٹھیک ہو جاے گا تم تو بہادر ہو نا'' راکب نے کہا تو''
معصومہ نے سر ہلا دیا تو سب کے ہونٹ زرا سے مسکرا دیے

اچھا کیف بتا میڈیسن میں منگواتا ہوں'' صارم نے کیف سے کہا تو کیف نے''
ایک نظر وجدان کو دیکھا اتنا تو وہ سب سمجھ چکے تھے وجدان کو کیف کا ہاتھ
لگانا برا لگا تھا

کیف نے صارم کو ٹیوب اور درد کہ دوا بتای تھی

''اب میں اوپر کمرے میں کیسے جاو گی''
معصومہ نے روتے ہوے کہا

ابھی کوی کچھ کہتا کہ وجدان خاموشی سے کھڑا ہوتا معصومہ کو اپنے باوزوں میں اٹھا چکا تھا

آہہ یہ کیا کر رہیں آپ چھوڑے مجھے اگر ہم گر گے تو‘‘معصومہ نے چیختے’’ کہا تو وجدان نے اسے دیکھا تھا سب کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا انکے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا

نہیں گرتے‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ نے آنکھیں میچ لیں جیسے دیکھتے’’ وجدان کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے وجدان نے قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھاے

💖💖💖💖

وجدان نے معصومہ کو بیڈ پے آرام سے بیٹھایا معصومہ کے درد کی وجہ سے ابھی بھی آنکھوں میں نمی تھی اور رو رو کے گال اور ناک لال ہو گے تھے

ان کے پیچھے صارم، حبہ اور انیتا بھی شاک سے نکلتے ان کے پیچھے آ گے اور کیف بھی اپنے گھر کے لیے نکل گیا

دس منٹ بعد راکب بھی ٹیوب لے آیا وجدان ابھی تک معصومہ کے پاس کھڑا تھا انیتا معصومہ کے پاس بیٹھ گی

حبہ یہ لے لو لگ۔۔۔۔۔۔"ابھی راکب کا جملہ مکمل بھی نہیں ہوا تھا کہ " وجدان نے ٹیوب راکب کے ہاتھ سے کھینچ لی

راکب نے حیرت سے اپنے ہاتھ اور وجدان کو دیکھا

بھای میں لگا دیتی ہوں" حبہ نے کہا"

نہیں تم اسے تکلیف دو گی" وجدان نے حبہ سے کہا تو صارم انیتا حیران "
نظروں سے اور حبہ نے تو یہ بھی سوچا کہ وہ کیا لگا نہیں سکتی تھی

وجدان سب کو اگنور کرتا خود معصومہ کے پاوں پر آرام سے لگانے لگا
مجھے چکر آرہے ہیں" راکب نے کہا تو وجدان نے ایک گھوری سے اسے "
نوازا جس پے راکب نے آئی ابرو اچکاتے مسکرا کے وجدان کو دیکھا

وجدان نے نفی میں سر ہلاتے توجہ معصومہ کے پاوں کی طرف کی اور ٹیوب
نکالتے نرمی سے پاوں پے لگانے لگا

معصومہ درد تو نہیں ہو رہا" وجدان نے پوچھا حالانکہ جتنا آرام سے وجدان "
لگا رہا تھا درد تو کبھی ہو نا ہی نا تھا

جی تھوڑا تھوڑا ہو رہا ہے"معصومہ نے روتے ہوئے کہا"

انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا صبح تک"وجدان نے کہا تو معصومہ سر ہلا گئی"

وجدان نے بے حد نرمی سے ٹیوب لگاتے اٹھ کھڑا ہوا باقی سب کی تو نظریں وجدان پہ ہی تھی

انیتا معصومہ کے پاس ہی رہنا ایک منٹ دور نا جانا"وجدان نے انیتا کی طرف دیکھتے کہا جو خود تب سے وجدان کو دیکھ رہی تھی

اوکے بھائی"انیتا نے کہا تو وجدان سب کو پھر سے اگنور کرتا باہر نکلا تھا"

چاروں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا لیکن معصومہ کی وجہ سے بولے کچھ نہیں تھے

گڑیا اب رومت ہمم دیکھو ٹیوب لگادی ہے ناتو دیکھنا صبح تک ٹھیک ہو جاے گا" صارم نے کہا تو معصومہ سر ہلا گی

تو صارم اور راکب باہر چلے گے اور حبہ اور انیتا معصومہ کے پاس ہی بیٹھ گی

کچھ دیر بعد حبہ معصومہ کے پاس سے باہر آگی اسے صارم لاونج میں اکیلا بیٹھا دیکھای دیا

صارم کی نگاہ حبہ پے گی تو مسکرادیا حبہ بھی مسکراتی صارم کے پاس آکر بیٹھ گی

تو صارم نے حبہ کا ہاتھ تھام لیا

صارم وجدان بھای بدل رہے ہیں ہے نا“ حبہ نے کہا”

ہاں یہ تو مجھے بھی لگ رہا بلکہ کافی بدل گیا ہے“ صارم نے کہا”

جی بلکل بلکہ مجھے تو کچھ اور بھی لگ رہا ہے“ حبہ نے پر سوچ کہا تو صارم نے” آئی ابرو اچکاتے سوالیہ اسے دیکھا

کیا“ صارم نے کہا”

مجھے لگتا کہ وجدان بھای معصومہ سے پیار کرنے لگے ہیں دیکھا کتنا پریشان” ہوے ہیں“ حبہ نے کہا

ہمم“ صارم نے پر سوچ اتنا ہی کہا”

اچھا یار چائے ہی پلا دو“ صارم نے حبہ کو کہتے ساتھ حبہ کے ہاتھ کی پشت پے ہونٹ ہاتھ رکھے تو حبہ جلدی سے ہاتھ پیچھے کرتی ادھر ادھر دیکھنے لگی

صارم آپ بھی نا“ حبہ نے سرخ ہوتے کہا تو صارم ہنس دیا”

اچھا میں چائے لے کر آتی ہوں“ حبہ کہتی کچن کیطرف بڑھ گی تو صارم وہی اسکا انتظار کرنے لگا

کچھ دیر بعد حبہ چائے لے آئی تو دونوں پے باتیں کرتے ساتھ چائے پینے لگے

رات کا آخری پہر تھا چاروں گہری خاموشی چھای ہوی تھی

بوس نے ایک نظر پورے گھر کو دیکھتے قدم معصومہ کے کمرے کی طرف بڑھاے تھے

معصومہ کے کمرے کے باہر جاتے ایک نظر آس پاس ڈالتے دھیرے سے دروازہ کھولا تھا

نظر سامنے معصومہ پے گی جو بیڈ پے لیٹ تھی بوس نے قدم آگے بڑھاے معصومہ جو سو رہی تھی کہ درد کے مارے جاگی تھی انیتا ابھی پانی لینے کچن میں گی تھی

معصومہ کی سامنے نظر پڑی تو خوف کی لہر چہرے پے آی تھی

ڈر کے مارے تو الفاظ جیسے ختم ہی ہو گے تھے

بوس نے اس کے چہرے پے ڈر دیکھتے بھی اسکے قریب آیا تھا

ڈر کیوں رہی ہو ڈرو نا میں کچھ نہیں کہوں گا“ بوس نے اپنی گمبھیر آواز میں ”
کہا

آآپ ک کیوں آآے ہ ہیں م میں نے س سچی کیسی ک کون نہیں بتایا ت ”
تھا“ معصومہ کے ڈر کے مارے آنسو آنکھوں سے بہنے لگے تھے

ہممم کچھ نہیں کہوں گا آنسو صاف کرو“ بوس نے نرمی سے کہا ”

''س سچی کچھ ن نہیں کہیں گے''معصومہ نے ڈرتے نم آواز میں کہا

''ہاں کچھ نہیں کہوں گا''بوس نے کہا

''تو اس دن آآپ کے کپڑوں پے خون کیسے لگا تھا''معصومہ نے سہمی آواز میں کہا

''وہ وہ تو میں نے مرغی ذبح کی تھی نا اس لیے لگ گیا''بوس نے بہانا بنایا اور اپنے بہانے پے خود بھی حیران ہوا تھا کتنا عجیب لگا تھا یہ کہتے ہوے اسے معصومہ کے آنسو زرا اچھے نہیں لگ رہے تھے

اسوقت ڈی کے، علی اور بی آر بوس کو یوں کہتا دیکھ لیتے تو ضرور صدمے میں چلے جاتے

اچھا سچی'' معصومہ نے جلدی سے آنکھیں صاف کرتے کہا''

ہاں'' بوس نے کہا''

آہہ میرا پاوں'' معصومہ جو اپنا پاوں سیدھا کرنے لگی تھی کہ ایکدم درد ہوا تھا تو کہرا اٹھی''

کیا ہوا پاوں پے'' بوس نے پریشانی سے کہا''

درد ہو رہا ہے میں گر گی تھی'' معصومہ نے کہا''

تو ٹیوب لگاوا اچھا اب میں جاتا ہوں اور کیسی کو میرا نا بتانا اچھا'' بوس کو لگا کہ ''
کوی آرہا ہے تو معصومہ سے کہتا بالکونی کی طرف بڑھا اور وہاں سے ہی
غائی ب ہو گیا

معصومہ نے حیرت سے دیکھا انیتا نے کمرے میں آتے معصومہ کو جاگتے
دیکھا تو جلدی سے اسکی طرف آی
کیا ہوا معصومہ'' انیتا نے پوچھا''

آپی میرا پاوں میں درد ہو رہا ہے'' معصومہ نے کہا''

اچھا میں لگاتی ہوں'' انیتا نے کہا تو معصومہ سر ہلا گی وہ کیسی کو نہیں بتانا''
چاہتی تھی اسے ڈر تھا کہیں بوس کیسی کو کچھ کہہ نا دے

♥♥♥♥

ماضی۔۔۔۔۔

فواد صاحب شام کے وقت گھر آے تو انہیں لاونج میں ہی اپنی بیوی مل گی فواد صاحب مسکراتے ان کے پاس آے ثمرین بیگم بھی انہیں دیکھ کر مسکرا دی

میں آپ کے لیے پانی لے کر آتی ہوں" ثمرین بیگم نے کہا تو فواد صاحب" سر ہلاتے لاونج میں ہی بیٹھ گے

فواد صاحب اور ثمرین بیگم کی شادی لو میرج تھی وہ دونوں یونی ایک ساتھ پڑے تھے فواد صاحب کو ثمرین بیگم سے پیار ہو گیا اور پیار تو ثمرین بیگم بھی کرنے لگی تھی

لیکن لڑکی ہونے کی وجہ سے کہا نہیں تھا لیکن فواد صاحب نے یونی کے درمیان ہی ثمرین بیگم کے گھر رشتہ بھیج دیا تھا

ان کھو دینے کا ڈر تھا اور یوں انکا ڈر ختم ہو گیا تھا

بھ ئی ی کہاں ہے ہماری پرنسس" فواد صاحب نے پانی پیتے اپنی چھ سالہ "اکلوتی بیٹی معصومہ کا پوچھا

”کہ ہے خوش بہت آج میں ہوں آئی ابھی تھی رہی کھیل میں ہے کمرے بھائی صاحب کی فیملی جو آرہی ہے“ ثمرین بیگم نے کہا تو فواد صاحب مسکرا دیے

ابھی وہ کچھ کہتے کہ معصومہ کی آواز کی طرف متوجہ ہوے

”بابا آپ آگے دیکھیں میں پیاری لگ رہی ہوں نا“ معصومہ بھاگتے ہوے فواد صاحب کے پاس آتی خوشی سے کہنے لگی تو وہ دونوں مسکرادیے

”جی بابا کہ جان بہت پیاری لگ رہی ہے“ فواد صاحب نے اسے اپنی گود میں بٹھاتے کہا

معصومہ دو پونیاں کیے اور پنک کلر کی باربی فراک میں کافی کیوٹ لگ رہی تھی

تھنکیو بابااور وہ جی لوگ کب آئے گے میں صبح سے انتظار کر رہی ہو"
"معصومہ نے منہ پھلاتے کہا

بیٹا آتے ہو گے"فواد صاحب نے کہا "

ہاں فواد آپ جا کر فریش ہو جاے جلدی سے"ثمرین بیگم نے کہا تو فواد"
صاحب ہلاتے ابھی معصومہ کو گود سے اتارا ہی تھی جب باہر سے ہی کیسی کی
آواز آی تھی

واو وہ جی لوگ آگے "معصومہ کہتی ساتھ مسکراتی باہر کو بھاگی تھی تو فواد"
صاحب اور ثمرین بیگم بھی مسکراتے باہر کو بڑھے کہ سامنے ہی انہیں وہ
سب اندر آتے دیکھا دیے

وجی"معصومہ نے خوشی سے پندرہ سالہ وجدان کو پکارہ تو وجدان اسے "
یوں بھاگ کر آتا دیکھ کر مسکرا دیا معصومہ وجدان کو بھای نہیں کہتی تھی
صرف وجی کہتی تھی

کیسی ہو پرنسس"وجدان نے مسکراتے معصومہ سے کہا اور ساتھ ہاتھ "
معصومہ کے آگے کیا تو معصومہ بھی ہاتھ ملاتے پیچھے کر گی

میں ٹھیک ہوں وجی آپ کیسے ہیں"معصومہ نے مسکراتے کہا"

میں بھی ٹھیک ہوں"وجدان نے کہا"

ارے ہماری گڑیا ہمیں بھی تو مل لے یا صرف اپنے و.جی سے ہی ملنا ہے" فیضان صاحب (وجدان کے والد) مسکراتے معصومہ سے کہا تو معصومہ نے اپنے سر پے اپنا ہاتھ مارا تو حمنہ بیگم (وجدان کی والدہ) سمیت سب ہی ہنس دیے

"اووچاچو جان میں کیسے آپ کو نہیں ملوں گی وہ تو و.جی سامنے آ گے نا تو اس لیے پہلے ان سے مل لیا" معصومہ نے کہا تو فیضان صاحب مسکراتے اسے اپنی گود میں اٹھا گے پھر سب اندر آ گے تھے

فیضان صاحب اور فواد صاحب کہنے کو تو دوست تھے لیکن پیار انکا بھائی یوں جیسا تھا معصومہ فیضان صاحب کو چاچو فیضان صاحب کے کہنے پے ہی کہتی تھی اور وجدان بھی فواد صاحب کو چاچو ہی کہتا تھا

♥♥♥♥♥♥♥♥

حال۔۔۔۔۔۔

سب نے ناشتہ کیا تو وجدان آفس جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا معصومہ کمرے میں ہی تھی

معصومہ کے ٹیوب لگا دینا" وجدان نے کہا"

ہاں تو لگا جانا ہم تو ہو سکتا ہے ٹھیک سے نا لگائے" راکب نے طنزیہ کہا تو"
صارم مسکرا دیا وجدان نے گھور کر دیکھا تھا

ٹھیک ہے میں ہی لگا جاتا ہوں" وجدان نے کہا اور معصومہ کے کمرے کی"
طرف بڑھا سب ہی دیکھتے رہ گے وہ تو جیسے کیسی کے کہنے کی دیر میں تھا

وجدان کمرے میں گیا تو معصومہ بیٹھی کارٹون لگائے دیکھ رہی تھی

وجدان کو دیکھ کر آواز بند کر دی

درد تو نہیں ہو رہا‘‘ وجدان نے قریب آتے پوچھا’’

ہو رہا ہے پر تھوڑا ہے‘‘معصومہ نے کہا تو وجدان سر ہلا گیا’’

لاو لگا دوں‘‘ وجدان نے کہتے ٹیوب لیتے معصومہ کے پاوں کے قریب’’
بیٹھتے لگانے لگا آرام سے لگا کر وجدان آفس کے لے نکل گیا تھا

❤❤❤❤

شام کے سائے اپنے پر چاروں طرف پھیل چکے تھے سورج ڈوبنے کو تھا
اسوقت معصومہ ،صارم ،حبہ اور راکب ،انیتا لاونج میں بیٹھے تھے
معصومہ کا پاوں اب ٹھیک ہو چکا تھا

معصومہ سب کے ساتھ باتیں کرتی ایل سی ڈی پے کارٹون دیکھ رہی تھی اور باقی سب بھی باتیں کر رہے اور انیتا ساتھ موبائل پے لگی تھی

صارم جس کا رخ لاونج کے دروازے کیطرف تھا وجدان کو اور ساتھ ایک لڑکی کو دیکھتے حیرت سے کھڑا ہوا

صارم کی حیران نظروں پے تعاقب میں راکب، انیتا اور حبہ نے دیکھا تو معصومہ نے بھی ایل سی ڈی سے نظریں اٹھاتے دروازے کیطرف دیکھا تو سامنے ہی وجدان اور ایک لڑکی جو چوبیس پچیس سال کی تھی دیکھای دیے

ابھی کچھ کہتا اس سے پہلے ہی معصومہ کی آواز لاونج میں گونجی

وجدان بھای یہ آپ کی سسٹر ہے''معصومہ نے اپنا تکا لگاتے پوچھا''

کیونکہ اسے لگا شاید وجدان کی کوی بہن ہو اور وہ ہوسٹل وغیرہ رہتی ہو اور آج آی ہو کیسی کو اسے بتانے کا یاد بھول گیا ہو

نہیں یہ۔۔۔ ''ابھی وجدان بولتا کہ وہ لڑکی بولی''

''توبہ لڑکی میں وجدان کی گرل فرینڈ ہوں''
اس لڑکی نے ایک ادا سے کہا

کیاااااااا'' چاروں ایک ساتھ چیخے معصومہ نے سب کو حیران نظروں سے'' دیکھا اور وجدان سب کے چیخنے پے دانت پیس کے رہ گیا

❤❤❤❤

ایسے کیوں چی*خ رہے ہو تم سب "وجدان نے ان سب کو گھوری سے نوازتے ہوے کہا

کیونکہ ہمیں یقین نہیں آرہا" راکب نے بے ساختہ کہا تو وجدان کا دل کیا اسکا تو منہ ہی توڑ دے

"وجدان کیا اب مجھے یہی کھڑے رکھنے کا ارادہ ہے میں اتنی دور سے آی ہو تھکی ہوی ہوں اور تم نے مجھے یہاں کھڑا کر رکھا ہے "اس لڑکی نے پیار بھرے لہجے میں مسکرا کے کہا

"ہاں چلو "وجدان نے کہا تو وہ لڑکی اسکے ساتھ اندر بڑھی اور جا کر لاونج میں صوفے پے بیٹھ گی

وہ چاروں تو ابھی بھی شاک سے کھڑے تھے اور معصومہ حیرت سے ان چاروں کو دیکھ رہی تھی

اب بھلا وجدان کے ساتھ کوی لڑکی آی تھی تو اس میں کیا برای تھی

اب تم چاروں گھورنا بند کرو گے" وجدان نے ان چاروں کو سختی سے کہا"

تو صارم، حبہ، راکب اور انیتا ہوش میں آے تھے لیکن نظریں وجدان اور اس لڑکی پر ہی تھی

آپ کا نام کیا ہے" معصومہ نے پوچھا"

امل ہے" اس لڑکی نے بال ٹھیک کرتے ہوے کہا"

اوکے ''معصومہ نے کہا''

اچھا وجدان مجھے میرا کمرہ تو دیکھا دو کچھ دیر میں ریسٹ کروں گی'' امل نے ''کہا

وجدان نے سر ہلایا ابھی وہ امل کے ساتھ جاتا جب معصومہ بولی

وجدان بھای میرے پاوں پے ٹیوب لگا دیجے گا صبح بھی تو آپ نے ہی لگای'' تھی نا'' معصومہ نے کہا

ہاں لگا دوں گا بعد میں پہلے امل کو اسکا روم دیکھا دوں'' وجدان کہتا امل کے'' ساتھ بڑھا تو معصومہ کا منہ بن گیا

آخر کار وجدان اسکا اتنا خیال رکھتا تھا اور آج یوں اگنور کرنا اسے برا لگا تھا

”آپی دیکھیں وجدان بھای نے میرے پاوں پے لگایا ہی نہیں اور چلے گے اسکے ساتھ“ معصومہ نے منہ بنا کے کہا

”گڑیا اب وہ ہمیں کہاں بلاے گے اب تو انکی گرل فرینڈ آگی ہے ویسے مجھے یقین نہیں ہو رہا وجدان بھای کی بھی گرل فرینڈ ہو سکتی ہے“ انیتا نے کھوے ہوے کہا

صارم، حبہ، راکب وہی بیٹھ گے تو معصومہ بھی بیٹھ گی انیتا ابھی تک کھڑی تھی

واقعی چڑ*یل یقین تو مجھے بھی نہیں ہو رہا" راکب نے کہا تو انیتا نے راکب "
کو چڑ*یل کہنے پہ گھور کر دیکھا

ویسے واقعہ یقین کرنا مشکل ہے" حبہ نے بھی کہا"

ہاں مجھے تو ابھی بھی یقین نہیں ہو رہا" صارم نے بھی کہا"

تو اس میں یقین کیوں نہیں ہو رہا آپ سب کو" معصومہ نے حیران ہوتے "
پوچھا تو سب مسکرا دیے

ویسے ہی یار بھای کبھی ایسا کرے گے سوچا نہیں تھا نا" انیتا نے کہا"

ابھی کوی کچھ کہتا راکب کی کوی کال آگی تو وہ کال سننے باہر کو بڑھا تو صارم بھی اسے پے پیچھے چلا گیا

آپی یہ گرل فرینڈ مطلب کیا ہوا‘‘ معصومہ نے حیرت سے کہا تو حبہ اور انیتا ہنس دی

اس کا مطب ہمم ہاں یہ ہوا کہ وجدان بھای اس سے شادی کریں گے‘‘ انیتا نے سوچ کر جواب دیا

کیا وجدان بھای خود اتنے پیارے ہیں اور وہ تو پیاری بھی نہیں ہے وہ کیوں کریں گے اس سے شادی‘‘ معصومہ نے منہ بنا کے کہا

ایک تو اسکی وجہ سے وجدان نے معصومہ کو پوچھا نہیں تھا

اور وجدان جو باہر آیا تھا معصومہ کی بات سن کر روکا تھا دل پھر دھڑکا تھا

لیکن پھر سر جھٹک کر باہر کو بڑھنے لگا کہ معصومہ کے پکارنے پے روکا

بھای آپ نے ٹیوب تو لگای نہیں میرے ،،معصومہ نے جاتے ہوے "
وجدان کو یاد دلایا تو وجدان گہرہ سانس لیتا اسکی طرف دیکھنے آیا

لاو لگا دوں،، وجدان نے کہا وہ جانتا تھا کہ معصومہ نے اسے جان نہیں "
چھوڑنی ہے

اوکے یہ دیکھیں یہی پڑی ہے حبہ آپی نے دوپہر کو لگادی تھی،،معصومہ "
نے ٹیوب سامنے ٹیبل پے پڑی ہوی تھی جو اسکی طرف اشارہ کرتے کہا

اچھا بیٹھو اوپر پاؤں کر کے ‘‘ وجدان نے ٹیوب اٹھاتے کہا اور ساتھ معصومہ ’’ کے پاس صوفے پے جا بیٹھا

تو معصومہ نے اپنا پاؤں وجدان کے آگے کیا

وجدان نے نرمی سے لگاتے اٹھ کھڑا ہوا حبہ اور انیتا خاموش ہی رہی تھی

وجدان خاموشی باہر جانے کی بجائے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

♥♥♥♥

کیف نے کبرڈ کھولتے دراز کھولا اندر سے مطلوبہ چیز اٹھانی چاہی کہ نظر پائل کے جوڑے پے گی

جو سفید کلر کی خوبصورت پائی ل جس پے چھوٹی چھوٹی گھنگریاں لگی تھی اس کو اٹھاتے دیکھنے لگا

ہمیشہ کی طرح ہی آج پھر ایک یاد آی تھی جب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج امبر کو اسکا بھائی ی شاپنگ کراونے لے کر آیا تھا امبر نے ضد کی تھی کہ شاپنگ پے جانا ہے تو وہ لے آیا

بھای مجھے یہ پائی ل لینی ہے" امبر نے کہا کیف جو اپنی شاپنگ کرنے آیا تھا" امبر پے نظر پڑی تو مسکرا دیا اور انکے پاس آیا

نہیں امبر کچھ اور لینا ہے تو لے لو" امبر کے بھای نے کہا تو امبر کا منہ بن گیا"

کیسے ہو"کیف نے پاس جاتے کہا تو دونوں نے مڑ کے دیکھا اور کیف کو دیکھ "
کر امبر کا بھای مسکرا دیا

ٹھیک تم سناو"امبر کے بھای نے کہا امبر ابھی بھی منہ پھلاے کھڑی تھی "

ٹھیک ہوں"کیف نے کہا"

بھای دلادے ناپائی ل"امبر نے اپنے بھای کو بازو پکڑ کر ہلاتے کہا"

میری جان مجھے زرا اچھی نہیں لگ رہی تمھارے لیے"امبر کے بھای نے "
کہا تو امبر خاموش ہوتی منہ پھلا گی

وہ جانتی تھی اسکا بھای اس سے بہت پیار کرتا ہے اور اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا

تو وہ اپنے بھای کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی امبر نے ایک نظر پائی ل کو دیکھتے اپنے بھای کو دیکھا

اچھا یار ہم چلتے ہیں پھر شام کو ملتے ہیں‘‘امبر کے بھای نے کہا’’

ہاں ٹھیک ہے‘‘کیف نے کہا تو امبر اور اسکا بھای چلے گے اور کیف نے وہ’’ پائی ل جو امبر کو پسند آی تھی امبر کے لیے لے لی

ایک دن اپنے ہاتھوں سے پہناوگا امبر جب تم میری محرم بن کر میرے’’ پاس ہو گی‘‘کیف نے وہ پائی ل دیکھتے دل میں سوچا

ایک زندگی سے بھرپور مسکراہٹ ہونٹوں پے آٹھری تھی

کیف یادوں کی دنیا سے واپس ہوش میں آتا وہ پائی ل رکھتا اپنی مطلوبہ چیز لے کر کبرڈ بند کر گیا

💖💖💖💖

انیتا جو گارڈن میں اکیلی بیٹھی فون پے لگی ساتھ بیٹھی چاے کے ساتھ بیسکٹ کھا رہی تھی

راکب اسے وہاں بیٹھا دیکھ کر اسکے قریب چلا آیا

چڑ*یل کیا کر رہی ہو اکیلی بیٹھی یہاں "راکب نے انیتا سے کہتے ساتھ "اسکے سامنے والی کرسی پے جا بیٹھا

کچھ نہیں کر رہی جن ‘‘انیتا نے بھی کہا تو راکب مسکرا دیا’’

انیتا نے ہاتھ میں پکڑا چاے کا آدھا کپ ٹیبل پے رکھا تو راکب نے اٹھاتے منہ کو لگا لیا

تو انیتا نے حیرت اور گھور کر دیکھا ایک تو وہ دوبارہ اسکا جوٹھا پی رہا تھا اور دوسرا اسکی چاے پی رہا تھا

’’آپ نے میری چاے کیوں پی ہے یہ میری تھی اگر آپ کو پینی تھی تو خود جا کر بنا لیتے یا کہہ دیتے‘‘ انیتا نے راکب کو گھورتے ہوے تی*ز لہجے میں کہا

ہمم چائے تو بہت مزے کی ہے تم نے بنای ہے ‘‘راکب نے انیتا کی بات کو’’ اگنور کرتے ہوئے کہا تو انیتا اور غ*صہ آیا

کیا آپ بہرے ہو گے ہیں میں کیا کہہ رہی ہوں آپ کو آپ نے میری’’ چائے کیوں پی‘‘ انیتا نے گھورتے ہوئے ہی کہا

یار کیا ہے تم اور بنالو نا اگر تمھیں کہتا تو تم نے تو بنا کر نہیں دینی’’ تھی‘‘ راکب نے آرام سے کہا

ہاں تو میں کیوں آپ کو بنا کر دو‘‘ انیتا نے منہ بناتے کہا’’

اچھا اب کیا فائی دہ مجھے کہنے کا اب تو میں پی چکا ہوں‘‘ راکب نے مسکراتے’’ کہا تو انیتا اور غصہ آیا

جا رہی ہوں میں پیتے رہے" انیتا گھورتے راکب کو کہتی اٹھ کھڑی ہوی"

اچھا تو یہ بیسکٹ بھی دیتی جاو" راکب نے ہنستے کہا تو انیتا غصے سے وہ بیسکٹ" رکھتی پیر پٹختی اندر کو بڑھ گی اور راکب اسے جاتا دیکھ کر مسکرا دیا

افف تمھاری تو ہر ادا دل پے وار کر رہی ہے" راکب نے خود سے بڑبڑاتے" انیتا کی پشت دیکھتے کہا ہونٹوں پے مسکراہٹ تھی

❤❤❤❤❤❤❤❤

رات ہو چکی تھی سب ہی اسوقت کھانے کے لیے ڈائی نگ ٹیبل پے آے

راکب، صارم اور وجدان بیٹھ گے اور تو معصومہ کو انیتا اور حبہ سہارا دیتی لا ئی تھی

معصومہ کا اب پاوں کافی بہتر تھا بس زرا سا ہی تھا معصومہ کو کھڑی کرتی حبہ اور انیتا خود بھی جا بیٹھی

تو معصومہ بھی بیٹھنے لگے اور امل وہ بھی ابھی کھڑی تھی

وجدان ہمیشہ کیطرح سربراہی کرسی پے بیٹھا اور معصومہ ابھی بیٹھتی کہ امل جو معصومہ کی کرسی پے بیٹھنے لگی تھی کہ معصومہ جلدی سے بول پڑی

"یہ میری جگہ ہے میں یہاں بیٹھتی ہوں" معصومہ نے امل سے کہا تو سب اسکی طرف دیکھنے آے

توکیاہوا آج میں بیٹھوں گی تم کہیں اور بیٹھ جاو"امل نے کہا"

کیوں میں یہی بیٹھوں گی آپ کہیں اور بیٹھ جاے"معصومہ نے بھی کہا"
سب ہی ان دونوں کو دیکھ رہے تھے

وجدان اسے کہے کہیں اور بیٹھ جاے مجھے تمھارے کے پاس بیٹھنا ہے"
"امل نے وجدان سے کہا

کیوں وہ کیوں کہیں گے میں یہی بیٹھوں گی"معصومہ نے کہا"

معصومہ گڑیا تم یہاں میری جگہ پے بیٹھ جاو" صارم نے پیار سے کہا"

راکب، انیتا، صارم اور حبہ حیران تھے معصومہ کیسے ضد کر رہی ہے

امل جلدی سے معصومہ کہ جگہ پے بیٹھ گی تو معصومہ رو*نی جیسی ہوتی ہو گی اور وجدان کی طرف دیکھا

وجدان جو خود حیرت سے معصومہ کو دیکھ کر رہا تھا نظریں دوسری طرف کر گیا

تو معصومہ کی آنکھوں میں سچ میں پانی آ گیا

اچھا گڑیا ادھر آو یہاں بیٹھو تم" صارم نے پھر سے پیار سے کہا لیکن " معصومہ بھی ضد میں آ گی تھی اسے ادھر ہی بیٹھنا تھا

معصومہ خاموشی سے راکب کے دوسری طرف لڑکھڑاتی کرسی کے پاس گی اور وہ کرسی گھسیٹ کر عین وجدان کے ساتھ رکھتی بیٹھ گی

سب کی معصومہ کی حرکت پے حیران کی رہ گے راکب نے اپنی ہنسی بڑی مشکل سے روکی تھی

وجدان نے ایک نظر خود کے ساتھ بیٹھی معصومہ کو حیران ہوتے دیکھا ہونٹ زرا سے مسکراے تھے معصومہ کی حرکت پے پھر پل میں مسکراہٹ ختم ہوی تھی

امل نے بھی معصومہ کی حرکت پے حیرت سے ہی دیکھا تھا

اچھا مجھے بھوک لگی ہے اب جلدی سے کھانا کھاے نا‘‘معصومہ نے کہا تو’’ سب ہی اپنی مسکراہٹ روکتے کھانے کی طرف متوجہ ہوے تھے

سب نے کھانا کھالیا تو امل بولی تو سب اسکی طرف متوجہ ہوے

افففف میرا ہاتھ‘‘امل نے اپنا ہاتھ پکڑتے کہا’’

کیا ہوا ہاتھ کو‘‘وجدان نے پوچھا’’

وہ کچھ دن پہلے چو*ٹ لگ تھی تو د*رد ہو رہا ہے‘‘امل نے کہا’’

اوو کچھ لگا و ہاتھ پے زیادہ نا ہو جاے‘‘وجدان نے کہا تو نا جانے کیوں لیکن’’ معصومہ غصہ آرہا تھا امل کے لیے فکر کرنا

وہ خود بھی نہیں جانتی تھی ابھی امل کچھ کہتی کہ معصومہ کی آواز پے سب متوجہ ہوے

آہہہ میرا پاؤں،،معصومہ نے اپنا ٹانگ پے ہاتھ رکھتے کہا""

کیا ہوا گڑیا"راکب نے پریشان لہجے میں پوچھ وجدان خاموش ہی رہا تھا اور وجدان کا نا پوچھنا معصومہ کو غ-ص*ہ آرہا تھا

یہ میرا پوچھ کیوں نہیں رہے،،معصومہ نے دل میں اداس ہوتے سوچا"

بھای درد ہو رہا ہے،،معصومہ نے کہا"

"اوو چلو ہم لے کر چلتے ہیں اوپر جا کر ٹیوب لگاے" حبہ نے کہا تو معصومہ نے نفی میں سر ہلایا

"نہیں میں سیڑھیاں کیسے چھڑو گی" معصومہ نے کہا تو راکب بول پڑا

"اچھا چل میں لے کر چلتا ہوں" راکب نے کہا اور وجدان کو راکب پے غ*صہ آیا تھا

غ*صے سے گھور کر راکب کو دیکھا لیکن راکب معصومہ کی طرف متوجہ تھا

"آپ نہیں اگر آپ نے مجھے گ ر*ادیا تو وجدان بھای لے کر مجھے لے جاے گے ہے نا کل بھی تو لے کر گے تھے" معصومہ نے کہا تو وجدان نے آی ابرو اچکاتے معصومہ کو دیکھا

صبح بھی تو حبہ اور انیتا ہی لے کر آی تھی نا تو انکے ساتھ جاو" وجدان نے
گھورتے کہا تو معصومہ نے منہ بنایا

"سچی اتناد *رد ہو رہا ہے مجھ سے اٹھا بھی نہیں جا رہا لے جاے نا حبہ آپی اور
انیتا آپی کیسے لے کر جاے گی اور راکب بھای اگر انہوں نے گرا دیا تو،
معصومہ نے کہا تو وجدان نے نفی میں سر ہلایا

چلو چھوڑ کر آو" وجدان نے کہتا کھڑا ہوا تو معصومہ خوش ہو گی"

صارم اور راکب ایک دوسرے کو دیکھتے وجدان اور معصومہ کی طرف متوجہ
ہوے

امل تو خود خاموش ہوتے دیکھ رہی تھی

وجدان نے جھکتے معصومہ کو بازوں میں اٹھایا تو معصومہ خوش ہو گی
وجدان سیڑھیاں چھڑا اوپر بڑھا تو باقی سب بھی اٹھ گے

وجدان نے معصومہ کو کمرے میں لاتے اسے بیڈ پے آرام سے بیٹھاتے پیچھے
پلٹا کہ معصومہ نے ایکدم وجدان کا ہاتھ تھاما تھا وجدان کے دل نے ایک
ہارٹ بیٹ مس کی

وجدان نے پیچھے مڑ کے معصومہ کو دیکھا

اب کیا ہوا" وجدان نے پوچھا"

وہ ٹیوب بھی لگادے نا" معصومہ نے کہاتو وجدان نے گہرا سانس لیااور سائیڈ پے پڑی ٹیوب اٹھاتے معصومہ کے پاوں کے قریب بیٹھ کر ٹیوب پاوں پے لگانے لگا

معصومہ اب خوش تھی کہ وجدان کی توجہ خود کیطرف کر چکی ہے

وجدان لگا کے کھڑا ہوااور معصومہ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

چلو لیٹ جاو" وجدان نے کہاتو معصومہ سر ہلاتی لیٹ گی تو وجدان لحاف اس پے دیتا دور ہوا

بلکل بچوں جیسی حرکیتں کرتی ہے" وجدان نے دل میں سوچا"

اچھا ایل سی ڈی لگا دیں میرے کارٹون لگے ہو گے ''معصومہ نے کہا تو''
وجدان کو سچ میں معصومہ ایک معصوم بچی لگی

اچھا لگا دیتا ہوں'' وجدان نے کہتے ایل سی ڈی لگا تا ریموٹ معصومہ کو دیا تو''
معصومہ کارٹون دیکھنے لگی

سچ میں بچی ہے'' وجدان نے ایک نظر معصومہ کے چہرے پے ڈالتے دل''
میں سوچا اور قدم باہر کو بڑھاے

تو انیتا جو کمرے میں آ رہی تھی ایک نظر اسے دیکھتا باہر کو بڑھ گیا

انیتا بھی مسکراتی اندر بڑھی تو سامنے معصومہ کو کارٹون دیکھتا دیکھ کر اسکے
ساتھ آ بیٹھی

💖💖💖💖

رات کے بارہ بجے صارم حبہ کے کمرے میں آیا تو نظر سامنے حبہ پے گی جو کپڑے لے کر باتھروم کیطرف بڑھ رہی تھی

حبہ صارم کی طرف دیکھ کر مسکرادی صارم بھی مسکراتے ہوے اسکے قریب آیا تو حبہ نے کپڑے رکھ دے اور صارم کے ساتھ صوفے پے جا بیٹھی

تو صارم نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنے ہونٹ پشت پے رکھتے مسکراتے حبہ کے لال چہرے کو دیکھا

صارم ویسے مجھے سمجھ نہیں آیا" حبہ نے کہا تو صارم نے سوالیہ نظروں سے "
حبہ کو دیکھا

کیا سمجھ نہیں آیا" صارم نے پوچھا"

یہی وجدان بھای کی گرل فرینڈ کہاں سے آ گی یعنی ہمیں پتہ ہے وہ اسے "
نہیں ہیں، وجدان بھای اسے گرل فرینڈ بناے گے پتہ نہیں تھا اسے لگتے تو
نہیں تھے" حبہ نے کہا

ہاں یار پر ہو بھی تو سکتی ہے نا ہم کون سا ہر وقت اس کے ساتھ رہے "
ہیں" صارم نے کہا

جی یہ بھی ہے، اچھا میں چینج کر آوں اب آپ نے تو جانا نہیں میرے "
سونے کے بعد ہی جاے گے" حبہ نے مسکراتے کہا تو صارم بھی مسکرا دیا

ہاں جاو" صارم نے کہا تو حبہ مسکراتی چینج کرنے چلی گی "

کچھ دیر بعد باتھروم سے باہر آی چہرے پے پانی کے قطرے موجود تھے جو
صارم کو خود کی طرف متوجہ کرنے کا سبب بن رہے تھے

صارم بے خود سا ہوتا حبہ کی طرف قدم بڑھانے لگا بے حد قریب آتے
صارم نے حبہ کے کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے ساتھ لگا گیا

تو حبہ کی دھڑکنیں تیز ہوی صارم بے خود سا ہوتا حبہ کی گالوں پے جھتکا پانی
کے قطرے اپنے ہونٹوں سے چننے لگا تو حبہ بری طرح کپکپای

صارم نے پیچھے ہوتے حبہ کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے سرخ چہرے کے ساتھ کھڑی تھی

صارم نے اسے بازوں میں اٹھاتے بیڈ پے لٹاتے اس پے جھکتے حبہ کے ہونٹوں پے جھک گیا حبہ کی پہلے سے تیز دھڑکنیں اور تیز ہوی تھی

ناجانے یونہی کتنے ہی پل معنی خیز خاموش کے گزرے تو صارم نے پیچھے ہوتے حبہ کے چہرے پے چھاے حیا کے رنگوں کو گہری نظروں سے دیکھتے نظر حبہ کی گردن پے گی جہاں پانی کی بوندیں ٹھری تھی

صارم بے خود سا ہوتا حبہ کی گردن پے جھکتا وہاں اپنے ہونٹ رکھ گیا ہاتھ حبہ کی کمر پے لے جاتے حبہ کی شرٹ کی زپ کھولی تو حبہ صارم کی انگیوں کا لمس کمر پے محسوس کرتے دل کانوں میں گونجا تھا اور ڈرتی صارم کا ہاتھ تھام گی

صارم نے دوسرے ہاتھ سے حبہ کے کندھے سے شرٹ سرکاتے حبہ کے کندھے پے ہونٹ رکھے تو حبہ کہ جان نکلنے کے درپے ہوی تھی

ص صارم پ پلیز پ پیچھے" حبہ کی گھبرای سی آواز آی تو صارم جیسے ہوش میں آیا تھا جلدی سے پیچھے ہوتے سیدھا بیٹھا تھا

"افففف یہ میں کیا کرنے جارہا تھا آج خود سے اختیار کیوں کھونے لگا تھا شکر ہے کچھ کر نہیں بیٹھا" صارم نے دل میں خود کی بے خودی کو سوچتے خود سے ہی کہتے آنکھیں بند کرتے گہرا سانس لیا

نظر حبہ پے گی جو جلدی سے اٹھ بیٹھی تھی حبہ کی دھڑکنیں ابھی بھی کانوں میں گونج رہی تھی

سوری حبہ ناجانے کیسے میں خود سے اختیار کھو بیٹھا" صارم نے شرمندگی سے کہا ساتھ حبہ جو شرٹ ٹھیک کر رہی تھی خود شرٹ ٹھیک کی تو حبہ کو صارم کی انگلیاں پھر سے کپکپاہ گی

آآپ پلیز سوری نا کہے" حبہ نے کہا اسے اچھا نہیں لگا تھا صارم کا سوری کہنا

صارم نے گہرہ سانس لیا اور حبہ کے ماتھے کو چھوتا اٹھ کھڑا ہوا صارم کو اچھا لگا تھا کہ حبہ اس سے ناراض نہیں ہوی تھی

اور پھر صارم خاموش سے کمرے سے باہر نکل گیا حبہ بھی خود کو نارمل کرتی لیٹ گی تھی دھڑکنیں ابھی بھی کانوں میں گونج رہی تھی

اسوقت اس ڈ-ا*رک روم میں بوس، علی، بی آر اور ڈی کے بیٹھے ہوے تھے کچھ بوس کے آدمی کھڑے تھے

کچھ پتہ کروایا ڈ*ی-و*ل کا یا نہیں کہ کہاں چھپا بیٹھا ہے ڈیول ''بوس'' نے س*خت لہجے میں کہا

اس ل*ڑائی کے بعد ڈ*یو*ل کا پتہ نہیں چلا تھا کہ وہ کہاں ہے

یس بوس وہ ابھی اسلام آباد نہیں ہے ''بی آر نے کہا تو بوس ضبط کر کے رہ گیا

''کتنی دفعہ ب چ کر دیکھاے گا ہم سے م*ر*نا تو ہمارے ہاتھوں ہی ہے '' علی نے غ*صے سے کہا

''انشاءاللہ بہت جلد م*ڑ*ے گا ''ڈی کے نے بھی نف*ر*ت سے کہا

''ویسے ڈی کے تم بھی کبھی چلو نا کبھی ہمارے ساتھ ''بی آر نے ڈی کے سے کہا

”نا بھئی جو میرا کام ہے وہی کرنے دو میں نہیں جاوں گا تم لوگوں کے

ساتھ ہاں لیکن ڈ*ی*و*ل کی م-*و*'ت ہوی اس دن تم سب کے

ساتھ ہو گا“ ڈی کے نے کہا

تو علی اور بی آر نے مسکرا کے سر ہلایا اور نظر بوس پے گی جو کندھے کو موو

کر رہا تھا جیسے د-*ر*د ہو رہا ہو

کیا ہوا بوس“ بی آر نے پوچھا کیونکہ وہ کل کہیں گے بھی نہیں تھے تو پھر”

بوس کو کیا ہوا تھا

ہاں کچھ نہیں“ بوس نے کہا”

کہیں میری ہونے والی بھابھی کی وجہ سے تو نہیں ہوا کچھ یا اس نے کچھ دے "
م*ا*ر*اہو" ڈی کے نے ہنستے کہا تو بوس بھی زرا سا مسکرا دیا

وہ تو بے حد معصوم ہے وہ کیا کچھ کہے گی" بوس نے معصومہ کا سوچتے کہا"
ہونٹوں پے نرم سی مسکراہٹ تھی

کیا بات ہے بھ ئی بوس مسکرا رہے ہیں" بی آر نے ہنستے کہا تو بوس نے "
گھور کر دیکھتے زرا سا مسکرا دیا تو وہ تینوں مسکرا دیے

ویسے یہ چو*ٹ لگی کیسے" علی نے کہا"

وہ میں بالکونی سے اتر رہا تھا تب لگ گی" بوس نے کہا"

کیا‘‘ علی نے کہا اور تینوں قہقہ لگا گے تو بوس نے دانت پیستے ان تینوں کو’’ دیکھا

اب بوس چو*رو-ں کیطرح بھابھی سے ملنے جاتے ہو‘‘ ڈی کے نے ہسنتے’’ کہا تو بوس بس گھور ہی سکا تھا

تینوں حیران تھے بوس کی حرکت پے کہ جو کیسی سے نہیں ڈ*ر-تا وہ اب ایک لڑکی کے لیے کیا کر رہا تھا

❤❤❤❤❤

ماضی

آج ثمرین بیگم اور حمنہ بیگم آج شاپنگ پے آئی تھی ساتھ وجدان بھی آگیا تھا

اسے بھی اپنے لیے کچھ شرٹس لینی تھی اور معصومہ بھی آئی تھی

ابھی وہ سب شاپنگ کر رہے تھے کہ ثمرین بیگم کو کیسی نے پکارا تو انہوں نے مڑ کے دیکھا

شاہدہ تم"" ثمرین بیگم نے اپنی کالج فرینڈ شاہدہ کو دیکھتے ہوے کہا""

کیسی ہوں تم کتنے دیر بعد ملی ہو"" ثمرین بیگم نے مسکراتے ہوے شاہدہ"" بیگم کے گلے لگتے ہوے کہا

میں ٹھیک ہوں دیکھ لو چھ سال بعد مل رہے ہیں تم کیسی ہو'' شاہدہ بیگم نے''
بھی مسکرا کے کہا

وجدان بھی کھڑا خاموشی سے کھڑا دیکھ رہا تھا ساتھ معصومہ کا ہاتھ بھی تھام رکھا تھا

حمنہ یہ شاہدہ ہے میری کالج فرینڈ'' ثمرین بیگم نے حمنہ بیگم سے بھی''
تعارف کروایا تو حمنہ بیگم بھی خوش اخلاقی سے ملی

اور یہ دونوں بچے کون ہیں'' شاہدہ بیگم نے وجدن اور معصومہ کی طرف''
دیکھتے کہا

یہ ہماری بیٹی ہے معصومہ اور یہ حمنہ کا بیٹا ہے وجدان'' ثمرین بیگم نے '' مسکراتے ہوے بتایا تو شاہدہ بیگم نے معصومہ کو دیکھا

یہ تو بلکل فواد کی کاپی ہے تم سے تو کم ہی ملتی ہے'' شاہدہ بیگم نے کہا''

''ہاں بلکل فواد جیسی ہے ہماری معصومہ'' ثمرین نے شاہدہ بیگم سے مسکراتے کہا

اچھا کہاں رہ رہی ہو تم بتاو'' ثمرین بیگم نے اپنی دوست سے پوچھا تو شاہدہ'' بیگم نے اڈریس بتایا

کیا تم تو ہمارے گھر کے قریب ہی رہتی ہو'' ثمرین بیگم نے کہا''

اچھا تم وہی رہتی ہو چلو پھر تو چکر لگتا ہی رہے گا'' شاہدہ بیگم نے ہنستے ہوئے کہا

اور نا جانے کیوں وجدان جو کب سے شاہدہ بیگم کو دیکھ رہا تھا ان کا ہنسنا اسے کچھ اچھا نہیں لگا تھا وہ اتنی تو سمجھ رکھتا تھا

چلو پھر ملتے ہیں ابھی ہم چلتے ہیں فواد آنے والے ہو گے گھر'' ثمرین بیگم نے شاہدہ بیگم سے کہا تو وہ بھی بعد میں ملنے کا کہنے لگی اور وہاں سے چلی گی

وجی مجھے آئی سکریم کھانی ہے وہ دلوا دیں نا'' معصومہ کی آواز پے وجدان اسکی طرف متوجہ ہوا

اچھا چلو لے کر دیتا ہوں'' وجدان نے کہا تو معصومہ مسکرا دی کچھ دیر بعد''
معصومہ کو آئی سکریم لے کر دی جو آدھے سے زیادہ اسنے چہرے پے لگا لی
تھی

وجدان بیٹا اسی لے مانا کر رہی تھی آپ کو کہ اسے نا لے کر دو دیکھو اب کیا''
کر لیا ہے اس نے'' ثمرین بیگم جو منا کر رہی تھی

لیکن وجدان نے پھر بھی لے کر دی تھی کہنے لگی تو حمنہ بیگم بھی مسکرا دی اور
معصومہ نے منہ پھلا کر ثمرین بیگم کو دیکھتے وجدان کو دیکھا

آنٹی جان کچھ نہیں میں ابھی صاف کر دیتا ہوں'' وجدان نے کہتے اپنا''
رومال نکالتے معصومہ کا چہرہ صاف کرنے لگا

وجی آپ کتنے اچھے ہیں تھینکو،، معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا ''

اچھا چلو اب گھر چلیں،، حمنہ بیگم نے کہا تو وجدان معصومہ کا ہاتھ تھامے '' شاپنگ مال سے باہر نکلے تھے اور گاڑی میں بیٹھتے گھر روانہ ہوئے

💖💖💖💖

حال۔۔۔۔۔۔۔

شام ہونے کو تھی آج وجدان جلدی گھر آیا تھا ابھی وہ لاونج میں داخل ہی ہوا تو نظر سامنے ہی معصومہ پے گی جو نوڈلز کھانے میں مصروف تھی

صارم، حبہ ایک صوفے پے جبکہ معصومہ کے ساتھ انیتا اور سامنے صوفے پے راکب بیٹھا تھا امل کہیں نہیں تھی

”امل کہاں ہے“ وجدان نے آتے ساتھ پوچھا تو معصومہ نے منہ بنا کر دیکھا
بھلہ اسکا کیوں نہیں پوچھا امل کا پوچھ رہا تھا

”کمرے میں ہے وہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں“ کیسی کے کچھ کہنے سے پہلے
ہی معصومہ غ-ص*ے سے بول پڑی تو سب ہی اسکے یوں بولنے پے حیر
*ت سے اسے دیکھنے آے

یعنی وہ وجدان پے غ*ص-ہ کر رہی تھی وجدان نے بھی داد دیتی نظروں
سے دیکھا

”کیوں میں کیوں نا پوچھو اسکا اس سے میری شادی ہونی ہے تو اسکا خیال تو
میں ہی رکھوں گا“ وجدان نے آی ابرو اچکاتے کہا

اوو تو ابھی ہوی تو نہیں نا" معصومہ نے کہا تو سب کو اسکے جواب پے جواب " دینے پے ہنسی آی اور وجدان پے بھی حیر*ان ہو رہے تھے جو معصومہ سے کھڑا بحث کر رہا تھا

ہو تو جاے گی نا" وجدان نے پھر سے کہا تو معصومہ منہ بنا کر بیٹھ گی تو " وجدان نے نفی میں سر ہلایا

اچھا میں فریش ہو کر آتا ہوں" وجدان کہتا اوپر بڑھ گیا تو معصومہ نے " وجدان کی پشت کر گھو*ر کر دیکھتے پھر سے نوڈلز کھانے لگی

کچھ دیر بعد وجدان فریش ہوتا واپس لاونج میں آیا تو امل بھی اسی وقت آ گی

وجدان راکب کے ساتھ جا بیٹھا تو امل بھی وجدان کے بائیں جانب جا بیٹھی

وجدان کی نظر سامنے معصومہ پے گی جو امل کو دیکھ رہی تھی امل کو دیکھتے معصومہ نے وجدان کو دیکھا

تو وجدان جو اسے ہی دیکھ رہا دل ایکدم دھڑکا تھا وجدان نے جلدی سے نظریں دوسری طرف کر لیں

وجدان رات کو ہم دونوں کہیں باہر جاے گے ڈنر کرنے ""امل نے پیار کہا"
وجدان ابھی کچھ کہتا کہ اس سے پہلے ہی معصومہ بول پڑی

وجدان بھای رات کو باہر نہیں جانے دیتے تو آپ کیسے جا سکتی ہے"""
معصومہ نے کہا تو وجدان کے ساتھ سب ہی معصومہ کو دیکھنے آے

اچھا وجدان تم بتاو ہم جائی یں گے نا'' امل نے معصومہ کو کہتے وجدان سے ''
کہا

ہاں دیکھے گے'' وجدان نے کہا نا جانے کیوں پر وہ معصومہ کو نارا* ض''
نہیں کرنا چاہتا اور نا ہی امل کو انکار کر سکتا تھا اس لیے اسے کہہ دیا

اچھا ویسے ایک بات تو بتائی یں آپ امل آپی''معصومہ نے آپ سے کہا''

صارم، حبہ اور انیتا بھی آج حیر۔ان تھے وہ اسے کیوں کر رہی تھی اور راکب
کو تو مزہ آرہا تھا یہ سب کرتے ہوے

راکب جو پانی پینے لگا تھا معصومہ کیطرف متوجہ ہوا

آپ وجدان بھای کو بھای کیوں نہیں کہتی گرل فرینڈ ہے لیکن ہیں تو چھوٹی ""
ناان سے ""معصومہ کی بات پے راکب جو پانی پی رہا تھا پانی ایکدم منہ سے باہر آیا

وجدان نے راکب کو گھور کر دیکھا ساتھ وجدان کے چہرے پے مسکراہٹ آی تھی

معصومہ کی بات سنتے صارم، حبہ اور انیتا بھی اپنی ہنسی ض*بط کر رہے تھے

امل نے تو جھر جھری لی

توبہ کرو لڑکی بھای ہو گا تمھارا میرا بھای نہیں ہے سمجھی" امل نے تی*ز" لہجے میں کہا تو معصومہ نے بھی گھور کر دیکھا

اچھا ٹھیک ہے آج سے میں بھی وجدان بھای نہیں بلکہ وجدان ہی کہوں گی" کیونکہ وہ مجھے بھای نہیں مانتے" معصومہ نے کہا تو اس دفعہ تو وجدان کو لگا جیسے اس نے کچھ غلط سن لیا ہو

حبہ، صارم، انیتا اور راکب کو تو لگا ابھی وہ بے ہوش ہو جاے گے

معصومہ گڑیا بھای تم سے بڑے ہیں تو نام لینا اچھا تو نہیں لگتا نا" حبہ نے" ہوش میں معصومہ کو پیا سے کہا تو معصومہ نے نفی میں سر ہلا یا

تو امل آپی سے بھی تو بڑے ہیں میں نام ہی لوں گی‘‘معصومہ ض*دی لہجے’’
میں تو حبہ خاموش ہو گی

ویسے آپ کو تو کوی مسلہ نہیں ہے نا ویسے ہونا بھی نہیں چاہیے آپ کون سا’’
مجھے بہن مانتے ہیں‘‘معصومہ نے وجدان کو دیکھتے کہا تو وجدان نے کندھے
اچکاے

مجھے کیا پتہ جو دل کرے وہ کہہ لو مجھے کیا پوچھ رہی ہو‘‘وجدان نے کہا تو’’
معصومہ منہ بناتے وجدان کو دیکھتے امل کو جو اسے ہی دیکھ رہی تھی
❤❤❤❤

کیف کمرے میں آتا لیٹا تو پھر سے امبر کی یادوں میں کھو گیا وہ کتنا خوش تھا اس
دن جب-------

آج کیف صبح سے گھر ہی تھا اور کیف کے بھائی سمیر بھی وہاں ہی بیٹھا تھا جب بلال صاحب بولے

"کیف بیٹا سمیر کو تو ہم نے کہہ دیا ہے جہاں چاہے گا ہم اسکی شادی کر دیں گے لیکن بیٹا تمھارے لیے ہم نے لڑکی ڈھونڈ لی ہے امید ہے تم ہمیں منا نہیں کرو گے" بلال صاحب نے کہا

تو کیف کا دل ایکدم تیزی سے دھڑ کا دل ہی دل میں عہد کیا تھا جو بھی ہو جاے وہ امبر کے علاوہ کیسی سے شادی نہیں کرے گا

جی بابا بتایں" کیف نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا تو آصفہ بیگم بولی"

بیٹا ہماری خواہش ہے امبر کو ہم تمھاری دلہن بنائے" آصفہ بیگم نے کہا اور "
انکا اتنا کہنا تھا کیف اپنی جگہ سے ایکدم کھڑا ہوا تھا

بلال صاحب، آصفہ بیگم اور سمیر نے حیر*ان ہوتے دیکھا

بابا مما اووواو آپ نے تو میرے دل کی بات کہہ دی جلدی چلیں نا انکل اور "
آنٹی سے انکا امبر کا رشتہ مانگ لیں" کیف نے خوشی سے پر جوش آواز میں کہا
تو اسکی جلدی بازی دیکھتے وہ تینوں ہی ہنس دیے

جائیں گے بھئی لیکن ابھی امبر چھوٹی ہے تو صرف رشتہ ہی مانگے گے "
جب امبر کی تعلیم مکمل ہو جائے گی شادی تب ہی کریں گے" بلال صاحب
نے کہا

بابا مجھے کوی اطراز نہیں بس پلیز آپ جلدی سے رشتہ لے جاے اور چلو"
زیادہ نہیں تو مانگنی تو کروا دیجے" کیف نے کہا تو آصفہ بیگم، بلال صاحب اور
سمیرا اسکی خوشی دیکھتے مسکرا دیے

"ٹھیک ہے بھ ئی کوشش کریں گے کہ مانگنی ہو جاے پر اس سے رشتہ تو
لے کر جائی یں" بلال صاحب نے کہا

"پر دو تین دنوں میں چلیں گے پھر" کیف نے کہا تو بلال صاحب مسکراتے
حامی بھر گے اور کیف خوش ہوتا اپنے سپنے سجھانے لگا

بلال صاحب اور آصفہ بیگم کیف کی آنکھوں میں امبر کے لیے پیار دیکھ چکے
تھے اور ھر انکی اپنی بھی یہ خواہش تھی

کیف یادوں سے نکلتا سونے کے لیے آنکھیں موند گیا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

انیتا جو کال سن رہی تھی لیکن سگنل نا آنے کی وجہ سے وہ کمرے سے باہر آئی لیکن جب وہاں بھی نا آے تو گارڈن میں آ گی

راکب جو ابھی باہر سے آیا تھا انیتا یوں باہر گارڈن میں دیکھتا مسکراتا اسکے پاس چلا آیا

چڑ*یل کس سے کر رہی ہو باتیں "راکب نے آتے ساتھ انیتا سے کہا تو" انیتا نے موبائی ل سے نظریں اٹھاتے راکب کو دیکھا

میں جس سے مرضی کروں آپ کو کیا ہے "انیتا نے تیز-* لہجے میں کہا"

ہاں یہ تو ہے مجھے کیا جس سے مرضی کرو پر یہ نا ہو مستقبل میں ساری" مرضی مجھ سے نا جوڑ جاے" راکب نے ذو معنی کہا تو ایک پل کو انیتا ٹھٹکی دل ایکدم دم دھڑ کا پھر سر جھٹکتی خود کو نارمل کیا

کیا مطلب ہے آپ کا" انیتا نے گھو*رتے ہوے کہا تو راکب دو قدم کا" فاصلہ طے کرتا انیتا کے بلکل قریب جا کھڑا ہوا تو انیتا چہرہ سرخ ہوا

مطلب مجھے لگتا ہے تم سمجھ چکی ہو" راکب نے ذو معنی کا لہجے میں کہا"

نظریں انیتا کے ہونٹوں پے گی تو راکب کے دل میں ہلچل سی ہوی تھی جلدی سے خود کو نارمل کرتے جلدی سے پیچھے ہوا

توانیتا بھی خود کے دھڑکتے دل کو سمبھلتی غ*ص-ے بھری نظروں سے راکب کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

اگر آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میری شادی آپ سے ہو گی تو میں آپ سے ''بہتر ہے کیسی غ*ن*ڈے سے کر لو'' انیتا نے گھورتے ہوے کہا

اس سے پہلے راکب جواب دیتا وجدان جو باہر آرہا تھا انیتا کی آخری بات سنتے اسے ٹوکا تھا

انیتا بچے اسے الفاظ نہیں نکالتے منہ سے'' وجدان نے نرم لہجے میں کہا تو انیتا'' نے منہ بنایا

بھای یہ ہی مجھے تن *گ کر رہے ہیں ‘‘انیتا نے راکب کو دیکھتے وجدان سے ’’ نارا *ضگی بھرے لہجے میں کہا

میں نے کب کیا چڑ *یل میں تو صرف بات کر رہا تھا ‘‘راکب نے بھی کہا ’’

دیکھا بھای اسے ‘‘انیتا نے وجدان کو راکب کی شکا *یت لگای تو وجدان نے ’’ نفی میں سر ہلایا

ل *ڑ *تے رہو دونوں اور جب ل *ڑلو آجانا کھانا کھانے ‘‘وجدان کہتا ’’ اندر چلا گیا جانتا تھا دونوں کو کہنے کوی فائی دہ نہیں ہے

آپ کان منہ کھول کر اچھے سے سن لیں اگر کبھی ایسا ہوا تو میں آپ سے ’’ شادی کبھی نہیں کروں گی ویسے میں کیوں اس بات پے آپ سے ل *ڑ رہی

ہوں کون سا ہمارے گھر والوں نے کچھ کہا ایسا ‘‘انیتا نے خود سے ہی کہتے خود ہی سوچتے کہا کہ وہ کیوں راکب سے اس بات پے ل*ڑ رہی تھی

ہاں ایسا کہا تو نہیں لیکن کہہ تو سکتے ہیں نا ‘‘راکب نے کہا تو انیتا نے ’’ غ*ص*ے سے دیکھا

اگر کہہ بھی دیں تو بھی میں آپ سے شادی نہیں کروں گی جنِ یہ بات ’’ آپ اچھے سے یاد رکھیے گا ‘‘انیتا کہتی پیر پٹ*ختی غ*ص*ے سے اندر چلے گی تو راکب اسے جاتا دیکھ کر مسکرا دیا

دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے ‘‘راکب خود سے کہا مسکراتا اندر کی طرف بڑھا ’’

جب سے راکب کے دل کے احساسات انیتا کے لیے بدلے تھے تب سے بس اسکا دل ہر وقت یہی چاہتا تھا کہ انیتا اسکے آس پاس ہی رہے ہر وقت

راکب اندر آیا تو سب ڈنر کے لیے بیٹھے ہوے تھے وہ بھی آ کر بیٹھ گیا نظر انیتا پے گی جو ابھی بھی سرخ چہرے کے ساتھ بیٹھی ہوی تھی

معصومہ تو اپنی کرسی پے امل کے پہلے ہی جا کے بیٹھ گی تھی اور امل وجدان کے دائیں جانب بیٹھی تھی

وجدان زرا مجھے یہ پانی تو پکڑ نا" امل نے وجدان سے کہا کیونکہ پانی معصومہ" کیطرف پڑا ہوا تھا

اچھا" وجدان نے کہتے ساتھ پانی جگ سے گلاس میں ڈالتے امل کو پکڑایا تو"
معصومہ کو غ*ص*ہ آیا کہ وجدان دے دیتا وہ خود ڈالتی

وجدان مجھے بھی وہ رایتہ پکڑایے" معصومہ نے وجدان سے کہا"

اور پہلی بار معصومہ کا بھای کے بغیر اس کا صرف نام سے پکارانا وجدان کا دل دھڑکا گیا تھا وجدان نے خود نارمل کرتے معصومہ کی طرف دیکھا

راکب، انیتا، حبہ اور صارم کے ساتھ امل نے بھی معصومہ کو دیکھا

خود پکڑلو یہی تو پڑے ہیں" وجدان نے کہا تو معصومہ کا منہ بنا تھا"

آپ نے انہیں بھی تو دیا ہے پانی تو مجھے بھی دیں دے ''معصومہ نے منہ بنا'' کر کہا

معصومہ کو خود نہیں پتہ تھا کہ وہ کیوں چاہتی ہے وجدان ساری توجہ خود کی طرف ہو

معصومہ لے لو اور مجھے کھانے دو'' وجدان نے تھوڑا اس *خ*تی سے کہا'' تو معصومہ کی آنکھوں میں پانی آ گیا باقی سب بھی اسے دیکتے پری *شان ہو گے تھے

مجھے نہیں کھانا'' معصومہ کہتی اٹھ کھڑی ہوی تو وجدان نے گہرا سانس لیا''

معصومہ گڑیا میں دیتا ہوں نا ادھر آو آکر کھانا کھاو" صارم نے کہا لیکن "
معصومہ ان سنی کرتا اوپر اپنے کمرے کیطرف بڑھ گی

پاگل لڑکی" وجدان نے دل میں معصومہ کو سوچتے کہا معصومہ کے جانے "
کے بعد سب نے وجدان کو دیکھا

اسے کیا دیکھ ہو سب کھانا کھاو تم سب" وجدان کہتا پلیٹ میں کھانا نکالنے "
لگا تو سب نے حیر*انگی سے دیکھا

پر وجدان خاموشی سے کھانا ڈالتا اٹھ کھڑا ہوا تو سب کی سوالیہ نظریں وجدان
پے ہی تھی

جارہا اسے منانے ورنہ جانتا ہوں کچھ نہیں کھائے گی پا* گل لڑکی اور پھر "
مجھے ہی منانا پڑے گا" وجدان نے سب کو خود کیطرف تکتا پا کر دانت پیس
* تے کہا تو صارم اور راکب نے سر ہلا یا

اووو اچھا اچھا جاو بھ ئی ی ہم نے کون سا کچھ کہا ہے" راکب نے کہا تو "
وجدان نفی میں سر ہلاتا اوپر کی طرف بڑھا

معصومہ کمرے میں آتی صوفے پے بیٹھتی رونے لگی تھی ایک تو اسنے کھانا
نہیں کھایا اور دوسرا وجدان نے اسے ڈ*ا*نٹا تھا

کھڑ* وس کہیں کے اسے بھی تو دیا تھا مجھے دے دیتے اسکی ہر بات مانتے "
ہیں اور میری کوی بات نہیں مانتے اور اب میں نے کچھ کھایا بھی نہیں
" معصومہ نے روتے ہوے خود سے کہا دروازے پے ناہوا

تو معصومہ نے سوچا انیتا یا حبہ ہو گی اسی لیے منہ پھلا کر نظریں نیچے کیے بیٹھی رہی

"کھان کیوں نہیں کھایا" وجدان نے کہا تو معصومہ نے وجدان کی آواز پے ایک نظر اٹھا کر نم آنکھوں سے خف*گی سے وجدان کو دیکھا

تو وجدان کا بے ساختہ دھڑکا تھا وجدان نے جلدی سے نظریں چر*ائی ی

"آپ نے مجھے ڈ*ا*نٹا ہے اسے بھی تو دیا ہے مجھے بھی دیتے اسکی آپ ہر بات مانتے ہیں اور میری نہیں" معصومہ نے نم آواز میں ش*کا*یت کی تو وجدان خاموشی سے کچھ فاصلے پے بیٹھتے کھانا سامنے ٹیبل پے رکھ گیا

تو تم چاہتی ہو میں تمھاری باتیں مانوں" وجدان نے سوالیہ کہا تو معصومہ جلدی سے سر اثبات میں ہلایا تو وجدان کے چہرے پے مسکراہٹ آٹھری

اچھا وہ کیوں" وجدان نے پوچھا تو معصومہ نے منہ بنا کر وجدان کو دیکھا

بس مجھے پتہ اور اسکی بھی تو مانتے ہیں نا" معصومہ نے ض*دی لہجے میں کہا

اچھا کھانا کھاو" وجدان نے کہا تو معصومہ نے وجدان کو دیکھا وجدان نے خاموشی سے کھانا معصومہ کے آگے رکھا

چلو اب کھاو میں خود لے کر آیا تو جلدی سے کھاو" وجدان نے کہا وہ کہنا چاہتا تھا میں تمھیں خود منانے آیا پر کہہ نا سکا تھا

"اچھا ٹھیک ہے مان جاتی ہوں" احساس کرنے والے انداز میں معصومہ نے خود سے ہی کہا

تو وجدان نے داد دیتی نظروں سے دیکھا معصومہ مسکراتی کھانے لگی

"پا*گل لڑکی" وجدان نے بڑبڑ*اتے خود سے کہا ہونٹوں پے مسکراہٹ آن ٹھری تھی

💖💖💖💖

"حبہ میری جان چلو ہم دونوں کچھ دیر باہر چل کے بیٹھتے ہیں" صارم نے کھانا کھانے کے بعد جب حبہ کمرے میں آ گی تو صارم بھی کچھ دیر بعد اسکے پیچھے آتا کہنے لگا

صارم رات ہو رہی ہے ہم کیا کریں گے باہر جا کر" حبہ نے کہا"

کچھ دیر وقت ساتھ گزاریں گے باتیں کریں گے چلو آو" صارم نے کہا تو" حبہ مسکراتی اسکے ساتھ باہر نکلی

صارم نے حبہ کا ہاتھ تھامے اسے گارڈن کے پچھلے حصے آیا جہاں اسوقت مدھم سی لائیٹ اون تھی سویمنگ کا صاف شفاف پانی اس ہلکی روشنی میں بے حد خوبصورت نظارہ لگ رہا تھا

چلو وہاں سوئی منگ کے پاس بیٹھتے ہیں" صارم کہتا حبہ کو ساتھ لیتا" سوئی منگ کے کنارے بیٹھ گیا اور حبہ کے گرد اپنے بازو پھلائے

تو حبہ بھی مسکراتی اسکے سینے پے سر رکھ گی صارم نے مسکراتے حبہ نے بالوں پے ہونٹ رکھے

ویسے صارم آج میں تو حیران ہی رہ گی معصومہ کی حرکت پے دیکھا کیسے غ""*ص*ہ ہو رہی تھی'' حبہ نے کہا تو صارم مسکرا دیا

ہاں یار میں تو خود حیر*ان رہ گیا'' صارم نے بھی مسکراتے کہا تو حبہ بھی" مسکرادی

اچھا چھوڑ میں کچھ سوچ رہا تھا'' صارم نے کہا تو حبہ سوالیہ زرا سا چہرہ اونچا" کر کے صارم کو دیکھا

یہی کہ شادی کی شاپنگ یہی سانا کر جائیں اور گھر واپس جاتے ہی شادی " رکھوالیں" صارم نے کہا تو حبہ کے چہرے پے شرم وحیا کے رنگ چھا گے

صارم آپ بھی نا ہم وہیں جا کر کریں گے" حبہ نے کہا تو صارم مسکرا دیا"

اچھا صارم کب جانا ہے واپس مجھے تو لگتا آپ اور را کب بھای کا تو واپس " جانے کا ارادہ ہی نہیں ہے چلو ہماری تو پھر بھی خیر ہے اور معصومہ اسکی پڑھای کا کتنا حرج ہو رہا ہے اور معصومہ کو کہہ کر دیکھ لو مجال ہے جو یہاں پڑھ لے اس کے یہی کہنا ہوتا آپی گھر جا کر پڑھوں گی نا یہاں تو گھومنے آے ہیں " حبہ نے مسکرا کے کہا تو صارم بھی مسکرا دیا

کچھ نہیں ہوتا نا کہا کرو اسے" صارم نے کہا تو حبہ نے مسکراتے سر اٹھاتے" دیکھ کر پھر سے صارم کی گہری بولتی نظروں سے گ*ھبر*اتے نظریں جھکا گی

صارم نے حبہ کی ٹھوڑی پے ہاتھ رکھتے حبہ کا چہرہ اوپر کرتے ہونٹوں کو دیکھا
حبہ کی شرم وحیا سے پلکیں جھکی تھی

صارم نے حبہ کی جھکی پلکوں کو مسکراتے دیکھ کر اپنے ہونٹ حبہ کی پلکوں پے رکھے

تو حبہ کے چہرے کے حیا کی لالی چھا گی

صارم نے پلکوں سے ہوتے ہونٹ گالوں پے رکھتے اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیاں حبہ کے بالوں میں الجھای

حبہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا صارم اپنے ہونٹ حبہ کے ہونٹوں پے رکھتا اپنی گرفت میں لیتا گیا حبہ دھڑکنیں تیز سے تیز ہوی تھی

کچھ پل یونہی گزرے تو صارم نے پیچھے ہوتے حبہ کو دیکھا جو سرخ چہرے کے ساتھ پلکیں جھکاے صارم کے حصار میں بیٹھی تھی

صارم نے حبہ کے چہرے پے چھاے رنگوں کو دیکھتے مسکراتے اپنے ہونٹ حبہ کے ماتھے پے رکھے اور اسے پھر سے اپنے حصار میں لے کر بیٹھ گیا

کافی دیر وہ باتیں کرتے رہے تھے پھر اندر چلے گے

ماضی۔۔۔۔۔۔

وجدان کی فیلمی آج فیصل صاحب کے گھر آی ہوی تھی ابھی وہ بیٹھے ہی تھے جب وہاں معصومہ اور اسکے والدین بھی آ گے

معصومہ تو وجدان کو دیکھتی خوش ہی ہو گی تھی

وجی ''معصومہ نے لاونج کے دروازے پے ہی کھڑے ہوتے اونچی آواز '' میں وجدان کو پکارا تو وجدان کے ساتھ راکب ، صارم اور باقی سب بھی دروازے کیطرف دیکھنے آے اور معصومہ کو کھڑا دیکھ کر مسکرا دیے

معصومہ نے فراک پہن رکھی تھی ساتھ دو پونیاں کیے کافی کیوٹ لگ رہی تھی معصومہ بھاگتی ہوی وجدان کے پاس آگی

باقی سب بھی ایک دوسرے سے ملنے لگے

کیسے ہو وجی،، معصومہ سب کو اگنور کرتی سب سے پہلے وجدان کے پاس" آی تو سب ہی مسکرا دیے

جانتے وجدان اسکا خیال بہت رکھتا وہ جو کہے خاموشی سے مان جاتا ہے

اس کے لیے کیسی سے بھی لڑ پڑتا کیسی کو اسے ڈانٹنے نہیں دیتا اسی لیے معصومہ وجدان کو دیکھتے ہی خوش ہو جاتی ہے

میں ٹھیک ہوں پرنسس آپ کیسی ہے اور آج تو بڑی کیوٹ لگ رہی ”
ہے“ وجدان نے مسکراتے کہا

ساتھ معصومہ کے گال کھینچے تو معصومہ نے منہ بناتے وجدان کو دیکھا

وجی اسے نا کیا کریں نا درد ہوتا ہے“ معصومہ نے گال پے ہاتھ رکھتے کہا تو ”
وجدان اور صارم، راکب مسکرا دیے

اب ہم کیا کریں تم ہو ہی اتنی کیوٹ، ہے نا صارم“ وجدان نے کہتے صارم ”
سے کہا

ہاں یہ تو ہے بھئی ی“ صارم نے کہا تو معصومہ نے منہ پھلا کر دیکھا تو سب ”
مسکرا دیے

”وجی زرا اپنا کان قریب کیجے“معصومہ نے خود کیطرگ سے رازداری سے کہا

لیکن سب ہی اسکے یوں کہنے پے مسکرا دیے تھے

”ہاں بولو“وجدان زرا کان معصومہ کیطرف کرتے خود بھی آہستہ آواز میں کہا تھا

”آپ نے تو مجھے چاکلیٹ لے کر دینی تھی نا، آپ کو تو پتہ ہے بابا اور مما تو مجھے کم کھانے دیتے ہیں“معصومہ نے دھیرے سے کہا لیکن سب ہی اسکی بات سنتے مسکرا دیے

پرنس میں لے لی ہیں کل آنا تھا آپ کے گھر تو سوچا تھا کل لے کر آؤ ""
گا" وجدان نے مسکراتے کہا تو معصومہ خوش ہو گی

سچی یاد رکھیے کل لے کر آئی یے گا ٹھیک ہے "معصومہ نے خوش ہوتے کہا"

ہاں ٹھیک ہے" وجدان نے مسکراتے کہا تو معصومہ مسکرا دی"

اچھا یہ حبہ آپی لوگ کہاں ہے "معصومہ نے پوچھا"

وہ اوپر کمرے میں کھیل رہی ہیں" راکب نے کہا"

او کے میں سب سے مل لوں پھر میں بھی اوپر جاوں گی "معصومہ نے مسکرا"
کے کہا تو سب مسکرا دیے

پھر معصومہ نے سب سے ملتی اوپر چلے گی باقی سب بھی باتوں میں مصروف ہو گے تھے

💖💖💖💖

حال۔۔۔۔۔۔

وجدان اپنے کمرے میں تھا صارم جو اوپر کو جا رہا تھا کہ معصومہ جو ابھی پہلی سیڑھی پے تھی اترتا دیکھ کر اس سے مخاطب ہوا

معصومہ گڑیا جاو زرا وجدان کو تو بلا دو اسے کہنا میں بلا رہا ہوں" صارم نے " کہا

اوکے بھای‘‘معصومہ کہتی وجدان کے کمرہ پے گی دروازہ ناک کیا تو وجدان’’
کی اجازت پے کھولتی اندر گی

نظر سامنے ہی وجدان پے گی جو صوفے پے بیٹھا کوی فائل دیکھ رہا تھا

تو اس کے عین پاس آر کی تو وجدان نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

کیوں آی ہو‘‘وجدان نے معصومہ کو گھورتے کہا کیونکہ وہ اسکے کمرے میں’’
آگی تھی

وہ آپ کو صارم بھای بھلا رہے ہیں‘‘معصومہ نے وجدان کے س*خت’’
لہجے میں کہنے سے منہ پھلاتے کہا

جاؤ آجاؤں گا'' وجدان نے س*خت لہجے میں کہا''

جا رہی ہو''معصومہ کہتی پیچھے کو مڑی کہ ٹیبل پے جو پانی کا گلاس پڑا تھا''

وہ معصومہ کا دوپٹہ کا کونا لگ جانے سے پانی کا گلاس گ*را تھا اور سارا پانی وجدان کے لیپ ٹاپ پے گرا تھا وجدان ایکدم غ*صے سے کھڑا ہوا تھا

یہ کیا کیا پاگل لڑکی'' وجدان غ*صے سے دھاڑا تھا معصومہ سہ*م کر'' پیچھے ہوی تھی آنکھوں میں بے حدن*می آئی تھی

صارم وجدان کی دھ*اڑ سنتا اوپر بھاگا تھا ساتھ راکب بھی جو ابھی باہر سے آیا تھا

اور حبہ اور انیتا جو کمرے سے باہر آئی تھی وہ بھی جلدی سے وجدان کے کمرے کی طرف آئی تھیں

کیا ہوا وجدان" صارم نے معصومہ کو سہ*ما ہوا کھڑا دیکھ کر پری*شان ہوتے کہا وہ اب پچھتا رہا تھا کہ اس نے معصومہ کو کیوں بھیج دیا تھا

" یہ دیکھو سارا لیپ ٹاپ کر دیا جانتے ہو کتنا اہم تھا اس میں ڈیٹا" وجدان نے صارم کو دیکھتے س*خت ترین لہجے میں کہا

معصومہ تو وجدان نے غصے سے ڈرتی کانپنے لگی تھی ہاں وجدان نے اسے پہلے بھی ڈا*نٹا تھا لیکن اتنی س*ختی سے تو نہیں

وجدان ریلکس راکب ڈیٹاری کور کردے گا'' صارم نے وجدان کو ٹھنڈا''
کرنا چاہا

کیونکہ سب ہی معصومہ کا ب*ری طرح کان *پنا محسوس کر چکا تھا

اگر نا ہوا جانتے ہو کتنا اہم تھا'' وجدان نے پری *شان ہوتے غ* صے ''
سے کہا تھا معصومہ کو دیکھا جو ب*ری طرح ر*و رہی تھی

آآپ ہم ہمیشہ ڈاڈا* نٹتے ہیں مج مجھ کبھی پیار ے بات نہیں کرتے صرف''
میرے وجی مجھ سے پیار کرتے تھے وہ بھی چلے گے سب چلے جاتے ہیں مجھے
چھوڑ'' معصومہ کہتی زرو شور سے ر*و نے لگی

آنکھیوں کے آگے اند*ھیرہ چھانے لگا تھا وجدان کا دل اسکے یوں کہنا ت*ڑپا تھا

حبہ، انیتا اور راکب خود پری*شان کھڑے تھے ابھی کوی کچھ کہتا معصومہ ایکدم بے*ہوش ہوتی گ*رنے لگی تھی

معصومہ" وجدان چی*خا تھا ساتھ جلدی سے معصومہ کو تھاما تھا سب ہی" بے حد پری*شان ہو گے تھے

وجدان نے جلدی سے اسے بازوں میں اٹھاتے بیڈ پے لٹایا تھا

کیف کو کال کرو جلدی" وجدان نے پری*شانی سے تی*ز لہجے میں کہا"

میں کو کال کرتا ہوں" راکب نے کہتے کال کرنے لگا"

کچھ دیر بعد ہی کیف آگیا تھا اور اب بیٹھا معصومہ کا بی پی چیک کر رہا تھا

وجدان کے ساتھ راکب، صارم اور حبہ، انیتا بھی پری*شان سی وہی کھڑی تھی

اسکا بی پی کافی لو ہو گیا ہے شاید ٹین*شن خ*وف کی وجہ سے" کیف نے" وجدان کی طرف دیکھتے کہا وجدان کے چہرے پے چھای فکر سب کو ہی دیکھای دے رہی تھی

ہوش کب تک آجاے گا" وجدان نے پری*شانی سے پوچھا"

کچھ دیر تک آجاے گا اور جب آجاے تو اسے کچھ ہیلدی کھلانا" کیف نے کہا

تو وجدان سر ہلا گیا کیف چلا گیا تو سب ہی معصومہ کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگے

کچھ دیر بعد معصومہ کو ہوش آیا تو وجدان کال *ڑنا پھر سے یاد آنے پے آنکھوں سے آن *سو بہنے لگے

معصومہ گڑیا تم ٹھیک ہو" حبہ جو اسکے پاس ہی بیٹھی تھی"

معصومہ کو ہوش میں آتے دیکھ کر پری *شانی سے کہنے لگی صوفے پے بیٹھا وجدان بھی جلدی سے معصومہ کے پاس آیا تھا صارم اور رکاب بھی اسکی طرف متوجہ ہے تھے

آپی مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے ''معصومہ نے وجدان کو ایک نظر دیکھتے'' ن *م آنکھوں اور آواز میں کہا

توحبہ سر ہلا گی وجدان لب س *ختی سے آپس میں بند کر گیا

معصومہ خاموشی سے بیڈ سے اتراتی حبہ سے کے ساتھ باہر نکلی تو انیتا بھی انکے ساتھ ہی باہر نکل گی

رراکب نے ایک نظر وجدان کی پشت دیکھتے باہر چلا گیا تو صارم نے بھی
اف*سوس سے وجدان کو دیکھا

وجدان یار تجھے اتنا نہیں ڈا*نٹنا چاہیے تھا اسے" صارم نے کہا لیکن"
وجدان پھر بھی کچھ نا بولا تھا

صارم بھی اسکی خاموشی محسوس کرتا کمرے سے نکل گیا تو وجدان گہرہ سانس
لے کر رہ گیا

معصومہ میری گڑیا اب ر*ور*و کے خود کی طبعیت تو اور نا خر*اب کرو"
اور حبہ جاو معصومہ کے لیے دودھ لے آو" صارم نے ر*وتی ہوی معصومہ
سے کہتے حبہ سے کہا تو وہ سر ہلا گی

”مجھے کچھ نہیں کھانا“معصومہ نے ن*م آواز میں کہا تو چاروں نے اسے
پری*شانی سے دیکھا

”کیوں نہیں کھانا“ابھی وہ سب کچھ کہتے کہ وجدان کی آواز پے سب نے
دروازے کی طرف دیکھا جہاں وہ کھڑا تھا

”میری مرضی آپ کو کیا ہے“معصومہ نے روتے ہوے کہا تو وجدان
خاموشی سے اسکے قریب آگیا

”میں نے کوک سے کہہ دیا ابھی لیتا ہو گا خبر*دار جو نخرے کیے پہلے ہی
طعبیت ٹھیک نہیں ہے“وجدان نے کہا تو معصومہ خاموشی سے ر*ونے لگی
حبہ نے خاموش کروایا

کچھ دیر بعد معصومہ کے لیے دودھ اور دوسری کھانے کو آگیا تو وجدان نے اسکے قریب رکھا

چلو پیو پہلے دودھ ”وجدان نے کہا تو معصومہ نے خاموشی سے وجدان کو دیکھا

پیو ورنہ میں خود کھلاؤ گا“ وجدان نے کہا تو معصومہ نے منہ پھلا کر دیکھا

دیکھا آپ کیسے ڈا* نٹتے ہیں ایک میرے وجی ہوتے تھے وہ کبھی نہیں ڈا* نٹتے تھے وہ مجھ سے اتنا پیار کرتے تھے“ معصومہ نے نم آواز میں کہا

تو وجدان خاموشی سے معصومہ کے پاس جا بیٹھا صارم، حبہ، انیتا اور راکب
اسے ہی دیکھ رہے تھے

تو کبھی اسکا نام کیوں نہیں لیا" وجدان نے نرمی سے کہتے سینڈوچ معصومہ "
کے منہ کے قریب کیا تو معصومہ نے تھوڑا سا کھا لیا

صارم، حبہ، راکب نے سکون کا سانس لیا انہیں پتہ تھا بس اسکی نار* اضگی
بس اتنی ہی تھی

چاروں ہی ان دونوں کو دیکھ رہے تھے

کیونکہ میں اس سے نار* اض ہوں اسی لیے" معصومہ نے کہا"

اچھا کبھی اسے یاد کیا" وجدان نے سوال کرتے پھر سے معصومہ کو سینڈوچ کھلایا

"میں کرتی ہوں اور ایسی لیے تو نام نہیں لیتی کہیں انہیں پتہ نا چل جائے کہ میں اسے یاد کرتی ہوں" معصومہ نے کہا تو وجدان کے لب مسکرا دیے پر جلد ہی وہ مسکراہٹ خ*تم ہو گی تھی

"اچھا" وجدان نے کہا تو معصومہ نے سر ہلایا

"اچھا یہ سارا خ*تم کرو اب" وجدان نے معصومہ سے کہا

"آپ ہی کھلائے گے خود اب سارا مجھے یہ آپ کی سز*ا ہے مجھے ڈا*نٹنے کی" معصومہ نے کہا

تو راکب صارم کی طرف دیکھتا مسکرادیا تو صارم بھی مسکرادیا حبہ،انیتا بھی مسکرادی

اوکے کھلا دیتا ہوں" وجدان کہتا کھلانے لگا"

وجدان کو اف*سوس ہوا تھا کہ اس نے معصومہ کو اتنا کیوں ڈا*نٹ دیا تھا

وجدان کھلانے لگا تو وہ سب بھی مسکرادیے کچھ دیر بعد معصومہ نے جب کھا لیا تو وجدان بھی اٹھ کر چلا
گیا

توانیتا معصومہ کے ساتھ بیٹھ گی تھی اور حبہ بھی وہی بیٹھ گی صارم اور راکب بھی وجدان کے پیچھے کمرے سے نکل گے تھے

❤❤❤❤❤❤❤❤

راکب جونہی گر آیا نظر سیدھی انیتا پے گی جو شاید باہر کو جا رہی تھی

راکب عین انیتا کے سامنے جا کھڑا ہوا تو انیتا آی ابرو اچکاتے سوالیہ نظروں سے راکب کو دیکھا

کیا ہے کیوں کھڑے ہیں اسے ''انیتا نے کہا''

تم کہاں جا رہی ہو اس وقت گارڈن میں ''راکب نے بھی کہا''

میں ویسے ہی جا رہی ہوں آپ کو کیا مسلہ ''انیتا نے کہا''

اچھا چلو دونوں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں''راکب نے مسکراتے کہا''

توانیتا نے گھو*ری سے نوازا توراکب پھر بھی مسکرادیا

اچھانا میں چائے لے کر آتا ہوں دونوں مل کر بیٹھ کر پیے گے دیکھو موسم''
کتنا اچھا ہو رہا ہے''راکب نے کہا توانیتا نے راکب کو آنکھیں کھولتے دیکھا

کیا ہوا اسے کیا دیکھ رہی ہو''راکب نے انیتا کو خود کی طرف یوں تکتا پا کر کہا''

یہی یہ کہ یہ جن ہی ہیں نا جو مجھے چائے کی پیش کش کر رہے ہیں''انیتا نے''
حیرانگی سے کہا توراکب نے گھورا

ہاں میں ہی ہوں چڑ*یل چلو جا کر بیٹھو میں لے کر آتا ہوں‘‘ راکب نے ”
کہا تو انیتا بھی کندھے اچکاتے گارڈن میں چلی گی بھلا اسے آرام سے چائے مل رہی تھی اسے کیا مسلہ ہو سکتا تھا

کچھ دیر بعد راکب چائے لے کر آیا تو انیتا کو باہر بیٹھا دیکھ کر مسکراتا چائے لے آیا

یہ لو تم بھی کیا یاد کرو کہ میں نے تمھیں چائے پلای تھی اور پی کر بتاو کیسی ”
بنی ہے‘‘ راکب نے کہا تو انیتا ہنس دی

دیکھتی ہوں کیسی بنی ہے‘‘ انیتا کہتے چائے پینے لگی ”

تورا کپ اسکے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا اس نے ابھی ایک گھونٹ بھی نہیں بھرا تھا

ہاں اچھی ہے" انیتا نے کہتے چائے کا کپ ٹیبل پہ رکھا تو را کپ اسے دیکھتا" اپنا کپ رکھتا انیتا کا اٹھا گیا اور پینے لگا

آپ اپنا کیوں نہیں اب مجھے اپنا دیں" انیتا نے کہتے ساتھ را کپ والا کپ" اٹھایا اور پینے لگی

اچھا ویسے آج یہ چائے کس خوشی میں بنا کر دی ہے مجھے" انیتا نے تفششی" انداز میں پوچھا

ہاں ہے ایک خوشی خیر تم چھوڑو یہ بتاو تمھیں میں کیسا لگتا ہوں'' راکب'' نے سن *جھد گی سے پوچھا تو انیتا طن *زیہ ہنس دی تو راکب نے گھورا

آپ کو پتہ تو ہے آپ کو جن کہتی ہوں تو آپ مجھے جن ہی لگتے ہیں'' انیتا'' نے کہا تو راکب نے منہ بنایا

تم بھی کیسی چڑ *یل کم نہیں ہو'' راکب نے بھی ج *ل بھ *ن کے کہا''

تو انیتا منہ بنا کر راکب کو دیکھتی اپنی چاے پینے لگی

راکب تو سوچ رہا تھا اگر انیتا کہے گی اچھے ہو تو وہ اپنی محبت کا اظہار کر دے گا پر یہاں تو انیتا نے اسکے ارمانوں پے پانی پھیر دیا تھا

ہائے میری قسمت کب وہ دن آئے گا جب میں اپنی محبت کا اظہار اس ”
چڑیل سے کروں گا“ راکب نے دل میں سوچا اور ٹھنڈی سانس بھرتا چائے
پینے لگا

اس وقت کے لیے اسکے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اسکے ساتھ بیٹھی ہے
♥♥♥♥

کیف یونہی کب سے بالکونی میں کھڑا امبر کی یادوں میں کھویا ہوا تھا

اسوقت کیا وہ تو ہر پل ہر وقت کی امبر ہی اسکے ذہین پے سوار رہتی تھی

رہتی بھی کیوں نا مبحت کرتا تھا بے انتہا محبت اسکے لیے کچھ کر گزرتا
اس دن وہ کتنا خوش تھا جب وہ امبر کے گھر رشتہ لینے گے تھے۔۔۔۔۔۔

بابا چلیں پھر‘‘کیف تیار سا ہوتا لاونج میں آتا بلال صاحب اور آصفہ بیگم ’’
سے کو کھڑا دیکھ کر کہنا لگا

تو بلال صاحب اور آصفہ بیگم نے کیف کو دیکھا آصفہ بیگم مسکرا دی

تم کہاں جانے کی تیاریوں میں ہو‘‘بلال صاحب نے کہا’’

بابا رشتہ لینے جارہے ہیں تو میں بھیتو جاوں گا نا‘‘کیف نے بلال صاحب ’’
سے کہا تو سمیرا اور آصفہ بیگم مسکرا دیے

تم نہیں جارہے ہمارے ساتھ رشتہ پوچھنے جارہے ہیں ابھی ہوا نہیں ’’
ہے‘‘بلال صاحب نے کہا تو کیف نے منہ لٹکا یا

ہاں کیف بابا ٹھیک کہہ رہے ہیں تم میرے ساتھ گھر رہو گے" سمیر نے بھی کیف سے کہا

کیوں میرا رشتہ ہونے جارہا ہے میں نا جاوں میں تو ضرور جاوں گا" کیف کہتا بلال صاحب کو کھن* چتا باہر کو بڑھا

تو بلال صاحب اپنے بیٹے کی حرکت پے ارے ارے ہی کرتے رہ گے

سمیر بھی مسکرا دیا اور آصفہ بیگم بھی مسکراتی ان کے ساتھ باہر کو بڑھی

کچھ دیر بعد وہ امبر کے گھر میں بیٹھے تھے بلال صاحب اور آصفہ بیگم تو امبر کے والدین کے ساتھ لاونج میں بیٹھ گے اور کیف کال سننے کے لیے باہر آیا

تو اسکی نظر امبر پے گی تو پھول توڑ کر اپنے بالوں میں لگانے کی کوشش کر رہی تھی

اہمم اہمم ''کیف نے گلا کھنکھارتے امبر کو اپنی طرف متوجہ کروایا تو امبر'' بھی اسکی طرف دیکھنے آی

اوو آپ ''امبر نے کیف کو دیکھتے کہا''

جی میں کیسی ہو ''کیف نے خوشگوار موڈ میں کہا''

آج وہ خوش تھا کہ آج امبر اسکے نام ہو جاے گی اسے پورا یقین تھا کہ امبر کے والدین اس رشتے کے لیے مان جاے گے

میں ٹھیک ہوں بھای‘‘امبر نے کہااور کیف کا دل کیا تھااس دفعہ تو کہہ ہی ’’
دے کہ بھای نا کہو

لیکن ابھی خود پے ض*بط ہی کیا کیونکہ ابھی وہ چاہتا تھا کہ ایک دفعہ رشتہ
ہو جاے

اچھا یہ پھولوں کو کیا رہی تھی‘‘کیف نے بات کرنے کے لیے کہا’’

ورنہ وہ دیکھ چکا تھا کہ وہ اپنے بالوں میں لگانے کی کوشش کر رہی تھی

وہ یہ پھول بالوں میں لگا رہی تھی آپ لگا دیجے نا‘‘امبر نے بتاتے ساتھ ’’
کیف سے کہا تو کیف نے حیران ہوتے دیکھا

وہ بھلا انتے قریب کیسے جاتا امبر کے چاہے جو وہ اس سے محبت کرتا تھا لیکن وہ اسے نہیں کر سکتا تھا

میں تم ایسا کرو آنٹی سے لگالو" کیف نے کہا تو امبر نے کیف کو منہ بنا کر " دیکھا

آپ کو ایک کام کہا آپ وہ بھی نہیں کر سکتے آپ ڈاکٹر کیا خاک بنے گے "" امبر نے منہ بنا کر کہا تو کیف تو دیکھتا ہی رہ گیا

یہ لڑکی ہر بات میں اس کو ڈاکٹری کے طنے دیتی تھی وہ ڈاکٹر نہیں لیکن اسکا کہنا کیف کو ب* را تو ہر گز نہیں لگا تھا

تم ایک بات تو بتاو تم مجھے ہر وقت یہ میری ڈاکٹری کو کیوں لے آتی ہو بیچ میں" کیف نے کہا تو امبر نے کندھے اچکاے

ویسے ہی اچھا اب یہ لگا دے نا" امبر نے پھولوں والا ہاتھ کیف کے آگے کرتے کہا

تو کیف نے بھی تھام لیے تو امبر خوش ہوتی پشت کیف کے آگے کر گی کیف نے پھول کو پکڑتے احتیاط سے پھول امبر کے بالوں میں لگانے تا کہ اسکا ہاتھ امبر کے بالوں کو چھونا جاے

کیف پھول لگاتا ہاتھ پیچھے کرتا امبر کے بالوں لگے پھول دیکھتا مسکرا دیا

اسے امبر کے بالوں میں پیارے لگ رہے تھے امبر کے بال کمر تک آتے بے حد پیارے تھے

امبر نے کیف کے پیچھے ہونے پے پلٹ کر کیف کو دیکھا

تھنکیو" امبر نے مسکراتے تو کیف بھی مسکرادیا اور اندر کیطرف بڑھا اور جاکر سب بڑوں کے ساتھ جابیٹھا"

ہم آپ سے کچھ بہت خاص مانگنے آے ہیں" بلال صاحب نے امبر کے والداین سے کہا تو انہوں نے توجہ انکی طرف کی"

کیا بلال بتایں" امبر کے والد نے کہا"

ہم امبر بیٹی کا رشتہ کیف کے لیے مانگنے آے ہیں ہم بس یہ چاہتے ہیں کہ "
رشتہ ہو جاے شادی جب امبر بیٹی کی پڑھای ختم ہو جاے تب کریں
گے" بلال صاحب نے ساری بات ایک کی تا کہ وہ یہ سمجھے کہ وہ ابھی شادی
کرنا چاہتے ہیں

امبر کا بھای جو اندر آ رہا تھا وہی لاونج کے دروازے پے ہی کھڑا ہو گیا

ہم بہت امید لے کر آے ہیں اور آپ کیف کو تو بچپن سے جانتے"
ہیں" آصفہ بیگم نے کہا

کیف کا دل تی*زی سے دھڑک رہا تھا کہیں انکار ہی نا کر دیں

امبر کے والد نے اپنی بیوی کو دیکھا تو انہوں نے اشارہ کرتے بعد میں کہا تو جیسے وہ بھی سمجھ گے تھے

ہمیں تو کوی اطراز نہیں لیکن ہم اپنے بیٹے سے بھی پوچھ لے آپ جانتے" ہیں اسکے بغیر ہم کوی فیصلہ نہیں کر سکتے امبر کا" امبر کے والد کہا

توکیف نے شکر کا سانس کیا کہ وہ تو منے اور اسے یقین تھا امبر کا بھای بھی مان جاے گا

جی ہمیں کوی اطراز نہیں جب آپ چاہیں آرام سے سوچ کر جواب دیجے " گا" بلال صاحب نے کہا تو وہ بھی مسکرا دیے

ابھی وہ اور کوی بات کرتے کہ امبر کا بھای سلام کرتا اندر آگیا

توسب اسکی طرف متوجہ ہے

کیا باتیں ہو رہی تھی بھ ئی ی‘‘امبر کے بھای نے آتے کہا’’

ہاں کچھ نہیں یونہی تو بتا کہاں تھا‘‘کیف نے جدی سے کہا’’

وہ چاہتا تھا کہ اسکے سامنے تو نا ہی بات کریں رشتے ہی کہیں وہ ان* کارا بھی نا کر دے سب اسکے یوں بولنے پے سب بڑے مسکرا دیے امبر کے بھای نے اسے دیکھا

کہیں نہیں چل آ باہر جا کر بیٹھتے ہیں ہمارا ان بزرگوں میں کیا کام‘‘امبر’’ نے بھای نے شرارت سے کہا تو سب ہی ہنس دیے

تواب ہمارا بیٹا ہمیں بزرگ کہہ رہا ہے‘‘ امبر کے والد نے کہا‘‘

توسب ہی مسکرا دیے کیف اور امبر کا بھای باہر کو چل دیے تو سب بڑے باتیں کرنے لگے

کیف کچھ دیر یونہی کھڑا رہا تھا پھر کمرے میں چلا گیا

❤❤❤❤

صارم یہ کیا ہے‘‘ حبہ نے صارم سے کہا جو کیک لے کر آیا تھا‘‘

کیک ہے میری جان چلو آو جلدی سے کاٹیں‘‘ صارم نے مسکراتے حبہ سے کہتے ساتھ کیک ٹیبل پے رکھا‘‘

وہ تو مجھے پتہ ہے کیک ہے لیکن کس لیے'' حبہ نے کہا ساتھ کے پاس آ گی''

کیونکہ آج ہمارے نکاح کو ساتھ مہینے پورے ہو گے ہیں اس خوشی'' میں'' صارم نے کہتے ساتھ حبہ کو اپنے حصار میں لیا تو حبہ مسکرا دی

صارم ہر مہینے کیک لے کر آتا تھا

چلو آو کاٹیں'' صارم نے کہتے ساتھ حبہ کو اپنے حصار میں لے کر صوفے'' پے بیٹھتا حبہ کا ہاتھ تھامے کیک کاٹنے لگا کیک کاٹ کر حبہ کو کھلایا

چلو اب مجھے بھی تو کھلاو'' صارم نے کہا تو وہی ٹکرا حبہ نے صارم کو بھی کھلا'' دیا

صارم نے حبہ کے ہاتھ سے کھاتے ساتھ حبہ کی انگلی کو اپنے دانتوں میں دبایا

آہہہ صارم" حبہ نے گھور کے دیکھتے صارم کو کہا تو صارم مسکرا دیا"

حبہ نے صارم کی گہری نظروں سے گھبراتے پلکیں گرالی تو صارم نے حبہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے حبہ کے ہونٹوں کو چھو تو حبہ شرم سے آنکھیں موند گی

صارم کچھ دیر بعد صارم نے پیچھے ہوتے حبہ کے چہرے پے چھاے رنگوں کو دیکھتے دھیرے سے مسکراتے اپنے حصار میں لیتا بیٹھ گیا

تو حبہ بھی شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ صارم کے سینے پے سر رکھ گی ہر روز کی طرح صارم حبہ کے ساتھ بیٹھا کافی دیر باتیں کرتا رہا پھر چلا گیا

اسوقت بوس اور بی آر بیٹھے تھے علی اور ڈی کے ابھی وہاں موجود نہیں تھے

آج کل تم اس کے چکر میں کیوں ہو" بوس نے بی آر سے کہا تو بی آر نے" اسے بوس کو دیکھا

پیار کرتا ہوں اس سے" بی آر نے کہا تو بوس نے سر ہلایا"

جانتا ہوں" بوس نے کہا تو بی آر نے دانت پی * ستے بوس کو دیکھا یعنی اس" سے کچھ نہیں چ * ھپ سکتا تھا

تو پھر کیوں پوچھ رہے ہو‘‘ بی آر نے کہا’’

کیونکہ مجھے پتہ چلا ہے اس کی مانگنی اسکے کزن سے ہو چکی ہے اس لیے کہہ رہا ہوں دور رہو اس سے‘‘ بوس نے کہا تو بی آر کا رنگ اڑ* اتھا

تم تمھیں کیسے پتہ‘‘ بی آر نے بام * شکل کہا’’

بس چل گیا پتہ‘‘ بوس نے کہا بی آر کو لگا اسکی سانس روک گی ہوں’’

نہیں جو مرضی ہو جاے وہ میری ہی رہے گی‘‘ بی آر نے دل میں خود سے کہا تھا وہ اپنے پیار کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا تھا

❤❤❤❤❤❤❤

معصومہ جوابھی کمرے میں آئی تھی کہ بالکونی پہ کیسی کی موجدگی محسوس کرتے ڈ*رگی

لیکن ڈ*رتے ڈ*رتے ادھر دیکھا تو بوس کو کھڑا دیکھ کر کچھ سکون ہوا تھا ڈر تو اسے بوس سے بھی لگتا تھا لیکن اتنا نہیں

بوس نے معصومہ کو بالکونی کھولنے کا اشارہ کیا تو معصومہ نے ڈ*رتے قدم بالکونی کی طرف بڑھائے اسے کھولا تو بوس اندر آیا

معصومہ کو دیکھا جو سیمپل سی فراک ٹروازمیں بالوں کی ڈھلی سی چوٹیاں بنائے میک اپ سے پاک چہرے میں بھی بے حد پیاری لگی تھی

کیسی ہو‘‘بوس نے کہا’’

آپ کیوں آے ہیں میں نے آپ سے کہا تو تھا کہ میں کیسی کو کچھ نہیں’’ بتاوں گی پلیز نا آیا کریں نا‘‘معصومہ نے بوس کے سوال کا جواب دینے کی بجاے ڈ*رتے ہوے کہا

معصومہ کو اتنا یقین تو ہو ہی گیا تھا کہ بوس اسے یا گھریں کیسی جب تک کچھ نہیں کہے گا جب تک وہ بوس کا کیسی کو نہیں بتاے گی

جو میں نے ہو چھا اسکا جواب دو‘‘بوس نے اپنی گھ*مبر آواز میں کہا’’

میں ٹھیک ہوں آپ کیوں آتے ہیں میں سچی کہہ رہی ہوں کیسی کو نہیں بتاو’’ گی‘‘معصومہ نے ن*م لہجے میں تو بوس کا دل بے*قرار ہوا

ر*و کیوں رہی ہو کچھ نہیں کہوں گا کیسی کو جب تک تم نے میرا کیسی کو نا''
بتایااور جہاں تک رہا میرا یہاں آنے کا سوال تو وہ اس لیے آتا ہوں کیونکہ میں
'' تم سے پیار کرنے لگا ہوں
بوس نے کہتے آخری بات محبت سے چو*ر لہجے میں کہی

''وہ تو مجھ سے سب ہی کرتے ہیں پیار لیکن وہ کھڑ*وس ہیں نا بس وہ نہیں
کرتے''معصومہ نے منہ بنا کر کہا

تو بوس معصومہ کو گھور کر رہ گیا کہ اب اسے کیسے سمجھ جائے کہ وہ اس سے
دوسروں کی طرح پیار نہیں کرتا

یہ کھڑ*وس کون ہے ''بوس نے پوچھا ایک دفعہ تو بوس خاموش ہو گیا کہ ''
ناہی سمجھائے معصومہ کو پیار کا مطلب

وہ وجدان ہیں ناوہ ہیں کھڑ*وس ہر وقت ڈا*نٹتے ہیں وہ مجھے آج بھی اتنا ''
ڈا*نٹا ہے ''معصومہ نے منہ پھلا کر کہا تو بوس نے نفی میں سر ہلایا

اچھا اب تمھارا پاوں کیسا ہے ''بوس نے پوچھا ''

وہ وہ تو ٹھیک ہے ''معصومہ نے کہا تو بوس نے اثبات میں سر ہلای ''

اچھا آپ جاے ناورنہ کوی آگیا تو ''معصومہ نے ڈ*رتے کہا ''

اچھا جاتا ہوں میں پھر آوگا ٹھیک ہے" بوس نے کہا تو معصومہ نے تیزی "

سے سر اثبات میں ہلا یا

تو بوس ایک نظر اسے دیکھتا بالکونی سے چلا گیا تو معصومہ بھی آ کر لیٹ گی اور

کچھ ہی دیر میں سو گی تھی

❤❤❤❤

آج وجدان گھر ہی تھا اسوقت سب ہی لاونج میں بیٹھے ہوے تھے

امل وجدان کے ساتھ بیٹھی ہوی تھی معصومہ انکے سامنے ہی بیٹھی ہوی تھی

صارم حبہ اور انیتارا کب بھی وہی بیٹھے تھے

”وجدان آج ہم ڈیٹ پے جا رہے ہیں نا تو بتاو کب تک جانا ہے میں تیا تو

ہو جاو“ امل نے وجدان سے کہا تو معصومہ انکی طرف متوجہ ہوی

”8 بجے تک جاے گے“ وجدان نے کہا اس سے پہلے امل کچھ کہتی کہ

معصومہ بول پڑی

”میں بھی جاو گی ڈیٹ کے وجدان“ معصومہ کا تو سب نے ہی معصومہ کو

دیکھا

سب کے چہروں پے ہی مسکراہٹ آ گی وجدان کے لب بھی مسکرا دیے

”تم کیسے جاو گی میں تو انکی گرل فرینڈ کو اس لے جاو گی لیکن تم نہیں ہو“ امل

نے کہا

”تو کیا ہوا اگر گرل فرینڈ کیوں باقی کیوں نہیں جا سکتے میں تو جاوں گی“معصومہ نے ض*دی لہجے میں کہا

”معصومہ گڑیا ہم کہیں چلتے ہیں گھومنے“صارم نے کہا تو معصومہ نے نفی میں سر ہلایا

”میں وجدان کے ساتھ ہی جاو گی ڈیٹ پے“معصومہ نے ض*دی لہجے میں کہا

”ٹھیک تم چلی مجھے نہیں جانا“امل نے وجدان کو خاموش ہی بیٹھا دیکھ کر خود ہی غ*صے میں کہہ دیا

لیکن وجدان پھر بھی کچھ نا بولا تھا

ٹھیک وجدان میں چلو گی آپ کے ساتھ ''معصومہ نے خوش ہوتے کہا''

باقی سب خود خیر *ان تھے وجدان کیسے خاموش ہو کر بیٹھا تھا

اچھا ابھی مجھے ایک کام ہے شام تک آجاو گا'' وجدان نے کہا تو صارم سر ہلا'' گیا معصومہ تو خوش تھی

وجدان نے اسے اگر جانے کا نہیں کہا تو منع بھی نہیں کیا تھا

امل بھی ایک معصومہ کو دیکھتی وہاں سے چلی گی

انیتا آپی آپ جلدی سے میرے ساتھ ڈریس سلیکٹ کروادیں نا‘‘معصومہ ’’ نے انیتا سے کہا

جو شا*ک بیٹھی تھی کہ معصومہ ڈیٹ پے جارہی تھی پر بولی کچھ وہ کون سمجھتی تھی معصومہ خوش انکے لیے اتنا ہی کافی تھا

چلو آو‘‘انیتا نے کہا تو معصومہ خوش ہوتی انیتا کے ساتھ اوپر چلی گی ’’

راکب نے صارم کو دیکھتے مسکرا دیا تو صارم بھی مسکراتے حبہ کو دیکھا جو ابھی تک ابھی تک ص*دمے میں تھی

❤❤❤❤

شام ہوی تو وجدان بھی گھر آگیا تھا امل کہیں باہر چلی گی تھی نا جانے کہاں

اسوقت 8 بج چکے تھے معصومہ کو انیتا نے معصومہ کے کہنے پے اچھا سا تیار کیا تھا

کیونکہ امل نے کہا تھا کہ تیار ہو جاوں تو ایسی لیے معصومہ بھی اچھا سا تیار ہونا چاہتی تھی

معصومہ تیار ہوی تو خود کو مکمل آئی ینے میں دیکھا انیتا اور حبہ اسے دیکھتے مسکرا دی

حبہ نے پھر کوشش کی تھی کہ وجدان کے ساتھ نا جاے پر معصومہ نہیں مانی تھی اور حبہ اور انیتا تو حیر*ان تھی جو وجدان نے بھی اسے منع نہیں کیا تھا

حبہ آپی ،انیتا آپی میں کیسی لگ رہی ہوں‘‘معصومہ نے دونوں کو دیکھتے’’ مسکراتے پوچھا

بہت خوب صورت‘‘حبہ نے کہا تو معصومہ مسکرا دی’’

یہ کھڑ-وس نہیں آے کیا‘‘معصومہ نے کہا’’

ہمم ابھی آے ہیں بھای شاید تیار ہو رہے ہوں‘‘انیتا نے کہا تو معصومہ نے’’ سر اثبات میں ہلایا

کچھ دیر بعد وجدان تیار ہوتا معصومہ کے دروازے کے باہر کھڑا تھا دروازہ ناک کیا تو معصومہ نے ہی کھولا

اور وجدان تو بس آس پاس بھلائے معصومہ کو ہی دیکھنے لگا تھا

جو بلڈ ریڈ کلر کی میکسی پہنے دوپٹہ کو کندھوں پہ گرائے، اپنی ڈارک براون آنکھوں میں کاجل لگائے، ہونٹوں پہ لائیٹ پنک کلر کی لپ اسٹک لگائے (کیونکہ حبہ نے کہا تھا انیتا سے اور معصومہ کو بھی کوی اطراز نہیں تھا)،

ڈارک براون بالوں کو پشت پہ کھولا چھوڑے کچھ آوا* رہ لٹیں چہرے کے اطراف پہ گرائے نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی وجدان تو جیسے نظریں پلٹنا ہی بھول گیا تھا

ہوش تو اسے معصومہ کی آواز پے آیا تھا وہ خود بھی بلیک تھری پیس سوٹ پہنے بلیک بالوں کو جل سے سیٹ کیے، چہرے پے ہلکی بلیک بئیرڈ میں ہنڈسم لگ رہا تھا

چلیں ہم ،،معصومہ نے مسکراتے کہا تو وجدان ہوش میں آتا سر ہلا گیا''

ہاں چلو'' وجدان نے کہا تو معصومہ مسکراتی وجدان کے ساتھ چل دی تو''
حبہ اور انیتا نے اسے جاتے دیکھا

ویسے مجھے یہ بات سمجھ نہیں آی''انیتا نے کہا''

وہ کیا'' حبہ نے کہا''

یہی چلو معصومہ کو لگتا ہے کہ بس کھانا وغیرہ کھا کر آجائیں گے لیکن یہ "
وجدان بھائی نے منا کیوں نہیں کیا، ایسا لگتا ہے جیسے وہ خود بھی یہی چاہتے
تھے" انیتا نے کہا تو حبہ سر ہلا گی

ہاں مجھے بھی ایسے ہی لگتا ہے خیر جو بھی ہے معصومہ تو خوش ہو گی" حبہ "
نے کہا تو انیتا سر ہلا گی

💖💖💖💖

حبہ" صارم نے حبہ کو آواز دی جو اپنے کمرے میں جا رہی تھی تو پلٹ کر "
نیچے دیکھا صارم کو دیکھتے مسکراتی نیچے آ گی

جی" حبہ نے آتے کہا"

یار میں کیا سوچ رہا ہوں آج ہم بھی دونوں باہر ڈنر کرنے جاتے ہیں تو تم "
جلدی سے اچھا سا تیار ہو جاو" صارم نے کہا

جی ٹھیک ہے میں ابھی ہو کر آتی ہوں" حبہ نے مسکراتے کہا تو صارم بھی "
مسکرا دیا اور خود بھی تیا ہونے چل دیا

کچھ دیر بعد صارم بھی تیار ہوتا حبہ کے کمرے آیا تو حبہ کو تیار ہوا دیکھ کر
صارم کی نظر ہی جیسے حبہ سے پلٹنا بھول گی تھی

جو پرپل اور گرین کلر کے امتزاج کا موتیوں والا فراک ٹرواز پہنے بالوں کو کمر
پے بال کھولے چھوڑے ہوے تھے

صارم حبہ کے قریب آتا حبہ کو کمر سے تھامتا اپنے ساتھ لگا گیا حبہ ش*رماتی نظریں جھکا گی

صارم نے حبہ کے چہرے پے چھای لالی دیکھتے دل میں اتارتے حبہ کے ماتھے پے اپنے لب رکھتے دونوں آنکھوں پے باری باری بوسہ دیتا حبہ کے ہونٹوں کو چھوا تو حبہ کی دھڑکنیں بڑھی

صارم نرمی سے پیچھے ہوتا حبہ کے چہرے پے چھاے رنگوں کو دیکھتا مسکراتا اسکی کمر سے ہاتھ پیچھے کرتا حبہ کا ہاتھ تھام گیا

"چلو چلیں" صارم نے حبہ سے کہا تو حبہ بھی خود کو نارمل کرتی صارم کے ساتھ باہر کو بڑھ گی

صارم راکب کو پہلے ہی بتا چکا تھا جانے کے بارے میں

____

کچھ دیر بعد صارم اور حبہ ہوٹل پہنچ گے تھے صارم نے ایک پرائی یوٹ کیبن کروایا تھا

صارم حبہ کے بلکل قریب ساتھ بیٹھ گیا تو حبہ مسکرا دی کچھ دیر بعد کھانا بھی آ چکا تھا

میری جان چلو اب شروع کرو بلکہ میں اپنے ہاتھوں سے کھلاو گا "
تمھیں" صارم نے مسکراتے کہا

اور دونوں کے لیے کھانا ڈالتے حبہ کو کھلانے لگا تو حبہ بھی صارم کو کھلانے لگی

ہمم تمھارے ہاتھ سے تو کچھ زیادہ ہی مزے کا لگ رہا ہے" صارم نے کہا تو
حبہ مسکراتے اسے دیکھنے لگی

اچھا جی پر مجھے تو آپ کے ہاتھ بھی ویسے ہی لگ رہا ہے" حبہ نے شرارتی لہجے
میں کہا تو صارم نے خف*گی سے گھو*را تو حبہ مسکرا دی

یار مجھ معصوم کا دل ہی رکھ لیتی" صارم نے معصوم سی صورت بناتے کہا تو
حبہ ہنس دی

آپ اور معصوم توبہ" حبہ نے ہنستے ہوے کہا تو صارم بھی اسکا مزاق سمجھتا
مسکرا دیا

کھانا کھانے کے صارم حبہ کو لونگ ڈرائی یونگ پے لے گیا تھا پھر واپس گھر چلے گے

♥♥♥♥

کچھ دیر بعد وجدان نے گاڑی ایک ہوٹل کے باہر روکی اور معصومہ کی طرف آتے اسے باہر نکالاتے اسے اندر کیطرف لے کے بڑھا

اندر آے تو معصومہ نے حیر*ت سے پورے ہوٹل کو دیکھا کیونکہ اندر کوی بھی نہیں تھا بس ایک طرف ویٹر کھڑے تھے

لیکن پورا ہوٹل سجا ہوا تھا ہر طرف پھول ہی پھول تھے ساتھ سرخ اور سفید رنگ کے غبارے چاروں طرف اڑ رہے تھے ایک طرف پھولوں کا راستہ بنا

ہوا تھا جو بیچ میں رکھے ٹیبل تک جاتا تھا جہاں گلاب کے پھولوں کا بکے پڑا ہوا تھا پورا ہال بے حد پیار لگا رہا تھا

"یہ کیا یہاں تو کوی بھی نہیں ہے" معصومہ نے حیرت اور تھوڑی پری* شانی سے کہا

"کیونکہ ہم ڈیٹ پے آے ہیں تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ تم میرے ساتھ ڈیٹ پے جاوگی" وجدان نے معصومہ سے کہا

تو معصومہ جو چاروں طرف دیکھ رہی تھی وجدان کیطرف دیکھنے آی

"اچھا ڈیٹ پے اسے جاتے ہیں مجھے تو لگا بس کھانا کھاے گے گھومے پھیرے گے" معصومہ نے منہ پھلاتے کہا تو وجدان کے لب مسکرا دیے

"اچھا گھوم بھی لے گے پہلے یہ تو بتاو یہ سب کیسا لگ رہا ہے" وجدان نے مسکراتے کہا

"یہ جی یہ سب تو بہت اچھا لگ رہا ہے سچی" معصومہ نے خوش ہوتے کہا تو وجدان بھی مسکرا دیا

"چلو کچھ کھاتے ہیں" وجدان نے کہا تو معصومہ سر ہلاتی وجدان کے ساتھ ٹیبل کیطرف بڑھ گی

وجدان نے کرسی پیچھے کرتے معصومہ کو بیٹھاتے خود بھی اسکے سامنے کرسی پے جا بیٹھا اور معصومہ کو دیکھا جو ابھی بھی چاروں طرف دیکھ رہی تھی

وجدان کی تو معصومہ سے نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی وجدان نے معصومہ سے نظر ہٹاتے ویٹر کو آواز دیتے کھانا لانے کو کہا تو کچھ دیر بعد ویٹر کھانا لاتے ٹیبل پے رکھ گے

اور خود وہاں سے چلے گے اب بس وجدان اور معصومہ ہی تھے

معصومہ نے کھانے کی طرف دیکھا تو خوش ہو گی کیونکہ سارا ہی اسکا فیورٹ تھا

واو یہ تو سب میرا فیورٹ ہے میں آپ کو پہلے ہی بتا دوں جو بچ جاے گا میں اپنے ساتھ لے کر جاوں گی گھر ٹھیک ہے" معصومہ نے خوش ہوتے سب کھانا دیکھتے کہا

ساتھ وجدان سے ساتھ لے جانے کو بھی کہہ دیا تو وجدان نے حیر*ان ہوتے دیکھا

مطلب ابھی کھانا شروع نہیں کیا اور ساتھ لے جانے کو بھی کہہ رہی تھی

اوکے پہلے یہ تو کھاو چلو میں ڈال کے دیتا ہوں" وجدان نے کہتے ساتھ کھانا" ڈالتے معصومہ کے آگے رکھا تو معصومہ کھانے لگی تو وجدان بھی کھانے لگا

کچھ دیر بعد دونوں نے کھانا لیا تو وجدان نے پاکٹ سے رِنگ نکالتے معصومہ کے سامنے کی وائٹ کلر کی رنگ جس پے چھوٹا سا وائٹ نگوں سے پرنسس لکھا ہوا تھا بے حد پیاری تھی

یہ کیا ہے" معصومہ نے پوچھا تو وجدان نے اسے دیکھا"

یہ رِنگ ہے" وجدان نے کہا"

یہ تو مجھے بھی پتہ ہے لیکن مجھے کیوں دیکھا رہے ہیں" معصومہ نے کہا"

وہ اس لیے یہ رِنگ میں امل کو دینے والا اب تم میرے ساتھ ڈیٹ پے آئی"
"ہو تو تم پہن لو
وجدان نے کہا

اچھا تو لاے میں پہن لیتی ہوں" معصومہ نے مسکراتے کہا تو وجدان مسکرا"

دیا

یہ تو میں خود پہننے والا تھا امل کو اب ہاتھ آگے کرو تمھیں بھی خود ہی پہناوں" گا" وجدان نے کہا

اوکے پہنادیں" معصومہ نے کہتے دائی یاں ہاتھ آگے کیا تو وجدان نے اسکا" ہاتھ تھامتے رِنگ پہنادی تو معصومہ نے مسکراتے رِنگ دیکھی

پھر رِنگ دیکھتے مسکراہٹ سمٹی تھی تو وجدان نے حیر*ت سے دیکھا

کیا ہوا رِنگ اچھی نہیں لگی کیا" وجدان نے پوچھا"

لگی ہے لیکن میرے وجی مجھے پرنس کہتے تھے اور اس پے بھی پرنس" لکھا ہے" معصومہ نے اد*اس لہجے میں تو وجدان لب سخ*تی سے بند کر گیا

اچھا اب چلو چلیں" وجدان نے کہا تو معصومہ سر ہلاتی کھڑی ہو گی"

اچھا آپ نے کھانا پیک کروالیا ہے میں کل کھالوں گی سب ہی تو میرا" فیورٹ ہے" معصومہ نے مسکراتے کہا تو وجدان بھی مسکرا دیا

ہاں کروالیا ہے اور یہ لو یہ پھول بھی تمہارے لیے ہیں" وجدان نے کہتے" ساتھ گلاب کے خوبصورت پھولوں کا بکے اٹھاتے معصومہ کو دیتے کہا تو معصومہ تھام گی

تھنکیو اور کیا یہ ایک غبارہ بھی میں لے لوں" معصومہ نے مسکراتے کہتے" ساتھ نیچے پڑے غبارہ دیکھتے کہا

لے لو" وجدان نے کہا تو معصومہ مسکراتی اٹھانے لگی کہ وجدان نے روکا"

روکو میں دیتا ہوں" وجدان نے کہتے سرخ غبارہ اٹھاتے معصومہ کو تھمایا تو"
معصومہ بھی مسکراتی لیتی باہر کو بڑھ گی

وجدان نے کھانا پیک تو نہیں کروایا تھا لیکن الگ پہلے ہی کہہ چکا تھا پیک
کرنے کا کیونکہ جانتا تھا کہ معصومہ نے ساتھ لے کر ہی جانا ہے

دونوں گاڑی میں بیٹھے اور وجدان گاڑی سٹارٹ کر گیا معصومہ بے حد خوش
تھی اور وجدان کی بھی بار بار نظر معصومہ پے ہی جا رہی تھی

سگنل پے گاڑی روکی تو معصومہ کو گجرے دیکھای دیے

وجدان"معصومہ نے وجدان کو پکارا تو وجدان جو پہلے ہی اسکی طرف" متوجہ تھا پوری طرح سے ہوا

ہاں بولو"وجدان نے کہا"

وہ مجھے گجرے لے دیں، آپ کو پتہ ہے میں نے حبہ آپی اور صارم بھای کی" شادی پے پہنے تھے"معصومہ نے کہا

اوکے لے دیتا ہوں"وجدان نے کہتے گجرے والے کو آواز دیتے دو" گجرے لے لیے وجدان نے گجرے والے سے پیسے واپس نہیں لیے تھے جو معصومہ کو اچھا لگا تھا

یہ لو پہن لو"وجدان نے گجرے معصومہ کیطرف کرتے کہا"

آپ پہنا دیں نا مجھ سے ٹوٹ ہی جائے پہنتے ہوئے ‘‘معصومہ نے کہا تو جیسے ’’
وجدان بھی یہی چاہتا تھا خاموشی سے معصومہ کا ہاتھ تھامے پہنانے لگا

وجدان نے پہناتے معصومہ کا مسکراتا چہرہ دیکھا تو نظر معصومہ کے ڈمپل پے اٹکتی محسوس ہوی تھی دل کیا ایک بار چھوہ کے دیکھ لے لیکن خود پے ض*بط کرتا گاڑی سٹارٹ کر گیا

کچھ دیر بعد دونوں گھر پہنچے تھے

💖💖💖💖

انیتا باہر آی تو حبہ اور صارم کو نا پا کر راکب کے پاس آی جو لاونج میں بیٹھا موبائل پے لگا تھا

حبہ انیتا کو بتانا بھول گی تھی اور ویسے ہی صارم کے ساتھ چلی گی تھی

کیا گھر میں کوی نہیں ہے ''انیتا نے راکب کے پاس آتے پوچھا تو راکب'' نے موبائ ل اف کرتے پوری طرح انیتا کی طرف متوجہ ہوا

''ہاں صارم اور حبہ بھی ڈنر کرنے باہر گے ہیں''
راکب نے کہا

اواچھا تو پھر ہم دونوں ہی ہیں گھر ''انیتا کہتی ساتھ صوفے پے بیٹھ گی''

ہاں بلکل دونوں ہی ہیں میں نے کوک سے کھانے کا کہہ دیا ہے بنا ہی لیا ہو گا''
''اس نے

راکب نے کہا

اوکے ''انیتا کہتی موبائی ل کیطرف متوجہ ہی تو راکب نے گھو*ر کر دیکھا''

وہ موبائی ل رکھ کر پوری طرح اسکی طرف متوجہ ہوا تھا اور وہ تھی کہ موبائی ل لے کر بیٹھ گی تھی

یہ کیا چڑ*یل تم ہر وقت موبائی ل میں لگی رہتی ہو کس سے اتنی باتیں کرتی رہتی ہو'' راکب نے گھورتے چڑتے کہا

آپ کو کیا جس سے مرضی کرو آپ کو کیا مسلہ ہے مجھ سے ''انیتا نے راکب کیطرف دیکھتے ت*یز لہجے میں کہا

اس سے پہلے راکب کچھ کہتا وہاں کوک آ کر کھانے کا بتانے لگا تو دونوں ڈائی نگ ٹیبل کیطرف بڑھ گے

راکب انیتا کی ساتھ والی کرسی کھنچتا بیٹھ گیا تو انیتا نے ایک نظر اسے دیکھتے کھانے کیطرف متوجہ ہوی

توراکب بھی کھانے لگا انیتا نے پانی پی کر گلاس رکھا تو وہی گلاس راکب اٹھاتا پینے لگا انیتا نے گھور کر دیکھتے دوسرا گلاس اٹھاتی پانی پینے لگی توراکب مسکراتا اپنے کھانے کیطرف متوجہ ہوا

دونوں کھانا کھا کر اٹھنے لگے تو انیتا ایکدم آنکھ پے ہاتھ رکھتی وہی بیٹھ گی

آہہہ ''انیتا آنکھ میں چھ*بن کی وجہ سے ہلکی سی چی*خی''

کیا ہوا‘‘ راکب پریشانی سے اسکی طرف متوجہ ہوا’’

آنکھ میں کچھ چلا گیا ہے‘‘ انیتا نے کہا’’

دیکھاو مجھے ادھر‘‘ راکب نے انیتا کا ہاتھ پیچھے کرتے خود دیکھنے لگا تو ایک پل’’ کے لیے راکب کو خود کے اتنے قریب دیکھتے انیتا کو عج*یب سا احساس ہونے لگا

یہ دیکھو یہ تھا‘‘ راکب نے انیتا کی آنکھ سے چھوٹا سا دھاگا شاید انیتا کے ہاتھ’’ لگنے سے ہی چلا گیا تھا نکلتے کہنے لگا تو انیتا کو خود کی طرف تکتا پا کر راکب بھی اسے دیکھنے لگا

بے اختیار ہی راکب کا انیتا کو اپنے قریب دیکھتے دل دھڑکا تھا، دل کیا انیتا کے نقش کو چھو لے اس سے پہلے دل کی سنتا جلد سے خود کی سمبھالتے پیچھے ہوا تھا

انیتا نے بھی خود کے یوں راکب کو دیکھنے پے خود کو سمبھالتے خود کو کوسا جلدی سے نظریں دوسری طرف کی

وہ میں چاے کا کہتا ہوں "راکب خود کو سمبھتا جلدی سے اٹھ کھڑا دل" ایک پل کے لیے خوش ہوا کہ شاید انیتا کا خود کا یوں تکنا ایک امید دلا گیا تھا

افف نا جانے کیا سوچ رہے ہو گے میرے بارے میں "انیتا نے خود سے" کہا

کچھ دیر بعد دونوں نے چائے پی تو صارم اور حبہ بھی آگے اور انکے پچھ دیر بعد معصومہ بھی اور آکر خوشی خوشی اپنی باتیں بتانے لگی وجدان تو بس اپنا سر ہی پکڑ کر بیٹھا گیا تھا معصومہ کے یوں بتانے پے

❤❤❤❤❤❤❤❤

ماضی۔۔۔۔۔۔۔

آج شاہدہ بیگم فواد صاحب کے گھر آئی ہی تھی

ثمرین بیگم اور شاہدہ بیگم لاونج میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں فواد صاحب بھی آفس سے گھر آئے تو وہی آ گے

کیسی ہیں شاہدہ"فواد صاحب نے آکر سلام کرنے کے بعد کہا وہ سب کالج میں ایک ساتھ پڑھے اس لیے وہ بھی انہیں جانتے تھے

میں ٹھیک ہوں آپ سنائے"شاہدہ بیگم نے مسکرا کے کہا"

جی الحمد للہ ٹھیک"فواد صاحب نے نارملی کہا تو شاہدہ بیگم سر ہلا گی"

اچھا ثمرین میں زرا فریش ہو جاو"فواد صاحب کہتے اوپر کو بڑھ گے تو اسی وقت وجدان بھی آگیا

آنٹی معصومہ کہاں ہے"وجدان نے سلام دعا کے بعد پوچھا"

بیٹا اپنے کمرے میں ہو گی کھیل رہی تھی"ثمرین بیگم نے کہا"

اوکے آنٹی میں اسے اپنے ساتھ گھر لے جانے آیا ہوں مما نے کہا ہے "

"وجدان نے کہا

اچھا جاو لے جا" ثمرین بیگم نے مسکراتے کہا تو وجدان بھی مسکراتا سر ہلاتا "

اوپر بڑھ گیا

کمرے میں داخل ہوا تو معصومہ کو کھیلتے دیکھ کر اسکے پاس آگیا

پرنسس" وجدان نے مسکراتے پکارا تو معصومہ جو اپنے دھیان کھیلنے میں "

لگی تھی وجدان کی آواز پے اسے دیکھتے بے حد خوش ہو گی

وجی آپ" معصومہ نے خوشی چہکتے کہا تو وجدان بھی مسکرا دیا "

جی میں، چلو میں تمھیں لینے آیا ہوں مما نے کہا ہے تمھیں لے کر آو““”
وجدان نے کہا تو معصومہ یہ سن کر ہی خوش ہو گی

سچی تو چلیں مما بابا سے پوچھ لیا آپ نے“معصومہ نے خوش سے چہکتے کہا”

ہاں پوچھ لیا ہے آو چلیں“ وجدان نے مسکراتے معصومہ کو اپنی گود میں اٹھا”
لیا

تو چاکلیٹ لے کر دیں گے نا“معصومہ نے پوچھا”

ہاں پرنسس ضرور“ وجدان نے کہا تو معصومہ نے وجدان کی گال پے پیار”
کیا تو وجدان نے بھی مسکراتے معصومہ کے گال پے پیار کرتے باہر نکلا

کچھ دیر بعد وہ گھر پہنچ گے تھے وجدان گاڑی میں ڈرئیوار کے ساتھ لے کر آیا تھا معصومہ کو

معصومہ انکے گھر آتی باہر جا کر کچھ کھیلنے لگی تو فیضان صاحب اور حمنہ بیگم نے وجدان کو مخاطب کیا

جو ابھی معصومہ کو باہر گارڈن میں کھیلتا دیکھ کر اندر آیا تھا اور لاونج میں ہی بیٹھ گیا

بیٹا ہم نے تم سے ایک اہم بات کرنی ہے‘‘ فیضان صاحب نے کہا’’

تو وجدان جو سامنے گارڈن میں دیکھای دے رہی معصومہ کو دیکھ رہا تھا انکی طرف متوجہ ہوا

جی بابا کیا بات" وجدان نے کہا"

بیٹا ہم چاہتے ہیں کہ معصومہ کا تمھارے لیے رشتہ ابھی فواد سے مانگ لے" ہم اسے اپنی بیٹی بنانا چاہتے میں چاہتا ہوں کہ میری اور فواد کی دوستی مظبوط ہو جاے" فیضان صاحب نے کہا تو وجدان کا چہرہ سرخ ہوا تھا

باباجان پلیز ایسی بات نا کریں" وجدان نے شرملی سی مسکراہٹ سے کہا"

تو فیضان صاحب اور حمنہ بیگم اسکا شرمانا محسوس کرتے فضیان صاحب کو قہقہ لگاگے اور حمنہ بیگم بھی ہنس دی

بیٹا بس ہم ابھی کرنا چاہتے ہیں تم سمجھدار ہو اس لیے تمھارا فیصلہ چاہتے ہیں"
"فیضان صاحب نے سنجیدگی سے کہا

بابا پر معصومہ مجھ سے بہت چھوٹی ہے" وجدان نے کہا"

یعنی تم اس رشتے کے لیے راضی ہو اور رہی بات عمر کی تو تمھاری مما بھی"
مجھ سے چھ سال چھوٹی ہے اس سے فرق نہیں پڑتا" فیضان صاحب نے کہا

جی بابا ٹھیک ہے جیسا آپ چاہیں لیکن جب معصومہ بڑی ہو گی تو اس کی"
"مرضی شامل ضرور ہو گی اور جیسا وہ چاہے گی وہی ہو گا
وجدان نے کہا

ٹھیک ہے بیٹا تم نے آج ہمیں بہت خوشی دی ہے ''فضیان صاحب نے کہا''

تو وجدان مسکرا دیا اتنے میں معصومہ بھی بھاگتی اندر آی

وجی آپ نے مجھے چاکلیٹ نہیں دی آپ نے کہا تھا آپ لے کر دیں گے ''''
معصومہ نے آتے ساتھ وجدان کا ہاتھ تھامے کہا

تو وجدان کے ساتھ ساتھ حمنہ بیگم اور فیضان صاحب بھی مسکرا دیے

دیتا ہوں کمرے میں ہے پہلے مما نے تمھارے لیے کھیر بنای ہے وہ کھالو''''
وجدان نے مسکرا کے کہا تو معصومہ مسکرا دی

واو سچی آنٹی پھر جلدی سے لادیں اور وجی آپ مجھے کھلاے گے ''معصومہ ''
نے حمنہ بیگم سے کہتے وجدان سے کہا

ٹھیک ہے پرنسس ''وجدان نے مسکراتے کہا تو حمنہ بیگم اٹھ کھڑی ہوی ''

چلو میں آپ کو لا کر دیتی ہوں ''حمنہ بیگم کہتی کچن میں چلادی ''

کچھ دیر بعد لا کر دی تو وجدان معصومہ کا کھلانے لگا تھا

❤❤❤❤

حال--------

صبح وجدان آفس چلا گیا تھا اور اس نے کہا تھا وہ دیر سے گھر آئے گا اکب بھی اپنے دوست کے ساتھ گیا تو صارم بھی اسکے ساتھ چلا گیا تھا

اب شام ہو چکی تھی

امل جو باہر گارڈن میں بیٹھی تھی کیسی سے فون پے بات کر رہی تھی اب اسے پری*شان بیٹھا دیکھ کر معصومہ سے رہا نا گیا تو اس کے پاس آ گی

کیا ہوا آپ اتنی پری*شان کیوں ہیں" معصومہ نے امل کے پاس آتے" اسکی ساتھ والی کرسی پے بیٹھتے پوچھا

کچھ نہیں" امل نے پری*شان لہجے میں کہا"

بتاے نا کیا پتہ میں آپ کی کوی ہیلپ کر دوں" معصومہ نے کہا تو امل اسے دیکھنے آی معصومہ سے کیسی کی پری* شانی نہیں دیکھی جاتی تھی

وہ تم کسی کو بتاو گی تو نہیں" امل نے کہا"

نہیں آپ بتاے کیا ہوا" معصومہ نے پوچھا"

وہ میں نا کیسی اور سے شادی کرنا چاہتی ہوں اور اب وجدان مجھے جانے نہیں دے گا تو میں کیسے جاوں یہاں سے اگر بتایا تو وجدان کبھی نہیں جانے دے گا اور مجھ سے شادی کر لے گا" امل نے افسر* دہ ہوتے کہا تو معصومہ سوچ میں پڑ گی"

اگر میں انہیں یہاں سے بھیج دوں تو وجدان صرف میرا خیال رکھے گے ”
ان کو پوچھے گے بھی نہیں ہاں یہ ٹھیک انہیں یہاں سے بھیج دیتی ہوں لیکن
بھیجوں کیسے “معصومہ نے خوش ہوتے سوچا

وہ تو شکر کر رہی تھی وجدان جو امل پے توجہ دیتا ہے وہ بھی اس پے ہو گی

ایسی لے یہاں سے امل کو نکالنے کا سوچ رہی تھی لیکن پری*شانی یہ تھی کہ
نکالے کیسے

ہاں یہ ٹھیک ہے تو انہیں رات کو یہاں سے نکل دیتی ہوں “معصومہ نے ”
خوش ہوتے سوچا

تو آپ ایسا کریں رات کو یہاں سے چلی جایے گا جب سب سو جائی یں گے ''
تو آپ وجدان کو بھی نا بتاے گا اور خاموشی سے چلی جایے گا'' معصومہ نے
مشورہ دیا

ہاں یہ تو ٹھیک ہے لیکن گارڈز ہوتے ہیں تو وہ بتا دیں گے '' امل نے کہا''

وہ ان کو ہم کہہ دیں گے کہ وجدان آپ دونوں کو بلا رہیں ہیں تو آپ جلدی ''
سے چلی جاے گا آج رات آپ چلے جاے گا'' معصومہ نے مشورہ دیا

ہاں یہ ٹھیک ہے پکا نا رات کو میں یہاں سے جا سکوں گی '' امل نے یقین چاہا''

جی بکل میں آپ کو گھر سے بھیج دوں گی آپ جلدی سے اپنا سارا سامان" پیک کر لیجے جلدی کیونکہ شام تو ہونے والی ہے"معصومہ نے کہا تو امل اٹھ کھڑی ہوی

ہاں ٹھیک ہے تم کتنی اچھی ہو معصومہ"امل نے خوش ہوتے کہا"

تو معصومہ بھی خوش ہو گی کہ وجدان اب امل کو دیکھے گا ہی نہیں تو ساری توجہ وجدان کی اس پے ہی ہو گی

رات ہوی تو سب کھانا کھاتے کمرے میں چلے گے تو امل نے آکر معصومہ کا دروازہ ناک کیا تو معصومہ نے دھیرے سے دروازہ کھولتے امل کو دیکھا

چلواب میری ہلیپ کر دو"امل نے آہستہ سے کہاتو معصومہ سر ہلاتی"
وجدان کے کمرے کیطرف دیکھتے باہر نکلی

چلیں"معصومہ نے کہاتوامل سر ہلاتی اسکے ساتھ نیچے کیطرف بڑھ گی"

گیٹ پے آی توگارڈز کھڑے ڈیوٹی دے رہے تھے امل پیچھے ہی کھڑی ہو گی
تھی

اب کیا کریں یہ توجانے نہیں دیں گے وجدان کو بتادیں گے کہ میں اس"
وقت جارہی ہوں"امل نے کہا

روکے میں جاکرانہیں کہتی ہوں پیچھے کوی ہے توجب وہ جاے گے توآپ"
جلدی سے باہر چلی جاے گا"معصومہ نے دھیرے سے اپناپلین بتایا

اوکے"امل نے کہاتو معصومہ گارڈز کیطرف بڑھی یہ وہی گارڈز تھے جو"
وجدان نے معصومہ کی وجہ سے نکلے تھے

سنیں"معصومہ نے گارڈز کہاتو وہ اسکی طرف متوجہ ہوے"

جی میم"ایک گارڈ نے کہا"

وہ مجھے لگتا ہے کہ وہاں کوی ہے آپ وہ دیکھیں پیچھے"معصومہ نے کہاتو"
گارڈز جلدی سے اس طرف بڑھ گے

تو امل جو اسے ہی دیکھ رہی تھی تیزی سے اسکی طرف آی

اب آپ جلدی سے جائیں ورنہ وہ آجائے گے ''معصومہ نے کہا''

تھنکیو معصومہ تم بہت اچھی باے'' امل نے کہا تو معصومہ مسکرادی امل باہر نکلی تو گارڈز بھی اتنی دیر میں آگے

میم وہاں تو کوی نہیں ہے'' گارڈز نے آتے ساتھ کہا''

اچھا مجھے لگا ہوگا میں جا رہی ہوں'' معصومہ کہتی مسکراتی اندر کو بڑھ گی تو'' گارڈز بھی خاموشی سے گیٹ پے کھڑے ہو گے

معصومہ خوش تھی امل چلی گی اور اب وجدان صرف اس پے دھیان دے گا

اب دیکھنا یہ تھا وجدان کو جب پتہ چلتا تو کیا ہوتا یہ تو اب کل کے سورج کے ساتھ ہی پتہ چلنا تھا

💕💕💕💕💕

معصومہ کمرے میں آی تو سامنے ہی بوس کھڑا دیکھای دیا تو جلدی سے دروازہ بند کرتی اسکے پاس آی

آپ پھر آ گے میں نے آپ سے کہا تو ہے نہیں بتاتی آپ کیوں آتے ہیں‘‘ معصومہ نے منہ بناتے کہا

تو بوس ماسک میں ہی مسکرا دیا اسکا منہ بسورنا بوس کو بے حد پیارا لگا تھا

میں نے بھی تو تمھیں بتایا تھا نا کہ میں آوں گا‘‘ بوس نے کہا’’

تو معصومہ نے بوس کو گھو*رااور بوس تو حیر*ان تھا کیسے وہ اس سے بات کرتی تھی

اچھا تم کہاں سے آرہی ہو پہلے تو کمرے میں ہوتی ہو" بوس نے کہا"

وہ میں آپ کو بتاوں گی پر آپ کیسی کو نا بتاے گا ٹھیک ہے" معصومہ نے" رازداری سے کہا تو بوس نے سر ہلایا

اچھا نہیں بتاتا کیا ہوا" بوس نے پوچھا"

وہ میں نے امل آپی تھی ناوہ کھڑوس سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی تو میں" نے اسے یہاں سے بھیج دیا کیونکہ اگر صبح کھڑوس کو بتاتی تو وہ جانے نا دیتے

اس لیے میں نے اسکی ہلیپ کی یہاں سے جانے میں ''معصومہ نے کہا تو بوس نے داد دیتی نظروں سے اسے دیکھا

واہ تم تو بہت بہادر ہو''بوس نے کہا تو معصومہ مسکرادی''

اچھا یہ رنگ کہاں سے لی ہے''بوس نے معصومہ کے ہاتھ میں رِنگ دیکھتے'' کہا جو اسنے کل کی ابھی تک پہنی ہوی تھی

یہ تو وجدان نے دی ہے''معصومہ نے بتایا''

کیوں اتار واسے''بوس نے زرا سخ*تی سے کہا''

”کیوں میں تو نہیں اتاروں گی اتنی تو پیاری ہے“معصومہ نے کہا تو بوس نے گہرا سانس لیا

”ٹھیک ہے جب میں لا کر دوں گا تو اس انگھوٹھی کو تم اتارو گی سمجھی“بوس نے کہا

”وہ تو میں تب دیکھوں گی اب آپ یہاں سے جاے اگر کوی آگیا تو اور مجھے نیند بھی بہت آرہی ہے“معصومہ نے جمای روکتے کہا

”اچھا جا رہا ہوں اپنا خیال رکھنا اور بہت جلد تم میری ہونے والی ہو تو پھر یوں چھپ کر ملنا ختم ہو جاے گا“بوس کہتا بالکونی کی طرف بڑھ گیا

تو معصومہ دیر کھڑی سوچتی رہی بوس کیا کہہ رہا تھا پھر کندھے اچکاتے سونے کے لیے لیٹ گی اس بات سے بے خبر کل کیا ہو گا

♥♥♥♥

معصومہ "وجدان نے سخ*تی سے اوپر جاتی معصومہ کو پکارا تو معصومہ نے "ڈرتے ہوے وجدان کیطرف دیکھا

اسوقت صبح کے نو بج رہے تھے پہلے تو سب نے سوچا کہ امل ابھی تک سو رہی ہے

لیکن جب وجدان نے انیتا کو بھیجا کہ وہ دیکھ کر آے اور اس نے جا کر دیکھا لیکن امل اسے کہیں نہیں مل تو واپس آتی بتانے لگی

اور پھر پورے میں بھی انہیں نا ملی تو وجدان نے سی سی فوٹج دیکھا تب جا کر اسے سب پتہ چلا

اور اب معصومہ جلدی سے اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی اسے لگ رہا تھا کہ وہ وجدان سے بچ جاے گی

وجدان کے س*خت لہجے میں پکارنے پے ڈرتے پیچھے موڑ کر وجدان کو دیکھنے آی تو وجدان چلتا ہوا اسکے عین سامنے جا کھڑا ہوا

صارم، راکب اور انیتا، حبہ بھی پر*یشان سے کھڑے تھے معصومہ کی بیوقوفی پے

جی ‘‘معصومہ اندر سے ڈ*ر رہی تھی پر اب بہادر بنتے کہا’’

امل کہاں ہے ‘‘وجدان نے س*خت لہجے میں پوچھا’’

م مجھے کیا پتہ ‘‘معصومہ نے دھیرے سے منمناتے کہاڈ*ر سے تو معصومہ ’’
جیسے بے ہوش ہونے کو تھی

اچھا تمھیں نہیں پتہ تو کیسے پتہ ہے گھر سے تو تم نے نکلا ہے نا اسے ‘‘وجدان ’’
نے معصومہ کو گھورتے ہوے کہا تو معصومہ کی آنکھوں میں ڈ*ر کی وجہ سے
پانی آنے لگا

ن نہیں تو ‘‘معصومہ ابھی بھی ماننے سے انکار کر رہی تھی ’’

جھوٹ نا بولو اب میں سب دیکھ چکا ہوں سی سی فوٹیج میں" وجدان نے

سخت لہجے میں کہا

وہ خود آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے میں نے اسے بھاگا"

دیا" معصومہ نے نم آواز میں وجدان سے ڈ*رتے کہا تو وجدان نے اسے

سخت نظروں سے گھورا

اب اسکی سز*ا تو تمھیں ملے گی ہی تم نے امل کو بھگا کر اچھا نہیں کیا اپنے"

لیے" وجدان نے سخت لہجے میں کہا تو معصومہ سز*ا کا سنتے اور ر*ونے لگی

ک کون سی سز*ا" معصومہ نے خود ہی روتے ہوے اپنی سزا پوچھی"

یہی کہ اب تمھیں مجھ سے شادی کرنی ہو گی'' وجدان نے کہا معصومہ نے ''

ر* ونا چھوڑتے وجدان کو حیر* ان نظروں سے آنکھیں کھولے دیکھا

معصومہ کے ساتھ ساتھ انیتا، حبہ نے بھی حیرانگی سے دیکھا اور راکب اور

صارم نے ایک دوسرے کو دیکھتے پر* یشان ہوتے معصومہ وجدان کو دیکھنے

لگے

م مجھے نہیں کرنی آآپ سے شادی''معصومہ نے روتے کہا''

معصومہ بس وجدان کی توجہ چاہتی تھی کہ جب تک وہ یہاں ہے وجدان اس

پے توجہ دے

اتنا تو اسے پتہ تھا شادی کے بعد ہمیشہ کے لیے وجدان کے ساتھ رہنا پڑے گا وہ کیسے کر لیتی شادی جو ہر وقت اس سے لڑتا ہے اسے ڈانٹتا ہے اور اب تو شادی بھی سزا کے طور پے کر رہا تھا

"کیوں نہیں کرنی یہ تو تمھیں امل کو بھاگنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا نا کہ اسکی سز*ا کیا ہوا شادی تو تمھاری مجھ سے ہی ہو گی وہ بھی آج ہی، کال کرو ماموں کو اور میری بات کرواو" وجدان نے س*خت لہجے میں کہتے صارم سے کہا تو انیتا، حبہ نے حیرانگی سے دیکھا

راکب نے صارم کو دیکھتے ان دونوں کو پریشانی سے دیکھا

"وجدان اتنی جلدی فص۔۔۔" راکب جو کچھ کہنے والا تھا وجدان نے بول پڑا

"جو کہا وہ کرو میں خود ماموں سے بات کرتا ہوں اور آج ہی یہاں بلاتا ہوں اور تم" وجدان نے کہتے ساتھ معصومہ کو مخاطب کیا

"تیار ہو جاو شام تک ہم دونوں کا نکاح ہے سمجھی ماموں اور باقی سب گھر والوں کو کہتا ہوں شام تک آجاے" وجدان نے معصومہ سے کہا جو رونے میں مصروف تھی

وجدان تو ایسے لگ رہا تھا جیسے پہلے ہی تیار بیٹھا تھا اس سب کے لیے

"ماموں آجاے پھر انکے ساتھ چلی جاوں نہیں کرنی مجھے آپ سے شادی" معصومہ ہچکیوں سے روتی کہتے اوپر کو بھاگ گی

تو انیتا اور حبہ بھی پیچھے تیزی سے چلی گی وجدان نے معصومہ کی پشت کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا اور موبائل نکالتے کال کرنے لگا

صارم اور راکب تو خود خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے جانتے تھے اب جو وجدان سوچ چکا وہی ہو گا

وجدان نے فیصل صاحب کو کال کرتے نکاح کا کہا تو انہیں یوں اچانک نکاح کا سنتے حیران ہوے

لیکن انہیں کوی مسلہ تو وجدان سے نہیں تھا بلکہ وہ اپنی اکلوتی بھانجی کے لیے خوش ہوے تھے کہ وجدان جیسا سلجھا ہوا اور سمجھدار انسان معصومہ کے لیے خوش قسمتی تھی

اور انہوں نے گھر سب سے بات کی حیر *ان تو وہ سب بھی ہوے

لیکن اس نکاح سے اطراز کیسی کو نہیں تھا اور پھر انہوں نے وجدان سے کہا کہ وہ شام تک وہاں ہو گے

وجدان بھی کچھ تیاری کرنی تھی اس لیے وہ باہر چلا گیا

اور راکب اور صارم خاموشی سے لاونج میں بیٹھ گے

معصومہ کمرے میں آتی بیڈ پے بیٹھ کر ہچکیوں سے رونے لگی

انیتا اور حبہ اسے یوں روتا دیکھ کر بے حد پریشانی سے اسکے پاس آی

معصومہ گڑیار وتو نہیں دیکھو کیسے خود کا کیا حال کر لیا ہے'' حبہ نے اپنے ''
ساتھ لگاتے کہا

آ آپی م مجھے نہیں کرنی ان سے شادی'' معصومہ نے ر*و نے کے درمیان ''
ہچکیوں سے کہا

اچھا اب رو نہیں دیکھو سب آرہے ہیں نا توان کو بتانا ٹھیک یوں رو نہیں ''
اچھا'' حبہ سے کہا

وہ جانتی تو تھی ہونی تو اب ہے ہی کوینکہ وجدان چختنا فیصلہ کر چکا ہے ار جانتی
تھی وجدان کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹے گا

لیکن ایک دفعہ اسے خاموش کروانا چاہتی تھی

ہاں میں ماموں سے کہوں گی تو میری بات مان جاۓ گے مجھے نہیں کرنی " ان کھڑوس سے شادی "، معصومہ اپنے آ* نسو پونچھتے کہا اسے یہ تسلی ہوی تھی کہ جب وہ سب سے کہے گی تو وہ مان جاۓ گے

ایسی لیے اس کے رونے میں کمی آی تھی اور بس انتظار کر رہی تھی کب سب آۓ گے

تقریباً دو تین گھنٹے بعد وجدان بھی گھر آگیا تھا اور ساتھ شاپنگ بیگ بھی تھے

صارم اور راکب نے خاموشی سے اسے اندر آتے دیکھا تھا

تم دونوں یہاں کیا بیٹھے کر رہے ہو“ وجدان نے آتے ساتھ ان دونوں کو” کہا جو آرام سے لاونج میں بیٹھے تھے

ویسے ہی کچھ کرنے کو ہے نہیں اس لے“ راکب نے کہا تو وجدان نے” سمجھتے سر ہلا یا

اچھا میں آتا ہوں“ وجدان کہتا اوپر کو بڑھ گیا”

وجدان نے معصومہ کے کمرے کے باہر جاتے دروازہ ناک کیا تو انیتا نے آتے کھولا

جی بھای“ انیتا نے وجدان کو کھڑا دیکھتے کہا”

"یہ لو معصومہ کے نکاح کا ڈریس ہے" وجدان نے شاپنگ بیگ انیتا کے سامنے کرتے کہا تو انیتا نے وجدان اور پھر بیگ کو حیران ہوتے دیکھتے شاپنگ بیگ کو تھام لیا

تو وجدان اسکی حیر*انگی کو اگنور کرتا اپنے کمرے کطرف بڑھ گیا

"یہ کیا ہے انیتا" حبہ نے انیتا کے ہاتھ میں بیگ دیکھتے کہا وہ وجدان کو دیکھ تو چکی لیکن سمجھ نہیں آی تھی وجدان اسے کیا کہہ کر گیا ہے

"یہ وجدان بھای دے کر گے ہیں معصومہ کے لیے نکاح کا ڈریس" انیتا نے بتایا تو حبہ نے حیرت سے دیکھا معصومہ نے بھی شاپنگ بیگ کو گھورتے دیکھا

میں کیوں پہنوں ان کھڑ * وس کالیا ہوا ڈریس اور میں شادی ہی نہیں" کروں گی تو کیوں پہنوں یہ "معصومہ نے نم لہجے میں کہا تو انیتا اور حبہ معصومہ کو پر * یشان ہوتے دیکھا

معصومہ اسی سہارے بیٹھی تھی کہ سب وجدان کو منا کریں گے لیکن یہ نہیں پتہ تھا آج اسکا نکاح تو ہونا ہی ہے

_ _ _ _ _ _ _ _ _ _

وجدان نے کمرے میں آتے سامنے لگی تصویر کو دیکھتے گہرا سانس لیتے اپنا شانگ بیگ بیڈ پے رکھا

اور کچھ دیر یونہی سوچوں میں الجھا رہا وہ اپنے لیے بھی وائٹ کُرتا لے کر آیا تھا

کچھ دیر بعد موبائی ل نکالتے کیف کو کال ملانے لگا جو کیف نے کچھ دیر بعد اٹھای تھی

کیسے ہو" کیف نے سلام کے بعد پوچھا ابھی وہ ہسپتال میں ہی موجود تھا"

میں ٹھیک تو سنا" وجدان نے کہا"

میں بھی ٹھیک بتا کیسے کال کی" کیف نے کہا"

وہ میں معصومہ سے نکاح کر رہا ہوں آج" وجدان نے ساری بات ایک "ساتھ بتا دی اور کیف جو ریلکس سا بیٹھا تھا جھ* ٹکے سے سیدھا ہوا تھا

کیا کہا تو نے" کیف نے حیر*ت سے پوچھا"

یہی کہ میں نکاح کر رہا ہوں آج معصومہ سے" وجدان نے دوبارہ چبا کر کہا"

اووسچ مجھے ابھی تک لگ رہا ہے میں نے کچھ غلط سن لیا ہو اور اتنی جلدی کیا"
تھی" کیف نے کہا

بس تھی تو اور انکل آنٹی کو بھی لے کر آرہا ہے آج شام کو میرے گھر نکاح"
پے" وجدان نے کہا

اوکے خوش رہ ہمیشہ میرے دوست ہم ضرور آے گے میں کچھ دیر تک آتا"
ہوں" کیف نے کہا تو وجدان بھی کال بند کر گیا

♥♥♥♥

شام کیسے ہوی پتہ ہی نہیں چلا تھا صرف معصومہ کے علاوہ اسے بے تابی سے انتظار تھا کہ کب سب آے اور کب وہ منع کریں وجدان کو شادی سے

اسوقت سب ہی لاونج میں بیٹھے تھے جب معصومہ سب سے ملتی ر*ونا شروع ہو گی تھی وجدان نے اسے گھور کر دیکھا تھا

ماموں جان مجھے نہیں کرنی ان سے شادی پلیز انہیں منا کریں‘‘معصومہ’’ نے ر*وتے ہوے کہا

بیٹا کیوں نہیں کرنی شادی‘‘ جاوید صاحب نے اسکے سر پے ہاتھ پھیرتے’’ پیار بھرے لہجے میں کہا

"ماموں جان یہ مجھے سز*ادے رہیں ہیں انہوں نے کہا یہ سز*ا ہے کہ تم مجھ سے شادی کرو" معصومہ نے وجہ بتای

"اچھا بس اس لیے نہیں کرنا چاہتی ہماری بیٹی" جاوید صاحب نے کہا باقی سب بھی خاموشی سے سن رہے تھے

"نہیں اور یہ مجھے اتنا ڈا*نٹتے بھی ہیں" معصومہ نے ایک وجہ اور بتای وجدان تو بس اسے ہی دیکھے جا رہا تھا

"بیٹا اگر اب ڈا*نٹا وجدان نے تو ہمیں بتانا پھر اسے اچھے سے پوچھے گے ٹھیک ہے لیکن ابھی شادی کرلو" اس دفعہ ثاقب صاحب نے کہا تو معصومہ نے ر*وتے ہوے انہیں دیکھا

وہ تو سوچ رہی تھی کہ سب وجدان کو منا کریں گے اور خود کہہ رہے تھے کہ شادی کرلو

مجھے نہیں کرنی کیسی سے بات ،،معصومہ روتے ہوئے کہتی اوپر بڑھی ،،

شگفتہ جا کر سمجھو سمجھ جاے گی بچی ہے ،،ثاقب صاحب نے کہا تو وہ سر ہلاتے اوپر بڑھ گی

وہ سب معصومہ کی نار*اضگی جانتے تھے کہ بس کچھ دیر کی ہے کل تک خود ہی ساری نار*ضگی ختم ہو جاتی ہے

شگفتہ بیگم کے ساتھ کلثوم بیگم اور صدف بیگم بھی چلی گی حبہ اور انیتا تو پہلے ہی اوپر چلے گی تھی

پھر خواتین نے بڑھی مشکل سے معصومہ کو راضی کیا تھا اور فیصل صاحب کے کہنے پے ہی صارم اور راکب نکاح کا انتظام کرنے لگے

کچھ دیر بعد ہی کیف اور بلال صاحب اور آصفہ بیگم بھی آ گے تھے

انیتا اور حبہ نے معصومہ کو بہت مشکل سے منا کر ڈریس پہنایا تھا ورنہ وہ نکاح کے لیے تو مان گی تھی لیکن تیار نہیں ہو رہی تھی

اور انیتا نے ہی معصومہ کے میک اپ کیا تھا اور خود انیتا اور حبہ بھی تیار ہو گی تھی

وجدان بھی وائی ٹ کُرتا پہن کر بالوں کو جل سے سیٹ کیے تیار ہو کر لاونج میں آیا سب وہاں بیٹھے ہوے تھے کیف اسے دیکھا مسکراتا اٹھ کھڑا ہوا

بہت پیار لگ رہا ہے آج تو" کیف نے مسکراتے کہا ساتھ گلے لگایا تو وجدان " بھی زرا سا مسکرا دیا

صارم نکاح خواں کو بلوایا ہے" ثاقب صاحب نے صارم سے کہا تو راکب " بول پڑا

جی تایا جان میں بلا چکا ہوں" راکب ابھی کہہ ہی رہا تھا کہ مولوی بھی آ گیا"

اور پھر کچھ ہی دیر میں معصومہ اور وجدان کا نکاح ہو چکا تھا معصومہ نے تو روتے ہوئے ہی نکاح قبول کیا تھا اور وجدان نکاح ہونے کے بعد دل کو عجیب سا سکون ملا تھا بے اختیار لبوں سے شکر الحمدُ للہ نکلا تھا

بہت بہت مبارک ہو میرے دوست" صارم نے مسکراتے وجدان کو" مبارک باد دی تو وجدان بھی کھڑا ہو گیا تو صارم نے گلے لگایا

خوش رہو تم دونوں" راکب بھی گلے لگتا مسکرا کے مبارک باد دینے کے" بعد دعا دینے لگا تو وجدان بھی ذرا سا مسکراتا دل میں آمین کہنے لگا کیف نے بھی وجدان کو گلے لگاتے مبارک بعد دی

باقی بڑے بھی دونوں کو دعائیں دینے لگے

کافی دیر تک سب بیٹھے رہے تھے پھر سب کو وجدان ریسٹ کا کہنے لگا تو سب بھی تھکے تھے اسی لیے اپنے کمروں میں چلے گے جو وجدان پہلے ہی تیار کروا چکا تھا

صارم اور راکب جو اسکے پاس بیٹے تھے اسے کھڑے ہوتے دیکھ کر سوالیہ دیکھنے لگے

کہاں جارہا ہے'' صارم نے کہا''

اپنی بیوی سے ملنے'' وجدان نے کہا تو صارم مسکراتا سر ہلا گیا تو وجدان اوپر'' کو بڑھ گیا

معصومہ کے کمرے کا دروازہ ناک کرتا کھولا تو نظر سامنے معصومہ پے گی جو اب روتو نہیں تھی لیکن منہ پھلا کر ہی بیٹھی تھی

حبہ اور انیتا جو معصومہ کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی تھی وجدان کو کمرے میں آتا دیکھ کر خاموشی سے باہر چلی گی

تو وجدان دروازہ بعد کرتا معصومہ کے پاس آیا اور اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا

معصومہ جو وجدان کے ہی لاے ہوے وائی ٹ خوبصورت فراک پہنے دوپٹہ جو غصے میں معصومہ نے سر سے اتارتے ہوے گلے میں ڈال رکھا، بال پشت پے کھولے چھوڑ رکھے تھے، ڈارک براون آنکھوں میں کاجل

ڈالے، لبوں پے آج تھوڑی ڈارک لپ اسٹک لگائے بے حد پیاری لگ رہی تھی

وجدان کا دل بے ساختہ دھڑکا

آج تو معصومہ پے پورا حق رکھ چکا تھا ہمشہ کے لیے

وجدان نے معصومہ کا ہاتھ تھامے اسے اپنے سامنے کھڑا کیا

معصومہ جو منہ پھلا کر نیچے منہ کیے بیٹھی تھی وجدان کے کھڑا کرنے پے اسے دیکھنے لگی

تو وجدان اسکی آنکھوں میں ڈوبنے لگا جو روی سی آنکھوں میں کاجل لگائے بے حد پیاری لگ رہی تھی

وجدان نے معصومہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے بنا معصومہ کو سمجھنے کا موقع دیے اپنے ہونٹ معصومہ کے ماتھے پے رکھے تھے

معصومہ ایکدم بری طرح کپکپاہ تھی دل کی دھڑکنیں ایکدم تیز ہوی تھی چہرہ شرم سے سرخ ہوا تھا خود کو وجدان سے چھڑانا چاہا تو وجدان خود ہی پیچھے ہو گیا

ہاں معصومہ اس سب احساسات سے انجان تھی لیکن وجدان کا چھونا اسے عیجب سے احساس سے دوچار کر گیا تھا

"کیا ہوا" وجدان نے معصومہ کے چہرے پے چھائے خوبصورت رنگوں کو دیکھتے دل میں میں اتارتے کہا

"پتہ نہیں آپی کیسے کروا لیتی ہیں کسِ" معصومہ نے منہ بنا کر سرخ چہرے کے ساتھ کہا تو وجدان نے حیرت سے معصومہ کو دیکھا اور پھر اسکی بات سمجھتا قہقہ لگا گیا

"تمھیں بر*ا لگا میرا کسِ کرنا" وجدان نے معصومہ سے کہتے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے

"نہیں لیکن عجیب لگا" معصومہ نے کہا تو وجدان سر ہلا گیا وہ اتنا تو سمجھ ہی چکا تھا معصومہ اس احساس کو سمجھنے سے قاصر ہے جو اسکا دل محسوس کر رہا ہے

اچھااب بھی مجھ سے نار*اض ہو" وجدان نے نرمی سے کہا"

جی بلکل ہوں اور آپ جاۓ مجھے نہیں کرنی آپ سے بات" معصومہ نے" نارا*ضگی بھرے لہجے میں کہا

اچھااب میں تو یہاں سے نہیں جاوگا اور تم نے کھانا کھایا" وجدان نے" معصومہ کو پوچھا

وجدان کو خیال آیا تھا شاید معصومہ نے دوپہر کو بھی کچھ نہیں کھایا تھا

نہیں مجھے نہیں کھانا آپ جاۓ" معصومہ نے ناراضگی بھرے لہجے میں کہا" اور اپنے ہاتھ چھڑاتے بیڈ پے بیٹھ گی تو وجدان بھی اسکے ساتھ بیٹھ گیا

❤❤❤❤❤❤❤❤

حبہ اور انیتا باہر نکلی تو صارم انہیں اوپر ہی آتا دیکھای دیا صارم نے مسکراتے حبہ کو دیکھا تو وہ بھی مسکرادی انیتا دونوں کو مسکراتی دیکھ کر نیچے چل دی

تو صارم حبہ کا ہاتھ تھامے اسے حبہ کے کمرے میں لے گیا اور دروازہ بند کرتے حبہ کو اپنے حصار میں لیتے حبہ کو دیکھنے لگا

جو خوبصورت سا فراک پہنے لائی ٹ سا میک اپ کیے صارم کے دل میں اتر رہی تھی

صارم نے حبہ کے ماتھے پے ہونٹ رکھتے حبہ کی بند پلکوں کو دیکھتے دھیرے سے مسکرادیا

حبہ کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکان آن ٹھری

بہت پیاری لگ رہی ہو آج تو دل ہی نہیں کر رہا کہ تم سے نظریں ''
ہٹاوں'' صارم نے کہا تو حبہ مسکراتی صارم کیطرف دیکھنے آی

جو خود بھی بلیک کلر کا کُرتا پہنے بالوں کو جل سے سیٹ کیے پیار لگ رہا تھا

ہمم آپ بھی تھوڑے سے پیار لگ رہے ہیں'' حبہ نے شرارت سے کہا تو''
صارم ہنس دیا

چلو تھوڑا ہی سہی لگا تو ہوں نا'' صارم نے مسکراتے کہا تو حبہ بھی مسکرادی''

کچھ دیر دونوں باتیں کرتے رہے تھے

❤❤❤❤

انیتا نیچے آی تو راکب اسے لاونج میں ہی دیکھای دیا جو بلیک شرٹ اور جینز میں اپنے کچھ لمبے بالوں کو سیٹ کیے پیار لگ رہا تھا

راکب کی نظر انیتا پے گی تو کچھ پل تو اسے ہی دیکھتا رہا

جو خوبصورت سا فراک پہنے کچھ بالوں کو ہلکا سا کیچر لگاے ہلکے میک اپ میں بھی پیاری لگ رہی تھی راکب کو

انیتا نے بھی ایک نظر راکب کو دیکھا اور اسکے ساتھ والے صوفے پے جا بیٹھی

کیا سب آرام کر رہیں ہیں" انیتا نے کہا تو راکب نے سر ہلا یا"

"ہاں آرام کر رہے ہیں کھانا بھی بننے والا ہے تو سب آجاے گے اور معصومہ
اب کیسی ہے" راکب نے انیتا سے بات کرنے کو پوچھنے لگا

"ابھی بھی منہ بنا کر بیٹھی ہے بات نہیں کر رہی ویسے اب ر*و نہیں" انیتا
نے کہا تو راکب سر ہلا گیا

"اچھا ویسے ایک بات ہے" انیتا نے کہا تو راکب سوالیہ اسکی طرف دیکھنے آیا

"وہ کیا" راکب نے پوچھا

"وہ یہ کہ مجھے تو اسے لگتا ہے جیسے وجدان بھای تو جیسے سوچ کر بیٹھے تھے کہ
وہ معصومہ سے شادی کریں گے" انیتا نے کہا تو راکب نے سر ہلایا

"ہمم سوچا ہو یا نہ ،اچھا خیر جو بھی ہے اب تو ہو گی اور میری تو دعا ہے اللہ پاک دونوں خوش رکھے "راکب نے کہا

"آمین "انیتا نے بھی کہا

کچھ دیر دونوں وہی بیٹھے رہے تھے پھر سب کھانے کے لیے آ گے تھے

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

"کیوں نہیں کھانا آج تو تمھاری فیورٹ میکرونی بنی ہے پھر بھی نہیں کھاو گی "وجدان نے کہا اسے پتا تھا کہ کھانے کے نام پے معصومہ انکار تو کر ہی نہیں سکتی تھی

معصومہ کچھ نا بولی تو وجدان خاموشی سے باہر چلا گیا اور معصومہ کے لیے اور اپنے لیے کھانا لے آیا

سب نے اسے یوں معصومہ کے لیے کھانا لجاتے دیکھ مسکرا دیے تھے

بس ہی کھانا کھا رہے تھے وجدان خاموشی سے کھانا ڈالتا کمرے میں آ گیا

اور سامنے معصومہ کو بیڈ پے اوپر پاؤں کر کے بیٹھا دیکھ کر اس کے سامنے کھانا رکھتے چمچ بھرتا اس کے منہ کے قریب کیا

"اچھا کھاؤ اب ورنہ رات کو بھوک لگ جاے گی اور دیکھو میں خود کھلا رہا ہوں" وجدان نے کہا تو معصومہ نے وجدان کو دیکھتے کھانے لگی کیونکہ اسے بھوک بھی لگی تھی

وجدان نے مسکرا کے دیکھا

"کھانے کو انکار نہیں کرتے اس لیے کھا رہی ہوں ورنہ کبھی نا
کھاتی" معصومہ نے وجدان کو مسکراتے دیکھ کر جتایا کہ وہ کیوں کھا رہی اور وہ
ابھی بھی نار*اض تھی لیکن بھوک بھی تو لگی تھی

"اچھا ٹھیک ہے کھاو" وجدان نے مسکراتے کہا اور ساتھ کھلانے لگا تو
معصومہ بھی خاموشی سے کھانے لگی

"آپ بھی کھا لے" معصومہ نے وجدان کو خود کو ہی کھلاتے دیکھ کر کہا اسے
اچھا نہیں لگا تھا کہ وہ خود نہیں کھا رہا تھا

اچھا تم کھالو پھر میں کھاتا ہوں‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ خاموشی سے ’’
کھانے لگی

معصومہ کو کھلانے لے بعد وجدان نے خود بھی معصومہ کے پلیٹ میں کھاتے
ٹرے دے آیا اور آکر معصومہ کے پاس کھڑا ہوا جو جمای روک رہی تھی

جا اب چینج کر لو اور سو جاو‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ سر ہلاتی کھڑی ہو گی ’’
اور کپڑے لیتی چینج کرنے چلی گی

کچھ دیر بعد چینج کرتی آی تو وجدان کو وہی بیٹھا دیکھ کر اسکے پاس آی

آپ جاے نا میں بھی انیتا آپی سے بالوں کی چوٹیا بنوالوں پھر سو جاو ’’
گی‘‘ معصومہ نے کہا

پہلے کون تمھاری چوٹیا بناتا ہے"وجدان نے پوچھا"

وہ انیتا آپی یا حبہ آپی اور گھر پے خالہ جان"معصومہ نے بتایا"

اچھا چلو بیٹھو میں بناتا ہوں"وجدان نے کہا تو معصومہ نے حیرت سے دیکھا"

آپ بنا لے گے"معصومہ نے پوچھا"

ہاں تھوڑی بہت چلو آو بیٹھو"وجدان نے کہا تو معصومہ برش لاتی وجدان"
کو دیتی وجدان کے آگے بیٹھ گی

تو وجدان بھی مسکراتا نرمی سے اسکے بالوں میں برش کرتا جیسے تسے چوٹیا بنای تھی

یہ کیسے بنای ہے ''معصومہ نے دیکھتے حیرت سے کہا تو وجدان نے گھور کر دیکھا

اچھی نہیں لگی کیا میں نے اتنی محنت سے کی ہے ''وجدان نے افسردہ ہوتے کہا تو معصومہ وجدان کا ادا*س چہرہ دیکھی خود بھی اداس ہو گی کہ اس نے وجدان کو اسے کیوں کہہ دیا ہے

نہیں اچھی ہے بس تھوڑی خر*اب ہے اگلی دفعہ کریں گے تو ٹھیک ہو جاے گی دیکھیے گا ''معصومہ نے جلدی سے کہا تو وجدان کے لبوں پے مسکراہٹ آ گی

وجدان جانتا تھا اسے باتوں میں الجھائے رکھے گا اور نرمی برتے گا تو معصومہ کی نارا*ضگی ختم ہو جائے گی

اچھا لیٹو اور سو جاو‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ سر ہلاتی لیٹ گی تو وجدان بھی’’ ساتھ لیٹ گیا

معصومہ نے حیر*ت سے وجدان کو دیکھتے اٹھ بیٹھی تو وجدان نے اسے دیکھا

کیا ہوا بیٹھ کیوں گی ہو لیٹو‘‘ وجدان نے کہا’’

‘‘آپ کیوں لیٹے ہیں آپ اپنے کمرے میں جاے’’

معصومہ نے کہا تو وجدان نے اسکا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ لٹایا معصومہ کو ایکدم عجیب سا محسوس ہونے لگا دل تیزی سے دھڑکا تھا

چ چھوڑے یہ آپ کیا کر رہے ہیں"معصومہ نے گھبر*اے لہجے میں کہا"

کچھ نہیں کر رہا سو جاو"وجدان نے زبردستی اسکے گرد حصار قائم کرتے" کہا

پ پلیز آآپ اسے کیوں کر رہے ہیں مجھے عجیب لگ رہا ہے اور آپ اسے" کیوں لیٹے یہ ٹھیک تو نہیں ہے نا"معصومہ نے گھبرائے لہجے میں کہا تو وجدان مسکرا دیا

کیا تمھیں بر*الگ رہا ہے"وجدان نے پوچھا"

نہیں لیکن اچھا تو نہیں نا اسے ‘‘معصومہ نے منمناتے کہا اسکی دھڑکنیں تیز ’’
ہو رہی تھی

‘‘سب اچھا ہے میاں بیوی اسے ہی سوتے ہیں ’’
وجدان نے کہا تو معصومہ نے حیرت سے چہرہ اٹھا کر وجدان کو دیکھا وجدان
خود بھی معصومہ کو اپنے اتنے قریب دیکھتے اس میں کھو رہا تھا

کیا روزانہ اسے سوتے ہیں ‘‘معصومہ نے حیر*ت سے کہا ’’

ہاں تم زیادہ نا سوچو اور سو جاو ‘‘ وجدان نے مسکراتے کہا تو معصومہ بھی ’’
دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں موند گی

اور چند پل بعد ہی اسے نیند آ گی تھی وجدان مسکراتا معصومہ کو دیکھتا معصومہ کے ماتھے کو چھوتا کافی دیر اسکے ساتھ لیٹا رہا پھر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا

💖💖💖💖💖

صبح وجدان کی آنکھ کھولی تو آج جیسے دل پے سکون سا تھا ایک خوبصورت سا احساس

روزانہ کی روٹین کیطرح آج بھی وہ اسوقت فریش ہوتا کمرے سے نکلا

تو قدم معصومہ کے کمرے کیطرف بڑھاے تھے چہرے پے خوبصورت سی مسکان موجود تھی

دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا تو نظریں معصومہ پے گی جو ابھی تک لحاف اوڑھے بے خبر سو رہی تھی

وجدان مسکراتا معصومہ کے قریب جا بیٹھا اور چہرے پے آے بالوں کو پیچھے کرتا جھکتے ماتھے پے بوسہ دیتا اور پیچھے ہو کر مسکرا کے معصومہ کا چہرہ دیکھنے لگا

کچھ پل یونہی گزرے تو وجدان نے ٹائم دیکھا جو صبح کے آٹھ بج رہے تھے سب باہر آ چکے ہو گے یہ سوچتے معصومہ کو اٹھانے لگا

معصومہ اٹھو صبح ہو گی ہے" وجدان نے کہا لیکن معصومہ پھر بھی نا اٹھی "

وجدان کے دو تین آوازوں پے بعد معصومہ نے مندی مندی آنکھیں کھولی تو نظر وجدان پے گی جو اسکے بے حد قریب بیٹھا تھا

معصومہ کی آنکھیں پوری کھولی تھی آنکھوں میں نیند کی سرخی چھای ہوی تھی

آپ گے نہیں کیا رات کو اپنے کمرے میں ''معصومہ نے نیند بھری آواز'' میں پوچھا

چلا گیا تھا ابھی آیا ہوں چلو اب جلدی سے فریش ہو کر آو ''وجدان نے کہا تو'' معصومہ سر ہلاتی اٹھ کر فریش ہونے چل دی

تو وجدان اسکا وہی بیٹھ کر انتظار کرنے لگا

کچھ دیر معصومہ فریش ہوتی باہر آی تو وجدان اٹھ کھڑا ہوا

وجدان کو معصومہ اسوقت پیاری لگی تھی جو سیمپل سے فراک میں تھی

یہ بال بنادیں''معصومہ نے وجدان سے کہاتو وجدان سر ہلاتا اسکے قریب جا کھڑا ہوا

چلو بیٹھو''وجدان نے کہاتو معصومہ ڈریسنگ کے آگے بیٹھ گی تو وجدان نرمی سے اس کے بال بنانے لگا

بال بناتے وجدان نے یونہی کھلے چھوڑ دیا بس چند بالوں کو کیچر لگا دیا

معصومہ بھی اٹھ کر ہوی اور وجدان کی طرف رخ کیاتو وجدان نے معصومہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاماتو معصومہ کا دل کی دھڑکن تیز ہوی

وجدان نے زرا سا جھکتے ماتھے پے بوسہ دیتے پیچھے ہوا تو معصومہ کے چہرے پے چھائے شرم وحیا کے رنگ اور جھکی ہوی پلکیں دیکھتا مسکرا دیا

چلو چلیں،، وجدان نے کہتے ساتھ معصومہ کا ہاتھ تھامے قدم باہر کو'' بڑھائے تو معصومہ بھی خود سمبھلتی اسکے ساتھ باہر کو بڑھ گی

♥♥♥♥

دونوں نیچے آۓ تو سب انہیں لاونج میں ہی بیٹھے مل گے تھے سب ان دونوں کو آتا ساتھ دیکھ کر مسکرا دیے

ابھی وجدان یا کوی کچھ کہتا کوک نے آکر ناشتہ تیار کا بتایا تو سب ناشتہ کرنے چل دیے

ناشتہ سب نے خوشگوار ماحول کیا تھا سب ناشتہ کرتے دوبارہ لاونج میں آکر بیٹھے

توثاقب معصومہ سے مخاطب ہوے جس نے ابھی تک کیسی سے کوی بات نہیں کی تھی جسکی وجہ نارا* ضگی تھی

ہماری بیٹی ابھی نارا* ض ہے کیا ہم سے ''ثاقب صاحب معصومہ کے پاس'' بیٹھتے سر پے ہاتھ پھیرتے کہا

جی ابھی بھی ہوں آپ نے میری بات نہیں مانی اور میری شادی ان سے '' کروادی ''معصومہ نے نارا* ضگی بھرے لہجے میں کہا تو وجدان اسے گھور کر رہ گیا

باقی سب ہی اس کے ناراضگی بھرے لہجے میں کہنے پہ مسکرا دیے

"اچھا تو کیا وجدان نے ڈانٹا کل سے "ثاقب صاحب نے کہا تو معصومہ نے نفی میں سر ہلایا

"نہیں کل سے تو نہیں ڈانٹا پر ڈانٹ تو سکتے ہیں نا "معصومہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا

"واہ کیا بات ہے میرے سامنے ہی کتنے آرام سے میری شکایتیں لگا رہی ہے "وجدان میں معصومہ کو دیکھتے سوچا

ہمم وجدان بتاو بھ ئی ی کیا ہماری بیٹی کو آئی ندہ ڈا* نٹوں گے کیا“ ثاقب ”
صاحب نے وجدان سے مسکراتے پوچھا

نہیں کبھی نہیں ڈا* نٹوں اور وعدہ کرتا ہوں ہمیشہ اسکا خیال رکھوں ”
گا“ وجدان نے سچے دل سے کہا تھا

اور اس کے لفظوں کی سچای سب کو پتہ چل چکی تھی صرف معصومہ کے
علاوہ سب مسکرا دے اور دل میں دونوں کے لیے ڈھیروں دعائی یں دینے
لگے

چلو ہماری بچی اب ہم سے ناراضگی ختم کر دے کیونکہ اب تو وجدان نے ”
بھی کہہ دیا ہے کبھی نہیں ڈا* نٹے گا“ ثاقب صاحب نے معصومہ کی طرف
دیکھتے کہا تو معصومہ مسکرا دی

میں آپ سے نار*اض رہ سکتی ہوں کبھی نہیں اب میں آپ سے نارا*ض ” نہیں ہوں ،، معصومہ نے مسکرا کے کہا تو سب ہی مسکرا دیے

وہ مجھے آپ سب سے ایک ضروری بات کرنی ہے“ وجدان نے کہا تو سب ” اسکی طرف متوجہ ہوے

راکب، صارم، حبہ اور انیتا بھی وہی خاموشی سے بیٹھے تھے

وہ کیا بیٹا،، فیصل صاحب نے کہا”

میں ولیمہ کی ایک چھوٹی سی تقریب رکھنا چاہتا ہوں تا کہ میرے سب ” جاننے والوں کو پتہ چل جاے میری شادی کا“ وجدان نے کہا

توسب بڑوں نے ایک دوسرے کو دیکھا توسب کو کوی اطراز نہیں تھا

ٹھیک ہے بیٹا تو کب تک رکھنا چاہتے ہو پھر ہمیں واپس بھی جانا ہے‘‘ جاوید ’’
صاحب نے کہا

پرسوں رکھ لیتے ہیں کل تک ساری تیاری ہو جاے گی پھر ولیمے کی‘‘ ’’
وجدان نے کہا توسب ہی متفق ہو گے

ایک معصومہ تھی اسے ابھی کوی فرق نہیں پڑ رہا تھا پر بعد میں اسے ہی پڑنا تھا

سب نے ڈن کر دیا اور یوں سب تیاریاں کرنے لگے وجدان نے اپنے سب
جاننے والوں کو انوئی یوٹ کر دیا تھا

پورا دن یونہی گزرا ایک معصومہ تھی جو ہر فکر سے آزاد تھی
💖💖💖💖

کل ولیمہ تھا اور وجدان چاہتا تھا کہ وہ معصومہ کے ساتھ جا کر شاپنگ کر لے وہ صدف بیگم سے کہہ چکا تھا کہ وہ معصومہ کے ساتھ شاپنگ کرنا چاہتا ہے تو انہوں نے بھی اسے اجازت دے دی

وجدان سب کو یہ بھی بتا چکا تھا کہ وہ لیمہ اور رخصتی ساتھ رکھنا چاہتا ہے لیکن رخصتی کا معصومہ کو کیسی نے نہیں بتایا تھا

اسوقت دوپہر کا ایک بج رہا تھا وجدان تیار ہو رہا تھا کہ معصومہ کو ساتھ لے کر جاے اور شاپنگ کرواے

معصومہ انیتا اور حبہ کے ساتھ کمرے میں بیٹھی تھی

آپی آپ کو پتہ ہے وجدان نے بھی میرے ماتھے پے جیسے صارم بھای نے"
آپ کے کس کِیا ویسے کیا تھا اور رات۔۔۔۔"معصومہ جو انیتا اور حبہ کو بتا
رہی تھی اور وہ اپنی ہنسی ضب*ط کر رہی تھی

معصومہ"وجدان کی آواز پے معصومہ کی بولتی بند ہوی تھی حبہ اور انیتا تو"
وجدان کو معصومہ کو گھورتے دیکھ وہاں سے مسکراتی بھاگی تھی

وجدان نے معصومہ کو گھورتے اسکے قریب آیا

کیاہوا‘‘معصومہ نے وجدان کو دیکھتے پوچھاتو وجدان جو غ*صہ کرنے والا’’ تھا گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا اور معصومہ کے ہاتھ تھامے معصومہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

پاگل کیسی کو نہیں بتاتے ایسی باتیں‘‘وجدان نے پیار سے سمجھایا’’

وہ کیوں‘‘معصومہ نے پوچھا’’

کیونکہ گنا*ہ ہوتا آئی ندہ خیال رکھنا ٹھیک ہے ایسی باتیں کیسی کے سامنے’’ نہیں کرنا اوکے‘‘وجدان نے پیار سے کہا تو معصومہ سر ہلا گی

اوکے نہیں بتاؤں گی‘‘معصومہ نے کہا’’

اچھا چلو شاپنگ پے چلیں تمھیں ڈریس لے کر دینا ہے'' وجدان نے کہا''

اوکے میں تیار ہو جاو'' معصومہ فٹ سے مانی تھی وجدان کو امید نہیں تھی''
کہ وہ اتنی جلدی مان جاے گی

نہیں تم اسے بھی اچھی لگ رہی چلو چلیں'' وجدان نے معصومہ کی طرف''
دیکھتے کہا جو شرٹ ٹرواز میں پیاری لگ رہی تھی

اوکے'' معصومہ کہتی اسکے ساتھ باہر کو بڑھ گی''

وجدان تو شکر کر رہا تھا کہ راکب نے نہیں سن لیا ورنہ تو وہ جیسے صارم پے
ہنس رہا تھا اور وہ خود بھی اب وہ دونوں وجدان پے ہنستے

ویسے تو سب ہی وجدان کا بدلہ روپ دیکھ کر خوش تھے کہ چاہے وہ معصومہ کی وجہ سے ہی کچھ تو بد*لہ

دونوں چلے گے تو صارم بھی سب کو شاپنگ کا کہنے لگا

چلو تم دونوں بھی تیار ہو جاو تو شاپنگ پے چلے" صارم نے انیتا اور حبہ سے " کہا

تو وہ سر ہلاتی تیار ہونے چل دی اتنے میں راکب بھی آ گیا

میں شاپنگ جا رہا ہوں تجھے جانا ہے" راکب نے صارم سے پوچھا"

”ہاں میں انیتا اور حبہ کو لے کر جا رہا ہوں“

صارم نے کہا

اچھا چل پھر چاروں ہی چلتے ہیں“ راکب نے کہا تو صارم سر ہلا گیا اور کچھ ”

دیر بعد وہ چاروں بھی شاپنگ کے لیے نکلے تھے

❤❤❤❤❤❤❤❤

وجدان کب سے معصومہ کے لیے لہنگا دیکھ رہا تھا ولیمہ ہی ہونا تھا اور وہ

معصومہ کو مکمل دلہن کے روپ میں دیکھنا چاہتا تھا کیونکہ دوبارہ یہ موقع کبھی

نا آتا

جس لمحے سے معصومہ وجدان کے نکاح میں آئی تھی وجدان کے دل کی

اد*اسی جیسے کم ہونے لگی تھی

"کب سے آپ دیکھ رہیں لے کیوں نہیں رہے میں تھک گی ہوں" معصومہ کب سے وجدان کے ساتھ چلتی ہوی تھک گی تھی آخر کار اسنے کہہ ہی دیا تھا

"بس یہاں سے دیکھ لے یہاں سے مل جاے گا" وجدان نے کہا تو معصومہ منہ پھلاتی اسکے ساتھ چل پڑی اور آخر کار وجدان کو اسکی پسند کا لہنگا مل ہی گیا تھا

اور معصومہ نے شکر کیا تھا اور لہنگا دیکھ کر خوش بھی بہت تھی اسے بہت پسند آیا تھا

وجدان نے اپنے لیے بھی ڈریس لے لیا تھا اور پھر وہ گھر کو نکلے تھے

💖💖💖💖

شام کو وجدان نے معصومہ کو مہندی لگانے کے لیے پالر سے گھر ہی لڑکی بلوا دی تھی معصومہ نے خوشی خوشی لگوالی تھی

کیونکہ اسے مہندی لگانے کا بھی بہت شوق تھا معصومہ کے ساتھ ساتھ انیتا اور حبہ نے بھی مہندی لگوای تھی

❤❤❤❤❤

رات کیسے ہوی اور صبح کیسے ہوی پتہ ہی نہیں چلا تھا

راکب اور صارم سارا انتظام کر رہے تھے وجدان کو وہ کہہ چکے تھے کہ اسے کیسی چیز کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے

اور کیف بھی آج کچھ دیر کے لیے ہسپتال گیا تھا پھر وہ وجدان کے گھر آ گیا تھا

اور صارم اور راکب کے ساتھ مل کر انتظام دیکھ رہا ویسے تو کرنے کو زیادہ نہیں تھا

لیکن وجدان کا کمرہ انھوں نے زبردستی سجایا تھا وجدان یہ سب نہیں چاہتا تھا اور اسے یہ بھی پتہ تھا معصومہ کو تو اس سب سے ویسے بھی فرق نہیں پڑنا تھا

وجدان یار اسے کر تو بھی سیلون چل ''راکب نے کہا تو وجدان نے گھور کر دیکھا

مجھے کہیں نہیں سمجھے پہلے تم سب نے اتنا کچھ کر دیا ہے'' وجدان نے کہا تو وہ سب اسے دیکھنے لگا

اچھاٹھیک ہے چل تیار ہو جاے پھر چلے کیو نکہ سات تو نج چکے ہیں نکلتے ہوے نو نج جاے گے'' صارم نے کہاتو کیف بھی اٹھ کھڑا ہوا

چل میں چلتا ہوں تیار ہو کر سیدھا وہی آوں گا'' کیف کہتا اٹھ کھڑا ہوا تو وجدان بھی اپنے کمرے میں چل گیا اور صارم اور راکب بھی

کچھ دیر بعد سب تیار ہوتے ہال چلے گے تھے معصومہ خاموشی سے مان گی تھی تیار ہونے کے لیے

کیو نکہ اس کے مطابق شادی تو ہو ہی گی تھی تو اب اس سب سے کیا ہو جانا تھا

❤❤❤❤

معصومہ کو گھر ہی پالر والی تیار کرنے آئی تھیں حبہ اور انیتا بھی اس سے ہی تیار ہوی تھی

صدف بیگم ان تینوں کے ساتھ گھر تھی باقی سب چلے گے راکب اب ان سب کو لینے آیا تھا

راکب ابھی گھر داخل ہوا تو سامنے نظر پڑی تو جیسے پلٹنا ہی بھول گیا تھا

انیتا جو پیچ کلر کی میکسی پہنے جس پے نفیس سا کام ہوا، کچھ بالوں کو کرل کیے ،آنکھوں میں کاجل لگاے، لائیٹ خوبصورت سا میک اپ کیے، دوپٹہ لیے راکب ہی ہارٹ بیٹ مسِ کر گی

راکب خود بھی آج براون تھری پیس پہنے،

بالوں کو جل سے سیٹ کیے ہیڈ سم لگ رہا تھا

انیتا نے بھی ایک نظر راکب پے ڈالتے دوسری طرف کی تھی پھر اسکے قریب آنے لگی

راکب یونہی اسے دیکھ رہا تھا انیتا کے بلانے پے ہوش میں آیا تھا

کہاں کھو گے جنِ میں آپ کو کب سے پکار رہی ہوں" انیتا نے کہا تو راکب اسکی آواز پے متوجہ ہوا

ہاں کیا ہوا" راکب نے کہا تو انیتا نے گھو*ر کر دیکھا"

چلیں میں یہی دیکھنے آی تھی کہ آپ آگے معصومہ تو تیار ہے" انیتا نے کہا"

ہاں چلو بلا کر لاو“ راکب کہتا مسکراتا باہر کو بڑھ گیا تو انیتا بھی اوپر بڑھ گی اور ”
کچھ دیر بعد سب ہال پہنچ چکے تھے

وجدان جو اسٹیج پے کھڑا کیف اور صارم کے ساتھ کھڑا تھا سامنے معصومہ پے نظر گی تو جیسے پلٹنا ہی بھول گی تھی

معصومہ جس نے وجدان کی پسند کیا سرخ لہنگا جس پے گولڈن کام ہوا پہنے ، برئیڈل میک اپ کیے ، جیولری پہنے ، ہاتھوں میں ریڈ اور گولڈن چوڑیاں پہنے ، بالوں کو پشت پے کھولا چھوڑے ، دوپٹے کو سٹائی ل سے سیٹ کیے
وجدان کے دل میں دھڑ کا گی تھی دل میں ہلچل ہوی تھی دھڑکنوں کی رفتار تیز ہوی تھی

وہ خود بھی بلیک تھری پیس پہنے، بالوں کو جل سے سیٹ کیے بے حد ہینڈ سم لگ رہا تھا

معصومہ قریب آئی تو وجدان نے آگے بڑھتے اسکا ہاتھ تھاما جو ٹھنڈا ہو رہا تھا

معصومہ پہلے تو تیار ہو گی تھی لیکن اب سب کی نظریں خود محسوس کرتی اسے گھبر*اہٹ ہو رہی تھی

وجدان نے معصومہ کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے اسے اپنے ساتھ بیٹھایا تو معصومہ نظریں جھکائے بیٹھ گی

دونوں کے بیٹھنے کے بعد صارم اور کیف بھی نیچے اتر گے

کیف بھی تھری پیس پہنے پیارا لگ رہا تھا وہ اپنے دوست کے لیے خوش تھا

صارم کی نظر سامنے حبہ پے پڑی تو اس میں ہی کھو گیا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی صارم کو

صارم مسکراتا حبہ کے قریب آیا تو حبہ بھی مسکراتی اسے دیکھنے آئی صارم نے ایک بھرپور نظر حبہ پے ڈالی

جولائی ٹ براون کلر کی میکسی پہنے جو صارم کی ہی پسند کی تھی خوبصورت سا میک اپ کیے صارم کے دل میں اتر رہی تھی

صارم حبہ کو ہاتھ سے تھامے اسے جہاں کوی نہیں موجود تھا وہاں لے آیا

حبہ نے گھبرا کے ادھر ادھر دیکھا کوی دیکھ تو نہیں رہا لیکن حبہ نے شکر کیا جو سب اپنی باتوں میں مصروف تھے

"صارم آپ مجھے یہاں کیوں لے آے اگر کیسی نے دیکھ لیا ہوا تو کیا سوچے گے" حبہ نے صارم سے کہا تو مسکرا دیا

"تم کسی کے بارے میں کچھ نا سوچو اچھا کوی کچھ نہیں کہے گا بس کچھ پل تمھیں دیکھنا چاہتا تھا تو لے آیا بہت حسین لگ رہی ہو میری تو نظر ہی نہں ہٹ رہی تم سے" صارم نے حبہ کا چہرہ دیکھتے پیار بھرے لہجے میں کہا تو حبہ مسکرا دی

صارم خود بھی تھری پیس سوٹ پہنے ہنڈسیم لگ رہا تھا

صارم نے مسکراتے حبہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے حبہ کے ماتھے کو چھوتے نرمی سے دائیں گال پے بوسہ دیتے پیچھا ہوا اور حبہ کا سرخ چہرہ دیکھتے مسکرا دیا

"اچھا چلیں نا کوئی آ ہی نا جائے" حبہ نے کہا تو صارم مسکراتا اسے اپنے ساتھ لے کر ہال میں بڑھا

❤❤❤❤

"وجدان" معصومہ نے گھبر*اہٹ کے مارے دھیرے سے ساتھ بیٹھے وجدان کو پکارا تو وہ جو پہلے ہی بار بار معصومہ کو دیکھ رہا تھا اور اسکی گھبر*اہٹ بھی محسوس کر چکا تھا اسکی طرف متوجہ ہوا

"ہاں کیا ہوا کچھ چاہیے" وجدان نے نرمی سے کہا

"مجھے اچھا نہیں لگا رہا یہ سب ہمیں کیوں دیکھ رہیں پلیز مجھے جانا ہے یہاں سے" معصومہ نے گھبر* اے لہجے میں کہا تو وجدان نے اسکا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ کا احساس کروایا

"ریلکس تم سب کی طرف نا دیکھو میری طرف دیکھو اور مجھ سے باتیں کرو ہم کچھ دیر میں گھر جا رہے ہیں" وجدان نے کہا تو معصومہ سر ہلا گی

اور پھر اسے ہی وجدان اس سے کبھی کوی نا کوی بات کر لیتا تو معصومہ بھی کچھ بہتر ہو ہی تھی

سب ہی ان دونوں کی خوشیوں کی دعائیں کر رہے تھے

🖤🖤🖤🖤

کچھ دیر بعد سب ہی گھر آ گے تھے معصومہ تو پہلے وجدان کے کمرے میں جا ہی نہیں رہی تھی

لیکن پھر م* شکل سے مانی تھی وہ بھی یہ سوچ کر کہ وہ بعد میں تو کل پرسوں تک سب کے ساتھ واپس چلی جاے گی

یہ سوچ صرف معصومہ کی اپنی تھی جس سے کوی بھی ابھی واقف نہیں تھا

انیتا اور حبہ معصومہ کو کمرے میں بیٹھاتی چلی گی تھی اور معصومہ پورے کمرے کو دیکھ رہی تھی جو ریڈ پھولوں سے سجا ہوا بے حد پیارا الگ رہا تھا

واو کتنا پیارا الگ رہا ہے ‘‘معصومہ نے آس پاس نظر ڈالتے دل میں سوچا’’
ابھی وہ دیکھ ہی رہی تھی

جب وجدان دروازہ کھولتے اندر آیا اور ایک نظر معصومہ نے ڈالتے دروازہ
ناک کرتے معصومہ کے سامنے بیٹھ گیا

اور معصومہ کے دلہن بنے روپ کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا معصومہ جو
اب ریلکس محسوس کرری تھی

وجدان کی نظروں سے اب اسے گھبر*اہٹ ہونے لگی تھی ہاتھ پسینے سے نم
ہونے لگے تھے

آآپ اسے مجھے کیوں دیکھ رہے ہی" معصومہ نے وجدان کی خود پے گہری
نظروں کو محسوس کرتے کہا

تو وجدان نے مسکراتے معصومہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا

کیسے دیکھ رہا ہوں" وجدان نے کہتے معصومہ کے ہاتھ ی پشت پے اپنا"
انگھوٹھا پھیرا تو معصومہ کا دل ب*ری طرح دھڑ کا تھا

وجدان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا لیکن چھڑا نا پای تھی

وجدان اسکی حرکت پے مسکرا دیا معصومہ کے چہرے پے چھاے شرم وحیا
کے رنگوں کو دل میں اتارنے لگا

پتہ نہیں،،معصومہ نے گھبر*اے سے لہجے میں کہا تو وجدان مسکرا دیا''

اچھا چھوڑو اور بتاو کمرہ کیسا لگا،،وجدان اسکا خود سے یوں گھبر*انا بہت اچھے''
سے محسوس کر چکا تھا

اس لیے اسکی گھبر*اہٹ خت*م کرنے کے لیے ورنہ تو وجدان کا دل تو
بس معصومہ کے روپ کو دیکھے اس میں ہی کھو جانے کا دل کر رہا تھا

ہمم کمرہ تو بہت اچھا لگ رہا ہے،،معصومہ بھی وجدان کے یوں بات پوچھنے''
پے اب ریلکس سا کہنے لگی تو وجدان مسکرا دیا

وجدان اٹھ کر ڈر سینگ پے گیا تو معصومہ وجدان کو دیکھنے لگی

وجدان وہاں سے ایک ڈبی لاتا معصومہ کے قریب آکر بیٹھتے اس میں سے ایک خوبصورت سا لاکٹ نکلا جس میں ہارٹ بنا ہوا تھا ایکطرف "M" لکھا ہوا تھا "W" اور دوسری طرف

معصومہ کی نظریں وجدان اور اس لاکٹ پہ ہی تھی وجدان نے لاکٹ نکالتے معصومہ کے تھوڑا اور قریب آیا اور معصومہ کے گلے میں پہنانے لگا

وجدان کی انگلیاں اپنی گردن پہ محسوس کرتے معصومہ بر*ی طرح سے کپ*کپاہ گی دل کی رفتار ایکدم تیز ہوی وجدان اسکا کپ*کپانا اچھے سے محسوس کر چکا تھا

وجدان پہناتا بہکتا زرا سا جھکتے معصومہ کی گردن پے ہونٹ رکھے تو معصومہ جو پہلے ہی گھبرا رہی تھی وجدان کے اس عمل پے جان نکلنے کے در پے ہی تھی

وجدان کو کندھے سے تھامے پیچھے کرنا چاہا تو وجدان بھی نرمی پیچھے ہوتا معصومہ کے چہرے پے چھائے رنگوں کو دیکھنے لگا

ی یہ آآپ نے ااسے کیوں کیا کیا شوہر اسے بھی کسِ کرتے ہیں''معصومہ'' نے کچھ دیر بعد حیرت سے وجدان سے پوچھا تو وجدان کا دل کیا قہقہ لگادے لیکن وہ اپنی ہنسی ض*بط کر گیا

ہاں اسے بھی کرتے ہیں اور اب یہ چھوڑو اور جاو چینج کر لو تمھیں نیند آرہی ہو گی" وجدان نے کہا تو معصومہ پہلے تو وجدان کی بات پے حیرت زدہ ہوی پھر اسکی دوسری بات سنتے سر ہلا گی کیونکہ اسے بھی نیند آرہی تھی

جی ٹھیک ہے پر میرے کپڑے تو کمرے میں ہو گے "معصومہ نے کہا"

نہیں یہاں ہیں تمھارے حبہ صبح رکھ گی تھی تمھارا بیگ میں نے کبرڈ میں رکھ دیا تھا جاو پہن لو" وجدان نے کہا تو معصومہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوی

اور جا کر ڈریسنگ کے آگے کھڑی ہوتی جیولری اتارنے لگی وجدان وہی بیٹھا اسکا عکس ڈریسنگ کے آئینے میں سے دیکھنے لگا

وجدان کو دل ہی نہیں بھر رہا تھا معصومہ کا سجا سنوار اروپ دیکھ کر

افففف اووبیہ تو بالوں سے اتر ہی نہیں رہا دوپٹہ ‘‘معصومہ نے جھنجھلا کے کہا’’
تو وجدان اٹھ کھڑا ہوا اور اسکے بے حد قریب جا کھڑا ہوا

چلو بیٹھو میں اترا دیتا ہوں‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ وہی ڈریسنگ کے ’’
آگے بیٹھ گی

تو وجدان نرمی سے اسکے بالوں سے دوپٹہ میں لگی پینز اتارنے لگا دوپٹہ اتارتے
وجدان نے معصومہ کو دیکھا تو دل بر*ی طرح دھڑکا تھا

دل کیا ابھی اسے اپنے پیار بھرے حصار میں لے لے لیکن پھر خود پے ضبط
کر گیا معصومہ تو آرام سے اب بیٹھی تھی

وجدان نے دوپٹہ اتارتے گلے سے ہار اتارا تو معصومہ وجدان کی انگلیوں کا لمس محسوس کرتی پھر سے کپ *کپای تھی

وجدان نے جیولری اتارتے معصومہ کا ہاتھ تھاما اور چوڑیاں اتارنے لگا

"یہ رہنے دیں یہ تو میں اتار لوں گی" معصومہ نے لیکن وجدان اسکے ہونٹوں پے انگلی رکھ گیا

"خاموش بیٹھی رہو میں اتار دوں گا" وجدان نے گھمبر محبت بھرے لہجے میں کہا تو معصومہ خاموش ہو گی

کچھ دیر بعد وجدان نے ساری چوڑیاں اتارتے رکھتے معصومہ کا ہاتھ تھامے کھڑا کیا اور جھکتے شدت سے لب معصومہ کے ماتھے پے رکھے تو معصومہ بھی شرم و حیا اور دھڑکتے دل کے ساتھ پلکیں جھکا گی

وجدان نے پیچھے ہوتے ایک بھرپور نظر معصومہ پے ڈالی تو نظر معصومہ کے سرخ لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں پے گی تو دل پوری شد*ت سے دھڑکا تھا

اس سے پہلے وجدان بہکتا جلدی سے پیچھے ہوا تھا

جاو چینج کر کے آو" وجدان نے کہا تو معصومہ سرخ چہرے کے ساتھ سر" ہلاتی چینجگ روم کیطرف بڑھ گی تو وجدان بھی گہرا سانس لیتا اپنے کپڑے لیتا باتھروم میں چلا گیا

کچھ دیر بعد باہر آیا تو معصومہ بھی اسی وقت آ گی

جاو منہ بھی دھو آو تا کہ یہ میک اپ اترے "وجدان نے کہا تو معصومہ "
اوکے کہتی باتھروم چلی گی

منہ ہاتھ دھو کر آی تو وجدان نے اسکی جیسے تسے کر کے چوٹیا بنای اور اسے
ساتھ لیتا لیٹ گیا

معصومہ تو تھکن کے سبب جلدی سو گی تو وجدان نے معصومہ کا چہرہ دیکھا تو
نظر معصومہ کے ہونٹوں پے گی تو نرمی سے جھکتا معصومہ کے ہونٹوں کو چھوا
اور پیچھے ہوتا اسے یونہی باہوں لیے خود بھی آنکھیں موند گیا
❤❤❤❤

ماضی۔۔۔۔۔۔

آج وجدان کی فیملی معصومہ کے گھر آی تھی سب بڑے لاونج میں بیٹھے تھے جب فیضان صاحب بولے

فواد ہم تم سے تمھاری کوی بہت قیمتی چیز مانگنا چاہتے ہیں امید ہے تم ہمیں" منا نہیں کروگے" فیضان صاحب نے کہا تو فواد صاحب اور ثمرین بیگم پوری طرح انکی طرف متوجہ ہوے

کیا فیضان بتاو" فواد صاحب نے کہا"

فواد ہم معصومہ بیٹی کو اپنے وجدان کے لیے لینا چاہتے ہیں جانتا ہوں" وجدان اور معصومہ ابھی چھوٹے ہیں اور یہ بھی جانتا ہوں معصومہ وجدان

سے بہت چھوٹی ہے لیکن پھر بھی میں یہ رشتہ کرنا چاہتا ہوں‘‘ فیضان صاحب نے تفصیل سے کہا تو فواد صاحب نے ثمرین بیگم کو دیکھا تو وہ مسکرا دی

کیونکہ ثمرین بیگم کو معصومہ کی ابھی سے ہی بہت فکر تھی اور ایک دفعہ فواد صاحب سے یہ اظہار بھی کر چکیں تھیں کہ اگر معصومہ وجدان کا رشتہ ہو جائے تو

ٹھیک ہے فیضان ہمیں منظور ہے‘‘ فواد صاحب نے کہا تو فیضان صاحب اور ’’ حمنہ بیگم بھی خوش ہو گے

سب باتیں کرنے لگ تھے

اہہہہ ''معصومہ جو گارڈن میں کھیل رہی تھی کہ اچانک گ*ر گی تو گھٹنے
پے چوٹ لگ گی تو وہی بیٹھ کر رونے لگی

معصومہ پرنسس'' وجدان جو وہی بیٹھا اسے کھیلتا دیکھ رہا تھا جلدی سے
اسکے قریب بیٹھا جو گھٹنے پے ہاتھ رکھے ر*وے ہی جا رہی تھی

''دیکھاو مجھے دیکھو یہ تو خون نکل رہا چلو'' وجدان پری*شان ہوتا دیکھ کر
کہنے لگا ساتھ کھڑا ہوتا اسے گود میں اٹھایا اور جلدی سے اندر کی طرف بڑھا

کہ فواد صاحب جو کال سننے آے تھے وجدان کی فکر پے مسکرا دیے
پری*شان تو وہ بھی معصومہ کے لیے ہوے تھے

وجدان اندر جا کر میڈ-یسن لگانے لگا تو سب پری *شان ہوتے معصومہ کو دیکھنے لگ

جب لگالی تو وجدان باہر آیا تو فواد صاحب نے اسے مخاطب کیا تو وہ انکی طرف متوجہ ہوا

بیٹا آج مجھ سے ایک وعدہ کرو گے ''فواد صاحب نے کہا''

جی چاچو بتایے کیسا وعدہ ''وجدان نے کہا''

بیٹا وعدہ کرو معصومہ کا ہمیشہ خیال رکھو گے زندگی بھر اسکے ساتھ رہوں گے چاہے جیسا بھی موڑ آجاے ''فواد صاحب نے کہا

جی چاچو جان وعدہ کرتا ہوں ہمشہ اسکا خیال رکھوں گا اسکے زندگی بھر ساتھ رہوں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے“ وجدان نے کہا تو فواد صاحب پر سکون ہوئے

بھای معصومہ کو کیا ہے“ امبر کو اپنے کھیلنے میں مصروف تھی اب جا کر پوچھا“ تھا اور وہ بھی پتہ نہیں کیسے

ورنہ تو معصومہ اور امبر کی ہر وقت ل*ڑای رہتی تھی اس لیے ہی معصومہ کے گھر بھی نہیں آتی تھی کبھی کبھار ہی آتی تھی اسی لیے پتہ نہیں اب کیسے آکر پوچھا شاید چو*ٹ لگی تھی اس لیے

اس کو چو*ٹ لگ ہی ہے چلو اندر آو“ وجدان کہتا اندر گیا جہاں معصومہ“ رونے میں مصروف تھی

پرنسس رو نہیں میں ابھی آپ کے لیے چوکلیٹ لے کر آتا ہوں اور کیا" کھانا ہے وہ بھی بتاو" وجدان نے کہا تو معصومہ ر*ونا چھوڑ گی چہرہ پورا آ*نسوں سے تر تھا

"پکانا لے کر دیں گے پھر وہ بھی سب لا دیں جو میں کھاتی ہوں"معصومہ ر*ونا بھول کر کہنے لگی تو سب ہی مسکرا دیے

"ٹھیک ہے ابھی مانگواتا ہوں اب رونا نہیں ٹھیک ہے"وجدان نے مسکراتے کہا تو معصومہ سر ہاں میں ہلا گی

"بھوکی کتنا کھاتی ہو موٹی ہو جاو گی"آٹھ سالہ امبر نے ہنستے کہا تو معصومہ نے منہ بنا کر امبر کو اور پھر وجدان کو دیکھا

امبر اسے نہیں کہتے‘‘ وجدان نے امبر سے کہا تو امبر منہ بناتی معصومہ کو‘‘ دیکھنے لگی جواب خوش تھی اور یوں نا جانے کب تک دونوں نے لڑنا تھا

♥♥♥♥

صبح وجدان کی آنکھ کھولی تو پہلی نظر ہی معصومہ پے گی جو ایک بازو اسکے اوپر سے گزارے لیٹی تھی سر وجدان کے کندھے سے سرک کے نیچے ہوا تھا بال بیکھرے پڑے تھے

وجدان کے لب اسے یوں سوتا دیکھ کر مسکرا دیے

وجدان نے جھکتے معصومہ کے ماتھے پے بوسہ دیتے مسکراتے آرام سے معصومہ کا بازو پیچھے کرتے معصومہ کا سر تکیے پے رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا

اور وضو کرنے چلا گیا واپس آکر نماز ادا کرتے معصومہ کے پاس آبیٹھا

معصومہ اٹھو نماز ادا کر کے سو جانا" وجدان نے دو تین آوزیں دینے کے " بعد کہا

تو معصومہ اٹھ بیٹھی اور ایک نظر وجدان کو دیکھتی وضو کرنے چلی گی

واپس آئی تو وجدان کیطرف دیکھا جو روزانہ کی طرح قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا

معصومہ نماز ادا کرتی وجدان کے پاس جا بیٹھی تو وجدان نے زرا سا مسکرا کے اسے دیکھا جو دوپٹہ نماز سٹائل میں لیے آنکھوں میں نیند کی خماری لیے وجدان کو کافی کیوٹ لگی تھی

وجدان تلاوت کرنے لگا تو معصومہ خاموشی سے سننے لگی

کچھ دیر بعد وجدان نے تلاوت کرتے قرآن پاک رکھا تو معصومہ جا کر لحاف اوڑھ کر لیٹ گی

وجدان مسکراتا اس کے پاس آ بیٹھا

لیٹ کیوں گی'' وجدان نے جان بوجھ کر کہا ورنہ وہ جانتا تھا ضرور دوبارہ سونے کے لیے لیٹی ہے ''

مجھے نیند آ رہی ہے اس لیے‘‘ معصومہ نے کہا’’

اچھا‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ سر ہلا گی’’

جی میں تو ہمیشہ نماز پڑھ کے سو جاتی ہوں‘‘ معصومہ نے نیند میں ڈوبی آواز’’ میں کہا

اچھا چلو آج میں بھی سو جاتا ہوں‘‘ وجدان کہتا معصومہ کے بائیں جانب’’ آتا اس کے ساتھ لیٹ گیا

اور معصومہ کے سر کے نیچے اپنا دائیاں بازو رکھا تو معصومہ نے اپنا چہرہ اوپر کرتے وجدان کو دیکھا

وجدان خود کے اتنے قریب معصومہ کا چہرہ دیکھتے دل کیا اس کے نقش نقش کو چھو لے لیکن خود پے ضب* ط کیا تھا

معصومہ خود بھی وجدان کو خود کیطرف تکتے پا کر جلدی سے نظریں جھکا لیں

ویسے آپ پہلے کیا کرتے ہیں نماز پڑھنے کے بعد کیا آپ دوبارہ نہیں" سوتے"معصومہ نے یونہی چہرہ جھکاے پوچھا

ہاں میں ایکسر سائی ز کرتا ہوں پھر اور جب واپس آتا ہوں تو فریش ہو کر" "ناشتہ کرتا ہوں

وجدان نے کہا وجدان کو اچھا لگا تھا خود معصومہ کا وجدان کو پوچھنا

''اچھا ٹھیک ہے تو آج کیوں نہیں کرنے گے''
معصومہ نے پوچھا

آج میرا دل نہیں کیا'' وجدان نے کہا''

اوکے'' معصومہ نے سمجھتے سر ہلاتے کہا''

اچھا مجھے نیند آ رہی ہے اب میں سونے لگی ہوں آپ بھی سو
جاے'' معصومہ کہتی آنکھیں موند گی تو وجدان نے مسکراتے اسکے سر کو
دیکھتے بالوں پے بوسہ دیا

سو جاو'' وجدان نے کہا تو معصومہ خاموشی سے آنکھیں موندیں ہی سر ہلایا''
اور وجدان یونہی اسے باہوں میں لیے لیٹا رہا نیند تو اسے آنی نہیں تھی

____

وجدان یونہی معصومہ کو اپنے بازوں کے حصار میں لے کر محسوس کرتا لیٹا رہا تھا نیند تو اسے آئی نہیں تھی

وجدان نے وقت دیکھا تو ساڑھے سات تھے وجدان نے نرمی سے معصومہ کا سر تکیے پے رکھتے اٹھ کھڑا ہوا اور فریش ہونے چل دیا

فریش ہو کر واپس آتا بال بناتا معصومہ کو اٹھایا تو وہ بھی اٹھتی فریش ہونے جانے کے لیے کپڑے نکالے تو وجدان بول پڑا

معصومہ یہ کپڑے نہیں کوی اور پہنو" وجدان نے معصومہ کے ہاتھ میں " لائٹ سے کلر کے کپڑے دیکھتے کہا تو معصومہ اسکی طرف دیکھنے آئی

تو پھر کون سے پہنوں‘‘معصومہ نے وجدان کیطرف دیکھتے کہا تو وجدان
خاموشی سے آکر اسکے کپڑے دیکھنے لگا

”ہاں یہ لو آج یہ پہن لو شام تک تمھارے نیو ڈریس بھی آجاے
گے‘‘وجدان نے کہا

”اچھا نیو پر میرے پاس تو ہیں‘‘معصومہ نے کہا

”فل حال اسے چھوڑو اور جاو فریش ہو کر آو‘‘وجدان نے کہا تو معصومہ بھی
خاموشی سے سر ہلاتی چلی گی واپس آی تو وجدان نے ہی اسکے بال بناے اور
دونوں باہر نکلے سب پہلے ہی موجود تھے

سب معصومہ کا مسکراتا دیکھ کر اور وجدان کو بھی خوش دیکھ کر خوش تھے

سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا تو سب وہی لاونج میں بیٹھ کر گپ شپ کرنے لگے

شام تک وہ سب یونہی باتیں کرتے رہے تھے کل سب نے واپس چلے جانا تھا سوائے معصومہ کے
جیسے ابھی بھی یہ بات معلوم نہیں تھی اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا سب نے واپس کب جانا ہے

شام سے رات اور رات سے صبح ہوی پتہ ہی نہیں چلا تھا وقت باتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہی گزر گیا تھا
♥♥♥♥

کیف جو ابھی اپنے کیبن میں آکر بیٹھا تھا کہ نرس جلدی سے اندر آئی تھی تو کیف اس کی طرف متوجہ ہوا ضرور کوئی ایمرجنسی تھی

ڈاکٹر کیف جلدی چلیے پلیز پیشنٹ امبر کی ہارٹ تیز ہوئی رہی ہے ''نرس '' نے جلدی سے بتایا تھا اور کیف اسے لگا اسکی سانس تھم گئی ہوں

امبر'' کیف نے سرگوشی نما کہا اور باہر کو بنا دیر کیے بھاگا تھا ''

جلدی وجدان کو کال کر کے بتاؤ'' کیف نے جلدی سے کہا اور امبر کے روم'' کی طرف بھاگا تھا

اور پھر جلدی سے اندر داخل ہوتے اسے چیک کرنے لگا تھا کیف کو لگا اسے کچھ ہو گیا تو جو امید ہے وہ بھی خ*تم ہو جاے گی

کیف کے پیچھے دو ڈاکٹرز بھی آ کر امبر کو چیک کرنے لگے تھے

وجدان جو آج کچھ دیر کے لیے آفس آیا تھا کیونکہ آج انکی کوی بہت اہم میٹنگ تھی اور اسکا آنا ضروری تھا

قاسم یہ فائی ل تم دیکھ لینا ابھی مجھے گھر جانا ہے‘‘ وجدان نے قاسم سے کہا’’ اسے ابھی گھر جانا تھا

کیونکہ آج سب نے واپس جانا تھا تو اگر وہ ان سے جا کر نا ملتا تو وہ نار*اض ہو جاتے اور ایسا وہ نہیں چاہتا تھا

او کے سر میں دیکھ لوں گا اور بعد میں آپ کو دیکھا دوں گا اگر کچھ غل*ط ہوا" قاسم کہتا فائی ل لیتا باہر کو بڑھ گیا

وجدان کو قاسم پے پورا یقین تھا وہ اسکے ساتھ کافی سال سے تھا اور قاسم بھی ایک وفادار شخص تھا

وجدان ابھی کھڑا ہی ہوا تھا جانے کے لیے کہ ہسپتال سے کال دیکھ کر فورا سے پہلے اٹھای تھی دل کی رفتار ایکدم پری+شانی گھبر*اہٹ سے تیز ہوی تھی

اور جو آگے سے سننے کو ملا وجدان کو لگا اسکی آخری امید بھی ٹوٹ جاے گی وہ یونہی بنا آگے پیچھے دیکھے باہر بھاگا تھا

سارا اسٹاف ہی اسے یوں بھگتا دیکھ کر پری* شان ہوا تھا کیونکہ سب ہی واقف تھے وجدان سے

❤❤❤❤❤❤❤❤

ہاں وہ شخص ہسپتال میں اس نازک وجود سے ملنے آتا تھا کوی اور نہیں وجدان ہی تھا جو اپنی بہن امبر سے ملنے آتا تھا

اپنی بہن کے لیے پل پل دعا کرتا تھا وہ ٹھیک ہو جاے اسکی جان بسی ہوی تھی اس کی امید تھی امبر جینے کی

اور یہ وہی امبر تھی جس سے کیف محبت کرتا تھا بے تحاشا محبت

بس وجدان سے ڈ*رتا تھا کہ وہ ناراض ناہو جاۓ کہ وہ اسکی بہن سے محبت کرتا کہیں اسے غلط نا سمجھ لے

🖤🖤🖤🖤

کیف کا دل کی دھڑکن خو*ف سے تیز ہو رہی تھی دل میں دعا کر رہا تھا کہ امبر کو کچھ نا ہو

اور پھر امبر کی آنکھوں میں جنبش ہوی تھی کیف پوری طرح متوجہ ہوا تھا

امبر آنکھیں کھولو" کیف نے بے تحاشا دھڑکتے دل کے ساتھ امبر کو پکارا" تھا

امبر نے دھیرے سے آنکھیں کھولتے خود پے جھکے کیف کو دیکھا تھا اور پھر سے اسکی آنکھیں بند ہونے لگی تھی

اللہ تیرا شکر "کیف کا منہ سے بے ساختہ نکلا تھا"

وجدان جو تیز ڈرائی یونگ کرتے ہسپتال پہنچا تھا اور پھر گاڑی سے نکلتے بھاگتا ہوا امبر کے کمرے میں سب کے روکنے کے باوجود بھی آیا تھا

کیف امبر کیسی ہے "وجدان نے دھڑکتے دل کے ساتھ کیف سے پوچھا جو" ابھی بھی امبر کو چیک کر رہا تھا

وجدان کے پکارنے کے ساتھ ساتھ دوسرے ڈاکٹرز بھی وجدان کی طرف متوجہ ہوئے تھے

وجدان کے پکارنے پے کیف امبر سے نظریں ہٹاتا وجدان کو دروازے پے پری*شان کھڑا دیکھ کر جلدی سے اسکی طرف آیا تھا اور بے*ساختہ اسکے گلے لگا تھا

مبارک ہو یار امبر کو ہوش آگیا ہے" کیف نے خوش ہوتے کہا تو وجدان جو" اسکے یوں گلے لگنے پے پری*شان ہوا تھا

خوشی سے ایک آنسو آنکھ سے نکلا تھا جلدی سے کیف کو پیچھے کرتا امبر کے پاس گیا اور جھکتے اسکے ماتھے پے بوسہ دیا

کیف بھی نم آنکھوں سے مسکراتا وجدان کو دیکھنے لگا ڈاکٹر بھی باہر چلے گے تھے

"کب تک مکمل ٹھیک ہو جاے گی" وجدان نے امبر کا ہاتھ تھام کر اسکے پاس بیٹھتے کیف سے پوچھا تو وہ بھی اسکے قریب آ گیا کیف کی نظریں امبر پے ہی تھی

"انشاءاللہ بس ایک دو دن تک پورا یقین ہے مکمل ہوش آ جاے گا" کیف نے یقین سے کہا تو وجدان بھی شکر کرتا امبر کو نم آنکھوں سے دیکھنے لگا دل بار بار اللہ پاک کا شکر ادا کر رہا تھا

چار سال بعد امبر کو ہوش آیا تھا دونوں نے یہ چار سال پل پل کیسے گزرے تھے ان دونوں کو ہی پتہ تھا ایک امبر سے عشق کرتا تھا اور دوسرا اسکا بے حد محبت کرنے والا اسکا بھای

وجدان کافی دیر امبر پاس بیٹھا رہا تھا اور کیف کو دھیان رکھنے کا کہتا چلا گیا تھا ویسے تو وجدان جانتا تھا کیف کو کہنے کی ضرورت نہیں لیکن اپنی بہن کے معاملے میں وہ ایسا ہی تھا

وجدان گھر آیا تو سب ہی جانے کو تیار تھے سب لاونج میں ہی تھے ایک معصومہ تھی جو وہاں نہیں تھی

وجدان بیٹا ہم کب سے تمھارا انتظار کر رہے ہیں کہاں تھے اتنی دیر کال بھی" کی تھی ہم نے" صدف بیگم نے وجدان کو دیکھتے کہا تو وجدان ان کے قریب ہی چلا آیا

میں ہسپتال تھا خالہ جان" وجدان نے کہا تو سب ہی جان چکے تھے امبر کے پاس گیا ہو گا

اچھا" صدف بیگم اتنا ہی کہہ سکیں تھیں"

ایک خوش خبری ہے" وجدان نے کہا تو سب ہی اسکی طرف دیکھنے آئے"

کیا" صارم نے کہا"

امبر کو ہوش آیا ہے‘‘ وجدان نے مسکرا کے کہا تو سب نے ہی شکر کیا’’

لاکھ لاکھ شکر ہے اللہ پاک کا بس اب ہم امبر سے مل کر ہی جائے گے‘‘ صدف بیگم نے خوش ہوتے نم آنکھوں سے کہا

ہاں بلکل اب امبر سے ملنے کے بعد ہی جائے گے‘‘ فیصل صاحب نے بھی خوش ہوتے کہا’’

نہیں خالہ جان خالو جان ابھی نہیں جب امبر مکمل ٹھیک ہو گی تب بس انشاءاللہ مجھے پوری امید ہے جلد ٹھیک ہو جائے گی‘‘ وجدان نے کہا’’

بیٹا پر میں ملنے چاہتی ہوں اپنی بچی سے‘‘ صدف بیگم نے کہا’’

"خالہ جان پلیز ابھی نہیں بس کچھ دیر انتظار کر لیں میں چاہتا ہوں جب امبر مکمل ٹھیک ہو تو ہی آپ اس سے ملے" وجدان نے کہا

"چلو ٹھیک ہے بیٹا جیسا تم چاہو ہم تو بس یہ چاہتے ہیں تم ہمیشہ خوش رہو اور امبر بھی جلد ٹھیک ہو جائے" فیصل صاحب نے صدف بیگم کو اشارہ کرتے خود کہا تو صدف بیگم بھی خاموش ہو گی

اچھا یہ معصومہ کہاں ہے" وجدان نے معصومہ کو نا پا کر کہا"

"وہ نارا*ض ہو گی ہے ہم سے کیونکہ وہ بھی جانا چاہتی ہے ہمارے ساتھ" ثاقب صاحب نے کہا تو وجدان نے نفی میں سر ہلایا

یار وہ بہت ر*و رہی ہے جا کر دیکھو حبہ اور انیتا تو بہت دفعہ کوشش کر چکی ہیں منانے کی لیکن وہ مان نہیں رہی'' صارم نے کہا

ہاں یار جا کر دیکھ اور وہ اپنے کمرے میں ہے'' راکب نے بھی کہا''

اچھا میں دیکھتا ہوں'' وجدان بے*چینی سے کہتا اوپر کو بڑھا''

معصومہ دروازہ کھولو'' وجدان نے جا کر دروازہ ناک کرتے کہا''

معصومہ جو اندر بیٹھی ر*و نے میں مصروف تھی وجدان کی آواز سنتے اور ر*و نے لگی تھی

میں کیوں کھولوں مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی مجھے جانا ہے سب کے "

ساتھ" معصومہ نے ر*وتے ہوئے کہا تو باہر کھڑے وجدان نے گہرا سانس

لیا

"اچھا دروازہ تو کھولو پھر ہی بات کریں گے "

وجدان نے نرمی سے کہا

ٹھیک ہے پہلے آپ یہ بتائیں جانے دیں گے ناسب کے ساتھ" معصومہ "

نے آن*سو پونچھتے دروازے کے قریب آتے کہا

اچھا تم دروازہ تو کھولو پہلے" وجدان نے پھر سے نرمی سے کہا تو معصومہ "

دروازہ کھولنے لگی

وجدان کی جیسے ہی نظر معصومہ پے گی اسکے سو*جی آنکھیں دیکھتے دل بے حد چین ہوا تھا

"ر*وکیوں رہی ہو" وجدان نے معصومہ کے قریب آتے اسکے ہاتھ تھامتے آن*سو پونچے کہا تو معصومہ نے نم نظروں سے وجدان کو دیکھا

"سب نے کہا ہے وہ جا رہیں اور میں یہی رہوں گی اب، مجھے انکے ساتھ جانا ہے" معصومہ نے نم آواز میں کہا

"تو تمھیں میرے ساتھ رہنا بر*الگ رہا ہے جو جانا چاہتی ہو" وجدان نے پوچھا

نہیں بر*انہیں، لیکن مجھے جانا ہے ‘‘معصومہ نے پھر سے کہا تو وجدان نے ’’
گہرا سانس لیا

معصومہ اب تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی کہیں نہیں جاو گی اور چلو ر*ونا ’’
بند کرو اور سب کو خوشی رخصت کرو سب تمھارے لیے پریشان ہیں
چلو‘‘ وجدان نے کہتے معصومہ کا ہاتھ تھامے اسکا دوپٹہ ٹھیک سے پھلاتے جو
گلے کے ساتھ چپکا رکھا تھا کرتے اپنے ساتھ لیتا نیچے کو بڑھا

دونوں نیچے گے تو سب ہی انکی طرف متوجہ ہوے سب ہی معصومہ کا آ*نسو
سے تر چہرہ دیکھتے بے حد پریشان ہوے

میری بچی کیوں ر*و رہی ہو ہم دوبارہ تم سے ملنے آئے گے نا، یوں "
ر*وتے ہوئے ہمیں بھیجو گی تو ہم تمھاری فکر میں رہیں گے" جاوید صاحب
نے وجدان کے ساتھ کھڑی معصومہ کے پاس آتے کہا

پر معصومہ نارا*ضگی سجائے منہ پھلائے ہی کھڑی تھی

" ٹھیک ہے تو پھر مجھے بھی ساتھ لے جائے تو پھر آپ کو میری فکر نہیں
ہو گی" معصومہ نے نم آواز میں کہا تو کلثوم بیگم اسکے پاس آئی

" بیٹا آپ تمھاری شادی ہو گی ہے نا تو اب تم وجدان کے ساتھ ہی رہو گی
" کلثوم بیگم نے کہا تو معصومہ نے نارا*ضگی بھرے انہیں دیکھا

بیٹا اب ہم سے نار*اض ہو کر ہمیں بھیجو گی دیکھو ٹائی م بھی ہونے والا ہے ”
ہمیں ائیرپورٹ پہنچنا ہے“ثاقب صاحب نے کہا لیکن معصومہ ر*ونے
میں مصروف تھی وجدان کو اسکے آ*نسو بے حد بے چین کر رہے تھے

پہلے تو حبہ آپی ،انیتا آپی ،راکب بھای اور صارم بھای یہاں تھے اب تو وہ بھی ”
جا رہے ہیں“معصومہ نے ر*وتے کہا

اچھا ٹھیک ہے تم چاروں کہیں نہیں جا رہے اب تو ٹھیک ہے اب تو ر*وگی ”
نہیں“وجدان نے راکب ،صارم ،انیتا اور حبہ سے کہتے ر*وتی ہوی معصومہ
سے کہا

وجدان نے اس لیے ان چاروں سے کہا تھا بعد میں معصومہ کو منا لے گا اپنا
عادی بنا لے گا بس ایک بار وہ اسے یہاں روکنا چاہتا تھا

چلو ٹھیک ہے نہیں جاتے'' صارم نے کہا''

چلو اب تو ہماری بچی خوش ہے چلو اب اپنے ماموں سے جلدی سے ملو ورنہ ''
ہم لیٹ ہو جاے گے ''ثاقب صاحب نے کہا تو معصومہ منہ پھلاتے ر* وتے
ہوے سب سے ملنے لگی

چاہے راکب، صارم، حبہ اور انہتا یہی تھے لیکن کیسی دن تو چلے جانا تھا انہوں
نے اور معصومہ اب جانا چاہتی تھی جو وہ لے کر نہیں جا رہے تھے

سب ملتے ائیر پورٹ کے لیے نکل گے راکب اور وجدان سب کو
ائیر پورٹ تک چھوڑنے گے

اور معصومہ پھر سے ر*وتے ہوے کمرے میں چلی گی

حبہ اور صارم نے پر*یشانی سے جاتے دیکھا دونوں لاونج میں ہی صوفے پے بیٹھے تھے

انیتا بھی معصومہ کے پیچھے اپنے کمرے میں چلی گی تھی

میں دیکھوں جا کر“ حبہ نے کہا”

“نہیں رہنے دو وجدان آتا ہو گا وہ منا لے گا”
صارم نے کہا

اچھا“ حبہ نے کہا”

"ویسے صارم اتنے دن ہو گے یہاں آے ہوے اور اب معصومہ کی وجہ سے رہنا پڑ رہا ہے مجھے اچھا نہیں لگ رہا اتنے دن یہاں رہنا" حبہ نے ہمیشہ کا کہا آج پھر کہا

"اچھا یار تم یوں نا سوچو وجدان نے ہی تو روکا ہے اور معصومہ بھی پھر کتنی ض*د کر رہی تھی بس ہم کچھ دونوں تک چلے جاے گے جب تک معصومہ بھی ٹھیک ہو جاے گی" صارم حبہ کو کہتے اسے اپنے ساتھ لگا یا تو حبہ جلدی سے پیچھے ہوی

"صارم آپ بھی نا" حبہ نے صارم کو گھو*رتے کہا تو صارم مسکرا دیا اور حبہ کے ہاتھ کی پشت پے ہونٹ رکھتا حبہ کا سرخ چہری دیکھتا مسکرا دیا

دونوں وہی بیٹھے باتیں کرنے لگے تھے

❤❤❤❤

معصومہ کمرے میں آتی پھر سے ر*ونے لگی تھی کافی دیر بعد وجدان کے پکارنے کی آواز آی تھی جو دروازہ ناک کرتا کھولنے کا کہہ رہا تھا

معصومہ دروازہ کھولو اور آ کر کھانا کھاو“ وجدان نے دروازہ ناک کرتے ” معصومہ کو پکارتے کہا

وجدان اور راکب سب کو چھوڑنے کے بعد گھر آے تو صارم نے بتایا تھا کہ معصومہ پھر سے کمرے میں چلے گی ہے

مجھے نہیں کرنی آپ سے بات آپ نے مجھے جانے نہیں دیا اور نا ہی کھانا''

''کھانا ہے مجھے

معصومہ نے ر*وتے ہے کہا تو وجدان نے گہرا سانس لیا

کیا سچ میں نہیں کھاؤ گی تمھارا فیورٹ ہے کھانا'' وجدان نے آواز دیتے کہا''

تو معصومہ کے دل میں آیا کہ کھالے لیکن وجدان نے جانے نہیں دیا تھا تو وہ کیسے جاتی کھانے

نہیں کھانا'' معصومہ نے نم آواز میں اونچی آواز میں کہا''

ٹھیک ہے میں جارہا ہوں پھر'' وجدان نے بھی باہر سے اونچی آواز میں کہا''

جائیں نہیں آنا مجھے'' معصومہ نے پھر سے کہا''

تو وجدان خاموشی سے چلا گیا معصومہ کو پتہ لگ گیا تھا کہ وجدان چلا گیا ہے تو پھر سے خاموشی سے ر*ونے لگا

💖💖💖💖💖

معصومہ بیٹھی ر*و رہی تھی کہ اسے لگا بالکونی میں کوی ہے تو معصومہ آن*سو پونچھتی بالکونی کے پاس آی تو بوس کھڑا دیکھای دیا

بوس نے بالکونی کھولنے کا اشارہ کیا تو معصومہ نے جا کر کھول دیا

بوس تو معصومہ کا ر*ویا چہرہ دیکھتے پریشان ہی ہو گیا تھا

کیا ہوا تمھیں ر* و کیوں رہی ہو“ بوس نے پری* شانی سے پوچھا تو”

معصومہ کی آنکھوں میں پھر سے پانی آنے لگا

بتاو مجھے کیا ہوا ہے کسی نے کچھ کہا“ بوس نے پری* شانی سے پوچھا تو”

معصومہ نے ہاں میں سر ہلا یا

کس نے بتاو مجھے“ بوس نے پری* شان ہو تے کہا”

وہ کھڑ* وس ہیں ناوہ انہوں نے کہا ہے، آپ کو پتہ ہے انہوں نے مجھے”

سب کے ساتھ نہں ں جانے دیا سب چلے گے“ معصومہ نے نم آواز میں کہا

کیوں نہیں جانے دیا اس نے“ بوس نے کہا”

سب کہتے ہیں کہ اب میری شادی اس کھڑ*وس سے ہو گی ہے تو اب مجھے" ان کے ساتھ ہی رہنا ہے"معصومہ نے نم آواز میں بتایا تو بوس نے جلدی سے اسکے پاس آتے اسے بازو سے تھامے اس کا رخ اپنی طرف کیا

کیا کہا تم نے شادی"بوس نے معصومہ کو دیکھتے کہا نظروں میں معصومہ کو" دیکھتے بے حد پری*شانی غ*صہ تھا

ہاں شادی انہوں نے مجھے سز*ادی ہے شادی کر کے اب مجھے جانے بھی" نہیں دیا"معصومہ بوس کی آنکھوں کو بنا پڑھے کہنے لگی

اچھا تو شادی ہو گی تمھاری"بوس نے کہا"

ہوی نہیں کی ہے کھڑ*وس نے"معصومہ نے کہا"

اچھاوہ تو میں سب ٹھیک کرلوں گا‘‘بوس نے ذو معنی انداز میں کہا جو ’’
معصومہ کے تو سر سے گزر گیا

کیا ٹھیک ہو گا‘‘معصومہ نے پوچھا ’’

یہ چھوڑو تم اب نا رونا تمھارار*ونا مجھے اچھا نہیں لگ رہا‘‘بوس نے بنا ’’
معصومہ کی بات کا جواب دیے کہا

نہیں ر*وتی لیکن اب مجھے بھوک لگی ہے اور وہ کھڑ*وس تو دوبارہ آے ’’
ہی نہیں کھانے کا کہنے‘‘معصومہ نے اد*اس ہوتے کہا اب اسے بھوک لگ
گی اور پچھتا رہی وہ وجدان کے کہنے پے کھا ہی لیتی

''ہمم آجائے گا وہ اور جب آئے تو کھا لینا''

بوس نے کہا تو معصومہ بس سر ہلا گی اور انتظار کرنے لگی کب وجدان دوبارہ آتا ہے

ابھی بوس وہی تھا کہ کیسی کی قدموں کی آہٹ پے بوس جلدی سے بالکونی کیطرف بڑھا

''بہت جلد ایک دن تم خود میرے پاس آو گی''

بوس نے دل میں معصومہ کو دیکھتے کہا اور بالکونی سے نکلتا گیا

بوس کے جاتے دروازہ پھر سے ناک ہوا تو معصومہ دروازہ کھولنے بڑھی

دروازہ کھولتے نظر وجدان پے گی جو ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لیے کھڑا تھا

وجدان نے معصومہ کی سوجی آنکھیں جو ر*ور*و کر ہو گی تھی دیکھتے لب س*ختی سے بند کیے

وجدان کمرے میں آتا دروازہ بند کرتا معصومہ کیطرف متوجہ ہوا

چلو منہ ہاتھ دھو کر آو اور کھانا کھاو اور خبر دار جو انکار کیا" وجدان نے کہا تو"
معصومہ منہ پھلاتے باتھروم ہی طرف بڑھ گی

تو وجدان صوفے پے بیٹھتا اسکا باہر آنے کا انتظار کرنے لگا

کچھ دیر بعد معصومہ منہ ہاتھ دھو کر آئی تو وجدان کو اگنور کرتی بیڈ پے جا بیٹھی معصومہ کے نار*اضگی کے اس طرح اظہار پے وجدان کے لب مسکرا دیے

وجدان جانتا تھا اس نے اسی لیے دروازہ کھولا ہے کیونکہ اسے بھوک لگی تھی

وجدان خاموشی سے کھانا اٹھاتا بیڈ پے بیٹھی معصومہ کے آگے کھانا رکھتا خود بھی بیٹھ گیا اور چمچ میں بریانی ڈالتا معصومہ کے ہونٹوں کے قریب کیا تو معصومہ بھی کھانے لگی

وجدان یونہی کھلاتا رہا اور معصومہ خاموشی سے کھاتی رہی

کھانے کے بعد وجدان نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پے رکھتے معصومہ کو دیکھا

جواب بھی خاموش چہرہ نیچے کیے بیٹھی تھی وجدان نے معصومہ کے ہاتھ تھامے جو معصومہ نے چھڑانے چاہے لیکن وجدان کی پکڑ سے چھڑا ناپای تھی

"اچھا یہ غ*صہ چھوڑو، سچ میں میں تمھیں ہر مہینے لے کر جاو گا سب کے پاس" وجدان نے کہا لیکن معصومہ پھر بھی منہ پھلاے بیٹھی تھی

"مجھے نیند آرہی ہے مجھے سونا ہے" معصومہ نے کہتی وجدان سے ہاتھ چھڑ*اتی لیٹتی لحاف اوڑ گی تو وجدان نے نفی میں سر ہلایا

"اچھا چلو کمرے میں وہاں جاکر سو جاو" وجدان نے معصومہ کے چہرے سے لحاف پیچھے کرتے کہا تو معصومہ اسے دیکھنے لگی

مجھے یہی سونا ہے ‘‘معصومہ نے کہتے پھر سے لحاف اوپر لیا تو وجدان نے ’’ جھٹکے سے لحاف معصومہ سے اترتے بیڈ کے دوسری طرف پھنکتے بنا معصومہ کو سمجھنے کا موقع دیے اسے اپنے بازوں میں بھرتا دروازے کی طرف قدم بڑھائے

چھوڑے مجھے، نہیں جانا مجھے آپ کے کمرے میں ‘‘معصومہ نے چی*ختے’’ کہا ساتھ وجدان کے سینے پہ م*کے مارے تو وجدان اس کی مزا*حمت دیکھتا مسکرا دیا

اچھا مجھے بعد میں ما*رنا پہلے یہ دروازہ کھولو ‘‘وجدان نے معصومہ سے کہا’’ کیونکہ وہ دروازہ کیسے کھولتا

نہیں کھولو گی ‘‘معصومہ نے ض*دی لہجے میں کہا’’

ٹھیک ہے پھر میں بھی تمھیں کبھی کیسی سے ملنے نہیں دوں گا“ وجدان ”
نے کہا تو معصومہ نے وجدان کو غ* صے سے گھورتے دروازہ کھولا

معصومہ کا غ* صہ دیکھتے وجدان کو غصہ آنے کی بجائے چہرے پے
مسکراہٹ آ گی تھی

وجدان اپنے کمرے میں لیتا معصومہ کو بیڈ پے آرام سے لیٹا جا کر دروازہ بند
کرتا دوبارہ معصومہ کے پاس آیا جو ابھی بھی ویسے ہی لیٹی تھی

وجدان نے کمرے کی لائیٹس اف کرتے سائیڈ لیمپ اون کرتے معصومہ
کے بائیں جانب آکر معصومہ کا دوپٹہ گلے سے اتارتے سائیڈ پے رکھتے
ساتھ لیٹتے اپنے حصار میں لیا

"چھوڑے مجھے" معصومہ نے مزاحمت کرتے کہا لیکن وجدان نے حصار قائم رکھا

"خاموشی سے سو جاو" وجدان نے کہا معصومہ بھی منہ بناتی وجدان کو ایک نظر خاموشی سے دیکھتی آنکھیں موند گی تو وجدان کے لب بھی مسکرا دے اور جھکتے ماتھے پے ہونٹ رکھے

کچھ دیر بعد جب وجدان کو یقین ہو گیا کہ معصومہ سو چکی ہے تو معصومہ کے چہرہ پے جھکتے نرمی سے معصومہ کے ہونٹوں کو چھوتے ناک پے ہونٹ رکھتے دوبارہ اسے اپنے باروں کے حصار میں لے کر سونے کے لیے خود بھی آنکھیں موند گیا

❤❤❤❤

دوپہر کا وقت تھا کیف امبر کا چیک اپ کر کے اسکے قریب ہی بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا

بس اب تو وہ دعا کر رہا تھا کہ کب امبر کا ہوش آجاے

کب سے بس وہ یونہی بیٹھا امبر کو دیکھ رہا تھا کہ امبر کی آنکھوں میں جنبش ہوی تھی

کیف جلدی سے کھڑا ہوتا امبر پے زرا سا جھکتا دھڑکتے دل کے ساتھ دیکھنے لگا

امبر نے دھیرے سے آنکھیں کھولی لیکن روشنی آنکھوں میں پڑنے سے پھر بند کرلی

امبر آنکھیں کھولو" کیف نے امبر کے گال پے نرمی سے ہاتھ رکھتے اسے" پکارتے کہا

امبر نے دو تین بار آنکھیں بند کر کے کھولی تو اس کی آنکھیں روشنی سے مانوس ہوی تھی

اپنے اوپر جھکے کیف کو غائی ب دماغی سے دیکھنے لگی

کیف نے امبر کو مکمل ہوش میں آتا دیکھ کر شکرادا کیا اور جلدی سے چیک کرنے لگا کوی اور ڈاکٹر نہیں تھا

کچھ دیر بعد مکمل چیک کرنے کے بعد کیف کو وجدان کا خیال آیا کہ اسے کال کرے پر اسکا دل امبر کو بھی اکیلا چھوڑنے کا بھی نہیں کر رہا تھا

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا کہ نرس اندر آی تو کیف اسکی طرف متوجہ ہوا

نرس جلدی سے وجدان کو کال کر کے بتاو کہ امبر کو ہوش آگیا ہے''کیف'' کے لہجے سے خوشی جھلک رہی تھی

کیف کے کہنے پے نرس سر ہلاتی باہر چلی گی تو کیف امبر کی طرف متوجہ ہوا جو اسے ہی دیکھے جا رہی تھی

ب بھائی" امبر نے لب ہلتے دیکھ کر کیف تھوڑا اسکی جانب جھکا تھا کیونکہ "
امبر کی آواز بہت آہستہ تھی

کیا ہوا امبر کوئی درد ہو رہا بتاؤ پلیز جلدی" کیف نے امبر کی جانب جھکتے "
پر *یشانی سے کہا

ب بھائی" امبر کے پھر سے لب ہلے تھے اور کیف کو اب سمجھ آگئی تھی "

وجدان آ رہا ہے" کیف نے کہا تو امبر خاموشی سے چھت کو دیکھنے لگی "
آنکھوں سے سب وہ یاد کرتے جو اسکے بے ہوش ہونے سے پہلے ہوا تھا
سوچتے آنسو آنکھوں سے بہنے لگے تو کیف کا دل بے *چین ہونے لگا

پر کیف خاموشی سے امبر کو دیکھ رہا تھا کر بھی کیا سکتا تھا

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ وجدان بھی کمرے میں داخل ہوا تھا وجدان ہسپتال ہی آرہا تھا جب اسے کال آئی تو وہ تیز *ڈرائیونگ کرتا پہنچا تھا

امبر میری جان" وجدان اندر داخل ہوتا امبر کو دیکھتا بے چینی سے پکارتا" امبر کی جانب بڑھا تو کیف اسے دیکھتا امبر سے تھوڑا فاصلے پے جا کھڑا ہوا

ب بھای" امبر کے آنسو وجدان کو دیکھتے اور بہنے لگے تھے"

امبر میری جان رونا بند کرو اسے روگی تو تمھاری طعبیت خر *اب" ہو گی" وجدان نے نرمی سے امبر کی گال سے آنسو صاف کرتے کہا

دونوں کو ایک نظر دیکھتا کیف کمرے سے باہر نکل گیا

"ب بھای وہ مما بابا" امبر نے روتے ہوئے کہا تو وجدان نے اسے خاموش کروایا

"ہششش بس کچھ یاد نا کرو رونہیں اچھا میں ہو نا تمھارے پاس اب رو کے اپنے بھای کو تک *لیف دوگی" وجدان کا دل خود درد سے پھٹ رہا تھا امبر کی بات سنتے لیکن وہ ضب *ط کر رہا تھا ورنہ امبر کو کون سمبھلتا

ابھی تو امبر کو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ اسے چار سال بعد ہوش آیا ہے

"ن نہی نہیں بھا بھای میں آپ کو تک *لیف نہیں دوں گی" امبر نے وجدان کی بات سنتے کہا تو وجدان زرا سا مسکرا دیا اور امبر کے آنسو صاف کرتا نرمی سے امبر کے ماتھے پے بوسہ دیا

"بس اب جلدی سے ٹھیک ہو جاو پھر میں تمھیں گھر لے جاو گا" وجدان نے امبر کا ہاتھ تھامے پیار سے کہا تو امبر نے سر ہلا یا

پھر کب دوپہر سے شام اور شام سے رات ہوی پتہ ہی نہیں چلا تھا امبر نے پاس ہی بیٹھا رہا تھا ڈاکٹرز ایک بار امبر کا چیک کر کے جا چکے تھے

وجدان نے کیف سے پوچھا تو اس نے یہی کہا تھا بس کچھ ٹیسٹ کرنے تھے امبر کے اور کچھ دن بعد وجدان امبر کو لے کر جا سکتا ہے

وجدان تو دعا کر رہا تھا کہ امبر جلد ٹھیک ہو جاے

رات کے نو بجے کے قریب وجدان کو صارم کی کال آئی تو اسے خیال آیا کہ گھر تو بتایا ہی نہیں اس نے

صارم کی کال اٹھای تو امبر بھی اسکی طرف دیکھنے لگی

"یار کہاں ہے تو رات ہو گی ہے ابھی تک گھر کیوں نہیں آیا سب خیریت" صارم نے کال اٹھاتے ہی پر*یشانی سے پوچھا

"ہاں خیریت ہے اصل میں امبر کو ہوش آگیا ہے تو اسی کے پاس ہوں خیال نہیں بتانے کا" وجدان نے کہا

"کیا سچ اللہ پاک کا شکر ہے ہم ابھی آتے ہیں" صارم نے وجدان کی بات سنتے جلدی سے کہا

نہیں ابھی نہیں رات ہو گی ہے کل آ جانا" وجدان نے کہا"

پر یار ابھی اتنی بھی نہیں ہوی" صارم نے کہا"

یار کل آ جانا اور میں آتا ہوں کچھ دیر تک" وجدان نے کہا تو صارم بھی"
خاموش ہو گیا

اچھا چل ٹھیک ہے" صارم نے کہتے کال رکھی"

وجدان امبر کو بتا چکا تھا کہ وہ چار سال بعد ہوش میں آی ہے جس پے امبر
بہت حیران ہوی تھی

بھای کون تھا“امبر نے پوچھا وہ تکیوں کے سہارے بیٹھی تھی”

وہ صارم تھا کہہ رہا تھا کہ ابھی آتے ہیوں تم سے ملنے پر میں نے منا کر دیا وہ”
یہی آے ہوے ہیں حبہ ،انیتا ،راکب اور صارم“وجدان نے کہا تو امبر سر ہلا
گی

وجدان نے ابھی تک معصومہ سے شادی کا نہیں بتایا تھا ابھی دونوں باتیں
کر رہے تھے جب کیف اندر آیا تو دونوں اسکی طرف متوجہ ہوے

تم آج یہی رہو گے“کیف نے وجدان سے کہا”

ہاں امبر اکیلی کو نہیں چھوڑ سکتا“وجدان نے کا وجدان صبح کا تھکا بھی تھا”
لیکن وہ امبر کو چھوڑ نہیں سکتا تھا

بھای آپ جاے کل آجاے گا یہاں نرسیں ہیں تو سہی میرا خیال رکھنے ”
کے لیے“ امبر نے کہا وہ جب سے ہوش میں تھی تب سے دیکھ رہی وجدان
کیسے اس کی فکر میں ہے

پر امبر پھر بھی“ وجدان بھی کہا کہ کیف بول پڑا ”

تو چلا جامیں یہی ہوں آج رات کی ڈیوٹی ہے میری ویسے بھی رات ہو گی ”
ہے“ کیف نے کہا

اچھا کچھ دیر تک جاوں گا“ وجدان نے کہا تو کیف خاموش ہو گیا ”

پھر وجدان کافی دیر بعد کیف کو خاص امبر کا دھیان رکھنے کا کہتا چلا گیا دل تو نہیں کر رہا تھا لیکن وہ تھکا بھی تھا

وجدان کے جاتے ہی کیف امبر کے پاس بیٹھ گیا
تو امبر نے اسے دیکھا امبر کا وجدان کو بھیجنے کا دل تو نہیں کر رہا تھا

لیکن یہ سوچ کر کہ وہ بھی تھک چکا ہو گا اسکے جانے کا کہہ دیا تھا اور اداس بھی ہو رہی تھی کیف اسکی اداسی محسوس کر چکا تھا

یہ کیوں یہاں بیٹھے ہیں ''امبر نے دل میں سوچا''

کیا ہوا مجھے پہچانا نہیں ''کیف نے پوچھا''

نہیں آپ کون ہیں بس اتنا پتہ آپ ڈاکٹر ہیں'' امبر نے کا تو کیف مسکرا دیا''

ہاں بھ ئی ی تم تو بھول گی ہو گی مجھے خیر میں اپنا تعارف کروا دیتا ہوں میں'' کیف ہوں وہی کیف جیسے تم کہتی تھی میں ڈاکٹر تو نہیں ہوں یا کہا کرتی تھی کہ شاید کہ میں نا جانے ڈاکٹر بنو یا نہیں'' کیف نے اپنا تعارف کروایا تو امبر کو بھی یاد آنے لگا کیف

کیف بھی چار سالوں میں بدل گیا تھا کیف نے امبر کق دیکھا کہاں اسکے لمبے بال اور خوبصورت بھرے بھرے گالوں والی اور خوبصورت ہونٹ اور کہاں اب ہڈیوں کا ڈھنچا بن چکی تھی

بال بہت مشکل سے کندھے تک آتے تھے اور گالوں پے جو لالی رہتی تھی اب وہ بھی ختم ہو چکی تھی اسکی جگہ زردی مائی ل ہو چکے تھے ہونٹ بھی

سوکھے ہوے تھے لیکن کیف کو وہ پھر بھی پیاری لگ رہی تھی دل کے بہت قریب جتنی پہلے تھی اتنی ہی اب بھی قریب تھی

اواچھاتو کیا آپ ڈاکٹر بن گے "امبر نے حیرت زدہ ہوتے کیف کو پہچانتے" کہاتو کیف نے خفگی سے دیکھا لیکن دل کو سکون بھی ہوا کہ اس نے بات تو کی

ہاں جی وہی ہوں دیکھو تم مجھے بھولی نہیں مجھے اچھا لگا" کیف نے مسکراتے" کہا

اب آپ جاے آپ کی توڈیوٹی ہے نا" امبر کو یاد آیا کہ وہ کہہ رہا تھا کو کہ" اسکی ڈیوٹی ہے

(ہاں ہے بس تمھاری) ہاں جاتا ہوں کچھ دیر تک جانا ہے" کیف نے پہلی بتا دل میں اور دوسری امبر سے کہی تو وہ سر ہلا گی

کیف اسی کے لیے تو روکا تھا ڈیوٹی تو تھی ہی نہیں اس کی

وہ آپ نرس کو بلا دیں میں تھک گی ہوں بیٹھے بیٹھے لیٹنا ہے" امبر نے کہا" ابھی کمزوری کی وجہ سے اس سے زیادہ بیٹھا بھی نہیں جا رہا تھا

اچھا چلو میں لیٹا دیتا ہوں" کیف جلدی سے کھڑا ہوتا کہنے لگا"

آپ" امبر نے کہا"

ہاں میں چلو“ کیف کہتا امبر نے قریب آکر تکیے ٹھیک سے رکھتا امبر کو”

آرام سے تھامے لیٹانے لگا تو کیف کا دل ایک پل کے لیے بے اختیار دھڑکا

امبر کو بھی کیف کے یوں قریب ہونے پے عیجب سا لگا تھا پلکیں جھک گی تھی

کیف آرام سے امبر کو لیٹا چادر اچھے سے اس کے اوپر اوڑھتا وہی بیٹھ گیا تو امبر اسکی طرف دیکھنے آی

آپ نے جانا نہیں“ امبر نے کیف کو وہی بیٹھا دیکھ کر پوچھا”

نہیں ابھی نہیں اچھا اب کوی درد تو نہیں ہو رہا کہیں“ کیف نے پوچھا”

نہیں درد تو نہیں ہو رہا"امبر نے کہا"

اوکے اچھا اور۔۔۔"اور کیف یونہی اسکے ساتھ بیٹھا یونہی باتیں کرتا رہا"
اسے بس امبر کے پاس رہنا تھا

امبر کو عجیب لگ رہا تھا اس کے سامنے لیٹنا لیکن کیف کو نہیں کیونکہ پچھلے
چار سالوں سے اسے ایسے ہی تو دیکھ رہا تھا
♥♥♥♥

وجدان جب گھر آیا تو صارم اور راکب ہی لاونج میں بیٹھے تھے اسکے انتظار میں
پھر کچھ دیر باتوں کے بعد وجدان کمرے میں گیا

تو معصومہ کو بے ترتیب سوتا دیکھ کر مسکراتا فریش ہو کر واپس آتا اسے ٹھیک سے بازو سے تھامے لیٹتا ساتھ خود بھی حصار میں لیتا لیٹا اور دونوں کے اوپر لحاف اوڑ کر سو گیا

صبح وہی روٹین سے اٹھے تھے معصومہ نے وجدان سے کوی سوال جواب نہیں کیا اب صبح کے آٹھ بجے سب ناشتہ کرتے لاونج میں بیٹھے

وجدان تو ابھی امبر کے پاس جا رہا تھا باقی سب کا بھی ارداہ کچھ دیر تک امبر کے پاس جانے کا تھا ایک معصومہ کے علاوہ جیسے ابھی اس بات کا علم نہیں تھا

اچھا میں جا رہا ہوں اور معصومہ تم ان سب کے ساتھ نہیں جاو گی" وجدان" نے کہا تو معصومہ نے منہ پھلا کر اسے دیکھا

کیوں میں کیوں نہیں جاوں گی‘‘معصومہ نے کہا’’

میں خود لے کر جاوگا تمھیں‘‘ وجدان نے کہا’’

اچھا ٹھیک ہے پھر جہاں جہاں میں کہوں گی سب جگوں پے جاے گے’’
ٹھیک ہے‘‘معصومہ نے کہا سب ہی مسکرا دیے تھے

ٹھیک ہے‘‘وجدان کہتا ایک نظر معصومہ کو دیکھتا باہر نکل گیا تو راکب اور’’
صارم بھی اٹھ کھڑے ہوے

یار تم دونوں تیار ہو جانا ہم آتے ہیں ایک دوست ہے وہ بلا رہا تو ہمیں اچھا’’
نہیں لگا اسے منع کرنا‘‘ صارم نے حبہ سے کہا

جی ٹھیک ہے" حبہ نے کہا تو صارم سر ہلاتا راکب کے ساتھ باہر کو بڑھا"

اسوقت بوس ڈی کے اور بی آر بیٹھے ہوئے تھے علی وہاں نہیں تھا

میں نے سوچ لیا میں بس بہت جلد اس سے شادی کرلوں گا اب میں اس"
کے بنا ایک پل نہیں گزار سکتا" بی آر نے کہا

میں نے سنا ہے اسکی شادی ہے بس کچھ دن تک تو تم چاہتے ہو جس سے تم"
محبت کرتے ہو اس کی عزت خر*اب ہو" بوس نے کہا

نہیں لیکن میں اس کے بغیر بھی نہیں رہ سکتا" بی آر نے جنون سے کہا"

ابھی بوس کچھ کہتا جب اسے ایک ضروری کال آگی تو وہ سننے لگا

ڈی کے مجھے ابھی جانا ہو گا ایک کام آگیا ہے ‘‘بوس کہتا باہر کو بڑھا تو ڈی کے ’’ سر ہلا گیا

تو کیا سوچ رہا ہے ‘‘ڈی کے نے بی آر سے کہا جو کچھ سوچ رہا تھا ’’

میں نے سوچ لیا ہے میں آج ہی اسے ا* غوہ کر کے اس سے نکاح کر لوں گا ’’ اس کے بعد کوی اسے مجھ سے الگا نہیں کر پاے گا ‘‘بی آر نے کہا تو ڈی کے نے غ* صے سے اسے دیکھا

پاگل ہو گیا ہے پتہ بھی ہے کیا کہہ رہا ہے اس کے بعد پتہ ہے کیا ہو گا ‘‘ڈی ’’ کے نے بی آر کو دیکھے غ* صے سے کہا

ہاں مجھے پتہ ہے اگر وہ کیسی اور کی ہوی تو میں برد*اشت نہں کر و سکوں ”
گا“ بی آر نے جنون سے کہا تو ڈی کے خاموش ہو گیا جانتا تھا اب وہ نہیں مانے
گا

کچھ دیر بعد دونوں ہی وہاں سے چلے گے تھے

ڈی کے بوس کو کال کرتا بی آر کے ارادے سے باخبر کر چکا تھا جانتا تھا بوس ہی
بی آر کو روک سکتا ہے
💖💖💖💖

صارم اور راکب گھر آے تو انیتا اور حبہ تیار تھی

معصومہ منہ لٹکا کر بیٹھی تھی صارم نے وجان کو کال کر کے کہا تھا کہ معصومہ اکیلی ہے تو اس نے کہہ دیا ابھی آرہا ہوں تم سب جاو تو وہ چلے گے

معصومہ کمرے میں آ گی اور آ کر کارٹون دیکھنے لگی وجدان کو اس چیز کی تو بلکل فکر نہیں تھی کہ معصومہ کو کوی نقصان ہو گا

کیونکہ جو گارڈز اس نے رکھے تھے وہ سب ہی بھروسہ مند تھے اس لیے بے فکر تھا

وجدان کا ارادہ کچھ دیر امبر کے پاس بیٹھنے کا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

صارم، حبہ، راکب اور انیتا سے مل کر اب مال آ ے تھے وہ بھی انیتا کے کہنے پے راکب سچ ہی کہتا تھا انیتا کا بس چلے تو شاپنگ ہی کرتی رہے

امبر بھی ان سب سے مل کر بہت خوش ہوی تھی اور وجدان اسے دیکھ کر پر سکون ہوا تھا

انیتا تم میرے ساتھ رہو"راکب نے اپنے کچھ فاصلے پے چلتی انیتا سے کہا تو" انیتا نے گھور کر دیکھا

صارم اور حبہ الگ شاپنگ کر رہے تھے

کیوں"انیتا نے راکب کو دیکھتے آی ابرو اچکاتے سوالیہ کہا"

ویسے ہی کہیں گھوم ناہو جاو‘‘ راکب نے انیتا کو اپنی نظروں کے حصار میں ’’
لیتے کہا

آپ کو میں چھوٹی بچی لگتی ہوں جو گھوم ہو جاو گی‘‘ انیتا نے راکب کو گھور کر ’’
دیکھتے کہا

ہاں یہ تو ہے چڑیل کو کچھ کہنے ہی ہمت ہی کہاں ہے‘‘ راکب نے اس کی ’’
چھوٹی بچی والی بات اگنور کرتے کہا

جی بلکل جب جنِ میرے ساتھ ہو گا تو سب مجھے دیکھتے دور سے ہی بھاگ ’’
جاے گے کہ اس کے ساتھ جنِ ہے‘‘ انیتا نے بھی ط* نزیہ مسکراتے کہا تو
راکب نے گھور کر اسے دیکھا

چلواب چلیں باقی گھر جا کر لڑ لینا" راکب نے کہا تو انیتا بھی خاموشی سے اس کے ساتھ چلنے لگی

کچھ دیر بعد دونوں ہی مال سے باہر آتے گاڑی کے باہر کھڑے ہوتے صارم اور حبہ کا انتظار کرنے لگے کال کر کے پوچھا تو انہوں نے بس پانچ منٹ کا کہا تو دونوں وہی کھڑے ہو گے

کہ راکب کو کال آنے لگی تو انیتا بھی اسکی طرف متوجہ ہوی جو آس پاس دیکھ ہی تھی

انیتا یہی رہنا میں یہ کال سن لوں" راکب کہتا وہاں سے جانے لگا تو انیتا بول پڑی

یہاں کھڑے سن لے‘‘ انیتا نے کہا’’

یار یہی ہوں میں‘‘ راکب کہتا بنا انیتا کی بات سنے وہاں سے چلا گیا تو انیتا بھی’’
راکب کو گھورتی وہی کھڑی ہو گی

انیتا وہی کھڑی ہوتی موبائل کی طرف متوجہ ہوی کہ اسی وقت ایک شخص
اسکے بلکل قریب آیا اس کا بازو تھامے اسے اپنی طرف کرتا کہ وجدان کی انیتا
کو پکارنے کی آواز پے وہ شخص جلدی سے غ*صے میں وہاں سے چلا گیا

انیتا تم یہاں اکیلی کھڑی کیا کر رہی ہو‘‘ وجدان نے انیتا کے پاس آتے کہا’’
وجدان معصومہ کے لیے ڈریس خریدنے کے ارادے سے آیا تھا اور انیتا کو
کھڑا دیکھ کر اس کے قریب آیا

بھائی وہ راکب کال سننے گے ہیں اور صارم بھائی اور حبہ ابھی آئے ہی ”

نہیں“ انیتا نے کہا ابھی وجدان کچھ کہتا کہ راکب وہاں آگیا

کہاں تھا تو تجھے عقل ہے اسے اکیلا چھوڑ کر چلا گیا تھا“ وجدان نے راکب ”

کے آتے ہی بے حدغ * صے سے کہا وجدان کا دل کر رہا تھا ایک مکا دے ما *

رے اسے راکب کے وجدان کو گھور کر دیکھا

اسی کی طرف دیکھ رہا تھا سمجھے“ راکب نے نے بھی گھورتے کہا تو انیتا تو ”

دونوں کو غ * صہ کرتی گھبر * ا ہی گی

پلیز آپ دونوں ل * ڑئی یں تو نا میں ٹھیک ہوں“ انیتا نے دونوں سے کہا تو ”

دونوں ہی خاموش ہو گے

اب اسی کے پاس رہی میں جا رہا ہوں'' وجدان نے کہا''

ویسے یہاں آیا کیوں تھا تو'' راکب نے وجدان کو دیکھتے کہا''

معصومہ کے لیے ڈریس لینے آیا تھا'' وجدان کہتا مال کی طرف بڑھ گیا''
راکب اس کی پشت کو گھوری سے نوز ہاتا انیتا کی طرف دیکھنے لگا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

ابھی وہ دونوں کوی بات کرتے کہ صارم اور حبہ بھی آ گے تو وہ سب خاموشی سے گاڑی میں بیٹھتے گھر کی طرف روانہ ہوے
💖💖💖💖

کچھ دیر بعد وجدان بھی گھر آگیا تھااور معصومہ کولاونج میں دیکھا تووہ نہیں تھی

وجدان خاموشی سے کمرے میں داخل ہواتو سامنے بیڈ پے الٹی لیٹی کہنوں کو بیڈ پے ٹکاے دونوں ہاتھ چہرے پے ٹکاے ایل سی ڈی لگاے کارٹون دیکھ رہی تھی

وجدان کے لب اسے یوں لیٹا دیکھ کر مسکرادیے

معصومہ تم تیار نہیں ہوی" وجدان نے کہاتو معصومہ سیدھی بیٹھتی وجدان کی طرف متوجہ ہوی وجدان معصومہ کے قریب بیڈ پے آبیٹھا تھا

نہیں میں نے سوچا جب آپ آے تب ہو جاوں گی" معصومہ نے کہا"

اچھا ویسے ٹھیک ہوا تم تیار نہیں ہوی میں تمھارے لیے ڈریس لے کر آیا"
ہوں" وجدان نے کہتے شاپنگ بیگ رکھتے کہا تو معصومہ کھول کر دیکھنے لگی

واو یہ تو بہت پیاری ہے" معصومہ نے خوشی سے وجدان کی لای فراک کو"
دیکھتے کہا جو لائیٹ براون کلر کی اس پے بے حد خوبصورت کام ہوا تھا
بے حد پیاری لگی تھی معصومہ کو

تمھیں اچھی لگی" وجدان نے کہتے معصومہ کے چہرے پے آی بالوں کی"
لٹ کو ہاتھ آگے بڑھاتے معصومہ کے کان کے پیچھے کرتے مسکرا کے کہا

معصومہ اپنے کان پے وجدان کی انگلیوں کا لمس محسوس کرتی کپ *کپاہ گی چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا نظریں بھی خود ہی جھک گی وجدان اسکی کپک *پاہٹ محسوس کرتے مسکرا دیا

اچھا اب جلدی سے جا کر تیار ہو جاو پھر چلیں ہم دونوں لنچ باہر ہی کریں گے'' وجدان نے کہا

اوکے میں ابھی ہوتی ہوں'' معصومہ وجدان کی بات سنتے اٹھ کھڑی ہوی'' اور جلدی سے چینجگ روم کی طرف بڑھ گی تو وجدان بھی کپڑے لے کر باتھروم فریش ہونے چل دیا

کچھ دیر بعد وجدان فریش ہو کر چینج کرتا آیا لیکن معصومہ ابھی بھی باہر نہیں آی تھی

وجدان پر*یشانی سے چینجگ روم کے پاس آیا

معصومہ تم ٹھیک ہو‘‘ وجدان نے دروازہ ناک کرتے پر*یشانی سے پوچھا’’

ہاے بتادوں کیا، ہاں بتادیتی ہوں پھر خود ہی حبہ آپی یا انیتا آپی کو بلادیں’’
گے‘‘معصومہ خود سے ہی سوال جواب کرتی کہنے لگی

معصومہ کیا ہوا‘‘ وجدان نے پھر سے پر*یشانی سے معصومہ کے نا بولنے’’
پے پوچھا دروازہ کھولنا چاہا پر روک گیا

جی وہ میری فراک ہی زپ نہیں بند ہو رہی پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے آپ پلیز ”
حبہ آپی یا انیتا آپی کو بلا دیں“ معصومہ نے اپنی پر * یشانی بتای تو وجدان نے
شکر کا سانس لیا

اچھا دروازہ کھولو میں بند کر دیتا ہوں“ وجدان نے کہا”

توبہ توبہ آپ کیسی باتیں کر رہیں آپ کیسے کر سکتے ہیں“ معصومہ کی اندر ”
سے جھنجھلای سی آواز سنتے وجدان کا دل کیا کہ زوردار قہقہ لگا دیے لیکن منہ
پے ہاتھ رکھتے بس وہ ہنس ہی سکا تھا

اچھا میں آنکھیں بند کر کے کر دیتا ہوں، اب میں اچھا تو نہیں لگو گا نا حبہ یا”
انیتا کو بلاتے ہوے“ وجدان نے مسکراتے کہا

ہاں یہ تو ہے پھر پکا نا آپ آنکھیں بند کر کے کریں گے ''معصومہ نے بھی سوچا تھا کہ سچ میں اب وجدان جا کر کیا کہے گا اچھا نہیں لگا تھا معصومہ کو اسطرح ایسی لیے مان گی تھی

ہاں پکا اب میں نے آنکھیں بند کر لیں تم باہر آو'' وجدان نے کہا تو معصومہ نے دھیرے سے دروازہ کھولنے لگی وجدان دروازہ کھلنے کی آواز پر آنکھیں بند کر گیا

معصومہ نے دروازہ وجدان کی طرف دیکھا جو آنکھیں بند کیے کھڑا تھا معصومہ نے شکر کرتی اپنی پشت وجدان کی طرف کرتی کھڑی ہو گی

کیا میں اب کر دوں'' وجدان نے پوچھا وہ چاہتا تھا کہ معصومہ چہرہ دوسری طرف کر لے

جی ،،معصومہ نے بس اتنا ہی کہا اب اسے کچھ ع*جیب بھی لگ رہا تھا،،

وجدان سے بند کروانا

معصومہ کے کہنے پے وجدان نے آنکھیں کھولتے معصومہ کی پشت دیکھتے

ہاتھ بڑھاتے زپ بند کرنے لگا

تو معصومہ کو وجدان کی انگلیوں کا لمس اپنی کمر پے محسوس ہوتے دل بے حد

شدت سے دھڑکا ایکدم عج-یب سی گھبر*اہٹ ہونے لگی

وجدان معصومہ کی کپکپا*ہٹ محسوس کرتا جلدی سے زپ بند کرتا ہاتھ پیچھے

کر گیا وہ جانتا تھا ضرور معصومہ گھبر*ا بھی رہی ہو گی

چلو ہو گی اب تو کھول لوں کیا‘‘ وجدان نے زپ بند کرتے دوبارہ آنکھیں ’’
بند کرتے کہا تاکہ معصومہ اس سے اور نا گھبر *اے

جی کھول لے‘‘ معصومہ نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھتے خود کی کیفیت پہ ’’
پر *یشان ہوتے دھیمی سی آواز میں کہا اور وجدان کی طرف دیکھنے آئی

چلو اب جلدی سے تیار ہو جا کر‘‘ وجدان نے کہا معصومہ کی گھبر *اہٹ ’’
محسوس کرتے بات بدلنے کے لیے جلدی سے اس کا تھامے ڈریسنگ کے
قریب لا یا

تو معصومہ بھی خود کو نارمل کرتی میک اپ کرنے لگی میک اپ بھی کیا بس زرا
سا آنکھوں میں کاجل لگا کر ہونٹوں پہ پنک کلر کی لپ اسٹک لگائے

آئی لائی نر پکڑے وجدان کی طرف متوجہ ہوئی جو اپنے بال بناتے اب وہی کھڑا فرصت سے اسے دیکھنے لگا تھا

”یہ لگا دیں مجھ سے نہیں لگتا اور پھر میرے بال بھی بنا دیجے گا“ معصومہ نے وجدان کے آگے آئی لائی نر کرتے کہا تو وجدان نے حیرت سے آئی لائی نر دیکھا

”یہ بال تو میں بنا دوں گا پر آئی لائی نر نہیں لگا سکتا“ وجدان نے کہا تو معصومہ منہ بنا کے وجدان کو دیکھا

”تو کون لگاے گا“ معصومہ نے کہا

”انیتا یا حبہ سے لگوا آو“ وجدان نے مسلہ کا حل دیا

اچھا توزپ بھی تو آپ نے بند کی ہے اور جب حبہ آپی اور انیتا آپی چلی گی تو"
کون لگاے گا"معصومہ نے ایک ہاتھ کمر پے ٹکاتے وجدان کے روبرو آتے
کہا اور وجدان تو معصومہ کی اس ادا پے دل و جان سے فدا ہوا تھا دل کیا ابھی
معصومہ کو خود کی محبت میں چھپا لے

اچھا چلو بھی ٹرائے کر کے دیکھتا ہوں پر پہلے بال بنانے دو"وجدان نے کہا"
تو معصومہ بھی بیٹھی گی

اور بال بناتے وجدان نے کوشش کرتے آی لائی نر لگایا جو وجدان سے تو
لگنے سے رہا تھا وجدان لگتا پچھے ہوا تو معصومہ آئینے میں دیکھتی رونی جیسے
ہو گی

یہ کیا آپ نے سارا اخر-اب کر دیا"معصومہ نے آنکھوں پے پھیلا آئی "
لائی نزدیکھتے رونی جیسی آواز میں کہا وجدان نے معصومہ کو دیکھتے پر* یشان
ہوا تھا

یار میں نے تو کہا تھا نہیں لگے گا اب جلدی سے بیٹھو اور مجھے صاف کرنے دو "
اور جا کر حبہ یا انیتا سے لگاو"وجدان نے معصومہ کی رونی جیسی صورت دیکھتے
کہا ساتھ ٹیشو اٹھاتے صاف کرنے لگا

اچھا پر بعد میں آپ ٹرائے کیجے گا لگانا ٹھیک ہے تاکہ آپ کو "
جاے"معصومہ نے وجدان کے صاف کرنے کے بعد اٹھتے ہوے کہا

وجدان تو حیر* ان تھا کہ معصومہ کیسے اس سے بات کر رہی ہے اور خوش بھی
تھا کہ وہ کھول کر تو بات کر رہی ہے

ہاں ٹھیک اب چلو لگوا کر آو" وجدان نے کہا تو معصومہ سر ہلاتے باہر کو بڑھی تو وجدان بھی اسکے ساتھ باہر نکلا

حبہ اور انیتا نیچے تھی تو معصومہ بھی نیچے لاونج میں جہاں حبہ، صارم، راکب اور انیتا بیٹھے ہوے تھے

"انیتا آپی میرے آی لائی نر لگا دیں آپ کو تو پتہ ہے کہ مجھ سے نہیں لگتا اور وجدان سے بھی نہیں لگا انہوں نے کوشش کی تھی سارا خراب ہو گیا تھا پھر وہ صاف کر دیا" معصومہ بولنا شروع ہوی تو بولتی ہی گی اور معصومہ کی بات سنتے جہاں وجدان نے خود کا سر پکڑا تھا وہی حبہ اور انیتا اپنی ہنسی روک رہی تھی

اچھا چلو میں جا کر لگاتی ہوں'' حبہ کہتی معصومہ کے ساتھ اوپر بڑھ گی تو انیتا''
بھی اپنی ہنسی روکے اوپر بڑھ گی

راکب اور صارم کب سے وجدان کو حیرت زدہ ہوتے دیکھ رہے تھے کیا یہ
وجدان ہی تھا جو اتنا سنجیدہ مزاج اور وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے وہ یہ سب
کرے گا

تم دونوں مجھے گھورنا بند کرو سمجھے'' وجدان نے صارم اور راکب کو خود کی''
طرف تکتا پا کر گھورتے ہوے کہا

واہ کیا بات ہے جی'' راکب نے ہنستے ہوے کہا تو صارم بھی ہنس دیا وجدان''
دونوں کو گھور کر رہ گیا

شکر ہے زپ والی بات نہیں بتادی'' وجدان نے دل میں سوچا اور شکر کا''
سانس لیا

ویسے وجدان اتنا سمجھ چکا تھا کہ معصومہ کو یہ بات سمجھ آچکی تھی کہ میاں
بیوی کی کوی بات نہیں بتانی لیکن اسے یہ نہیں پتہ تھا کہ معصومہ یہ بھی بتا
دے گی

وجدان دونوں کو اگنور کرتا اوپر اپنے کمرے کیطرف بڑھا تو سامنے ہی حبہ
اسے نکلتی ہوی نظر آی

حبہ وجدان کو دیکھتی اپنے کمرے میں چلی گی تو وجدان کمرے میں داخل ہوا
جہاں اب معصومہ بیڈ پے پڑا اپنا دوپٹہ لینے کے لیے بڑھ رہی تھی

معصومہ وجدان کو دیکھتی مسکرادی تو وجدان کو اسکے ڈمپل دیکھای دیے وجدان معصومہ کے قریب آتا اس کو کندھے سے تھامے اس کا رخ اپنی طرف کیا تو معصومہ اسکی طرف دیکھنے لگی

تم مسکراتے ہوے بہت پیاری لگتی ہو'' وجدان نے معصومہ کو دیکھتے'' ہوے کہا تو معصومہ اپنی تعریف پے مسکرادی اور وجدان نے بے اختیار معصومہ کے دائیں گال پے ڈمپل کی جگہ اپنے ہونٹ رکھے

معصومہ کا دل ایکدم تیزی سے دھڑکنے لگا معصومہ کو اپنی گالوں سے دھواں نکلتے محسوس ہوا، آنکھیں خود با خود بند ہو گی معصومہ نے پیچھے ہونا چاہا پر وجدان نے اس پیچھے نا ہونے دیا

وجدان نے پیچھے ہوتے معصومہ کی دوسری گال پے اپنے ہونٹ رکھتے پیچھے ہوتا گہری مسکراہٹ ہونٹوں پے سجائے کے معصومہ کی بند پلکوں اور سرخ چہرے کو دیکھنے لگ

وجدان کے پیچھے ہونے کے بعد معصومہ نے بھی دھیرے سے آنکھیں کھولتے وجدان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

چلو چلیں دیر ہو جائے گی" وجدان نے معصومہ کے بولنے سے پہلے ہی" معصومہ کا دوپٹہ ٹھیک کرتا اس کا ہاتھ تھامے باہر نکلا معصومہ بھی اپنی تیز دھڑکنوں کو کنٹرول کرتی وجدان کے ساتھ باہر نکلی

❤❤❤❤

ماضی۔۔۔۔۔۔۔

آج معصومہ کی سالگرہ تھی وہ سات سال کی ہوگی تھی سب ہی ان کے گھر آے ہوے تھے

شام ہوچکی تھی اسوقت سب ہی گارڈن میں بیٹھے ہوے تھے فواد صاحب اور ثمرین بیگم اپنی اکلوتی اولاد کی سالگرہ اسے ہی مناتے تھے

معصومہ بہت خوش تھی آج کب سے تیار ہوے انیتا، حبہ اور امبر سے ساتھ کھیل رہی تھی امبر کے ساتھ ل*ڑائ ی بھی جاری تھی

بڑے سب خوش گپیوں میں معصروف تھے شہناز بیگم بھی آی ہوی تھی پیچھلے ایک سال سے وہ معصومہ کے گھر اکثر آتی تھی

”چلو بچو سب آجاو، معصومہ بیٹا آو کیک ک*ٹ کرو“فواد صاحب نے سب سے کہتے معصومہ سے کہا تو وہ بھاگی ہوی ٹیبل پے آگی سب ہی اسے یوں بھاگ کر آتا دیکھ کر مسکرا دیے

معصومہ نے کیک ک*ٹ کرتے فواد صاحب اور ثمرین بیگم کھلایا

”اچھا اب سب میرے گفٹ مجھے دیں“معصومہ نے خود ہی سب سے کہہ دیا

سب ہی مسکرا دیے اور سب نے اپنے گفٹ دے دیے پر ایک وجدان تھا جس نے نہیں دیا تھا

آخر کار انتظار کرنے کے بعد معصومہ خود ہی وجدان کے پاس چلی گی

"وجی میرا گفٹ دیں مجھے سب نے دے دیا ہے ایک آپ رہ گے ہیں"معصومہ نے وجدان کے پاس آتے منہ پھلاتے کہا تو وجدان مسکرا دیا

"لیکن میں تو لانا ہی بھول گیا" وجدان نے جان بوجھ کر کہا تو معصومہ خف*گی سے دیکھنے لگی

"وجی یہ کیا بات ہوی اگر آپ نے نا دیا تو میں آپ سے نار*اض ہو جاوں گی"معصومہ نے خف*گی بھرے لہجے میں کہا

وجدان مسکرا دیا اور بڑے جو سب وہی بیٹھ کر دوبارہ باتیں اور کھانے پینے میں مصروف ہو گے تھے مسکرا دیے

میں مزاق کر رہا تھا یہ ہو سکتا ہے کہ میں تمھارے لیے گفٹ لینا بھول جاو" یہ دیکھو یہ رہا تمھارا گفٹ" وجدان نے اپنے پاس صوفے پے کشن کے پیچھے رہا گفٹ نکلاتے کہا تو معصومہ خوش ہو گی

لاے دیں مجھے"معصومہ نے خوش ہوتے ہاتھ آگے کرتے کہا تو وجدان" معصومہ کو دیتا مسکرا دیا

وجی یہ تو بہت چھوٹا ہے"معصومہ نے گفٹ دیکھتے کہا جو ایک چھوٹا سا گفٹ" جیسے اس میں کوی ڈبی ہو

ہاں ہے چھوٹا لیکن مجھے پتہ تمھیں اچھا لگے گا" وجدان نے کہا تو معصومہ" مسکراتی سر ہلا گی

اچھا بھئی ہم چلتے رات ہو گی ہے ''فیصل صاحب نے کھڑے ہوتے کہا''

تو صارم، راکب انیتا اور حبہ بھی باقی سب گھر والوں کے ساتھ روانہ ہو گے
شہناز بیگم بھی اپنے گھر چلی

اب لاونج میں معصومہ کی اور وجدان کی فیملی ہی بیٹھی تھی معصومہ اپنے گفٹ
گن رہی تھی اور وجدان کا گفٹ ہاتھ میں تھامے کھولنے لگی تھی

جب فیضان صاحب فواد صاحب سے مخاطب ہوے تو وہ بھی ان کی طرف
دیکھنے لگی

فواد ہم اسلام آباد شفٹ ہو رہے ہیں بلال بھی وہی ہو گیا ہے اور میں اپنے"
بزنس کی وجہ سے اسلام آباد ہو رہا ہوں" فیضان صاحب نے کہا تو معصومہ کو
اتنی تو سمجھ تھی کہ وہ یہاں سے جا رہے ہیں

کیف کی فیملی سے وجدان کی وجہ سے ہی انکی جان پہچان تھی وہ ایک
دوسرے کے گھر آنے جانے لگے تو دونوں فیملی آپس میں جاننے لگی

اچھا چلو اللہ پاک بس خیریت رکھے" فواد صاحب نے کہا پریشان تو وہ بھی"
ہوے تھے

لیکن وہ اپنے دوست کو پریشان نہیں کر سکتے تھے یا انہیں منا نہیں کر سکتے
تھے

وجی کیا اب آپ کبھی نہیں آو گے ،،معصومہ نے نم آواز میں فیضان ‘‘ صاحب کی بات سنتے وجدان کی طرف دیکھتے کہا تو وجدان اسکی طرف متوجہ ہوا باقی بھی اسے دیکھنے لگے

نہیں پرنسز ہم آیا کریں گے یہاں سب سے ملنے ،،وجدان نے پیار سے ‘‘ معصومہ کو دیکھتے کہا

نہیں آپ نا جاو یہی رہو نا پلیز ،،معصومہ کی آنکھوں میں آ*نسو آگے تھے ‘‘ ان کے جانے کا سنتے

وہ تو عادی تھی ہر روز وجدان سے اور اس کی فیملی کی اور وجدان سے ہر روز کوی نا کوی فرمائش کرنے کی

پرنسسز جانا تو ہے ہی لیکن پرومس میں جب بھی آیا کروں گا تمھارے لیے ” بہت کچھ کھانے کو لاوگا اور جو تم کہو گی لے کر دیا کروں گا“ وجدان نے پیار سے معصومہ کو بہلایا لیکن معصومہ کو غ*صہ آنے لگا

نہیں مجھے کرنی آپ سے بات یہ لیں اپنا گفٹ مجھے نہیں چاہیے آپ مجھے ” چھوڑ کر جارہیں مجھے نہیں کرنی آپ سے بات “معصومہ غ*صے اور روتے ہوے کہتی ہاتھ میں تھاما گفٹ وجدان کی گود میں رکھتی اپنے کمرے کی طرف بھاگ گی

فواد صاحب اور ثمرین بیگم کے ساتھ فیضان صاحب اور حمنہ بیگم بھی پریشان ہوے تھے امبر نے بھی معصومہ اداس ہوتے دیکھا

امبر بھی یہاں سے جانے کا سنتے ے اداس ہو رہی تھی اسکے کزن یہاں تھے

اور معصومہ سے چاہے اس سے اسکی ہر وقت ل*ڑائی ہی رہتی تھی لیکن پھر

بھی وہ اس سے دور نہیں جانا چاہتی تھی

ثمرین بیگم معصومہ کے پیچھے گی تھی لیکن معصومہ ر*وتی ہی رہی وجدان کا

دل کیا ایک دفعہ منا لے

لیکن پھر یہ سوچا کہ ابھی بات سنی ہے اس لیے اسے کر رہی کل تک ٹھیک

ہو جائے گی اور وہ منا کر دوبارہ اسے گفٹ دے دے گا

اس لیے گفٹ ساتھ ہی لے گیا اور معصومہ روتے ہوئے یونہی سو گی تھی

💖💖💖💖

حال۔۔۔۔۔۔۔

معصومہ اور وجدان نے لانچ بھی باہر کیا تھا وجدان معصومہ کو ایک دو جھگوں پے بھی لے کر گیا تھا

معصومہ کافی خوش تھی اور وجدان بھی معصومہ کو خوش دیکھتا پر سکون ہوا تھا

وجدان کو پوری امید تھی کہ وہ معصومہ کو اپنا اتنا عادی بنا لے گا کہ وہ خود اس سے دور نہیں جاے گی ایسی لیے خاموشی سے اس کی ہر بات مان لیتا تھا

اسوقت دوپہر کے بارہ بج رہے تھے وجدان آفس نہیں گیا تھا اور کوی ضروری کام تھا جو وہ بیڈ پے بیٹھا لیپ ٹاپ پے کر رہا تھا

کہ معصومہ جو باہر گی تھی کمرے میں داخل ہوی ہاتھ میں سینڈوچ پلیٹ میں رکھا ہوا لے کر آرہی تھی

وجدان نے لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھاتے معصومہ کو دیکھ کر مسکرا دیا

معصومہ بھی ایک نظر اسے دیکھتی بیڈ کی دوسری جانب بیٹھ گی اور ایل سی ڈی لگا کر کارٹون دیکھنے لگی وجدان نے مسکراتے نفی میں سر ہلا یا

جس دن سے معصومہ سے نکاح ہوا تھا وجدان بدلنے لگا تھا ہونٹوں پے مسکراہٹ خود با خود آجاتی تھی اور امبر بھی ٹھیک ہو گی تھی اور جو اسکی وجہ سے وہ ہر وقت پریشان رہتا تھا وہ بھی اب پر سکون تھا

اب بس امبر کی مکمل صحت کے لے دعا گو رہتا تھا لیکن اسے یقین تھا جلد ٹھیک ہو جاے گی

امبر ابھی ہسپتال میں تھی وہ یہ ضروری کام کر کے اس نے اس کے پاس جانا تھا

معصومہ ادھر آو میرے پاس'' وجدان نے معصومہ سے کہا تو معصومہ اسے '' دیکھتی بیڈ پے بیٹھی ہی کسکتی وجدان کے دائیں جانب قریب آکر بیٹھی

جی کیوں پاس آنے کا کہا'' معصومہ نے سوال کیا تو وجدان نے زرا سا'' معصومہ کو کمر سے تھامے اپنے ساتھ جوڑتے بیٹھایا اور معصومہ کا سر اپنے کندھے پے رکھا

معصومہ تو وجدان کی یوں ایکدم اس عمل پے گھب *راہی گی تھی معصومہ نے اپنا سر وجدان کے کندھے سے پیچھے کرنا چاہا تو وجدان نے پھر سے رکھ دیا

آرام سے یوں بیٹھی رہو اور اپنے کارٹون دیکھو'' وجدان نے کہا''

اسے کیوں بیٹھایا ہے مجھے ''معصومہ نے پوچھا''

ویسے ہی میرا دل کر رہا تھا تمھیں اچھا نہیں لگا تو کوی بات نہیں'' وجدان'' نے آخر میں جان بوجھ کر اداس ہوتے کہا جانتا تھا معصومہ اسکی اداسی پے مان جاے گی

نہیں اچھا ہے آپ اداس نا ہوں ''معصومہ وجدان کی اداسی نوٹ کرتی'' جلدی سے بولی وہ کیسی کو بھی اداس نہیں کرنا چاہتی تھی

ورنہ معصومہ کو عیجب سا وجدان کے یوں بیٹھنا لگ رہا تھا چہرہ شرم سے سرخ ہوا تھا

وجدان معصومہ کے یوں جلدی سے کہنے پے مسکرا دیا اور لیپ ٹاپ پے دوبارہ کام کرنے لگا اور معصومہ یونہی کارٹون دیکھنے لگی اور ساتھ سینڈوچ کھانے لگی

وجدان‘‘ معصومہ کافی دیر بعد بولی تو وجدان جس کا دھیان کام کے ساتھ ’’ اس کی طرف بھی تھا اسکی طرف متوجہ ہوا

ہاں بولو‘‘ وجدان نے معصومہ کے بالوں پے ہونٹ رکھتے کہا تو معصومہ ’’ سیدھی ہو کر بیٹھتی تھوڑا پریشان ہوتی وجدان کو دیکھنے لگی

وجدان جس کا کام بھی ہو چکا تھا لیپ ٹاپ سائیڈ پے رکھتے معصومہ کے ہاتھ تھامے

کیا ہوا کچھ چاہیے یوں پریشان کیوں ہو" وجدان نے معصومہ کی طرف دیکھتے پوچھا

وہ ایک بات ہے آپ ناراض تو نہیں ہو گے نا" معصومہ نے وجدان دیکھتے کہا

نہیں ہوتا بولو کیا بات ہے" وجدان خود پریشان ہوا تھا آخر ایسی کیا بات ہے"

وہ کیا میں اپنے مما اور بابا کی تصویر یہاں کمرے میں رکھ لوں آپ کو ب-را''
تو نہیں لگے گا'' معصومہ نے کہا تو وجدان نے شکر کا سانس لیا

''نہیں میری جان میں کیوں ناراض ہو گا رکھ لو اور ویسے بھی اب یہ کمرہ
تمھارا بھی ہے تو جو دل کرے اس کمرے میں کرو، رکھو چینج کرواو جو دل
کرے کرو'' وجدان نے مسکراتے ہوے کہا ساتھ معصومہ کے تھامے
ہاتھوں پے باری باری بوسہ دیا تو معصومہ کی دھڑکنیں تیز ہوی تھی چہرہ پل
میں گلابی ہوا تھا وجدان دیکھتا دھیرے سے مسکرا دیا

جلدی سے ہاتھ چھڑانے چاہے تو وجدان نے بھی چھوڑ دیے کچھ پل معصومہ
یوں ہی نظریں جھکاے شرم و حیا سے بیٹھی رہی اور وجدان اس کے چہرے
پے چھاے رنگوں کو اپنے دل میں اتارنے لگا

اچھا تو بتاؤ کچھ کرنا چاہتی کمرے میں "وجدان خود ہی بولا ورنہ تو لگ رہا تھا" معصومہ یونہی بیٹھی رہی گی

سچی میں کر سکتی ہوں"،معصومہ کی دھڑکنیں کچھ نارمل ہوی اور وجدان" نے بات کی تو وہ اسکی طرف خوش ہوتی متوجہ ہوی

ہاں بلکل کرنا چاہتی ہو کیا"وجدان نے معصومہ کی خوشی کو محسوس کرتے" کہا

ہمم ٹھیک ہے پھر ہم پنک کلر کے پردے لگاے میرے کمرے میں پنک" تھے اور کمبل بھی پنک تھا اور بھی ابھی میں سوچوں گی"،معصومہ نے خوشی سے کہا تو وجدان نے گھور کے دیکھا

لیکن معصومہ کو پتہ نہیں چلا کیونکہ وہ اپنی خوشی میں شاید وجدان کے چہرے کے تاثر نہیں دیکھ سکی تھی

معصومہ جب ہماری گڑیا آئی گی تب اسکا کریں گے" وجدان نے مسکراتے" ذومعنی انداز میں کہا جو معصومہ کے سر سے گزر چکا تھا معصومہ نے حیرت سے وجدان کو دیکھا

وجدان میں نے تو گڑیا نہیں کہا اور گڑیا کے لیے کیوں کریں گے" ہم" معصومہ نے حیر-ت سے کہا تو وجدان ہنس دیا

کچھ نہیں تم کر لینا جو کرنا خوش" وجدان نے کہا تو معصومہ خوش ہوتی" وجدان کے گلے لگ گی وجدان تو حیرت زدہ ہی رہ گیا تھا

تھنکیو آپ بہت اچھے ہیں" معصومہ نے خوش ہوتے کہا تو وجدان کے لب بھی مسکرا دیے اور معصومہ کی کمر کے گرد بازو کا حصار بناتا

اسے یونہی لیتا پیچھے لیٹ گیا معصومہ تو کپکپا کے رہ گی دل کی دھڑکن تیز ہوی

معصومہ نے پیچھے ہونا چاہا تو وجدان نے دوسرے ہاتھ سے معصومہ کا سر اوپر کرتا اپنے چہرے کے قریب کرتا گہری نظروں سے معصومہ کو دیکھنے لگا

چ چھوڑیں" معصومہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا نظریں شرم سے جھکی ہوی تھی

وجدان نے خاموشی سے زرا اوپر ہوتے معصومہ کے دائیں گال پے اپنے لب رکھے تو معصومہ کو دل بری طرح دھڑکا

وجدان نے پیچھے ہوتے معصومہ کی بند پلکوں کو دیکھتے معصومہ کے ماتھے کو چھوتے اسکی کمر سے حصار پیچھے کیا تو پل میں معصومہ سیدھی بیٹھتی خود کی کپکپاہٹ کم کرنے لگی تو وجدان بھی اسکا شرم وحیا سے گلابی چہرہ دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا

اچھا میں جارہا ہوں شام تک آجاو گا ٹھیک ہے" وجدان نے معصومہ کو" یونہی بیٹھا دیکھ کر مسکراتے کہا معصومہ یوں شرمانا گھبرانا وجدان کو بے حد اچھا لگ رہا تھا

وجدان کے کہنے پے معصومہ سر ہلا گی تو وجدان بھی مسکراتا باہر کو بڑھا

افففف پتہ نہیں مجھے کیا ہو جاتا ہے کھڑوس کے پاس جانے سے ''معصومہ'' نے اپنی گالوں پے ہاتھ رکھتے خود سے کہا جہاں ابھی بھی معصومہ کو وجدان کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا

خود کو نارمل کرتی کمرے سے باہر نکلتی انیتا اور حبہ کے پاس گی تھی

شام ہو چکی تھی اور صارم اور حبہ گارڈن میں بیٹھے ہوے تھے

جب حبہ پھر سے وہی بات دوہرانے لگی اور صارم بھی وہی ایک جواب دی دیتا تھا

حبہ کو تو بہت ہی عجیب لگتا تھا وجدان کے گھر رہنا وہ تو یہ سوچ کر آئی تھی چار پانچ دن تک آجاۓ گے لیکن اب تو نا جانے کتنے دن ہو

”صارم اب تو معصومہ بھی وجدان بھائی کے ساتھ خوش رہنے لگی ہے بس کبھی کبھی ہی ناراض ہوتی وہ تو اس کا چلتا رہے گا تو اب ہمیں چلنا چاہیے“ حبہ نے کہا ابھی صارم کچھ کہتا

جب وجدان جو ابھی آیا تھا اسکی بات سن چکا تھا ان دونوں کے قریب آیا

”حبہ گڑیا یہاں رہنے میں کیا مسلہ ہے کیا میں نے کبھی کچھ کہا“ وجدان نے دونوں کے پاس آتے نرمی سے حبہ سے کہا تو حبہ گڑ۔ بڑا گی جانتی تھی وجدان ناراض ہو جاۓ گا

سوری بھای میں ویسے ہی کہہ رہی تھی" حبہ نے جلدی سے کھڑے ہوتے "
سر جھکاتے کہا صارم خاموشی سے دیکھ رہا تھا

سوری کی کوی بات نہیں گڑیا اور آئی ندہ تمھارے منہ سے اسی بات نا"
سنوں اچھا" وجدان نے نرمی سے مسکراتے کہا

جی بھای" حبہ نے سر ہلاتے کہا تو وجدان مسکراتا اندر کی طرف بڑھا تو حبہ "
صارم کو دیکھنے آی

شکر ہے وجدان بھیا ناراض نہیں ہوے" حبہ نے صارم کو دیکھتے کہا تو "
صارم نے خاموشی سے کھڑا ہوتا اسے اپنی طرف کھینچ گیا

حبہ نے جلدی سے دونوں کے درمیان فاصلہ بناتے گھور کر صارم کو دیکھا

پر میں تو ہوں تم سے" صارم نے ذو معنی کہا تو حبہ سرخ ہو گی"

صارم چھوڑے اگر کوی آگیا آپ کبھی اپنی ان حرکتوں سے باز نہیں"
آتے" حبہ نے سرخ ہوتے صارم کو گھورتے کہا تو صارم مسکرا دیا

چلو پھر اندر چلتے ہیں" صارم کہتا حبہ کا ہاتھ تھامے اندر لے گیا حبہ نے"
چھڑانا چاہا پر چھڑا نا سکی تھی

حبہ نے شکر کیا لاونج میں کوی نہیں تھا صارم اسے یونہی اپنے کمرے میں لاتا
دروازہ لاک کرتا

بنا حبہ کو سمجھنے کا موقع دیے حبہ کی کمر کے گرد ایک بازو کا حصار قائی م کرتا دوسرا حبہ کے بالوں میں الجھاے حبہ کے ہونٹوں پے جھک گیا

حبہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ صارم کے کندھے کو تھام گی کتنے ہی پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو صارم پیچھے ہوتا حبہ کو گہرے سانس لیتا اور چہرے پے شرم وحیا کے رنگ دیکھ کر دھیرے سے مسکرا دیا

کیا ہوگا تمھارا،، صارم نے ذو معنی انداز میں کہتے اپنے ہونٹ حبہ کی ” دائی یں گال پے رکھے تو حبہ شرماتی اپنا چہرہ صارم کے سینے میں چھا گی

صارم نے بھی مسکراتے ہوے اسکے گرد اپنا حصار قائی م کیا کافی دیر دونوں ایک دوسرے کے ساتھ باتیں رہے

وقت کا تو دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اندازہ ہی نہیں ہوتا تھا

❤❤❤❤❤

ہمم کیسی ہو،، کیف نے اندر داخل ہوتے امبر سے کہا''

امبر جو کچھ دیر پہلے ہی وجدان کے جانے کے بعد لیٹتی آنکھیں موند کر یونہی لیٹی تھی

کیف کی آواز پے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جواب اسکے بیڈ کے قریب ہی کھڑا اسے مسکراتا دیکھ رہا تھا

بلال صاحب اور آصفہ بیگم بھی امبر سے مل کر گے تھے اور وہ اپنے بیٹے کو خوش دیکھ کر خوش تھے اور اب بس دعا تھی انکی اللہ پاک کیف کو ہمیشہ خوش رکھے

میں ٹھیک ہوں "امبر نے نرمی سے کہا تو کیف بھی اسکے قریب ہی اسٹول" رکھتے بیٹھ گیا

امبر نے کیف کو دیکھا جو شاید یہاں صرف اس کے لیے ہی آتا تھا جب سے اسے ہوش آیا تھا اس لمحے سے ابھی وہ کیف کو ہر وقت اپنے پاس دیکھتی تھی

اچھا اور کہیں درد وغیرہ تو نہیں ہو رہا یا کوی اور مسلہ "کیف نے پوچھا وہ" جب بھی چاہے دن میں اسکے پاس دو یا تین بار آے یہی سوال کرتا تھا

”نہیں بس ابھی پاوں کام نہیں کرتے ٹھیک سے در-دہونے لگتا ہے زیادہ ہلاو تو“ امبر نے کہا

”انشاءاللہ یہ بھی آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جاے گے بس اب تمھیں ہمت کرنی ہے پھر دیکھنا جلدی سے ٹھیک ہو جاو گی“ کیف نے پر یقین لہجے میں کہا تو امبر مسکرا دی اور کیف تو اسکی مسکراہٹ میں ہی کھو گیا تھا

”اچھا میڈیسن لی اور مالش کی ہے پاوں کی“ کیف نے گہرہ سانس لیتے ہوش میں آتے کہا

”نہیں بھای آے تھے نا تو وہ لگا کر گیں ہیں نرس نے کہا تھا میں لگا دیتی ہوں لیکن بھای نے کہا میں خود لگاوگا اور میڈیسن بھی وہی دے کر گیں گے اور اب کچھ درد سا تو ہو رہا ہے لیکن زیادہ نہیں“ امبر نے بتایا

کیا پہلے کیوں نہیں بتایا کہ درد ہو رہا ہے چلو اچھا چلو میں لگا دیتا ہوں" کیف پریشان سا کہتا ٹیوب لیتا امبر کے پاوں میں جا بیٹھا تو امبر بھکلا ہی گی تھی

"آپ کیا کر رہے ہیں نرس لگا دے گی" امبر نے گھبراتے کہا تو کیف اسے دیکھنے لگا

"کچھ نہیں ہوتا میں لگا دوں گا تم خاموشی سے لیٹی رہو اور اگر بیٹھنا چاہتی ہو تو بھی بتا دو" کیف نے کہا تو امبر نے منہ بنا کے اسے دیکھا کیف کے لب مسکرا دے پر جلد ہی مسکراہٹ چھپا گیا

"اچھا بیٹھا دیں پھر" امبر نے کہا اسے پتہ تھا یہ شخص جان نہیں چھوڑنے والا امبر ابھی سہارا دے کر ہی اٹھتی بیٹھتی تھی

کیف نے سہارا دیتے بیٹھایا اور خود امبر کا پاؤں تھامے نرمی سے ٹیوب لگانے لگا امبر کو تو عجیب ہی لگ رہا تھا

آپ نے ڈیوٹی پے نہیں جانا کیا" امبر نے کیف کو دیکھتے کہا جواب ٹیوب لگا" کر کچھ دیر پاؤں مالش کر کے دوبارہ اسٹول پے بیٹھ چکا تھا

نہیں ابھی نہیں تمھیں میرا بیٹھنا برا لگتا ہے" کیف نے کہا"

نہیں تو" امبر نے نفی میں سر ہلاتے کہا تو کیف مسکرا دیا"

تو وو کیا اچھا لگتا ہے" کیف نے مسکراتے جان بوجھ کے کہا تو امبر نے منہ" بناتے دیکھا

میں نے اسے بھی نہیں کہا" امبر نے منہ بنا کے کہا تو کیف مسکراتا ہوا پھر سے اس سے باتوں میں مصروف ہو گیا

♥♥♥♥

راکب اسوقت اپنے دوست کے ساتھ کلب میں بیٹھا باتوں میں مصروف تھا

جب اسکا دوست گلاس جس میں شاید پتہ نہیں کیا تھا لے آیا تو راکب نے اسے دیکھا

یار چل یہ لے پی لے" راکب نے دوست نے کہا"

یہ کیا ہے میں شر*اب نہیں پیتا" راکب نے شر*اب کا گلاس سائیڈ"
پے کرتے کہا تو ادھر ادھر دیکھنے لگا

یار یہ شر*اب نہیں ہے جوس ہے پی لے" راکب کے دوست نے جان"
بوجھ کے کہا ورنہ جوس میں ن*شہ تھا اس نے کہا تو راکب نے اسے دیکھا

اچھا لا دے مجھے" راکب نے کہتے گلاس پکڑا اور ایک ہی بار میں پوری پی گیا"
اسے عی-جب تو لگا پھر سمجھا کہ شاید جوس ہی ایسا ہے زائقہ الگ لگا ہو گا تو
اس کا دوست بھی مسکراتا پینے لگا

کچھ ہی دیر میں راکب پے ن*شہ بری طرح حاوی ہونے لگا تھا

سر ایک دم صوفے کی پشت پے رکھا تھا انیتا کا چہرہ آنکھوں کے سامنے لہرانے لگا تھا ایک مسکراہٹ نے ہونٹوں پے بسیرا کیا تھا

راکب کا دوست اسے آوازیں دینے لگا لیکن وہ تو جیسے سن ہی نہیں رہا تھا آخر کار راکب کا دوست اسے وجدان کے گھر کے باہر اتارتا چلا گیا تھا راکب کی گاڑی وہی کھڑی تھی اسکا دوست لاک کر کے آیا تھا

وجدان کے گارڈز جلدی سے اسکے پاس آئے تھے

سر چلیں گھر چلیں ،،گارڈ نے راکب کو پاس آتے کہا جو بامشکل چل کے گیٹ کی طرف آرہا تھا

گارڈ کے کہنے پے راکب سر ہلاتا اس کے ساتھ چل پڑا تو گارڈ اسے لاونج میں چھوڑے باہر چلا گیا

اسوقت کوی بھی لاونج میں موجود نہیں تھا

انی انیتا "راکب نے آس پاس دیکھتے انیتا کو پکارا تھا لیکن وہاں ہوتی تو ہی تھا"

لبوں پے مسکراہٹ سجاتا اوپر کو بڑھا تھا

راکب لڑکھڑتا سیڑھیاں چھڑاتا اس کے کمرے کیطرف بڑھ رہا تھا اس پے اسوقت ن*شہ بری طرح حاوی تھا اسے کچھ سمجھ نہیں تھا وہ کیا کرنے جا رہا ہے

اگر کیسی نے دیکھ لیا انیتا کے کمرے میں تو کیا ہو گا اسوقت اسکے ذہین میں صرف یہی تھا کہ اسے اپنی محبت کے پاس جانا ہے

راکب لڑک- ھڑاتا بامشکل سیڑھیاں چھڑتا انیتا کے کمرے کے باہر جاتا کچھ پل اس دروازے کو دیکھتا رہا تھا اور مسکرا کے دروازہ کھولا تھا

اور وہ جو اپنے کمرے میں لیٹی تھی کہ کوی دھاڑ سے دروازہ کھولتا کمرے میں آیا تھا وہ اچانک ڈ*ر کے بیٹھی تھی اور سامنے ہی اسے دیکھتے تھوڑا سکون ہوا تھا

لیکن رات کے اس پہر جب سب سو رہے تھے اسکا اس کے کمرے میں آنا اسے عجیب سے وہم میں ڈال گیا لیکن پھر سرج- ھٹکتی جلدی سے بستر سے اترتی اس سے مخاطب ہوی

آپ کو کچھ چاہیے کیا‘‘اس نازک وجود نے کہا لیکن وہ سر ہاں میں ہلاتا’’ دروازہ کو ہاتھ سے بند کرتا اس کے نزدیک آنے لگا وہ ن*شے میں ہونے کے باعث لڑک*ھڑاتا اسکے قریب آرہا تھا اور وہ اسکے نزدیک آنے پے ڈ*ر کے باعث پیچھے کو ہونے لگی یہاں تک کے پیچھے دیوار سے جا لگی

آآپ م میرے قریب کیوں آرہے ہیں‘‘انیتا نے گھبر*اتے ہوے’’ راکب کو خود کی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا لیکن وہ خاموشی سے چلتا اس کے قریب آرہا تھا

اور پھر راکب انیتا کے بے حد قریب آتا ایک ہاتھ دیوار سے ٹکاتا اس کے بلکل روبرو جا کھڑا ہوا اور انیتا کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا اور وہ ڈ*ر کے ما*رے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی اسکے اتنا نزدیک آنے پے وہ سہمی تھی

ہاہاں مج مجھے ت تم چاہیے ہوں اابھی‘‘ راکب نے اٹکتے لہجے میں کہاتوانیتا کو ’’
اس کے لہجے سے اوراس کے منہ سے آتی شر*اب کی سمیل سے معلوم ہوا
کہ وہ ن*شے میں تھاوہ جوپہلے ہی ڈ*ری تھی اب سہی معنوں میں اسکی
جان نکلی تھی

تم تمھیں پت پتہ ہے تم تمھاری یہ آنکھیں‘‘ راکب نے آنکھوں کو ’’
انگلیوں کی پور سے چھوتے کہاتوانیتا نے سہمی آنکھوں سے اسے دیکھااور اسے
دھکادیناچاہاپر ناکام رہی

تم تمھاری آنکھیں دیکھتاہوں توم میرادل اس میں ڈوبتاہے ااور تمھارے ’’
ہونٹ‘‘ راکب نے انیتا کے ہونٹوں کوایک انگلی سے چھواتوانیتا کی جان نکلنے
کے درپے ہوی تھی

"تمھارے ہونٹ ب بہت پیارے ہیں ج جب دیکھتا ہوں ت تو مجھے بہکاتے ہیں یہ" راکب نے کہتے اس پے جھکا تھا

"چھ چھوڑے مجھے یہ کیا کر رہے ہیں" راکب اس سے پہلے انیتا پے جھکتا کہ اسنے خو*ف سے کہا اور جلدی سے اسکے سینے پے ہاتھ رکھتے اسے پیچھے زور سے دھکلتی بھاگنے لگی تھی کہ لیکن راکب مضبوط جان ن*شے میں بھی اسکی کلائی ی پے اپنی گرفت مضبوط کرتا اسے بیڈ پے دھکا دیتا

اس پے جھکا تھا اور انیتا خود کو چھڑانے کی کوشش میں اسکے سینے پے وار کرنے لگی لیکن وہ اسکو کلائی یوں سے تھامتا اسکے ہاتھ بیڈ سے لگا چکا تھا اور اسے خود کو چھڑانا مشکل لگا تھا دل خو*ف سے دھڑک رہا تھا

چھ چھوڑے مجھے آہھہ ''راکب جو اس پے دوبارہ جھکنے لگا تھا کہ وہ چیخی تھی''

اور باہر سے گزرتے وجدان اسکی چیخ سنتے جلدی سے اندر آیا اور سامنے کا منظر دیکھ کر اسکا دماغ گھوما تھا اور وہ بنا دیر کیے ان کے قریب پہنچتا راکب کو کلر سے کھنچتا اپنے سامنے کرتا پے در پے دو سے تین مک*ے اسکے منہ پے ما*رے تھے

انیتا جلدی سے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوی تھی آنکھوں سے آنسو روانی سے بہنے لگے تھے ڈ-ر و خو-ف بری طرح حاوی ہوا تھا

''تجھے یہ گھٹ*یا حرکت کرتے شرم نہیں آی'' وجدان نے کہا اس سے پہلے ہی اپنے پیچھے گرنے کی آواز پے دیکھا تو انیتا جو آنسو لیے کھڑی تھی ڈ-ر کے باعث بے ہوش ہوتی نیچے گر چکی تھی

مجھ مجھے وہ چاہیے می میں پی پیار کر کرتا ہوں‘‘ راکب ن * شے میں ہونے’’ کے باعث اٹکتے بول تو وجدان کو اور غ * صہ آیا تھا ایک اور م * کا اس کے منہ پے دے ما * را

پیار کرتا ہے تو اسکا مطلب تو یہ گھٹ * یا حرکت کرے گا بتا مجھے یہ گھٹ * یا’’ حرکت کرنے کا تو نے سوچا بھی کیسے‘‘ وجدان نے راکب سے کہا جو ن * شے میں لڑ کھڑا رہا تھا لیکن شاید ن * شہ زیادہ تھا اسی لیے وہ بے سود ہوتا نیچے گرا تھا

اور وجدان نے ن * شے میں گرے راکب کو غ * صے اور انیتا کو افسوس سے دیکھا جو ڈ * ر کی وجہ سے بے ہوش ہو چکی تھی

💖💖💖💖

وجدان نے خود ہی آگے بڑھتے بے ہوش ہوی انیتا کو اٹھاتے بیڈ پے لٹایا تھا
وجدان چاہتا تھا کہ کیسی کو نا پتہ چلے

کیونکہ اگر یہ بات صارم کو پتہ چلتی تو شاید نہیں یقینن راکب سے ل*ڑ پڑتا
جو حرکت اس نے کی تھی

چاہے وہ اس وقت نشے میں تھا وہ تو شکر تھا صارم اس وقت گھر نہیں تھا

اور وجدان نہیں چاہتا تھا دونوں کے درمیان ل*ڑای ہو وجدان انیتا کو بھی
کہنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ وہ کیسی کو بھی اس بارے میں نا بتاے

وجدان نے انیتا کو بیڈ پے لیٹاتے اس پے لحاف اوڑ کر راکب کی طرف موڑا جو ابھی بھی بے ہوش پڑا ہوا تھا

وجدان نے اسے غصے سے دیکھتے اس کے قریب آتے اسے بامشکل سہارا دیتے کھڑا کیا تھا چاہے وجدان خود باہمت نوجوان تھا لیکن راکب بھی کم نہیں تھا

وجدان کیسی ملازم کو بھی نہیں بلا سکتا تھا کیونکہ انیتا کے کمرے میں راکب کو دیکھتے ضرور ملازم باتیں بناتے یا پھر صارم کو پتہ چلاتا

وجدان نے راکب کو اپنی کمر پے گراتے بامشکل سیڑھیاں اتارا تھا اور اسے بیڈ پے گرایا اور پھر سیدھا لٹاتے راکب کو دیکھتے غصے میں ایک مکا راکب کے منہ پے ما*را تھا راکب کے ہونٹ سے تھوڑا سا خو*ن نکلنے لگا

وجدان نے ایک نظر راکب کو دیکھتے راکب کے جوتے اتارتے نیچے رکھتے اس پے لحاف دیتے باہر نکلا تھا

وجدان کو اتنا تو پتہ ہی تھا کہ راکب یہ بات خود تو کیسی کو بتاے گا نہیں

وجدان راکب سے سیدھا انیتا کے پاس گیا تھا اس پے پانی کے چھنٹے مارتے ہوش دلایا تھا

تو انیتا بھی ہوش میں آتی دماغ کچھ ہوش میں آیا تو پھر سے سب یاد آنے پے رونے لگی تھی

انیتا گڑیا خاموش ہو جاو کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے ادھر میری طرف "
دیکھو" وجدان نے پیار سے انیتا کو دیکھتے کہا

توانیتا نے اپنے آنسو صاف کرتے وجدان کو دیکھا لیکن آنکھوں سے آنسو ابھی
بھی جاری تھے

وہ بھی کیا کرتی بات ہی ایسی تھی اور ڈ*ر بھی اس پے بے حد حاوی ہوا تھا وہ
راکب سے تو کیسی ایسی بات کی توقع بھی نہیں کر سکتی تھی

ب بھای مجھے م مما بابا کے پاس جانا ہے" انیتا نے روتے ہوے کہا تو وجدان "
نے گہرا سانس لیا وہ سمجھ سکتا تھا

انیتا گڑیا تم چاہتی ہو گھر میں ل*ڑای ہو'' وجدان نے نرم لہجے میں کہا تو انیتا'' نے وجدان کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا

تو گڑیا یہ بات کیسی کو نا بتانا کیونکہ اگر تم نے بتایا تو ضرور راکب اور صارم'' ل*ڑ پڑے گے اور میں نہیں چاہتا کہ گھر کا ماحول خراب ہو اگر ایک دفعہ لڑ پڑے تو پھر شاید ہی کبھی گھر میں کوی صلہ سے رہ سکے اور راکب بھی ن- شے میں تھا ورنہ وہ کبھی بھی ایسی حرکت نا کرتا تم سمجھ رہی ہو گڑیا'' وجدان نے پیار سے نرمی بھری لہجے میں کہا

جی بھای'' انیتا نے سر ہلاتے کہا اتنا تو اسے بھی پتہ تھا کہ اگر یہ بات سب کو'' پتہ چلتی تو ل*ڑای ہی ہوتی

اب اس بات کو زیادہ نہیں سوچا ٹھیک ہے اور یہ لو میڈیسن کھاو" وجدان" نے کہا ساتھ ہاتھ میں پکڑی میڈیسن انیتا کے سامنے کی

جو وہ لے کر آیا تھا نیند کی گولیاں جانتا تھا ورنہ ساری رات اسے نیند نہیں آنی تھی

انیتا نے خاموشی سے گ*ولی لیتی پانی کے ساتھ لی تو وجدان اسکے سر پے ہاتھ رکھتا کمرے سے باہر نکلا تھا اب وہ پر سکون تھا جانتا تھا اب انیتا نہیں بتائے گی

وجدان کے جانے کے بعد انیتا بھی روتے ہوئے لیٹ گی تھی جو بھی تھا اتنا جلدی وہ کیسے بھول جاتی

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی" انیتا نے روتے ہوئے راکب کو خیال
میں مخاطب کرتے کہا اور اسے نیند آنے لگی تو روتے ہوئے یونہی سو گی نیند
کی گو*لیوں نے جلد اس پہ اثر کیا تھا

وجدان بھی کمرے میں جاتا فریش ہوتا سوی ہوی معصومہ کو حصار میں لیتا
سونے کے لیے آنکھیں موند گیا تھا
❤❤❤❤

صبح راکب کی آنکھ کھولی تو سر میں درد کی ایک لہر اٹھتی ہوی محسوس ہوی اپنے
سر کو تھامے راکب اٹھ کر بیٹھا تھا

خود کے سر کو دباتا ایکدم سے اسے رات کا گزرے ہوئے پل یاد آنے لگے
تھے

”یہ کیا کر دیا میں نے میرے اللہ یہ کیا ہو گا انیتا“ راکب نے پریشانی خود پے غصہ کرتے سوچا تھا

”کیسے انیتا سے نظریں ملا پاو گا اور اب تک تو وہ صارم کو بھی بتا چکی ہو گی یہ کیا ہو گیا مجھ سے“ راکب نے آنکھیں بند کرتے دکھ پریشانی سے سوچا تھا

”اس کمینے کو تو میں چھوڑو گا نہیں جس کی وجہ سے یہ سب ہوا“ راکب نے اپنے دوست کو سوچتے غصے میں کہا تھا ہونٹ پے درد کا احساس ہوا تو ہاتھ رکھے پتہ چلا کہ خو*ن نکلتے جم چکا ہے

راکب کو ایک ایک کر کے سب یاد آ گیا تھا کلب سے لے کر وجدان کے ما* رنے تک پھر اپنے دکھتے سر کو پکڑتے فریش ہونے کے لیے باتھ روم گیا تھا

واپس آیا تو سامنے ہی وجدان کو دیکھا جو ہاتھ میں گلاس تھامے کھڑا تھا اور غصے سے اسے دیکھ رہا تھا

راکب نے وجدان سے نظریں چراتے بیڈ پے پڑی اپنی شرٹ اٹھاتے پہنی تھی

ہوش آ گیا تجھے یہ پکڑ پی اسے "وجدان نے پہلے طنز کرتے پھر ہاتھ میں پکڑا" گلاس راکب کی طرف کیا تھا جس میں پانی میں لمیوں تھا

راکب نے خاموشی سے پکڑ کر پی لیا تھا

"خود کے حواس پے قابو نہیں رکھ سکتا تھا اگر میں نا آتا تو
نا جانے۔۔۔۔" ابھی وجدان بول ہی رہا تھا کہ راکب بول پڑا

"وجدان پلیز میں پہلے ہی بے حد پریشان ہوں خود سے نظریں نہیں پلا پا رہا
میں اور تو جانتا ہے کہ یہ سب میں نے خود نہیں کیا نشے میں تھا خود پے کنڑول
نہیں رکھ سکا میں" راکب نے دکھ سے کہا تھا

وجدان راکب کے لہجے سے اسکی تکلیف محسوس کرتے خاموش ہو گیا تھا

"تو تجھے کس نے کہا تھا کہ ن-شہ کر اگر خود پے کنڑول نہیں رکھ سکتا تھا تو
" وجدان نے کہا

"میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ کیا ہے اور پلیز یہ سب بعد میں پوچھ لینا میں پہلے ہی پریشان ہوں سب کا سامنا کیسے کروں گا اور خاص کو انیتا کا" راکب نے کہتے آخر میں کرب سے کہا

"تجھے صرف انیتا کا سامنا کرنا ہے اور کیسی کا نہیں کیونکہ میں انیتا سے کہہ چکا ہوں کیسی کو نا بتاے اب جلدی آ باہر اور آ کر ناشتہ کر" وجدان کہتا باہر نکلا

تو راکب نے وجدان کی پشت دیکھتے دل میں اس کا شکریہ ادا کیا تھا کہ وہ انیتا کو کہہ چکا کہ وہ کیسی کو نا بتاے

لیکن انیتا کا سامنا کرنا بھی اس کے لیے بے حد مشکل تھا

راکب بھی کچھ دیر بعد باہر نکلا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

سب ناشتہ کرنے کے لیے بیٹھے تھے انیتا بھی مجبوراً آئی تھی

کیونکہ ضرور پھر صارم اور حبہ اس کے نا آنے کی وجہ پوچھتے اور وہ کیا کہتی
ورنہ راکب کو تو وہ اس وقت دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی

راکب بھائی آپ کے چہرے پے کیا ہوا ہے اور آپ کا ہونٹ پے بھی زخم ”
ہے“ معصومہ نے راکب کے چہرے پے وجدان کے مارے ہوئے نشان
دیکھتے کہا

تو وجدان نے گھور کر دیکھا جو راکب پے غور کر رہی تھی اسے بے حد برا لگا تھا معصومہ کا کیسی پے غور کرنا چاہے وہ اس کا بھائی ہی کیوں نا تھا

صارم اور حبہ نے بھی راکب کے چہرے پے غور کیا تھا اور انیتا نے تو نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور نا ہی راکب میں ہمت تھی انیتا کو دیکھنے کی

وہ میری ل-ڑای ہو گی تو اس نے مجھے مارا تھا" راکب نے بامشکل کہا اب "وہ کیا کہتا

کیا بد تمیز انسان کیوں ما*را، ضرور اس نے ہی آپ سے ل-ڑای کی ہو گی" گی اگر میں ہوتی تو ایک ما*رتی" معصومہ نے غصے سے کہا جہاں صارم اور حبہ ہنسے تھے اسکے یوں غصہ کرنے پے

وہی پریشانی اور تکلیف کے باجود بھی راکب کے لب مسکرا دیے تھے اور انیتا کے بھی کیونکہ دونوں جانتے تھے وجدان نے ہی توما* را تھا

اور وجدان تو حیران تھا کیسے معصومہ اسے کہہ رہی تھی

معصومہ خاموشی سے ناشتہ کرو چلو پکڑو" وجدان نے معصومہ کی توجہ ناشتے پے کروای تھی اور ناشتہ اسے دینے لگا تھا

جی لاے دیں" معصومہ نے وجدان کی طرف دیکھتے کہا وجدان ہر روز خود ہی ناشتہ ،ڈنر یا لانچ اگر وہ گھر ہوتا تو خود اسے سب ڈال کے دیتا تھا

کھاو چلو اب خاموشی سے" وجدان نے دیتے کہا"

جی ٹھیک ہے ''معصومہ کہتی کھانے لگی تو سب ہی اپنے کھانے کی طرف
متوجہ ہوے

سب نے کچھ دیر میں کھانا کھالیا تو اٹھ گے

معصومہ کمرے میں آو مجھے آفس جانا ہے ''وجدان نے معصومہ سے کہا جو
حبہ اور صارم کے لاونج میں بیٹھنے لگی تھی

راکب اور انیتا تو اپنے اپنے کمرے میں چلے گے تھے

کیوں آو میں کمرے میں آپ نے جانا ہے تو جائیں کون سا میں نے آپ''
کے ساتھ جانا اور ویسے بھی دروازہ تو ادھر ہے تو کمرے میں سے کیسے جاے

گے‘‘معصومہ نے وجدان کے سامنے کھڑے ہوتے کہاتو صارم اور حبہ مسکرادیے

وجدان نے معصومہ کو دیکھتے اسکا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ کمرے کی طرف بڑھاتو معصومہ منہ بناتی اسکے ساتھ چل دی

💖💖💖💖

وجدان معصومہ کو کمرے میں لاتادروازہ بند کر گیامعصومہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

وجدان نے دروازہ لاک کرتے معصومہ کواپنے بازوں کا حصار معصومہ کی کمر کے گرد بناتے
اسے اپنے قریب کیا

تو معصومہ کے چہرے پے حیا کے رنگ چھانے لگے پلکیں خود باخود جھک گی

وجدان نے مسکراتے معصومہ کے جھکے چہرے کو دیکھتے کمر سے ایک بازو ہٹاتے معصومہ کا چہرہ ٹھوڈی سے تھامے اوپر اٹھایا اور چہرے پے چھاے اور جھکی پلکوں کو دیکھتا جھک کے ماتھے پے بوسہ دیا تو معصومہ پلکیں بند کر گی دھڑکنیں ایکدم تیز ہوی تھی

وجدان نے ماتھے سے ہونٹ ہٹاتے گالوں پے بوسہ دیتا نظر معصومہ کے لبوں پے جا ٹھری

لیکن ابھی اسے خود پے ضبط کرنا تھا جانتا تھا ابھی وہ اتنے سے ہی گھبرانے لگی تھی

ایسی لیے ضبط کرتے نرمی سے چھوڑتے پیچھے ہوتے معصومہ کا گلابی چہرہ دیکھنے لگا معصومہ نے نظریں اٹھاتے وجدان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

آ آپ نے جانا نہیں کیا،، معصومہ نے اپنے دھڑکتے دل پے قابو پاتے ‘‘ وجدان کی گہری نظروں سے گھبراتے کہا

چاہے اسے ابھی سمجھ نہیں آ رہی وجدان کی نظروں کی لیکن پھر بھی خود پے محسوس کرتے اسے شرم آ رہی تھی

وجدان معصومہ کے کہنے مسکرا دیا جانتا تھا اسے بھیج کیوں رہی ہے

ہاں جا رہا ہوں اور میں رات تک آ وگا ٹھیک ہے" وجدان نے مسکراتے کہا" اور ساتھ آنے کا بھی بتایا

جی ٹھیک اب جائیں نا" معصومہ نے کہا تو وجدان ایک نظر مسکراتا" معصومہ کو دیکھتا باہر نکلا

شکر ہے چلیں گے نجانے انہیں کیا ہو جاتا ہے توبہ ہے" معصومہ دل پہ" ہاتھ رکھتی خود بڑبڑاتی باہر نکلی تھی

♥♥♥♥♥

راکب کب سے انیتا سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ اسکے کمرے میں بھی نہیں جانا چاہتا تھا

کچھ دیر بعد معصومہ کے اسرار پے انیتا باہر آئی تھی اور اب معصومہ خود تو اندر چلی گی

لیکن انیتا بار گارڈن میں بیٹھی تھی وہ بس صبح کی ایک ہی بات سوچ کر خود کو تکلیف دے رہی تھی

راکب باہر آیا تو انیتا کو اکیلا بیٹھا دیکھ کر اس کے قریب آیا تھا

ان انیتا'' راکب نے ہمت جمع کرتے انیتا کو پکارا تو انیتا جلدی سے بنا راکب'' کی طرف دیکھنے اندر جانے لگی راکب جلدی سے اسکے آگے آیا

انیتا پلیز ایک دفعہ میری بات سن لو پلیز'' راکب نے التجایا کہا''

اب کیا کہنا ہے پلیز مجھے جانے دیں" انیتا نے نظریں نیچے کیے ہی کہا تھا" لہجے میں تکلیف راکب محسوس کرتا خود بھی شرمندگی کے ساتھ تکلیف میں مبتلا ہوا

انیتا میں نے وہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا میں ن*شے میں تھا سچ میں" ہوش میں تو ایسی گھٹ*یا حرکت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا پلیز مجھے معاف کر دو" راکب نے انیتا کو ایک نظر دیکھتے کہا جو سر جھکائے ہی کھڑی تھی

پلیز مجھے جانے دیں اس وقت میں کوی بات نہیں کرنا چاہتی" انیتا نم آواز" میں کہا تو راکب اسکی تکلیف محسوس کرتا بنا اور کوی بات کیے سائیڈ پے ہو گیا تو انیتا بھی وہاں سے تیز قدم لیتی اندر بڑھ گی

کیسے میں نے اپنی محبت کو تکلیف دے دی کیسے "راکب نے انیتا کی پشت دیکھتے دکھ سے کہا

اس کا بس نہیں چل رہا تھا سب ٹھیک کر دے یا خود کو کچھ کر لے

فیصل صاحب اور باقی سب لاونج میں بیٹھے تھے شام ہو چکی تھی

سب ہی باتوں میں معصروف تھے وہ اب جو معصومہ کی طرف سے پریشان رہتے تھے کہ اپنی بہن کی نشانی محفوظ ہاتھوں میں دیں

وہ بھی پوری ہو چکی تھی اور امبر کی طرف سے بھی خوش تھے کہ اسے ہوش آ چکا تھا

سب بیٹھے تھے کہ شہناز بیگم وہاں آگی تو سب ہی انکی طرف متوجہ ہوا اسلام دعا کے بعد صدف بیگم بولی

کیسے آنا ہوا شہناز'' صدف بیگم نے کہا''

وہ میں تو مصومہ کا پوچھنے آی تھی اتنے دنوں سے وہ آی نہیں ہے کہاں ہے'' وہ اسے لے جانے آی ہوں'' شہناز بیگم نے کہا اسوقت بھی وہ ہمیشہ کی طرح ساڑھی میں تھی

وہ اب کبھی اس گھر میں نہیں جاے گی ہاں اپنے کچھ وقت کے لیے جب'' دل کرے آیا کرے گی'' کلثوم بیگم نے کہا

باقی مرد تو سب بس خاموش ہی بیٹھے تھے

کیا مطلب "شہناز بیگم نے جلدی سے پوچھا تو شگفتہ بیگم نے ثاقب صاحب" کی طرف اشارہ کیا جنھوں نے ہاں میں سر ہلایا تھا

ہم نے معصومہ کی شادی کر دی ہے "شگفتہ بیگم نے بتایا تو شہناز بیگم" حیرت زدہ ہوتی انکی طرف دیکھنے آئی

ک کیا "شہناز بیگم نے حیرت سے کہا"

یہی کہ شادی کر دی ہے ہم نے "شگفتہ بیگم نے کہا"

لیکن کیوں "شہناز بیگم نے اپنی حیرت پے قابو پاتے کہا"

”کیوں کیا مطلب شہناز سب کی شادی ہوتی ہے اور ماشاءاللہ سے معصومہ اٹھارہ کی تو ہو ہی چکی ہے اور ہم چاہتے تھے کہ اسے ٹائم سے ہی کیسی محفوظ ہاتھوں میں دیں تا کہ ہماری فکر دور ہو اس لیے کر دی لیکن تم کیوں حیرت زدہ ہو رہی ہو“ شگفتہ بیگم نے کہا

”نہیں میں تو ویسے ہی یوں اچانک سن کر ہو گی تھی چاہے میں سوتیلی ہی سہی لیکن میں اس کی ماں ہوں آپ سب کو مجھے بتانا چاہیے تھا“ شہناز بیگم نے کہا

”ہاں بس یاد نہیں رہا“ کلثوم بیگم نے کہا

”اچھا میں چلتی ہوں“ شہناز بیگم کہتی باہر کو بڑھ گی باقی پھر سے اپنی باتوں میں لگ گے تھے

”کیا میں اندر آ سکتا ہوں“ کیف نے امبر کے کمرے میں جاتے کہا تو امبر جو بیٹھی تھی اسے دیکھنے آی

”آپ آ چکے ہیں“ امبر نے کہا تو کیف مسکراتا اسکے پاس آیا

”کیسی ہو“ کیف نے پوچھا

”میں ٹھیک ہوں اور آپ آج پھر آ گے“ امبر نے کہا

”تمھیں پتہ بھی ہے میں تو یو نہی آو گا تو کیوں پوچھتی ہو“ کیف نے کہا تو امبر نے کیف کو منہ بناتے دیکھا کیف مسکرا دیا ساتھ وہی اسٹول پے بیٹھ گیا

انشاءاللہ کل تم گھر جا رہی ہو‘‘کیف نے مسکراتے کہا تو امبر بھی خوش ہو گی’’

سچی‘‘امبر نے خوشی سے کہہ وہ تنگ آ گی تھی ہسپتال میں’’

ہاں جی بس کل شام تک‘‘کیف نے کہا اور امبر کے چہرے کی خوشی دیکھنے’’
لگا

شکر ہے‘‘امبر نے بے ساختہ کہا تو کیف بھی دل میں شکر ادا کرتا اس سے’’
باتیں کرنے لگا

اب تو امبر کو بھی کیف کی باتیں کرنا اسکا پاس بیٹھنا برا نہیں لگتا تھا
💖💖💖💖

اسوقت معصومہ، حبہ اور رانیتا لاونج میں بیٹھی تھیں صارم اور راکب گھر نہیں تھے

معصومہ گڑیا تم ایک بات مانو گی میری'' حبہ نے معصومہ کی طرف دیکھتے'' کہا

جی آپی کون سی بات ماننی ہے''معصومہ نے پوچھا''

گڑیا اب تمھاری شادی ہو گی ہے ناتو تم اب تیار رہا کرو'' حبہ نے معصومہ کا'' بنا میک اپ اور سیمپل سے کپڑوں کو دیکھتے کہا

چاہے وہ اسے ہی پیاری لگ رہی تھی اور دوسرا اسے یہ بھی پتا تھا کہ وجدان کو وہ اسے ہی اچھی لگتی ہے لیکن وہ چاہتی تھی کچھ تو تیار رہا کرے

اوکے آپی پر میں ہر وقت تو تیار رہتے تھک جاوگی ‘‘معصومہ نے بات مانتے منہ بناتے کہا تو حبہ اور انیتا بھی مسکرادی

زیادہ نہیں ہونا نہیں تھکتی تم میں بتادوں گی ‘‘حبہ نے کہا’’

اوکے آپی ‘‘معصومہ نے مسکرا کے کہا تو حبہ انیتا کی طرف متوجہ ہوی’’

انیتا کیا ہو تمھیں میں صبح سے دیکھ رہی ہوں تم کچھ خاموش ہو کیسی’’ نے کچھ کہا ‘‘حبہ نے انیتا سے پوچھا حبہ صبح سے نوٹ کر رہی تھی اسکی خاموشی

"نہیں میں تو ٹھیک ہوں یونہی آج طعبیت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی اس لیے" انیتا نے کہا

"کیا ہوا بتایا کیوں نہیں تم نے" حبہ نے پریشانی سے کہا معصومہ بھی ان کی طرف متوجہ تھی

"میں نے میڈیسن لے لی ہے کچھ ٹھیک ہو اور ہو جاو گی" انیتا نے مسکرانے کی کوشش کرتے کہا

ابھی حبہ کچھ کہتی جب صارم اور راکب بھی آ گے

"کیا ہو رہا ہے بھ ئی ی" صارم نے آتے مسکرا کے تینوں سے کہا

"کچھ نہیں بھائی باتیں کر رہے ہیں اور انیتا آپی کی طبعیت نہیں ٹھیک تو حبہ آپی وہی پوچھ رہی ہیں میڈیسن کا" معصومہ نے جلدی سے بتایا تو صارم پریشان ہوتا انیتا کے پاس بیٹھا

راکب نے ایک نظر انیتا کو دیکھتے نظریں دوسری طرف کرلی اور خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا

حبہ نے راکب کا خاموشی سے جانا اچھے سے نوٹ کیا تھا وہ ایسا تو بلکل نہیں تھا گھر میں کیسی کو کچھ ہو اور راکب نا پوچھے

"انیتا کیا ہوا زیادہ طبعیت خراب ہے تو چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں یا کیف کو بلا لو" صارم نے پریشان ہوتے انیتا سے کہا

نہیں بھای میں ٹھیک ہوں ابھی تھوڑی دیر ریسٹ کرتی ہوں تو ٹھیک ہو جاو ''
گی میڈیسن لے لی ہے میں نے ''انیتا نے صارم کی پریشانی دور کرتے کہا

پکا نا'' صارم نے تصدیق چاہی تو انیتا سر ہلا گی ''

اچھا جاو ریسٹ کرو'' صارم نے کہا تو انیتا سر ہلاتے کمرے کی طرف بڑھ گی ''

کچھ دیر بعد وجدان بھی آگیا تھا رات کو سب نے ڈنر کر کے کمرے میں چل دیے

اسوقت صارم اور حبہ کمرے میں بیٹھے تھے صارم حبہ کو اپنے حصار میں لیے بیٹھا تھا

صارم ایک بات کہوں" حبہ نے کہا"

ہاں میری جان ایک کیا دو کہو میں دل و جان سے سن رہا ہوں" صارم نے" مسکراتے حبہ سے کہتے حبہ کے بائیں گال پے اپنے ہونٹ کر کہا تو حبہ شرما گی

مجھے ایسے لگتا ہے جیسے راکب بھای اور انیتا میں کوی کافی سیریس لڑ*ای" ہوی ہے دیکھا نہیں آج سارا دن دونوں کیسی بات پے جھ*گڑے نہیں ورنہ تو کیسی نا کسی بات پے ضرور لڑتے ہیں" حبہ نے کہا تو صارم بھی سوچ میں پڑ گیا

ہاں یار لگا تو مجھے ہے لیکن میں اپنا وہم سمجھ کر جھٹک گیا تھا“ صارم نے کہا”

ہمم اللہ کرے ہم غلط ہوں“ حبہ نے کہا تو صارم بھی سر ہلا گیا”

وجدان اور معصومہ اپنے کمرے میں تھے جب معصومہ اپنی سائی یڈ سے بیڈ پے آکر بیٹھی تو وجدان بھی مسکراتا اسکے پاس آ بیٹھا

چلو آو سو جائی یں“ وجدان نے معصومہ کے قریب بیٹھتے کہا”

وجدان کیا ہم ہمیشہ اسے ہی سوے گے“معصومہ نے کہا تو وجدان نے آی” ابرو اچکاتے اسے دیکھا

کیسے مطلب‘‘ وجدان نے پوچھا’’

مطلب جیسے آپ مجھے اپنے ساتھ سلاتے ہیں ویسے‘‘ معصومہ نے وجدان’’ سے انگلیاں موڑتے کہا تو وجدان مسکرا دیا

ہاں ہمیشہ تمھیں اچھا نہیں لگتا کیا اسے‘‘ وجدان نے مسکرا کے کہتے’’ معصومہ کو اپنے حصار میں لے کر لیٹا تا دونوں پے لحاف اوڑتے معصومہ کا سر اپنے سینے پے رکھا تو معصومہ بھی گلابی ہوتی خاموشی سے سر رکھ گی

تم نے بتایا نہیں کیا اسے تمھیں اچھا نہیں لگتا یا نیند نہیں آتی‘‘ وجدان نے’’ کہا

نہیں ٹھیک ہے نیند بھی آجاتی ہے اب مجھے نیند آنے بھی لگی ہے تو میں سو ''
رہی ہو'' معصومہ نے جلدی سے جواب دیتے آنکھیں موند لی تو وجدان بھی
مسکراتا اسکے بالوں پے بوسہ دیتا آنکھیں موند گیا

♥♥♥♥

ڈی کے اور بی آر بیٹھے تھے جب ڈی کے بی آر سے مخاطب ہوا

کیا ہوا پریشان لگ رہے ہو کیا اپنے پلان میں کامیاب نہیں ہو سکے ''ڈی''
کے نے کہا تو بی آر نے گھور کر ڈی کے کو دیکھا

پہلے بتا تو نے بتایا تھا نا بوس کو جانتا ہے کتنا لڑا ہے مجھ سے اگر تو نا بتاتا تو یہ ''
سب تو نا ہوتا'' بی آر نے غصے سے کہا تو ڈی کے نے نفی میں سر ہلایا

تو غلط کر رہا تھا یار اسے تو ٹھیک نہیں مانتا ہوں تو پیار کرتا ہے اس سے لیکن" تیرا طریقہ غلط تھا" ڈی کے نے کہا تو بی آر خاموش ہو گیا

یار میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا ابھی یہ بوس اور علی کب آ رہے ہیں" بی آر نے بات ختم کرتے پوچھا ابھی ڈی کے بولتا کہ علی اور بوس آ گے

یار آ گے تم دونوں کیا ہوا" ڈی کے نے پوچھا بوس بی آر کو ایک نظر دیکھتا" ڈی کے کی طرف متوجہ ہوا

بس یہ ہی پتہ چل سکا ہے کہ ڈ*یول لاہور ہے اور جو مال وہ بھیجنا چاہتا تھا" وہ سب تباہ کر کے آئے ہیں" بوس نے کہا تو ڈی کے سر ہلا گیا

تو کیوں خاموش ہے اور آج گیا بھی نہیں" علی نے بی آر کو دیکھتے پوچھا"

کچھ نہیں‘‘بی آر نے کہا تو بوس بول پڑا’’

لڑای ہوی ہے مجھ سے اس لے ایساری ایکٹ کر رہا ہے‘‘بوس نے کہا تو بی’’
آر اسے دیکھنے لگا

اچھا میں سمجھا نا جانے کیا ہوا ہے‘‘علی نے کہا علی کو دونوں کی لڑای جاننے’’
کی کوی دلچسپی نہیں تھی
💖💖💖💖

ماضی--------

آج وجدان کی فیملی اسلام آباد شفٹ ہو رہی تھی سب ہی ان کی طرف آئے ہوئے تھے راکب، صارم، انیتا اور حبہ بھی اداس تھے

اداس تو وجدان بھی تھا لیکن وہ سمجھدار تھا اور صارم، راکب بھی، لیکن اداسی اپنی جگہ

ایک مہینہ ہو گیا تھا وجدان نے معصومہ کو بہت منانے کی کوشش کی اسے اس کی فیورٹ ہر چیز لا کر دی لیکن معصومہ نہیں مانی تھی نا ہی اس سے گفٹ لیا تھا

ابھی بھی فواد صاحب اور ثمرین بیگم کے ساتھ آ تو گی تھی لیکن وجدان سے بات نہیں کر رہی تھی بلکہ آج وہ امبر سے کر رہی تھی

چلواب ہم چلتے ہیں فلائی یٹ کا وقت ہونے والا ہے" فیضان صاحب نے
کہا توسب ہی اٹھ کھڑے ہوے

انہیں ائی یر پورٹ فواد صاحب اور فیصل صاحب صارم اور راکب جا رہے
تھے چاہے وہ آتے جاتے رہتے لیکن وہ یہاں سے تو دور جا رہے تھے

معصومہ پرنسز آج بھی نہیں ملو گی اپنے وجی ہے" وجدان نے معصومہ کے "
پاس آتے کہا

لیکن معصومہ نے نظر اٹھا کر بھی وجدان کو نہیں دیکھا تھا

ہاں یہ سچ تھا کہ ابھی معصومہ چھوٹی تھی اور وجدان بڑا سمجھدار لیکن جو اسے
شروع سے معصومہ کے ساتھ دلی لگاو تھا آج بھی وہی تھا

یہ نہیں تھا کہ وہ اس سے محبت کرنے لگا تھا لیکن وہ معصومہ کو خود سے ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا

"تو میری پرنسز مجھ سے آج بھی بات نہیں کرے گی" وجدان نے پھر سے کہا لیکن معصومہ نہیں بولی سب ہی انکی طرف متوجہ ہوے تھے

"امبر جب تم آیا کرو گی نا تو میں صرف تم سے بات کیا کروں گی اور کیسی نے نہیں ٹھیک ہے" معصومہ نے وجدان کو جواب دیے بغیر امبر سے کہا

تو وجدان اسے دیکھتا ہی رہ گیا یعنی اسے کوی جواب بھی نہیں دینا تھا

ٹھیک ہے معصومہ آج سے میں تم سے کبھی نہیں جھگڑا کروگی اور جب آو" گی یا تم ہمارے گھر آوگی ہم مل کر کھیلے گے ٹھیک ہے" امبر نے بھی معصومہ کو کہا ساتھ معصومہ کے گلے لگی تو معصومہ بھی لگ گی

اوکے ٹھیک ہے بابے" معصومہ نے امبر سے کہا معصومہ رونے والی ہوی" تھی جو سب کو پتہ چل رہا تھا وجدان تو خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا اور باقی سب بھی

چلو چلیں" فیضان صاحب نے کہا تو سب ہی ایک دوسرے سے ملتے نکلے" ایک معصومہ وجدان سے نہیں ملی تھی فیضان صاحب اور حمنہ بیگم نے ملی چکی تھی

اور پھر یونہی معصومہ وجدان سے ناراضگی سے بھیج چکی تھی اور وجدان بھی خاموشی سے چلا گیا

ان سب کے جانے کے بعد معصومہ بہت روی تھی معصومہ کو بس اتنا پتہ تھا

اگر وجدان چاہتا تھا تو وہ روک سکتا تھا سب یہی رہ سکتے تھے اس لیے ہی وہ صرف وجدان سے ناراض تھی

♥♥♥♥

حال۔۔۔۔۔۔۔

اسوقت صبح کے دس بج رہے تھے وجدان، معصومہ، راکب، صارم، حبہ اور انیتا لاونج میں بیٹھے تھے

سب کو ہی معصومہ لای تھی کہ کچھ دیر سب ساتھ بیٹھے معصومہ اور وجدان
ایک صوفے پے بیٹھے تھے

انیتا آپی اور راکب بھای آپ دونوں کو کیا ہوا ہے کیا لڑای ہوی ہے جو آپ" دونوں بات نہیں کرتے"معصومہ بھی نوٹ کر چکی تھی کہ راکب اور انیتا بات نہیں کر رہے اسی لیے اب پوچھ رہی تھی

نہیں تو گڑیا کوی لڑای نہیں ہوی ویسے ہی"راکب نے جلدی سے کہا تو انیتا" نے ایک نظر اسے دیکھتے معصومہ کو دیکھا جو اب اسے دیکھ رہی تھی

شاید اس سے بھی جواب چاہتی تھی انیتا نے خاموشی سے سر نفی میں ہلایا
وجدان، صارم اور حبہ تو خاموش بیٹھے تھے

اوکے مجھے لگا تھا، اچھا ہم کہیں جاے آج اتنے دن ہو گے ہم گے ہی نہیں" کہیں"، معصومہ نے کہا

معصومہ ابھی لے کر تو گیا تھا تمھیں اتنے دن کیسے ہوے اور آج نہیں جانا" کہیں بھی پھر کیسی دن لے کر جاو گا" وجدان نے معصومہ سے کہا تو معصومہ نے منہ پھلا کر دیکھا

پلیز نا مجھے جانا ہے"، معصومہ نے وجدان کو ہاتھ تھامے ضدی لہجے میں کہا تو" سب ہی مسکرا دیے

وجدان نے سب کے مسکرانے پے گھور کر سب کو دیکھا معصومہ کو تو کچھ کہہ نہیں سکتا تھا

معصومہ میں کہہ رہا ہوں نالے جاؤ گا اچھا ابھی بتاؤ کیا کھاؤ گی'' وجدان نے
بات بدلی جانتا تھا اتنی جلدی کہاں ماننا ہے معصومہ نے

مجھے نہیں کھانا آپ خود کھاتے رہے آپ میری بات نہیں مانتے'' معصومہ
منہ پھلا کر کہتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گی تو وجدان نے حیرت سے اسے
جاتا دیکھ کر نفی میں سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا

ایک بات نہیں مانی تو اسے کہہ رہی تھی ورنہ وجدان اسکی ہر بات خاموشی
سے مان جاتا تھا

پتہ نہیں اتنی جلدی ناراض کیوں ہو جاتی ہے کیا بنے گا میرا لگتا ہے پوری زندگی یہی چلتا رہے گا" وجدان خود معصومہ کے پیچھے چل دیا ساتھ اپنی سوچ پے خود ہی مسکرا دیا

حبہ، صارم بھی مسکرا دیے راکب اور انیتا کے لب بھی زرا سے مسکرا دیے تھے

راکب اور انیتا کے ذہین پے بس کل سے وہی سب چل رہا تھا انیتا راکب پے غصہ اور تکلیف میں تھی وہی راکب خود بے حد شرمندہ تھا اور تکلیف میں تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

وجدان کمرے میں آیا تو وجدان کو معصومہ کہیں نظر نا آئی وجدان نے دروازہ لاک کرتے

ٹیرس پے آواز آنے پے اس طرف گیا تو معصومہ دیکھای دی جو وہ کرسی پے منہ بنا کر بیٹھی

دھوپ تو نکلی تھی ٹھنڈی ہوائی یں بھی چل رہی تھی اسی لیے سردی لگ رہی تھی

وجدان بھی اس کے ساتھ کرسی رکھتا بیٹھ گیا اور معصومہ کے ہاتھ تھامے جیسے معصومہ ناراضگی میں چھڑانے لگی لیکن وجدان نے مضبوطی سے

شاید یہ وجدان کی اتنے دنوں کی نرمی، پیار اور اسکی ہر بات خاموشی سے ماننا کا نتجہ تھا جو وہ اس سے چھوٹی سی بات پے ناراض ہو رہی تھی

وجدان کو معصومہ کا غصہ بھی دل کو بے حد اچھا لگتا تھا معصومہ غصے میں بھی وجدان کو پیاری لگتی تھی

اچھا نا میری جان میں لے کر جاؤ گا نا آج مجھے کام ہے اس لیے لے کر نہیں " گیا" وجدان نے پیار سے کہا

میں کوئی نہیں آپ کی جان وان اگر ہوتی تو آپ لے کر جاتے "معصومہ " نے غصے اور ناراضگی سے کہا

وجدان معصومہ کا غصہ اور ناراضگی بھرا لہجہ سنتا غصہ ہونے کی بجاے مسکرا دیا

کیوں نہیں ہو میری جان تم مانو یا نا مانو تم تو میری جان ہی ہو جانِ جہاں "

ہو" وجدان نے معصومہ کا ناک کھینچتے مسکراتے کہا تو معصومہ ناراضگی سے

کھڑی ہوتی خود کا ہاتھ وجدان سے چھڑانے لگی

وجدان نے معصومہ کی طرف مسکراتے دیکھ کر اس کا ہاتھ کھینچتے معصومہ کو

اپنی گود میں بیٹھایا اور اپنے بازوں کا حصار معصومہ کی کمر کے گرد بنایا

معصومہ تو وجدان کی حرکت پے بھکلا ہی گی تھی گال شرم سے تپ گے حیا کی

لالی چہرے پے چھاے گی

وجدان نے دھیمی مسکان ہونٹوں پے سجاتے معصومہ کے چہرے پے

چھاے رنگوں کو نظروں سے دل میں بسانے لگا

چ چھوڑے م مجھے ‘‘اب معصومہ کی ناراضگی کی جگہ لہجے میں شرم در آی’’ تھی

کیوں اب تو میں تب ہی چھوڑو گا جب میری جان مجھ سے ناراضگی ختم کرو’’ گی‘‘ وجدان نے کہتے ساتھ معصومہ کے اپنی طرف والے دائیں گال پے ہونٹ رکھے

تو معصومہ اور لال ہو گی پلکیں تو اس سے اٹھ ہی نہیں رہی تھی

ااچھا نہیں ہوں ناراض چھوڑے مجھے ‘‘معصومہ نے وجدان کے بازو’’ پے ہاتھ رکھ کر اپنی کمر کے گرد بندھا حصار توڑنے کی کوشش کرتے کہا اسے وجدان کی اس حرکت پے بے حد شرم آ رہی تھی

پکانا ناراضگی ختم یا میں مناو" وجدان نے معصومہ کو دیکھتے ذو معنی کہا جو کچھ
کچھ تو وہ سمجھنے لگی تھی

"بس سچی نہیں چھوڑے نا" معصومہ نے دھیمی آواز میں گلابی ہوتے کہا تو
وجدان اسکی حالت پے رحم کھاتا نرمی سے چھوڑ گیا

معصومہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوی اور اپنے دھڑکتے دل پے ہاتھ رکھتی ایک
نظر وجدان کو دیکھا جو اسے ہی دھیمی مسکان لبوں پے سجاے اسے ہی دیکھ رہا
تھا

وجدان معصومہ کو دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا

چلو اندر چلیں دیکھو ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں‘‘ وجدان کہتا معصومہ کا’’
ہاتھ تھامے اسے لیتا اندر کی طرف بڑھا

توبہ جو میں اب آپ سے ناراض ہو جاو‘‘ معصومہ نے وجدان کے ساتھ’’
کمرے میں آتے اپنے دھڑکتے دل پے قابو پاتے کہا

ایک سیکنڈ کے لے وجدان نے معصومہ کو دیکھا اور پھر اسکی بات سمجھتا قہقہ لگا
گیا معصومہ نے گھور کر دیکھا

اگر آپ مجھ پے ہنسے نا تو میں آپ سے پھر ناراض ہو جاگی‘‘ معصومہ نے’’
وجدان کو خود پے ہنستے دیکھ کر وجدان کو گھورتے کہا

خود ہی ابھی کہہ رہی تھی ناراض نہیں ہو گی اور اب خود وہی کہہ رہی تھی

"ٹھیک ہے پھر سے ویسے ہی منالوں گا" وجدان نے مسکراتے کہا ساتھ معصومہ کا ہاتھ چھوڑتے معصومہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے اس کے ماتھے پے بوسہ دیکھا تو معصومہ بھی شرم سے آنکھیں بند کر گی وجدان نے پیچھے ہوتے معصومہ کے چہرے کو دیکھا

"نہیں ہوتی ناراض اب چلیں مجھے کچھ کھانا ہے" معصومہ نے وجدان کے پیچھے ہونے پے خود کو نارمل کرتے منہ بنا کر وجدان کو دیکھتے کہا تو وجدان بھی مسکراتا معصومہ کے ساتھ باہر نکلا

🖤🖤🖤🖤

انیتا کچن میں پانی پینے آی تو پہلے سے ہی راکب کو کھڑے دیکھا جو کافی بنا رہا تھا

انیتا کی نظر سیدھی راکب پے گی تو بنا پانی پیے ہی موڑنے کہ راکب کی بھی اسی وقت نظر گی تو جلدی سے اسے پکار اٹھا

انیتا پلیز میری بات سن لو" راکب نے جلدی سے کرب بھرے لہجے میں کہا

تو انیتا بھی اسکی کرب بھر التجا سنتے آگے نا جا سکی تھی

راکب انیتا کے روکنے پے جلدی سے اس کی آگے آیا

انیتا پلیز مجھے معاف کردو میں تم سے تو نظریں کیا ہی پلا پاو خود سے نہیں پلا پا" رہا مجھے معاف کردو" راکب نے التجایا کہا

پلیز میں آپ سے کہہ چکی ہوں مجھے نہیں کرنی بات تو کیوں پھر کہنے لگے "
ہیں" انیتا نے دبی آواز میں کہا

انیتا میں جانتا ہوں میں نے غلط کیا پر جان بوجھ کر نہیں پلیز انیتا مجھے ایک "
دفعہ معاف ک۔۔۔۔" ابھی راکب کے الفاظ منہ میں ہی تھے جب انیتا بول
پڑی

پلیز مجھے جانے دیں" انیتا نے نم آواز میں کہا تو راکب دوبارہ مایوس ہوتا"
سائیڈ پے ہو گیا

تو انیتا بھی جلدی سے کچن سے باہر نکلی اور پیچھے راکب بے بسی سے انیتا کو دیکھتا
اپنی کافی وہی رکھتا باہر نکلا تھا

جو بھی ہو جاے انیتا میں تم سے معافی مانگوا کر ہی چھوڑو گا اسے اپنی محبت کو"
دور جاتے نہیں دیکھ سکتا اور نا ہی تکلیف میں دیکھ سکتا ہوں" راکب دل میں
سوچا قدم باہر گارڈن کی طرف بڑھاے تھے

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

وجدان کچھ دیر پہلے ہسپتال آیا تھا امبر کے تمام ٹیسٹ کلیر آ چکے تھے

بس امبر کو فیزو تھراپی کی ضرورت تھی جس سے جو بھی اسے اٹھنے بیٹھنے میں
یا جو کچھ چلنے میں مسلہ ہو رہا تھا تو اس سے ٹھیک ہو جاتی

وجدان کمرے میں داخل ہوا تو نظر امبر پے گی جو آج خوش نظر آ رہی تھی
وجدان بھی مسکراتا اسکے پاس آیا

"میری گڑیا کیسی ہو سوری آج تمھارا بھائی تھوڑا لیٹ ہو گیا" وجدان نے امبر کے پاس آتے کہا ساتھ امبر کے ماتھے پے بوسہ دی تو امبر مسکرا دی

"بھائی میں ٹھیک ہوں اور خوش بھی آج میں گھر جا رہی ہوں میں تھک ہی گی تھی یہاں رہتے رہتے" امبر نے خوش ہوتے کہا

"خوش تو آج میں بھی بہت ہوں میری گڑیا میری جان آج گھر جا رہی ہے" وجدان نے مسکراتے کہا تو امبر بھی مسکرا دی

"امبر ایک بات بتانی ہے مجھ سے ناراض نا ہونا" وجدان نے کہا تو امبر نے حیرت سے دیکھا

بھلا ایسی بھی کیا بات تھی جو اس کا بھائی اسے کہہ رہا تھا

کیا بات ہے بھای میں کیوں ہو گی آپ سے ناراض ''امبر نے وجدان کی
طرف دیکھتے کہا

اصل میں نے شادی کرلی ہے ''وجدان نے بتایا تو امبر نے آنکھیں کھولے
وجدان کو دیکھا

کیا سچ میں بھای آپ نے شادی کرلی ''امبر نے حیران ہوتے کہا

ہاں گڑیا پر تم ناراض نا ہو پلیز تم یہ نا سمجھو کہ مجھے تمھاری پروا نہیں تھی اور
میں نے شادی کرلی ''وجدان نے جلدی سے کہا

اسے ڈر تھا امبر کہیں یہ نا سمجھے کہ اسے اسکی کوی پرواہ نہیں تھی اور سکون سے رہ رہا تھا

نہیں بھای میں کیوں ہونے لگی آپ سے ناراض میں جانتی ہوں آپ مجھ'' سے بہت پیار کرتے ہیں اور کب کی شادی بتاے نااور میری بھابھی کا نام کیا ہے''امبر نے مسکراتے کہا

تو وجدان گہرا شکر بھرا سانس لیتا ساری بات امبر کو بتاتا گیا

اوواوکے پھر تو جلدی گھر چلیں میں بھی اپنی بھابھی سے ملنا چاہتی'' ہوں''امبر نے مسکراتے کہا تو وجدان بھی مسکرا دیا

ہاں ابھی چلتے ہیں" وجدان نے کہا ابھی دونوں کوی اور بات کرتے کہ

کیف دروازہ ناک کرتا کمرے میں آیا تو دونوں اسکی طرف متوجہ ہوے

تو چلیں پھر امبر کو چھٹی مل گی ہے الحمد للہ تمام رپورٹ ٹھیک آی ہیں بس

اب امبر کا خاص خیال رکھنا ہے اور دوسرا چیک بھی کرواتے رہنا ہے" کیف

نے آتے کہا

کیف کے لہجے سے بھی خوشی جھلک رہی تھی

اللہ کا شکر ہے تو چلیں پھر" وجدان نے کہا امبر کا سارا سامان نرسیں پیک

کر چکی تھی

ہاں ضرور" کیف نے مسکراتے کہا ساتھ امبر کا چہرہ دیکھا جو خوش لگ رہی تھی لیکن کچھ افسردہ بھی ہوی تھی شاید اپنے والدین کو یاد کرتے

یہ وہیل چیر "نرس نے کمرے میں آتے کہا"

کیونکہ امبر ہسپتال کے سیکنڈ فلور پے تھی تو اسکے لیے چلنا کچھ فاصلہ بھی مشکل ہوتا تو اتنا کیسے چلتی

نہیں امبر اس پے ہرگز نہیں بیٹھے گی میں خود لے جاوگا" وجدان نے کہتے امبر کا دوپٹہ ٹھیک کرتے اسے آرام سے اپنے بازوں اٹھایا

وجدان کو ہرگز قبول نہیں تھا کہ وہ امبر کو وہیل چ ئی یر پے بیٹھاتا

وجدان نے قدم کمرے سے باہر نکالاتے تو کیف بھی مسکراتا انکے پیچھے نکلا نرس امبر کا بیگ اور میڈیسن وغیرہ لے کر نکلی

توکیف نے اس دیکھتے خود پکڑ لیا نرس نے حیرت سے دیکھا لیکن خاموشی سے دیتی چلی گی تو کیف وجدان اور امبر کے پیچھے چل دیا

وجدان نے امبر کو آرام سے فرنٹ سیٹ پے بیٹھایا اور خود ڈرائی یونگ سیٹ کیطرف آیا

کیف نے امبر کا بیگ اور میڈیسن وغیرہ پیچھلی سیٹ پے رکھتے ایک نظر امبر کو دیکھا

وجدان نے مسکراتے امبر کو دیکھتے گاڑی سٹارٹ کی

کیف بھی ان کی گاڑی کو جاتا دیکھ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

❤❤❤❤

صارم آپ لے آۓ چلیں روم میں لگا دیتے ہیں" حبہ نے صارم کو دیکھتے" کہا

حبہ نے صارم سے امبر کے ویلکم کے لیے مانگوا تھا پھولوں کا گلدستہ بھی مانگوایا تھا جو ابھی صارم کر ہی آیا تھا

ہاں چلو چلیں" صارم حبہ سے کہا امبر کے کمرے میں چلے آۓ امبر کا کمرہ" اوپر تھا

معصومہ انیتا کے پاس بیٹھی تھی اور راکیب باہر ہی ابھی گھر واپس نہیں آیا تھا

ہمم یہ ٹھیک ہے" حبہ نے سامنے دیوار کو دیکھتے کہا جہاں بڑھا سا"

"Welcome Ambar"

لکھا تھا جو صارم اور حبہ نے ابھی لگایا تھا

اچھا ادھر تو آو میری جان" صارم نے کہتے حبہ کے ہاتھ سے کھنچتے اپنے"
ساتھ لگاتے اسکی کمر کے گرد حصار بنایا تو حبہ شرما کے صارم کو دیکھا تو صارم
مسکرا دیا

اور جھکتے حبہ کے ماتھے پے ہونٹ رکھتے، دائیں گال پے ہونٹ رکھے حبہ
کی دھڑکن تیز ہوی پلکیں شرم سے جھکی ہوی تھی صارم نے پیچھے ہوتے حبہ
کے شرم سے ہوے گلابی گالوں کو دیکھتا مسکرا تا

حبہ کے ٹھوڈی کو چھوا تو حبہ کا دل بری طرح دھڑکا صارم نے ٹھوڈی سے ہونٹ ہٹاتے حبہ کے ہونٹوں پے نرمی سے ابھی ہونٹ رکھے ہی تھے کہ باہر سے آوازیں سنتے صارم پیچھے ہوا اور گہرا سانس لیتے حبہ کو دیکھا جو ابھی بھی پلکیں جھکائے کھڑی تھی

چلو نیچے چلیں لگتا ہے امبر آگی'' صارم نے کہا تو حبہ بھی خود کو گہرا سانس'' لے کر نارمل کرتی صارم کے باہر نکلی

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وجدان نے گاڑی کھڑی کرتے امبر کی طرف آتے اسے اپنے بازوں میں اٹھاتے اندر کی طرف بڑھا

لاونج میں جیسے ہی داخل ہوا سامنے ہی اسے معصومہ اور انیتا مل گی جو ابھی اوپر سے نیچے آی تھی

امبر ''انیتا نے مسکرا کے کہا تو امبر بھی اسکی طرف دیکھنے آی اور انیتا کو دیکھ کر مسکرا دی

بھای مجھے اتار دیں ''امبر نے وجدان سے کہا جو معصومہ کو دیکھ رہا تھا

معصومہ حیرت سے دیکھ رہی تھی کہ یہ اب کون ہے وجدان کی نظر معصومہ کے تاثرات پے ہی تھی

اتنی دیر میں صارم اور حبہ بھی نیچے آ گے

امبر گڑیا کیسی ہو" صارم نے نیچے آتے کہا تو وجدان معصومہ سے نظریں ہٹاتا قدم بڑھتا امبر کو صوفے پے بیٹھایا تو امبر بھی ٹیک لگا کے بیٹھ گی

میں ٹھیک ہوں بھای" امبر نے صارم کو دیکھتے کہا تو صارم نے آگے بڑھتے امبر کے سر پے ہاتھ رکھا

حبہ اور انیتا بھی اس کے پاس آ بیٹھی

شکر ہے امبر تم ٹھیک ہو گی" حبہ نے امبر کو اپنے ساتھ لگاتے کہا تو امبر نے مسکرا کے حبہ کو دیکھتے معصومہ کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

وجدان یہ کون ہے" معصومہ نے آخر کار وجدان سے پوچھ ہی لیا"

”یہ میری بہن“ وجدان نے کہا تو معصومہ جیسے کیسی بات کو سوچنے لگی تھی

وجدان اسکے تاثر ہی دیکھ رہا تھا

💖💖💖💖💖

”بھابھی مجھ سے تو مل لیں“ امبر نے پر سوچ کھڑی معصومہ سے کہا

تو وہ سر جھٹکتی امبر کی طرف متوجہ ہوی وجدان بھی صارم کے ساتھ وہی صوفے پے بیٹھ گیا

”کیسی ہیں بھابھی جی“ امبر نے معصومہ سے مسکراتے کہا تو معصومہ بھی بیٹھی ہوی امبر سے مسکرا کے ہاتھ ملانے لگی

میں ٹھیک ہوں اور آپ مجھے بھابھی تو نا کہیں" معصومہ نے امبر سے منہ بنا" کر کہا تو حبہ اور انیتا بھی مسکرا دی

کیوں میں تو بھابھی ہی کہوں گی تم وجدان بھای کی بیوی ہو" امبر نے کہا تو" معصومہ نے ایک نظر وجدان کو دیکھتے امبر کو دیکھا

ٹھیک ہے جو مرضی کہیں" معصومہ نے مسکرا کے کہا تو امبر کے ساتھ" سب ہی مسکرا دیے وجدان نے بھی مسکراتے معصومہ کو دیکھا

وجدان امبر کو ریسٹ کرنا چاہیے کافی دیر ہوی ہے تھک نا جاے" صارم" نے کچھ دیر بعد کہا تو وجدان بھی سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا

ہاں میں لے کر جاتا ہوں اور یہ راکب کہاں ہے" وجدان نے صارم سے پوچھا

پتہ نہیں کہاں گیا ہے" صارم نے کہا تو انیتا نے وجدان اور صارم کو دیکھا"

وجدان نے نرمی سے امبر کو اٹھاتے سیڑھیاں چڑھنے لگا تو حبہ اور انیتا کے ساتھ معصومہ بھی انکے ساتھ اوپر کو بڑھی

وجدان نے امبر کو بیڈ پے بیٹھاتے خود بھی ساتھ بیٹھ گیا

امبر نے ایک نظر کمرے کو دیکھا سامنے ٹیبل پے پھولوں کا بوکے اور دیوار پے ویلکم لکھا ہوا تھا

بھائی یہ آپ نے کیا ہے"امبر نے وجدان سے پوچھا"

نہیں میں نے نہیں کیا"وجدان نے کہا"

یہ میں نے اور صارم نے کیا ہے"حبہ نے کہا تو امبر مسکرا دی"

تھنکیو آپ دونوں کا"امبر نے مسکرا کے کہا تو حبہ اور صارم جو ابھی آیا تھا"
مسکرا دیے

اچھا ہم چلتے ہیں تم ابھی ریسٹ کرو حبہ انیتا آجاو"صارم نے کہا تو انیتا اور"
حبہ بھی باہر نکلی

وجدان اور امبر کی نظر معصومہ پے گی جو وہی کھڑی تھی

کیا ہوا بھابھی یہاں کیوں کھڑی ہیں‘‘ امبر نے کہا تو معصومہ نے نفی میں سر ’’
ہلا یا

کچھ نہیں‘‘ معصومہ کہتی وہی سامنے صوفے پے بیٹھ گی ’’

ابھی وجدان یا امبر کچھ کہتے کہ وجدان کی کال آ گی وہ سننے کے لیے باہر چلا گیا

جب سے میں آی ہوں کچھ سوچے جا رہی ہو کیا سوچ رہی ہو‘‘ امبر نے ’’
معصومہ نے پوچھا

”وہ اصل میں جب میں چھوٹی تھی نا تو ایک وجی تھے مجھ سے بہت پیار کرتے تھے انکی ایک بہن بھی تھی اس کا نام بھی امبر تھا تو اس لیے کنفیوز ہوں“معصومہ نے بتایا

اچھا تو تمھیں اپنے وجی کا سہی نام یاد ہے کیا تھا“امبر نے پوچھا”

نہیں وہ تو میں بھول گی میں ان سے ناراض ہو گی تھی وہ مجھے چھوڑ کر چلے گے تو اسکے بعد میں کبھی نا ان سے ملی اور نا ہی کبھی کیسی سے ان کے بارے میں بات کی ایسی لے بس وجی ہی یاد ہے“معصومہ نے کہا تو امبر سر ہلا گی

تو تم کیسی سے پوچھ لیتی“امبر نے کہا”

کیوں میں انکا نام کیوں پوچھو مجھے انکی کوی بات نہیں کرنی تم سے بھی اسی " لیے کی کہ تمھارا نام امبر ہے"معصومہ نے کہا تو امبر سر ہلا گی

اتنے میں وجدان بھی کمرے میں آگیا تو معصومہ اٹھ کھڑی ہوی

اچھا آپ دونوں باتیں کریں مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھالو"معصومہ کہتی " باہر کو بڑھی تو وجدان نے مسکراتے نفی میں سر ہلایا تو امبر بھی مسکرادی

بہت کھاتی ہے"وجدان نے معصومہ کے جانے کے بعد کہا تو امبر ہنس دی"

بس اب تم جلدی سے بلکل ٹھیک ہو جاو"وجدان نے کہا تو امبر نے سر ہلایا"

وجدان نے امبر کے چہرے پے اداسی محسوس کرلی تھی

بھای مجھے مما بابا بہت یاد آرہی ہے ''امبر نے نم آواز میں کہا تو وجدان نے ''
اسکے پاس بیٹھتے اپنے ساتھ لگایا

گڑیا صبر کرو اور مما بابا کے لیے دعا کرو یوں خود کو اور مجھے تکلیف نا دو ''
''وجدان نے کہا تو امبر آنکھوں میں آنسو لیے سر ہلا گی

وجدان سمجھ سکتا تھا آج وہ گھر آی ہے ایسی لے زیادہ اداس ہے بس سب کے ساتھ باتوں میں لگی تھی ورنہ چہرے پے اداسی وجدان ضرور محسوس کر سکتا تھا

معصومہ نے حبہ اور انیتا سے امبر کا پوچھا تھا کہ وہ کہاں تھی تو انہوں نے بتایا کہ امبر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور وہ کومے میں چلی گی تھی اور ہوش آیا ہے

راکب بھی آکر امبر سے مل چکا تھا رات کو وجدان نے امبر کو کھانا کھلایا تھا باقی سب نے بھی کھا چکے تھے

ابھی بھی وجدان امبر کے پاس بیٹھا تھا

معصومہ کمرے میں تھی کہ ایک سوچ کے تحت دوسرے کمرے میں گی اور دروازہ بند کرتی الماری کھولتی ایک تصویر نکل کر دیکھنے لگی

تصویر وہ اپنے ساتھ ہی لای تھی جس میں وجدان اور وہ خود تھی وجدان نے اسے اٹھایا ہوا تھا اور ہنس رہی تھی

"یہ وجی تو زرا بھی وجدان سے نہیں ملتے وجی کا اور وجدان کا فیس تو مجھے الگ لگ رہا اور نا ہی وہ وجی جیسے ہیں وجی تو مجھے کبھی نہیں ڈانٹتے تھے اور وجدان تو مجھے ڈانٹتے بھی ہیں" معصومہ تصویر ہاتھ میں پکڑے خود ہی سوچ رہی تھی

اسے وجدان اور وجی ایک جیسے بلکل نہیں لگ رہے تھے وہ لگتے بھی کیسے جب اس نے وجدان کو دیکھا تھا

اور اس کے پاس تصویر تھی اس میں وجدان پندرہ سال کا تھا اور اب وجدان ستائیس سال کا تھا اور وجدان تھوڑا بدل بھی چکا تھا معصومہ اسے کیسے پہچان پاتی

معصومہ نے وجدان سے ناراضگی کے بعد جب بھی کوی وجدان کی بات کرتا وہ وہاں سے اٹھ کر چلی جاتی

نا کبھی وجدان کے گھر آنے کے لیے راضی ہوی تھی چاہے فواد صاحب اور ثمرین بیگم کتنا ہی کہہ لیتے

اور ویسے بھی سب وجدان کو وجی ہی کہتے تھے پھر بعد میں وہ وجدان کو اس کے اصل نام سے پکارنے لگے

تو معصومہ وجدان کو دیکھتی بھی نہیں پھر وجدان بھی ان کے گھر آنا چھوڑ گیا

ابھی معصومہ سوچ ہی رہی تھی جب بالکونی سے آواز آی تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوی

جہاں سے بوس اندر آرہا تھا بالکونی کھولی تھی

آپ''معصومہ نے بوس کو دیکھتے کہا''

ہاں میں کہاں ہوتی ہو تم میں کل بھی آیا تھا اور پرسوں بھی تم کمرے میں''
نہیں تھی''بوس نے پوچھا

وہ آپ کو بتایا تو تھا شادی ہو گی ہے میری تو وجدان کے کمرے میں ہوتی''
ہوں''معصومہ نے کہا تو بوس نے اسے دیکھا

تم یہاں رہا کرو میں ہر روز صرف تمھارے لیے آتا ہوں اور تم ہوتی نہیں''
ہو''بوس نے معصومہ سے کہا تو معصومہ نے منہ بنایا

”مجھ سے نہیں آیا جاتا“ معصومہ نے منہ بناتے کہا اور پھر سے تصویر کو دیکھا

”یہ ہاتھ میں کیا ہے“ بوس نے معصومہ کے ہاتھ میں پکڑی تصویر کیطرف اشارہ کرتے کہا

”یہ وجی اور میری تصویر ہے مجھے لگا تھا کہ یہ وجی اور وجدان ایک ہیں اس لیے دیکھ رہی تھی لیکن یہ ایک نہیں الگ ہیں“ معصومہ نے کہا

”یہ وجی کون ہے“ بوس نے پوچھا

”یہ وہ دوست تھے مجھے بہت پیار کرتے تھے نا جانے کہاں چلے گے“ معصومہ نے اداس ہوتے کہا تو بوس سر ہلا گیا

اب آپ جاے مجھے کمرے میں جانا ہے‘‘معصومہ نے کہا’’

ٹھیک ہے جا رہا ہوں لیکن تم ہر روز آیا کرو اس کمرے میں سمجھی‘‘بوس’’ نے کہا

اوکے‘‘معصومہ نے کہا تو بوس باہر نکلتا گیا’’

♥♥♥♥

معصومہ تصویر رکھتی کمرے میں آی تو وجدان اسے کمرے سے نکلتا ملا

وجدان ابھی کمرے میں آیا تھا اور معصومہ کو نا پا کر اسے ہی دیکھنے جا رہا تھا

کہاں تھی تم‘‘ وجدان نے پوچھا’’

میں کہیں نہیں یہی تھی کمرے میں گی تھی‘‘معصومہ نے ساتھ والے’’
کمرے کی طرف اشارہ کرتے کہا

اچھا چلو آو رات ہو گی ہے سو جاے‘‘ وجدان نے کہتے معصومہ کا پکڑتے’’
اسے اندر کیا

اور دروازہ بند کرتے معصومہ کو اپنے بازوں میں اٹھاتا بیڈ کہ جانب بڑھا
معصومہ نے حیرت سے دیکھا

وجدان مجھے کیوں اٹھایا مجھے کون سا چوٹ لگی تھی یا میں بہت دور تھی جو’’
آپ مجھے اٹھا کر لا رہیں ہیں‘‘معصومہ نے وجدان کو دیکھتے منہ بناتے کہا

میرا دل کر رہا تھا اس لیے" وجدان نے کہتے معصومہ کو نرمی سے لٹاتے اس کے پاس بیٹھا تو معصومہ اسے دیکھنے لگی

وجدان نے مسکراتے اسکا ہاتھ تھامے اپنے ہونٹوں سے لگایا تو معصومہ کا چہرہ پل میں گلابی ہو گیا

معصومہ نے اٹھ کر بیٹھنا چاہا تو وجدان نے اسے کندھے سے تھامے دوبارہ لٹا دیا

"تمھیں پتہ ہے اسوقت میرا کیا دل کر رہا ہے" وجدان نے معصومہ کے سراپے کو دیکھتے ذو معنی انداز میں کہا

”کیا دل کر رہا ہے“ معصومہ نے پوچھا اسے وجدان کی نظروں سے نظریں ملا پانا مشکل ہو رہا تھا

”یہی کہ تمھیں پورا کا پورا کھا جاو“ وجدان نے ذو معنی انداز میں کہا

”وہ کیسے کھاے گے“ معصومہ نے پوچھا تو وجدان دھیمی مسکان ہونٹوں پے سجاے معصومہ پے جھکا تو معصومہ کا دل زرو سے دھڑکنے لگا

”ی یہ کیا کر رہے پ پیچھے ہٹیں“ معصومہ نے وجدان کو خود پے جھکتے دیکھ کر دھڑکتے دل سے کہا

اسے کھا سکتا ہوں'' وجدان نے دھیمی سی مسکان لبوں پے سجاتے کہتے '' ساتھ معصومہ کے ناک پے ہونٹ رکھتے دونوں گالوں پے شدت سے بوسہ دیا

معصومہ دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی وجدان نے پیچھے ہوتے ایک نظر معصومہ کے لبوں کو دیکھتا سیدھا ہو کر بیٹھا

معصومہ نے گہرہ سانس لیے چہرہ موڑتے اپنے دل پے ہاتھ رکھتی نارمل کرنے لگی

وجدان معصومہ کی پشت دیکھتا مسکراتے اٹھ کھڑا ہوا اور دوسری طرف سے آتے اسے اپنے حصار میں لے کر لیٹ گیا معصومہ بھی بنا کوی بات کیے سو چکی تھی

وجدان نے امبر کے لیے نرس گھر بلوالی تھی جو چوبیس گھنٹے اسکے ساتھ رہتی

❤❤❤❤❤❤❤❤

صبح سب ابھی ناشتہ کر کے بیٹھے ہی تھے کہ کیف آگیا راکب، صارم اور وجدان نے حیرت سے اسے دیکھا

انیتا، حبہ اور معصومہ تو امبر کے پاس گی تھی

کیف نے آتے سلام کیا تو سب نے سلام کا جواب دیا

تم صبح صبح خیر تو ہے" صارم نے پوچھا"

ہاں یار خیر ہے وہ امبر کا چیک اپ کرنے آیا تھا“ کیف نے کہا”

تجھے ضرورت نہیں تھی میں نرس کو رکھ چکا ہوں“ وجدان نے کہا”

ڈاکٹر کی بات الگا ہوتی ہے نرس ٹھیک سے چیک نہیں کر سکتی ہے“ کیف ” نے کہا

صارم، راکب اور وجدان اسے ہی دیکھ رہے تھے جواب صوفے پے بیٹھ گیا تھا

اچھا میں کوی ڈاکٹر کو بھی بلوا لیا کروں گا“ وجدان نے کہا”

کیوں دوسرا کیوں امبر کا خیال۔۔۔" ابھی کیف نے اتنا ہی کہا تھا کہ اسے احساس ہوا وہ غلط کہہ رہا ہے

"م میرا مطلب تھا کہ امبر پیچھے چار سال سے میری پیشنٹ تھی تو اب بھی میں ہی اسے دیکھوں گا" کیف نے گڑبڑاتے کہا راکب کے لب زرا سے مسکرائے تھے

"اچھا ٹھیک ہے" وجدان نے کہا تو کیف نے شکر کیا

"اب میں چیک کر لوں جا کر" کیف نے کہا تو وجدان نے سر ہلایا

"ہاں کر لو اوپر ہے کمرے میں حبہ، انیتا اور معصومہ بھی اسکے پاس ہے چلو آو" وجدان کہتا اٹھ کھڑا ہوا تو کیف بھی اسکے ساتھ اوپر کو بڑھا

کیف کل سے بے تاب ہو رہا تھا امبر کو دیکھنے کے لیے ایسی لیے صبح صبح ہی آ گیا تھا

کیف جیسے ہی کمرے میں گیا نظر سامنے ہی امبر پے گی تو بے چین دل کو قرار آ گیا

کیسی ہو اب طعبیت ٹھیک ہے" کیف نے چاروں کو سلام کرتے بعد میں" امبر سے پوچھا

جی اب تو ٹھیک ہوں" امبر نے کہا تو کہف سر ہلاتا امبر کے پاس بیٹھ کر اسکا" بی پی وغیرہ چیک کرنے لگا

وہ بات نہیں کر سکتا تھا لیکن اسکے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اس کے سامنے ہے

چیک اپ کر کے کیف ایک نظر امبر کو دیکھتا وجدان کے ساتھ باہر چلا گیا اب اسکا دل کو قرار پہنچ گیا تھا

🖤🖤🖤🖤

تم سب نے تیاری کرلی" وجدان نے صارم سے پوچھا"

صارم، حبہ، انیتا اور راکب کل واپس جا رہے تھے جس کے بارے میں معصومہ کو ابھی تک نہیں پتہ تھا

ہاں یار کرلی انشاءاللہ کل چلے جاے گے" صارم نے کہا"

راکب بھی وہی خاموشی سے بیٹھا تھا

ٹھیک ہے" وجدان نے سر ہلاتے کہا"

یار وجدان میں تو کہتا ہوں بتادیں معصومہ کو کہیں زیادہ ہی ناناراض" ہو جاے ہمارے جانے کا سن کر کل اور تجھے بھی پتہ ہے روے گی بھی بہت " صارم نے وجدان سے کہا

نہیں یار اگر ابھی بتایا تو بہت زیادہ ضد کرے گی جانے کے لیے کل جب تم" سب جاو گے تو تب میں اسے کیسی طرح منالوں گا" وجدان نے کہا

یار کیسے مانے گا" راکب نے کہا سب ہی فکر مند تھے معصومہ کے لیے"

”یار کیسی طرح مناہی لوں گا تم سب بے فکر ہو کر جاو ویسے یار کبھی کبھی تو مجھے یوں لگتا ہے جیسے کیسی چھوٹی بچی کو ٹریٹ کر رہا ہوں“ وجدان نے ہنس کے کہا تو راکب اور صارم بھی مسکرا دیے

”ویسے ایسی بچی کو کچھ دن پہلے تو ڈانٹ رہا تھا جیسے وہ حرکیتں کرتی ہے اور اب انہیں حرکتوں پے مسکرا رہا ہے کیا بات ہے“ صارم نے مسکراتے کہا تو وجدان بھی مسکرا دیا

”بس اب اسکی ہر ضد اور کوی بھی حرکت بری نہیں لگتی“ وجدان نے مسکراتے کہا

”اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے آمین“ صارم نے دل سے دعا دی تو راکب کے ساتھ وجدان نے بھی آمین کہا

رات کا وقت تھا جب امبر صدف بیگم سے موبائل پے باتیں کر رہی تھی
حبہ ابھی ہی اس کے پاس سے گی تھی

میرا بچہ کیسا ہے اب کوی درد تو نہیں ہوتا نا" صدف بیگم نے پیار بھرے "
لہجے میں کہا

نہیں خالہ جان بس کبھی کبھی اور میرا آپ سب سے ملنے کا بہت دل کر رہا "
ہے اور اب تو سب یہاں سے واپس بھی جا رہے ہیں" امبر نے اداس ہوتے
کہا اسے سب کے جانے کا پتہ تھا

میرے بچے دل تو میرا ابھی بہت ہے پر اب تم آنا کیونکہ ہم راکب اور انیتا کی ''
شادی کر رہے ہیں'' صدف بیگم نے کہا

کیاا اسچی راکب بھای اور انیتا کی شادی'' امبر نے خوشی سے اونچی آواز میں ''
کہااور باہر سے گزرتے راکب کا تو امبر کی آخری بات انیتا کی شادی پے ہی
دل ڈوبونے لگا

اانیتا کی شادی'' راکب کے لب پھڑ پھڑاے آنکھوں میں بے ساختہ نمی آی ''
تھی

جلدی سے سیڑھیاں اترتا ابھی باہر جاتا کہ سامنے اسے انیتا دیکھای دی

انیتا جو پانی لے کر اوپر جا رہی تھی راکب کو دیکھتے رو کی راکب کی نظروں سے نظریں ملی

تو انیتا راکب کی آنکھوں میں نمی دیکھتی رہ گی راکب جلدی سے انیتا کے سامنے جا کھڑا ہوا

"انیتا پلیز مجھے معاف کر دو یار تمھاری یہ بے رخی نہیں دیکھی جا رہی مجھ سے نہیں دیکھ سکتا تمھیں یوں تکلیف میں تم جو چاہو مجھے سزا دے لو پر یوں تو نا کرو" راکب نے کرب زدہ نم لہجے میں کہا تو ایک پل کو انیتا کے دل کو بھی کچھ ہوا

"پلیز مجھے جانے دیں کوی آ گیا یا صارم بھای آ گے تو اچھا نہیں ہو گا" انیتا کہتی راکب کی سائیڈ سے نکلتی تیزی سے اوپر بڑھ گی

خالہ جان جب میں ٹھیک ہو گی نا پھر کیجے گا مجھے بھی آنا ہے "امبر نے کہا"

"ہاں بیٹا ان شاءاللہ پھر ہی کریں گے اب جلدہ سے تم ٹھیک ہو جاو اور ابھی کیسی کو نا بتانا یہ بات راکب، انیتا یا حبہ، صارم کو ابھی نہیں پتہ ہے "صدف بیگم نے کہا

"اوکے خالہ جان "امبر نے ابھی اتنا ہی کہا جب انیتا کمرے میں داخل ہوتی دیکھی دی

انیتا امبر کے کمرے میں چلی آی وہ اسے کے ساتھ کل بھی سوی تھی اور آج بھی اسے کے پاس سونا تھا

امبر بھی انیتا کو دیکھتی اور باتیں کرنے لگی تھی

یہ مجھے کیا ہوا گیا تھا راکب کی آنکھوں میں نمی دیکھتے مجھے عجیب کیوں لگا''

''انیتا دل میں سوچنے لگی اسے راکب کو یوں دیکھ کر اچھا نہیں لگا تھا

انیتا سر جھٹکتی امبر کی طرف متوجہ ہوی

♥♥♥♥

راکب انیتا کو جاتا دیکھنے لگا اور پھر دل ایک دم گھوٹنے لگا تو گارڈن میں آگیا

کیوں ہوا وہ سب اب کیا کروا گر انیتا کبھی معاف نا کیا تو''راکب نے دل''

میں کرب سے سوچا

نہیں میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوگا‘‘ راکب نے خود کو تسلی دی تھی ’’

کافی دیر وہ وہی بیٹھا رہا تھا اندر جانے کا اسکا دل نہیں کر رہا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

صارم آپ‘‘ حبہ نے صارم کو دیکھتے کہا جو کمرے میں داخل ہوتا حبہ کو ’’
مسکراتے دیکھ رہا تھا

ہاں میری جان‘‘ صارم نے کہتے دروازہ بند کرتے بیڈ پے حبہ کے ساتھ ’’
بیٹھا حبہ مسکرادی

”میں نے سوچ لیا ہے میں یہاں سے جاتے ہی رخصتی کا کہہ رہا ہوں اب بس بہت ہوئی تم سے دوری“ صارم نے کہتے حبہ کے چہرے کو ماتھے پہ ہونٹ رکھے تو حبہ بھی آنکھیں موند گی

صارم نے پیچھے ہوتے حبہ کا سرخ چہرہ دیکھتے اسے اپنے ساتھ لگاتا پیچھے ٹیک لگا گیا

”ویسے صارم معصومہ ہم سے بہت ناراض ہو گی“ حبہ نے کہا

”ہاں میری جان یہ تو ہے پر ہم اب کیا کریں وجدان نے بتانے بھی نہیں دیا لیکن مجھے امید ہے وجدان خود اسے منا لے گا“ صارم نے کہا تو حبہ سر ہلا گی

جی دیکھا آپ نے وجدان بھای کیسے معصومہ کی ناراضگی کو ایک منٹ "برداشت نہیں کرتے تب ہی منانے لگ جاتے ہیں" حبہ نے کہا تو صارم مسکرادیا

ہاں یہ تو ہے اچھا آج تو رات تک میں تم سے باتیں کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں" گھر جا کر تو پتہ نہیں کب اسے موقع ملے جب تک رخصتی نہیں ہوتی تب تک تو ناممکن ہے" صارم نے آخر میں افسردہ ہوتے ہیں تو حبہ مسکرادی

تو آپ رخصتی کے بعد کرلیا کیجے گا نا" حبہ نے کہا تو صارم نے حبہ کو بالوں "سے تھامے اسکا چہرہ اوپر اٹھاتے اپنے چہرے کے قریب کیا

نا میری جان تب تو میں ایک بات بھی نا کرو صرف تم سے پیار کروں گا"

"صارم نے حبہ کو گہری نظروں سے دیکھتے ذو معنی کہا تو حبہ شرم و حیا سے پلکیں گرا گی

صارم نے مسکراتے حبہ کے آنکھوں پے بوسہ دیتے اسے یونہی اپنے حصار میں لیتا بیٹھ کر باتیں کرنے لگا

💖💖💖💖

سب ناشتے سے فراغ ہوے تو معصومہ، حبہ اور انیتا امبر کے پاس چلی گی

اور وجدان، راکب، صارم وہی لاونج میں بیٹھ گے

تو تیار ہو جانے کے لیے'' وجدان نے راکب اور صارم کو دیکھتے کہا''

ہاں ہم تو تیار ہے لیکن تم بھی تیار ہو جاو معصومہ کو منانے کے لیے''
''راکب نے زرا مسکرا کے کہا صارم بھی مسکرادیا تو وجدان نے گھور کو دیکھا
پھر خود ہی مسکرادیا

ہاں یار اس دفعہ تو پتہ نہیں کتنا ناراض ہو گی'' وجدان نے مسکرا کے کہا تو''
صارم اور راکب بھی زرا مسکرادیے

اچھا میں امبر کو دیکھ لو'' وجدان کہتا اوپر کو بڑھا تو صارم اور راکب وہی بیٹھ''
کر باتیں کرنے لگے

❤❤❤❤

اسوقت شام ہو چکی تھی سورج ڈھل چکا تھا سب ہی لاونج میں جانے کے لیے تیار کھڑے تھے

معصومہ اپنے کمرے میں تھی وجدان امبر کو بھی لاونج میں لے آیا

یہ راکب کہاں ہے" وجدان نے راکب کو نا پا کر پوچھا"

کمرے میں ہو گا آیا نہیں ابھی" صارم نے کہا"

اچھا میں لے کر آتا ہوں" وجدان کہتا راکب کے کمرے کی طرف بڑھا تو" صارم امبر اور اسکے ساتھ بیٹھیں حبہ اور انیتا کی طرف متوجہ ہوا

وجدان کمرے میں گیا تو اسے راکب سامنے بیڈ پے پاوں نیچے کیے چہرہ
جھکاے بیٹھا ملا

کیا ہوا جانے کا ارادہ نہیں ہے تمھارا" وجدان نے پاس آتے کہا تو راکب"
نے چہرہ اوپر اٹھا کر وجدان کو دیکھا

وجدان راکب کی سرخ آنکھیں اور چہرے پے چھاے کرب کو دیکھ کر لب
سختی سے بند کر گیا

کیا ہو گیا ہے تجھے راکب اسے تو مسلے کا کوی حل نہیں ہے" وجدان نے"
راکب کے کندھے پے ہاتھ رکھتے کہا تو راکب کھڑا ہوتا وجدان کے گلے لگا گیا

ایک وجدان کو ہی تو پتہ تھا راکب کا دکھ اور کون جانتا تھا اور نا ہی کیسی کو وہ کچھ بتا سکتا تھا قہ بہت مشکل سے سب کے سامنے خود کو نارمل ظاہر کر رہا تھا

”یار انیتا مجھے معاف نہیں کر رہی میں کیا کرو اور اگر اسکی شادی کیسی اور سے ہو گی تو میں مر جاوگا“ راکب نے تکلیف سے کہا

”پاگل ہے راکب خبردار جو مرنے کی بات کی سمجھے، کچھ نہیں ہو گا مان جاے گی انیتا“ وجدان نے کہا تو راکب نے نفی میں سر ہلایا

”نہیں مانے گی میں نے بہت کوشش کی ہے وہ مجھے معاف نہیں کر رہی یار میں کیا کرو اور میں اس کو کیسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا“ راکب نے کرب سے کہا

وہ کل رات کا کچھ زیادہ ہی پریشان تھا تکلیف میں تھا

”اچھا بعد میں بات کرو گا انیتا سے ابھی چل تو سب انتظار کر رہیں باہر
“وجدان نے کہا

تو راکب گہرا سانس لیتے خود کو نارمل کرتے سر ہلایا تو وجدان بھی خاموشی
سے باہر چلا گیا

تو راکب بھی اسکے ساتھ باہر نکلا ملازم ان کے بیگز گاڑیوں میں رکھ چکے تھے

”صارم بھای آپ کب شادی کر رہیں ہیں“امبر نے صارم سے پوچھا اسے
خیال آیا تھا کہ راکب کی ہو رہی ہے تو صارم کی کیوں نہیں

امبر سے ابھی تک صارم اور حبہ کے نکاح کی بات نہیں ہوی تھی اب اسکے دماغ میں آیا تو پوچھنے لگی

گڑیا میں نے لڑکی دیکھ رکھی ہے بلکہ اسنے نام بھی کرلی ہے'' صارم نے مسکراتے کہا تو امبر نے کنفیوز ہوتے دیکھا انیتا اور حبہ بھی مسکرادی

کیا مطلب بھای کون ہے نام کیسے کرلیا'' امبر نے ایک ساتھ ہی سب پوچھ لیا

وہ حبہ ہے گڑیا میرا اور حبہ کا نکاح ہوگیا ہے'' صارم نے مسکراتے کہا''

کیا سچ میں لیکن آپ سب نے مجھے بتایا نہیں ''امبر نے سب تینوں کو دیکھتے ''
کہا

یاد نہیں رہا امبر '' حبہ نے کہا تو امبر نے منہ بنایا ''

کیا ہوا امبر '' انیتا نے پوچھا ''

میں بھای اور حبہ آپی کی شادی نہیں دیکھ سکی '' امبر نے اداس ہوتے کہا ''

ابھی شادی نہیں ہوی نکاح ہوا ہے اب تم جلدی سے ٹھیک ہو جاو تو ہم ''
شادی کر لیں '' صارم نے کہا تو امبر خوش ہو گی

سچ بس میں جلدی ٹھیک ہو جاؤ گی اب آپ تب ہی کیجیے گا میں ضرور آؤ گی‘‘ امبر نے خوش ہوتے کہا تو وہ تینوں بھی مسکرا دیے

ضرور انشاءاللہ‘‘ صارم نے مسکراتے کہا’’

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ وجدان اور راکب بھی آ گئے

راکب اور وجدان دونوں باہر آے تو راکب کی نظر انیتا پے گی انیتا نے بھی ایک نظر دیکھتے نظریں دوسری طرف کر لی

انیتا دیکھ چکی تھی راکب سرخ آنکھیں اور چہرے پے چھایا کرب

راکب بھی انیتا کے یوں دیکھنے پے لب آپس میں سختی سے بند کر گیا

وجدان اور راکب کے آتے ہی اسی وقت معصومہ بھی نیچے آتی دیکھای دی

معصومہ نے سب کو یوں تیار کھڑا اور حبہ کے ہاتھ میں پرس حیرت سے دیکھا

"حبہ آپی آپ سب کہیں جا رہیں مجھے نہیں بتایا" معصومہ نے انکے پاس آتے منہ پھلا کر کہا تو سب ہی اسکی طرف متوجہ ہوے

سب ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کہ کون بتاے اب معصومہ کو آخر کار وجدان خود ہی بول پڑا

"سب جا رہے ہیں واپس معصومہ" وجدان کے کہنے کی دیر تھی معصومہ کی آنکھوں میں نمی آنے لگی

"کیوں مجھے نہیں پتہ آپ سب کیوں جا رہیں اور مجھے بتایا نہیں"، معصومہ کی آنکھوں میں تو سب کا جانے کا سنتے ہی آنسو آ گے تھے آواز میں پل میں نمی آئی تھی

"معصومہ میری جان اب ہم نے جانا تو تھا ہی نا اور اب امبر بھی ہے تم دونوں خوب باتیں کیا کرنا" حبہ نے پیار سے کہا لیکن معصومہ کو بھی جانا تھا

"آپ سب نے بتایا بھی نہیں ایسی لیے نا مجھے ساتھ نہیں لے کر جانا چاہتے تھے میں جاوگی آپ کے ساتھ، آج میں بھی جاوگی ابھی اپنا بیگ لے کر آتی ہوں"، معصومہ کہتی اوپر کو جاتی

کہ وجدان نے اس کے قریب آتے اسے بازو سے تھاما معصومہ وجدان کے یوں پکڑنے پے وجدان کو دیکھنے آی

سب ہی بے حد پریشان ہو رہے تھے معصومہ کے لیے وہ تو چاہتے تھے کہ معصومہ کو بتایں لیکن وجدان ہی نا مانا

کیف جو سب کا جانے کا سنتے آیا تھا اندر آتا صارم اور راکب کے پاس کھڑا ہوتا ایک نظر امبر کو دیکھنے کے بعد خاموشی سے وجدان اور معصومہ کو باقی سب کی طرح دیکھنے لگا

"معصومہ اب تمھارا گھر یہی ہے تو تم اب کہیں نہیں جاو اور یوں رونا بند کرو ہم جائیں گے نا سب کے پاس" وجدان نے معصومہ کے آنسو دیکھتے نرمی سے کہا

آپ ہی مجھے جانے نہیں دیتے ماموں کے ساتھ بھی نہیں جانے دیا اور اب" بھی نہیں جانے دے رہے تھے"معصومہ نے آنکھوں آنسو اور آواز میں نمی لائے وجدان کو دیکھتے کہا

"معصومہ کیوں جانے کی ایسے ضد کر رہی ہو میں کہہ رہا ہوں نا ہم جائے گے اور وہ سب بھی آتے رہے گے"وجدان نے پھر سے نرمی سے کہا

تو معصومہ کی آنکھوں میں اور آنسو آنے لگے وجدان نے ابھی بھی معصومہ کا بازو تھاما ہوا تھا

کیسی نے مجھے بتایا نہیں اور آپ نے مجھے جان بوجھ کر نہیں بتایا سب "
کے لیے جانے کا چھوڑیں مجھے میں نے سب کے ساتھ جانا ہے" معصومہ نے
روتے ہوے کہا

اب اسے وجدان پے اور باقی سب پے غصہ بھی آ رہا تھا کہ اسے بتایا نہیں

تم سب نکلو فلائی ٹ کا ٹائی م ہونے والا ہے" وجدان نے کہا"

چھوڑے مجھے آپ سے کوی بات نہیں کرنی" معصومہ نے کہتے خود کو "
چھڑانے کی کوشش کرتے وجدان کے سینے پے مکے ما*رنا شروع کر دیے

سب نے حیرت سے دیکھا تھا ساتھ زرا مسکرا بھی دیے امبر تو خود اپنے بھای
اور بھابھی کو حیرت سے دیکھ رہی تھی

کیف کو تو اپنے دوست کو یوں دیکھ کر خود مزا آرہا تھا

ہاں اگر وجدان کی جگہ کوی اور ہوتا تو ضرور معصومہ کے یوں سب کے سامنے مارنے پے شاید اسے سے بہت لڑاتا ڈانٹتا

لیکن وجدان خاموشی اسکی مار کھا رہا تھا وجدان نے سب کے مسکرانے پے گھور کر دیکھا

آخرکار معصومہ تھک ہار کر خود ہی وجدان کے سینے پے سر کر رونے لگی سب کی مسکراہٹ اور گہری ہوی تھی

وجدان خود بھی سب کے سامنے معصومہ کے یوں سینے سے لگنے پے بھکلا ہی گیا تھا پر وہ اسے دور بھی نہیں کر سکتا تھا

اچھا اب مل لو نا ہم سے پھر ہی ہم جائے گے" صارم نے کہا تو معصومہ نے" وجدان کے سینے سے سر اٹھاتے دیکھا

وجدان نے نرمی سے تھاما ہوا معصومہ کا بازو چھوڑا تو حبہ اور انیتا خود ہی پاس آتی معصومہ کے گلے لگ گی

لیکن معصومہ کوری ایکٹ نہیں کر رہی تھی بس روئے جا رہی تھی اسے پتہ تھا اب کیسی نے لے کر نہیں جانا

اور خاص طور پے وجدان نے اسے نہیں جانے دینا صارم اور راکب نے بھی پاس آتے اسکے سر پے ہاتھ رکھا تھا

چلو میں چھوڑ کر آتا ہوں تم سب کو" وجدان نے روتی ہوی معصومہ کو" دیکھتے سب سے کہا

نہیں تو معصومہ کو دیکھ ہم چلیں جاے گے" صارم نے مسکراتے کہا ساتھ" ایک نظر معصومہ اور حبہ انیتا کو دیکھا جو اسے چپ کراونی کی ناکام کوشش کر رہی تھی

صارم کے کہنے لیپے وجدان بھی خاموش ہو گیا وہ تو خود معصومہ کو روتا ہوا ایک منٹ بھی چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا

وجدان اور کیف، صارم اور راکب سے ملنے لگے حبہ اور انیتا معصومہ کو خاموش کروا رہی تھی

وہ سب کو جاتا دیکھ کر روتی ہوی اوپر کو بڑھ گی سب ہی پریشانی سے دیکھنے لگے وجدان خود گہرا سانس لے کر رہ گیا

حبہ اور انیتا امبر سے ملتی راکب اور صارم کے ساتھ باہر نکلی وجدان اور کیف ان کے ساتھ باہر تک آے

صارم، حبہ اور راکب، انیتا گاڑیوں میں بیٹھے تو وجدان اور کیف اندر کو بڑھ گے

چل اب بھابھی کو منانے لگ جا'' کیف نے وجدان کو دیکھتے مسکراتے کہا تو''
وجدان گھور کر رہ گیا

یار سچ میں پتہ نہیں کیسے مانے گی'' وجدان نے پریشانی سے کہا تو کیف اپنی''
مسکراہٹ روک گیا ساتھ وجدان کے ساتھ لاونج میں داخل ہوا

چلو امبر گڑیا تمھیں کمرے میں چھوڑ دوں'' وجدان نے امبر کو دیکھتے کہا تو''
امبر نے منہ بنایا نرس ابھی تھوڑی دیر کے لیے چھٹی لے کر گی تھی

کیف کو امبر اسے منہ بناتی اچھی لگ رہی تھی اس کا دل تو کر رہا تھا کہ وہ امبر
سے باتیں کریں لیکن اب اسے وہ کر بھی نہیں سکتا تھا

بھای پلیز ابھی میرا کمرے میں جانے کو دل نہیں کر رہا آپ جاے بھابھی کو"
منائی یں پھر مجھے چھوڑ دیجے گا"امبر نے کہا تو وجدان سر ہلا گیا اسے پتہ تھا
کمرے میں بھی وہ تنگ آجاتی ہو گی

پر تم اکیلی کیا کرو گی"وجدان نے کہا جانتا تھا معصومہ کو مناتے مناتے اسکا"
نا جانے کتنا وقت لگ جاتا

وہ کیف بھای ہیں نا یہ مجھ سے باتیں کر لیں گے ہسپتال میں بھی تو کرتے"
تھے"امبر نے کہا

تو وجدان نے کیف کی طرف دیکھا کیف تو امبر کے یوں کہنے پے گڑ بڑا گیا تھا

امبر نے تو ایک عام سی بات کی تھی لیکن کیف کو عجیب سا لگا تھا نا جانے وجدان کیا سوچے گا کیا کہے گا

"اچھا ٹھیک ہے کیف جب تک میں نہیں آتا امبر کے پاس رہنا" وجدان نے کہا کیف کے تو جیسے دل کی خواہش پوری ہو گی

"ہاں ٹھیک ہے میں یہی ہوں تم جاو بھابھی کو منالو" کیف کہتا امبر کے سامنے والے صوفے پے جا بیٹھا تو وجدان سر ہلاتا اوپر کو بڑھ گیا

وجدان کو کیف کی عادت کا پتہ تھا اس پے یقین تھا اس لیے تو امبر کا خیال ہسپتال میں ڈاکٹر ہونے علاوہ بھی کیف رکھتا تھا وجدان کو جب کوی ضروری کام ہوتا اور وہ جا نا سکتا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

وجدان کے جاتے کیف پوری طرح امبر کیطرف متوجہ ہوا

"کیسی ہو اب" کیف نے نرم مسکراہٹ ہونٹوں پے سجاتے امبر ہوے پوچھا

"میں اب ٹھیک ہوں بس اب جلدی سے اپنے پاوں پے کھڑی ہو جاو تو ہے" امبر نے کہا

"انشاءاللہ دیکھنا کچھ دنوں تک مکمل کھڑی ہو جاو گی بس تم نے ہمت رکھنی ہے" کیف نے کہا تو امبر مسکراتی سر ہلا گی

اچھا ویسے آپ ہسپتال کب جاتے ہی اور مریضوں کو کب چیک کرتے ہیں" "امبر نے کیف سے کہا تو اسے سوالیہ دیکھنے لگا

کیا مطلب" "کیف نے پوچھا"

یہی کہ آپ ہسپتال میں جب میں تھی تب ہر وقت میرے پاس بیٹھ جاتے تھے اور اب ہمارے گھر آجاتے ہیں تو آپ مریض کب دیکھتے ہیں" "امبر نے کہا

تم سے نظر ہٹے تو ہی کیسی مریض کو دیکھو گا" "کیف نے خود سے بڑبڑاتے ہوے کہا

کیا کہا آپ نے" "امبر کو لگا جیسے کیف نے کچھ کہا ہو تو پوچھنے لگی"

نہیں تو اور اچھا کیا کرتی ہو سارا دن ‘‘ کیف نے جلدی سے کہا ’’

کچھ نہیں پہلے تو انیتا اور حبہ آپی تھی تو ان سے باتیں کرتی تھی اب معصومہ ’’ بھابھی ہے اور بھای ‘‘ امبر نے کہا تو کیف مسکراتا سر ہلاتا امیر سے باتیں کرنے لگا

امبر کے لیے فیزیو تھراپی کے لیے ہر روز ڈاکٹر نے آنا تھا آج پہلے دن آی تھی وجدان چاہتا تھا کہ وہ اپنے پاوں پے جلد سے جلد کھڑی ہو

💖💖💖💖

وجدان اپنے کمرے میں گیا تو سامنے ہی اسے معصومہ اسے بیڈ پے لیٹی ہی روتی ملی

وجدان گہرا سانس لیتا کمرے کا دروازہ بند کرتا اسکے قریب آتے بیڈ پے پاس ہی بیٹھتا معصومہ کا ہاتھ تھاما

معصومہ نے اپنا ہاتھ وجدان کی گرفت سے چھڑانا چاہا لیکن وجدان نے نا چھوڑا آخر تھک ہار کر خود ہی خاموشی سے رونے لگی

معصومہ میری جان اسے رو رو کے تم بیمار ہو جاو گی میں کہہ تو چکا ہوں کے" ہم جاے گے تو کیوں رو رہی ہو" وجدان نے معصومہ کے بالوں میں دوسرا ہاتھ پھیرتے کہا تو معصومہ سر جھٹکتی اٹھ بیٹھی

تو آج کیوں نہیں جانے دیا پلیز نا ابھی لے جاے نا ابھی تو سب یہی ہو گے""" معصومہ نے پھر سے روتے کہا

”اچھا نا میری جان بس کچھ دنوں تک جاے گے پر آج نہیں“ وجدان نے پھر سے نرمی سے کہا تو معصومہ نے غصے سے وجدان کی نرم گرفت ہاتھ سے چھڑاتے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوی

”مجھے آپ سے کوی بات نہیں کرنی مجھے پتہ ہے بس آپ مجھے اسے جان بوجھ کر کہہ رہے ہیں مجھے آپ کے پاس نہیں رہنا“ معصومہ کہتی قدم باہر کو بڑھاے تو وجدان جلدی سے معصومہ کی طرف بڑھا

”معصومہ میری جان بات تو سنو“ وجدان جلدی سے معصومہ کے پاس آتا اسکا ہاتھ تھامتا کہ معصومہ نے وجدان کو دیکھتے جلدی سے پیچھے ہوی

خبردار جو مجھے کچھ کہا ورنہ میں آپ سے کبھی بات نہیں کروگی ''معصومہ نے غصے سے کہا وجدان نے تو حیرت سے معصومہ کا غصہ دیکھا اسے لگا تھا کچھ روٹھنے کے بعد مان جائے گی پر اتنا غصہ اس نے سوچا نا تھا

معصومہ روتی کمرے سے بھاگتی باہر نکلی تو وجدان بھی اسکے پیچھے نکلا لیکن معصومہ بھاگتی ہوی ساتھ والے میں جاتی دروازہ بند کر گی

وجدان نے دانت پیستے کمرے کے دروازہ دیکھا

اس کمرے کو تو میں ہمشہ کے لیے بند کر دوں گا'' وجدان نے دروازے کو گھورتے ہوے سوچا

معصومہ دروازہ کھولو دیکھواے مجھے پریشان تو نا کرو" وجدان نے دروازہ ناک کرتے کہا لیکن اندر معصومہ روتی ہوی بیڈ پے بیٹھ گی

"معصومہ میری جان دروازہ کھولو" وجدان نے کمرے کا دروازہ ناک کرتے تیسری بار معصومہ کو آواز دی

"جائیں یہاں سے، نہیں ہوں میں آپ کی جان" اندر سے معصومہ کی نم آواز آی تو وجدان گہرا سانس لیتا ایک دفعہ اسے یونہی چھوڑ کر نیچے آگیا

نیچے آیا تو امبر اور کیف اسکی طرف متوجہ ہوے

"کیا ہوا ابھی مانی نہیں" کیف نے پوچھا

نہیں مانی یار" وجدان نے بے بسی سے کہا تو کیف وجدان کی بے بس شکل "
دیکھ کر اپنی ہنسی مشکل سے روکی

امبر گڑیا یہاں بیٹھے تھک جاو گی آو کمرے میں چھوڑ دوں" وجدان نے "
امبر سے کہا

جی بھای چھوڑ دیں" امبر نے کہا تو کیف بھی اٹھ کھڑا ہوا "

چلو اب میں بھی چلتا ہوں تم بھی بھابھی کو مناو" کیف نے کھڑے ہوتے "
مسکراتے کہا تو وجدان گھور کر رہ گیا

اوکے کل ملتے ہیں" وجدان نے کہا "

کیف بھی ایک نظر امبر کو دیکھتے باہر کو چل دیا

تو وجدان بھی امبر کو اوپر کو لے کر بڑھا امبر کو کمرے میں لے جاتے اسے آرام سے بیڈ پے بیٹھاتے خود بھی وہی بیٹھ گیا

بھای آپ جائیں بھابھی کو منائیں وہ بچاری رو رہی ہو گی" امبر نے کہا"

جاتا ہوں تمھاری بھابھی کو منانے پہلے تو اسکے لیے اسکا فیورٹ بنواتا ہوں" پھر جا کر مناوں گا" وجدان نے کہا تو امبر مسکرا دی

ابھی وجدان جا ہی رہا تھا کہ نرس بھی آ گی

تو وجدان اسے ہدایت دیتا باہر چلا گیا

پھر کچھ دیر بعد دوبارہ امبر کے پاس کر آ بیٹھا

جب تک سب بن نہیں جاتا اسکا کوی ارادہ نہیں معصومہ کے پاس جانے کا

لیکن دل بے حد چین ہو رہا تھا دل تو کر رہا ابھی چلا جاے پر معصومہ نے تو یوں بات بھی نہیں کرنی تھی

❤❤❤❤

معصومہ روتے ہوے سو گی تھی اب اسکی آنکھ کھولی تو نظر گھڑی پے گی جہاں رات کے آٹھ بج رہے تھے

معصومہ ٹائم دیکھتی ہوئی اٹھ بیٹھی آنکھوں میں پھر سے نمی اتری تھی

ابھی وہ اٹھ کر منہ دھوتی کہ بلکونی سے آواز آنے پے معصومہ اس طرف متوجہ ہوئی

جہاں سے بوس اندر آرہا تھا

کیا ہوا تمھیں تم رو رہی ہو"بوس نے آتے ہی پریشانی سے پوچھا"

اس کا دل معصومہ کو یوں دیکھ کر بے چین ہونے لگا تھا

”وہ کھڑوس نے مجھے نہیں جانے دیا سب چلے گے مجھے چھوڑ کو وہ کھڑوس چاہتیں ہیں کہ میں ہیمشہ یہی رہوں پر مجھے سب کے ساتھ جانا تھا اور کھڑوس کو کیسی نے کچھ کہا بھی نہیں“ معصومہ نے روتے کہا

”کیا مسلہ ہے اسے کیوں تمھیں رولاتا ہے اسے تو میں آج اچھے سے پوچھتا ہوں“ بوس نے تھوڑا غصے سے کہا

ساتھ معصومہ کے بیڈ کے پاس کرسی رکھتے بیٹھ گیا

”آپ کیا کہیں گے انہیں اور اگر وہ مجھ سے ناراض ہو گے کہ آپ یہاں آتے ہیں اور مجھے بتایا نہیں تو میں کیسے مناو گی“ معصومہ نے پریشانی سے کہا

ایک دوا سے مارو گا تو اس کی عقل ٹکانے آجائے گی اور اگر تمھیں ڈر ہے "میرے یہاں آنے کا پتہ اسے نا چل جائے اور وہ تم سے ناراض نا ہو جائے تو تم کیوں فکر رہی اسکی ویسے بھی اس نے بھی تو تمھاری بات نہیں مانی تمھیں ناراض کیا ہے" بوس نے کہا

"نہیں انہیں مارئیے گا نہیں اب اتنے بھی برے نہیں وہ اور اسے تو انہیں درد ہو گا" معصومہ نے وجدان کی فکر کرتے کہا آنسو بھی تھم گے تھے بوس سے باتیں کرتے ہوے

معصومہ کے کہنے پے بوس نے گھور کر دیکھا

تو پھر اس سے ناراض کیوں ہوا گر اسکی اتنی ہی فکر ہے" بوس نے کہا"

ناراض تو اس لیے ہوں میں کیونکہ انہوں نے مجھے جانے نہیں دیا لیکن اسکا مطلب یہ نہیں میں انہیں مارنے کا کہوں"معصومہ نے کہا

"اچھا ٹھیک ہے ابھی مجھے جانا ہے میں پھر آوگا اور اب رونا نہیں ٹھیک ہے ورنہ تمھارے شوہر کو تو میں دیکھ لوں گا اگر اس نے تمھیں اب رولایا"بوس نے کھڑے ہوتے کہا

"اچھا آپ جاے اور کھڑوس کو کچھ مت کہیے گا آپ"معصومہ نے کہا تو بوس سر ہلا گیا

"ٹھیک ہے جو تم کہو وہی کرو گا اب میں چلتا ہوں"بوس کہتا بالکونی سے نکلتا گیا

تو معصومہ منہ بناتے وہی بیٹھ رہی

اب یہ کھڑوس آے کیوں نہیں منانے مجھے تو بھوک بھی لگ رہی ہے کیا" پتہ میرے سوتے ہوے آے اور اب میں نے کھولا نہیں اس لیے نا آے ہاے میں کیا کرو اب "معصومہ خود سے ہی سوال جواب کر رہی تھی

❤❤❤❤❤

دو گھنٹے بعد راکب، صارم، حبہ اور انیتا گھر پہنچ گے تھے

سب سے مل کر سب کچھ دیر کے لیے اپنے کمروں میں چلے گے

ثاقب صاحب اور شگفتہ بیگم کا صارم سے بات کرنے کا ارادہ تھا کہ وہ بھی اپنی بہن کے لیے فاصلہ کرے

اور ادھر فیصل صاحب اور صدف بیگم بھی راکب سے بات کے کا سوچ رہے تھے

لیکن ابھی بزنس کی وجہ سے ثاقب صاحب اور فیصل صاحب کو کچھ دن تک کہیں جانا تھا

اس لیے انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ واپس آکر وہ بات کریں گے

اور پھر صارم اور حبہ کی شادی کی تاریخ بھی ساتھ ہی رکھ دیں گے سب کو یہی مناسب لگا تھا

راکب کمرے سے آیا تو اسے لاونج میں انیتا دیکھای دی جو چاے پی رہی تھی راکب خود بھی چاے پینے ہی آیا تھا

اس کا خود بننے کا دل نہیں کر رہا تھا لیکن وہاں کیسی کو نا پا کر وہ خاموشی سے کمرے میں واپس جاتا کہ حبہ آتی دیکھای دی

حبہ کیا تم ایک کپ چاے بنا دو گی" راکب نے حبہ سے کہا"

جی بھای بناتی ہوں میں ویسے بھی اپنے لیے اور صارم کے لیے بنانے لگی" تھی آپ بیٹھے میں لے کر آتی ہوں" حبہ کہتی کچن میں جاتی کہ راکب بول پڑا

میں کمرے میں جا رہا ہوں وہی دے جانا" راکب کہتا کمرے میں چلا گیا تو" حبہ بھی خاموشی سے سر ہلاتی کچن چلی گی

انیتا بھی راکب کو دیکھتی اور اس کی بات سنتی خاموشی سے چائے پینے لگی

کچھ دیر بعد حبہ چائے راکب دے کر آتی خود انیتا کے ساتھ آکر بیٹھ گی

انیتا کیا تمھارے اور راکب بھای کے درمیان کوی بات ہوی ہے" حبہ نے انیتا سے کہا تو انیتا نے حبہ کو دیکھتے پھر سے نظریں دوسری طرف کی وہ اب کیا کہتی

نہیں تو ایسی کوی بات نہیں ہے" انیتا نے کہا"

اچھا شاید ویسے ہی مجھے لگ رہا ہے" حبہ نے کہا"

اب وہ بتانا نہیں چاہتی تھی تو حبہ اسے مجبور نہیں کرنا چاہتی تھی 💖💖💖💖

وجدان معصومہ کا فیورٹ کھانا بنوا کر امبر کو کھلا کر اب معصومہ کے پاس آیا تھا

امبر کو میڈیسن دینی تھی ایسی لیے پہلے اسے جلدی کھلایا تھا امبر کے لیے پرہیزی کھانا بنتا تھا

معصومہ دروازہ کھولو دیکھو کتنا ٹائم ہو گیا اور آکر کھانا کھاو" وجدان نے " پیار بھرے لہجے میں پکارا

تو معصومہ جلدی سے بیڈ سے اٹھتی دروازے کے پاس آئی

اسے بھوک لگ رہی تھی اور وہ اب کیسے نا کھاتی

دروازہ کھولا تو وجدان سامنے کھانا لے کر کھڑا تھا معصومہ دروازہ کھول کر جا کر دوبارہ بیڈ پے بیٹھ گی

وجدان مسکراتا اندر آیا پہلے بھی تو اسے ہی ناراضگی جتاتی تھی

وجدان دروازہ بند کرتا معصومہ کے سامنے جا بیٹھا

لیکن معصومہ کے رو رو کر سوجی آنکھیں دیکھتا سختی سے لب آپس میں بند کر گیا

وجدان کو معصومہ کو یوں دیکھ کر تکلیف محسوس ہو رہی تھی

”دیکھو کیا حال کر لیا ہے رو رو کر آنکھیں دیکھو کیا ہو گی ہے میری جان ایسے خود کو کیوں تکلیف دے رہی ہو اور مجھے بھی ساتھ دے رہی ہو“ وجدان نے کہتے معصومہ کی پلکوں پے دوبارہ آی نمی کو اپنی انگلی کی پور سے صاف کیا

”تو آپ نے ہی مجھے رولایا ہے“ معصومہ نے نم آواز میں کہا تو وجدان دیکھنے لگا

”میں پہلے بھی آیا تھا دروازہ کیوں نہیں کھولا“ وجدان نے کہتے ساتھ معصومہ کے بیکھرے بال ہاتھ بڑھاتے پیچھے کیے

”میں سو گی تھی ان لیے“ معصومہ نے بتایا

"اچھا اب جلدی سے منہ ہاتھ دھو کر آو پھر میں اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتا ہوں دیکھو سب تمھارا فیورٹ ہے" وجدان نے پیار سے کہا

"او کے کھا لیتی ہوں ورنہ میں آپ سے ابھی بھی ناراض ہوں" معصومہ منہ بنا کر کہتی بیڈ سے کھڑی ہوی تو وجدان زرا سا مسکرا دیا

"ٹھیک ہے ابھی ناراضگی بھی ختم کر دوں گا پہلے کھانا کھاو" وجدان نے کہا تو معصومہ باتھ روم کی جانب بڑھ گی

منہ ہاتھ دھو کر آی تو وجدان نے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا

اور اب کھانا کھلا کر وجدان نے ٹرے سائیڈ پے رکھتے

معصومہ کے ہاتھ تھامے تو معصومہ ناراضگی سے وجدان کو دیکھنے لگی

"تو اب میری جان کیسے مانے گی جو تم کہو گی وہی ہو گا لیکن واپس جانے کے علاوہ" وجدان نے کہا تو معصومہ جو پھر سے جانے کا کہنے والی تھی منہ پھلاتے وجدان کو دیکھا

"تو پھر میں کیا کہوں چھوڑیں میرے ہاتھ" معصومہ نے ناراضگی سے کہا

"دیکھو معصومہ اب سے یہی تمھارا گھر ہے تم جہاں جو مرضی کرو اس گھر تم جو کرنا چاہو میں کبھی تمھیں روکو گا نہیں اور ہم دو تین مہینے بعد سب سے ملنے بھی جایا کریں گے بس میری جان اب تم یہ ناراضگی چھوڑو" وجدان نے پیار سے کہا

”دو تین مہینے نہیں ہر مہینے ورنہ میں آپ سے کبھی بات نہیں کروگی اور یہاں سے چلی جاوگی“معصومہ نے وجدان کو گھورتے ہوے کہاوجدان تو معصومہ کی اس ادا پے دل وجان سے فدا ہوا تھااور شکر بھی کیا چلو جیسے بھی سہی مان تو رہی ہے

”جیسے میری جان چاہے ویسے ہم ہر مہینے جایا کریں گے اور بتاو کیا کرنا ہے میری جان کو“وجدان نے معصومہ کی بات مانتے ہوے کہاتو معصومہ تھوڑا خوش ہوی تھی

”اور ہم شاپنگ پے جاے گے اور وہاں سے مجھے ڈھیر ساری چیزیں لینی ہے“معصومہ نے کہاتو وجدان مسکرادیا

ٹھیک ہے جو مرضی لینا ہم چلیں گے اور اب تمھیں کالج بھی تو یہی داخل" کروانا ہے تو کالج کے لیے بھی جو جو لینا ہو اوہ بھی لے لینا کچھ دن تک جاے گے اس سے پہلے تمھیں کالج داخل کرواو گا" وجدان نے کہا تو معصومہ کا پھر سے منہ بن گیا

مجھے نہیں جانا اب کالج" معصومہ نے منہ بناتے کہا تو وجدان نے گھورا"

کیوں نہیں کیا پڑھنا نہیں ہے" وجدان نے نرمی سے کہا"

نہیں اگر آپ نے مجھے کالج داخل کروایا تو میں یہاں سے چلی جاو گی اور نا" ہی بات کرو گی" معصومہ نے پھر سے دھمکی دی تو وجدان تو دیکھتا ہی رہ گیا پر ابھی وہ معصومہ کو ناراض نہیں کر سکتا تھا

اوکے میری جان نہیں کرواتا اب خوش اور کیا کرنا ہے'' وجدان نے مسکرا''
کے کہا

ورنہ اسکا ارادہ اب بعد میں امبر اور معصومہ کو ایک ساتھ کالج بھیجنے کا تھا
لیکن فل حال کے لیے خاموش ہی رہنا بہتر تھا

معصومہ بھی کالج نا جانے کا سنتی خوش ہو گی تھی وجدان بس مسکرا کے رہ گیا

اور ہم ہفتے میں دو بار گھومنے بھی جائیں گے'' معصومہ نے اپنی ایک اور''
شرط بتای

اوکے جایا کریں گے'' وجدان کو اس شرط سے کوی مسلہ نہیں تھا اس لیے''
مان گیا

اور ابھی یاد نہیں پھر بتاو گی‘‘معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا’’

او کے اب چلو کمرے میں چلیں‘‘وجدان نے کہا تو معصومہ اٹھ کھڑی ہوی’’
بس معصومہ کہ ناراضگی اتنی ہی تھی

وجدان معصومہ کو کمرے لیا تو معصومہ بیڈ پے جا کر بیڈ گی

وجدان بھی اسکے قریب بیٹھتا معصومہ کو اپنے بازوں کے حصار میں لے گیا

تو اب بتاو کیا اب بھی ناراض ہو مجھ سے یا میں ناراضگی اپنے طریقے سے’’
ختم کرو‘‘وجدان نے معصومہ کو خاموش اور اداس دیکھتا ذو معنی انداز میں کہا

معصومہ زرا سا چہرہ اٹھاتی وجدان کو دیکھنے لگی

نہیں ہوں میں آپ سے ناراض،، معصومہ نے جلدی سے کہا جس طرح" وجدان نے اس دن منایا تھا

معصومہ کے سوچتے ہی گال سرخ اناری ہوے تھے وجدان دیکھتا مسکرا دیا

سچ میں نہیں ہو یا مناو میں،، وجدان نے ذو معنی انداز میں کہا"

نہیں ہوں بس تھوڑا سا ہوں،، معصومہ نے منہ بنا کر بتا ہی دیا"

اچھا" وجدان نے کہتے معصومہ کو اپنے سامنے کرتے"

اس کے ماتھے پے اپنے ہونٹ رکھے تو معصومہ شرماتی گھبراتی آنکھیں بند کر گی

معصومہ نے ہاتھ سے وجدان کو پیچھے کرنا چاہا

لیکن وجدان مسکراتا ایک گہری نظر معصومہ کے بند آنکھوں کو دیکھا معصومہ کے دونوں گالوں کو چھوتے ناک پے ہونٹ رکھے

معصومہ کا دل ایک دم تیز دھڑکنے لگا شرم وحیا کی لالی چہرے پے چھا گی

وجدان نے بہکتے معصومہ کو لٹاتے خود معصومہ پے جھکا تو معصومہ بری طرح کپکپاہ کے رہ گی

وجدان نے ایک نظر معصومہ کے کپکپاتے وجود پے ڈالتے گردن پے ہونٹ رکھے معصومہ کا سانس جیسے سینے میں اٹکا

ووج وجدان پیچھے ''معصومہ نے وجدان کو کندھے سے تھامے کپکپاتے لہجے میں کہا تو وجدان بھی جیسے ہوش میں آیا تھا

جلدی سے پیچھے ہٹتے معصومہ کو دیکھا جس کی آنکھیں نم ہو چکی تھی

معصومہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھتی کپکپاتے وجود اور نم نظروں سے وجدان کو دیکھنے لگی

یہ آپ کیا کر رہے تھے مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ ''معصومہ نے نم آواز میں کہا اسکا دل بھی بری طرح دھڑک رہا تھا

افف یہ کیا کرنے لگا تھا“ وجدان نے دل خود کو کوساوہ معصومہ کو سمجھ سکتا”
تھا

معصومہ میری جان سوری“ معصومہ نے جلدی سے معصومہ کے گرد”
حصار باندھتے اپنے ساتھ لگایا

کچھ دیر بعد معصومہ کے دل کی دھڑکن اپنے معمول پے آئی تھی

پتا نہیں آپ اسے کیوں کرتے ہیں اب مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ“”
معصومہ نے نم آواز میں کہا تو وجدان کے لب مسکرا دیے

اچھا نا میری جان اب نہیں کروگا سوری“ وجدان نے کہا”

اگر کیا تو میں کال کر کے ماموں سے آپ کی شکائت کروگی“معصومہ نے ”کہا تو وجدان گھور کر رہ گیا

اوکے نہیں کرتا اور مجھے بتاو میں امبر کے پاس جارہا ہوں تم چلو کچھ دیر یا ”نہیں یہی رہنا ہے“وجدان نے معصومہ کا دھیان بٹایا تھا

نہیں میں بھی آپ کے ساتھ چلو گی اب تو مجھے نیند بھی نہیں آنی“معصومہ ”نے کہا

اوکے چلو پھر“وجدان نے کہا تو معصومہ بھی وجدان کے ساتھ امبر کے ”پاس چل دی

انیتا کو نیند نہیں آرہی تھی اسی لیے لاونج میں آکر بیٹھ گی"

بار بار راکب کا صبح والا چہرہ نظروں کے سامنے گھوم رہا تھا

جب صبح وجدان کے گھر سے آے تھے تب انیتا راکب کا سرخ آنکھیں دیکھ چکی تھی

اب صبح سے ہی اسے عجیب بے چینی ہو رہی تھی

مجھے راکب کو اسے دیکھ کر برا کیوں لگ رہا ہے مجھے کیا ان سے انہوں نے جو" میرے ساتھ کیا وہ اور اگر وجدان بھای نا آتے تو۔۔۔"انیتا اس سے آگے سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی

انیتا کو پیاس کا احساس ہوا تو اٹھ کر کچن جانے لگی کہ اسی وقت راکب بھی آ گیا

راکب کا دل کیا ایک دفعہ پھر سے انیتا سے بات کرے شاید وہ مان جاے

انیتا ایک نظر راکب کو دیکھتی کچن چلی گی

تو راکب بھی بات کرنے کے ارادے اس کے پیچھے ہی آ گیا

اب صبح تو کیسی وقت اسے ٹائی م نہیں ملنا تھا انیتا سے بات کرنے کا

کچن میں داخل ہوا تو انیتا اسے سامنے ہی پانی پیتی نظر آی

انیتا نے جلدی سے گلاس رکھتے باہر جانے لگی تو راکب جلدی سے اس کے سامنے آگیا

پیچھے ہٹے مجھے جانا ہے" انیتا نے سخت لہجے میں کہا تو راکب کا دل اور دکھا تھا"

انیتا پلیز مجھے معاف کردو مجھے جو سزا دو گی میں خوشی قبول کروگا پر" یوں بے رخی نا برتو میرے ساتھ مجھ سے نہیں سہہ ہو رہا پلیز انیتا" راکب نے انیتا سے کرب بھرے لہجے میں کہا

پیلز مجھے جانے دیں" انیتا نے پھر سے کہا"

نہیں انیتا اسے نہیں جانے دو گا" راکب نے کہتے انیتا کا ہاتھ تھام لیا تو انیتا کا" دل ایک دم عجیب ہونے لگا

چ چھوڑے جانے دے مجھے" انیتا نے خوف سے کہا تو راکب کو انیتا کا خوف"
محسوس کرتے دل جیسے چھننی ہوا

راکب نے انیتا کو دکھ سے دیکھتے ہاتھ چھوڑتے سائیڈ پے ہو گیا انیتا جلدی
سے باہر بھاگی تھی

اب میں انیتا کو پریشان نہیں کرو گا کبھی انیتا کے پاس نہیں جاو گا" راکب"
نے دل میں خود سے کہا

راکب کہاں انیتا کی آنکھوں میں اپنے لیے خوف دیکھ سکتا تھا

انیتا کا خوف سوچتے راکب کی آنکھوں میں نمی آی تھی

راکب خود کو گہرا سانس لے کر نارمل کرتا باہر نکلا تھا

اب اسکا کمرے میں جانے کا ارادہ بلکل نہیں تھا نیند تو شاید ہی اسے آتی

۔۔۔۔۔۔

انیتا کمرے میں آتی بیڈ پے بیٹھتی آنسو بہانے لگی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے اور کیا نا کرے

"آپ کو کبھی معاف نہیں کروگی کبھی نہیں" انیتا نے روتے ہوے خود سے کہا

اب یہ تو وقت نے بتانا تھا کہ انیتا راکب کو معاف کر پاتی یا نہیں

❤❤❤❤

صارم بالکونی میں کھڑا کیسی سے کال پے بات کر رہا تھا

حبہ کو اپنے لیے چائے بنا رہی تھی صارم کے لیے بھی لے آئی

اور اس سے پہلے حبہ صارم کو چائے پکڑاتی صارم کی بات سنتی رو کی تھی جو کچھ کہہ رہا تھا

ہاں یار وہ تو یوہی ہے میں کہا ایسا چاہتا تھا وہ تو گھر والوں نے کہا تو اس لے " کرنی پڑی " صارم نے کہا

آگے سے کچھ کہا گیا تھا اس کے جواب میں صارم کہنے لگا

یہ کیا بات کر رہے ہیں“ حبہ نے سوچا”

ہاں یار بہت بور ہے تم کہاں اور وہ کہاں“ صارم نے آگے سے کچھ کہنے پے”
پھر سے کہا

حبہ کنفیوز سی بات سننے لگی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی صارم کیا بات کر رہا ہے

ہمم آئی۔۔۔۔“ ابھی صارم کچھ کہتا کہ پیچھے پلٹا اور حبہ کو کھڑے دیکھ کر”
گڑ بڑایا اور جلدی سے خاموش ہو گیا

اوکے میں کل بات کروگا“ صارم حبہ کو دیکھتے جلدی سے کال بند کر کے”
موبائل رکھتا حبہ کی طرف متوجہ ہوا

صارم کس سے بات کر رہے تھے اور یہ گھر والوں نے کہہ دیا تو آپ کو"
کرنی پڑی کیا کرنا پڑا" حبہ نے کہتے چائے کا کپ صارم کو تھمایا

تو صارم کپ پکڑتا چائے کا گھونٹ بھرتے سنجیدہ نظروں سے حبہ کو دیکھا

اسے کیوں دیکھ رہیں آپ" حبہ نے صارم کو خود کی طرف سنجیدہ نظروں"
سے تکتا پا کر کہا

وہ تم سے شادی ہے جو مجھے کرنی پڑی" صارم نے سنجیدہ نظروں سے کہا"

ک کیا مطلب" حبہ نے صارم کو دیکھتے پریشان حیران نظروں سے دیکھتے"
کہا

یار تم نے نا مزاق کر رہا تھا میں'' صارم نے حبہ کا گھبرایا ہوا چہرہ دیکھتے مسکرا'' کے کہا تو حبہ کا اٹکا ہوا سانس آیا

آپ بھی نا مجھے ڈ*را ہی دیا'' حبہ نے کہتے صارم کے بازو پے م*کا م*ارا'' تو صارم ہنسا دیا

صارم نے چائے کا کپ سائیڈ پے رکھتے حبہ کا کپ بھی پکڑ کر سائیڈ پے رکھتے

حبہ کو اپنے حصار میں لیا تو حبہ کے لبوں پے شرمیلی سی مسکراہٹ آ گی

تم بھی نا کیا تمھیں نہیں پتہ کہ میں صرف تم سے پیار کرتا ہوں اور کتنا کرتا'' ہوں تم جانتی ہو'' صارم نے پیار سے کہا تو حبہ صارم کو دیکھنے لگی

جانتی ہوں صارم آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں بس میں ڈ*ر گی تھی میں "
آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی صارم کبھی مجھے چھوڑ کر مت جائی یے گا" حبہ نے کہا

تو صارم نے حبہ کے گرد قائی م حصارم تنگ کرتے حبہ کے ماتھے پے ہونٹ رکھے حبہ نے پلکیں گرالی

کبھی ایسا نہیں ہو گا" صارم نے کہتے حبہ کا سر اپنے سینے سے لگایا تو حبہ بھی "
سکون سے آنکھیں موند گی

کچھ دیر یونہی ایک دوسرے کے محسوس کرتے رہے پھر دونوں چاے پینے لگے اور ساتھ باتیں کرنے لگے

معصومہ اور وجدان کی روزانہ ایک صبح ایک ہی روٹین تھی

وجدان نماز پڑھنے کے بعد معصومہ کو اٹھاتا اور خود قرآن پاک کی تلاوت کرتا

اور معصومہ بھی نماز پڑھ کر وجدان کے ساتھ بیٹھ کر تلاوت سنتی اور سونے کے لیے لیٹ جاتی

اور وجدان کچھ دیر معصومہ کو باہوں میں لیے لیٹا رہتا اور معصومہ کے سونے کے بعد ایکسر سائز کے لیے اٹھ جاتا

صبح وجدان، معصومہ اور امبر نے اکٹھا ناشتہ کیا تھا اور پھر وجدان کو آفس ضروری جانا تھا

تو وجدان گیارہ بجے کے قریب آفس گیا تھا اور امبر کو گارڈن میں چھوڑ کے گیا تھا

وجدن کا گھنٹہ تک آجانے کا تھا

تب تک فیزیو تھراپی کے لیے ڈاکٹر آئی ہوی تھی تو وہ امبر کو تب تک فیوزیو تھراپی کرے گی

معصومہ ابھی کچن میں اپنے لیے کھانے کے لیے کچھ لینے گی تھی

اور ڈاکٹر امبر کو تھوڑا چلانے کے بعد خود موبائل پے بات کرنے لگی

امبر جو بامشکل کھڑی تھی امبر نے اس ڈاکٹر کو آواز بھی دی لیکن اس نے آواز سنی ہی نہیں تھی

کیف جو ابھی گھر داخل ہوا تھا کہ سیدھا گارڈن میں امبر پے نظر گی

آہہہ ''امبر جو گرنے لگی تھی کہ ایکدم کیف بھاگا تھا''

امبر'' کیف نے امبر ک پکارتے ساتھ امبر کو کندھوں سے تھام کر سہارا دیا''
تو امبر نے شکر کیا کہ وہ گری نہیں

امبر تم ٹھیک ہو کہیں چوٹ تو نہیں آی" کیف نے فکر مندی سے پوچھا"

کیف کا دل ایکدم ڈ*راتھا امبر نفی میں سر ہلا گی

نہیں میں ٹھیک ہوں تھنکیوا گر آپ نا آتے تو میں گر جاتی" امبر نے کہا"

وہ تو میں کبھی گرنے نہیں دوں گا" کیف نے دل میں کہا اور مسکراتے امبر"

کو یکھا

کوی بات نہیں چلو آو بیٹھو یہاں اور یہ ڈاکٹر کہاں ہے" کیف نے امبر کو"

بیٹھاتے ڈاکٹر کا پوچھا

وہ کال سن رہی ہے میں نے آواز بھی پہلے بھی کہا کہ بیٹھا کہ جاو لیکن وہ"

چلی گی کال سننے" امبر نے بیٹھتے بتایا تو کیف کو اس ڈاکٹر کے غصہ آیا

اگر تمھیں کچھ ہو جاتا تو اپنی ڈیوٹی پے ہور کر بھی اپنی باتوں میں مصروف ہے حد ہے" کیف نے سخت لہجے میں کہا

کیف کا دل اب اسے دیکھ سہی دیکھ پر سکون ہوا تھا

اب میں ٹھیک ہوں" امبر نے کیف کو دیکھتے کہا تو کیف پر سکون ہوتے مسکرادیا

اچھا وجدان کہاں ہے اور بھابھی" کیف نے وچھا"

وہ بھای آفس گے ہیں انہیں کوی کام تھا اور وہ آتے ہو گے کہہ رہے تھے" گھنٹے تک آجاوگا اور بھابھی اپنے لیے کھانے کو لینے گی ہیں" امبر نے بتایا

"اچھا تم تھک تو نہیں گی یہاں بیٹھے ہوے اگر کہو تو اندر لے جاو" کیف نے پوچھا

"نہیں میں ٹھیک ہوں میں نے بھای سے خود کہا تھا یہاں بیٹھانے کے لیے اور آپ کیوں آے تھے کوی کام تھا کیا" امبر نے بتاتے ساتھ کیف سے پوچھا

"نہیں کام نہیں تھا بس یونہی آ گیا تھا" کیف نے کہا تو امبر سر ہلا گی

"اچھا ویسے اب جب اللہ کرے تم جلدی سے ٹھیک ہو جاو کیا کرو مطلب آگے پڑھو گی" کیف کو یوں خاموش رہنا اچھا نہیں لگا تو پوچھنے لگا

میں پڑھو گی پر ابھی تو زرا دل نہیں کر رہا“ امبر نے منہ بناتے کہا تو کیف ”
ہنس دیا

کیف یو نہی ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا
♥♥♥♥

معصومہ جو کچن میں کچھ کھانے کو لینے کے لیے آی تھی کہ لاونج میں ڈاکٹر کی
باتیں سنتی وہی ڈاکٹر کی پشت پے کھڑی سننے لگی

معصومہ کو یہ غلط تو لگا پر وہ کیا کرتی ڈاکٹر بات جو وجدان کی کر رہی تھی

یار قسم سے اس پیشنٹ کا بھای اتنا پیار ہے کیا بتاو“ ڈاکٹر نے فون پے کیسی ”
سے کہا

یہ کس کی بات کر رہے ہاں وجدان کی کر رہی ہے یہ چڑیل کہیں کی‘‘’’

معصومہ کو غ*صہ آیا تھا ڈاکٹر وجدان کی تعریف کر رہی ہے

’’نہیں یار اتنی قسمت اچھی ہے اسکی شادی ہوی ہے یار ہاے کاش نا ہوی ہوتی تو کوی میرا چانس ہی بن جاتا میری اس سے شادی ہی ہو جاتی‘‘اس ڈاکٹر کے آگے انسان کی بات سنتے کہا

’’یہ وجدان سے شادی کرنا چاہتی اس تو میں پوچھتی ہوں میرے شوہر سے شادی کرے گی‘‘معصومہ کو تو اس کی بات سنتے ہی غ*صہ آنے لگا تھا

معصومہ کہاں برداشت کرتی تھی وجدان کا کیسی اور کے ساتھ دیکھنا

معصومہ اپنے دل کے احساسات خود نہیں سمجھتی تھی اسے وجدان کو کیسی دوسرے کے ساتھ دیکھ کر کیا ہوتا ہے

وہ کیوں چاہتی ہے کہ وجدان سارا دھیان صرف اسکے طرف رکھے

معصومہ ڈاکٹر کے پاس جاتی کہ ایک خیال کے تحت رو کی تھی

ہاں ایسا کرتی ہوں وجدان کو بتاو گی پھر خود ہی وہ گھر سے نکال دیں گے" اسے" معصومہ نے دل میں سوچا اور مسکراتی باہر آ گی

جہاں کیف اور امبر بیٹھے باتیں کر رہے تھے

بھای آپ کب آے ''معصومہ نے ان دونوں کے پاس آتے ہی سلام کے بعد کہا

میں ابھی آیا ہوں بھابھی ''کیف نے سلام کا جواب دیتے کہا''

اوکے میں آپ کے لیے چاے لے کر آوں ''معصومہ نے کہا امبر بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی

نہیں تھیکنو ''کیف نے کہا تو معصومہ سر ہلاتے وہی بیٹھ گی''

ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ وہ ڈاکٹر بھی وہی آ گی

تمھیں تو آج یہاں سے نکلوا کے رہوں گی‘‘معصومہ ایک نظر ڈاکٹر کو دیکھا’’

دل میں سوچا

ڈاکٹر آپ یہاں پیشنٹ کے لیے آتی ہیں یا اپنے باتوں کے لیے آپ کو زرا’’

خیال نہیں ہے اگر میں نا آتا تو امبر گر سکتی تھی‘‘کیف نے زرا سختی سے کہا تو

وہ ڈاکٹر یوں گڑ بڑا گی

س سر وہ سوری میں خیال رکھوں گی‘‘ڈاکٹر نے جلدی سے کہا’’

بلکل اگر اب کوتاہی ہوی اور وجدان کو پتہ چلا تو آپ کو ایک منٹ میں نکلا’’

دے گا‘‘کیف نے کہا

نہیں اب ایسا نہیں ہو گا‘‘ڈاکٹر نے منمناتے کہا’’

"سر ڈاکٹر تو کہا کیف نے کہا ''کر لیں باتیں اپنی جا کر ابھی جاۓ آپ اب گڈ
ہلاتی وہاں سے اندر لاونج میں بیٹھ گی

''آپ کو اتنا نہیں کہنا چاہیے تھا میں ٹھیک ہوں'' امبر نے کہا

''امبر بھای نے ٹھیک کیا اگر تم گر جاتی تو'' معصومہ نے کیف کے کچھ بولنے
سے پہلے ہی کہہ دیا تو امبر مسکرا دی

معصومہ تو اپنے دل کو غ*صہ نکال رہی تھی

کچھ دیر بعد وجدان بھی آ گیا تو امبر کو اسکے کمرے میں لے گیا تو معصومہ اپنے
میں آ گی اور کیف بھی اپنے گھر چلا گیا

امبر کو کمرے میں بیٹھاتا اپنے کمرے میں آیا تو معصومہ جلدی سے وجدان کے پاس آی

وجدان نے مسکراتے معصومہ کو دیکھتے اسے اپنے حصار میں لیتے معصومہ کے ماتھے پے بوسہ دیا تو معصومہ نظریں جھکا گی دل ایک دم دھڑ کا

معصومہ کا چہرہ پل میں گلابی ہوا وجدان نے پیچھے ہوتے مسکراتے معصومہ کے گلابی کو دل میں اتارا

کچھ پل بعد معصومہ خود کو نارمل کرتی وجدان کی طرف دیکھنے لگی

”وجدان مجھے آپ کو ایک بات بتانی ہے“معصومہ نے کہا تو وجدان نے سوالیہ دیکھا

”کیا بات میری جان ادھر بیٹھ کر بتاو“وجدان نے کہتے معصومہ کو اپنے بازو کے حصار میں لیتا صوفے پہ بیٹھا

”ایک بات ہے پہلے بتاے آپ مجھ سے لڑے گے تو نہیں“معصومہ نے کہا اسے لگتا تھا وجدن اسے کچھ کہے نا

”نہیں میری جان میں کچھ نہیں کہوں گا“وجدان نے پیار سے کہا تو معصومہ مسکرادی وجدان اسکے ڈمپل پہ جھکتا بوسہ دے گیا

معصومہ کو جب تک سمجھ آیا وجدان پیچھے ہوتا مسکراتا معصومہ کا سرخ چہرہ دیکھ کر مسکرا دیا

اچھا بتاو کیا بات ہے" وجدان نے معصومہ کو شرماتے ہی دیکھا تو بول پڑا"

معصومہ خود کو نارمل کرتی وجدان کی طرف دیکھنے آی

وہ ڈاکٹر ہے ناوہ آج کال پے کیسی سے بات کر رہی تھی" معصومہ نے کہا تو"
وجدان نے کنفیوز ہوتے دیکھا

تو کیا بات کی میری جان اس نے" وجدان کو سمجھ نا آیا اب آتا بھی کیسے"
معصومہ کی آدھی بات

وہ موبائل پے آپ کے بارے میں کہہ رہی تھی کہ آپ بہت پیارے ”
ہیں“ معصومہ نے منہ بنا کر کہا تو وجدان نے اپنی ہنسی دبای

یعنی کیسی کے منہ سے وجدان کی تعریف بھی نہیں چاہتی تھی

تو پھر تم نے اسے کچھ کہا نہیں“ وجدان نے ہنسی ضبط کرتے سریس ہوتے ”
کہا

نہیں اسی لے تو بتا رہی ہوں اور پتہ ہے کیا کہہ رہی تھی“ معصومہ نے کہا ”

کیا کہا اور“ وجدان نے پوچھا ”

پتہ نہیں آگے سے کیا کہا تو وہ اور کہہ رہی تھی کہ کاش آپ کی شادی نا ہوی ”
ہوتی تو وہ آپ سے شادی کر لیتی “ معصومہ نے غصے سے کہا

تو یہ غصہ ہے میری جان کو “ وجدان معصومہ کو دیکھتے دل میں سوچنے لگا ”

وجدان کو معصومہ کو یوں کیوٹ لگ رہی تھی

جی آپ اسے نکلے کوی اور رکھ لیں اور آپ کو پتہ ہے وہ ڈاکٹر امبر کو کھڑا ”
کرتی خود موبائل پے بتایں کرنی لگی وہ تو شکر ہے کیف بھای آگے تو امبر کو
گرنے سے بچا لیا اور کیف بھای نے اسے ڈانٹا بھی ہے “ معصومہ نے بتایا تو
وجدان کو سچ میں اس ڈاکٹر کی لاپرواہی پے غصہ آیا

وجدان جو پہلے ہی معصومہ کو ٹالنے والا تھا لیکن اب اس کا ارادہ اس ڈاکٹر کو نکالنے کا تھا

”ٹھیک ہے میری جان میں آج ہی اسے نکالتا ہوں تم پریشان نا ہو“ وجدان کہا تو معصومہ مسکرا دی اب اس نے شکر کیا تھا

”اچھا آپ کے لیے پانی لاؤں مجھے یاد ہی بھول گیا“ معصومہ نے سر پے ہاتھ مارتے کہا تو وجدان مسکرا دیا

”میری جان مجھے پانی کی نہیں کیسی اور چیز کی پیاس ہے“ وجدان نے معصومہ کے ہونٹوں کو دیکھتے ذو معنی کہا تو معصومہ نے حیرت سے دیکھا

کیسی اور چیز کی پیاس اب یہ کس کی پیاس ہے مجھے تو بس پانی والی پیاس کا پتہ ”
ہے ،،معصومہ کے تو وجدان کی ذو معنی بات سر کے اوپر سے گزری تھی

ایسی لیے وجدان کو کنفیوز ہو کر دیکھتے کہنے لگی تو وجدان معصومہ کی اس ادا پے
بھی فدا ہوا تھا

کچھ نہیں میری جان تم پانی لے آو یہ پھر کبھی بتاو گا،، وجدان نے ”
مسکراتے کہہ کر معصومہ کے ماتھے کو چھوتے پیچھے ہوا تو معصومہ جلدی سے
کھڑی ہو گی

اوکے ابھی لاتی ہوں ،،معصومہ کہتی پانی لینے چلی گی تو وجدان مسکراتا اسے ”
جاتا دیکھنے لگا

وجدان جانتا تھا کہ معصومہ کو یہ سب حبہ ہی سمجھا کر گی ہو گی اور ایسا ہی تھا حبہ نے ہی کہا تھا

وجدان جب گھر پے اسے پانی دے کھانے پینے کا پوچھے

خیر کھانا تو معصومہ کو بنانا نہیں آتا تھا اور نا ہی وجدان نے بنانے دینا ہے وہ الگ بات ہے

کچھ دیر بعد معصومہ بھی پانی لے آئی تھی اور وجدان کچھ دیر بعد امبر کے پاس چلا گیا تو معصومہ اپنے کارٹون دیکھنے لگی

❤❤❤❤

سب رات کا کھانا کھاتے اور چائے پیتے بڑے اپنے کمروں میں چلے گے

تو صارم اور راکب وہی لاونج میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے تو حبہ بھی صارم کے کہنے پے وہی آکر بیٹھ گی

انیتا جو حبہ کے پاس کوی بات کرنے آی تھی پر اب راکب کو دیکھتی مڑنے لگی کہ صارم کی آواز پے روکی

انیتا کہاں جا رہی آجاو تم بھی بیٹھ کر کچھ دیر گپ شپ کریں" صارم نے" مسکراتے انیتا نے کہا تو راکب بھی انیتا کی طرف دیکھنے آیا

وہ سب اسے ہی اکثر چاروں بیٹھ کر باتیں کرتے تھے جب معصومہ آتی تب بھی

نہیں بھائی میں کمرے میں جارہی ہوں‘‘ انیتا نے کہا وہ راکب کے سامنے ’’
نہیں بیٹھنا چاہتی تھی

کھانا سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اسکی مجبوری تھی ورنہ اس کے نا بیٹھنے کی وجہ
پوچھتے اور وہ کیا بتاتی

کیوں طبیعت تو ٹھیک ہے‘‘ صارم نے پریشانی سے کہا’’

جی بھائی ویسے ہی جارہی ہوں‘‘ انیتا نے کہا تو صارم ابھی کچھ کہتا کہ راکب ’’
بول پڑا

صارم مجھے ایک کام ہے میں چلتا ہوں تم سب بیٹھو‘‘ راکب مسکرانے کی ’’
کوشش کرتا کہہ کر وہاں سے باہر نکلتا گیا

راکب سب جانتا تھا کہ انیتا اس کی وجہ سے نہیں بیٹھنا چاہتی ہے اسی لیے اٹھ کر چلا گیا

انیتا بیٹھ جاو“ حبہ نے انیتا کو کھڑے دیکھا جو راکب کو جاتا دیکھ رہی تھی”

ہمم“ انیتا زرا مسکرا کے کہتی ان کے ساتھ بیٹھ گی”

💖💖💖💖

معصومہ یہاں کیا کر رہی ہوں“ وجدان نے کمرے میں آتے جب کمرے” میں معصومہ کو نا پایا تو بالکونی میں آیا

جہاں معصومہ کاپنتی کرسی پے بیٹھی چائے پی رہی تھی وجدان نے حیرت سے دیکھااور اسکے قریب آیا

وجدان آپ بھی آ ے بیٹھے نا سردی میں اتنامزا آرہاہے چائے پینے میں“”

معصومہ نے وجدان کاہاتھ تھامتے اپنے ساتھ والی کرسی پے بیٹھنے کا کہاتو وجدان بیٹھ گیا

اسے تو تمھیں سردی لگ جائے گی چلو کمرے میں چل کے پیو“ وجدان ”نے کہاتومعصومہ نے منہ بنایا

تھوڑی سی تو رہ گی ہے“معصومہ نے کہتے چائے کالبوں سے لگایا”

تووجدان گھور کر معصومہ کے سردی سے سرخ ہورہے چہرے کودیکھنے لگا

ویسے یہاں مجھے سردی میں بیٹھنے کا کیا ملے گا'' وجدان نے مسکراتے ''
معصومہ کو دیکھتے کہا

تو معصومہ چاے کا آخری گھونٹ بھرتی کپ رکھتی وجدان کو دیکھنے لگی

آپ کو کیا چاہیے'' معصومہ کہتی کھڑی ہوی تو وجدان نے معصومہ کو بازو ''
سے تھامتے اپنی اوپر جھکا

معصومہ تو وجدان کے اس عمل پے ہڑبڑاتی پہلے سے سرخ اور سرخ ہوی

جو مجھے چاہیے تم دو گی'' وجدان نے ذو معنی کہا تو معصومہ نے وجدان کو ''
دیکھا

اگر ہوا تو دے دو گی‘‘ معصومہ نے پلکیں جھکاتے نارملی کہا’’

تو وجدان مسکراتا کھڑا ہوتا معصومہ کو اپنے بازوں میں اٹھتا کمرے میں داخل ہوا

وجدان معصومہ کو نظروں کے حصار میں لیتے اسے بیڈ پے بیٹھایا تو معصومہ نے نظریں اٹھاتے وجدان کو دیکھا

وجدان خود بھی معصومہ کے بلکل قریب بیٹھ گیا

مجھے ایک کس مِلے گی یہاں‘‘ وجدان نے اپنے ماتھے پے ہاتھ رکھتے’’

معصومہ کے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے کہا تو معصومہ کا چہرہ لال اناری ہو گیا

توبہ آپ بھی نا کیسی عجیب باتیں کرتے ہیں مجھے نیند آرہی ہے آپ بھی لیٹ جاۓ" معصومہ وجدان کو جلدی سے کہتی لیٹ گی

تو وجدان بھی مسکراتا اسکے ساتھ لیٹتا دونوں پے لحاف اوڑتا معصومہ کو اپنے حصار میں لیتا معصومہ کے ماتھے کو چھوتا سونے کے لیے آنکھیں موند گیا

معصومہ تو پہلے ہی شرم سے آنکھیں موند چکی تھی دونوں ہی کچھ دیر بعد سو چکے تھے

♥♥♥♥

اب سب کی ایک ہی روٹین تھی معصومہ اور وجدان جیسے صبح کی روٹین تھی وہی تھی

اور اس کے بعد اگر وجدان کو آفس کا کوی ضروری کام ہو تو وہ کچھ دیر کے لیے آفس چلا جاتا

اور امبر اور معصومہ دونوں بتایں کرتی رہتی اور کیف بھی ہر روز امبر کو دیکھنے آتا تھا

چھ دن ہو گے تھے سب کو گے ہوے آج وجدان گھر ہی تھا

معصومہ کی آنکھ کھولی تو ٹائی م دیکھا جہاں صبح کے ساڑھے چھ ہو رہے تھے وجدان اس وقت ایکسر سائی ز کر رہا تھا

وجدان ایکر سائی ز سے آکر فریش ہو کر ہی معصومہ کو اٹھاتا تھا

لیکن آج معصومہ کی آنکھ خود ہی جلدی کھولی گی اور نیند نہیں آ رہی تھی

اس لیے اٹھ کر بیٹھ گی اور وجدان کو نظریں گھوما کر کمرے میں دیکھنے لگی وہ ہوتا تو ہی تھا

یہ وجدان کہاں ہیں او وہاں ایکسر سائی ز کرنے گے ہو گے میں تو کمرے "کیسے ہوں" معصومہ نے دل میں سوچا

معصومہ کو یاد آیا کہ وجدان اس وقت کہاں ہو گا اس لیے اٹھ کر باتھروم منہ ہاتھ دھونے چلی گی

معصومہ وجدان سے پوچھ چکی تھی کہ ایکسر سائز کہاں کرتا ہے اور پیچھے تک پورا گھر بھی دیکھ چکی تھی

منہ ہاتھ دھو کر بالوں کو ہاتھ سے ہی پیچھے کرتی سٹولر گلے میں ڈالتی کمرے سے باہر نکلی

اور گھر کے پیچھلی سائیڈ پے آگی اور جم کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوی

سامنے ہی معصومہ کو وجدان جو شرٹ لیس پش اپس کر رہا تھا دیکھا دیا معصومہ جلدی سے رخ مڑ گی

وجدان کیسی کو اپنے پشت پے محسوس کرتا جھٹکے سے سیدھا ہوتا معصومہ کی پشت کو حیرت سے دیکھنے لگا

معصومہ کیا ہوا" وجدان پر* یشان ہوتا پوچھنے لگا"

معصومہ اتنی جلدی اٹھ گی تھی اس لے وجدان فکر مند ہوا تھا

ہاے اللہ آپ کو شرم نہیں آتی شرٹ پہنے آپ کو نہیں پتہ کوی آ بھی سکتا" ہے"معصومہ نے سرخ چہرے کے ساتھ بنا پلٹے اور وجدان کی بات کو اگنور کیے کہا

تو وجدان نے پہلے حیر* ان ہوتے معصومہ کی بات سنی پھر بات سمجھتا مسکرا کھڑا ہوا

اور پاس پڑی اپنی بینان پہن کر معصومہ کے سامنے آتا اسکے شرم سے گلابی پڑتے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا

وجدان پہن لی بتاے میں آنکھیں کھول لوں ،،معصومہ وجدان کے کچھ نا'' بولنے پے خود ہی بول پڑی

وجدان نے آگے بڑھتے معصومہ کو اپنے حصار میں لیا تو معصومہ کا دل ایکدم تیز دھڑکنے لگا

چھ چھوڑے ،،معصومہ نے آنکھیں بند کیے ہی دھڑکتے دل اور گلابی'' چہرے کے ساتھ کہا تو وجدان کے لبوں پے دھیمی سی مسکان آ گی

وجدان نے معصومہ کی بند پلکوں کو دیکھتے باری باری دونوں پے ہونٹ رکھے تو معصومہ کا اور تیزی سے دھڑکنے لگا

کھولو آنکھیں" وجدان نے معصومہ کے چہرے کو دیکھتے مسکراتے کہا"

تو معصومہ نے پہلے ایک آنکھ کھولتے وجدان کو دیکھا اور پھر دوسری بھی کھولی

لیکن وجدان کو یوں دیکھ کر بھی شرم سے نظریں جھکا گی

آپ نے شرٹ کیوں نہیں پہنی اور چھوڑے مجھے" معصومہ نے سرخ" اناری ہوتے کہا

تو وجدان نے مسکراتے معصومہ کی کمر کے گرد بندھے حصار کو تنگ کرتے اپنے اور قریب کیا

"شوہر ہوں تمھارا تو تم اسے تو مجھے دیکھ ہی سکتی" وجدان نے شراتی مسکراہٹ سے کہا

تو معصومہ نے ایک نظر وجدان کو دیکھتے جلدی سے نظریں جھکا لی

"توبہ اللہ معاف کرے میں کیوں دیکھوں گی کتنے بے شرم ہیں توبہ ہے کیسی باتیں کرتے رہتے ہیں جلدی پہن ورنہ میں جا رہی ہوں" معصومہ نے گلابی پڑتے چہرے کے ساتھ منہ بنا کر کہتے جلدی سے وہاں سے جانا چاہا

تو وجدان نے معصومہ کی بات پے اپنی ہنسی دباتے زرا سا مسکراتے معصومہ کو بازو سے تھامتے جانے سے روکا

رو کو میری جان میں پہن رہا ہوں" وجدان نے کہتے ساتھ اپنی ٹی شرٹ پہنی تو معصومہ نے شکر سا سانس لیا

"اگر اب آپ نے ایسی بات کی تو میں کبھی آپ سے بات نہیں کروگی پتہ نہیں آپ اسے عجیب عجیب باتیں کیوں کرتے ہیں" معصومہ نے منہ بنا کر کہا

تو وجدان کو معصومہ یوں منہ بنا کر کہتی بے حد کیوٹ لگ رہی تھی ہونٹوں پے بھرپور مسکراہٹ آئی تھی

وجدان کا دل کیا اپنے پیار سے معصومہ کو مہکا دے لیکن وجدان خود پے ضبط کر گہرا سانس لے گیا

پر کب تک خود پے اختیار رکھتا یہ تو اسے نہیں پتہ تھا

"اچھا آج تم جلدی کیوں اٹھ گی" وجدان نے معصومہ کی بات کا جواب دیے بغیر پوچھا

"وہ میں نیند سے اٹھ گی اور مجھے نیند نہیں آ رہی تھی اس لیے یہاں آ گی" معصومہ نے بتایا

"اچھا تو کیا میرے بغیر نیند نہیں آ رہی تھی" وجدان نے کہتے دوبارہ معصومہ کو ہاتھ سے تھامتے اپنے پاس کرتے حصار میں کیا

آپ کے بغیر کیوں نہیں آے گی وہ تو ویسے ہی میں اٹھ گی تھی اس لیے"""
معصومہ نے کہا

تو وجدان مسکرا دیا اور ہاتھ بڑھاتے معصومہ کے بال پیچھے کرنے لگا

تو یہاں کیوں آ گی" وجدان نے پوچھا"

وہ ویسے ہی کمرے میں رہ کر کیا کرتی سوچا آپ کے پاس آ جاتی ہوں اس"
لیے آ گی تھی"معصومہ نے کہا

اچھا تو میرے بغیر دل نہیں لگ رہا تھا" وجدان نے دھیمی مسکان کے"
ساتھ کہا تو معصومہ نے منہ بنایا

کمرے میں آپ کے بغیر بور ہو رہی تھی تو آ گی‘‘معصومہ نے کہا’’

تو وجدان پھر سے مسکرا دیا یعنی یہ نہیں کہنا کہ دل نہیں لگ رہا پر بور کہا تھا

اوکے چلو کمرے میں چلتے ہیں‘‘وجدان نے معصومہ سے حصار ہٹاتے’’ معصومہ کا ہاتھ تھاما

تو آپ کی ایکسر سائی زوہ نہیں کریں گے اب‘‘معصومہ نے پوچھا’’

نہیں اب تم اٹھ گی ہو تو تم سے باتیں کروں گا ایکسر سائی ز کو اب دل نہیں’’ کر رہا‘‘وجدان نے کہا

اب معصومہ اٹھ گی تو وجدان کیسے ایکسر سائز کی طرف دھیان دیتا

اوکے پھر ہم کچھ دیر سوئی منگ پول کے پاس بیٹھیں کتنا اچھا لگ رہا ہے "
وہاں" معصومہ نے مسکراتے کہا

ہمم چلو دیکھتے ہیں باہر جا کر" وجدان کہتا اسے جم سے باہر لے آیا"

لیکن باہر ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی صبح صبح ٹھنڈی ہوائیں سردی کو
بڑھا رہی تھی

معصومہ چلو کمرے میں چلتے ہیں باہر ابھی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہیں تمھیں "
سردی نا لگ جاے" وجدان نے کہا تو معصومہ نے منہ بنا کر وجدان کو دیکھا

پلیز نا کچھ دیر پھر چلتے ہیں ''معصومہ نے وجدان کا باز و تھامے کہا''

اوکے میری جان چلو کچھ دیر پھر کمرے میں چلے گے ''وجدان نے معصومہ کہ بات مانتے ہوے کہا تو معصومہ خوش ہو گی

کچھ دیر دونوں بیٹھے رہے پھر کمرے میں چلے گے معصومہ بھی خاموشی سے چلی گی تھی

❤❤❤❤

یہ تم کیا کہہ رہی ہوں معصومہ کی شادی کب ہو گی اور تم مجھے اب بتا رہی ہو'' عامر صاحب نے کہا

وہ آج ہی شہناز بیگم سے ملنے آے تھے

اسی لیے جب شہناز بیگم نے بتایا تو عامر صاحب کہنے لگے

"تو کب بتاتی تمھیں میں نے کتنی دفعہ کال کی لیکن تم نے تو اپنا نمبر ہی بند کر کے رکھا تھا" شہناز بیگم نے کہا

"ہاں وہ میرا فون پتہ نہیں کیسے کہیں گر گیا ایسی لیے نمبر بند تھا خیر تم اسکی سوتیلی ہی سہی پر دھیان تو رکھنا چاہیے تمھیں کہ معصومہ کہا ہے کیا ہو رہا ہے" عامر صاحب نے کہا

"ہاں تو میں کیا کرتی معصومہ کے ماموں وغیرہ سے کہا تو معصومہ کی ممانی نے کہا کہ انہیں مجھے بتانے کا یاد بھول گیا جلدی میں شادی ہو گی" شہناز بیگم نے کہا تو عامر صاحب خاموش ہو گے

اچھا چھوڑو اسے اب جو ہو گیا تم کچھ کھانے کا بولو مجھے بہت بھوک لگی ہے‘‘’’

عامر صاحب نے کہا

ہاں کرتی ہوں‘‘ شہناز بیگم کہتی اٹھ کر کہنے چلی گی اور عامر صاحب پر سوچ’’

بیٹھ گے

❤❤❤❤❤

وجدان اور معصومہ بہت سا وقت امبر کے ساتھ گزارتے تھے

وجدان تو اپنی بہن کو اتنی دیر بعد سہی سلامت دیکھ کر خوش تھا اور پر سکون

بھی

وجدان جب نا ہوتا تو امبر اور معصومہ سارا وقت بیٹھ کر ادھر ادھر کی باتیں کرتی

معصومہ کو بھی امبر کے ساتھ اچھا لگتا تھا اور امبر کو بھی معصومہ سے باتیں کرتے وقت کا پتہ ہی نہیں چلتا تھا

اسوقت رات کے سات بج رہے تھے امبر، وجدان اور معصومہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے

امبر کے کہنے پے وجدان اسے لاونج میں لیا تھا امبر کمرے میں بیٹھے بیٹھے تھک گی تھی

بھای ہم کب جا رہے ہیں لاہور ''امبر نے کہا''

تو معصومہ بھی وجدان کی جواب کی منتظر ہوی آخر اسے بھی تو جانا تھا

"گڑاتم بلکل ٹھیک ہو جاو پھر ہم جائی یں گے" وجدان نے کہا تو امبر نے منہ بنایا

"بھای اب بلکل ٹھیک ہونے میں تو مجھے بہت وقت لگے گا پلیز ہم ابھی چلتے ہیں نا میں کچھ تو بہتر ہو گی ہوں نا" امبر نے کہا

"اچھا ٹھیک لیکن جب تک تم ٹھیک سے پوری طرح اپنے پاوں پے چل نہیں لیتی تب تک بلکل نہیں سوچنا کہ ہم کہیں جاے گے" وجدان نے کہا

”امبر پلیز اب تم زیادہ سارا کھایا کرو اور جلدی جلدی چلنے لگو میرا بہت دل کر رہا ہے سب سے ملنے کا“ معصومہ نے امبر سے کہتے آخر اداس ہوتے کہا تو وجدان نے نفی میں سر ہلایا

”معصومہ ابھی چھ دن ہوے سب سے ملی ہو تم اور تم ابھی جانے کی باتیں کر رہی ہو“ وجدان نے کہا تو معصومہ نے منہ بنا کر دیکھا

”وجدان آپ نے کہا تھا کہ ہم ہر مہینے سب سے ملنے جاے گے اب آپ اسے کہہ رہے ہیں“ معصومہ نے منہ بناتے ناراضگی سے کہا تو وجدان دیکھتا رہ گیا

امبر بھی معصومہ کے یوں کہنے پے مسکرا دی اسے مزا آ رہا تھا وجدان اور معصومہ کی باتیں سنتے

ہاں میں نے کہا تھا لیکن یہ نہیں کہ چھ دن بعد ہی چلے گے ابھی ایک مہینہ ’’
نہیں ہوا اور انشاء اللہ امبر کے ٹھیک ہوتے ہم جاے ٹھیک ہے‘‘ وجدان نے
نرم لہجے میں کہا

اوکے پکا نا ہم جاے گے اگر آپ نا گے میں ماموں اور ممانی سے آپ کی ’’
شکایت کروگی کہ آپ مجھے لے کر نہیں جاے رہے‘‘ معصومہ نے کہا تو
وجدان گھور کے رہ گیا

ہم ضرور جاے گے‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ کے ساتھ امبر بھی مسکرا ’’
دی

ابھی وہ باتیں ہی کر رہے تھے جب کیف بھی آ گیا

اور آتے ساتھ پہلے تینوں کو سلام کیا تو انہوں نے بھی جواب دیا

آج دیر سے آئے ہو" وجدان نے کہا"

ہاں آج ہسپتال میں ایک ایمرجنسی تھی اس لیے" کیف نے بتاتے ساتھ"
صوفے پے بیٹھ گیا

اچھا تو چیک کر لے امبر کو" وجدان نے کہا"

کیف کا روز کا معمول تھا امبر کا بی پی وغیرہ چیک کرتا تھا

ہاں کرتا ہوں'' کیف نے کہتے ایک نظر امبر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

''اچھا میں زرا کھانے کا کہہ کر آتا ہوں کوک کو تو بھی آج ہمارے ساتھ کھا کے جانا'' وجدان نے کیف سے کہا

''نہیں یار اس کی ضرورت'' کیف نے مسکرا کے کہا تو وجدان نے گھورا

''چپ کر ابھی آتا ہوں'' وجدان کہتا کچن کی طرف بڑھا

تو معصومہ بھی اسکے پیچھے بھاگی کیونکہ اسے دیکھنا تھا کیا بنا ہے آج

''کیسی ہو'' کیف نے ہمیشہ کی طرح پوچھا

جی ٹھیک ہوں آپ جلدی سے چیک کر لیں‘‘ امبر نے کہا تو کیف سر ہلاتا’’ امبر کے پاس بیٹھتا چیک کرنے لگا

امبر نے نظر اٹھا کر کیف کو دیکھا کیف اپنے دھیان بی پی چیک کر رہا تھا

امبر کے دل میں یہ نہیں تھا کہ کیف کے لیے کوی جذبہ تھا لیکن امبر کو اب کیف کی عادت ہونے لگی تھی

آج بھی وہ سارا دن بے دھیانی میں کیف کا انتظار کرتی رہی

شاید اسے ہی ہوتا ہے ہمارا کوی یوں خیال رکھے روز ہمارے لیے آے اور ایک دن وہ نا آے تو ہم اس کے آنے کا انتظار کرنے لگتے ہیں

امبر کے ساتھ بھی یہی ہو رہا تھا وہ سارا دن کیف کا انتظار کرتی تھی

اور ادھر کیف تو اس سے عشق کر بیٹھا تھا وہ تو خود ڈیوٹی اف ہونے کا بے چینی سے انتظار کرتا تھا کب ختم ہو اور کب وہ اپنی محبت کا دیدار کرے

کیف نے بی پی چیک کرتے امبر کو دیکھا تو امبر نظریں جھکا گی

اسے یونہی عجیب لگا تھا نا جانے کیف کیا سوچتا اسکے بارے میں

کیف امبر کی حرکت پے مسکرا دیا

آج تو ماشاءاللہ بی پی ٹھیک ہے‘‘ کیف نے مسکراتے کہا’’

وہ امبر کو محسوس نہیں کرانا چاہتا تھا کہ اسے اس کا دیکھنا محسوس ہو چکا تھا اور وہ دیکھ بھی چکا ہے

”سچی آپ بھای سے کہیں نا آج مجھے کچھ کھانے دے بھای مجھے اتنے دنوں سے پھیکا کھلا رہے ہیں آپ ڈاکٹر ہیں تو آپ کی بات مان جاے گے“ امبر نے منہ کے زاویے بگاڑ کر کہا

تو کیف کے لب اس کا چہرہ کے بگاڑے زاویے دیکھ کر مسکرا دیا

”اوکے میں کہتا ہوں“ کیف نے کہا تو امبر خوش ہو گی

ابھی کیف یا امبر کچھ کہتے وجدان اور معصومہ بھی آ گے

"چلو کیف آجاو کھانا بن چکا اور امبر چلو تمھیں بھی لے کر چلو" وجدان نے کہا تو امبر نے کیف کو دیکھا کہ وہ کہے

"وجدان آج امبر کا بی پی بلکل ٹھیک ہے آج کچھ اور کھانے دو اور آج پرہیزی رہنے دو" کیف نے کہا تو وجدان اسکی طرف دیکھنے لگا

"میں امبر کی صحت پے کوی کمپرومایز نہیں کر سکتا" وجدان نے کہا

"یار میں کیوں غلط کہوں گا مجھے بھی فکر امبر کی۔۔۔" کیف کہتا روکا

"میرا مطلب ہے کہ ایک ڈاکٹر کبھی بھی اپنے پیشنٹ کے لے غلط نہیں کہتا" کیف نے جلدی سے کہا

اوکے چلواب سب اورامبر تھوڑاساہی ملے گازیادہ نہیں‘‘ وجدان نے کہاتو’’
امبر خوش ہو گی

اوکے بھای‘‘امبر نے مسکرا کے کہا’’

پھر سب ڈائی ینگ ٹیبل پے بیٹھتے کھانے لگے ساتھ باتیں کرنے لگے
💖💖💖💖

اسوقت سب کھانا کھارہے تھے

ممایہ رائی تہ دیجے گا‘‘ راکب نے صدف بیگم نے کہا’’

وہ تو انیتا کے پاس پڑا ہے تو اس سے کہو مجھے کیوں کہہ رہے ہو" صدف بیگم نے کہا تو راکب خاموش ہو گیا

اب پتہ تو اسے بھی تھا کہ رائی تہ انیتا کے آگے پڑا ہے پر اسے کہتا کیسے

راکب خاموشی سے دوبارہ بنا رائی تہ لیے کھانے لگا

تو سب ہی حیرت سے دیکھنے آئے انیتا تو اسے کھا رہی جیسے پتہ ہی نا ہو کیسی نے کچھ کہا ہے

"بیٹا کیا ہوا لیا کیوں نہیں اور انیتا تم ہی دے دو" شگفتہ بیگم نے کہا

"نہیں تائی جان میں کھا چکا بس" راکب کہتا کھڑا ہو گیا

توسب کے ساتھ صارم نے بھی راکب کو کنفیوز ہوتے دیکھا اسے سمجھ نا آیا تھا راکب نے انیتا سے مانگا کیوں نہیں

راکب بنا کیسی کو دیکھے وہاں سے چلا گیا

توسب بڑے خاموشی سے دوبارہ کھانے لگے انیتا نے ایک نظر راکب کو جاتے دیکھا

اچھا ہے نا ہی بات کریں مجھ سے تو‘‘ انیتا نے دل میں سوچا اور دوبارہ کھانے لگی ’’

صارم ابھی حبہ کے کمرے میں آیا تھا اور صارم پر سوچ بیٹھا تھا

صارم آپ کیا سوچ رہے ہیں“ حبہ نے صارم سے پوچھا”

ہمم یار میں سوچ رہا ہوں مجھے بھی اب لگتا ہے کہ راکب اور انیتا کے” درمیان کوی بات ہوی ہے دونوں بات نے بات کی ہے لڑانا تو دور کی بات ہے“ صارم نے کہا

میں نے تو آپ سے پہلے ہی کہا تھا اب پتہ نہیں کیا بات ہوی ہے“ حبہ نے” کہا

تم انیتا سے پوچھنا شاید تمھیں بتادے“ صارم نے کہا”

میں نے انیتا سے پوچھا تھا لیکن اس نے کہا کچھ نہیں پھر میں خاموش ہو گی‘‘’’
حبہ نے کہا

اچھا چلو میں راکب سے بات کر کے دیکھتا ہوں‘‘ صارم نے کہا’’

جی ٹھیک ہے‘‘ حبہ نے کہا’’

اچھا تم بتاو شادی کی شاپنگ کرنا شروع کر دیں میں کل بات کر رہا ہوں بابا’’
سے ہماری شادی کی‘‘ صارم نے حبہ کے چہرے کو دیکھتے کہا

تو حبہ کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکراہٹ آ گی

پہلے بات کر لیں پھر کریں گے‘‘ حبہ نے کہا’’

تو صارم نے مسکرا کے حبہ کے چہرے کو تھامتے ماتھے پے بوسہ دیتے ہونٹوں پے جھکا تو حبہ دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں موند گی

صارم کچھ پل بعد پیچھے ہوتا دھیمی مسکان ہونٹوں پے سجاتا حبہ کے چہرے کو دیکھا تو حبہ نے بھی ایک نظر صارم کو دیکھتے پلکیں جھکا گی

تو صارم بھی مسکراتا حبہ کے گرد بازو کا حصار بناتا اسے اپنے ساتھ لگاتا باتیں کرنے لگا

❤❤❤❤

راکب بات سن" صارم نے راکب جو باہر جا رہا تھا پکارا تو وہ مڑ کے صارم کو"
دیکھنے لگا

ہاں بول" راکب نے صارم کو دیکھتے کہا"

ادھر بیٹھ ایک بات پوچھنی ہے" صارم نے راکب کو کہتے خود گارڈن میں"
رکھی کرسی پے بیٹھ گیا تو راکب بھی سامنے جا بیٹھا

کیا بات ہے تمھیں میں کافی دنوں سے نوٹ کر رہا ہوں تو کچھ چپ چپ"
ہے" صارم نے کہا

کچھ نہیں یار تمھیں لگ رہا ہے بس آج کل کچھ طعبیت نہیں ٹھیک""
راکب نے بہانا بنایا

کیا ہوا تجھے گھر میں کیوں نہیں کیسی کو بتایا“ صارم نے سیدھے ہوتے ”
پریشانی سے کہا

ہاں بس یونہی بخار تھا ہلکا سا تو میں نے اس لیے ہی نہیں بتایا کہ ساب یونہی ”
پریشان ہو گے“ راکب نے کہا تو صارم سر ہلا گیا

او کے میڈیسن لی تو نے“ صارم نے پوچھا”

ہاں لی ہے مجھے کچھ کام ہے تو میں آتا ہوں“ راکب کہتا اٹھ کھڑا ہوا”

کیونکہ سامنے سے انیتا اور حبہ آ رہی تھی

راکب نے ایک نظر انیتا کو دیکھتے نظریں نیچے کیے انیتا کے قریب سے گزرتا باہر نکل گیا

انیتا نے بھی ایک نظر راکب کو دیکھتے سر جھٹکتی صارم اور حبہ کی طرف متوجہ ہوی

اب میں کوشش کروگا انیتا کہ جتنا ہو سکے تمھارے سامنے کم آو" راکب" نے گاڑی میں بیٹھتے ایک نظر انیتا کو گارڈن میں بیٹھا دیکھ کر خود سے کہا اور گاڑی سٹارٹ کرتا باہر نکلا

❤❤❤❤

معصومہ حبہ کے کہنے کے مطابق آنکھوں میں کاجل اور پنک لپ اسٹک لگاتی تھی

لیکن آج معصومہ نے پنک کی بجائے ریڈ لپ اسٹک لگای تھی آج اسکا دل کیا تھا

وجدان آفس گیا تھا اور اسے دیر ہو جانی تھی

وجدان نے گھر کے ملازم سے کہہ دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو بھی یہی سرونٹ کواٹر میں لے آے

اب وجدان کو مناسب نہیں لگا تھا کہ امبر اور معصومہ کے ہوتے گھر میں سب میل ملازم ہی ہوں

اسوقت چھ بج چکے تھے اور امبر اور معصومہ امبر کے کمرے میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی

واہ بھابھی آج تو بہت پیاری لگ رہی ہیں'' امبر نے معصومہ سے کہا تو''
معصومہ مسکرادی

تھنکیو'' معصومہ نے مسکراتے کہا''

دیکھنا آج تو بھای بہت سی تعریف کریں گے'' امبر نے مسکراتے کہا تو''
معصومہ بھی مسکرادی

ابھی دونوں باتیں ہی کر رہی تھی کہ وجدان بھی آگیا

ہمم کیا باتیں ہو رہی ہیں بھ ئی ی'' وجدان نے آتے مسکرا کے دونوں کو''
دیکھتے کہا

تو دونوں ہی وجدان کی طرف دیکھنے آئی

وجدان کی تو نظر ہی معصومہ پے اٹک گی تھی وجدان معصومہ میں ہی کھو گیا
تھا

معصومہ جو ریڈ اور بلیک کلر کی شرٹ اور ٹروزر میں سٹولر لیے آنکھوں میں
کاجل، بالوں کو کیچر لگایا اور سب سے بڑھ کر ہونٹوں پے ریڈ لپ اسٹک
وجدان کا دل بے ساختہ دھڑکا تھا

بھای کچھ نہیں یو نہی''امبر نے کہا تو وجدان جیسے ہوش میں آیا تھا''

اچھا چلو میں فریش ہو کر آتا ہوں تو کھانا کھاتے ہیں“ وجدان نے کہتا باہر چلا گیا

کچھ دیر بعد تینوں نے کھانا کھایا اور کچھ دیر امبر کے پاس بیٹھے

وجدان کی تو نظر بھٹک بھٹک کر معصومہ پے جا رہی تھی

جب امبر سونے کے لیے لیٹ گی تو وجدان اور معصومہ کمرے میں آ گے

معصومہ منہ پھلاتی بیٹھ گی تو وجدان دروازہ بند کرتا معصومہ کے پاس آیا اور اسکا منہ بنا دیکھ کر اس کے ہاس بیٹھا

کیا ہوا میری جان کو اسے کیوں خفا خفا سی بیٹھی ہے" وجدان نے معصومہ کے سامنے بیٹھتے معصومہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے کہا تو معصومہ نے وجدان کو دیکھا

"آپ نے میری تعریف نہیں کی اور امبر کہہ رہی تھی میں پیاری لگ رہی ہوں اور یہ بھی کہہ رہی تھی کہ آپ میری تعریف کریں گے" معصومہ نے ناراضگی سے کہا

تو وجدان مسکرا دیا اسکی تو نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی معصومہ سے

"اوو تو اس لیے ناراض ہے میری جان" وجدان نے مسکراتے کہا تو معصومہ نے سر ہلایا

بہت پیاری لگ رہی ہو میری تو نظر ہی نہیں ہٹ رہی دل کر رہا تمھیں ہی ”
دیکھتا رہوں“ وجدان نے کہتے

معصومہ کے چہرے کو ہاتھوں میں تھامتے ماتھے پے بوسہ دیا تو معصومہ شرم
سے پلکیں جھکا گی

وجدان نے پیچھے ہوتے مسکرا کے معصومہ کے چہرے پے چھاے رنگوں کو
دیکھا

وہ ہم سو جاے“ معصومہ نے نظریں اٹھا کر وجدان کو دیکھتے کہا پر وجدان کی ”
گہری نظروں سے گھبراتے نظریں جھکا کے کہا

پلیز اسے کیوں دیکھ رہیں آپ ‘‘معصومہ نے وجدان کو یوں خود کی طرف ’’ تکتا پا کر کہا

پر وجدان کی تو نظریں معصومہ کے ہونٹوں پے تھی دل تھا کہ ابھی معصومہ کے ہونٹوں کو چھو لے

وجدان اپنے دل کی مانتا بے خود سا ہوتا معصومہ کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر ہونٹوں پے جھکا تھا

معصومہ تو وجدان کے عمل پے گھبرا ہی گی دل الگ تیز رفتاری سے دھڑکنے لگا پوری طرح کپکپاہ کے رہ گی

معصومہ نے سختی سے آنکھیں میچے اپنا کپکپاتے ہاتھ آگے بڑھاتے وجدان کے سینے پے رکھتے پیچھے کرنا چاہا

لیکن وجدان تو جیسے سب بھولے بس معصومہ میں کھونا چاہتا تھا

وجدان کے پیچھے ناہونے پے معصومہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

وجدان کو اپنے چہرے پے نمی محسوس ہوی تو وجدان نرمی سے پیچھے ہوا اور معصومہ کو گہرے سانس لیتا اور روتے دیکھ کر خود کو کوسا

معصومہ میری جان'' وجدان نے جلدی سے معصومہ کو اپنے ساتھ لگاتے'' معصومہ کی کمر سہلانے لگا

پر معصومہ اپنی دھڑکنوں کو سمبھالتی رونے میں مصروف تھی

"یہ آپ نے کیا کیا ہے آپ بہت بر-ے ہیں میرا سانس روک گیا تھا مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ" معصومہ نے
روتے ہوے کہا تو وجدان کے لب مسکرا دیے

"اچھا نا میری جان اب رونا تو بند کرو پانی دو" وجدان نے پیار سے کہا

"نہیں مجھے نہیں پینا اور میں ابھی ماموں کو کال کرتی مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ پتہ نہیں آپ کیا کیا کرتے ہیں" معصومہ نے منہ بنا کر کہا اب رو نہیں رہی تھی

معصومہ شوہر ہوں تمھارا تم پے حق ہے اور میں نے کیا غلط کیا ہے بس" تمھیں زرا سا پیار ہی کیا ہے" وجدان نے نرمی سے کہا تو معصومہ وجدان کو دیکھنے آئی

یہ پیار تھا مجھے نہیں چاہیے ایسا پیار ویار" معصومہ نے وجدان کو دیکھتے کہا تو وجدان مسکرا دیا

اچھا اب اس بات کو جانے دو ہم سو ہی جاتے ہیں اور ایک بات بھی بتانی تھی تمھیں" وجدان نے کہا پتہ تھا

ورنہ اب معصومہ خفا ہو جاے گی یہی بات کرتے رہے

وجدان کا دل معصومہ کو دیکھ کر تھوڑا پریشان تو ہوا تھا لیکن یہ نہیں کہ وہ سوچ رہا تھا کہ اس نے ٹھیک نہیں کیا

اسکا حق تھا معصومہ پے جب چاہے وہ معصومہ کو پیار کر سکتا تھا

کیا بات بتانی ہے آپ نے ''معصومہ نے ساری باتیں چھوڑتے پوچھا''

وہ یہ کہ ہم ایک مہینے بعد لاہور جا رہے ہیں'' وجدان نے کہا''

کیا سچی''معصومہ نے خوش ہوتے کہا''

ہاں میری جان اب چلو سو جاے'' وجدان نے معصومہ کی خوشی دیکھتے'' مسکراتے کہا تو معصومہ بھی لیٹ گی

وجدان اسے اپنے حصار میں لے کر لیٹ گیا اور کچھ دیر بعد دونوں سو گے تھے

امبر کافی بہتر ہو رہی تھی اس لیے وجدان نے سوچا تھا کہ وہ چلے جاے

اور امبر بھی کہہ رہی تھی جانے کو اور سب ملنا چاہتے تھے امبر سے

وہ سب تو یہی آنا چاہتے تھے لیکن وجدان نے روک دیا اس نے کہا تھا وہ خود ہی آجاے گے

❤❤❤❤

ایک مہینے بعد۔۔۔۔۔

ایک مہینہ کیسے گزرا پتہ ہی نہیں چلا تھا صرف معصومہ اور امبر کے علاوہ

کیونکہ وہ بے چین تھی سب سے ملنے کے لیے

وہ دونوں ہر روز ویڈیو کال کرتی تھی سب سے بات کرتی تھی لیکن ملنے کی الگ ہی بات ہوتی ہے

امبر اب ٹھیک سے اپنے قدموں پے چلنے لگی تھی لیکن زیادہ دیر تک چلنے سے تھک جاتی تھی

امبر وہی لاونج میں بیٹھی تھی اور معصومہ اپنے کمرے میں گی تھی وجدان اسوقت آفس تھا

جب کیف آیا اور امبر کو دیکھتا سلام اور خیریت پوچھتا وہی بیٹھ گیا

وجدان نہیں آیا ابھی تک ''کیف نے پوچھا''

نہیں ''امبر نے کہا''

کیا کوی خاص بات ہے آج بڑی خوش لگ رہی ہو ''کیف نے پوچھا تو امبر ''
سر ہلاتی مسکرا دی

جی ہم لاہور جا رہے ہے پرسوں سچی میں بہت خوش ہوں ہم کافی دن وہاں ''
رہے گے ''امبر نے خوش ہوتے بتایا تو کیف امبر کی خوش دیکھتا تو خوش تھا
لیکن خود اداس بھی ہوا

اب نا جانے کتنے دن تمھیں دیکھے بنا گزرے گے اور کیسے ”کیف نے دل“ میں سوچا

اوکے ”کیف بس اتنا ہی کہہ سکا تھا امبر مسکرادی“

ابھی وہ دونوں کوی بات کرتے معصومہ بھی آگی اور پھر کچھ دیر بعد وجدان بھی

💖💖💖💖

معصومہ رات کو دوسرے کمرے میں آی تھی جب اسی وقت بوس بھی آگیا

آپ ”معصومہ نے بوس کو دیکھتے کہا“

"ہاں میں، تم آتی کیوں نہیں ہو یہاں میں کتنی دفعہ آیا ہوں یہاں لیکن تم اس کمرے میں ہوتی ہی نہیں ہو میں نے کہا تھا تمھیں کہ یہاں آیا کرو مجھے تمھیں دیکھنا ہوتا ہے" بوس نے معصومہ کو گھورتے کہا تو معصومہ نے منہ بنایا

"اور میں نے بھی کہا تھا آپ سے میں نہیں آسکتی" معصومہ نے بھی کہا

"اچھا کیوں نہیں آسکتی اس اپنے شوہر کی وجہ سے جو تمھارے مطابق کھڑوس ہے" بوس نے کہا

"ہاں ہے تو سہی پر اتنے بھی کھڑوس نہیں ہے وہ ہمیں لے کر لاہور جا رہے ہیں" معصومہ نے خوشی سے بتایا

کیالاہور کیوں اور کب ‘‘بوس نے پوچھا’’

وہ ہم ملنے جارہے ہیں سب سے اور کل جارہے ہیں اس لیے اب آپ یہاں’’
ناآے گا‘‘معصومہ نے کہا

اچھاویسے تمھارے لیے ایک خبر ہے میں بھی لاہور ہی جارہاہوں بتاو کہاں’’
ہے گھر جہاں تم جارہی ہو میں وہاں آجاو گا‘‘بوس نے کہا

میں کیوں بتاو آپ کو‘‘معصومہ نے کہاتوبوس نے اسے دیکھا’’

اچھانابتاومیں خود ڈھونڈلوں گا‘‘بوس نے کہا’’

اچھا ویسے آپ یہ ماسک کیوں پہنتے ہیں ''معصومہ نے پوچھا''

وہ اس لیے تم میرا چہرہ نا دیکھو بعد میں دیکھا وگا جب وقت آیا'' بوس نے کہا''
تو معصومہ سر ہلا گی

او کے اب آپ جاے ''معصومہ نے کہا تو بوس بھی سر ہلاتا بالکونی کی''
طرف بڑھا

او کے پھر ملتے ہیں لاہور'' بوس کہتا بالکونی سے نکلتا گیا تو معصومہ بھی''
کمرے سے نکل گی

اسوقت بوس اور ڈی کے بیٹھے ہوے تھے بی آر اور علی یہاں نہیں تھے

بوس یار ایک بات کہوں‘‘ڈی کے نے کہا تو بوس جو کچھ پیپرز دیکھ رہا تھا’’ اسکی طرف متوجہ ہوا

ہاں بول‘‘ بوس نے کہا’’

تم بھابھی کو بتا کیوں نہیں دیتے سب‘‘ڈی کے نے کہا’’

نہیں وہ نہیں سمجھے گی ایک کوشش کر چکا ہوں‘‘ بوس نے کہا’’

توجب بعد میں بھابھی کو پتہ چلے گا تب کیا ہوگا اور وہ اگر تم سے ناراض ’’ ہو گی یا وہ۔۔۔‘‘ڈی کے ابھی کچھ کہتا جب بوس نے اسکی بات کاٹی

”نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا میں وہ سب ختم کر دوں گا جس سے معصومہ مجھ سے دور جاے“ بوس نے جنون سے کہا تو ڈی کے خاموش ہو کر رہ گیا

♥♥♥♥

”صارم آپ نے راکب بھای سے پوچھا کچھ بتایا انہوں نے“ حبہ نے صارم سے پوچھا

”نہیں یار کچھ نہیں بتایا یہی کہا کہ بس طعبیت ٹھیک نہیں ہے اور گھر اس لیے نہیں بتایا کہ سر یونہی سب پریشان ہو گے“ صارم نے بتایا

”اچھا“ حبہ بس اتنا ہی کہہ سکی

خیر وہ اب نہیں بتانا چاہتے تو ہم کیا کہہ سکتے ہیں" صارم نے کہا تو حبہ نے سر ہلایا

"کل بھای معصومہ اور امبر آرہے ہیں تو ائیر پورٹ سے لینے کون جاے گا" حبہ نے کہا

"وہ راکب کہہ رہا تھا وہ جاے گا" صارم نے کہا

"اوکے آپ جاے اب کافی رات ہو گی ہے" حبہ نے کہا

"ہاں جاتا ہوں" صارم نے مسکرا کے کہتے حبہ کے ماتھے کو چھوتے دونوں گالوں پے بوسہ دیتا مسکرا کے حبہ کے سرخ چہرے کو دیکھتا باہر بڑھا

تو حبہ بھی مسکرا کے صارم کو جاتا دیکھ کر خود بھی سونے کے لیے لیٹ گی

آج وجدان بھای معصومہ اور امبر آ رہے ہیں اور تم یہاں بیٹھی ہو کیا ہوا‘‘’’
حبہ نے انیتا کے کمرے میں آتے کہا

انیتا کو بھی اب کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا

راکب اسکے سامنے زیادہ نہیں آتا تھا بس کھاتے وقت ہی اسکے سامنے آتا تھا

کچھ نہیں کوی کام تھا‘‘ انیتا نے زرا مسکرا کے کہا’’

ہاں اگر کر سکو تو بریانی بنانے میں کچھ ہلیپ کر دو مما اور شگفتہ تای اور صدف تای نے باقی تو بنالیا ہے بس بریانی رہ گی ہے تو وہ ہم دونوں مل کر بنا لیتے ہیں'' حبہ نے کہا

ٹھیک ہے چلو'' انیتا کہتی حبہ کے ساتھ کچن کی طرف بڑھ گی''

♥♥♥♥

وجدان، معصومہ اور امبر کو راکب لینے گیا تھا سب گھر پہنچ چکے تھے

سب ہی ایک دوسرے سے مل کر لاونج میں ہی بیٹھ گے تھے

سب معصومہ کو خوش دیکھ پر سکون تھے کہ وہ اب یہاں رہنے کی ضد نہیں کرے گی

اور امبر کو بھی سہی سلامت دیکھ کر خوش تھے

ممانی جان بہت بھوک لگی ہے کھانے میں کیا ہے''معصومہ نے پوچھا''

سب جو باتیں کر رہے تھے معصومہ کی بات سنتے مسکرا دیے وجدان بھی اسے دیکھتا مسکرا دیا

بیٹا تمھارا اور امبر کا فیورٹ ہی بنا ہے''صدف بیگم نے اپنے پاس بیٹھی امبر'' اور معصومہ جو شگفتہ بیگم کے ساتھ بیٹھی تھی کہا تو دونوں مسکرا دی

اوکے پھر ہم فریش ہو جاے تو کھاتے ہیں''معصومہ نے کھڑے ہوتے کہا''

ہاں جاو بیٹا،انیتا معصومہ اور وجدان کا کمرہ انہیں بتادو اور امبر کا بھی''کلثوم بیگم نے کہا

تو انیتا بھی سر ہلاتے کھڑی ہو گی

آجاو تم دونوں''انیتا نے کہا تو معصومہ اور امبر اسکے ساتھ اوپر کو بڑھ گی''

بیٹا تم بھی جاو فریش ہو جاو کچھ دیر ریسٹ کر لو''فیصل صاحب نے وجدان سے کہا

جی خالو جان" وجدان ان سے کہتا خود بھی معصومہ اور انیتا امبر کے ساتھ "اوپر بڑھ گیا

کچھ دیر بعد سب ہی فریش ہوتے کچھ دیر ریسٹ کر کے کھانے کے لیے آ گے تھے

وہ الگ بات تھی معصومہ تھوڑا سا کھا چکی تھی

سب ہی کھانا کھاتے کافی دیر بیٹھے باتیں کرتے رہے اور پھر راکب، صارم اور وجدان بھی سب بڑوں کے جانے کے بعد کچھ دیر بیٹھے رہے

امبر، معصومہ، حبہ اور انیتا کے کمرے میں بیٹھی باتوں میں مصروف تھیں

چلو یار میں چلتا ہوں کافی رات ہو گی ہے" وجدان نے کھڑے ہوتے کہا"

تو راکب اور صارم بھی اٹھ کھڑے ہوے

ہاں ٹھیک ہے ہم بھی سوتے ہیں" صارم کہتا کمرے کی طرف چلا گیا تو"
وجدان راکب کی طرف دیکھنے لگا

راکب نے آی ابرو اچکاتے وجدان کو خود کی طرف یوں تکتا پا کر سوالیہ دیکھا

اسے کیا دیکھ رہے ہو پہلے کبھی دیکھا نہیں" راکب نے مسکرا کے کہا"

دیکھا ہے پر تو بتا تجھے کیا ہوا ہے میں شام سے دیکھ رہا ہوں تو خاموش ہے کیا"
انیتا سے پھر کوی بات ہوی" وجدان نے پوچھا

انھہ اب اور کیا بات ہونی ہے جو تھی وہ ہو چکی ہے وہ تو اب مجھ سے بات "
بھی نہیں کرنا چاہتی "راکب نے کر*ب سے طنزیہ کہا تو وجدان نے اف
*سوس سے راکب کو دیکھا

یار سب ٹھیک ہو جاے گا تو کیوں اتنا پر*یشان ہے "وجدان نے تسلی دی "

وجدان نے کب دیکھا تھا راکب کو اتنا خاموش وہ بھی راکب کے لیے پریشان
تھا

یار کب ہو گا سب ٹھیک جب اسکی شادی کیسی اور سے ہو جاے گی تب "
راکب نے وجدان کو دیکھتے کہا تو وجدان خاموش ہو کر رہ گیا

اچھا ٹھیک ہے ابھی تو کمرے میں چل کل بات ہو گی اس بارے میں""

وجدان نے کہا

توراکب خاموشی سے وہاں سے باہر کی طرف بڑھ گیا اور وجدان اپنے کمرے کی طرف

کوی گھر کا فرد تھا جو دونوں کی باتیں سن چکا تھا ان دونوں کے جانے کے بعد وہ بھی اپنے کمرے چلا گیا

❤❤❤❤

وجدان کمرے میں آیا تو معصومہ کو نا پا کر انیتا کے کمرے کی طرف بڑھا جانتا تھا وہی ہو گی معصومہ

دروازہ ناک کرتے اندر گیا تو بیڈ پے وہ چاروں ہی بیٹھی ملی

بھای آپ کچھ چاہیے‘‘ حبہ نے پوچھا’’

کیونکہ معصومہ نے کہا تھا وجدان سے کہہ دے گی وہ یہی ان کے ساتھ آج رات سوے گی تو ان کے خیال میں یہ تھا وہ کہہ چکی ہے وجدان سے

ہاں معصومہ کو لینے آیا تھا معصومہ آجاو رات کافی ہو گی ہے چل کر سو’’ جاے‘‘ وجدان نے حبہ سے کہتے معصومہ سے چلنے کو کہا

نہیں آج میں یہی انیتا آپی امبر اور حبہ آپی کے ساتھ سوں گی‘‘معصومہ نے’’ کہا تو وجدان ضبط کر کے رہ گیا اب وہ کیا کہتا

اوکے پھر میں جا کر سو جاو'' وجدان کہتا کمرے کا دروازہ بند کرتا چلا گیا''

معصومہ گڑیا چلی جاو کہیں بھای ناراض ناہو جاے'' حبہ نے وجدان کے جاتے کہا کیونکہ وجدان خود لینے آے تھا ''

آپی نہیں ہوتے آے ہم باتیں کرتے ہیں'' معصومہ نے کہا تو حبہ بھی خاموش ہو گی ''

کچھ دیر اور باتوں کے بعد حبہ، معصومہ امبر اور انیتا وہی ایک بیڈ پے لیٹ گی

امبر اور انیتا باتوں میں مصرف تھی لیکن معصومہ سونے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن اب معصومہ کروٹ پے کروٹ بدل رہی تھی اسے نیند نہیں آ رہی تھی

شاید نہیں یقینن وجدان کی عادت ہونے کی وجہ سے نیند نہیں آ رہی تھی

حبہ جو کب سے نوٹ کر رہی تھی آخر کار خود ہی بول پڑی

کیا ہوا معصومہ نیند نہیں آ رہی کیا" حبہ نے پوچھا تو معصومہ اٹھ بیٹھی "

جی آپی نہیں آ رہی پتہ نہیں کیوں" معصومہ نے منہ بناتے کہا تو حبہ کے "
ساتھ انیتا اور امبر بھی مسکرا دی

اچھا تو شاید جگہ چینج ہوی ہے اسلیے اسے ہو رہا ہوا" حبہ اندازہ لگایا "

معصومہ ابھی کچھ کہتی کہ دروازہ ناک ہوا

توامبر اور انیتا اور حبہ جو معصومہ کی طرف متوجہ تھی دروازے ناک ہونے پے اجازت دی توراکب آگیا

بھای یہ کیا ہے ''امبر نے راکب سے کہا''

یہ پیزا ہے تمھارے اور معصومہ کے لیے آڈر دیا تھا وہ ابھی لے کر آیا ہے'''' راکب نے مسکرا کے کہتے امبر کا پکڑایا معصومہ بھی خوش ہو گی

تھنکیو بھای'' امبر نے مسکراتے کہا توراکب بھی مسکرادیا اور قدم باہر'' بڑھاے ابھی دروازے میں تھا حبہ کی آواز پے روکا

آپی‘‘معصومہ نے کہا تو حبہ اسکی طرف متوجہ ہوی’’

کیا ہوا معصومہ کیوں نہیں آرہی نیند‘‘ حبہ نے پھر سے کہا’’

آپی پہلے بھی تو آتی تھی جگہ چینج کرنے سے ہاں شاید وجدان مجھے ہگ’’ کر کے سوتے ہیں اسلیے اب نہیں آرہی‘‘معصومہ نے خود ہی کہا

تو حبہ،انیتا اور امبر نے اپنی ہنسی روکی دروازہ کھولتا راکب بھی معصومہ کی بات سنتا مسکراتا باہر نکلا

ہاں اس لے نہیں آرہی اچھا جاو پھر پیزا کھا کر وجدان بھای کے پاس جا کر’’ سو جانا‘‘انیتا نے مسکراتے کہا تو معصومہ سر ہلا گی

"اوکے پہلے پیزا کھالو پھر جاتی ہوں" معصومہ نے کہا تو چاروں پیزے کھانے لگی

"معصومہ میری جان اسے کوی بھی میاں بیوی کی بات کیسی کو نہیں بتاتے ٹھیک ہے اور شوہر کی ہر بات مناتے ہیں اسے کیسی چیز سے منا بھی نہیں کرتے، گناہ ہوتا ہے منا کرنا ٹھیک ہے" حبہ نے پیزا کھاتی معصومہ کو جتنا ہو سکا تھا اتنا سمجھانے کی کوشش کی

"اوکے آپی کیا یہ بات بھی نہیں بتانی تھی" معصومہ نے پیزا کھاتے کہا تو امبر اور انیتا مسکرا دی

"ہاں کوی بھی بات نہیں بتاتے" حبہ نے کہا

اوکے ‘‘معصومہ کہتی پیزے کی طرف متوجہ ہوی’’

❤❤❤❤❤

راکب باہر آیا تو صارم جو حبہ کے کمرے میں گیا تھا

لیکن اسے نا پاکر وجدان کے کمرے کا دروازہ کھولا اور کیسی سے موبائل پے بات کرتا دیکھ کر اسکے پاس آگیا

تو راکب بھی ان کے پاس ہی آگیا وجدان کے کال رکھتے ہی راکب وجدان سے مخاطب ہوا

تو کیا تمھیں بغیر ہگ کے نیند آجاے گی ‘‘راکب نے سیریس انداز میں کہا’’

تو وجدان کے ساتھ صارم نے بھی حیرت سے راکب کی بات سنی

کیا مطلب“ وجدان نے سوالیہ کہا”

وہ معصومہ کو نہیں آرہی ناتو اس لیے پوچھ رہا ہوں“ راکب نے کہا تو صارم”
ہنس پڑا

وجدان بھی راکب کی بات سنتا اور سمجھتا اسکے بھاگنے سے پہلے اس پکڑ چکا تھا

تجھے میں بتاتا ہوں“ وجدان نے کہتے راکب کو بیڈ پے گراتے ایک دو مکے”
اسے دے مارے

بس کر ہاہاہا" راکب نے ہنستے ہوے کہا تو وجدان نے راکب کو گھورتے "
پوچھے ہوا

دفعہ ہو یہاں سے تو" وجدان نے راکب کو گھور کر دیکھتے کہا تو راکب بھی "
ہنستا باہر کو بڑھا

جا رہا ہوں میں اور آتی ہو گی معصومہ بھی پیزا کھا رہی ہے دے کر آیا "
ہوں" راکب نے جاتے وجدان کو بتاتے باہر نکلا

اوکے میں بھی پھر چلتا ہوں" صارم نے مسکراتے کہا تو وجدان سر ہلا گیا "

یہ لڑکی بھی نا بلکل پاگل ہے" وجدان نے دل میں کہا پر خوش بھی ہوا تھا "

معصومہ کو اسکی عادت ہو رہی ہے معصومہ کو وجدان کے بغیر نیند نہیں آ رہی تھی

💖💖💖💖

کچھ دیر بعد معصومہ کمرے میں آئی تو وجدان بیڈ پے بیٹھا دیکھ کر دروازہ بند کرتی اسکے پاس بیڈ پے آکر بیٹھ گی

"اب کیوں آئی تمھیں تو سب کے ساتھ سونا تھا نا" وجدان نے معصومہ کو دیکھتے کہا تو معصومہ نے منہ بنایا

"اب میں کیا کرتی مجھے تو وہاں نیند نہیں آ رہی تھی اس لیے آگی" معصومہ نے کہا

اچھا وہ کیوں نہیں آ رہی تمھیں نیند" وجدان نے کہا"

وہ آپ مجھے ہگ کر کے سوتے ہیں نا اس لے وہاں کوی ہگ کرنے والا نہیں" تھا اسلیے شاید اب لیٹ جاے نا مجھے نیند آ رہی ہے"معصومہ نے جمای روکتے کہا

تو یہ بات تم نے سب کو بتای ہے ہگ والی" وجدان نے نرمی سے کہتے" معصومہ کا دوپٹہ گلے سے اتر کر سائیڈ پے رکھتے کہا

جی وہ مجھے کیا پتہ تھا یہ بھی نہیں بتاتے مجھے لگا صرف کسِ والی بات کیسی کو" نہیں بتاتے آپ نے اس دن یہی تو کہا تھا اور اب حبہ آپی نے بتایا ہے کوی بھی بات نہیں بتاتے اور شوہر کو کیسی چیز سے منا بھی نہیں کرتے گناہ ہوتا ہے"معصومہ نے کہا

شکر ہے حبہ کا کچھ تو اسے سمجھا یا ورنہ میں تو بچی کو سمبھال رہا تھا“ وجدان ”
نے دل میں سوچا

اچھا اب لیٹ جاے نا مجھے نیند آ رہی ہے“ معصومہ نے وجدان کا بازو ”
پکڑتے کہا تو وجدان معصومہ کو اپنے بازو کے حصار میں لے کر لیٹ گیا

اور معصومہ کے ماتھے پے بوسہ دیتا گالوں کو چھوا تو معصومہ کے چہرے کا
رنگ پل میں شرم سے سرخ ہوا تھا آنکھیں خود با خود بند ہو گی

وجدان نے مسکرا کے دیکھتے نرمی سے معصومہ کے ہونٹوں کو چھوتے پیچھے
ہوا

چلو سو جاو'' وجدان نے کہا وجدان کے ہونٹوں پے معصومہ کا مزاحمت نا''
کرنے پے مسکراہٹ آی

معصومہ بھی یونہی بنا پلکیں کھولے گلابی چہرے کے ساتھ سر ہلاتی کچھ دیر
میں ہی سو گی تو وجدان بھی سونے کے لیے آنکھیں موند گیا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

صبح سب نے خوش گوار ماحول میں کھانا کھایا اور پھر باتوں میں مصروف
ہو گے

یونہی سارا دن گزر گیا تھا شام ہونے کو تھی سب بڑے اور راکب، صارم اور
وجدان لاونج میں بیٹھے تھے

اور معصومہ،انیتا،امبر اور حبہ ابھی اٹھ کر کمرے میں گی تھیں

ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے وجدان بھی یہی تو سب کے سامنے میں بات کر" دیتا ہوں"،فیصل صاحب نے کہا تو راکب اور وجدان سمیت سب انکی طرف متوجہ ہوے

فیصل صاحب اور صدف بیگم رات کو ہی صارم سے بات کر چکے تھے اسے بھی کوی اطراز نہیں تھا باقی بڑھے تو پہلے ہی جانتے تھے کہ وہ کیا بات کرنے والے ہیں

کیسا فیصلہ"راکب نے پوچھا"

ہم نے انیتا کا رشتہ تمھارے لیے مانگا ہے اگر تمھیں کوی اطراز نا ہو‘‘فیصل ’’ صاحب نے کہا

تو راکب کو دل ایکدم تیز تیز دھڑکنے لگا اسے لگا اسنے کچھ غلط سن لیا ہو

کیا کہا آپ نے‘‘ راکب نے بے ساختہ حیرت سے پوچھا تو وجدان صارم ’’ کے ساتھ باقی سب بھی مسکرا دیے فیصل صاحب نے گھور کر راکب کو دیکھا

میں اور صدف تمھارے لیے انیتا کا رشتہ بھای جان اور بھابھی سے مانگ ’’ چکے ہیں تو انکار کی کوی گنجاش نہیں‘‘ فیصل صاحب نے حتمی فیصلہ سنایا

تو راکب کو یوں لگا جیسے کیسی نے دوبارہ اسے زندگی نوید سنا دی

بابا آپ کو کس نے کہا میں انکار کروں گا میری طرف سے ہاں ہے بلکہ آپ" چاہے تو آج ہی شادی کرلو" راکب بے انتہا خوش ہوتے بے ساختہ کہا

توفیصل صاحب تو اپنے بے شرم بیٹے کو دیکھتے رہ گے باقی سب بھی مسکرادے

اتنی بھی کیا جلدی ہے" وجدان نے مسکراتے کہا راکب نے گھورا تو"
وجدان مسکرادیا

راکب جو ایک مہینے سے یہ سمجھ رہا تھا کہ انیتا کی شادی کیسی اور سے ہو رہی ہے

آج دل جیسے بے حد پر سکون ہوا تھا جیسے چاہا وہ خود ہی اسے مل رہی تھی

بے شرم کہیں کے زرا شرم نہیں تمھیں"فیصل صاحب نے کہا"

تو راکب بھی اب خود کی بے خودی پے خفیف سا ہوتا مسکرا دیا

راکب دل ہی دل میں خود سے عہد کر چکا تھا کہ وہ انیتا سے معافی مانگوا لے گا

اب تو وہ ہمشہ کے لیے اسکی ہی ہونے والی تھی اس سوچ آتے راکب کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے

اچھا بھابھی آپ انیتا سے بھی اسکی مرضی پوچھ لیں"صدف بیگم نے شگفتہ" بیگم سے کہا

ہاں ابھی پوچھ کر آتی ہوں"شگفتہ بیگم کہتی اوپر انیتا کے پاس چلی گی"

اور راکب اب دل ہی دل میں انیتا کی ہاں کے لے دعا کرنے لگا

❤❤❤❤❤❤❤❤

انیتا بیٹا ایک بات کرنی ہے تم سے'' شگفتہ بیگم نے آتے ساتھ انیتا سے کہا''

انیتا جو ابھی اپنے کمرے میں آی معصومہ،امبر اور حبہ دوسرے حبہ کے کمرے میں تھی

کیا بات مما'' انیتا نے پوچھا تو شگفتہ بیگم نے اسے بیڈ پے بیٹھنے کا کہہ کر خود'' بھی ساتھ بیٹھ گی

بیٹا ہم نے تمھارا رشتہ راکب سے کر دیا ہے'' شگفتہ بیگم نے کہا تو انیتا نے ''
حیرت سے دیکھا

ک کیا کہہ رہی ہیں آپ میں نہیں کر سکتی یہ مجھے نہیں کرنی راکب سے ''
شادی'' انیتا نے بغیر لحظ کیے کہا تو شگفتہ بیگم سے دیکھا

انیتا ایسا نہیں ہو سکتا شادی تو تمھاری راکب سے ہو گی اور کیا مسلہ ہے آخر ''
کہ شادی نہیں کرنی'' شگفتہ بیگم نے کہا

پلیز مما مجھے نہیں آپ جا کر سب کو کہہ دیں'' انیتا نے شگفتہ بیگم سے کہا وہ ''
خاموشی ہو کر چلی گی

حبہ جو ابھی اس کے کمرے میں آئی تھی وہ بھی بنا انیتا سے بات کیے باہر چلی گی

کیا کہا انیتا نے'' صدف بیگم نے پوچھا''

انہیں امید تھی کہ انیا کی طرف سے ہاں ہی ہو گی اور راکب کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا

ہاں بس یوں اچانک پتہ چلا تو شادی سے انکار کر رہی ہے لیکن آپ سب'' ہاں ہی سمجھیں بس ہم تیاری کرتے ہیں'' شگفتہ بیگم نے کہا

تو راکب کا دل دکھا جانتا تھا صاف انکار کیا ہو گا

سب کچھ پل خاموش ہوے پھر سب بھی یہی سوچ کر باتیں کرنے لگے تو راکب خاموشی سے وہاں سے اٹھ گیا اور وجدان، صارم بھی

صارم انیتا سے بات کرنے کے لیے اسکے کمرے میں چلا گیا وہ خود ایک بار پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ انکار کیوں کر رہی

صارم زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے انیتا کے پاس اس کا جواب لینے خود آیا

بھای آپ" انیتا یوں وہی بیٹھ کر سوچ میں گھوم تھی صارم کو دیکھتے اسکی" طرف متوجہ ہوی

تم نے شادی سے انکار کیوں کیا کوی وجہ ہے تو بتاو“ صارم نے اسکے پاس” بیٹھتے نرمی سے کہا

بھای وہ۔۔۔“ انیتا سوچ میں پڑ گی اب کیا کہے”

کیا بتاو انیتا کوی انکار کرنے والی بات ہے تو میں خود تمھارے ساتھ دوں گا” کیا کیسی اور سے پیار کرتی ہو“ صارم نے پیار سے کہا

نہیں بھای ایسی بات نہیں ہے بھای وہ مجھ سے لڑتے ہیں اس لیے نہیں کرنا” چاہتی“ انیتا نے بہانا بنایا اب وہ کیا کہتی

یہ تو کوی بات نہیں انیتا وہ تو مزاق میں لڑتا ہے یہ تم بھی جانتی ہو“ صارم” نے کہا

بھای پلیز‘‘انیتا نے دھیمی آواز میں کہا ابھی صارم کچھ کہتا وجدان کی آواز’’ پے متوجہ ہوے

صارم میں بات کرلوں انیتا سے‘‘وجدان نے صارم سے کہا’’

تو وہ سر ہلاتے کھڑا ہوتا کمرے سے نکل گیا تو وجدان انیتا کے پاس آیا

انیتا گڑیا اس بات کو لے کر انکار نا کرو تم جانتی ہو وہ نشے میں تھا ورنہ راکب’’ کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا ہے‘‘وجدان نے نرمی سے کہا

بھای آپ سب جانتے ہیں پھر بھی مجھے کہہ رہے ہیں اور چاہے وہ نشے میں "
تھے لیکن جو کیا انہوں نے میرے ساتھ" انیتا نے نم آواز میں کہا تو وجدان
خاموش ہو گیا

انیتا گڑیا ر اکب خود اپنے کیے پے پریشان ہے اور خود ازیت میں ہے"""
وجدان نے کہا

بھای پلیز مجھے نہیں کرنی آپ سے کہہ دیں" انیتا نے کہا"

انیتا میں کوی انکار نہیں سن رہا بس تم دونوں کی شادی ہے اب میں کروا کے "
ہی جاوں گا بس پندرہ دن ہیں اپنا ذہین بنالو" وجدان نے زرا سخت لہجہ اپناتے کہا

تو انیتا خاموشی سے نم آنکھوں سے خفا ہوتے وجدان کو دیکھنے لگی

وجدان نے خاموشی سے انیتا کے سر پے ہاتھ رکھتے باہر چلا گیا

اور انیتا وہی بیڈ پے بیٹھی رونے لگی اتنی جلدی تو وہ بھی ہار نہیں ماننے والی تھی
💖💖💖💖💖

راکب جو وجدان کو انیتا کے کمرے میں جاتا دیکھ کر چکا تھا وجدان کے باہر نکلتے جلدی سے وجدان کے پاس آیا

کیا کہا انیتا نے ""راکب نے بے چینی سے پوچھا""

راکب جانتا تھا وجدان اسکے لیے ہی بات کرنے گیا ہے

نہیں مان رہی تھی لیکن میں کہہ آیا ہوں کہ میں کوی انکار نہیں سنو گا اور یہ ''
بھی کہ اپنا ذہین بنا لے میں شادی کروا کر ہی یہاں سے جاوگا'' وجدان نے کہا
تو راکب کچھ پل کے لیے خاموش ہو گیا

میں خود ایک دفعہ بات کرتا ہوں میں یہ رشتہ کیسی بھی بات کو دل میں رکھ ''
کر شروع نہیں کرنا چاہتا میں نہیں چاہتا انیتا بنا مجھے معاف کیے مجھ سے شادی
کرے'' راکب نے کہا

راکب پر میری بات سنو اگر انیتا زیادہ غصہ ہوی تو'' وجدان نے سمجھنا چاہا ''

نہیں وجی ایک دفعہ میں بات کرو گا'' راکب کہتا بنا وجدان کی بات سنے انیتا ''
کے کمرے کی طرف بڑھا

تو وجدان بھی خاموش ہو کر رہ گیا

❤❤❤❤

راکب بنا وجدان کی بات سنے انیتا کے کمرے کا دروازہ ناک کرتا اجازت ملنے پے اندر آیا

تو انیتا اسے سامنے ہی دیکھای دی جو بیڈ پے اپنے خیالوں میں کھوی بیٹھی تھی

انیتا راکب کو دیکھتی جلدی سے کھڑی ہو گی

”آپ یہاں کیوں آے جاے یہاں سے ورنہ میں چیختے ہوے کیسی کو بلا لوں گی“ انیتا نے غصے سے کہا

"انیتا بس آج ایک بات سن لو کیوں کر رہی ہو انکار کیا شادی سے، کیا تم مجھے اتنا بھی قابل نہیں سمجھتی ایک بار بس ایک معاف کر دو" راکب نے انیتا کو دیکھتے فریاد کی

"نہیں کر سکتی نا آپ کو معاف اور شادی کا تو سوچیے گا بھی مت، جاۓ اب یہاں سے" انیتا نے راکب کو دیکھتے سخت لہجے میں کہا

پر راکب آج ہر طریقہ اپنانا چاہتا تھا معافی کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا

وہ یوں اپنی محبت کو اپنے ہاتھوں سے جاتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا

"عشق کر بیٹھا ہوں تم سے زندگی بن چکی ہو تم میری کیوں سمجھ نہیں رہی، تمھارے بغیر نہیں رہ پاؤ گا پلیز یوں نا کرو" راکب نے بے بسی سے کہا

انیتا تو حیرت سے راکب کا اپنے لیے اظہار محبت سن رہی تھی

اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ راکب اس سے پیار کرتا ہے ایک پل کے لیے
تو دل کیا معاف کر دے

لیکن دوسرے ہی پل جیسے پتھر کی ہو چکی تھی قسم کھا چکی جیسے کہ راکب کو
کبھی معاف نہیں کرے گی

کیوں مجھے بار بار تکلیف دیتے ہیں آخر کیوں نہیں چھوڑ دیتے مجھے مسلہ کیا"
ہے آپ کے ساتھ "انیتا دبی آواز میں غرای

راکب جو آج پھر سے ایک دفعہ ایک امید لے کر آیا تھا کہ شاید محبت کے اظہار کے بعد انیتا مان جائے گی اسے معاف کر دے گی دل کرچی کرچی ہوا تھا

ٹھیک ہے چلا جاوں گا چھوڑ پھر ڈونڈو گی بھی تو نہیں ملوں کبھی نہیں،،،

راکب کہتا بنا دوسری بات کیے

ایک نظر ضبط سے سرخ آنکھوں کے ساتھ انیتا کو دیکھتا کمرے سے نکلتا گیا تھا

اور انیتا ساکت سی کھڑی راکب کی پشت دیکھ رہی تھی

♥♥♥♥

راکب انیتا کے پاس سے جاتا گھر سے ہی نکل گیا تھا کیسی کو بھی یہ خیال نہیں آیا تھا

لیکن اب رات کے وقت جب سب کھانے پے بیٹھے تو ہی سب نے راکب کا ناہونا نوٹ کیا

انیتا کو خود امبر اور معصومہ زبردستی باہر لے کر آی تھی اس کا تو دل ہی نہیں کر رہا تھا باہر آنے کو

انیتا کا دل خود عجیب بے چین سا تھا جیسے وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی

''یہ راکب کہاں ہے آیا کیوں نہیں کھانے کے لیے''فیصل صاحب نے راکب کو نا پا کر کہا

پتہ نہیں کہاں گیا ہے گھر تو نہیں ہے ضرور کیسی دوست کے پاس گیا ہو گا‘‘’’

صدف بیگم نے کہا

تو انیتا کے ہاتھ کھانا کھاتے روک گے

وجدان کی بھی نظر انیتا پے گی تھی جس کا چہرے پے اس بات پے ایک رنگ آ کر گزرا تھا

کیا وہ سچ میں دور چلے گے‘‘ انیتا کے دل میں خیال آیا’’

لیکن گہرہ سانس لے کر خود کو پر سکون کیا تھا جیسے

مجھے کیا جہاں مرضی جائی یں" انیتا نے دل میں خود کو کہا"

صدف بیگم کے کہنے پے فیصل صاحب بھی خاموش ہو گے

اور سب پھر سے کھانے کی طرف متوجہ ہوے

لیکن وجدان کو اب راکب کی وجہ سے پریشانی ہو رہی تھی کہ کہیں الٹا سیدھا کچھ کر نا لے

❤❤❤❤

سب کھانا کھا کر کچھ دیر بعد اپنے کمروں میں چلے گے اور معصومہ، امبر، انیتا اور حبہ کے پاس بیٹھ گی

وجدان گارڈن میں آتا راکب کو کال کرنے لگا لیکن وہ اٹھا ہی نہیں رہنا تھا

کال کیوں نہیں اٹھا بیوقوف" وجدان نے خود سے بڑبڑاتے کہا"

صارم بھی اسے دیکھتا وہی اسکے پاس آگیا

کیا ہوا کیسے کال کر رہا اور اتنا پریشان کیوں ہے تو" صارم نے وجدان کے "
پاس آتے پوچھا

یار راکب کال نہیں اٹھا رہا تجھے پتہ ہے اس وقت کہاں ہو گا" وجدان نے "
صارم سے پوچھا

ہاں شاید اپنے دوستوں کے ساتھ" صارم نے کہا"

کسی دوست کو کال کر کے پوچھ پھر" وجدان نے کہا"

یار آجاے گا وہ" صارم نے کہا"

نہیں تو کر تو سہی" وجدان نے کہا"

او کے کرتا ہوں" صارم نے کہتے راکب کے دوستوں کو کال کرنے لگا"

لیکن سب نے ہی یہ کہا کہ ان کے ساتھ نہیں ہے

کہاں گیا ہوا یہ" وجدان نے پریشانی سے کہا"

شاید اپنے فلیٹ پے ہو گا" صارم نے کہا"

چل پھر وہاں چلتے ہیں" وجدان نے کہا"

تو صارم خاموشی سے اسکے ساتھ گاڑی میں بیٹھتا باہر نکلے

❤❤❤❤

گاڑی فلیٹ کے باہر کھڑی کی تو وجدان کے ساتھ صارم بھی باہر نکلا

صارم تو یہی رک میں لے کر آتا ہوں" وجدان نے کہا"

پر میں یہاں کیا کرو گا" صارم نے کہا"

دو منٹ میں آتا ہوں لے کر تو یہی رہ بیٹھ گاڑی میں آرام سے اور فلیٹ نمبر " بتادے" وجدان نے کہا

اوکے جا تو" صارم نے کہتے فلیٹ نمبر بتایا تو وجدان سر ہلتا آگے بڑھا"

یہ فلیٹ راکب نے دو مہینے پہلے لیا تھا

وجدان نے فیلٹ کا دروازہ ناک کیا تو اندر سے کوی آواز نا آی

دو سے تین بار ناک کرنے کے بعد راکب نے دروازہ کھولا اور ایک نظر وجدان کو دیکھتا خاموشی سے کمرے میں جاتا صوفے پے بیٹھ گیا

وجدان راکب کی ضبط سے سرخ آنکھیں اور چہرہ پے چھای تکلیف دیکھتا پریشان ہوتا اس کے پیچھے آیا

دروازہ یونہی کھولا تھا

پر کمرے میں سگریٹ کی سمیل سے اور سامنے پڑی ہوے سگریٹ دیکھ وجدان کو راکب پے بے حد غصہ آیا

یہ کیا حرکت ہے راکب" وجدان نے کہا"

توکیوں آیا یہاں چھوڑ دے مجھے میرے حال پے" راکب نے کہتے ایک" اور سیگرٹ لینی چاہی

تو وجدان نے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے کھینچ کر نیچے پھنکی

راکب یہ کیا حال بنایا ہے مان جاے گی انیتا تو یوں خود کو کیوں تکلیف دے
رہا ہے'' وجدان نے اسکے پاس بیٹھتے راکب کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا

اور راکب وجدان کی تسلی پہ وجدان کے گلے لگا تارونے لگا تو وجدان کو
راکب کو یوں دیکھتا اور پریشان ہوا

صارم جو کچھ سوچ کر اندر آیا تھا کہ کمرے کے دروازے پہ کھڑا دونوں کی
باتیں سننے لگا

''یار اگر یوں کرے گا ہمت ہارے گا تو پھر سب کیسے ٹھیک ہو گا'' وجدان
نے کہا

یار کیا کروں میں انیتا مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتی میں نے سوچا تھا کہ جب" میں انیتا کو بتاؤں گا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو وہ مجھے معاف کر دے گی لیکن وہ مجھے میرے گناہ کے لیے معاف نہیں کرے گی کبھی بھی، کاش مجھ سے وہ سب نا ہوا ہوتا" راکب نے بے بسی سے روتے ہوئے کہا

صارم کو حیرت کے ساتھ پریشانی بھی ہو رہی تھی یعنی کوئی بات تھی

"تو نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا راکب خود کو یوں مت کہہ نشے میں تھا تو" وجدان نے کہا

راکب نے پیچھے ہوتے اپنے آنسو صاف کیے اور وجدان کو دیکھنے لگا

”یار پلیز انیتا کو کہہ مجھے معاف کر دے انیتا کو میں کھونا نہیں چاہتا اس سے الگ ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا“ راکب نے وجدان سے کہا

”ہاں میں کروگا اور انشاءاللہ انیتا بھی معاف کر دے گی وہ سمجھدار ہے سمجھ جاے گی ابھی بس تھوڑا غصے میں ہے“ وجدان نے کہا تو راکب سر ہلا گیا

”چل اب گھر چلو اٹھو اور اب خبر دار جو تجھے روتے ہوے دیکھا“ وجدان نے کہا

”نہیں مجھے نہیں جانا انیتا سے سامنا نہیں کرنا چاہتا“ راکب نے کہا

کیوں نہیں کرنا چاہتا چل اٹھ چل میرے ساتھ جا کے منہ دھو کر آو باہر" صارم گاڑی میں انتظار کر رہا ہے ہمارا اسے گاڑی میں بیٹھا کے آیا ہوں" وجدان نے کہا

ساتھ زبردستی راکب کو کھڑا کیا تو راکب واشروم چلا گیا اور صارم دبے پاوں باہر نکل گیا

انیتا اور راکب کے درمیان کچھ تو بہت بڑی بات ہوی ہے جو مجھ سے چھپا" رہے ہیں آخر اسی کیا بات ہے جو بھی ہے وجدان سے ضرور پوچھو گا" صارم نے کہا

صارم اپنی سوچ میں ہی تھا کہ وجدان اور راکب بھی آ گے

چلیں‘‘ وجدان نے صارم سے کہا’’

ہاں چلو‘‘ صارم نے ایک نظر راکب پے ڈالی جس کی آنکھیں بے حد سرخ’’ تھی

راکب کو ایک نظر دیکھتے صارم ڈرائیونگ سیٹ پے بیٹھا

تو راکب پیچھے اور وجدان اگلی سیٹ پے جا بیٹھا تو صارم نے بھی گاڑی سٹارٹ کی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

گھر آتے ہی راکب خاموشی سے کمرے میں چلا گیا سارا راستہ بھی وہ خاموش ہی رہا تھا

وجدان لاونج میں داخل ہونے لگا تو صارم نے آواز دیتے روک لیا

وجدان رو کو مجھے تم سے ایک بات پوچھنی ہے'' صارم نے کہا تو وجدان ''
اسکی طرف متوجہ ہوا

ہاں بول کیا پوچھنا ہے'' وجدان نے کہا تو صارم نے گارڈن میں بیٹھنے کا کہا''
اور دونوں وہی بیٹھ گے

مجھے سچ بتانا وجدان راکب اور انیتا کے درمیان ایسی کیا بات ہوی ہے جو مجھے ''
نہیں پتہ اب سچ بتانا مجھے میں فلیٹ میں سن چکا ہوں اور راکب کو روتا دیکھ چکا
ہوں'' صارم نے وجدان کے بولنے سے پہلے ہی بتادیا کہ اسے معلوم ہو چکا
ہے کہ کوی بات تو ہے

اگر تم سن چکے ہو تو میں تم سے کوی بات نہیں چھپاوگا لیکن میری بات "
ٹھنڈے دماغ سے سننا" وجدان نے صارم سے کہا

اب صارم سن چکا تو اب صارم سے چھپانے کا کیا فائی دہ تھا

اوکے بتا کیا بات ہے" صارم نے کہا تو وجدان اسے ساری بات بتا گیا"

جیسے سن کر صارم کو راکب پے غصہ تو آیا

لیکن پھر یہ سوچ کر پر سکون ہوا کہ راکب ایسی گری ہوی حرکت ہوش میں
کبھی نہیں کر سکتا تھا

ایسی لیے راکب کی ایسی حالت ہے اور انیتا بھی شادی نہیں کرنا چاہتی“”

صارم نے کہا تو وجدان سر ہلا گیا

”اگر انیتا نہیں کرنا چاہتی میں نہیں چاہتا کہ انیتا کے ساتھ اس معاملے میں کوی اپنی مرضی اس پے ڈالے وہ جو چاہے فیصلہ کر سکتی ہے لیکن میں یہ بھی نہیں کہہ رہا کہ راکب ٹھیک نہیں ہے راکب انیتا کے لیے بیسٹ ہے میں جانتا ہوں اگر اس سے کوی غلطی ہوی ہے چاہے وہ ہوش نہیں تھا لیکن وہ پھر بھی اپنے آپ کو انیتا کا مجرم سمجھ رہا ہے“ صارم نے کہا

”میں بات کروگا انیتا سے امید ہے مان جاے گی یہ نا سمجھنا کہ انیتا میری کچھ نہیں لگتی صرف راکب لگتا ہے اور اس کے لیے یہ سب کر رہا ہوں میں انیتا کو بھی اپنی بہن سمجھتا ہوں امید ہے تم مجھ پے بروسہ کروگے“ وجدان نے کہا

مجھے پتہ ہے تم کبھی انیتا کے لیے غلط نہیں سوچو گے" صارم نے کہا تو"

وجدان مسکرا دیا

کچھ دیر بعد دونوں اندر چلے گے

وجدان صارم سے کہہ چکا تھا کہ وہ راکب کو نا بتائے کہ اسے سب پتہ چل گیا ہے ورنہ وہ اور نادم ہوتا

❤❤❤❤❤❤❤❤

وجدان کمرے میں آیا تو معصومہ بھی اسی وقت آ گی وجدان اسے دیکھ کر مسکرا دیا

کہاں تھے آپ میں آی تھی کمرے میں لیکن آپ نہیں تھے میں پھر حبہ ''
آپی،
انیتا آپی اور امبر کے پاس چلی گی تھی ،،معصومہ نے کہا

وجدان نے اسے اپنے قریب کرتے اپنے حصار میں لیا

میری جان میں کہیں کام سے باہر گیا تھا اس لیے یہاں نہیں تھا چلو آ و سو''
جائی یں'' وجدان نے کہتے ساتھ

معصومہ کے ماتھے پے اپنے ہونٹ رکھے تو معصومہ کا چہرہ شرم سے سرخ
ہو گیا پلکیں جھک گی

وجدان نے پیچھے ہوتے معصومہ کا گلابی چہرہ دیکھتا اسے بیڈ پے لایا تو معصومہ پاوں اوپر کر کے بیٹھ گی

اور وجدان اس کے سامنے بیٹھ کر معصومہ کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا جس سے معصومہ کے چہرے کا رنگ اور گلابی ہونے لگے

جی سو جاے ہم مجھے بہت نیند آرہی ہے "معصومہ نے وجدان کی نظریں اپنے ہونٹوں پے محسوس کرتے جلدی سے کہا تو وجدان مسکرا دیا

سو جاتے ہیں پہلے مجھے تمھیں تھوڑا سا پیار تو کرنے دو "وجدان نے ذومعنی کہتے ساتھ معصومہ کے چہرے کو تھماے

اپنے ہونٹ معصومہ کی دائیں گال پے رکھتا دوسرے گال کو اپنے ہونٹوں سے چھوتے بے خود سا ہوتا معصومہ میں کھونے لگا

معصومہ کو وجدان کے ہونٹوں کا لمس اپنے چہرے پے محسوس ہوتے دھڑکنیں ایکدم تیز ہوی تھی دل کانوں میں گونج اٹھا تھا

وجدان نے پیچھے ہوتا معصومہ کہ بند پلکوں اور شرم وحیا کے رنگ چہرے پے دیکھتا

دھیمی گہری مسکان ہونٹوں پے سجاے معصومہ کے ہونٹوں پے جھک گیا

اور معصومہ کا پہلے سے دھڑکتا دل اور دھڑکنے لگا معصومہ کو لگا ابھی اسکا دل سینے سے باہر آجاے گا

پر اس دفعہ نا اسکی آنکھوں میں آنسو آے تھے اور نا ہی وجدان کو پیچھے کیا

وجدان خود ہی کچھ ہی پل بعد پیچھے ہوتا معصومہ کو گہرے سانس لیتا اور حیا کے رنگ دیکھتے گہری مسکان وجدان کے ہونٹوں پے آی

معصومہ کا اسے پیچھے نا کرنا اسکا نا رونا وجدان کے دل کو سرشار کر گیا تھا

وجدان نے معصومہ کے ماتھے پے ہونٹ رکھے

چلو آو سو جائی یں" وجدان نے کہا تو معصومہ بھی یونہی نظریں جھکاے" جلدی سے لیٹ گی

اسے وجدان سے نظریں ملاتے شرم آرہی تھی

وجدان بھی اس کا شرمانا محسوس کرتا خود بھی مسکراتا معصومہ کے ساتھ لیٹتا معصومہ کا سر اپنے سینے پہ رکھتا کر آنکھیں موند گیا

❤❤❤❤

صبح سب ناشتہ کر کے باتوں میں مصروف ہو گے فیصل صاحب اور ثاقب صاحب آفس گے تھے اور باقی سب گھر تھے

راکب اپنے کمرے میں ہی تھا اور صارم، حبہ، امبر اور معصومہ لاونج میں تھے

انیتا کمرے میں آی تو وجدان بھی اس سے بات کرنے کے لیے اس کے کمرے میں آگیا

انیتا کے اجازت پے کمرے میں داخل ہوا تو انیتا بھی اس کی طرف متوجہ ہوی

انیتا میں تمھیں رات کو بھی سمجھا کر گیا تھا امید ہے اب تم انکار کر کے کوی تماشہ نہیں کرو گی'' وجدان نے کہا

ٹھیک ہے نہیں کرتی تماشہ میری کون سا کیسی نے سننی ہے'' انیتا نے کہا''

تو وجدان کچھ پل خاموش ہوتا اسے دیکھنے لگا پرھ آگے بڑھ کر انیتا کے سر پے ہاتھ رکھا

خوش رہو تم دونوں'' وجدان کہتا باہر نکلا''

وجدان کو تسلی ہو گی تھی کہ انیتا اب انکار نہیں کرے گہ وہ بس یہی چاہتا تھا
کہ ایک دفعہ انکار نا کرے

باقی تو سب بعد میں خود ٹھیک ہو جاتا جب انیتا کا غصہ ختم ہوتا

انیتا نے انکار اسی لیے نہیں کیا تھا کہ اس کے انکار کون سا کیسی نے مان لینا تھا

وجدان سیدھا راکب کے کمرے میں گیا راکب جو کیسی سوچ میں بیٹھا وجدان کی طرف متوجہ ہوا

تو نے بات کی انیتا سے "راکب نے جلدی سے کھڑے ہو وجدان سے " پوچھا

ہاں کی ہے'' وجدان نے کہا''

تو بتا کیا کہا انیتا نے'' راکب نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا''

راکب کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا نا جانے کیا کہا ہو گا کہیں انکار نا کر دیا ہو

مان گی ہے شادی کے لیے'' وجدان نے مسکرا کے کہا تو راکب کا دل''
بے اختیار اللہ پاک کا شکر ادا کرنے لگا

تھنکیو وجدان'' راکب نے نم آنکھوں سے وجدان کو کہتے گلے لگا تو وجدان''
مسکرا دیا

مجھے کیوں تھنکیو کہہ رہا ہے یار میں نے تو تجھے اپنا بھای سمجھ کر اور تم دونوں"
کی خوشی کے لیے کیا اور مجھے امید ہے شادی کے بعد تو انیتا کو منا لے گا"

وجدان نے کہا تو راکب پیچھے ہوتا مسکرا کے وجدن کو دیکھا

ہاں انشاءاللہ" راکب نے دل سے کہا تو وجدان بھی مسکرا دیا"

چل باہر کر بیٹھے" وجدن نے بنا راکب کی بات سنے اسے لیتا باہر نکلا"

وجدان نے بڑوں سے بات کی کہ وہ شادی کی ڈیٹ فکس کریں

اور پھر بیس دن بعد راکب اور انیتا کی اور صارم اور حبہ کی شادی کی ڈیٹ رکھ دی

سب ہی تیاروں میں مصروف ہو گے سب سے زیادہ معصومہ اور امبر خوش تھی

راکب نے کیف کو کال کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ پہلے ہی آ جاے

راکب خوش تھا اور اسے بس اب انیتا کے پاس آنے کی جلدی تھی

تا کہ وہ اس سے معافی مانگ سکے اسے پتہ تھا وہ اپنے پیار سے انیتا کو مناہ لے گا

اب یہ تو بعد میں ہی پتہ چلنا تھا کہ انیتا معاف کرتی یا نہیں

امبر اور معصومہ کو بس شاپنگ ہی کیے جا رہی تھی وجدان نے بھی کوی روکا"
نہیں تھا

❤❤❤❤

آج شادی کو صرف پانچ دن رہ گے اور جہاں راکب بے صبری سے انیتا کے
پاس آنے کے انتظار میں تھا

تو انیتا نا زیادہ خوش تھی اور نا ہی وہ ناخوش اسے اپنی حالت سمجھ سے باہر تھی

اور دوسری طرف صارم بھی بے قراری سے دن گزرنے کے انتظار میں تھا

اور حبہ خود ہر روز صارم کے بے قراری دیکھ کر بس مسکرا دیتی

اور حبہ جتنا ہو سکتا تھا صارم سے دور رہتی تھی اور صارم بچارہ بس صبر کر کے رہ جاتا

وجدان اور معصومہ کمرے میں بیٹھے تھے جب معصومہ اپنے شادی کے لے لئے سارے کپڑے کبرڈ میں سے نکالتی بیڈ پے رکھنے لگی

تو وجدان جو اپنے دھیان لیپ ٹاپ پے کام کر رہا تھا لیپ ٹاپ رکھتا معصومہ کی طرف متوجہ ہوا

معصومہ یہ سارے کپڑے کیوں نکال رہی ہو‘‘ وجدان نے پوچھا’’

وہ میں اس لیے دیکھ رہی ہوں کہیں کوی ڈریس مجھے اچھا نا لگے تو میں ایک "
اور لے لو"معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا

اچھا کون سا اچھا نہیں لگ رہا تمھیں اگر نہیں لگ رہا تو بتاو ہم لے آے گے "
آج ہی" وجدان نے کہا

ہم آپ نے جو لے کر دیے ہیں وہ تو بہت اچھے ہیں اور جو میں نے لیا وہ "
آپ کو کیسا لگ رہا ہے"معصومہ نے ڈریس دیکھتے ہوے کہا

تو وجدان مسکراتا معصومہ کو پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیتے

معصومہ کے دائیں کندھے پے اپنی ٹھوڈی ٹکای معصومہ کا چہرہ پل میں
گلابی ہوا

کیونکہ وجدان نے ہی معصومہ کے لیے مہندی پے، ولیمہ پے پہننے کے لیے ڈریس لیے تھے

صرف برات والے دن کے لے ہی معصومہ نے اپنے لیے پسند کیا تھا

"ہمم مجھے تو تم پے سب ہی اچھے لگتے ہیں" وجدان نے کہتے اپنے ہونٹ معصومہ کے دائیں گال پے اپنے ہونٹ رکھے تو معصومہ دل ایکدم تیزی سے دھڑکا

"وج وجدان چھ چھوڑے مجھے" معصومہ نے وجدان کے اپنے گرد باندھے ہاتھوں پے ہاتھ رکھتے پیچھے کرنا چاہا

تو وجدان مسکراتا پیچھے ہوتا معصومہ کا رخ اپنی طرف کیا

اچھا تم دیکھ لو اگر کوی نہیں پسند نہیں ہے تو بتاو ابھی لے آتے ہیں""
وجدان نے پیار سے کہتے معصومہ کے ہاتھ تھامے

"نہیں اچھے ہیں میں رکھ دیکھتی ہوں"معصومہ نے جلدی سے وجدان سے
اپنے ہاتھ چھڑاتے کہا تو وجدان نے بھی مسکراتے چھوڑ دیے

معصومہ جلدی سے ڈریس کبرڈ میں رکھنے لگی

تو وجدان بھی ڈریس اٹھا کر معصومہ کو دینے لگا

کچھ دیر بعد دونوں ہی لانچ کے لیے کمرے سے باہر چلے گے

♥♥♥♥

بوس بھی لاہور آگیا تھا اسوقت

بی آر اور ڈی کے ایک فلیٹ میں بیٹھے ہوئے تھے بوس اور علی نہیں تھے

بڑے خوش لگ رہے ہو" بی آر نے ڈی کے سے کہا"

کیوں تجھے کیوں لگ رہا ہے" ڈی کے نے بی آر کو دیکھتے کہا"

تیرے چہرے سے صاف پتہ چل رہا ہے، اچھا تو نے کبھی محبت کی" بی آر" نے ڈی کے سے کہا تو ڈی کے اسے دیکھنے آیا

نہیں تو میں کیوں کرنے لگا پیار" ڈی کے کہا تو بی آر ہنس دیا"

بتادے یار ویسے تو میں جانتا ہی اور میں نے بھی بتایا تھا تجھے ''بی آر نے کہا تو ''ڈی کے خفیف سا مسکرا دیا

ہاں یار کرتا ہوں لیکن اسکے بھای ہیں وہ مجھے نہیں چھوڑیں گے ''ڈی کے '' نے کہا تو بی آر مسکرا دیا

اچھا مجھے تو بہت مزا آے گا ''بی آر نے کہا تو ڈی کے گھور کر رہ گیا ''

ابھی وہ کوی اور بات کرتے کہ بوس اور علی بھی آگے اور ان سے ملتے وہی بیٹھ گے

تو اب کیا کرنے کا ادارہ ہے '' علی نے کہا ''

وہ جو کرنے آئے ہیں‘‘ بوس نے کہا’’

ہم تو سب سوچ لیں پھر کیسے کیا کرنا ہے‘‘ ڈی کے نے کہا’’

ہاں ٹھیک ہے‘‘ بوس نے کہا’’

تو پھر سب نے پلین بنا لیا

او کے میں چلتا ہوں‘‘ بوس کہتا فلیٹ سے نکل گیا’’

میں بھی چلتا ہوں مجھے بھی ایک کام ہے‘‘ علی کہتا چلا گیا’’

کچھ دیر بعد بی آر اور ڈی کے بھی وہاں نے نکل گے تھے

❤❤❤❤❤

آج چار دن رہ گے شادی کو اور راکب کے بار بار بلانے پے کیف بھی آ گیا تھا

البتہ بلال صاحب اور آصفہ بیگم نے ایک دن پہلے ہی آنا تھا

راکب ہی کیف کو ائیرپورٹ سے رسیو کرنے گیا تھا کیف سب بڑوں سے مل کر راکب کے ساتھ وہی لاونج میں بیٹھ گیا

اور ساتھ ادھر ادھر کی بھی دیکھ رہا تھا تا کہ امبر دیکھای دے جاے

اتنے دن اس نے کیسے گزارے تھے یہ اسے ہی پتہ تھا

”یہ باقی سب کہاں ہے“ کیف نے پوچھا اب اسے ہی پوچھ سکتا تھا امبر کا کیسے پوچھتا

”ہاں وہ وجدان اور صارم شاید باہر گے ہیں اور باقی سب سے تم مل چکے ہو“ راکب نے کہا

ہمم“ کیف بس اتنا ہی کہہ سکا“

”چل یار تجھے کمرہ دیکھا دو کچھ دیر ریسٹ کر لے“ راکب نے کہا تو کیف بھی گہرا سانس لیتا کھڑا ہو گیا

ابھی وہ کمرے میں جاتا کہ امبر سامنے سے آتی دیکھای دی تو کیف کا دل جیسے اسے دیکھتے جھوم ہی اٹھا تھا

آخر اتنے دنوں بعد جو امبر کا دیدار کر رہا تھا

امبر نے کیف کو دیکھتے سلام کیا تو کیف نے بھی خوش دلی سے جواب دیا

آپ آگے ‘‘امبر نے کیف کو دیکھتے سلام کے بعد کہا ’’

جی آگیا کیسی ہو ‘‘کیف نے کہا’’

راکب خاموشی سے کھڑا تھا

”میں ٹھیک آپ سنائے اور اب کیا صارم بھائی اور راکب بھائی کی شادی کے بعد جائے گے“امبر نے پوچھا

”جی بعد میں ہی جاؤ گا“کیف نے کہا

”اوکے“امبر نے کہا

”چل اب چل کے ریسٹ کر لے“راکب نے کیف کو دیکھتے کہا جس کا چہرہ بے حد خوش لگ رہا تھا

کیف بھی امبر کے خود سے بات کرنے پے بے حد خوش ہو گیا تھا

اسے تو یقین نہیں آرہا تھا کہ امبر نے اس سے خود بات کی ہے

کیف کے جانے کے بعد امبر بھی حبہ ،انیتا اور معصومہ کے پاس چلی گی

💖💖💖💖💖

ابھی تک امبر کی اور حبہ کی کچھ شاپنگ رہتی تھی

ایسی لیے وہ آج جارہی تھی اور معصومہ نے کہا تھا وہ بھی ان کے ساتھ جاے گیا اسی لے اب وہ بھی جارہی تھی اور انیتا نے جانے سے منا کر دیا تھا

وجدان نے منا کیا تھا کہ کیوں جارہی ہے لیکن اس نے کہا کہ جانا ہے تو وجدان نے بھی پھر کچھ نا کہا

تینوں راکب کے ساتھ جارہی تھی

کچھ دیر بعد تینوں ہی راکب کے ساتھ شاپنگ مال پہنچ گی تھیں اور اب شاپنگ کر رہی تھی

آپی کیا میں وہ ڈریس دیکھ لوں‘‘ معصومہ نے کہا’’

اسے کچھ فاصلے پہ ایک ڈریس دیکھای دیا تھا جو اسے اچھا لگا تو دیکھنے کے لیے کہنے لگی

ہاں معصومہ دیکھ لو لیکن دو منٹ رو کو ہمارے ساتھ جانا‘‘ حبہ نے کہا’’

راکب انہیں یہاں چھوڑ کر خود اپنے لیے کچھ لینے گیا تھا

اوکے آپی ‘‘معصومہ کہہ کر وہی کھڑی ہو گی ’’

لیکن امبر اور حبہ کا اپنے لیے ڈریس ہی دیکھے جا رہی تھی

اس لے معصومہ یہ سوچتی کہ ان کے پاس ہی ہے وہ کون سا دور جا رہی ہے تو دیکھنے چلی گی

معصومہ ڈریس دیکھ رہی تھی کہ اپنے پیچھے آواز پے پلٹی

بوس جو یہاں آیا تھا اور معصومہ کو اکیلا کھڑا دیکھ کر اسکے پاس آیا

معصومہ کیا کر رہی ‘‘بوس نے معصومہ کے پیچھے آتے کہا تو معصومہ نے ’’ پلٹ کر دیکھا

آپ یہاں بھی آ گے ''معصومہ نے بوس کو دیکھتے حیرت سے کہا''

ہاں میں یہاں بھی آ گیا تمھیں کہا تو تھا کہ میں لاہور آ رہا ہو''بوس نے کہا''

جی پر اب آپ میرے پیچھے کیوں آے ہیں''معصومہ نے پوچھا''

تمھیں لینے''بوس نے معصومہ کو دیکھتے کہا''

کیا مطلب''معصومہ نے پوچھا اسے بوس کہ بات سمجھ نہیں آی تھی''

کچھ نہیں مطلب سمجھ آ جاے گا اب تم جاو یہاں اکیلی نا کھڑی رہو جاو سب کے پاس''بوس نے کہا

اچھا جاتی ہوں میں تو یہ دیکھ رہی تھی‘‘ معصومہ نے ڈریس کی طرف دیکھتے’’
کہا

اچھا تو لے لو یا پھر تمھارا شوہر لے کر نہیں دیتا‘‘ بوس نے ہنس کے طنز سے’’
کہا تو معصومہ نے منہ بنایا

جی نہیں وجدان بہت اچھے ہیں وہ سب لے کر دیتے میں جا رہی ہوں اب‘‘’’
معصومہ کہتی حبہ اور امبر کی طرف طرف بڑھی جو خود معصومہ کی طرف آ
رہی تھی

بوس بھی ان دونوں کو دیکھتا وہاں سے وہ ڈریس لیتا چلا گیا

معصومہ گڑیا میں نے کہا تھا کہ ہمارا ساتھ جانا اب میرا ہاتھ نا چھوڑنا" حبہ نے کہتے معصومہ کا تھام لیا تو معصومہ بھی خاموشی سے اسکے ساتھ راکب کی طرف جو آرہا تھا اسکی طرف بڑھی

"چلیں اگر لے لیا ہے تو" راکب نے آتے تینوں سے کہا

"جی بھای چلیں" حبہ نے کہا تو چاروں وہاں سے نکلے اور بوس بھی انکے نکلتے ہی وہاں سے نکلا

آج راکب، انیتا اور حبہ صارم کی مہندی تھی اور سب سے زیادہ معصومہ اور امبر کی چہک رہی تھی

وجدان کو امبر کی فکر کے ساتھ معصومہ کی بھی فکر ہو رہی تھی جو بس کبھی ادھر اور کبھی ادھر جا رہی تھی

گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا سب ہی اپنی اپنی تیاری میں مصروف تھے

مہندی کی تقریب گھر ہی رکھی گی تھی

حبہ اور انیتا کو مہندی لگانے کے لیے پالر والی لڑکیاں گھر ہی بلای تھی

جس سے حبہ اور انیتا کے علاوہ معصومہ اور امبر نے بھی مہندی لگوای تھی

دن کیسے گزرا اور رات کیسے ہوی پتہ ہی نہیں چلا تھا

اسوقت سب مہمان اور بڑے گارڈن میں موجود تھے مہندی کی تقریب گارڈن میں ہی رکھی تھی

کیف راکب کے کمرے میں آیا تو راکب اسے اندر آتا دیکھ کر مسکرا دیا

کیسا لگ رہا ہوں" راکب نے مسکراتے پوچھا"

بہت ہنڈسم لگ رہا ہے" کیف نے مسکراتے کہا تو راکب بھی مسکرا دیا"

ابھی دونوں کھڑے تھے کہ وجدان اور صارم بھی وہی آ گے

چلو آجاو سب باہر انتظار کر رہے ہیں" وجدان نے آتے کہا"

ہاں چلو‘‘ راکب نے کہا تو صارم بول پڑا ’’

بھ ئی ی کو ی میر ی تعریف کر دو ‘‘ صارم نے خود ہی کہہ دیا تو تینوں ہی ’’ مسکرا دیے

بہت ہینڈ سم لگ رہا ہے تو بھی ‘‘ کیف نے کہا تو صارم مسکرا دیا ’’

چلو اب ‘‘ وجدان نے کہا تو چاروں باہر نکلے ’’

صارم اور راکب نے وائی ٹ کرتے ساتھ گلے میں گرین اور یلو کلر کی چنزی لیے، بالوں کو جل سے سیٹ کیے، ہلکی بی ئی رڈ میں بے حد ہینڈ سم لگ رہے تھے

کیف اور وجدان بھی وائی ٹ کرتے پہنے، بالوں کو جل سے سیٹ کیے ہینڈ سم
لگ رہے تھے کیف نے ساتھ گلے میں چنزی بھی لے رکھی تھی لیکن وجدان
نے نہیں لی تھی

♥♥♥♥

حبہ اور انیتا کو پالر سے تیار کرنے کے لیے آی تھیں اور ساتھ امبر اور معصومہ
بھی تیار ہوی تھی

معصومہ کا میک اپ ہوا تو اسے اپنی چوڑیاں یاد آی جو وہ کمرے میں ہی رکھ
آی تھی

اسی لے وہ اپنے میں آکر چوڑیاں پہننے لگی ابھی وہ ڈریسنگ کے آگے کھڑی پہن رہی تھی

کہ وجدان بھی کمرے میں آگیا اور سامنے معصومہ کو تیار کھڑا دیکھ کر وہی کھڑا آس پاس بھلائے بس معصومہ میں ہی کھو گیا

جو وجدان کے ہی پسند کیے گرین اور یلو کلر کے گرارہ اور شرٹ جس پے موتیوں کا کام ہوا اور ساتھ دوپٹہ لیے بالوں کو پشت پے کرل ک ئی ے کھولا چھوڑے، پیارا سا میک اپ کیے، ہونٹوں پے کچھ گہری لپ اسٹک لگائے وجدان کا دل دھڑکنے کا سبب بنی تھی

وجدان بے خود سا ہوتا معصومہ کے پاس آتا اس کے گرد حصار بنائے

معصومہ کے ماتھے پے اپنے ہونٹ رکھے تو معصومہ بھی حیا سے پلکیں جھکا گی

وجدان پیچھے ہوتا معصومہ کے چہرے پے حیا کی لالی دیکھتا دھیما سا مسکرا دیا

"بہت پیاری لگ رہی ہو میری جان دل کر رہا ہے یونہی تمھیں سامنے بیٹھا کر دیکھتا رہوں" وجدان نے کہا تو معصومہ نے نظریں اٹھا کر وجدان کو دیکھا

"بلکل نہیں آپ کیوں بٹھائے گے مجھے منہدی میں جانا ہے ہاں اگر دیکھنا چاہے تو مہندی ہونے کے بعد دیکھ لیجے گا" معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا

"اوکے پکا نا رات کو پھر میں دیکھ سکتا ہوں جب تک میں چاہوں" وجدان نے پوچھا

”جی بلکل پر ابھی مجھے باہر جانے دیں“معصومہ نے کہا تو وجدان نے اپنے حصار سے معصومہ کا نکلا

”معصومہ یہ لپ اسٹک تھوڑی کم کرو بہت گہری ہے“وجدان نے معصومہ کی لپ اسٹک دیکھتے کہا تو معصومہ نے منہ بنایا

”کیوں میں تو نہیں کرو گی“معصومہ نے کہا

”ٹھیک ہے اگر نہیں کرنی تو اسکے لیے تمھیں مجھے کچھ دینا ہو گا“وجدان نے مسکراتے ذو معنی کہا

کیا جو بھی ہے میں دوں گی لیکن میں لپ اسٹک نہیں اتاروگی" معصومہ نے کہا اسے لپ اسٹک اتارنا منظور نہیں تھا

"سوچ لو بعد میں مکر تو نہیں جاوگی اگر تم نامانی تو تمھیں لپ اسٹک ہلکی کرنی ہوگی" وجدان نے معصومہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے کہا

نہیں میں مان جاوگی آپ بتاے" معصومہ نے کہا تو وجدان گہرہ مسکرادیا"

"ایک کس یہاں" وجدان نے اپنی گال پے انگلی رکھتے کہا معصومہ تو وجدان کی اس بے باکی پے شرم وحیا سے سرخ ہوگی

"ک کیوں میں کیوں کروں میں جارہی ہوں" معصومہ نے گلابی ہوتے کہتے وہاں سے وجدان کے ایک طرف سے نکلنا چاہا

لیکن وجدان نے معصومہ کا بازو تھامتے اپنے سامنے کیا

"دیکھ لو میری جان یہ تو غلط ہے نا میں نے کہا تھا کہ اگر نا مانی تو یہ لپ اسٹک ہلکی کرنی تو اب نہیں مانی تو چلو میں کر دیتا ہوں" وجدان نے کہتے ٹیشو لینا چاہا تو معصومہ جلدی سے بول پڑی

"نہیں میں کرتی ہوں آپ پہلے آنکھیں بند کریں" معصومہ نے جلدی سے کہا

تو وجدان کے لبوں پے آئی مسکراہٹ معصومہ کو گلابی ہوا چہرہ دیکھ روکی

معصومہ کو حبہ کی کہی بات یاد آئی تھی کہ شوہر کی ہر بات ماننی چاہیے

ناما نے تو گناہ ہوتا ہے اور دوسرا اس نے لپ اسٹک لگائی تھی اسی لیے مان گی تھی

ٹھیک ہے کرتا ہوں‘‘ وجدان نے کہتے اپنی آنکھیں بند کی’’

وہ الگ بات تھی تھوڑی سی کھولے وہ معصومہ کا گلابی چہرہ دیکھ بھی رہا تھا اور معصومہ اپنی شرم وحیا میں نوٹ نہیں کر رہی تھی

معصومہ نے جھجکتے تھوڑا آگے ہوتے اپنا چہرہ وجدان کے چہرے کے قریب کرتے

آنکھیں بند کرتے جلدی سے زرا سا وجدان کی دائیں گال پے ہونٹ رکھتے پیچھے ہوتی دھڑکتے دل کے ساتھ چہرہ موڑ گی

وجدان کو اپنی گال پے معصومہ کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوتے ہونٹوں پے بھرپور مسکراہٹ آگی

وجدان نے معصومہ کو تھامے اسے سیدھا کرتے معصومہ کے شرم وحیا سے جھکی پلکیں دیکھ ماتھے پے ہونٹ رکھتا پیچھے ہوتا

ایک نظر خود کو آئینہ میں اپنی گال پے لپ اسٹک کا نشان دیکھے ٹیشو سے صاف کرتے معصومہ کی طرف دیکھا جو ویسے ہی سر جھکائے کھڑی تھی

وجدان معصومہ کو یونہی چہرے پے حیا کے رنگ دیکھتا مسکرا دیا

چلو میری جان چلیں‘‘ وجدان نے کہتے معصومہ کو بازو تھامتے باہر نکلا‘‘

تو معصومہ بھی اپنے دھڑکتے دل کو سمبھالتی وجدان کے ساتھ بڑھی

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کیف کب سے امبر کو ڈھونڈ رہا تھا لیکن اسے امبر کہیں دیکھای نہیں دے رہی تھی

اگر کیف کے بس میں ہوتا تو ابھی اسے دیکھ لیتا لیکن کیف صبر کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا تھا

کیف اور وجدان راکب اور صارم کے ساتھ اسٹیج پے ہی کھڑے تھے

وجی یار تجھے ایک کام کہا تھا" راکب نے وجدان کی طرف دیکھتے ہوے کہا"

کون سا کام" وجدان نے انجان بنتے ہوے کہا تو راکب نے گھور کر دیکھا"

مولوی کو بلانے کا" راکب نے یاد دلایا تو صارم بھی اسکی طرف متوجہ ہوا"

کیا مطلب وہ کس لیے" صارم نے پوچھا"

کیا تو ابھی نکاح کرنا چاہتا ہے" کیف راکب سے کچھ کہنے سے پہلے ہی بول" پڑا

ہاں ابھی کرنا چاہتا ہوں" راکب نے کہا تو کیف کے ساتھ وجدان اور
صارم بھی زرا سا مسکرا دیا

اتنی جلدی ہے کل کر لینا" کیف نے کہا

جلدی ہے تجھے پوچھو گا جب تیری شادی ہوی" راکب نے کیف کو
گھورتے کہا تو کیف خاموش ہو کر رہ گیا

اچھا بتا مولوی صاحب کو بلایا یا نہیں ورنہ میں خود بلا لیتا ہوں" راکب نے
کہا

ہاں بلا لیا ہے اور گھر بات بھی کر لی تھی سب سے کیسی کو اطراز نہیں
ہے" وجدان نے کہا تو راکب نے سکون کا سانس لیا

تھنکیو"راکب نے مسکرا کے وجدان سے کہا تو وجدان بھی مسکرا دیا"

راکب آج ہی نکاح اس لیے کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے انیتا سے ڈر تھا کہیں کچھ کرے نا اسی لیے وہ آج ہی چاہتا تھا

سب پھر سے باتوں میں مصروف ہو گے

شگفتہ بیگم نے انیتا کو جا کر آج نکاح کا بتایا وہ تو حیران ہی رہ گی

لیکن پھر یہ سوچ کر خاموشی ہو گی کہ کل بھی تو ہونا ہے تو آج ہی سہی

اور کچھ دیر بعد مولوی صاحب بھی آ گے اور پہلے راکب سے نکاح پڑھوا

کیف، وجدان اور صارم نے خوش دلی سے مبارک باد اور دعا دی راکب کا دل بے حد پر سکون ہو گیا تھا

پھر انیتا کے پاس وجدان اور صارم گے مولوی صاحب کے ساتھ گے اور انیتا نے بھی بنا کچھ کہے خاموشی سے نکاح کر لیا

صارم اور وجدان انیتا کو دعا دیتے باہر آ گے تو امبر اور معصومہ انیتا کو مبارک دینے لگی

”ویسے انیتا مجھے تو خالہ جان نے پہلے ہی بتا دیا تھا تمھاری اور راکب بھای کی شادی کے بارے میں“ امبر نے کہا تو انیتا اسے دیکھنے آ ی

کب ‘‘انیتا نے پوچھا’’

جب آپ سب وہی تھے تب ہی بتادیا تھا اور میں تو بہت خوش ہوں‘‘امبر’’ نے کہا

تو انیتا بھی زرا سا مسکرا دی اب کیا کہتی اسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے

حبہ بھی دونوں کے لیے دل سے دعا گو تھی اسے یہ تو نہیں پتہ تھا دونوں کے درمیان کیا بات ہے لیکن جو بھی ہو حبہ کی دعا تھی سب ٹھیک ہو جائے 💖💖💖💖

صارم اور راکب کب سے اپنی اپنی دلہنوں کے انتظار میں تھے جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

آخر کار سب کو ان پے ترس آ ہی گیا اور حبہ اور انیتا کو لے آے

دونوں ہی اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اپنی اپنی دلہنوں کو مہندی کے لیے سجا دیکھ کر دیکھتے ہی رہ گے

انیتا اور حبہ جنہوں نے ییلو اور گرین کلر کے امزاج کے شرارے اور شرٹ پہنے سر پے سٹائی ل سے دوپٹہ لیے بالوں کی چوٹیا بناے اسے دونوں نے ہی دائی یں کندھے سے آگے کی ہوی پیارے سے میک اپ اور جیولری پہنے بے حد پیاری لگ رہی تھی

دونوں قریب آئی تو صارم نے آگے بڑھتے حبہ کی طرف ہاتھ بڑھایا تو حبہ نے بھی شرماتے صارم کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا جیسے تھامتے صارم مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے اسے اپنے ساتھ اسٹیج پہ لے آیا

راکب نے بھی آگے بڑھتے انیتا کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو انیتا نے ایک خاموش نظر راکب کو دیکھا تو راکب کا مسکراتا چہرہ مرجھا سا گیا

راکب اس سے پہلے اپنا ہاتھ پیچھے کرتا انیتا نے اپنا ہاتھ آگے کرتے راکب کی پھیلی ہتھیلی پہ رکھا

تو راکب کا چہرہ جیسے پھر سے کھل اٹھا انیتا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے راکب انیتا کو اپنے ساتھ بیٹھا گیا

دونوں کے بیٹھنے کے بعد کیف اور وجدان بھی اسٹیج سے اتر گے

کیف تو بس تب سے امبر کو ہی دیکھے جا رہا تھا جو گرین اور ییلو کلر کی گھٹنوں تک آتی فراک ٹراوزر میں میک اپ کیے کیف کو بے حد پیاری لگ رہی تھی

امبر نے بھی ایک نظر کیف کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا امبر کو کیف کی نظریں آج کچھ زیادہ ہی خود پے محسوس ہوی تھی

لیکن پھر خاموشی سب کے ساتھ رسم میں مصروف ہو گی

سب بڑوں نے پہلے مہندی کی رسم شروع کی تھی اور اسکے بعد دوسروں نے

صارم نے سب کے نگاہوں سے بچتے حبہ کا ہاتھ تھاما تو حبہ نے صارم کو دیکھتے شرم و حیا سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا لیکن صارم سے چھڑا نا پای

’’بہت پیاری لگ رہی ہو مجھ سے تو کل کا انتظار ہی نہیں ہو رہا دل کر رہا ہے ابھی لے جاوا اٹھا کے‘‘ صارم نے دھیمی آواز میں حبہ کی طرف جھکتے ذو معنی کہا تو حبہ کا چہرہ سرخ اناری ہو گیا

’’صارم چھوڑے سب دیکھ رہے ہیں‘‘ حبہ نے شرماتے دھیرے سے کہا

تو صارم بھی مسکراتا حبہ کا خیال کرتا ہاتھ چھوڑ گیا تو حبہ نے شکر کا سانس لیا

راکب کی نظر بار بار اپنے ساتھ بیٹھی انیتا پے جا رہی تھی جو چہرہ جھکائے بیٹھی تھی راکب کا تو انیتا کو دیکھتے دل ہی نہیں بھر رہا تھا

اور انیتا بھی بار بار خود پے راکب کی نظریں محسوس کرتی کنفیوز ہو رہی تھی

بہت پیاری لگ رہی ہو" راکب نے دھیرے سے کہا تو انیتا نے ایک نظر" راکب کو دیکھا

لیکن راکب کی گہری نظریں خود پے محسوس کرتے جلدی سے نظریں جھکا گی

راکب انیتا کے یوں شرماتا دیکھ کر مسکرا دیا اسے پتہ تھا وہ ناراض ہے لیکن کب تک یہ نہیں پتہ تھا

لیکن وہ یوں بھی خاموش نہیں بیٹھنے والا تھا

❤❤❤❤❤❤

تمھیں پتہ بھی ہے معصومہ کے کزنز کی شادی ہے‘‘ عامر صاحب نے’’
شہناز بیگم سے کہا

ہاں جانتی ہوں لیکن اس کے ماموں نے ہمیں شادی پے بلانا گوارا نہیں’’
کیا‘‘ شہناز بیگم نے کہا

ہاں تو اگر انہوں نے نہیں بلایا تو تمھیں چاہیے کہ خود جاتی‘‘ عامر صاحب’’
نے کہا

ہاں کل جاوں گی آج تو مہندی گزر گی ہے‘‘ شہناز بیگم نے کہا تو عامر’’
صاحب سر ہلا گے

ویسے تمھیں چاہیے تھا کہ تم معصومہ کی شادی مجھ سے کرواتی" عامر صاحب نے کہا تو شہناز بیگم نے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلا یا

"اسوقت میں کوی بات نہیں کرنا چاہتی عامر اور کل مجھے جانا ہے تو اسکے لیے میں اپنا جا کر کوی ڈریس دیکھو" شہناز بیگم کہتی وہاں سے اٹھ گی

تو عامر صاحب بھی پر سوچ وہی بیٹھ گے

♥♥♥♥

مہندی کا فیکشن اچھے سے گزر گیا تھا سب ہی اپنے اپنے کمروں میں چلے گے

تور اکب خاموشی سے دبے پاوں انیتا کے کمرے کی طرف بڑھا وہ ایکسڑا چابی لے کر آیا تھا

راکب نے دھیرے سے دروازے کھولتے قدم اندر رکھتے دروازہ بند کرتے کمرے میں آیا تو انیتا کو سوتے دیکھ کر خاموشی سے چلتا اسکے پاس آیا

راکب نے شکر کیا تھا وہ اکیلی تھی امبر آج حبہ کے ساتھ سوی تھی

راکب کچھ پل یونہی انیتا کو سوتے دیکھتا رہا اسکا دل آج بے حد پر سکون تھا اپنی محبت کو پا لینے کی خوشی

راکب نے دھیرے سے انیتا پے جھکتے اسکے ماتھے پے محبت بھرا بوسہ دیتا پیچھے ہوا اور ایک بھرپور نظر انیتا کے سوے چہرے پے ڈالی

کل تم میرے پاس ہو گی ہمیشہ کے لیے کبھی خود سے دور نہں ہں جانے دوں گا" راکب انیتا کو دل میں مخاطب کرتا کہتا جیسے آیا تھا ویسے ہی کمرے سے نکلتا گیا

اور انیتا بھی آرام سے جیسے سوی تھی ویسے ہی سوی رہی
💖💖💖💖

آج بارات تھی بارات کیا بس ایک فیکشن تھا کیونکہ دلہنوں نے اسی گھر رہ جانا تھا

سب بے حد خوش تھے سب رشتے دار عزیز و اقارب شادی ہال پہنچ چکے تھے

دلہنیں کو بھی پارلر سے تیار ہو کر سیدھا ہال میں ہی پہنچنا تھا

اور دولہے بھی گاڑیوں میں بیٹھتے نکل چکے تھے کچھ گھر کے فرد ابھی گھر ہی تھے

جن میں کلثوم بیگم اور جاوید صاحب اور وجدان، معصومہ اور امبر تھی

معصومہ اور امبر پارلر سے تیار ہوتی پہلے ہی گھر آ گی تھی

معصومہ نے آج گولڈن لہنگا اور پرپل کلر کی کرتی پہن رکھا تھا جس پے بے حد خوبصورت کام ہوا تھا

بالوں کو پشت کے کھولا چھوڑے کچھ بال آگے کیے، خوبصورت میک اپ کیے بے حد پیاری لگ رہی تھی

وجدان کی تو نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی معصومہ سے اور وجدان خود بھی بلیک تھری پیس سوٹ پہنے بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا

وجدان اور معصومہ کمرے سے نکلنے لگے تو وجدان نے معصومہ کو اپنے قریب کرتے محبت بھرا بوسہ اسکے ماتھے پے دیا معصومہ بھی حیا سے پلکیں جھکا گی

وجدان نے مسکراتے معصومہ کے چہرے کو دیکھتے قدم باہر نکالے

امبر چلو چلیں ہم بھی نکلیں،، وجدان اور معصومہ کمرے سے نکلتے امبر کے ،، پاس آے

بھای آپ دونوں جاے میں کلثوم آنٹی کے ساتھ آتی ہوں‘‘امبر نے مسکرا’’
کے کہا

کیوں ہمارے ساتھ چلو‘‘وجدان نے کہا’’

آپ جاے نا میں آجاو گی‘‘امبر نے پھر سے کہا’’

اوکے وجدان ہم چلتے ہیں نا پلیز سب چلے گے ہیں‘‘معصومہ نے وجدان کا’’
بازو تھامے کہا تو امبر بھی مسکرا دی

اوکے چلو‘‘وجدان نے بھی مسکرا کے کہتے معصومہ کا ہاتھ تھامے باہر نکل’’
گے

امبر اپنے جھمکے پہننے لگی اسکے بعد شوز پہنتی باہر آئی

تو کلثوم بیگم اور جاوید صاحب کو دیکھا لیکن وہ دونوں نہیں تھے

اسی لیے موبائل نکالتی وجدان کو کال کرنی لگی کہ اس سے پہلے ہی اسے
کیف دیکھائی دے گیا

کیف بھی ابھی ہال سے واپس آیا تھا اس کا موبائل گھر ہی رہ گیا تھا نظر امبر
پے گی تو دیکھتا ہی رہی گیا

امبر جس نے وائٹ کلر کی میکسی پہنے، بالوں کو کھلا چھوڑ ہوا، خوبصورت
سے میک اپ کیے کیف کا دل دھڑکنے کا سبب بنی تھی

کیف خود بھی بلیک تھری پیس پہنے ہینڈ سم لگ رہا تھا

امبر بھی کیف کی نظریں خود پے محسوس کرتی کنفیوز ہونے لگی

کیف جلدی سے نظریں دوسری طرف کرتا خود کو نارمل کرتا امبر کی طرف متوجہ ہوا

"تم یہاں کیا کر رہی ہو، گی کیوں نہیں" کیف نے امبر کو اکیلا دیکھتے پوچھا

"وہ میں نے بھای سے کہا تھا میں کلثوم آنٹی کے ساتھ آجاو گی لیکن وہ بھی چلے گے ابھی گے ہیں ویسے تو بھای کو کال کرنے لگی تھی" امبر نے بتایا

"اچھا تو میں لے جاتا ہوں اگر تم کہو تو" کیف نے کہا

دل میں دعا کر رہا تھا ساتھ جانے کے لیے راضی ہو جاے تا کہ چند پل ساتھ گزار لے گا

جی ٹھیک ہے میں بھای کو بتا دیتی ہوں پھر" امبر نے کہا"

اسے یوں بنا کیسی کو بتاے کیف کے ساتھ جانا اچھا نا لگا تھا

ہاں ٹھیک ہے تم کال کر کے وجدان کو بتا دو اتنی دیر میں، میں اپنا موبائی ل" لے کر آتا ہوں" کیف نے کہا

وہ سمجھ سکتا تھا امبر اسے کیوں کہہ رہی اور اسے امبر کا یوں کہنا برا ابھی نہیں لگا تھا

اوکے ‘‘امبر نے کہا’’

تو کیف بھی سر ہلاے کمرے میں موبائی ل چلا گیا اور امبر بھی وجدان کو کال کرنے لگی

وجدان نے بھی اسے کہہ دیا تھا کہ وہ آجاے کیف کے ساتھ

وجدان کو کیف پے بھروسہ تھا بچپن سے ساتھ رہا تھا اسکے وجدان کیف کو کیسے نا جانتا

کر لی بات کیا کہا وجدان نے ‘‘کیف موبائی ل لے کر آتا آ کر امبر سے’’ پوچھنے لگا

جی بھای نے کہا ہے آجاو" امبر نے کہا تو کیف کا دل خوش ہو گیا"

آو چلیں پھر" کیف نے کہا"

تو امبر بھی اسکے ساتھ باہر کو بڑھی کہ ایکدم اسکا شوز کا سٹریپ کھل گیا تو امبر کھڑی ہو گی

کیا ہوا" کیف نے امبر کو کھڑا دیکھ پوچھا"

وہ شوز کا سٹریپ کھل گیا ہے وہ بند کر لو" امبر نے کہتے ساتھ جھکنا چاہا تو" کیف نے روک دیا

روکو میں کرتا ہوں‘‘ کیف کہتا امبر کے قدموں میں بیٹھا’’

تو امبر بھی اپنی میکسی زرا سا اوپر کر گی امبر کی نظریں کیف پے ہی تھی

کیف نے اتنے احتیاط سے سٹریپ بند کیا کہ کہیں امبر کے پاوں کو انگلیاں بھی چھونا جاے

وہ الگ بات تھی جب وہ اسکا علاج کر رہا تھا لیکن یوں چھونا اسے اچھا نہیں لگا تھا

سٹریپ بند کر کے کیف کھڑا ہوتا امبر کو دیکھنے لگا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

امبر کو یوں خود کی طرف تکتا پا کر کیف کے لبوں پے مسکراہٹ آئی جیسے جلدی سے کیف چھپا گیا

تا کہ امبر کو محسوس ہو کہ اسنے دیکھا ہی نہیں اور امبر کو اس سے شرمندگی نا ہونے لگے

چلیں پھر" کیف نے کہا"

جی چلیں" امبر نے جلدی سے سرہاں ہلاتے کہا اور کیف کے ساتھ باہر کو" بڑھی

کیف نے گاڑی کا دروازہ کھولے امبر کو بیٹھایا اور خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پے آ کر بیٹھا

اچھے ہیں ویسے کیف ''امبر نے ایک نظر گاڑی چلاتے کیف کو دیکھتے دل میں سوچا

اور یوں دل میں کیف کو صرف نام لینے پے بے اختیار مسکراہٹ آئی تھی جیسے جلدی سے چھپاتے باہر دیکھنے لگی

کیف بھی ایک نظر امبر کو دیکھتا مسکراتا دھیان سامنے دیا تھا

کیف کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ امبر اسکے ساتھ جا رہی ہے
❤❤❤❤

وجدان اور معصومہ ابھی آدھے راستے ہی پہنچے تھے کہ معصومہ کا ہار ٹوٹ گیا

آہہ میرا ہار ٹوٹ گیا‘‘ معصومہ نے ہار کو ہاتھ میں تھامتے کہا تو وجدان بھی اسکی طرف متوجہ ہوا

کیا ہوا معصومہ ‘‘ وجدان نے گاڑی کی سپیڈ سلو کرتے معصومہ کو دیکھتے کہا

وجدان میرا ہار ٹوٹ گیا اب میں کیا کرو‘‘ معصومہ نے اداس ہوتے ہاتھ میں پکڑے کہا آنکھوں میں پل میں پانی آیا تھا

یوں لگا ابھی رو دے گی وجدان نے جلدی سے گاڑی سائیڈ پے روکتے معصومہ کی طرف پوری طرح متوجہ ہوا تھا

معصومہ میری جان رونا نہیں ورنہ تمھارا میک اپ خراب ہو جاے گا‘‘ ’’

وجدان نے جلدی سے معصومہ کو کہا

تاکہ رونے ہی نا لگ جاے کہیں

نہیں روتی پر اب میں کیا کرو‘‘ معصومہ نے اپنے آنسو روکتے اداسی سے کہا ’’

اسے بھی خیال آیا تھا کہ اسے تو اسکا میک اپ خراب ہو جاے گا

لاو مجھے دیکھاو میں چیک کرتا ہوں شاید ٹھیک ہو جاے‘‘ وجدان نے کہتے ’’

معصومہ کے ہاتھ سے ہار لیا اور دیکھنے لگا

جہاں سے ہار کی ایک ہک دوسرے سے نکلی تھی وجدان نیا تو معصومہ کو دلا

دیتا

لیکن پھر کافی وقت لگ جاتا اس لیے ہی وجدان چاہتا تھا کہ یہی ٹھیک ہو جاے

وجدان نے وہ ہک دوسرے میں ڈالتے زور دیتے دبای تو ہار جوڑ گیا جیسے دیکھتے معصومہ خوش ہو گی

ہاے آپ نے ٹھیک کر لیا آپ کتنے اچھے ہیں وجدان ،،معصومہ نے خوش ،، ہوتے کہا

وجدان بھی اسکو خوش دیکھتا مسکرا دیا

اب مجھے پہنا بھی دیں ،،معصومہ نے مسکراتے کہا ،،

چلو چہرہ دوسری طرف کرو“ وجدان نے کہا”

معصومہ نے اپنا رخ دوسری کیا

وجدان نے اسکے گلے میں ہار پہنایا تو معصومہ نے رخ وجدان کی طرف کیا

اب میں نے تمھیں ہار ٹھیک کر کے دیا ہے تو مجھے کیا ملے گا“ وجدان نے ”
معصومہ کے ہونٹوں کو دیکھتے ذو معنی انداز میں کہا

معصومہ وجدان کی نظریں اپنے ہونٹوں پے محسوس کرتی نظریں جھکا گی

چلیں نا اب اتنی دیر ہو گی ہے“ معصومہ نے جلدی سے کہا”

تو وجدان نے مسکراتے تھوڑا معصومہ کی طرف جھکتے معصومہ کی دائیں گال کو ہونٹوں سے چھوا تو معصومہ گلابی ہوتی جھکا گی

وجدان نے بھرپور نظر معصومہ کے چہرے پے ڈالتے معصومہ کے ہونٹوں کو چھوتا کہ معصومہ جلدی سے پیچھے ہو گی تو وجدان نے حیرت سے دیکھا

کیا ہوا" وجدان نے معصومہ کے سرخ چہرے کو دیکھتے کہا"

ساتھ معصومہ کے کپکپاتی انگلیاں مڑوڑتے معصومہ کے ہاتھ تھامے

ووہ میری لپ اسٹک خراب ہو جاے گی"معصومہ نے نظریں جھکاے"
اتنے دھیرے سے کہا کہ اگر وجدان کا سارا دھیان معصومہ کی طرف نا ہوتا تو
ضرور وہ سن نا پاتا

معصومہ کی بات سنتے وجدان کے لبوں پے گہری مسکراہٹ آ گی

اوکے پر گھر جا کر میں اپنی مرضی سے پیار کروں گا"وجدان نے مسکراتے"
ذو معنی لہجے میں کہا

تو معصومہ کا چہرے پے اور گلابی چھانے لگی جیسے دیکھتے وجدان کے چہرے کی
مسکراہٹ اور گہری ہو گی

وجدان نے پیچھے ہوتے معصومہ کے ہاتھ چھوڑتے گاڑی سٹارٹ کی

تو معصومہ کا اٹکا ہوا سانس بحال ہوا

وجدان معصومہ کو گہرہ سانس لیتا دیکھ کر مسکرا دیا اور سامنے دھیان دیا
❤❤❤❤❤❤❤❤

سب ہی اسوقت ہال میں موجود تھے

ہر طرف چہل پہل تھی سب ہی اپنی اپنی خوش گپوں میں مصروف تھے

حبہ، صارم اور انیتا کے کزنز بھی وہاں موجود ہلہ گلہ کر رہے تھے

راکب اور صارم بے صبری سے اپنی اپنی دلہنوں کا انتظار کر رہے تھے

وجدان اور معصومہ صدف بیگم کے پاس کھڑے تھے کہ شہناز بیگم جو ابھی آی تھی ان کو دیکھتی ان سب کے پاس چلی آی

"صدف یہ کیا بات ہوی تم نے تو مجھے اتنا غیر کر دیا بچوں کی شادی پے بھی نا بھلایا" شہناز بیگم نے آتے ساتھ کہا

"او شہناز یاد نہیں اتنے مصروف تھے کہ کیا بتاے اور اب آتو گی تو تم خود ہی" صدف بیگم نے آخر میں جتایا کہ وہ خود ہی آ گی ہیں

شہناز بیگم ایک پل خاموش ہو کر رہ گی

معصومہ میری بچی ادھر آو مجھ سے تو ملو‘‘ شہناز بیگم نے معصومہ سے کہا جو’’ وجدان کے پاس کھڑی تھی

معصومہ نے جلدی سے وجدان کے بازو تھاما تو وجدان نے اسکے گرد اپنے بازو کا حصار بنایا وجدان کو لگا جیسے وہ شہناز بیگم سے ڈر رہی ہو

آپ نے مل تو لیا ہے اب اتنا ہی کافی ہے‘‘ وجدان نے شہناز بیگم کو دیکھتے’’ کہا تو وہ ضبط سے کھڑی رہ گی

جاو معصومہ امبر کے پاس جاو‘‘ وجدان نے نرمی سے کہتے معصومہ کو وہاں’’ سے بھیجا تو معصومہ بھی سر ہلاتی وہاں سے چلی گی

تم بیٹھو کھانا کھا کے جانا‘‘ صدف بیگم نے کہا’’

نہیں میں چلتی ہوں‘‘ شہناز بیگم کہتی وہاں سے چلی گی تو صدف بیگم سر ”
جھٹکتی مہمانوں کی طرف متوجہ ہوی

وجدان کچھ دیر وہی کھڑا کچھ سوچتا رہا پھر قدم اسٹیج کی طرف بڑھاے

یار گھر والوں کو رحم نہیں آرہا اب لے بھی آے حبہ کو‘‘ صارم نے بے ”
قراری سے کہا

توکیف اور وجدان سمیت سب ہی مسکرا دیے

تھوڑا صبر کر لے یار پھر تو ہمیشہ تمھارے پاس ہی رہنا ہے حبہ نے "کیف نے کہا تو صارم صبر کا دامن تھامے بیٹھ گیا

راکب تو خود بے صبری سے انیتا کے آنے کا انتظار کر رہا تھا

صارم اور راکب بلیک کلر کی شروانی پہنے ہوے، بالوں کو جل سے سیٹ کیے، ہلکی بی ئی رڈ، آنکھوں میں اپنی اپنی محبت کو پا لینے کی چمک لیے بے حد ہینڈ سم لگ رہے تھے
💖💖💖💖

کچھ دیر بعد راکب اور صارم کا انتظار ختم ہوا تھا اور ان کی دلہنیں آ گی تھیں

دونوں کہ نظر سامنے گی تو پلٹنا ہی بھول گیں ہو جیسے

دونوں ہی اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے صرف اپنی اپنی دلہنوں کو ہی دیکھ رہے تھے

حبہ جس نے صارم کا پسند کا ریڈ اور گولڈن کام ہوا لہنگا جس پے خوب صورت سا کام ہوا پہنے ہوے

بالوں کو کھولا چھوڑے کچھ لیٹ آگے کیے، برائیڈل میک اپ کیے، جیولری پہنے، ہاتھوں میں مہندی اور بھر بھر کے چوڑیاں پہنے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

صارم کی تو نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی حبہ سے

حبہ کے قریب آنے پہ سب کزنز کے ہوش دلانے سے صارم ہوش میں آتا جلدی سے حبہ کے آگے اپنا ہاتھ بڑھایا

تو حبہ نے صارم کی گہری نظروں سے شرماتے گھبراتے اپنا ہاتھ صارم کے ہاتھ پہ رکھا

صارم مسکراتا حبہ کا ہاتھ تھامتے اپنے ساتھ اسٹیج پہ اپنے ساتھ بیٹھا گیا

انیتا نے بھی ریڈ اور گولڈن کلر کا لہنگا جس پہ خوبصورت سا کام ہوا پہنے ہوے

بالوں کو کھولا چھوڑ کر پشت پے کیے، برائیڈل میک اپ کیے، جیولری پہنے، ہاتھوں میں مہندی اور بھر بھر کے چوڑیاں پہنے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی راکب تو انیتا میں ہی کھو گیا

راکب نے بھی مسکراتے اپنا ہاتھ انیتا کے سامنے کیا تو انیتا نے بھی اپنا کپکپاتا ٹھنڈا ہاتھ راکب کے ہاتھ پے رکھا جسے راکب اچھے سے محسوس کر چکا تھا

راکب مضبوطی سے انیتا کا ہاتھ تھامتا اسے اپنے ساتھ اسٹیج پے لیتا بیٹھا کر خود بھی بیٹھ گیا

سب ہی دونوں جوڑیوں کو خوب سہرا رہے تھے اور خوشیوں بھری دعائیں بھی دے رہے تھے

دلہنوں کے آنے کے بعد سب ہی اسٹیج سے نیچے اتر گے

صارم کہ نظریں بار بار حبہ پے جا رہی تھی اور ادھر راکب بھی بار بار انیتا کو دیکھ رہا تھا

کچھ دیر بعد دودھ پلای کے لیے معصومہ اور امبر آی

امبر نے راکب سے اور معصومہ نے صارم سے کرنی تھی

بھای یہ دودھ پیے اور مجھے میرا نیگ دیں" معصومہ نے صارم کے آگے " دودھ کا گلاس کرتے کہا

”گڑیا تم مجھ سے مانگ رہی ہو تمھارا تو شوہر خود اتنا امیر ہے“ صارم نے معصومہ سے کہا

تو معصومہ نے منہ بنایا وجدان جو وہی کھڑا تھا وجدان کے ساتھ سب ہی مسکرا دیے

”میرے شوہر سے تو میں بعد میں بھی جب چاہوں لے لو گی لیکن آپ ابھی مجھے دیں پھر تو آپ نے دینے نہیں ہیں“ معصومہ نے کہا تو صارم مسکرا دیا

وجدان کے ہونٹ بھی مسکرا دیے

”یہ لو بھ ئی ی ابھی تو اتنے کا ہی چیک لا یا تھا مجھے پتہ تھا میری بہنیں ضرور اسی رسم کریں گی“ صارم نے ساٹھ ہزار کا چیک معصومہ کے آگے کرتے کہا

واو تھنکیو بھای،،معصومہ نے مسکراتے کہا تو سب ہی مسکرا دیے''

چلیں بھای اب آپ بھی نیگ دے دودھ پلای کا،،امبر نے دودھ کا گلاس''
راکب کے آگے کرتے کہا

نا بھئی میرے پاس تو کچھ نہیں دینے کے لیے،،راکب نے ہاتھ''
کھڑے کرتے کہا تو امبر نے منہ پھلایا

کیف جو وہی کھڑا تھا اسکے لبوں پے اسکا چہرہ دیکھتے مسکراہٹ آگی

کیوں نہیں ہیں مجھے تو چاہیے میں لے کر ہی جاو گی،،امبر نے کہا''

اب دیکھو تمھیں تو پتہ ہی ہے کہ تمھاری بھابھی کتنی شاپنگ کرتی ہے تو" میں بہت جلد غریب ہونے والا ہوں تو اسلیے مجھے اب بچت ہی کرنی ہوگی پھر ہی ہے" راکب نے کہا

راکب کے کہنے پے جہاں باقی سب ہنسے تھے

وہی انیتا نے حیرت سے راکب کو دیکھا دل تو کیا ایک دو سنا ہی دے لیکن ابھی نا سننا مجبوری تھی اسکی

بھای آپ دیں، مجھے نہیں پتہ ہے ورنہ آپ کی دلہن آپ کو نہیں ملنے" والی" امبر نے کہا

تو راکب نے جلدی سے ساٹھ ہزار کا چیک امبر کے سامنے کیا تو امبر بھی خوش ہو گی

راکب کی جلد بازی پے سب ہی ہنسے تھے انیتا تو شرم سے چہرہ بھی نا اٹھا پای

تھوڑی دیر یوہی ہنسی خوشی سب گھروں کی طرف روانہ ہوے

کچھ دیر بعد سب ہی گھر پہنچ گے تھے اور کچھ رسموں کے بعد انیتا اور حبہ کو اپنے اپنے کمروں میں بیٹھا دیا گیا

ابھی راکب دروازے پے گیا تو آگے امبر اور معصومہ کو کھڑے پایا

بھای پہلے نیگ نکالے پھر ہی اندر جا سکتے ہیں''امبر نے کہا''

کتنے چاہیے''راکب نے پوچھا''

ہمم ستر اسی ہزار''امبر نے پر سوچ کہا''

راکب کی تو آنکھیں ہی باہر آگی اتنا سن کے

توبہ اتنا زیادہ سہی غریب کرو گی تم مجھ غریب کو''راکب نے دوہای دی''
ساتھ ایک چیک نکلاتے امبر کی طرف کیا

یہ لو تم دونوں کا ہے''راکب نے مسکرا کے کہا تو دونوں خوش ہو گی''

تھنکیو بھای اب آپ جا سکتے ہیں‘‘معصومہ نے مسکرا کے کہا’’

راکب بھی شکر کرتا کمرے کا دروازہ کھولنے لگا

❤❤❤❤

راکب کے جاتے ہی صارم بھی آگیا اور اپنے کمرے کے دروازے پے معصومہ اور امبر کھڑے دیکھ روک گیا

ہمم بھ ئی ی یہ لو اپنا نیگ اور مجھے جانے دو‘‘ صارم نے چیک دونوں کے’’ آگے کرتے کہا

دونوں ہی اتنی جلدی ملنے پے خوش ہوتی سائیڈ پے ہو گی

تو صارم جلدی سے دروازے کھولنے لگا

حبہ کمرے میں بیڈ پے بیٹھی صارم کا انتظار کر رہی تھی ہونٹوں پے ایک خوبصورت شرمیلی سی مسکراہٹ تھی

کمرہ میں بیڈ کے بائیں جانب باتھروم اور چینجگ روم اور دائیں بالکونی موجود تھی

کمرہ پھولوں سے بھرپڑا تھا پھولوں ہی مہک ہر طرف پھیلی تھی

ابھی چند منٹ ہی ہوے تھے کہ دروازہ کھولنے کی آواز پے حبہ نے دروازے کی طرف دیکھا

نظر صارم پے گی جس کے ہونٹوں پے بھرپور مسکراہٹ تھی اور حبہ کو دیکھتے اور گہری ہو گی

حبہ نے شرماتے جلدی سے پلکیں جھکالی صارم دروازہ بند کرتا حبہ کے بلکل نزدیک آبیٹھا حبہ کی پہلے سے کچھ تیز دھڑکنیں اور تیز ہوی

صارم نے مسکراتے حبہ کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھتے حبہ کا ہاتھ تھامتے اپنے ہونٹوں سے لگایا

"آج میں بہت خوش ہوں آج ہمیشہ کے لیے تم میرے پاس آگی ہو اب کبھی تمھیں خود سے دور نہیں جانے دوں گا" صارم نے کہا

ساتھ حبہ کے ہاتھ چھوڑتے حبہ کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے محبت بھرا بوسہ حبہ کے ماتھے پہ دیا تو حبہ بھی حیا سے پلکیں جھکا گی

صارم پیچھے ہوتا حبہ کے گلابی چہرے کو دیکھتا گہرہ سا مسکرایا

بہت پیاری لگ رہی ہو سمجھ نہیں آرہا تمھیں سامنے بیٹھا کے دیکھتا رہوں یا" تمھیں پیار کروں" صارم نے آخر میں ذو معنی کہا

تو حبہ کے چہرہ اور گلابی ہونے لگا نظریں تو شرم سے اٹھ ہی نہیں رہی تھی

صارم حبہ کو شرماتا دیکھ کر اٹھ کر بیڈ کے سائیڈ دراز کو کھولتا

اس میں سے ایک ڈبی میں سے خوب صورت سا بریسلیٹ لیتا حبہ کے سامنے بیٹھا

اور حبہ کا ہاتھ تھام کر اس میں بریسلیٹ پہنانے لگا اور پہناتے حبہ کی کلائی پے اپنے ہونٹ رکھے

حبہ کو آج صارم کی گہری نظروں سے زیادہ شرم وحیا محسوس ہو رہی تھی

”ویسے تم نے تو بتایا ہی نہیں کہ میں پیارا لگ رہا ہوں یا نہیں“ صارم نے حبہ کا ہاتھ تھامتے خفگی سے کہا

تو حبہ نے ایک نظر اٹھا کر صارم کو دیکھا لیکن صارم کی نظروں سے شرماتے جھکا گی

’’آپ بھی بہت پیارے لگ رہے ہیں‘‘ حبہ نے مسکراتے دھیمی آواز میں کہا تو صارم بھی مسکرادیا

’’حبہ میری جان ویسے تو تمھیں پتہ ہی ہے کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں یہ بات تم جانتی ہوں اور یہ بھی جانتی ہو تمھارے بغیر میں رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا پلیز کبھی مجھے چھوڑنا نہیں ہمیشہ میرا یقین کرنا اگر کوی بات ہو مجھ سے پوچھا میں تم سے کبھی کچھ نہیں چھپاوگا‘‘ صارم نے پیار سے کہا

حبہ کو صارم کا ہر لفظ سچا لگ تھا آخر لگتا بھی کیوں نہیں وہ یہ سب پہلے سے ہی جانتی تھی

میں بھی آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی صارم آپ کو چھوڑ کر کہاں جاؤ گی بس "
آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیے گا" حبہ نے کہا

تو صارم سرشار سا مسکراتا حبہ کے اور قریب آتے حبہ کے ماتھے چھوتے ،
گالوں کو چھوا، گالوں سے ہوتے صارم نے حبہ کے ہونٹوں پے اپنے ہونٹ
رکھتے اپنی گرفت میں لیتا گیا

حبہ بھی شرم وحیا سے پلکیں گرا گی نا جانے کتنے ہی پل یو نہی معنی خیز خاموشی
کے گزرے

تو صارم پیچھے ہوتا گہرہ سانس لیتا حبہ کی لزرتی پلکیں اور گہرہ سانس لیتا دیکھ کر
دھیمی گہری مسکان ہونٹوں پے سجاتا

حبہ کے سر سے دوپٹہ پنوں سے آزاد کرتا سائی یڈ پے رکھتا جیولری اتارتے سائی یڈ پے رکھنے لگا

حبہ اپنی گردن اور کانوں پے صارم کی انگلیوں کا لمس محسوس کرتی بری طرح کپکپاہ کے رہ گی، گالوں پے شرم وحیا کی سرخی چھای ہوی تھی

صارم نے جیولری اتار کر رکھتے حبہ کو لیٹاتے جھکتے ابھی اپنے ہونٹ حبہ کی گردن پے رکھنے ہی لگا تھا

کہ کمرے میں موبائ ل کی رنگ ٹون گونجی تو دونوں میں معنی خیز خاموش ٹوٹتے دونوں ہی بھی طرح چونکے

یہ اس وقت کیسے یاد آگیا" صارم نے موبائل پے موجود شخص کو دل ہی" دل میں گالی سے نوازتا حبہ کو اپنی گرفت سے آزاد کرتا موبائل کی طرف متوجہ ہوا

جہاں نمبر سے کال آرہی تھی پہلے تو دل کیا نا اٹھاے لکین کوی ضروری کال سوچ کر اٹھالی

حبہ بھی اٹھ کے بیٹھتی اپنے دل کی دھڑکنوں کو گننے لگی

ہیلو کون ہے" صارم نے کال اٹھاتے پوچھا"

ہیلو ڈارلنگ کہاں ہو تم" آگے سے کوی عورت کی آواز سنتے صارم نے" کنفوز ہوا حبہ بھی صارم کو ہی دیکھ رہی تھی

محترمہ کون ہیں آپ اور آدھی رات کو مجھے ڈسٹرب کیوں کیا“ صارم نے ” تپتے پوچھا

تو آگے سے کسی مرد کا قہقہ گونجا جیسے صارم اسی وقت پہچان گیا تھا کیونکہ وہ کیف تھا

کمینے تجھے تو میں کل پوچھو گا“ صارم نے تپتے کہا”

دوسری طرف کیف اور ساتھ بیٹھا وجدان مسکرادیا یہ شرارت کیف کو ہی سوجھی تھی

اچھا سوری یار مزاق تھا“ کیف نے کہا”

تو صارم نے موبائل کان سے پیچھے کرتے پاور اف ہی کر دیا

کون تھا صارم" حبہ نے پوچھا"

یار کیف تھا جان بوجھ کے تنگ کر رہا تھا" صارم نے کہا تو حبہ ہنس دی"

تمھیں بڑی ہنسی آ رہی ہے ابھی پوچھا ہوں تمھیں تو" صارم نے موبائل"
رکھتے حبہ کو ذو معنی کہتے پھر سے حصار میں لیا تو حبہ کے لبوں پے شرمیلی سی
مسکان آ گی

اچھا تمھارا موبائل کہاں ہے" صارم حبہ پے جھکنے لگا کہ یاد آنے پے"
پوچھا

وہ تو میرے کمرے میں ہی ہے'' حبہ نے کہا''

چلو شکر ہے'' صارم نے کہتے پھر سے حبہ کو لیٹاتے جھکتے حبہ کی گالوں کو''
چھوتے، ناک پے ہونٹ رکھتے، ٹھوڈی کو چھوا

حبہ دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کرتی صارم کے ہونٹوں کے لمس کو
محسوس کرنے لگی

صارم نے پیچھے ہوتے ایک نظر حبہ کی سرخ اناری چہرے اور بند آنکھوں کو
دیکھتے اپنے ہونٹ رکھتے

گردن پے جھکتے، ہاتھ حبہ کی کمر پہ لیجاتے ڈوریوں میں الجھاتے کھولنے لگا

حبہ کو اپنی دھڑکنیں کانوں میں گونجتی محسوس ہونے لگی

صارم حبہ کو اپنی محبت کے حصار میں لیتا گیا اور حبہ بھی خود کو صارم کے سپرد کرتی صارم کی محبت محسوس کرنے لگی

❤❤❤❤

کمرہ پھولوں سے بھرا ہوا تھا کمرے میں پھولوں کی خوشبو پھیلی ہوی جو ایک الگ سا احساس دے رہی تھی

انیتا بیڈ پے بیٹھی ایک نظر کمرے کو دیکھتے خود کے بارے میں سوچنے لگی

ابھی تک وہ خود کے دل کا حال سمجھ نہیں پا رہی تھی

کیا مجھے راکب کا انتظار کرنا چاہیے ‘‘انیتا نے خود سے پوچھا’’

نہں میں کیوں کرنے لگی میں ابھی چینج کر کے آرام کرتی ہوں ‘‘انیتا نے’’ خود سے سوچتے ابھی اٹھتی کہ اسی وقت دروازہ کھولتے راکب کمرے میں داخل ہوا

راکب انیتا کو بیٹھا دیکھتے گہرا سا مسکراتا دروازہ لاک کرتا انیتا کے پاس آیا

راکب نے تو سوچا تھا کہ انیتا چینج کر چکی ہو گی دل میں دعا بھی کر رہا تھا کہ انیتا نے چینج نا ہی کیا ہو

راکب کا دل تھا کہ ایک بار دل بھر کے انیتا کے دلہن سجے روپ کو دیکھے

اوراب اسے یوں دیکھ کر خوش نما سا احساس ہوا تھا

راکب انیتا کے پاس بیڈ پے بیٹھا تو انیتا تھوڑا دور ہوی راکب محسوس کر کے بھی کچھ نا بولا

بہت پیاری لگ رہی ہوں میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ تم اتنی خوبصورت "لگو گی" راکب نے مسکراتے دل سے کہا

لیکن انیتا تو اسے تھی جیسے راکب کی بات ہی نا سنی ہو راکب انیتا کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر گہرہ سانس لے کر رہ گیا

کچھ دیر یونہی انیتا کو دیکھنے کے بعد راکب نے سائیڈ دراز سے ڈبی نکالتے انیتا کے پاس آیا

انیتا جو اپنے پاوں بیڈ سے نیچے رکھ چکی تھی راکب کے سامنے کھڑے ہونے سے اسکی طرف دیکھنے لگی

یہ لو تمھاری منہ دیکھای‘‘راکب نے ایک خوبصورت سا لاکٹ انیتا کے ’’ سامنے کیا

انیتا نے ایک نظر لاکٹ کو دیکھتے راکب کو دیکھا

مجھے کچھ نہیں چاہیے آپ سے سمجھے آپ‘‘انیتا نے تیز لہجے میں کہا’’

ساتھ اٹھ کر سائیڈ سے ہوتے ڈریسنگ کی جانب قدم اٹھائے تاکہ جیولری اتار سکے تو راکب لب سختی سے بند کرتا انیتا کے پیچھے آتا کھڑا ہوا

"کیوں نہیں چاہیے یہ شوہر اپنی بیوی کو دیتے ہیں تو یہ تمھارا حق ہے اور کل کیا کہو گی اگر کیسی نے پوچھ لیا" راکب نے انیتا سے کہا

لیکن انیتا کچھ نا بولی اور اپنی چوڑیاں اتارنے لگی راکب کو بھی اب انیتا پے غصہ آنے لگا

وہ اتنے آرام سے بات کر رہا تھا اور انیتا تھی کہ اسکی بات بھی نہیں سن رہی تھی

راکب نے انیتا کو بازو سے پکڑتے اسکا رخ اپنی طرف کیا

انیتا میں کچھ کہہ رہا ہوں اور تم میری بات نہیں سن رہی"راکب نے پھر بھی نرمی سے کہا

لیکن انیتا نے غصے سے اپنا ہاتھ چھڑایا جو راکب کی نرمی تھام رکھا تھا آسانی سے چھوٹ گیا

"شادی ہو گی ہے تو اسکا مطلب یہ نہیں میں سب بھول گی ہوں سمجھے آپ مجبوری تھی میری یہ شادی کرنا" انیتا نے کہتے راکب کو پیچھے کرتے چینجگ روم کیطرف بڑھی

راکب نے انیتا کے پاس آتے اسکا رخ اپنی طرف کرتا انیتا کو چینجگ روم کے دروازے کے ساتھ لگایا

انیتا میں تمھیں کچھ نہیں کہہ رہا صرف اتنا کہا کہ یہ منہ دیکھای لے لو کیوں" نہیں مان رہی"راکب نے انیتا کے سائیڈ پے ہاتھ رکھتے نرم سے لہجے میں کہا

انیتا تو حیران تھی اسکے اتنے غصے کے باوجود راکب آرام سے بات رہا تھا

نہیں لینا مجھے پیچھے ہٹیں مجھے چینج کرنا ہے"انیتا نے راکب کو دیکھتے کہا"

لیکن راکب نے بنا کچھ کہے ہاتھ میں پکڑا لاکٹ انیتا کو کچھ سمجھنے کا موقع دیے بغیر انیتا کے گلے میں پہنانے لگا

انیتا توراکب کے انگلیوں کا لمس اپنی گردن پے محسوس بری طرح کپکپاہ کے
رہ گی

راکب نے ہاتھ پیچھے کرتے ایک نظر انیتا کو خاموش کھڑے دیکھتے بنا انیتا کو
سمجھے اسکی گردن پے جھکتے ہونٹوں کا لمس چھوڑا

انیتا توراکب کو یوں جھکنے اور اپنی گردن پے ہونٹوں کا لمس پاتے دھڑکنیں
تیزی سے دھڑکنے لگی

راکب پیچھے ہوتا ایک نظر انیتا کے گلابی چہرے کو دیکھتا مسکراتا کبرڈ کی طرف
بڑھا

انیتا بھی ایک گھوری راکب کی پشت کو دیتی خود کو نارمل کرتی چینجگ روم میں چلی گی

کچھ دیر بعد راکب چینج کرتا لائی ٹ اوف کرتا سائی یڈ لیپ اون کرتا بیڈ پے بیٹھتا انیتا کا انتظار کرنے لگا جو ابھی منہ ہاتھ دھونے باتھروم گی تھی

کچھ پل بعد انیتا بھی باہر آتی بیڈ پے بیٹھے راکب کو دیکھتے بیڈ کے قریب آی اور آکر تکیا اٹھانے لگی راکب نے حیرت سے دیکھا

یہ تکیا کیوں اٹھا رہی ہو "راکب نے پوچھا"

آپ کو کیا لگتا ہے میں آپ کے ساتھ بیڈ پے سوں گی ہر گز نہیں میں " صوفے پے سوں گی "انیتا نے کہا راکب انیتا کی بات سنتے اسے دیکھنے لگا

اور تمھیں لگتا ہے میں تمھیں سونے دوں گا صوفے پے"راکب نے"
پوچھا

آپ کے کہنے پے کیوں سو گی جہاں میرا دل کیا وہاں سو گی میں"انیتا نے"
کہتے قدم صوفے کی طرف بڑھاے

راکب بھی اٹھ کر اسکے پاس آگیا تو انیتا غصے سے راکب کو دیکھنے لگی

انیتا کچھ نہیں کہوں گا چلو آو بیڈ پے سو جاو"راکب نے کہا"

مجھے نہیں سونا آپ کے ساتھ بیڈ پے"انیتا نے کہا"

توراکب بنا کچھ بولے انیتا کو بازوں میں جھکٹے سے اٹھاتا بیڈ کی جانب قدم بڑھاے

انیتا توراکب کی اس افادیت پے بری طرح گھبرای تھی

چھوڑے مجھے یہ کیا کر رہے ہیں" انیتا نے راکب کے سینے پے مکا مارتے کہا" لیکن راکب کو کوی فرق نہیں پڑا تھا

راکب نے خاموشی سے انیتا کو بیڈ پے لیٹاتے انیتا پے جھکا

انیتا کی دھڑکنیں گھبراہٹ اور راکب کی اتنی سی قربت پے ہی تیز سے تیز ہوی تھی

اگر تم نے میری بات نامانی تو مجھ سے کچھ اچھے کی امید نار کھنا" راکب نے انیتا کے ہونٹوں کو دیکھتے ذو معنی کہا

راکب کا دل تو کر رہا تھا کہ ابھی سارے فاصلے اپنے اور انیتا کے درمیان سے مٹادے لیکن انیتا ابھی غصے میں تھی

میں آپ سے ڈرتی نہیں ہوں سمجھے آپ" انیتا نے کہا"

ساتھ راکب کو ہاتھ سے پیچھے کرنا چاہا تو راکب نے انیتا کی دونوں کلایاں پکڑتے بیڈ کے ساتھ لگادی

اور انیتا کے چہرے پے جھکنا چاہا انیتا نے چہرہ دوسری طرف کیا تو راکب اپنے ایک ہاتھ میں انیتا کی دونوں کلایاں تھامتے انیتا کا چہرہ سامنے کرتے ماتھے پے ہونٹ رکھے

انیتا کا دل اور دھڑکنے لگا چہرے پے سرخ اترنے لگی

اپنے ہاتھ راکب کے ہاتھوں کی گرفت سے چھڑانے چاہے لیکن راکب کی گرفت سے چھڑا نا سکی

راکب نے اپنے ہونٹ انیتا کے ہونٹوں پے رکھتے اپنی گرفت میں لے گیا انیتا کو اپنا دل سینے سے باہر نکلتا محسوس ہونے لگا

کچھ پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو راکب پیچھے ہوا

اور انیتا کے گلابی پڑتے چہرے کو دیکھتے گردن پے جھکتے وہاں اپنے ہونٹ رکھے

چ چھوڑے مجھے ''انیتا نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا تو راکب پیچھے ہوتا انیتا'' کا چہرہ دیکھنے لگا

اگر اب بھی نامانی تو یہ تو کچھ نہیں میں وہ سب کر جاوگا جو تم اسوقت تو بلکل'' نہیں چاہتی ہو''راکب نے ذو معنی کہا تو انیتا راکب کو دیکھنے لگی

بتاو یہاں لیٹنے کا ارادہ ہے یا صوفے پے''راکب نے پھر سے پوچھا''

”ی یہی پلیز پیچھے ہوں“انیتا نے جلدی سے کہا تو راکب ہونٹوں پہ دھیمی مسکان آئی ساتھ پیچھے ہوتا اپنی جگہ پہ بیٹھا

انیتا نے شکر کا سانس لیتے راکب کو دیکھا جو اپنی شرٹ اتار رہا تھا انیتا کی آنکھیں شرم سے جھک گی

”ی یہ کیا کر رہے ہیں“انیتا نے جھکی پلکوں کے ساتھ کہا تو راکب اسے یوں دیکھتا مسکرادیا

”ڈیر وائی ف میں رات کو شرٹ کے بنا سوتا ہوں میری عادت ہے تو تمھیں یہ برداشت کرنی ہو گی چاہیے خوشی سے کرو یا شرم سے“راکب نے مسکراتے کہا تو انیتا بنا راکب کی طرف دیکھتے

کشن درمیان میں رکھنے لگی توراکب نے اسکی چھوٹی سی کوشش کو مسکرا کے دیکھاانیتا چہرہ دوسری طرف کرتی لیٹ گی

یہ دوپٹہ تواتار کرر کھو‘‘راکب نے انیتا سے کہاجودوپٹہ گلے میں ڈالے ہی لحاف اوڑے لیٹ گی تھی

نہیں اتارنا مجھے اوراب مجھے سونے دیں‘‘انیتانے بناپلٹ کر دیکھتے راکب سے کہاتوراکب بھی خاموش ہو گیا

کچھ دیر بعد انیتا کے سونے کی تصدیق کرتے راکب نے سارے کشن پیروں کی طرف کرتے

نرمی سے انیتا کو اپنی طرف کرتے دوپٹہ اتارتے سائی یڈ پے رکھا اور انیتا کو اپنے حصار میں لیتا سکون سے سونے کے لیے آنکھیں موند گیا

❤❤❤❤

وجدان کمرے میں آیا تو معصومہ اسے اپنی جیولری اتارتی ہوی ملی

وجدان دروازہ بند کرتا اسکے پاس آیا

تم سوی نہیں ابھی تک مجھے تو لگا سو چکی ہو گی تم" وجدان نے کہا تو معصومہ " نے وجدان کو دیکھا

آپ کو پتہ تو ہے میں آپ کے بغیر نہیں سوتی اگر سونا ہوتا تو آپ کو لے کر" آتی اور ویسے بھی میں اور امبر باتیں کر رہے تھے تو ابھی آئی ہوں میں" معصومہ نے کہا

تو وجدان مسکراتا اسکے پاس آتا اپنے حصار میں لیا

"تو یاد ہے تمھیں صبح میں نے کہا تھا کہ رات کو میں اپنی مرضی سے تمھیں پیار کروگا" وجدان نے معصومہ کے لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں کو دیکھتے ذو معنی کہا

تو معصومہ وجدان کی نظریں اپنے ہونٹوں پے محسوس کرتی شرم وحیا سے پلکیں جھکا گی

وجدان کے ہونٹوں پے گہری مسکراہٹ آگی یعنی اسے کوی اطراز نہیں تھا اسکے پیار کرنے سے

وجدان معصومہ کے گالوں کو چھوتا مظبوطی سے معصومہ کے کمر کے گرد حصار بناتا معصومہ کے ہونٹوں پے جھکا

معصومہ اپنی آنکھیں بند کر گی کپکپاتے ہاتھ سے وجدان کہ شرٹ کو تھاما

کچھ پل بعد ہی وجدان پیچھے ہوتا معصومہ کی بند پلکیں اور گلابی چہرے کو دیکھتا مسکرا دیا اور نرمی سے معصومہ کے ماتھے پے ہونٹ رکھے

چلو اب جاو جا کر چینج کر لو پھر سو جائیں‘‘ وجدان نے معصومہ کو اپنے ’’ حصار سے نکلاتے کہا

معصومہ اپنے دھڑکتے دل کو سمبھلاتی سر ہلاتی چینجگ روم کی طرف بڑھ گی

وجدان بھی مسکراتا چینج کرنے چلا گیا کچھ دیر بعد دونوں ہی سونے کے لیے لیٹ گے

💖💖💖

صبح صارم کی آنکھ کھولی تو پہلی نظر اپنی پناہوں میں سوی اپنی محبت پے پڑی

حبہ کے چہرے پے نظر پڑتے صارم کے ہونٹوں پے بھرپور مسکراہٹ آی

صارم نے جھکتے حبہ کے ماتھے کو چھوتے، حبہ کے چہرے پے آے بالوں کو پیچھے کیا اور ٹائی م دیکھا جو صبح کے آٹھ بج رہے تھے

حبہ اٹھ جاو صبح ہو گی ہے اور اگر نا اٹھی تو مجھ سے نہیں بچو گی" صارم نے " حبہ کی گال پے اپنے ہونٹ رکھتے ذو معنی کہا

صارم سونے دیے نا" حبہ نے دھیرے سے نیند سے بوجھل آواز میں کہا"

حبہ کا تو جیسے کوی ارادہ نہیں تھا اٹھنے کا صارم نے مسکراتے حبہ کو دیکھا

حبہ میری جان اٹھو دیکھو دس بج گے ہیں" صارم نے حبہ کو جان بوجھ کے " دس بجے کا کہا جانتا تھا اب ضرور اٹھے گی

اور وہی ہوا تھا حبہ نے جلدی سے آنکھیں کھولی اور ساتھ ٹائی م دیکھا جہاں آٹھ بج رہے تھے

حبہ نے خفگی سے صارم کو دیکھا جو گہری مسکراہٹ ہونٹوں پے سجاتا اسے ہی دیکھ رہا تھا

حبہ صارم کی گہری بولتی نظروں سے گھبراتی جلدی سے نظریں جھکا گی

گزری شب یاد کرتے گہری لالی گالوں پے چھای جیسے دیکھتے صارم کی مسکراہٹ اور گہری ہوی

صارم کیا ہے مجھے سونے دیں" حبہ گلابی چہرے کے ساتھ خفگی سے صارم" کو کہا

”کیوں کیا ساری رات جاگتی رہی ہو“ صارم نے حبہ کی جھکی پلکوں کو دیکھتے ذو معنی مسکراہٹ ہونٹوں پے سجاتے حبہ کو تنگ کرتے کہا

تو حبہ نے شرماتے صارم کی گرفت سے آزاد ہونا چاہا لیکن صارم نے اور مظبوط حصار بنالیا

”صارم پلیز نا“ حبہ نے شرمیلی سی مسکان سے کہا تو صارم بھی ترس کرتا حبہ کے ہونٹوں کو چھوتا چھوڑ گیا

حبہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھتی بنا صارم کی طرف دیکھتی بیڈ سے اتری اور ڈریس لیتی فریش ہونے باتھروم چلی گی

صارم بھی اسے جاتا دیکھ کر مسکراتا اٹھ کر بیٹھتا حبہ کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا

❤❤❤❤

راکب کی آنکھ کھلی تو اپنے ساتھ لیٹے وجود کا بھی احساس ہوا

نظر انیتا پے گی تو راکب کے ہونٹوں پے ایک مسکراہٹ آن ٹھری

میری چڑیل اب اٹھتے ہی بھڑکے گی کہ میرے حصار میں کیسے آی"""

راکب نے انیتا کو دیکھتے دھیرے سے بڑبڑاتے خود سے کہا

انیتا کی آنکھوں میں جنبش ہوی تو راکب جلدی سے اپنی آنکھیں بند کر گیا وہ انیتا کا ریکشن دیکھنا چاہتا تھا

انیتا کی آنکھ کھولی تو خود کو کیسی کے حصار میں قید پایا

انیتا نے بامشکل آنکھیں کھولتے دیکھا تو خود کو راکب کے حصار میں پاتے آنکھیں حیرت سے پھیلی، دھڑکنیں ایکدم تیز ہوی تھی

خود کو راکب کی گرفت سے چھڑانا چاہا لیکن راکب تو جیسے چھوڑنے کے لیے تیار ہی نہیں تھا

چھوڑیں مجھے میں جانتی ہوں آپ جاگ رہے ہیں" انیتا نے راکب کی" گرفت میں مچلتے کہا

کیا ہے یار سونے دو" راکب نے نیند سے بوجھل آواز میں کہا"

"آپ سوتے رہیں پر مجھے چھوڑے اور آپ کی ہمت کیسے ہوی مجھے یوں۔۔۔" انیتا کہتی ہوی چپ ہوی

تو راکب بھی آنکھیں کھولتا انیتا کو اپنی گرفت سے آزاد کر گیا

انیتا جلدی سے بیٹھتی اپنا دوپٹہ اوڑ گی راکب کی نظریں انیتا پے ہی تھیں

"آپ نے مجھے اپنے قریب کیوں کیا" انیتا نے راکب کو گھورتے پھر سے کہا

"کیا میں نے، تم خود میری طرف آی ہو دیکھ لو تم ادھر سوی تھی نا جانے کیسے سوتی ہو دیکھو سارے کشن بھی پاوں مار مار کر سائیڈ پے کر دیے"

راکب نے سارا الزام انیتا پے ڈالا

ایک پل کے لیے توانیتا بھی حیرت سے سوچنے لگی کیا سچ میں اسے ہوا لیکن پھر راکب پے غصہ آیا

میں جانتی ہوں آپ نے جان بوجھ کر یہ سب کیا ہے اور اب جھوٹ بول" رہے ہیں" انیتا نے راکب کو گھورتے ہوے کہا

راکب زرا سا انیتا کی طرف جھکا انیتا اس سے پہلے پیچھے ہوتی

راکب نے انیتا کا ہاتھ تھامے خود کی طرف کیا انیتا گلابی چہرے کے ساتھ راکب کو دیکھنے لگی

اچھا کیا ثبوت ہے تمھارے پاس کہ میں نے تمھیں خود اپنے قریب کیا ہے" ،اگر میں تمھارے پاس آتا نا تو ہم۔۔۔۔"راکب نے آخری فقرہ ذو معنی کہتے ادھورا چھوڑتے تھوڑا انیتا کی طرف جھکتے

انیتا کے چہرے پے آے بال کان کے پیچھے کیے تو انیتا راکب کا لمس اپنے کان پے محسوس کرتی کپکپاہ کے رہ گی

تو ہم رات کو سوتے نہیں بلکہ ساری رات جاگتے اور میں تمھیں ڈھیر سارا" پیار کرتا"راکب نے انیتا کے چہرے کی طرف دیکھتے ذو معنی انداز میں کہتے انیتا کے چہرے پے ہلکی ہی پھوک ماری تو انیتا بری کپکپاہ کے رہ گی

اچ چھوڑے مجھے"انیتا نے گلابی چہرے کے ساتھ کہتے راکب سے اپنا ہاتھ" چھڑانا چاہا

راکب نے بھی مسکراتے انیتا کا ہاتھ چھوڑتے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا اور ایک نظر انیتا کے سرخ چہرے کو دیکھتے ڈریس لیتا فریش ہونے چلا گیا

جنِ کہیں کے کتنے بے شرم ہیں“ انیتا راکب کے جانے کے بعد خود سے ” بڑ بڑاتے راکب کو کہنے لگی

💕💕💕💕

آج ولیمہ تھا تو سب ہی اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے

آج بھی ہال میں ہی ولیمہ کی تقریب رکھی گی تھی

کچھ دیر بعد سب ہی تیار ہوتے ہال کی طرف روانہ ہوے

انیتا، حبہ، امبر اور معصومہ پارلر تیار ہونے گیں تھیں جنہیں صارم ہی چھوڑ کر آیا تھا

اور لینے وجدان نے امبر اور معصومہ کو اور صارم نے حبہ کو اور راکب نے انیتا کو جانا تھا

💖💖💖💖

وجدان پالر کے باہر کھڑا معصومہ اور امبر کے آنے کا انتظار کر رہا تھا کہ اتنے میں وہ دونوں بھی آ گی

وجدان تو ہر چیز بھول کے معصومہ کو دیکھ رہا تھا جو بلیک کلر کی میکسی پہنے، بالوں کو پشت پے کھول چھوڑے، خوبصورت سے میک اپ میں بھی پیاری لگ رہی تھی

وجدان خود بھی براون کلر کے تھری پیس سوٹ میں ہنڈسم لگ رہا تھا

چلیں ہم ‘‘معصومہ نے کہا’’

تو معصومہ کے کہنے پے وجدان ہوش میں آیا

ہاں چلو بیٹھو ‘‘وجدان نے کہا’’

امبر پیچھے اور معصومہ آگے بیٹھ گی تو وجدان بھی ڈرئیونگ سیٹ پے بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کر گیا

دل تو کر رہا تھا کہ معصومہ کو ابھی پیار کر لے لیکن ساتھ امبر تھی اس لیے خود پے ضبط کرنا پڑا

❤❤❤❤

کچھ دیر بعد سب ہی حال میں پہنچ چکے تھے

حبہ نے آج بلڈ ریڈ کلر کی میکسی پہنی تھی وہ بھی صارم کی پسند کی ہوی، بالوں کو آج بھی پشت پے کھول چھوڑ کر، میک اپ کیے بے حد پیاری لگ رہی تھی

صارم کا تو حبہ کو دیکھ دیکھ کر دل ہی نہیں بھر رہا تھا

صارم خود بھی بلیک تھری پیس میں بے حد ہنڈسم لگ رہتا تھا

اور انیتا نے بھی ہاف وائٹ کلر کی میکسی پہنے، کچھ بالوں کو کرل کیے پشت پے کھول چھوڑ کر، میک اپ کیے بے حد پیاری لگ رہی تھی

راکب کا تو دل کر رہا تھا سب سے دور لے جائے جہاں وہ اور انیتا ہی ہوں

سارا فکشن بہت اچھا جا رہا تھا سب ہی اپنی اپنی خوش گپوں میں مصروف تھے

معصومہ کو بھوک کا احساس ہوا تو وہ کچھ کھانے کے لیے لے کر کچھ فاصلے پے پڑے ٹیبل پے بیٹھ کر کھانے لگی

وہ جو کوی کب سے معصومہ کے اکیلے ہونے کے تعاقب میں بیٹھا تھا جلدی سے آس پاس کیسی کو بھی معصومہ کی طرف متوجہ نا پا کر معصومہ کی طرف آنے لگا

صارم جو اپنے دوستوں کے پاس کھڑا تھا کہ کیسی شخص کو معصومہ کی طرف آتے اور اسے ادھر ادھر دیکھتے معصومہ کی طرف آرہا تھا صارم کو مشکوک سا لگا تھا

صارم جلدی سے معصومہ کی طرف آیا تھا تو شخص صارم کو ادھر ہی آتا دیکھ کر جلدی سے فرار ہو گیا

صارم نے پیچھے جانا چاہا لیکن وہ بھاگ چکا تھا اسے چھوڑتے صارم معصومہ کے پاس آیا تھا

”معصومہ گڑیا یہاں کیا کر رہی بیٹھی چلو سب کے ساتھ چل کے بیٹھوں“
صارم نے معصومہ کے پاس آتے کہا

”بھای میں کھا رہی تھی اور ابھی جاتی ہوں“ معصومہ کہتی اٹھ کھڑی ہوی اور امبر کے پاس چلی گی تو صارم گاڈرز کے پاس آیا

”تم سب اپنی ڈیوٹی ٹھیک سے کیوں نہیں نبھا رہے ایک شخص بنا اجازت اندر آگیا اور تم سب نے آرام سے آنے دیا“ صارم نے غصے سے کہا

”سر ہمیں لگا مہمان“ ایک گارڈ نے ابھی اتنا ہی کہا کہ صارم بول پڑا

”تمھیں وہ کہاں سے مہمان لگ رہا تھا“ صارم نے سخت لہجے میں کہا

کیونکہ اس شخص کا ڈریس کچھ خاص نہیں تھا وہ تیار ہوا لگ رہا تھا

سوری سر آئی ندہ خیال رکھے گے ‘‘ گارڈ نے کہا تو صارم نے ان سب کو ’’
جانے کا اشارہ کیا

کیا میں وجدان کو بتادوں ‘‘ صارم نے سوچا ’’

نہیں بعد میں بتادوں گا ‘‘ صارم نے پھر سے خود سے سوچتے قدم اسٹیج کی ’’
طرف بڑھائے

❤❤❤❤

کیف کی نظر بار بار امبر پے جا رہی تھی جو چاکلیٹ کلر کی خوبصورت سا فراک پہنے، بالوں کو پیچھے کیے، میک اپ میں بے حد پیاری لگ رہی تھی

کیف خود بھی ڈراک بیلو کلر کے تھری پیس میں بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا

امبر جو وجدان کو ڈھونڈ رہی تھی لیکن اسے کہیں دیکھای نہیں دیا تو کیف کو کھڑا دیکھ کر اسکے پاس آگی تاکہ وجدان کا پوچھ سکے

کیف امبر کو خود کی طرف آتا دیکھ کر دل میں خوش ہوا تھا

وہ آپ نے بھای کو دیکھا ہے مجھے مل نہیں رہے" امبر نے کیف کے پاس" آتے کہا جو اسے ہی دیکھے جا رہا تھا

ہاں وہ باہر کوی ضروری کال سننے گیا ہے کیا کوی کام ہے آتا ہے تو میں کہتا"
ہوں اسے" کیف نے کہا

جی وہ میرا موبائل گاڑی میں رہ گیا ہے وہ لینا ہے" امبر نے بتایا"

اوکے میں کہہ دیتا ہوں" کیف نے کہا"

تو امبر مسکرادی اور کیف تو سب بھولے اسکی مسکراہٹ میں ہی کھو گیا

ٹھیک ہے پھر میں جاتی ہوں اور کہہ دیجے گا" امبر کہتی وہاں سے چلی گی اور"
کیف پیچھے سے جاتا امبر کو دیکھنے لگا

وجدان جو ابھی آیا تھا کیف کو یوں کھڑا دیکھ کر اسکے پاس آیا تو کیف اسکی طرف متوجہ ہوتا اسے امبر کا پیغام دینے لگا

معصومہ تھک چکی تھی اسی لیے بنا ڈریس چینج کیے آکر بیڈ پے پاؤں نیچے لٹکائے یونہی لیٹ گی

وجدان بھی اسکے پیچھے ہی دو منٹ بعد اندر آتا اسے یوں لیٹا دیکھ کر مسکرا اسکی کے پاس آتا بیٹھتا

معصومہ کے دوسری طرف ہاتھ رکھتا جھکا معصومہ کے چہرے کا رنگ پل میں گلابی ہوا

”کیا ہوا میری جان یونہی کیوں لیٹ گی چینج نہیں کیا“ وجدان نے مسکرا کے کہا معصومہ پلکیں جھکا گی

”وہ میں تھک گی ہوں اسلیے چینج کرنے کو دل نہیں کیا“ معصومہ نے جھکی پلکوں کے ساتھ کہا

”تو میں کچھ مدد کر و تاکہ تمھیں چینج نا کرنا پڑے“ وجدان نے دھیمی مسکان ہونٹوں پے سجاتے ذو معنی کہا

تو معصومہ بنا وجدان کی بات کا مطلب سمجھے حیرت سے وجدان کو دیکھنے لگی

”وہ کیسے“ معصومہ نے حیرت سے پوچھا

وجدان معصومہ کی بات پہ گہرہ سا مسکراتا معصومہ کے چہرے پہ جھکتا معصومہ کی گالوں کو چھواتو معصومہ کے گال اور لال ہو گے

"اسے چھوڑو ویسے آج تو بہت پیاری لگ رہی ہو میری تو تم سے نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی سارا دن" وجدان نے کہا تو معصومہ اپنی تعریف سنتی مسکرادی

وجدان نے مسکراتے جھک کر معصومہ کے ہونٹوں پہ شدت سے بوسہ دیتا پیچھے ہوتا معصومہ کی شرم وحیا سے جھکی پلکیں اور سرخ چہرے کو دیکھتا گہرا مسکرادیا

"اچھا چلو میں چھوڑ کر آتا ہوں چینجگ روم چینج کر لو" وجدان نے کہا اور کھڑا ہوتا معصومہ کو بازوں میں بھرتا چینج روم کھڑا کرتا باہر نکالا

کچھ دیر بعد معصومہ چینج کرتی منہ ہاتھ دھو کر بیڈ پے لیٹے وجدان کے پاس آگی جو اتنی دیر میں خود بھی چینج کر چکا تھا

وجدان معصومہ کو اپنے حصار میں لیتا سونے کے لیے آنکھیں موند گیا
معصومہ بھی کچھ دیر بعد ہی سو چکی تھی
🖤🖤🖤🖤

کہاں جا رہی ہو جانِ من" صارم نے کمرے میں آتے ساتھ حبہ کو کہا جو ڈریسنگ کی طرف جا رہی تھی

میں چینج کرنے جا رہی ہوں" حبہ نے کہا تو صارم نے گھور کے دیکھا"

ساتھ حبہ کے پاس آتا حبہ کے گرد حصار بنتا اپنے ساتھ لگا گیا

”تمھیں کس نے کہا کہ میں آج تمھ چینج کرنے دوں گا“ صارم نے حبہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے کہا

”دیکھیں صارم سچی مجھے بہت نیند آرہی ہے ہمیں سونا چاہیے“ حبہ نے صارم کے گہری بولتی نظروں سے گھبراتے کہا

”ہرگز نہیں سونا کل چاہے سارا دن سونا کوی نہیں روکے گا لیکن آج مجھے پیار کرنے دو“ صارم نے کہتے

حبہ کو اپنے بازوں میں اٹھاتے قدم بیڈ کی طرف بڑھاے تو حبہ بھی شرماتی صارم کے کندھے کے گرد اپنا حصار بنا گی

صارم نے حبہ کو بیڈ پے لیٹاتے اس پے جھکا اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا تو حبہ شرماتی پلکیں جھکا گی

بہت پیاری لگ رہی ہوں میری جان" صارم نے کہتے حبہ کے ماتھے کو" چھوتے، گالوں کو چھوا

تو حبہ کے چہرہ اور گلابی ہونے لگا، دل کی دھڑکن بھی تیز ہونے لگی

صارم نے حبہ کی بند پلکوں کو چھوتے، اپنے ہونٹ حبہ کی ٹھوڑی پے رکھتے گردن پے اپنا لمس چھوڑنے لگا

حبہ شرماتی گھبراتی خود کو صارم کی پناہوں میں سونپ گی اور صارم بھی حبہ کو اپنی محبت کے حصار میں لیتا گیا

راکب جلدی ہی کمرے میں آگیا انیتا ابھی کمرے میں کھڑی ہی تھی

کمرے میں مدھم سی ایک لائٹ اون تھی جو انیتا نے ابھی آکر اون کی تھی

کہ دروازہ کھولنے کی آواز پے راکب کو دیکھا جواب لاک لگاتا اسکی طرف ہی آرہا تھا

انیتا نے چینجنگ روم کی طرف جانا چاہا تو راکب نے انیتا کے پاس آتے اسکا ہاتھ تھام لیا تو انیتا نے راکب کو گھور کے دیکھا

کیا ہے چھوڑے مجھے چینج کرنا ہے ''انیتا نے راکب سے اپنی کلای چھڑانی ''
چاہی

لیکن راکب نے اسکی کلای یونہی تھامے زرا سا جھٹکا دیتے اپنے قریب کیا

میری جان بس کچھ دیر یونہی میرے پاس بیٹھ جاو اور خود کو مجھے دیکھنے دو '''' راکب نے پیار سے گہری نظروں سے انیتا کو دیکھتے کہا

ساتھ انیتا کی کمر کے گرد حصار بندھنا چاہا جیسے انیتا نے ہاتھ سے جھٹکتے پیچھے ہوی راکب نے ضبط سے انیتا کو دیکھا

آپ کیوں بار بار میرے پاس آتے ہیں خبر دار جو میرے پاس آے تو ''انیتا '' نے کہتے قدم چینجگ روم کی طرف بڑھاے

تو راکب نے بھی بنا دیر کیے انیتا کے پاس آتے اسے اپنے حصار میں لے گیا

کیا ہو گیا ہے یار اسے کیوں کر رہی ہو بس کچھ پل تمھیں دیکھنا چاہتا ہوں“” راکب نے پیار سے کہا

پر مجھے نہیں آپ کے لیے بیٹھنا کیوں کل سے تنگ کر رہے ہیں اور مجھے ” ہاتھ نا لگاے“ انیتا نے غصے سے راکب کو گھورتے کہا

تو راکب کو بھی غصہ آنے لگا وہ بس اسے کچھ پل بیٹھنے کا کہہ رہا تھا اس سے پیار سے بات کر رہا تھا لیکن انیتا بات سمجھ ہی نہیں رہی تھی

"کیوں نا ہاتھ لگاو بتاو مجھے بیوی ہو تم میری، ہاتھ تو کیا جب چاہوں جیسے چاہوں تمھیں چھو سکتا ہوں" راکب نے بھی انیتا کو گھورتے ہوے کہا

"پر میں نہیں چھونے دوں گی سمجھے آپ میں بھولی نہیں جو آپ نے میرے ساتھ کیا" انیتا نے خود کو راکب کی گرفت سے چھڑاتے راکب کو غصے سے کہا

تو راکب نے غصے میں آتے بنا انیتا کو سمجھنے کا موقع دیے اپنے بازوں میں اٹھاتے قدم بیڈ کی طرف بڑھاے

انیتا تو راکب کے اس عمل سے بری طرح ڈر گی راکب کے سینے پے مکے برسانے لگی

چھوڑے مجھے کیا کر رہے ہیں“ انیتا نے مکے برساتے کہا”

پر راکب بنا اثر لیے انیتا کو بیڈ پے لیٹاتے اس پے جھکتا انیتا کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لیا

میری جان آج تو میں بلکل نہیں چھوڑوں گا اگر تم میری بات مان لیتی اور ” کچھ پل بیٹھ جاتی تو شاید میں کچھ نا کہتا“ راکب نے کہتے انیتا کے گال پے جھکتے شدت سے بوسہ دیا تو انیتا کا دل تیزی سے دھڑکا

راکب چھوڑے مجھے میں نے آپ کو معاف نہیں کیا“ انیتا نے اپنا ہاتھ ” چھڑاتے غصے سے راکب کے گردن پے اپنے ناخن مارے

اہہ چڑیل ‘‘راکب کو زرا سی تکلیف ہوی اور غصے میں جھکتے انیتا کی گردن پے اپنے دانت گاڑھے

آہہ چھوڑے مجھے ‘‘انیتا نے تکلیف سے چیختے کہا’’

راکب نے گردن سے سر ہٹاے ایک نظر انیتا کو دیکھتے انیتا کے ہونٹوں پے جھکتے انہیں اپنی گرفت میں لے گیا

انیتا کو اپنا دل کانوں میں گونجتا محسوس ہوا نا جانے کتنے ہی پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے

تو راکب نے پیچھے ہوتے گہرہ سانس لیتے انیتا کے چہرے پے چھاے رنگوں کو اور اسے گہرے سانس لیتے دیکھتے

پیچھے ہوتے اپنی شرٹ اتارتے سائی یڈ پے رکھتے انیتا کا دوپٹہ اتار اور پھر سے جھک کر انیتا کے چہرے پے جھکتے انیتا کے ماتھے کو چھوتے، گالوں پے بوسہ دیا

ساتھ انیتا کی کمر پے ہاتھ لیجاتے میکسی کی زپ کھولتے جھک کر انیتا کے کندھے ہے اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑنے لگا

انیتا کو اپنی جان نکلتی ہوی محسوس ہوی ساری مزاحمت ختم ہونے لگی دل کانوں میں گونجنے لگا

راکب نے کندھے پے ہونٹ رکھتے پھر گردن پے اپنا لمس چھوڑتے دوسرے کندھے پے اپنے ہونٹ رکھتے

انیتا کو اپنی محبت کے حصار میں لیتا گیا اور انیتا بھی ساری مزاحمت ختم کرتی خود کو راکب کے حصار میں دے گی

اب یہ وقت نے بتانا تھا کہ انیتا راکب کو معاف کرتی یا دونوں میں اور دوری آ جاتی

♥♥♥♥

”تم سب سے ایک کام کہا تھا وہ نہیں کر سکے“ اس شخص نے غصے سے اپنے آدمی سے کہا

جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ اسکے آدمی معصومہ کو نہیں لا سکے وہ شخص بے حد غصہ میں تھا

اس شخص کو شاید لگتا تھا کہ معصومہ کو اغوا کر کے اپنے پاس لانا آسان ہے لیکن یہ آسان نہیں تھا

سر معاف کر دیں لیکن اس کا کزن اسی وقت وہاں آگیا اور اسنے مجھے دیکھ بھی لیا اسی لیے وہاں سے بھاگنا پڑا ورنہ وہ مجھے پکڑ لیتے" آدمی نے کہا تو اس شخص نے غصہ سے ایک تھپڑ اس آدمی کے مارا

دفعہ ہو جاو سب مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا" اس شخص نے کہا تو سب آدمی وہاں چلے گے

اور وہ شخص پھر سے کچھ پلین کرنے لگا اسے بس معصومہ اپنے پاس چاہیے تھی

❤❤❤❤

صبح صبح ہی امبر کا دل کیا کچھ دیر باہر چہل قدمی کر لے

اس لیے ہی گارڈن میں آتی چہل قدمی کرنے لگی سردی کی شدت میں اضافہ ہوا تھا

ابھی سات ہی بجے تھے اور بڑوں کے علاوہ کوی بھی کمرے سے باہر نہیں آیا تھا

کیف جو ابھی خود بھی کال سنتے باہر آیا تھا امبر کو دیکھتا اسکے پاس ہی چلا آیا

صبح صبح ہی امبر کا دیدار ہونا کیف کا موڈ خوشگوار ہو گیا تھا

صبح صبح کیا کر رہی یہاں ''کیف نے امبر کے پاس آکر کہا تو امبر اسکی طرف متوجہ ہوی

جی وہ میرا دل کیا کچھ دیر چہل قدمی کر لو اس لیے آ گی ''امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا

اچھا میں بھی کچھ دیر باہر بیٹھنے آیا تھا لیکن چلو تمھارے ساتھ چہل قدمی کرتا ہوں ''کیف نے مسکرا کے کہا تو امبر بھی مسکرا دی

اور دوبارہ چہل قدمی کرنے لگی تو کیف بھی اسکے ساتھ چلنے لگا

ویسے اب آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے تمھارا مطلب پڑھو گی ''کیف نے بات کرنے کا بہانا بنایا

"جی پڑھوں گی بھای بھی کہہ رہے تھے ویسے سچ کہوں میرا دل نہیں اب پڑھنے کو" امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا

"تو کب شروع کرنا ہے ابھی تو ویسے وجدان بھی نہیں پڑھنے کا کہے گا" کیف نے کہا

"جی ابھی تو نہیں دو تین مہینے بعد" امبر نے کہا تو کیف سر ہلا گیا

"ویسے آپ کب جا رہے ہیں واپس ہم تو شاید دو تین دن تک چلے جاے گے" امبر نے کیف سے پوچھتے اپنا بھی بتا دیا

"میں بھی آج رات کو جا رہا ہوں" کیف نے بتایا تو امبر سر ہلا گی

کچھ دیر یونہی باتیں کرتے رہے پھر اندر چلے گے

❤❤❤❤

وجدان کھڑا معصومہ کے بال بنا رہا تھا

وجدان نے آسان طریقہ اپنایا تھا صبح معصومہ کے بال کھولتے کیچر لگا دیتا تھا اور رات کو چوٹیا بنا دیتا تھا

اب اسے کافی اچھی چوٹیا بنانی آنے لگی تھی لیکن پھر بھی معصومہ کو کچھ خاص نہیں لگتی تھی

وجدان آج میں بال کھولے نہیں چھوڑوگی آپ میرے کوی سٹائی ل بنا"
دیں نا" معصومہ نے وجدان سے کہا

معصومہ یار مجھے تو کوی نہیں آتا اور ویسے بھی مجھے تمھارے بال کھولے ہی"
اچھے لگتے ہیں" وجدان نے کہا تو معصومہ کھڑی ہوتی وجدان کو دیکھنے لگی

پر میرا دل کر رہا ہے نا پلیز بنا دیں اچھا کوشش تو کریں نا" معصومہ نے"
وجدان کا ہاتھ تھامے اتنے پیار سے کہا کہ وجدان انکار ہی نا کر سکا

چلو آو بیڈ پے بیٹھو" وجدان نے کہا"

تو معصومہ جلدی سے بیڈ پے بیٹھ گی اور وجدان بھی بیڈ پے بیٹھتا موبائی ل
سے کچھ آسان سا دیکھنے لگا

وجدان اگر آپ سے نہیں بنے گا تو میں انیتا آپی یا حبہ آپی سے بنوالوں"""
معصومہ نے وجدان کو دیکھتے کہا

نہیں میں کوشش کرتا ہوں یہ دیکھو ایک آسان مل گیا ہے" وجدان نے"
کہا تو معصومہ وہ ویڈو دیکھنے لگی

جہاں ایک طرف سے تھوڑے سے بالوں کو رول کر کے پن لگا کر باقی بالوں
کو ڈھیلی سی چوٹیا بنای تھی

وجدان یہ تو بہت آسان ہے اور اتنا اچھا بھی نہیں پلیز کوی اور دیکھیں"""
معصومہ نے کہا

تو وجدان نے گھور کر اسے دیکھا وجدان کے لیے تو یہ بھی مشکل تھا

نہیں یہی بناوں گا اور تمھارے بال سارا دن تو میں نے ہی دیکھنے ہیں تم نے ”
تو نہیں تو اس لیے مجھے تم پے جو اچھا لگے گا وہ ہی بناو گا“ وجدان نے مسکرا کے
کہا

تو معصومہ بھی پہلے منہ پھلانے لگی لیکن مسکرا دی وجدان بھی اسے مانتا دیکھ
کر مسکرا دیا

اوکے بنا دیں“ معصومہ نے کہا تو وجدان بھی معصومہ کا رخ دوسری طرف ”
کرتا بال بنانے لگا

کچھ دیر بعد کوشش کرنے کے بعد وجدان نے بنا ہی لیا تھا

دیکھو اب کیسا لگ رہا ہے'' وجدان نے معصومہ سے کہا''

تو معصومہ ڈریسنگ کے سامنے جا کر آئی ینے میں دیکھنے لگی

بہت اچھے بنائے ہیں آپ نے'' معصومہ نے خوش ہوتے کہا''

تو وجدان بھی اسکے پیچھے آتا اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لے گیا

تو اس کے بدلے مجھے کیا ملے گا'' وجدان نے مسکراتے آئی ینے میں سے''
معصومہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے کہا

ساتھ اپنے ٹھوڈی معصومہ کے دائی یں کندھے پے رکھی

اور معصومہ وجدان کی نظریں اور لہجہ محسوس کرتی حیا سے پلکیں جھکا گی

اب اسے وجدان کا اس طرح کہنا تو سمجھ آنے ہی لگا تھا

وجدان نے مسکراتے معصومہ کی حیا سے جھکی پلکیں دیکھتے دائیں گال پے
بوسہ دیتا اسکا رخ اپنی طرف کیا

اور اپنے بازوں کا حصار بناتا معصومہ کی جھکی پلکیں دیکھنے لگا

وجدان کو معصومہ کا یوں خود سے کبھی بھی دور نا کرنا بے حد سکون پہنچاتا تھا

وجدان یہ بات ابھی تک سمجھ نہیں پایا تھا کہ ایک اٹھارہ سال کی لڑکی میاں بیوی کے رشتے کی اہمیت کیسے نہیں جانتی لیکن اسے معصومہ کا نا جانا بھی بے حد اچھا لگا تھا

اسے معصومہ کے اسکی خود کی کہیں ذو معنی باتوں پے چہرے کے نا سمجھی کے تاثرات بے حد اچھے لگتے تھے

وجدان نے جھک کر معصومہ کے ماتھے پے ہونٹ رکھتے معصومہ کی بند پلکوں پے بوسہ دیا اور پھر معصومہ کے ہونٹوں اپے ہونٹ رکھ گیا

معصومہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا وجدان نے مظبوطی سے معصومہ کی کمر کی گرد حصار بنایا

کچھ پل بعد ہی وجدان پیچھے ہوتا معصومہ کے چہرے پے چھائے حیا کے رنگوں کو دیکھتا گہرا مسکراتا

معصومہ کا سر اپنے سینے سے لگاتا کچھ دیر یونہی اسے اپنے حصار میں لیتا محسوس کرنے لگا

کچھ دیر بعد دونوں کمرے سے باہر نکلے تھے

💖💖💖💖

حبہ ڈریسنگ کے آگے کھڑی بالوں کو برش کر رہی تھی

جب صارم بھی فریش ہوتا شرٹ لیس حبہ کے پیچھے آ کر کھڑا ہوتا محبت سے حبہ کو دیکھنے لگا

حبہ کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکراہٹ آگی جیسے دیکھتے صارم کے لبوں کے بھرپور گہری مسکراہٹ آگی

"صارم مجھے گھورنا بعد کریں اور جلدی سے بال بنا کر شرٹ پہنے دیکھیں ساڑھے آٹھ ہو گے ہیں سب باہر ہو گے کیا سوچے گے" حبہ نے بال بناتے صارم کی طرف دیکھتے کہا

تو صارم نے مسکراتے حبہ کو اپنے حصار میں لیتے جھک کر حبہ کی گالوں کو چھوا ،حبہ شرماتے نظریں جھکا گی

"میری جان میں گھور نہیں پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا ہوں" صارم نے کہا تو حبہ بھی مسکرادی

جانتی ہو" حبہ نے مسکراتے کہا"

"اور وہ سوچ گے کچھ نہیں سب جانتے ہیں ابھی شادی ہوی ہے اور میاں بیوی کو ایک ساتھ زیادہ وقت گزارنا چاہیے" صارم نے مسکراتے کہا تو حبہ کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکراہٹ آگی

"اب مجھے چھوڑے اور تیار ہو مجھے بہت بھوک لگی ہے" حبہ نے کہا

تو صارم نے بھی مسکراتے حبہ کو چھوڑتے بال بناتے شرٹ پہنی اور حبہ کو لیتا باہر نکلا

❤❤❤❤❤❤❤❤

انیتا کی آنکھ کھولی تو خود کو راکب کے حصار میں پایا

گزری شب کو یاد کرتے راکب سے ناراضگی کے باوجود بھی گالوں پے حیا کی سرخی چھانے لگی، دل پھر سے دھڑکنے لگا

غصے میں ایک مکا راکب کے سینے پے مارا تو راکب کی بھی اپنے سینے پے کچھ محسوس ہوتے آنکھ کھل گی

نظر اپنے پناہوں میں لیٹی انیتا پے گی جو اسی کی شرٹ میں لیٹی تھی

انیتا نے ایک نظر راکب کی کھولی آنکھوں کو دیکھتے جلدی سے پلکیں جھکالی

راکب انیتا کے چہرے پے چھائے حیا کے رنگ دیکھتا گہرہ سا مسکرادیا

چ چھوڑے مجھے‘‘انیتا نے ہلکی سی آواز میں کہا تو راکب نے انیتا کے گرد’’ بازوں کا حصار اور تنگ کیا

اگر نا چھوڑوں تو‘‘ راکب نے مسکراتے کہا تو انیتا نے غصے میں دیکھا وہ الگ’’ بات تھی کہ راکب کی گہری بولتی نظروں میں دیکھنا مشکل تھا

جو آپ نے کیا، کیا وہ کافی نہیں ہے چھوڑیں اب مجھے‘‘انیتا نے کہا تو راکب’’ نے ایک نظر انیتا کو دیکھتے اسے چھوڑا

انیتا جلدی سے بیٹھتی ابھی بیڈ سے اٹھتی کہ راکب نے انیتا کو نرمی سے بازوں سے تھاما

انیتا کیا میں نے رات غلط کیا بیوی ہو تم میری تم پے حق رکھتا ہوں پلیز میں ”
آج تمھارے چہرے پے اپنی محبت کے چھاے رنگ دیکھنا چاہتا ہوں اور تم
یوں غصہ کر کے اسے ختم نا کرو غصہ ہونا ہے تو کل کرنا آج بس میری محبت کو
یاد کرو“ راکب نے بے حد نرمی سے کہا

تو انیتا بھی ایک پل کے لیے راکب کی آنکھوں میں دیکھتی کھونے سی لگی

راکب کی محبت یاد کرتے چہرے پے پھر سے حیا کے رنگ چھانے لگے جیسے
دیکھتے راکب کے لب بھی مسکرا دیے

راکب نے مسکراتے جھک کر انیتا کے ماتھے کو چھوتے گالوں پے بوسہ دیتا
پیچھے ہوا

ہاں راکب کو رات پہلے ہی غصہ آیا تھا لیکن بعد میں تو وہ انیتا میں کھوتا سب بھولنے لگا تھا

یاد تھا تو صرف اتنا کہ اسکی محبت اسکے حصار میں ہے

جاو فریش ہو جاو پھر میں ہو جاوں گا“ راکب نے کہا تو انیتا بھی نظریں جھکاتی ” سر ہلاتی فریش ہونے چلی گی

توانیتا صرف وقتی مجھ سے ناراض ہے انشاءاللہ میں اپنی محبت سے منالوں ” گا“ راکب نے دل میں سوچا اور اس سوچ پے پر سکون ہوا

💖💖💖💖

وجدان جو قاسم کی کال سن رہا تھا اور معصومہ اس کے پاس ہی بیٹھی تھی

وہ دونوں ابھی کمرے میں آئے تھے

کال رکھتے وجدان معصومہ کی طرف متوجہ ہوا جو شاید بات کرنا چاہتی تھی

میری جان نے کچھ کہنا ہے مجھے" وجدان نے معصومہ کو اپنے حصار میں" لیتے اسکی بالوں پے محبت سے بوسہ دیتا پوچھا تو معصومہ سر ہلا گی

جی ایک بات ہے" معصومہ نے کہا"

کون سی بات بتاو مجھے" وجدان نے پوچھا"

وہ میں اپنے مما بابا کی قبروں پے جانا چاہتی ہوں پلیز آپ لے جاۓ گے ""
معصومہ نے کہا

وجدان معصومہ کی آواز میں اداسی صاف محسوس کر سکتا تھا

وجدان نے اسے اپنے ساتھ اور مضبوطی سے لگا کر اپنے ہونے کا احساس دلایا

ہاں میری جان کیوں نہیں آ ہی جاتے ہیں کچھ دیر تک ٹھیک ہے " وجدان "
نے کہتے معصومہ کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے ماتھے پے بوسہ دیا

چلو آؤ کچھ دیر باہر سب کے ساتھ بیٹھتے ہیں پھر ہم جاۓ گے " وجدان "
کہتا معصومہ کو اپنے ساتھ کھڑا کرتا کمرے سے نکلا

وجدان معصومہ کو ایک پل بھی اداس نہیں دیکھ سکتا تھا

معصومہ،انیتا،امبر اور حبہ بیٹھی باتیں کر رہی تھی وجدان اور صارم بھی وہی بیٹھے تھے جب صارم وجدان سے بولا

وجدان زرا باہر آنا میری بات سننا" صارم وجدان سے کہتا باہر کو بڑا تو" وجدان بھی صارم کے پیچھے چلا گیا

ہاں بول کیا بات ہے" وجدان نے جاتے صارم سے پوچھا"

یار وہ کل ہال میں کوی شخص تھا جس کی حرکت مجھے مشکوک لگی مجھے لگا''
جیسے وہ معصومہ کے تعاقب میں ہو'' صارم نے وجدان سے کہا تو وجدان بھی
پریشان ہو گیا

یار کل کیوں نہیں بتایا اور وہ کون ہو سکتا ہے'' وجدان نے پریشانی سے کہا''

وجدان ایکدم معصومہ کے لیے بے حد فکر مند ہوا تھا

کل اسلیے نہیں بتایا کیونکہ اسوقت میں سیکورٹی سخت کر گیا تھا اور پتہ نہیں''
کون تھا وہ لیکن اب ہمیں معصومہ کا خیال رکھنا چاہیے اور ہم پتہ کرواتے ہیں
آخر ہے کون وہ'' صارم نے کہا

ہاں یار میں پورا خیال رکھو گا معصومہ کو کیسی مصیبت میں نہیں جانے دوں ”
گا“ وجدان نے پورے دل سے کہا تو صارم مسکرا دیا

❤❤❤❤

آپی یہ آپ کی گردن پے کیا ہوا ہے“ معصومہ نے انیتا کی گردن کی طرف ”
دیکھتے کہا تو امبر اور حبہ کی نظر بھی پڑ گی

راکب جو ابھی لاونج میں داخل ہوا تھا معصومہ کی بات سنتے انیتا پے نظر گی تو
اپنا عمل پے بے حد شرمندہ ہوا

انیتا نے بھی ایک خفا نظر راکب پے ڈالی تو راکب نظریں پھیرتا وہاں سے چلا
گیا

امبر کے ہونٹوں پے مسکراہٹ آگی حبہ بھی مسکرا دی اور انیتا شرمندہ ہوتی جلدی سے دوپٹہ سہی کرنے لگی

کچھ نہیں بس وہ خود کا ہی ناخن لگ گیا تھا“ انیتا نے جلدی سے کہا”

اووا چھا“ معصومہ نے سر ہلاتے کہا”

تو امبر اور حبہ بھی مسکرا دی اور پھر سے سب باتیں کرنے لگی

💖💖💖💖

بلال صاحب اور آصفہ بیگم کل ہی واپس جا چکے تھے کیف نے کچھ دیر بعد جانا تھا شام ہو چکی تھی

معصومہ، امبر، حبہ اور انیتا کمرے میں بیٹھی تھی

سب بڑے، وجدان، کیف، صارم اور راکب اسوقت لاونج میں بیٹھے ہوے تھے سب باتیں کر رہے تھے جب صدف بیگم بولی

"اب ماشاءاللہ سے سب بچوں کی شادی ہو گی ہے صرف امبر ہی رہ گی ہے بس جلد ہی امبر بھی مکمل صحت یاب ہو تو اسکی بھی شادی کریں کیوں وجدان بیٹا" صدف بیگم نے کہا

"جی خالہ جان میں بس امبر کے ٹھیک ہونے کا انتظار رہا ہوں ویسے میں لڑکے دیکھ رہا ہوں اگر کوی اچھا لڑکا ملا تو انشاءاللہ جلد ہی مانگنی یا نکاح کر دوں گا پھر شادی سال ڈیڑھ سال تک کریں گے" وجدان نے کہا

وجدان کی بات سنتے کیف کا رنگ اڑا تھا وہ کیسے امبر کو کیسی اور کا ہوتے دیکھ سکتا تھا

کیف کے دل کا حال اس کے چہرے ہی پتہ چل رہا تھا

آفقہ بیگم اور بلال صاحب ک ئی ی بار بار کیف سے کہہ چکے تھے کہ امبر ک رشتہ وجدان سے مانگ لیں

لیکن کیف نے کہا تھا وہ وجدان سے اس متعلق بات نا کرے

کیف کو ڈر تھا کہ کہیں وجدان کو امبر کے رشتے کے لیے کہا تو یہ نا سوچے کہ کیف نے اسکی بہن پے غلط نگاہ رکھی تھی

کہیں انکی دوستی نا ختم ہو جاے بس اسے یہی ڈر تھا

"ٹھیک ہے بیٹا اچھی بات ہے بس ہم تو چاہتے ہیں بس ہمارے سارے بچے خوش رہے آمین" صدف بیگم نے کہا تو سب نے ہی آمین کہا

راکب بھی کیف کی اڑا رنگ دیکھ چکا تھا پر خاموش ہی رہنا بہتر سمجھا

"اچھا میں چلتا ہوں کہیں دیر ہی نا ہو جاے" کیف نے جلدی سے کھڑے ہوتے کہا

سب ہی اسکی طرف متوجہ ہوے

اس سے اور برداشت نہیں ہونا تھا اس سے پہلے وہ جانا چاہتا تھا وہ اس وقت تنہای چاہتا تھا

بیٹا فلائی یٹ میں تو ابھی وقت ہے‘‘ جاوید صاحب نے کہا’’

نہیں انکل مجھے نکلنا چاہیے آپ جانتے تو ہیں ٹریفک کے مسلہ کہیں دیر نا’’ ہو جاے‘‘ کیف نے کہا

وجدان بس خاموشی سے کیف کو دیکھ رہا تھا

ارے بیٹا ابھی تو وقت ہے نہیں ہوتی دیر‘‘ شگفتہ بیگم نے بھی کہا’’

نہیں آنٹی آرام سے جاۓ گے تو ہی ٹھیک ہے ابھی نکلنا چاہیے مجھے ''کیف نے کہا

چلو پھر میں چھوڑ کر آتا ہوں ''راکب نے کہا''

ٹھیک ہے میں بیگ لے آتا ہوں ''کیف نے کہا اور کمرے کی طرف بڑھا''

کچھ دیر بعد کیف جانے کو کھڑے تھا

اسی وقت معصومہ ،انیتا، حبہ اور رامبر بھی ان سے ملنے کے لیے وہی آ گی

کیف نے ایک نظر امبر کو دیکھتے نظریں جھکا لی آج دل اداس تھا

کچھ دیر بعد کیف سب سے ملتا نکلا را کب اسے ائی رپورٹ چھوڑنے گیا تھا

❤❤❤❤

سب نے رات کو کھانا کھایا اور چاے پیتے سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گے

وجدان اور معصومہ کمرے میں بیڈ پے بیٹھے تھے معصومہ چاے پینے کے ساتھ ایک سی ڈی دیکھ رہی تھی

اور وجدان کو آفس کا کوی بہت ضروری کام آگیا تھا جو وہ مکمل کر رہا تھا

آج وہ معصومہ کے والدین کی قبروں پے نہیں جا سکے تھے اب انہیں کل جانا تھا

وجدان ایک بات اور میری مانیں گے ‘‘معصومہ نے چائے کا کپ سائیڈ’’ پے رکھتے ایل سی ڈی اف کرتے وجدان کی طرف رخ موڑتے کہا

تو وجدن جو اپنا کام بس ختم کرنے والا تھا ایک نظر معصومہ کو دیکھے دو بارہ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا

بس معصومہ میری جان یہ لاسٹ رہ گیا ہے تو میں یہ کر کے تمھاری بات’’ سنتا ہوں‘‘ وجدان نے پیار بھرے لہجے میں کہا

اسے یہ بھی تھا کہ کہیں معصومہ اس سے ناراض ہی نا ہو جاے

اوکے آپ کر لیں‘‘ معصومہ نے مسکرا کے کہا اور وجدان کو دیکھنے لگی’’

وجدان مسکرادیااوردوبارہ کام کی طرف متوجہ ہوا

معصومہ بس وجدان کے چہرے کو ہی دیکھے جارہی تھی اوروجدان اپنے چہرے پے معصومہ کی نظریں اچھے سے محسوس کرچکا تھا

ہمم وجدان کتنے پیارے ہیں کیا میں بھی ان کے جتنی پیاری ہوں ہاں ”وجدان تو یہی کہتے ہیں کیا میں ان کے ساتھ اچھی لگتی ہوں“معصومہ دل میں سوچنے لگی

آج معصومہ ،حبہ ،انیتااورامبر کے ساتھ بیٹھی تھی توامبر کہہ رہی تھی کہ حبہ ،صارم اورانیتا،راکب ایک ساتھ بہت اچھے لگتے ہیں

لیکن امبر نے معصومہ اور وجدان کا نہیں کہا تھا شاید اس لیے وہ ایسا سوچ رہی تھی

وجدان لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ پے رکھتا معصومہ کو اپنی طرف کھینچتا اپنے بازوں کے حصار میں لے گیا

معصوہ اس افادیت پے ایک پل کے لیے بھکلا ہی گی کیونکہ وہ تو اپنی ہی سوچو میں مصروف تھی

”ہاں تو میری جان نے کیا بات میری کرنی ہے اور کیا منوانی ہے میں تو سب ماننے کے لیے تیار ہوں بس تم میرے پاس رہا کرو“ وجدان نے کہتے

معصومہ کی گال پے بوسہ دیا تو معصومہ کا چہرہ پل میں گلابی ہوا جیسے دیکھتے وجدان کے لب مسکرا دیے

اچھا بتاو کیا بات ہے" وجدان نے پھر سے پوچھا"

وہ میں اب تو آپ کے ساتھ رہوں گی ہمیشہ تو میں اپنے گھر سے اپنے مما بابا" کی ساری پکس لینا چاہتی ہوں آپ لے جاے گے نا مجھے اور میں نے اقبال چاچا اور فرازنہ خالہ سے بھی ملنا ہے" معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا

ٹھیک ہے میری جان کل ہم جاے گے" وجدان نے کہا تو معصومہ مسکرا" دی

اچھا ہم کچھ دیر باتیں کریں بیٹھ کر" وجدان نے کہا تو معصومہ وجدان کی "
طرف دیکھنے لگی

ہم کیا باتیں کریں گے" معصومہ نے کہا"

ہمم چلو تم تو مجھے بتا ہی چکی ہوں کہ تمھیں کیا پسند ہے اور کیا نہیں لیکن تم "
نے کبھی میرا پوچھا ہی نہیں" وجدان نے آخر میں خفگی سے کہا

تو معصومہ وجدان کا حصار سے نکلتی وجدان کے سامنے بیٹھی اسے دیکھنے لگی

اوو مجھے یاد ہی نہیں چلیں آپ بتایں مجھے آپ کو کیا پسند ہے" معصومہ نے "
مسکرا کے کہا تو وجدان بھی مسرا دیا

مجھے جب تم میری زندگی میں نہیں تھی وہ سال بہت مشکل تھے میرے ”
لیے میں اکیلا رہتا تھا کیسی سے زیادہ بات نہیں کرتا تھا بس آفس کا کام سارا
دن آفس پھر امبر کے پاس اور گھر آ کر کھانا کھا کر سو جاتا تھا صارم اور حبہ کے
نکاح میں بھی نہیں آیا تھا“ وجدان نے اداس لہجے میں کہا تو معصومہ بھی
اداس ہونے لگی

اور اب“ معصومہ نے وجدان کو دیکھتے پوچھا”

اور اب جب سے تم آ گی ہو میرا دل ہر وقت تم سے باتیں کرنے کو دل کرتا”
ہے، میرا دل کرتا ہے میں تم سے ہر وقت ہر لمحہ پیار کرو پلیز کبھی اب مجھے
چھوڑ کر نا جانا ورنہ شاید میں پھر سے اکیلا ہو جاو گا“ وجدان نے جذبات سے
کہا

تو کیا میں جب آپ سے لڑتی ہوں آپ کو برا نہیں لگتا" معصومہ نے پوچھا"

نا جانے کیوں معصومہ کو وجدان کا یوں کہنا اچھا لگ رہا تھا

نہیں بلکل نہیں تم لڑتی ہی کب ہو بس کچھ دیر کے لیے خفا ہوتی ہو""

وجدان نے مسکرا کے کہتے معصومہ کے ناک پے ہونٹ رکھتے کہا تو معصومہ کا گلابی سی ہو گی

اور کبھی چھوڑے گے بھی نہیں نا مجھے،اکیلا نہیں کریں گے مما بابا بھی چلے" گے مجھے چھوڑ کر اور وہ وجی وہ بھی چلے گے آپ تو نہیں جاے گے"معصومہ نے پوچھا

لہجے سے چھای اداسی اور ڈر وجدان اچھے محسوس کر چکا تھا

وجدان نے جلدی سے معصومہ اپنے سینے سے لگایا

نہیں میری جان میں کبھی نہیں چھوڑ کر جاو گا ہمیشہ تمھارے ساتھ رہوں" گا" وجدان نے پیار سے کہا تو معصومہ کو سکون ہوا

میں بھی کبھی نہیں چھوڑو گی" معصومہ نے وجدان سے کہا تو وجدان کا دل" بے حد پر سکون ہوا تھا

وجدان نے معصومہ کو اور قریب کیا دل تھا ابھی ساری شدتیں معصومہ پے نچھاور کر دیے

وجدان نے دھیر سے معصومہ کو لیٹاتے اس پے جھکتے ماتھے پے بوسہ دیتا، گالوں کو چھوا

معصومہ شرم وحیا سے پلکیں گرا گی وجدان نے معصومہ کے ہونٹوں پے اپنے لب رکھتے اپنی گرفت میں لے گیا

اور معصومہ کو دل تیزی سے دھڑکنے لگا

وجدان کو خود سے ہی ڈر لگنے لگا وہ جانتا تھا معصومہ یوں اچانک گھبرا جاے گی اسی لیے نرمی سے معصومہ کے ہونٹوں کو آزاد کرتا پیچھے ہوا

اچھا اب ہم سو جاے کافی رات ہو گی ہے" وجدان نے کہا تو معصومہ" دھڑکتے دل اور سرخ چہرے کے ساتھ جھکی پلکوں کے ساتھ سر ہلا گی

وجدان بھی لیٹتا معصومہ کو اپنے حصار میں لے گیا

💖💖💖💖

سارا دن راکب اور انیتا کی کوی بات تو نہیں ہوی تھی لیکن راکب سارا دن جب جب انیتا اسکے سامنے آی

راکب کو اسکے چہرے پے اپنی محبت کے رنگ دیکھای دیے تھے جو راکب کے دل کو سکون دے رہے تھے

اور انیتا جب جب راکب کو دیکھتی چہرے پے حیا کی لالی اسکے چہرے پے خود باخود ہی چھاہ جاتی تھی

اب راکب کمرے میں آیا تو انیتا کو بیڈ پے لحاف اوڑے لیٹا دیکھ کر خود بھی ٹرواز شرٹ پہنتے آ کر بیڈ پے انیتا کے بے حد قریب بیٹھتا انیتا کو ہاتھ تھاما

انیتا راکب کو کمرے میں محسوس کر چکی تھی بس آنکھیں موندیں ہی لیٹی تھی

راکب کے ہاتھ پکڑنے پہ آنکھیں کھولے اٹھ کر بیٹھنے لگی تو راکب نے اسے کندھے سے تھامے دوبارہ لیٹا دیا

انیتا پلکیں جھکائے لیٹ گی راکب نے انیتا کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگاتے انیتا کو دیکھا جس کا چہرہ سرخ تھا

سوری انیتا جو میں نے تمھیں رات کو زخم دیا نا جانے مجھے کیا ہو گیا تھا""" راکب نے کہا

ساتھ اپنے ہاتھ کے انگوٹھا انیتا کی دائیں طرف گردن پہ اپنے دیے زخم پہ دھیرے سے پھیرہ تو انیتا کے دل ایکدم دھڑکا

چ چھوڑے مجھے نیند آرہی ہے "انیتا نے کہتے راکب کا ہاتھ پیچھے کرنے کے لیے راکب کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے پیچھے کرنا چاہا

تو کیا تم نے مجھے اس کے لیے بھی معاف نہیں کیا "راکب نے بنا ہاتھ ہٹائے نرمی سے کہا

وہ پہلے ہی معاف نہیں کر رہی تھی اور راکب ایک اور تکلیف دے چکا تھا

کر دیا ہے پلیز مجھے ہاتھ پیچھے کرلیں مجھے نیند آرہی ہے "انیتا نے راکب سے دھیرے سے کہا

انیتا کو راکب کا ہاتھ لمس گردن پے محسوس ہوتا دل کی دھڑکنیں عجیب شور مچا رہی تھی جو انیتا شاید نہیں چاہتی تھی یا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی

راکب انیتا کی بات پے مسکرا دیا اور جھک کر گردن پے زخم پے اپنے ہونٹ نرمی سے رکھے

انیتا حیا سے آنکھیں بند کر گی راکب کو پیچھے کرتی اس سے پہلے ہی راکب پیچھے ہوتا شرٹ اتارنے لگا تو انیتا کو دل اسے دیکھ کر دھڑکنا بھول گیا

اور راکب انیتا کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر بھرپور مسکرا دیا

یار اپنی عادت سے مجبور ہوں اس لیے اتار رہا ہوں ورنہ ساری رات مجھے "
نیند نہیں آئے گی" راکب نے مسکراتے کہا

تو انیتا گھور کر کے رہ گی پھر جلدی سے اپنا رخ موڑ گی

راکب نے شرٹ اتارتے انیتا کو کندھے سے تھامتے سیدھا کیا اور اسکا گلے میں
دوپٹہ اتارتے سائیڈ پے رکھنے لگا

یہ کیا کر رہیں میرا دوپٹہ دیں" انیتا نے دوپٹہ پکڑتے کہا تو راکب نے "
گھوری سے انیتا کو دیکھا

یار اب کیا فائدہ اس دوپٹہ کا اب ہمارے درمیان کون سا پردہ باقی ہے""

راکب نے گہری مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجاتے کہا اور ساتھ انیتا کے لحاف میں ہی لیٹ گیا

انیتا راکب کی ذومعنی بات اور لیٹنے پہ گلابی ہو گی

راکب نے انیتا کی کمر کے گرد بازو کا حصار بناتا اپنے ساتھ لگا گیا تو انیتا نے مزاحمت کرنی چاہی

چھوڑے مجھے اپنی طرف جا کر سوے"انیتا نے راکب سے خود کو چھڑاتے" کہا

تو راکب ایکدم انیتا پہ جھکا انیتا کا دل کانوں میں گونجنے لگا

اگر تم خاموشی سے نا لیٹی تو مجھ سے کوی اچھی امید نا رکھنا کہ میں چھوڑ دوں"

گا" راکب نے کہتے انیتا کی گالوں پے شدت سے بوسہ دیا

انیتا کے پہلے سرخ گال اور گلابی ہو گے راکب پیچھے ہوتا گہری نظروں سے انیتا

کے چہرے کو دیکھنے لگا

اا چھا ن نا سوتے ہیں" انیتا نے جلدی سے راکب کی گہری بولتی نظروں"

سے گھبراتے کہا

تو راکب بھی مسکرا دیا اور جھک کر اپنے ہونٹ انیتا کے ہونٹوں پے رکھ گیا انیتا

دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

کچھ پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو راکب پیچھے ہوتا

انیتا کے حیا سے سرخ اناری ہوئے گال دیکھتا گہری مسکراہٹ ہونٹوں پے سجاتا پیچھے ہوتا انیتا کو اپنے حصار میں لے کر لیٹ گیا

چلو سو جاؤ اب پتہ چل ہی گیا ہوگا ورنہ میں کیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں""

راکب نے ذو معنی کہا تو انیتا بھی دھڑکتے دل کے ساتھ خاموشی سے آنکھیں موند گی

جیسے دیکھتے راکب کے لب مسکرا دیے اور جھک کر انیتا کے ماتھے کو چھوتا سونے کے لیے آنکھیں بند کر گیا

❤❤❤❤❤❤❤❤

بوس، بی آر اور علی فلیٹ میں بیٹھے تھے ڈی کے نہیں تھا

یار پتہ نہیں کب ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گے، کب وہ ہو گا جو ہم "چاہتے ہیں" بی آر نے غصے سے کہا

وہ لاہور بھی ڈیول کو پکڑ نہیں پائے تھے

ہمم سہی بات ہے پتہ نہیں یار لیکن کہتے ہیں نا دیر آے درست آے" انشاءاللہ ہم اپنے مقصد میں ایک دن ضرور کامیاب ہو گے اور اس ڈیول کو اس کے انجام تک پہنچاے گے" علی نے پر عزم ہوتے ہوے کہا

انشاءاللہ" بی آر نے کہا"

اور بوس کی طرف متوجہ ہوئے جو پر سوچ خاموش بیٹھا تھا

کیا سوچ رہے ہو'' علی نے کہا''

اپنی محبت کے بارے میں'' بوس نے کہا تو بی آر اور علی خاموش ہو کر رہ گے''

بوس معصومہ کو لے کر پریشان تھا علی اور بی آر جانتے تھے لیکن وہ کر بھی کیا سکتے تھے

🖤🖤🖤🖤

سب باہر لاونج میں بیٹھے تھے حبہ کسی وجہ سے کمرے میں آئی

تو صارم جو کب سے اشاروں اشاروں سے حبہ کو الگ جانے کو کہہ رہا تھا خود بھی جلدی سے حبہ کے پیچھے آ گیا

حبہ بھی صارم کے اشارے خوب سمجھ رہی تھی لیکن جان بوجھ کر اگنور کر رہی تھی

صارم حبہ کے پیچھے کمرے میں آتا دروازہ بند کرتا

حبہ کے پاس آتا حبہ کو اپنے حصار میں لے گیا حبہ کے لبوں پے مسکراہٹ آ گی

حبہ یار یہ کیا بات ہوی میں کب سے تمھیں اشارہ کر رہا ہوں کہ سب کے" پاس سے اٹھو لیکن تم میرے اشارہ ہی نہیں سمجھ رہی" صارم نے خفگی سے کہا تو حبہ ہنس دی

جیسے دیکھتے صارم گھور کر رہ گیا یعنی وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہی تھی

اچھا تو میری پیاری سی بیوی مجھے تنگ کر رہی تھی اب تو میں نہیں چھوڑنے" والا" صارم نے کہتے

مزید حصار تنگ کیا تو حبہ کے لب پے شرارتی مسکراہٹ کی جگہ شرمیلی سی مسکان آ گی

مزاق کر رہی تھی صارم آپ بھی تو مجھے کتنا تنگ کرتے ہیں میرا ابھی دل کیا" تو کر دیا" حبہ نے صارم کے اوپر والا کھولا بٹن بند کرتے کہا

صارم نے حبہ جھک کے ماتھے پے ہونٹ رکھے

کیوں نہیں جب چاہو تم مزاق کرو پر کبھی بھی مجھ سے دور نا جانا" صارم" نے محبت سے کہا

کبھی نہیں صارم آپ کیوں بار بار دور جانے کی بات کرتے ہیں میں ہمیشہ" آپ کے ساتھ رہوں گی" حبہ نے کہا تو صارم نے حبہ کو اپنے سینے سے لگایا

اچھا صارم اب چھوڑے باہر چلتے ہیں کچھ دیر سب کے ساتھ بیٹھے" حبہ" نے کہا

صارم نے حبہ کا سر اونچا کرتے اپنے سامنے کیا

"اسے تو نہیں جانے دوں گا اس سے پہلے مجھے کچھ دینا ہو گا" صارم نے حبہ کے ہونٹوں پے اپنا انگوٹھا پھیرتے کہا تو حبہ کی شرم و حیا سے پلکیں جھک گی

"ٹھیک ہے پھر میں بھی نہیں جانے دے رہا" صارم نے حبہ کو خاموش شرماتے دیکھتے کہا

"اچھا آپ پہلے آنکھیں بند کریں" حبہ نے شرماتے کہا تو صارم نے جلدی آنکھیں بند کر لی

"لو کر لی" صارم نے آنکھیں بند کرتے کہا

حبہ نے اپنا چہرہ صارم کے مقابل کرتے اپنے آنکھیں بند کرتی جلدی سے صارم کی گال پے ہونٹ رکھتے پیچھے ہوتی شرم سے نظریں جھکا گی

صارم کو اپنے گال پے حبہ کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوتے لب مسکراہٹ اٹھے

"اچھا اب چھوڑے نا مجھے جانے دیں" حبہ نے نظریں جھکاتے کہا تو صارم نے بھی حبہ کو اپنے حصار سے نکلا

"چلو آو باہر چلیں" صارم نے حبہ کے گلابی چہروں کے حصار میں لیتا کہتا حبہ کا ہاتھ تھامے باہر کو بڑھا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

معصومہ جاؤ تیار ہو کر آجاؤ ہم چلیں پھر‘‘ وجدان نے معصومہ سے کہا’’

تو سب ہی وجدان کی طرف متوجہ ہوے

جی ابھی آتی ہوں‘‘ معصومہ کہتی بنا دیر کیے کمرے کی طرف بڑھی تو سب ’’ وجدان کی طرف متوجہ ہوے

کہاں جا رہے ہو وجدان‘‘ راکب نے پوچھا’’

وہ میں اور معصومہ چاچو اور آنٹی کی قبروں پے جا رہے ہیں معصومہ جانا چاہ ’’ رہی تھی‘‘ وجدان نے کہا تو سب خاموش ہو گے

اچھا بیٹا اسکا خیال رکھنا معصومہ قبروں پے جا کر زیادہ پریشان ہو جاتی ہے“” ثاقب صاحب نے کہا

جی میں خیال رکھوں گا آپ فکر نا کریں“ وجدان نے کہا تو سب پر سکون ہو گے

اتنے میں معصومہ بھی آگی تو وجدان اسکی طرف متوجہ ہوا

چلیں ہم“ معصومہ نے آتے ساتھ کہا”

ہاں چلو“ وجدان نے کہا تو معصومہ وجدان کے پاس آتی وجدان کا ہاتھ تھام گی”

جیسے دیکھتے سب کے لب ہی مسکرا دیے اور دل سے دونوں کی خوشیوں کی دعا کرنے لگے

وجدان بھی مسکراتا معصومہ کو لیتا باہر کو بڑھا

♥♥♥♥

وجدان اور معصومہ قبرستان پہنچے تو معصومہ اپنے والدین کی قبروں پے پاس بیٹھ کر رونے لگی

وجدان بھی جلدی سے اس کے پاس بیٹھ کر اسے دلاسا دینا لگا

معصومہ اسے روگی تو تمھارے مما بابا کی روح کو تکلیف ہو گی کیا تم چاہتی ہو" تمھاری وجہ سے انہیں تکلیف ہو" وجدان نے پیار سے کہا

تو معصومہ نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا

نہیں پر میں کیا کروں کیوں مما بابا چلے گے مجھے چھوڑ کر مجھے انکی بہت یاد آتی ہے ""معصومہ نے روتے ہوے کہا

صبر کرو معصومہ اور اپنے والدین کے لیے دعا کرو اٹھو شاباش "" وجدان نے معصومہ کا بازو تھامے کھڑا کیا

وجدان جو پھول لے کر آیا تھا ڈالنے لگا تو معصومہ بھی پکڑ کر ڈالنے لگی

دونوں نے قبروں پے پھول ڈالے اور دونوں کھڑے ہو کر دعا کرنے لگے

کچھ دیر وجدان نے معصومہ کو کھڑے رہنے دیا پھر اسے واپس لے گیا اور گاڑی میں بیٹھتا خود بھی بیٹھا

معصومہ یہ تھوڑا سا پانی پی لو‘‘ وجدان نے معصومہ کی آنکھوں میں آنسو’’ دیکھتے پانی کی بوتل دی

معصومہ نے پکڑ کر ایک گھونٹ بھرتے واپس وجدان کو دے دی

وجدان نے پانی رکھتے گاڑی سٹارٹ کی اور ایک نظر خاموش بیٹھی آنکھوں میں نمی لیے معصومہ کو دیکھا

معصومہ پلیز رو نہیں چلو بتاو کیا کھاو گی ہم ابھی کچھ کھاتے ہیں کچھ گھومتے’’ ہیں پھر واپس گھر جائی یں گے‘‘ وجدان نے پیار بھرے لہجے میں کہا

"نہیں میرا کیسی چیز کو دل نہیں کر رہا ہم گھر چلتے ہیں"معصومہ نے کہا تو

وجدان کچھ پل کے لیے خاموش ہو گیا

وجدان معصومہ کو اداس تو ہر گز نہیں دیکھ سکتا تھا

کچھ دیر بعد وجدان نے گاڑی ایک ہوٹل کے باہر روکی اور گاڑی سے نکتا

معصومہ کی طرف آتا دروازہ کھولا

"چلو آو کچھ کھا لیتے ہیں" وجدان نے معصومہ کو ہاتھ تھامتے کہا

"نہیں وجدان سچی نہیں دل"معصومہ نے کہا

پر مجھے سچی بہت بھوک لگی ہے چلو آو کچھ کھالیں" وجدان نے مسکین سی "صورت بناتے کہا

تو معصومہ وجدان کو ایسا کہتا اور صورت دیکھتی مسکرادی اور باہر نکلی

وجدان بھی معصومہ کو مسکراتا دیکھ کر مسکرادیا

چلو بتاو کیا کھاو گی" وجدان نے معصومہ سے پوچھا"

ہمم میرا سب فیورٹ" معصومہ نے بتایا تو وجدان گھور کر رہ گیا"

معصومہ میری جان لگتا ہے تم کھا کھا کے غبارہ بن جاو گی" وجدان نے "معصومہ کو تنگ کیا تو معصومہ کا منہ بن گیا

آپ کو میں موٹی لگتی ہوں مجھے نہیں کرنی آپ سے بات، کھانے کو لے کر" ہی کیوں آئے تھے پھر، اگر میں آپ کو غبارہ لگتی ہوں تو" معصومہ نے منہ بناتے کہا

تو وجدان اسے منہ بناتا دیکھ کر مسکرا دیا لیکن معصومہ کی ناراضگی بھی مول نہیں لے سکتا تھا

یار میں تو مزاق کر رہا تھا جو مرضی کھاؤ اور جتنا مرضی تم تو مجھے موٹی بھی" کیوٹ ہی لگو گی اور مجھے جتنا اب پیار آتا ہے اتنا ہی بعد میں بھی آئے گا"
وجدان نے مسکرا کے کہا تو معصومہ بھی مسکرا دی

چلیں اب جلدی سے آڈر کریں نا مجھے بھوک لگی ہے ''معصومہ نے کہا تو''
وجدان بھی آڈر کرنے لگا

وجدان کھانے کے بعد مجھے آئی سکریم بھی کھانی ہے ''معصومہ نے آڈر''
آنے کے بعد کہا

نو معصومہ سردی دیکھی ہے کتنی ہے اور اس دن جب تم نے کھای تھی تو''
تمھاری طبعیت خراب ہو گی تھی اور آج تو اتنی سردی ہے تو آئی سکریم کو تو
بھول ہی جاو اور کچھ کھانا ہے تو بتاو'' وجدان نے نرمی کہا

وجدان پلیز نا تھوڑی سی ہی'' معصومہ نے وجدان کا ٹیبل پے رکھا ہوا اہاتھ''
کو تھامتے کہا

وجدان گہرا سانس لے کر رہ گیا اب معصومہ اسے اتنے پیار سے منا رہی تھی

اسکا دل بھی نہیں کر رہا تھا کہ منا کریں اور وہ آج پہلے بھی اداس تھی

اوکے بس تھوڑی سی زیادہ نہیں" وجدان مان ہی گیا تھا اور معصومہ خوش"
ہو گی

جی ٹھیک آپ بہت اچھے ہیں" معصومہ نے خوش ہوتے کہا تو وجدان مسکرا"
دیا

چلو کھانا کھاؤ ٹھنڈا ہو رہا ہے" وجدان نے کہا"

معصومہ بھی کھانے کی طرف متوجہ ہوی وجدان بھی معصومہ کو کھاتا دیکھ کر خود بھی کھانے کی طرف متوجہ ہوا

اور اسکے بعد وجدان نے معصومہ کے آئی سکریم منگوای جیسے دیکھ کر معصومہ کا منہ بن گیا

کیونکہ وہ تھی ہی تھوڑی سی

وجدان یہ اتنی تھوڑی ہے‘‘معصومہ نے منہ بنا کے کہا’’

میری جان تم نے خود کہا تھا تھوڑی سی اور یہ ہی بہت ہے زیادہ نہیں کھانے’’ دے سکتا تمھاری صحت کے معاملے میں نو کمپرومائی ز‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ بھی کھانے لگی کہ کہیں یہ بھی واپس ہی نا ہو جاے

آپ بہت کنجوس ہیں‘‘معصومہ نے وجدان کو دیکھتے کہا تو وجدان مسکرا دیا’’

تمھارے لیے نہیں بس یہ آئی سکریم نہیں ملنے والی اور اب جلدی سے’’
کھاو تو ہم کہیں کچھ دیر گھومے گے اور تمھارے گھر کل جائیں گے
تمھارے مما بابا کی پکس لینے ٹھیک ہے‘‘وجدان نے کہا

جی ٹھیک ہے‘‘معصومہ کہتی آئی سکریم کھانے لگی’’

کچھ دیر بعد دونوں کھاتے ہوٹل سے نکلے تھے

کچھ دیر گھومنے پھیرنے کے بعد وہ دونوں گھر آگے تھے سب ہی معصومہ کو
ٹھیک دیکھ کر پر سکون ہوے تھے

♥♥♥♥

امبر آج میں تمھارے ساتھ سو گی کیونکہ تم تو ایک دن ہی ہو یہاں ‘‘انیتا’’ نے امبر نے کہا

تو راکب جو وہی دوسرے صوفے پے بیٹھا تھا انیتا کو گھور کے رہ گیا

پر انیتا راکب بھای کچھ نہیں کہیں گے ‘‘امبر نے دھیرے سے پوچھا جو’’ راکب تو ہر گز نہیں سن پایا تھا

نہیں کچھ نہیں کہیں گے ‘‘انیتا نے دھیرے سے کہا’’

اوکے پھر ٹھیک ہے ‘‘امبر نے مسکرا کے کہا’’

کچھ دیر بعد سب ہی کھانا کھانے لگے اور اسکے کچھ دیر بعد سب ہی کچھ دیر لاونج میں بیٹھ کر سب باتیں کرنے لگے

چاے پی اور پھر سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گے

انیتا امبر کے ساتھ کمرے میں چلی گی راکب بھی خاموشی سے کمرے میں آگیا

لیکن اب اسکا دل کر رہا تھا کہ انیتا بھی آجاے

آخر کار راکب نے موبائی ل اٹھاتے انیتا کو میسج کرنے لگا

"Yar Anita plz room ma aa jao mujy tumhary bina sakoon nhi mil rha"❤😣

راکب نے میسج لکھ کر سینڈ کیا

❤_____

انیتا جو امبر سے باتوں میں مصروف تھی معصومہ اور حبہ ابھی گی تھی

میسج کی رنگ ٹون پے انیتا موبائل اٹھاتی میسج پڑھنے لگی

راکب کا میسج پڑھ کر انیتا نے گھور کر موبائل کو دیکھا جیسے وہ موبائل نہیں راکب خود ہو

میسج پڑھ کر ریپلاے کرتی امبر کی طرف متوجہ ہوی

♥_____

راکب جلدی سے انیتا کا آیا میسج پڑھنے لگا

"Pahly bhi tu Akely soty thy ar abi koi boht din nhi hoy jis ki Ap ko adaat ho jay tu is lye ma nhi aa rhi"😌

انیتا کا میسج پڑھ کر راکب کا منہ بن گیا اور رپلاے کرنے لگا

"Mujy adaat hogi h itny din ma bhi acha chlo yar ak dafa aa jao phr chali jana"

راکب نے پھر سے میسج کیا

♥_____

میسج کی ٹون پہ انیتا نے پھر سے موبائل اٹھایا تو امبر مسکرا دی

ہمم لگتا ہے بھای کا تمھارے بنا گزارا نہیں ہو رہا ہے'' امبر نے مسکرا کے کہا''
تو انیتا نے گھور کر دیکھا

یار ویسے ہی میسج کر رہے ہیں تمھارے بھای'' انیتا نے کہا تو امبر ہنس دی''

اچھا اچھا کر لو بات یا چلی جاو'' امبر نے ہنس کے کہا''

تو انیتا اسے دیکھتی نفی میں سر ہلاتی میسج کرنے لگی

راکب جو انیتا کے میسج کے انتظار میں تھا انیتا کے میسج آنے پے جلدی سے دیکھنے لگا

"Ma nhi aa rhi Jin😌...... Good Night"

انیتا کا میسج پڑھ کر راکب گہرا سانس لے کر رہ گیا

چڑیل کہیں کی کل تو بلکل نہیں چھوڑو گا" راکب نے خود سے کہا"

"Love you My Dear Churil Wife....Good Night"😚❤

راکب نے لکھ کر سینڈ کرتے خود سونے کے لیے لیٹ گیا

انیتا نے راکب کا میسج پڑھ کر گھور کر دیکھتے رکھ دیا اور امبر سے باتیں کرنے لگی

❤❤❤❤❤❤

کیف کا دل یہ سوچ سوچ کر ہی گھبرا رہا تھا کہ اگر امبر کی شادی کیسی اور سے ہو گی تو اسکا کیا ہو گا

بلال صاحب اور آصفہ بیگم بھی کیف کو اداس اداس دیکھ چکے تھے اور پوچھنے پے بھی کچھ نہیں بتا یا تھا

اسوقت بھی کیف امبر اپنی محبت کے بارے میں سوچ رہا تھا

"اگر امبر میری نا ہو سکی تو میرا کیا ہو گا کیسے رہوں گا اس کے بغیر نہیں میں نہیں رہ سکتا امبر کے بنا زندگی ہے امبر میری" کیف دل میں اداس ہوتے سوچنے لگا اور یہ سوچ کیف کے لیے بہت تکلیف دہ تھی

"نہیں جو مرضی ہو جاے میں امبر کو کیسی اور کا نہیں ہونے دوں گا اور وجدان سے امبر کا رشتہ مانگ لوں گا اور وجدان نے مجھے غلط سمجھا تو پھر وجدان سے دوستی ختم ہو جاے گی جو میں کیسی صورت نہیں چاہتا" کیف نے دل و دماغ سے لڑ رہا تھا

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے

ابھی وہ انہیں سوچو میں اور رہتا کہ سمیر کیف کے بھای کی کال آنے لگی تو کیف ساری سوچیں جھٹکتا سمیر کی کال سننے لگا

"یار میں کل آوں گا ناتو پھر ڈھیر ساری باتیں کریں گے" صارم کال پے کیسی سے بات کرتے ہوے کہنے لگا

"ہاں ہاں کیوں نہیں جو تم چاہو وہی ہو گا" صارم نے آگے سے بات سنتے کہا

اور ساتھ حبہ پے نگاہ گی جو کمرے میں کافی کا مگ لے کر آرہی تھی

"اوکے ہم بعد میں بات کرتے ہیں" صارم نے کال پے کہتے موبائی ل سائی یڈ پے رکھا

"یہ لیں آپ کی کافی" حبہ نے کافی کا مگ صارم کے آگے کرتے کہا

تو صارم مسکراتا تھام گیا اور حبہ کا ہاتھ پکڑتے اپنے پاس ہی بیڈ پے بیٹھایا

صارم آپ کال پے کیا بات کر رہے تھے کیا کہہ رہے تھے کہ جو تم چاہو ”
وہی ہو گا“ حبہ نے پوچھا

تو صارم لبوں سے لگایا کپ پیچھے کرتا حبہ کو دیکھنے لگا

ہاں وہ ایک دوست ہے پارٹی کا کہہ رہا تھا“ صارم نے کہا”

اچھا“ حبہ نے بس اتنا ہی کہا”

اچھا میں کچھ سوچ رہا ہوں“ صارم نے کہا”

تو حبہ جو چاے کی پی رہی تھی مگ رکھتے صارم کی طرف متوجہ ہوی

وہ کیا سوچ رہیں آپ" حبہ نے پوچھا"

تو صارم نے مگ رکھتے حبہ کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے

وہ یہ کہ ہم کچھ دن کے لیے ہنی مون پے چلیں جہاں صرف تم اور میں "
ہوں تیسرا کوی نہیں" صارم نے کہا

اور صارم کی بات سنتے حبہ کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکان آگی

صارم نے گہری مسکراہٹ ہونٹوں پے سجاتے حبہ کے ہاتھوں پے بوسہ دیا

اور ساتھ ہی حبہ کو اپنی طرف کھینچتے اپنے حصار میں لیا

اس سے پہلے صارم بے خود ہوتا حبہ کے ہونٹوں پے جھکتا حبہ نے صارم کے ہونٹوں پے اپنا ہاتھ رکھا

صارم کافی ٹھنڈی ہو جائے گی وہ پی لیں" حبہ نے کہا"

صارم نے اپنے ہونٹوں پے حبہ کے رکھے ہاتھ کو ہونٹوں سے چھوا حبہ نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کیا

آہھہ ہاں یار پی لو" صارم نے ٹھنڈی آہ بھرتے کہتے ساتھ حبہ کو چھوڑتے" کافی اٹھاتے پینے لگا

حبہ بھی مسکراتی اپنی کافی پینے لگی ساتھ دونوں باتیں کرنے لگے

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وجدان اور معصومہ آج معصومہ کے گھر جارہے تھے کل انہوں نے واپس اسلام آباد چلے جانا تھا

دونوں معصومہ کے گھر کے لیے نکلے اور کچھ دیر بعد ہی وہاں پہنچ گے تھے راستے میں باتیں کرتے رہے تھے

گھر کے باہر وجدان نے گاڑی روکی تو معصومہ گاڑی سے باہر نکل آی اور وجدان بھی نکلتا اسکے ساتھ گیٹ ناک کیا

اقبال صاحب نے گیٹ کھولتے معصومہ کو دیکھتے مسکرائے

اسلام علیکم چاچا جان کیسے ہیں آپ" معصومہ نے مسکرا کے سلام کرتے کہا"

اقبال صاحب نے معصومہ کے سر پہ ہاتھ رکھا

میں ٹھیک بیٹا آپ کیسی ہو" اقبال صاحب نے کہا"

جی چاچا جان میں ٹھیک ہوں اور میری شادی بھی ہو گی ہے یہ میرے شوہر" ہیں وجدان" معصومہ نے اقبال صاحب سے تعارف کروایا

تو وجدان نے بھی سلام کیا جس کا جواب اقبال صاحب نے دیا

بیٹا صارم نے بتایا تھا ہم نے کال کر کے تمھارا پوچھا تھا" اقبال نے کہا"

ابھی معصومہ کچھ کہتی کہ فرزانہ خاتون بھی آگی

ارے میری بچی کیسی ہو" فرازنہ خاتون نے آتے ساتھ معصومہ کو دیکھتے کہا"

تو معصومہ انکے گلے لگی وجدان تو بس خاموشی سے دیکھ رہا تھا

میں ٹھیک ہوں خالہ جان" معصومہ نے مسکرا کے کہا"

یہ آپ کے شوہر ہیں" فرزانہ خاتون نے وجدان کی طرف دیکھتے کہا تو"
معصومہ نے سر ہلایا

تو وجدان کے سر پے ہاتھ رکھا تو وجدان نے بھی ان کے آگے سر جھکا دیا

اللہ پاک تم دونوں کی جوڑی سلامت رکھے آمین ''فرزانہ خاتون نے کہا تو''
اقبال صاحب نے بھی آمین کہا

خالہ جان مما یا ماموں گھر ہیں یا نہیں''معصومہ نے پوچھا''

بیٹا شہناز بیگم گھر ہی ہیں''فرزانہ خاتون نے کہا''

اچھا چلیں پھر جلدی سے چلیں مجھے اپنے مما بابا کی تمام پکس لینی ہیں پھر ہم ''
چلیں جاے گے''معصومہ نے کہا

تو فرزانہ خاتون سر ہلا گی اور اندر کو بڑھی معصومہ اور وجدان بھی اندر کی طرف بڑھے

ابھی لاونج میں داخل ہوے ہی تھے کہ شہناز بیگم وہی مل گی

"ارے میری بچی آی ہے آو نا یہاں کیوں کھڑی تمھارا ہی گھر ہے" شہناز بیگم نے کہتے ساتھ معصومہ کی طرف قدم بڑھاے

معصومہ جلدی سے وجدان کے پاس کھڑی ہو گی

"ہم یہاں کیسی سے ملنے نہیں آے چلو معصومہ جو لینا ہے لے لو پھر ہم چلیں" وجدان نے شہناز بیگم سے کہتے معصومہ سے کہا

جی ٹھیک ہے خالہ جان چلیں میرے ساتھ ‘‘معصومہ نے وجدان سے کہتے ’’ فرزانہ خاتون سے کہا

تو وہ بھی معصومہ کے ساتھ کمرے کی جانب بڑھی

شہناز بیگم خاموش ہو کر رہ گی

وجدان نے معصومہ کے جانے کے بعد شہناز بیگم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

وجدان انہیں اگنور کرتا لاونج میں صوفے پے بیٹھتا معصومہ کے آنے کا انتظار کرنے لگا

”آپ اسے کیوں کر رہی کیوں معصومہ کو مجھ سے ملنے نہیں دیتے چاہے وہ سوتیلی ہی سہی لیکن بیٹی ہے میری“ شہناز بیگم نے وجدان کے سامنے آتے کہا

”ہم سوتیلی ہے سگی نہیں اور مجھے نہیں لگتا کہ سوتیلی بیٹی کو دیکھ کر کیسی کو بھی خوشی ہوتی ہے“ وجدان نے کہا

”وہ میرے گھر آی ہے میں کیوں نہیں خوش ہو گی دوسرے لوگ ہوتے ہوگے جو خوش نہیں ہوتے پر میں اپنی بیٹی کو دیکھ کر خوش ہوں“ شہناز بیگم نے کہا تو وجدان انکی طرف دیکھنے آیا

خیر میں یہاں آپ سے کوی بات نہیں کرنے آیا میں اپنی بیوی کے ساتھ " آیا ہوں یہاں اور یہ گھر میری بیوی کا گھر ہے آپ کا نہیں وہ جب چاہے یہاں آسکتی ہے" وجدان نے کہا تو شہناز بیگم خاموش ہو کر رہ گی

کچھ دیر بعد ہی معصومہ ایک بڑا سا بیگ لاتی دیکھای دی تو وجدان اسے دیکھتا کھڑا ہو گیا

معصومہ تم نے تو پکس کہا ہے لیکن یہ اتنا بڑا بیگ کیا ہے اس میں" وجدان " نے بیگ دیکھتے معصومہ سے کہا

بس زیادہ نہیں کچھ چیزیں ہیں جنہیں میں اپنے پاس رکھنا چاہتی ہوں اب " چلیں اسے اٹھاے مجھ سے نہیں اٹھایا جارہا اور خالہ جان تو خود بوڑھی ہیں وہ کیسے اٹھاے تو آپ اٹھاے" معصومہ نے کہا

تو وجدان نے مسکرا اس سے بیگ تھام لیا

معصومہ یہ تو بہت ہلکا یہ تمھیں بھاری لگ ہے" وجدان نے بیگ اٹھاتے کہا"

مجھے تو لگا ہے اب چلیں ہم" معصومہ نے کہا"

ہاں چلو" وجدان کہتا معصومہ کے ساتھ باہر کو بڑا فرزانہ خاتون بھی انکے"
پیچھے باہر تک چھوڑنے آنے لگی

ابھی دونوں لاونج کے دروازے پے ہی تھے کہ عامر صاحب دیکھای دیے

وہ دونوں کو دیکھتے معصومہ کو دیکھنے لگے اور عامر صاحب کی نظریں وجدان کو معصومہ پے پڑتی بے حد بری لگی

اسی لیے جلدی سے معصومہ کے آگے آتا اپنی پناہوں میں اور جیسے عامر صاحب کی نظروں سے چھپایا

چلو معصومہ" وجدان نے کہتے ایک ہاتھ سے بیگ تھامے دوسرے ہاتھ" سے معصومہ کا ہاتھ تھاما اور بنا دیر کیا باہر نکلتا گیا

اور دونوں فرزانہ خاتون اور اقبال صاحب سے ملتے وہاں سے نکلتے گے

❤❤❤❤

آج وجدان، معصومہ اور امبر واپس اسلام آباد جا رہے تھے اس وقت وہ سب ائیرپورٹ کے لیے نکل رہے تھے

اور معصومہ بس رونے کو تیار تھی اسکا تو اب دل ہی نہیں کر رہا تھا جانے کو، دل تو امبر کا بھی نہیں کر رہا تھا

"بیٹا اس طرح رو کر جاو گی تو ہم یہاں پریشان رہیں گے اور تم کون سا بہت دور جا رہی ہو ہم آتے جاتے رہے گے اور ویسے بھی کال پے تو بات ہوتی ہی رہتی ہے" شگفتہ بیگم نے معصومہ کو اپنے ساتھ لگاتے کہا

"جی پر میرا دل نہیں کر رہا ہے جانے کو" معصومہ نے نم آواز میں کہا

معصومہ ہم آے گے نا ایک مہینے بعد چکر لگا کر جاے گے ”وجدان نے
معصومہ کو کہا تو معصومہ سر ہلا گی

خالہ جان آپ بھی آے گا نا ہمارے میرا ابھی دل نہیں رہا جانے کو“ امبر
نے بھی اداس لہجے میں کہا

بیٹا ہم آے گے نا اب خیریت سے جاو“ صدف بیگم نے امبر کو اپنے ساتھ
لگاتے کہا

چلو چھوڑ کر آو ورنہ فلائی ٹ سے دیر ہو جاے گی“ راکب نے کہا اور سب
ہی ان سے ملنے لگے

میں بھی چلتا ہوں“ صارم نے کہا تو وجدان سر ہلا گیا“

معصومہ اور امبر سب سے مل کر آخر میں حبہ اور انیتا سے ملنے لگی اور اسکے بعد گاڑیوں میں بیٹھی سب ہی انہیں باہر تک چھوڑنے آے تھے

اور گاڑیوں میں بیٹھتے سب ائی یر پورٹ کے لیے نکلے

❤❤❤❤

کچھ دیر میں ہی وہ سب ائی یر پورٹ پہنچ چکے تھے

راکب نے امبر اور معصومہ کو چاے لا کر دی تو وہ پینے لگی کیونکہ سردی بھی کافی تھی اور ابھی فلائی ٹ میں کچھ وقت تھا

معصومہ چاے پی رہی تھی کہ معصومہ کے کپڑوں پے چاے گر گی

تو وجدان جو صارم اور راکب سے بات کر رہا تھا اس کی طرف متوجہ ہوا

”معصومہ آو جا کر صاف کرو“ وجدان نے معصومہ کو کھڑے کرتے کہا وہ تو شکر تھا کہ چائے ٹھنڈی تھی

”جی آپ آئے میرے ساتھ میں اکیلی کیسے جاو گی“ معصومہ نے کہا

”ہاں چلو میں آتا ہوں اور راکب صارم امبر کے پاس ہی رہنا ہم آتے ہیں“ وجدان نے معصومہ سے کہتے صارم اور راکب سے کہا

”ہاں جاو ہم یہی ہیں“ صارم نے کہا تو وجدان بھی معصومہ کو لیتا واشروم کی جانب بڑھا

جاو اندر جا کر واش کر لو میں یہی ہوں'' وجدان نے واش روم کے باہر ''
جاتے کہا تو معصومہ بھی سر ہلاتی واش روم میں چلی گی

وجدان جو باہر کھڑا تھا کہ ایک عورت کو ادھر آتا دیکھ کر فاصلے پے جا کھڑا ہوا
اور معصومہ کے آنے کا انتظار کرنے لگا

کہ وجدان کو کال آنے لگی تو وہ اسکا دھیان ادھر ہو گیا اور دوسرے طرف
جاتا کال اٹھاتے سننے لگا

معصومہ اپنی چائے کے داغ کو صاف کرتی پلٹی تو اسے بوس کھڑا دیکھای دیا

معصومہ اسے دیکھ کر ایکدم اپنی جگہ سے اچھلی

آپ یہاں کیسے آ گے کیا آپ کو کیسی نے نہیں دیکھا اور کیوں آے ہیں““”

معصومہ نے بوس کو دیکھتے پوچھا

بوس اسکے عین قریب جا کھڑا ہوا

معصومہ جلدی سے پیچھے ہوی

مجھے کیسی نے نہیں دیکھا باہر تمھارا شوہر کھڑا کیسی سے کال میں مصروف ”

ہے اس نے بھی مجھے اندر آتا نہیں دیکھا ویسے تو وہ تمھارے لیے کھڑا ہو گا نا

کہ تمھیں کوی نقصان نا ہو“ بوس نے ہنس کر طنزیہ کہا

نہیں دیکھا تو کیا ہوا وہ میرا بہت خیال رکھتے ہیں بس ابھی دھیان نہیں رہا" ہو گا اور ویسے بھی یہاں کوی نہیں آسکتا لیکن آپ پتہ نہیں کیسے آگے" معصومہ نے بوس کو دیکھتے منہ بنا کر وجدان کے حق میں کہا

اوو اچھا لیکن میں زیادہ خیال رکھتا ہوں ہر پل تم پے نظر ہوتی ہے نا جانے" تم کیوں نہیں سمجھ رہی" بوس نے کہا

مجھے آپ کے خیال کی ضرورت نہیں" معصومہ نے کہا تو بوس معصومہ کو" دیکھنے لگا

ویسے تمھیں پتہ ہے میں بھی آج ہی اسلام آباد جا رہا ہوں اور اتفاق سے" شاید اسی فلائی ٹ میں جس میں تم جا رہی ہو" بوس نے کہا

اوکے اور مجھے جانے دیں وجدان میرا انتظار کر رہے ہو گے ''معصومہ نے

کہا

اوکے جاو پر تم سے جلد ملو گا'' بوس نے کہا اور ساتھ معصومہ کو راستہ دیا''

معصومہ جلدی سے باہر آ گی تو بوس بھی وہاں سے نکل گیا

معصومہ باہر آئی تو وجدان کو ادھر ادھر دیکھا تو اسے وجدان کچھ فاصلے پے ملا

وجدان بھی معصومہ کو دیکھتا مسکرا کے اسکے پاس آیا

ہو گیا صاف'' وجدان نے پوچھا''

جی ہو گیا اب چلیں ہم ‘‘معصومہ نے کہا’’

ہاں چلو‘‘ وجدان بھی کہتا معصومہ کا ہاتھ تھام گیا’’

کچھ دیر بعد ہی وہ اسلام آباد کی فلائیٹ میں روانہ ہوئے اور صارم اور راکب بھی ان کے جاتے گھر روانہ ہوئے

❤❤❤❤❤❤❤❤

معصومہ، وجدان اور امبر گھر آ کر کچھ دیر ریسٹ کی تھی اور اس کے بعد رات کا ڈنر اور باتیں کرتے رہے

معصومہ اور امبر تو اداس تھی یہاں آ کر وہ تنہائی محسوس کر رہی تھی اور وہی باتیں کر رہی تھی

اور وجدان زیادہ خاموش ہو کر ان کو سن رہا تھا

پھر وہ کچھ دیر بعد سونے کے لیے کمروں میں چلے گے

💖💖💖💖

سب اپنے اپنے کمروں میں گے تو راکب بھی کمرے میں آگیا

اور نظر سامنے انیتا پے گی جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہاتھوں پے لوشن لگا رہی تھی

راکب دروازہ بند کرتا انیتا کے پاس آتا پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لے گیا اور انیتا کی بائی یں کندھے پے اپنی ٹھوڈی رکھتا انیتا کو آئی ینے میں سے دیکھنے لگا

میری بات نہیں مانی نا اور ایک رات نہیں دور راتیں مجھ سے دور رہی ہو اسکا" بدلہ تو میں ضرور لوں گا" راکب نے اپنے حصار میں کھڑی انیتا سے کہا

ساتھ اپنے لب انیتا کے گال پے رکھے انیتا خود کے گرد راکب کے حصار کو چھڑانے لگی

چھوڑے مجھے" انیتا نے راکب سے خود کو چھڑاتے کہا"

لیکن راکب بنا انیتا کی بات سنے اسے بازوں میں اٹھاتا بیڈ پے لا کر بیٹھتا خود بھی ساتھ بیٹھا اور انیتا کے ہاتھ تھامے

انیتا کیا تم مجھے اس بات کے لیے معاف نہیں کر سکتی میں اپنی غلطی مان تو رہا ہوں اگر کوی سزا دینا چاہتی ہو تو وہ بھی دے دو لیکن یوں تو بے رخی تو نا بر تو میں نہیں سہہ سکتا تمھاری بے رخی" راکب نے انیتا کو دھیمی مزاج میں کہا تو انیتا اسے دیکھنے لگی

"پلیز راکب بار بار مجھ سے معافی نا مانگا کریں مجھ سے نہیں بھولا جا رہا شاید کیسی کے لیے یہ بات بڑی نہیں ہو گی لیکن میرے لیے ہے جب میں بھول گی تب کر دوں گی آپ کو معاف پر اب نہیں" انیتا نے کہتے اپنے ہاتھ راکب سے چھڑاے تو راکب گہرا سانس لے کر رہ گیا

اچھا چلو سو جاتے ہیں‘‘ راکب کا دل اداس ہو گیا تھا سارا موڈ بدلہ تھا‘‘

وہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے‘‘ انیتا نے کہا‘‘

تو راکب اسکی طرف متوجہ چلو کوی تو وہ خود سے بات کر رہی تھی

کون سی‘‘ راکب نے پوچھا‘‘

وہ میں یونی جانا چاہتی ہوں پہلے کافی چھٹیاں ہو گی ہیں تین چار بار ہی جا سکی‘‘ ہو اسلام آباد سے واپس آکر پھر ہماری شادی کی وجہ سے جا نہیں پای‘‘ انیتا نے کہا

ہاں تو ٹھیک ہے کل سے یا جب تم چاہو جانا سٹارٹ کردو میں خود چھوڑ بھی" آیا کروگا اور لے کر بھی" راکب نے مسکرا کے کہا

ویسے ایک بات کہوں" انیتا نے کہا تو راکب کا اداس دل اچھا ہونے لگا انیتا کے باتیں کرنے سے

ہاں بولو میری چڑیل پلس کیوٹ سی وائی ف تمھارا یہ غلام جنِ تو دلوں" جان سے تمھاری بات سننے کو بے قرار رہتا ہے" راکب نے شوق پن سے مزاق کرتے کہا

لیکن یہ سچ تھا راکب چاہتا تھا کہا انیتا اس سے باتیں کیا کرے

زیادہ باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے جنِ ‘‘انیتا نے کہا تو راکب مسکرا ’’ دیا

اچھا بتاو کیا بات کہنی تھی ‘‘راکب نے کہا ’’

ہاں وہ یہ کیا آپ ہمیشہ اسے ہی فری رہیں گے کیا آپ کوی کام نہیں کریں ’’ گے اب ہماری شادی بھی ہو گی ہے تو کیا آپ چاچو جان سے پیسے مانگتے رہے گے ‘‘انیتا نے کہا

تو راکب مسکراتا انیتا کے بلکل پاس بیٹھا

انیتا نے پیچھے ہونا چاہا تو راکب نے اس سے پہلے ہی انیتا کو اپنے حصار میں لے لیا

ہاں بات تو تم نے ٹھیک کہی ہے اب ہماری شادی ہو گی ہے اب تو صرف" میری بیوی ہے لیکن پھر ہمارے بچے ہو گے تو اچھا تو نہیں لگے گا نا بابا سے ہر وقت مانگنا" راکب نے انیتا کے چہرے کو دیکھتے کہا جو پل میں گلابی ہوا تھا

ساتھ انیتا کے ماتھے پے ہونٹ رکھتے گالوں پے بوسہ دیا

چ چھوڑے مجھے نی نیند آرہی ہے" انیتا نے راکب کی خمار بھری آنکھوں" سے گھبراتے سرخ چہرے کے ساتھ کہا

چھوڑنا ہی تو نہیں اب ساری زندگی" راکب نے خمار بھری آواز میں کہا"

اور انیتا کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر بیڈ پے لیٹاتے انیتا کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے گیا

انیتا دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی کتنے ہی پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے

راکب پیچھا ہوتا انیتا کے سرخ اناری چہرے اور بند آنکھوں کو دیکھتا اپنے ہونٹوں سے چھوتا ناک پے ہونٹ رکھتے

انیتا کی گردن پے اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑنے لگا

انیتا کی دھڑکنیں اور تیز ہوی پر راکب کو پیچھا کرنا اسکے بس میں نہیں تھا

یا یہ کہنا بہتر تھا کہ جب جب راکب انیتا کے پاس آتا انیتا خود بھی راکب کی محبت میں سب باتیں بھولنے لگتی تھی

راکب انیتا کی گردن پے اپنا لمس چھوڑتا دوبارہ انیتا کے ہونٹوں پے جھکتا

انیتا میں کھوتا انیتا کو اپنی محبت کے حصار میں لے گیا اور انیتا بھی راکب کو اپنا آپ سونپ گی

ان سب کو چار دن ہو گے تھے اسلام آباد آے ہوے

دن یونہی گزر رہے تھے امبر اور معصومہ وجدان کے جانے کے بعد بیٹھی باتیں کرتی رہتی

وجدان بھی ضروری کام ہوتا یا میٹنگ ہوتی تو ہی سارا دن آفس جاتا تھا

ورنہ جلدی واپس آجاتا تھا اور لیپ ٹاپ پے ہی کام کرلیتا تھا

آج وجدان گھر ہی تھا اور اسوقت کمرے میں بیٹھا لیپ ٹاپ پے مصروف تھا

معصومہ اور امبر بیٹھی باتیں کر رہی تھی اور ابھی کمرے میں آئی تھی اور اب وجدان کے قریب آتی بیٹھ گی

وجدان نے مسکرا کے اسے دیکھتے لیپ ٹاپ رکھتا پوری طرح اسکی طرف متوجہ ہوا

کیا بات ہے میری جان‘‘ وجدان نے معصومہ کو کنفیوز سا دیکھا تو پیار ’’
بھرے لہجے میں پوچھنے لگا

وہ مجھے شاپنگ پے جانا ہے‘‘ معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا’’

تو اس میں اتنا سوچنا کیوں میری جان کب جانا ہے ہم چلیں گے بلکہ میں خود’’
لے کر دوں گا اپنی پسند کے ڈریس اور تم بھی اپنی پسند کے لے لینا ٹھیک
ہے‘‘ وجدان نے مسکرا کہا تو معصومہ وجدان کو دیکھنے لگی

نہیں مجھے ڈریس نہیں چاہیے‘‘ معصومہ نے کہا’’

تو شوز لینے ہیں‘‘ وجدان نے پوچھا’’

نہیں‘‘معصومہ نے منمناتے کہاتو وجدان نے سوالیہ دیکھا’’

توکیالینا ہے میری جان نے‘‘وجدان کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ معصومہ کو’’
کیاچاہیے

ووہ میں آپ کو نہیں بتاسکتی آپ مجھے لے کر جارہے ہیں یا نہیں‘‘معصومہ’’
نے سرخ چہرے کے ساتھ انگلیاں مڑوڑتے کہا

تو وجدان ایک پل معصومہ کی بات کو سوچتا رہا کہ کیاہے ایسا ہے پھر سمجھتا
مسکرا کے معصومہ کا ہاتھ تھام گیا

اچھاادھر آ و میرے ساتھ‘‘وجدان نے کہتے معصومہ کاہاتھ تھام کر کھڑا کیا’’
تو معصومہ بھی اسکے ساتھ کھڑی ہو گی

وجدان معصومہ کو چینجگ روم میں لاتا ایک کبرڈ کھولتا معصومہ کے پاس کھڑا ہوتا معصومہ کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا

معصومہ ضرورت کا سامان دیکھتی سرخ ہو گی وجدان معصومہ کا سرخ چہرہ دیکھتا مسکرا دیا

انہیں کیسے پتہ لڑکیوں کی چیزوں کا "معصومہ نے دھیرے سے بڑبڑاتے " خود سے کہا لیکن وجدان سن چکا تھا اور معصومہ کی بات سنتے دھیما سا مسکرا دیا

یہی لینا تھا میری جان نے مجھے پتہ تھا تمھیں اس کی ضرورت ہو گی اسلیے " پہلے ہی لے آیا تھا" وجدان نے معصومہ کو اپنے حصار میں لیتے کہا

تو معصومہ جلدی سے وجدان کے حصار سے نکلتی کبرڈ بند کرتی چینجگ روم سے روم میں بھاگ گی

وجدان معصومہ کی تیزی دیکھتا قہقہ لگا گیا اور اسکے پیچھے ہی روم میں آگیا

معصومہ سرخ چہرہ جھکاتی بیڈ پے بیٹھی تھی وجدان بھی اسکے پاس آتا معصومہ کو حصار میں لے گیا

اگر کچھ اور چاہیے تو بتاو ہم ابھی چلتے ہیں'' وجدان نے معصومہ کے چہرے'' کو حصار میں لیتے کہا

ن نہیں چاہیے چھوڑے مجھے اب مجھے بھوک لگی ہے میں کھانے جا رہی ہوں‘‘ معصومہ نے گلابی چہرے کے ساتھ نظریں جھکائے ہی وجدان سے کہا تو وجدان مسکرا دیا

اور معصومہ کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر معصومہ کے ماتھے پہ بوسہ دیا

’’اچھا یار زرا اپنے ڈمپل تو دیکھا دو میرا بہت دل کر رہا ہے دیکھنے کو صبح کے بعد دیکھے ہی نہیں‘‘ وجدان نے معصومہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے بات بدلنے کو کہا معصومہ نے وجدان کو دیکھا

’’میں کیوں دیکھاؤ مجھے آپ سے بات نہیں کرنی آپ بہت بے شرم ہیں‘‘ معصومہ نے سرخ چہرے کے ساتھ وجدان کو دیکھتے کہا تو وجدان نے معصومہ کو گھورا

مجھے تو ابھی دیکھنا ہے اور ابھی دیکھوں گا‘‘ وجدان نے بھی کہا’’

میں نہیں دیکھاو گی‘‘ معصومہ نے بھی کہا’’

سوچ لو خود دیکھا دو ورنہ میں خود دیکھ لوں گا تمھارے پیارے سے’’ ڈمپل‘‘ وجدان نے بھی کہا

نہیں دیکھاو گی اور آپ دیکھ بھی نہیں سکتے‘‘ معصومہ نے کہتے اپنے ہاتھ’’ گالوں پے رکھے تو وجدان نے بھی معصومہ کو گھورا

اور ساتھ ہی معصومہ کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر معصومہ کے پیٹ پے گدگدی کرنے لگا

”آہہہ وجدان چھوڑے ہاہاہاہا“ معصومہ نے ہنستے وجدان کے ہاتھ تھامتے کہتی پیچھے بیڈ پے گری لیکن وجدان ہٹ ہی نہیں رہا تھا

وجدان معصومہ کو ہنستے دیکھ کر مسکراتا معصومہ پے جھکتا معصومہ کے ڈمپلوں پے شدت سے بوسہ دیا تو معصومہ کی ہنسی کو بریک لگی اور سرخ چہرے کے ساتھ وجدان کو دیکھنے لگی

”دیکھا میں نے کہا تھا کہ مجھے اپنے ڈمپل دیکھا دو ورنہ میں خود دیکھ لوں گا اور میں نے دیکھ لیے“ وجدان معصومہ پے جھکا ہی معصومہ کی جھکی پلکوں کو دیکھتے مسکرا کے کہا

چ چھوڑے م مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانا ہے"معصومہ نے وجدان کو"
ایک نظر دیکھتے جلدی سے نظریں جھکاتے کہا

تو وجدان نے مسکرا کے معصومہ کو دیکھتا پیچھے ہو گیا

چلو آو کچھ کھاتے ہیں ویسے بھی دوپہر ہو گی ہے ہم لنچ کر لیتے ہیں" وجدان"
نے کھڑے ہوتے ساتھ معصومہ کا بھی ہاتھ تھامتے کھڑا کرتے کہا اور کمرے
سے باہر نکلے

🖤🖤🖤🖤

معصومہ ہم پارک چلیں کچھ دیر کے لیے"امبر نے معصومہ سے کہا"

وہ دونوں ہی گھر تھی آج وجدان آفس گیا تھا

پر وجدان تو ہے نہیں جب آے گے تو جاے گے ‘‘معصومہ نے کہا’’

نہیں یار میرا ابھی دل کر رہا ہے ایسا کرتے بھای سے پوچھ لیتے ہیں کال کر ’’ کے ‘‘امبر نے کہا

ٹھیک ہے پوچھ لو ‘‘معصومہ نے کہا’’

اسے تو اب باہر جانے سے ڈر لگتا تھا وجدان کا ڈانٹنا بھولی نہیں تھی وہ

امبر وجدان کو کال کرنے لگی جو وجدان نے دوسری بل پے ہی اٹھالی

جی میری گڑیا بولو ‘‘وجدان نے کال اٹھاتے مصروف سے انداز میں کہا’’

امبر نے موبائی ل اسپیکر پے رکھا تھا

بھای میرا دل کر رہا ہے پارک جانے کو میں اور معصومہ بھابھی چلی ''
جائی یں'' امبر نے کہا

گڑیا تم دونوں کو اکیلا نہیں بھیج سکتا کل میں لے جاوں گا آج تو رات ''
ہو جاے گی آتے ہوے'' وجدان نے کہا

بھای پلیز نا میرا آج دل کر رہا ہے'' امبر نے ضدی انداز میں کہا تو وجدان ''
نے گہرا سانس لیا

اوکے میں گارڈز سے کہتا ہوں وہ تم دونوں کے ساتھ رہے گے اور تم "
دونوں ان سے ایک پل دور نہیں جاوگی ٹھیک ہے" وجدان نے کہا

جی بھای ٹھیک ہے تھنکیو اور لو یو" امبر نے خوش ہوتے کہا"

لو یو ٹو گڑیا چلو میں کہتا ہوں" وجدان نے مسکرا کے کہا اور کال رکھی "

اور امبر اور معصومہ جلدی سے تیار ہوی اور کچھ دیر بعد گارڈز کے ساتھ
قریب ہی کے پارک میں آگی

دونوں اس وقت پارک میں تھی پارک میں کافی زیادہ ہی رش تھا چھٹی ہونے
کی وجہ سے

جب امبر کو ایک کیوٹ سی بچی دیکھای دی

یار وہ دیکھو کتنی کیوٹ بچی ہے میں اسے دیکھ کر آتی ہوں پاس سے ''امبر'' معصومہ سے کہتی تیزی سے بڑھی

امبر یوں اکیلی نا جاو روکو ''معصومہ نے آواز دی لیکن امبر بھاگتی اس بچی کے'' پاس گی

میم روکے ''گارڈز نے بھی آواز دی لیکن امبر ان سنی کرتی وہاں کہیں دور'' ہو گی

جاو میم کے پیچھے ہم میم کے پاس ہیں ''ایک گارڈ نے دوسرے دو گارڈز'' سے کہا

تو وہ سر ہلاتے امبر کے پیچھے بھاگے اور معصومہ پریشان سی کھڑی تھی

آپ کی مما کہاں ہے‘‘ امبر نے اس بچی سے پوچھا’’

وہ تو نہیں ہیں بابا ہیں‘‘ بچی نے کہا تو امبر اداس ہو گی اور جھک کر بچی کے ’’ گال پے بوسہ دیا

امبر جیسے ہی بچی سے پوچھتی پیچھے مڑی لیکن اب رش کی وجہ سے اسے معصومہ اور گاڈرز نہیں مل رہے تھے

اور اسے سمجھ بھی نہیں آ رہی تھی کہ وہ کدھر سے آی تھی

اس لیے امبر پریشان ہوتی رونے لگی تھی

میں واپس کیسے جاو موبائل بھی نہیں ہے میرے پاس"امبر روتی ہوی" خود سے کہنے لگی

ایک لڑکا جو وہی کھڑا اسے کافی دیر سے دیکھ رہا تھا اسکے پاس آیا

کیا ہوا کیوں رو رہیں ہیں"اس نے آتے پوچھا"

وہ میں اپنے گاڈرز اور بھابھی کو کہیں چھوڑ کر یہاں آ گی اور مجھے مل نہیں" رہے"امبر نے روتے کہا

رو نہیں میرے ساتھ آو کوی بات نہیں میں کال کرتا ہوں‘‘اس لڑکے ’’ نے مسکراتے کہا

تو امبر اسے دیکھنے لگی اس لڑکے کو امبر روتے ہوے اچھی نہیں لگ رہی تھی

آپ کر دیں گے کال‘‘امبر نے آنسو پونچتے کہا’’

ہاں رو کو میں کرتا ہوں‘‘اس نے کہا ساتھ موبائی ل نکالتا کال کرنے لگا’’

نمبر میں بتا دیتی ہوں مجھے آتا ہے‘‘امبر جلدی سے کہا تو وہ لڑکا مسکراتا اسے ’’ دیکھنے لگا

❤❤❤❤

امبر نے کہا تو وہ لڑکا مسکراتا اسکی طرف متوجہ ہوا

جی بتایں میں کرتا ہوں ‘‘اس لڑکے نے کہا ’’

توامبر جلدی سے وجدان کا نمبر بتانے لگی اور اپنا نام بھی

ہیلو یار جلدی سے یہاں پارک میں آو امبر یہی ہے اکیلی ہے ‘‘اس نے کال ’’ پے کہتے پارک کا نام بتاتے کال رکھ دی

اور امبر حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی کہ اس نے وجدان سے بات تو اسے کی تھی جیسے وہ اسے جانتا ہو

آپ نے اسے کیوں بات کی جیسے وجدان بھای آپ کو جانتے ہوں" امبر نے پوچھا

تو وہ ہنس دیا اور اس بچی کا ہاتھ تھاما جو کب سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

آتا ہے تو پتہ چل جاے گا ابھی ہم وہاں بیٹھ جاتے ہیں" اس نے کہا"

تو امبر بھی سر ہلاتی اسکے ساتھ بینچ پے بیٹھ گی اور اس بچی کو دیکھا

امبر اب ریلیکس ہو گی تھی کہ وجدان آنے والا ہے وہاں

یہ آپ کی کیا لگتی ہے" امبر نے اس کیوٹ سی بچی کو دیکھتے کہا اس سے پہلے" وہ کچھ کہتا وہ بچی بول پڑی

آنی نے میلی بت نی سنی ''اس کیوٹ سی بچی نے کہاتوامبر اسکی طرف متوجہ ''
ہوی

کیا بات نہیں سنی ''امبر نے کہا''

یہی تہ میلی مما دھر ہے ''بچی نے کہاتوامبر بات سمجھتی مسکرادی ''

اواچھا ''امبر نے کہاتووہ لڑکا بھی مسکرادیا''

یہ میری بیٹی ہے ''اس لڑکے نے کہاتوامبر سر ہلا گی ''

ابھی دونوں بیٹھے ہی تھے کہ پانچ منٹ بعد کیف وہاں آگیا اور امبر کیف کو دیکھتی جلدی سے کھڑی ہوی کیف بھی جلدی سے ان کے پاس آیا

لو بھ ئی ی میں اور میری بچی تو جا رہے ہیں خود ہی امبر کو گھر چھوڑ دینا" اس لڑکے نے مسکرا کے کیف کو دیکھتے کہا تو امبر نے کنفیوز ہوتے دیکھا

اور آپ انہیں بھی جانتے ہیں" امبر نے پوچھا تو کیف اور وہ لڑکا مسکرا دیے

ہاں بھ ئی ی میں کیف کا بھای ہوں سمیر شاید تم نے مجھے پہچانا نہیں تھا" پہچانتی بھی کیسے اتنے سال پہلے تو دیکھا تھا" سمیر نے کہا

سمیر اور اسکی بیوی اور بیٹی دو تین دن پہلے ہی پاکستان آے تھے

اوواچھا جی بھای یہ تو ہے میں سچ میں نہیں پہچان پای تھی‘‘امبر نے کہا’’

شکر ہے بھای یہ آپ کو مل گی اور آپ نے مجھے کال کر دی اب میں امبر کو’’ گھر چھوڑ دوں گا‘‘کیف نے سمیر کی طرف دیکھتے کہا تو امبر نے حیرت سے دیکھا

بھای کیا آپ نے وجدان بھای کو کال نہیں کی بلکہ انہیں کی تھی‘‘امبر نے’’ کہا تو سمیر سر ہلا گیا

جی اسے کی تھی اچھا ہم جا رہے ہیں‘‘سمیر نے کہتے بچی کو اٹھاتے وہاں سے’’ نکلتا گیا

تو امبر کیف کی طرف متوجہ ہوی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

پلیز آپ بھای کو کال کر کے بتا دیں اور معصومہ بھی پریشان ہو رہی ہو گی‘‘’’

امبر نے کہا

ٹھیک ہے میں کرتا ہوں آو چلیں‘‘ کیف نے کہا اور امبر بھی اس کے ساتھ ’’

گاڑی کی طرف بڑھی

❤❤❤❤

معصومہ بے حد پریشان ہو چکی تھی اور گارڈز الگ پریشان ہو چکے تھے

گارڈز نے آخر کار وجدان کو کال کر کے بتا دیا تھا اور وہ بس پانچ منٹ کا کہہ کر

وہاں آ رہا تھا وجدان بے حد پریشان ہو چکا تھا

میم آپ چل کر گاڑی میں بیٹھ جائیں" گاڈر نے کہا"

تو معصومہ بھی سر ہلاتی گاڑی طرف بڑھی کہ اسے ایک بچہ دیکھای دیا

شاید گر گیا تھا اور اسکے ماتھے پے کافی چوٹ لگی تھی جس سے خون بہہ رہا تھا اور بچے کے والدین اسے جلدی سے وہاں سے لے گے

معصومہ کو خون دیکھ کر ڈر لگنے لگا تھا آنکھوں میں نمی آنے لگی آنکھوں کے آگے ایکدم اندھیرہ چھانے لگا

ایکدم لڑکھڑا کے معصومہ گری تھی گارڈز بے حد پریشان ہو گے نا وہ اٹھا سکتے تھے معصومہ کو ہاتھ لگا سکتے تھے بس معصومہ کو پکار رہے تھے

گارڈ نے پھر سے پریشانی سے وجدان کو کال کرنے لگا

سر جلدی آئے میم بے ہوش ہو گیں ہیں" گارڈ نے وجدان کے کال" اٹھاتے ہی جلدی سے کہا

کیا کیسی کو پاس نا آنے دینا صرف ایک منٹ میں پہنچ رہا ہوں وہاں""" وجدان جو امبر کی وجہ سے پریشان تھا

معصومہ کا سنتے اور پریشان ہو گیا اور تیز ڈرائیونگ کرنے لگا

❤❤❤❤

کیف امبر کو گاڑی میں بیٹھاتا خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پے بیٹھتا وجدان کو کال کرنے لگا

لیکن وجدان کا نمبر بزی جا رہا تھا

کیا ہوا وجدان بھای کال نہیں اٹھا رہے ""امبر نے کیف کو دیکھتے پوچھا""

نہیں نمبر بزی ہے میں دوبارہ کرتا ہوں تم پریشان نا ہو ہم گھر چلتے ہیں """ کیف نے امبر کا پریشان چہرہ دیکھتے ہوے کہا اور گاڑی سٹارٹ کی

کیف گاڑی بہت سلو چلا رہا تھا کیونکہ وہ امبر کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتا تھا

کیف نے دوبارہ وجدان کو کال ملای لیکن اس دفعہ اس نے اٹھای نہیں

مجھے اسے نہیں جانا چاہیے تھا معصومہ بھی پریشان ہو رہی ہو گی وہ تو پہلے ہی " نہیں آ رہی تھی میرے ساتھ "امبر نے کہا

ہاں پریشان تو ہو گی لیکن گارڈز ہے اس کے ساتھ تم فکر نا کرو اور مجھے پتہ " ہے وجدان معصومہ کے پاس پہنچنے والا ہو گا تم یہ پانی پیو "کیف نے امبر کو ریلیکس کرنا چاہا

جی "امبر نے کہتے پانی کی بوتل اٹھاتے پانی پینے لگی "

آپ ہسپتال سے یہاں آ ے ہیں کیا "امبر نے پوچھا "

ہاں ہسپتال سے سیدھا یہاں ہی آیا ہوں سمیر بھای نے کال کرنے سے پہلے " ہی مجھے میسج کر کے تمھارا بتا دیا تھا اور پھر کال کر کے "کیف نے مسکرا کے بتایا

اچھا تو آپ کو چھٹی مل گی کیا" امبر نے پوچھا"

جی مل گی اف لے لیا تمھارے لیے" کیف نے مسکرا کے کہا امبر کو نا جانے کیف کا ساتھ کیوں اچھا لگتا تھا

ایک بات پوچھو آپ سے اگر آپ برا نا مانے تو" امبر نے کہا"

ہاں پوچھو کیوں" کیف نے مسکرا کے کہا"

کیا آپ کی شادی ہو گی ہے یا مانگنی وغیرہ" امبر نے پوچھا اسے کیف کے بارے میں اتنا تو نہیں پتہ تھا"

ہمم تمھیں کیا لگتا ہے‘‘کیف نے پوچھا’’

ہو سکتا ہو منگنی ہوی ہو کیونکہ بیوی ہوتی تو وہ کبھی تو ہمارے گھر آتی آپ’’ کے ساتھ‘‘امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا

نہیں ابھی شادی تو دور منگنی بھی نہیں ہوی ویسے ایک لڑکی ہے جس سے’’ میرے مما بابا شادی کروانا چاہتے ہیں اگر وہ لڑکی اور اس کے گھر والے مان جاے‘‘کیف نے کہا

دل تو کیا تھا خود بھی بتادے کہ وہ بھی اسے پسند کرتا ہے لیکن وہ کہہ نا سکا

اچھا تو کون ہے وہ لڑکی‘‘امبر نے پوچھا امبر کا دل نا جانے یہ سن کر اداس’’ ہوا تھا کہ کوی ہے جس سے کیف کی شادی ہونے والی ہے

اگر میری شادی ہو گی اس سے تو پھر ملواو گا‘‘ کیف نے کہا’’

ٹھیک ہے‘‘ امبر نے کہا’’

کیف کو حیرت ہوی تھی کہ وہ اداس کیوں ہو گی لیکن خاموش رہا جو بات اسکے دل میں آرہی تھی اسے وہ جھٹک کیا

مجھے کیا جس سے مرضی شادی ہو ان کی‘‘ امبر نے دل میں خود ہی سوچا’’

اچھا میں وجدان کو دوبارہ کال کرتا ہوں‘‘ کیف کہتا پھر سے وجدان کو کال’’ کرنے لگا

اور پھر ایک منٹ بعد ہی وجدان معصومہ کے پاس تھا جہاں گارڈز کیسی کو بھی پاس آنے سے منا کر رہے تھے

وجدان بھاگتا ہوا آکر معصومہ کے پاس بیٹھتا معصومہ کا سر اپنی گود میں رکھتا اس کا گال تھپتھپانے لگا

معصومہ اٹھو میری جان کیا ہوا ہے" وجدان پریشانی سے اٹھانے لگا"

پھر جلدی سے بازوں میں بھرتا گاڑی کی طرف بڑھا اور اسے گاڑی میں بیٹھتا پانی کے چھٹنے چہرے پے مارے تو معصومہ کو ہوش آیا

وجدان معصومہ کو ہوش میں آتا دیکھ کر پر سکون ہوا

"معصومہ کیا ہوا تھا میری جان" وجدان نے معصومہ کا ہاتھ تھام کر دوسرا ہاتھ رکھ کر نرمی سے معصومہ کی گال پے رکھتے پوچھا

"وجدان وہاں خون تھا مجھے ڈر لگ رہا ہے" معصومہ نے کپکپاتے لہجے میں کہا آنکھوں میں نمی تھی وجدان نے اسے اپنے ساتھ لگایا

"کچھ نہیں ہوا، میں ہوں نا ساتھ اب پریشان نا ہو ہمم" وجدان نے نرمی سے کہا تو معصومہ سر ہلا گی

"اچھا میں امبر کو دیکھوں اب پریشان نا ہو اور یہی بیٹھو" وجدان اسے سیدھا کر کے بیٹھاتے کہا

جی‘‘معصومہ نے بس اتنا ہی کہا’’

ابھی وجدان امبر کو دیکھتا کہ اسے کیف کی کال آنے لگی تو وجدان نے اٹھالی

کیف میں بات میں بعد کرتا امبر نا جانے کہاں چلی گی ہے‘‘وجدان نے’’ پریشانی سے کہا تو کیف بول پڑا

امبر میرے ساتھ ہے پریشان نا ہو میں گھر چھوڑ جاتا ہوں ہم راستے میں ہیں’’ ‘‘کیف نے کہا تو وجدان نے شکر کا سانس لیا

امبر تمھیں کیسے ملی‘‘وجدان نے پوچھا کیونکہ کیف یہاں پارک میں کیا’’ کرنے آیا تھا

گھر جا کر بتاتا ہوں‘‘ کیف نے کہا’’

اوکے ہم بھی گھر آتے ہیں‘‘ وجدان نے کہتے کال رکھی اور معصومہ کی’’ طرف متوجہ ہوا

وجدان امبر کہاں ہے‘‘ معصومہ نے وجدان کی کال پے بات سنتے کہا’’

لیکن آنکھوں میں ابھی بھی نمی وجدان کو اچھے سے محسوس ہو رہی تھی

وہ کیف کے ساتھ ہے شاید وہ یہاں پارک میں آیا ہو گا تو وہ اسے مل گی چلو’’ گھر چلتے ہیں‘‘ وجدان نے کہا اور ڈرائیونگ سیٹ پے آ کر بیٹھا

معصومہ میری جان اب پریشان نا ہو جو دیکھا بھول جاو میں ہوں نا تمھارے ” ساتھ “ وجدان نے نرمی سے معصومہ کو کہتے گاڑی سٹارٹ کی تو معصومہ سر ہلا گی

آپ چھوڑ کر نا جاے گا وجدان مجھے بہت ڈر لگتا ہے “ معصومہ نے نم لہجے ” میں کہا

تو وجدان کو معصومہ کو یوں دیکھتے تکلیف ہونے لگی

ایک ہاتھ سے گاڑی ڈرائی یو کرتے دوسرے ہاتھ سے معصومہ کا ہاتھ تھاما تو معصومہ بھی مضبوطی سے ہاتھ وجدان کا ہاتھ تھام گی وجدان کو محسوس ہوا

کبھی نہیں چھوڑ کر جاؤ گا میری جان ہمیشہ تمھارے ساتھ رہوں گا‘‘’’

وجدان نے محبت سے کہا

اچھا بتاؤ کیا کھاؤ گی ہم راستے سے لے لیتے ہیں یا گھر جا کر کچھ بنوا دوں‘‘’’

وجدان نے بات بدلی

مجھے نہیں کھانا کچھ گھر چلتے ہیں‘‘معصومہ نے کہا’’

کیوں نہیں کھانا چلو گھر جا کر تمھارے لیے کچھ بنواتا ہوں بلکہ آج’’
تمھارے لیے اور امبر کے لیے میں خود کچھ بناؤں گا‘‘ وجدان نے مسکرا کے
کہا تو معصومہ نے وجدان کو دیکھا

آپ کو کھانا بنانا آتا ہے‘‘معصومہ نے حیرت سے پوچھا’’

ہاں بنالیتا ہوں پہلے کبھی کبھی بناتا تھا جب مما بابا تھے پھر چھوڑ دیا‘‘ وجدان ’’
نے کہا

لہجے میں اداسی تھی معصومہ بھی اداس ہونے لگی

وجدان آپ کے مما بابا کا کب انتقال ہوا اور کیسے ‘‘معصومہ نے پوچھا’’

چار سال پہلے میرے مما بابا چھوڑ گے اچھا گھر آ گیا ہے چلو چلیں‘‘ وجدان ’’
نے بتاتے جلدی سے کہا

وہ معصومہ کو اس وقت اداس تو نہیں دیکھ سکتا تھا

دونوں گھر گے تو کیف اور امبر بھی پہلے سے موجود لاونج میں بیٹھے تھے

امبر جلدی سے وجدان کے پاس آتی اس کے گلے لگ گی وجدان نے بھی پیار سے اپنے ساتھ لگایا

"امبر گڑیا یہ کیا بات ہوی اسے کوی کرتا اگر تمھیں دور جانا تھا تو گارڈز کے ساتھ جاتی انہیں اس لیے تو بھیجا تھا انہیں تم دونوں کے ساتھ" وجدان نے نرمی سے کہا

"سوری بھای میں نے سوچا تھا کہ میں وہ کیوٹ سی بچی کو دیکھ کر آجاوں گی گاڈرز نے مجھے روکا تھا لیکن میں نہیں روکی اور بہت ڈر گی تھی اکیلے" امبر نے کہا

تو وجدان نے اسے ماتھے پے بوسہ دیتا اسے اپنے ساتھ صوفے پے بیٹھا گیا

معصومہ بھی وجدان کے دائی یں طرف بیٹھ گی اور امبر بائی یں طرف

وجدان نے سامنے صوفے پے کیف کو دیکھا جو انہیں دیکھ رہا تھا

کیسے ملی تمھیں" وجدان نے کیف کو دیکھتے کہا تو کیف بتانے لگا"

شکر ہے سمیر بھای کو مل گی" وجدان نے کہا تو کیف بھی سر ہلا گیا"

سمیر ویسے تو کیف سے ڈھیڑ سال ہی بڑا تھا لیکن کیف سمیر کو بھای کہتا تھا اس لیے وجدان بھی بھای ہی کہتا تھا

ہاں شکر ہے ‘‘ کیف نے بھی بے اختیار کہا ’’

وجدان آپ نے ہمارے لیے آج خود بنانا ہے نا کھانے کے لے کچھ آپ ’’ نے کہا ہے ‘‘ معصومہ کی آواز پے وجدان کے ساتھ امبر اور کیف بھی اس کی طرف متوجہ ہوے

ہاں بلکل میں ہی بناوں گا ‘‘ وجدان نے مسکرا کے کہا تو امبر بھی خوش ہو گیا ’’ اور کیف بھی مسکرا دیا

واو بھای آپ بنایں گے ‘‘ امبر نے خوش ہوتے کہا ’’

جی ہاں آج میں بناو گا ‘‘ وجدان نے کہا ’’

"تو وجدان جلدی جا کر بنایں مجھے بھوک لگی ہے"معصومہ نے وجدان کا بازو تھامے کہا تو وجدان مسکرا دیا

"ٹھیک ہے بھئی جاتا ہوں اور بناتا ہوں اور کیف تم بھی کھا کے جانا"

وجدان نے کیف سے بھی کہا

"نیکی اور پوچھ پوچھ کیوں نہیں کھا کے ہی جاوں گا اگر تم نا کہتے نا پھر بھی کھا کے ہی جاتا اپنے دوست کے ہاتھ کا کیونکہ تو بناتا ہی اتنا مزے کا ہے"کیف نے مسکرا کے کہا تو وجدان بھی مسکرا دیا

کیف خوش تھا آج وہ اتنے سالوں بعد یہ سب کر رہا تھا ورنہ وجدان تو سب چھوڑ چکا تھا

اوکے میں جارہاہوں اور معصومہ میری ہلیپ کرے گی میں چینج کر کے آتا''

ہوں'' وجدان نے کہا

وجدان پر مجھے کچھ بنانا نہیں آتاتو میں آپ کی کیاہلیپ کروں گی''معصومہ''

نے وجدان کو کہا

وہ میں بتادوں گا ابھی میں چینج کر کے آتاہوں'' وجدان نے معصومہ سے''

کہا

اوکے''معصومہ نے مسکرا کے کہا''

تو وجدان بھی اوپر کمرے میں چل دیااور کچھ دیر بعد معصومہ اور وجدان کچن

میں تھے

کیف اور امبر لاونج میں ہی بیٹھے تھے بس یونہی کوی نا کوی بات کر لیتے

کیف کے لیے تو اتنا ہی کافی تھا کہ امبر اس کے سامنے بیٹھی ہے
💖💖💖💖

وجدان کیا بنا رہے ہیں آپ‘‘ معصومہ نے وجدان کو دیکھتے پوچھا جو پیاز ’’
ٹماٹر وغیرہ شلف پے رکھ رہا تھا

معصومہ کے پوچھے پے وجدان معصومہ کی طرف متوجہ ہوتا اس کے قریب جاتا اسے کمر سے تھام کر شلف پے بیٹھاتے اسکے آس پاس ہاتھ رکھتے معصومہ پے جھکا

معصومہ تو وجدان کے اس عمل پے بھکلا ہی گی تھی

"میں بریانی بنانے لگا ہوں تمھاری فیورٹ ہے نا" وجدان نے معصومہ کے چہرے کو دیکھتے کہا جس پے وجدان کے قریب آنے سے سرخی چھا گی تھی

"جی فیورٹ ہے لیکن میں آپ کی ہلیپ کیا کرواوگی مجھے تو کچھ نہیں آتا" معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا

"تم بس یہاں بیٹھ کر مجھ سے باتیں کرو اور مجھے دیکھو باقی میں خود ہی کر لوں گا" وجدان نے مسکرا کے کہا تو معصومہ بھی مسکرا دی

"ٹھیک ہے" معصومہ نے کہا

تو وجدان نے معصومہ کی دونوں گالوں کو چھوتے معصومہ کے چہرے پے حیا کی لالی دیکھ کر مسکراتا بریانی بنانے کی طرف متوجہ ہوا

معصومہ اپنے دھڑکتے دل کو سمبھالتی وجدان کی طرف دیکھنے لگی جو ٹماٹر کاٹنے لگا تھا

میں چوکلیٹ دیتا ہوں کل لے آیا تھا تمھیں دی نہیں فریج میں ہو گی""
وجدان کہتا فریج میں سے چوکلیٹ لایا اور معصومہ کو دی

آپ نے کل کیوں نہیں دی مجھے""معصومہ نے وجدان کے ہاتھ سے چوکلیٹ لیتے کہا

رات تھی تو اس لیے نہیں دی"" وجدان نے کہا""

تو معصومہ سر ہلاتی چوکلیٹ کھانے لگی اور وجدان معصومہ کے پاس ہی کھڑا ہوتا ٹماٹر وغیرہ کاٹنے لگا

آپ کھاے گے چوکلیٹ‘‘معصومہ نے چوکلیٹ کھاتے وجدان سے بھی’’ پوچھا

تو وجدان نے معصومہ کی طرف دیکھا اور معصومہ کے ہونٹوں پے زرا سا سی لگی چوکلیٹ دیکھ کر مسکراتا معصومہ کے پاس ہوتے

اس کے ہونٹوں پے لگی چوکلیٹ اپنے ہونٹوں سے صاف کرتا پیچھے ہوتا معصومہ کے چہرے پے چھاے گہرے رنگوں کو اور جھکی پلکوں کو دیکھتے مسکرا دیا

چلو اب کھاؤ میں نے کھالی ہے ویسے مجھے تو بہت زیادہ میٹھی لگی ہے"""
وجدان نے مسکرا کے ذو معنی انداز میں کہا

تو معصومہ خود کی تیز دھڑکتی دھڑکنوں کو سمبھلتی وجدان کی طرف دیکھنے لگی

اب نہیں کھوں گی آپ سے کھانے کو اور جلدی بنائی یں بریانی آپ تو بنا ہی نہیں رہے"معصومہ نے وجدان کو دیکھتے منہ بنا کے کہا

تو وجدان بھی معصومہ کو شرمایا روپ دیکھتے مسکراتا بریانی بنانے کی طرف متوجہ ہوا

اور معصومہ سے باتیں کرتا بریانی بنانے لگا

♥♥♥♥

باباوہ آپ سے ایک بات کہنی ہے‘‘سب کھانا کھاتے چائے پی رہے تھے’’ جب صارم نے ثاقب صاحب سے کہا

ہاں بولو بیٹا‘‘ثاقب صاحب صارم کی طرف متوجہ ہوۓ’’

وہ بابا میں حبہ کے ساتھ کچھ دنوں کے لیے گھومنے جانا چاہتا ہوں‘‘صارم’’ نے کہا وہ یہ نہیں کہہ سکا تھا ہنی مون پے جانا ہے اسے

صارم کے کہنے پے سب مسکرا دیے حبہ کے گالوں پے لالی سی چھانے لگی تھی

انیتا جواس کے پاس بیٹھی تھی تنگ کرنے کے لیے اپنی کہنی حبہ کو ماری حبہ نے گھور کر اسے دیکھا تو انیتا مسکرا دی

ہاں کیوں نہیں جاو یہی تو دن ہوتے گھومنے پھیرنے کے جب جانا ہوا جاو‘‘’’ ثاقب صاحب نے کہا

جی بابا بس پھر تین دن تک جاتے ہیں‘‘ صارم نے کہا’’

ٹھیک ہے خیر خیریت سے جاو آو‘‘ شگفتہ بیگم نے کہا تو سب نے آمین کہا’’

راکب تم بھی انیتا بیٹی کو لے کر جاو کیا تمھارا ارادہ نہیں گھومنے کا‘‘ صدف’’ بیگم نے کہا

توانیتا کا رنگ ایکدم سرخ ہوا تو حبہ نے اس بار انیتا کو تنگ کیا

مما جائی یں گے وہ ابھی کچھ وقت بعد "راکب نے دھیمے سے کہا"

وہ جانتا تھا کہ انیتا نہیں جائے گی اور وہ خود بھی چاہتا کہ ان دونوں کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے پھر ہی وہ جائے

کیوں بیٹا ابھی کیوں نہیں "صدف بیگم نے کہا"

ابھی راکب کچھ کہتا کہ انیتا بول پڑی

چچی جان ابھی میرے پیپر ز ہیں "انیتا نے کہا تو راکب نے گہرا سانس لیا"

اچھا چلو بعد میں چلے جانا" صدف بیگم نے کہا"

وجدان نے بریانی تیار کرلی تھی اور معصومہ نے وجدان کے ساتھ سب چیزیں ڈائی ینگ ٹیبل پر لائی تھی

وجدان بھی معصومہ کو یوں خوف سے نکلتا دیکھ کر خود بھی پر سکون ہو گیا تھا

وجدان کو امید تھی کہ وہ معصومہ کو اس ڈر سے نکال دے گا

چلو اب کھا کر بتاو کیسی بنی ہے" وجدان نے بیٹھتے معصومہ،امبر اور کیف" سے کہا ساتھ معصومہ کو بریانی ڈالتا دینے لگا

"واو بہت مزے کی بنای ہے آپ نے وجدان" معصومہ نے کھاتے دل سے تعریف کی تو وجدان مسکرادیا

کیف اور امبر بھی مسکرادیے

"جی بہت مزے کی ہے مجھے تو پہلے ہی پتہ تھا آپ مزے کی بناے گے" امبر نے کھاتے کہا تو وجدان امبر کو دیکھتا مسکرادیا

"اب تو بھی بتادے" وجدان نے کیف کو دیکھتے کہا تو بریانی سے خوب انصاف کررہا تھا

”بھ ئی ی مجھے تو خود پہلے پتہ تھا تم بہت مزے کی بناو گے اسی لیے تو گیا نہیں تھا“ کیف نے کہا

تو وجدان اسے دیکھتا مسکرا دیا اور خود بھی کھانے لگا

”وجدان آپ پھر بنائے گا بریانی سچی اسی بریانی تو میں نے پہلے کھای ہی نہیں کبھی“ معصومہ نے کھاتے کہا

”ٹھیک ہے تم کہتی ہو تو ضرور بناوں گا“ وجدان نے مسکرا کے کہا

تو معصومہ بھی مسکراتی کھانے لگی کیف اور امبر بھی مسکرا دیے

کچھ دیر بعد سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا اور اس کے بعد وجدان اور کیف کافی دیر بتایں کرتے رہے امبر اور معصومہ کمرے میں چلی گی تھیں

یار وہ تو احد کو جانتا ہے" وجدان نے کیف سے کہا تو کیف چاے کا گھونٹ" بھرتا وجدان کو دیکھنے لگا

نہیں کیوں پوچھ رہا ہے" کیف نے پوچھا"

وہ مجھے لگا شاید تم مل چکے ہو اصل میں مجھے وہ لڑکا امبر کے لیے اچھا لگا ہے" اور اس کے گھر والے بھی امبر کو اپنے بیٹے احد کے لیے پسند کر چکے ہیں مجھے بھی مناسب لگ رہا ہے رشتہ" وجدان نے بتایا تو کیف کا رنگ اوڑنے لگا

"اچھا جیسے تمھیں مناسب لگے یار میں چلتا ہوں کافی دیر ہو گی ہے گھر پے سب انتظار کر رہے ہوں گے" کیف نے چاے کا کپ رکھتے جلدی سے کہتے کھڑا ہوا اس سے اور نہیں بیٹھا جانا تھا اب

"او کے پھر ملتے ہیں" وجدان بھی خاموش ہو گیا تھا کچھ نا کہا کیف بھی سر ہلاتا وہاں سے نکلا

راستے میں کیف بس امبر کے بارے میں ہی سوچے جا رہا تھا

"وجدان نے رشتہ کر دیا میں کیسے رہوں گا امبر کے بنا کیا کروں میں، میں مر جاو گا امبر کے بنا" کیف پریشانی سے یہی سوچ رہا تھا

وہ اتنا پریشان ہوا کہ سامنے سے آتا ٹرک بھی آتا نا دیکھائی دیا اور زوردار تصادم ہوا اور اس کے بعد کیف کی آنکھوں کے آگے اندھیرہ چھانے لگا اور پھر مکمل سناٹا ہو گیا

♥♥♥♥

راکب بیٹھا انیتا کا انتظار کر رہا تھا کچھ دیر بعد انیتا بھی کمرے میں آتی اپنی بکس لے کر بیٹھ گی

تو راکب اسے دیکھنے لگا وہ سونا چاہتا تھا اور انیتا بکس لے کر بیٹھ گی تھی

"یار یہ کیا بات ہے تم اب پڑھنے بیٹھ گی ہو دیکھو کتنی رات ہو گی ہے ہمیں سونا چاہیے" راکب نے کہتے انیتا کی بکس پکڑ کر رکھنی چاہی تو انیتا نے پکڑتے کھولی

مجھے کل نوٹس جمع کروانے ہیں اور ابھی وہ پورے نہیں ہوے اور جب تک " ہوے نہیں میں نہیں سو رہی آپ سو جائی یں" انیتا نے کہا تو راکب کا منہ بن گیا

اچھا اگر میں ہلیپ کر دوں بنانے میں تو کتنا وقت لگے گا" راکب نے کہا"

اب انیتا کے بغیر سو بھی نہیں سکتا تھا اور انیتا راکب کی بات سنتی خوش ہو گی

پھر تو گھنٹے میں ہی بن جاے گی ورنہ تو دو ڈھای گھنٹے لگ جاے گے مجھے """ انیتا نے کہا

اچھا ادھر لاو میں بنتا ہوں مجھے بتاو اور بس تم میرے پاس بیٹھو" راکب نے" کہتے انیتا کو ہاتھ سے پکڑتے اپنے ساتھ بیٹھایا

تو انیتا بھی خاموشی سے بیٹھ گی اور راکب کو بتانے لگی پھر راکب اور انیتا مل کر بنانے لگے

انیتا بناتے بناتے تھک گی تو راکب کے کندھے پے اپنا سر رکھا تو راکب مسکرا دیا

کیا ہوا" راکب نے پوچھا"

تھک گی ہوں پلیز یہ جو میرا رہ گیا وہ بھی کمپلیٹ کر دیں نا" انیتا نے کہا" کیونکہ دونوں نے آدھا آدھا کر لیا تھا

لاو دو یہ تو ہو گیا اور تمھارا ہی رہ گیا ہے ویسے اس سب کا مجھے کیا ملے گا"""

راکب نے انیتا کا کمپلیٹ کرتے ذو معنی کہنے لگا تو انیتا جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھی

کچھ نہیں"انیتا نے راکب کی ذو معنی بات پے سرخ ہوتے کہا"

توراکب مسکرا کمپلیٹ کرنے لگا اور کچھ دیر بعد کمپلیٹ کرتے رکھتے کمرے کی لائٹس اوف کرتا انیتا کو حصار میں لیتا انیتا کے ہونٹوں کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا

اب تمھارا اتنا کام کمپلیٹ کر کے دیا ہے تو مجھے بھی تو کچھ صلح ملنا چاہیے نا''

راکب نے کہتے بنا انیتا کو سمجھنے کا موقع دیے انیتا کے ہونٹوں پے جھکتا گیا تو انیتا بھی دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

کچھ پل بعد راکب نے پیچھے ہوتے انیتا کے چہرے پے چھاے رنگوں کو دیکھتے انیتا کی بند پلکوں کو چھوتے اپنے حصار میں لے کر لیٹ گیا

سو جاو رات کافی ہو گی ہے'' راکب نے کہتے اپنی آنکھیں بند کی تو انیتا نے آنکھیں کھولے راکب کے چہرے کو دیکھنے لگی

کچھ دیر یو نہی دیکھنے کے بعد خود بھی سونے کے لیے آنکھیں بند کر گی

تو کچھ دیر راکب نے آنکھیں کھولتے انیتا کو دیکھا اور مسکراتے نرمی سے انیتا کے ماتھے کو چھوا

راکب انیتا کا خود کی طرف دیکھنا اچھے سے محسوس کر چکا تھا

♥♥♥♥

چار دن بعد صارم اور حبہ ہنی مون کے لیے پیرس جا رہے تھے صارم پہلے ہی ٹکٹس بک کروا چکا تھا حبہ نے ہی پیرس کا کہا تھا

اور حبہ ابھی سے پیکنگ کر چکی تھی

حبہ میری جان کیا کر رہی ہو آو سو جائیں'' صارم نے کمرے میں آتے '' حبہ کو دیکھتے کہا جو بیگ میں کچھ دیکھ رہی تھی

”صارم میں دیکھ رہی تھی کچھ رہ تو نہیں گیا“ حبہ نے بیگ بند کرتے صارم سے کہا

تو صارم مسکراتا حبہ کے پاس آتے اسے اپنے حصار میں لیا

”کوی بات نہیں میری جان اگر کچھ رہ بھی گیا تو وہاں سے لے لیں گے“
صارم نے کہا تو حبہ مسکرا دی

”صارم وہاں ہم بہت انجوائے کریں گے“ حبہ نے مسکرا کے کہا

”ہاں کریں گے دن کو گھومے کے اور رات کو میں تمھیں ڈھیر سارا پیار کروں گا“ صارم نے ذو معنی کہا

توحبہ کے چہرے پے شرمیلی سی مسکراہٹ آگی صارم نے مسکراتے حبہ کے ماتھے پے ہونٹ رکھے توحبہ پلکیں جھکا گی

اچھا چلو چار راتیں تمھیں کچھ نہیں کہتا اپنی نیند پوری کرلو آؤ سو جائیں" "
صارم نے حبہ کو مسکراتے کہا

توحبہ صارم کو گھورتی شرماتی صارم کے سینے پے سر رکھ گی تو صارم مسکراتا اسکے گرد حصار بناتے اس کے سر پے ہونٹ رکھے
❤❤❤❤

وجدان کیف کے جانے کے بعد معصومہ اور امبر کے پاس جا بیٹھا

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ وجدان کو سمیر کی کال آنے لگی

تو وجدان نے کال اٹھای اور سمیر نے جو بات بتای وجدان کچھ پل سناٹے میں آگیا

وجدان کیف کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے‘‘ سمیر نے وجدان کے کال اٹھاتے ہی’’ کہا

کیا میں ابھی آتا ہوں‘‘ وجدان کہتا جلدی سے کھڑا ہوا سمیر نے اسے ہسپتال’’ کا بھی بتا دیا کہ وہ اپنے ہی ہسپتال میں ہے

وجدان بھای کیا ہوا‘‘ امبر نے وجدان کا پریشان چہرہ دیکھتے پوچھا’’

وہ کیف کا ایسیڈینٹ ہو گیا ہے میں جا رہا ہوں‘‘ وجدان نے بتایا’’

کیا‘‘ امبر کے منہ سے نکلا معصومہ بھی پریشانی سے وجدان کو پریشان دیکھنے لگی

کیف بھای ٹھیک تو ہیں‘‘ معصومہ نے پوچھا’’

پتہ نہیں وہاں جا کر پتہ چلے گا میں جاتا ہوں‘‘ وجدان کہتا کمرے سے نکلا’’

تو معصومہ اور امبر بھی خاموشی سے اسے جاتا دیکھنے لگی

❤❤❤❤

وجدان ہسپتال پہنچا تو سمیر، بلال صاحب اور آصفہ بیگم اسے کھڑے دیکھای دیے تو وجدان جلدی سے ان کے پاس آیا

کیف کیسا ہے "وجدان نے ان کے پاس آتے ساتھ پوچھا"

کافی بڑا ایکسڈینٹ ہوا ہے ڈاکٹر تسلی دے کر گے "سمیر نے بتایا تو وجدان" سر ہلا گیا

بلال صاحب اور آصفہ بیگم پریشان سے وہاں بیٹھے اپنے بیٹے کے لیے دعا کر رہے تھے

آصفہ بیگم تو رو ہی رہیں تھیں جنہیں سمیر تسلی دے رہا تھا

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آے تو وجدان اور سمیر جلدی سے انکے پاس گے

کیسا ہے کیف ‘‘سمیر نے پوچھا’’

اللہ کا بڑا کرم ہے ڈاکٹر کیف الحمدُ للہ بلکل ٹھیک ہے ‘‘ڈاکٹر نے کہا تو سب’’ نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا

جتنا بڑا حادثہ ہوا اس کے بعد تو انسان نا امید ہی ہو جاتا ہے ‘‘ڈاکٹر نے کہا تو’’ سمیر سر ہلا گیا تو ڈاکٹر بھی وہاں سے چلا گیا

اور کچھ دیر بعد کیف کو کمرے میں شفٹ کر دیا گیا اور سب کیف سے ملنے گے

آصفہ بیگم اور بلال صاحب اپنے بیٹے کو سہی سلامت دیکھ کر پر سکون ہوے تھے

سمیر نے بڑی مشکل سے انہیں گھر بھیجا تھا کافی دیر بعد وہ دونوں گھر چلے تھے

اور اب سمیر اور وجدان کیف کے پاس بیٹھے تھے وجدان کیف کو گھور رہا تھا جو کیف کب سے محسوس کر رہا تھا آخر کار کیف تنگ آ کر بول پڑا

اسے کیوں گھور رہے ہو'' کیف نے وجدان کو دیکھتے کہا''

کیف کے ماتھے، گال پے اور دائی یں بازوں اور ٹانگ پے کافی چوٹ لگی تھی لیکن شکر تھا کہ کوی ہڈی ٹوٹنے سے بچ گی تھی

دھیان کہاں تھا تیرا جو تجھے سامنے سے ٹرک بھی آتا دیکھای نا دیا" وجدان نے کہا

یار بس پتہ نہیں چلا" کیف نے کہا

اب وہ کیا کہتا کہ وہ امبر کو لے کر پریشان ہو رہا تھا اور اسے پتہ ہی نہیں چلا

کیوں نہیں پتہ چلا یہی تو پوچھ رہا ہوں" وجدان نے کہا

تو کیف خاموش ہو کر اسے دیکھنے لگا سمیر خاموشی سے سن رہا تھا

یار سمجھ نہیں آیا تھا، یہاں میں تکلیف میں ہوں اور تو مجھ سے پولیس والوں "کی طرح تفشیش کر رہا ہے" کیف نے وجدان سے کہا جو بات ختم نہیں کر رہا تھا

اچھا بھ ئی ی نہیں پوچھتا" وجدان نے کہا تو کیف نے سکون کا سانس لیا"

وجدان اور سمیر وہی کیف کے پاس بیٹھ گے

♥♥♥♥♥

وجدان کو گے ہوے کافی دیر ہو گی تھی اور رات بھی کافی ہو چکی تھی

امبر کیف کو لے کر پریشان تھی یا نہیں جو اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا

بس اس کا دھیان بار بار کیف کی طرف جارہا تھا

معصومہ جو پاس ہی بیٹھی ایل سی ڈی لگاتی کارٹون دیکھنے لگی تو امبر معصومہ کی طرف متوجہ ہوی

معصومہ ہم کوی مووی دیکھتے ہیں یہ کارٹون کیوں لگا لیے ہیں" امبر نے معصومہ سے کہا

نہیں میں نہیں دیکھتی مووی" معصومہ نے منہ بناتے کہا"

کیوں نہیں دیکھتی تم" امبر نے پوچھا"

اور وجدان جو ابھی گھر آیا ہی تھا اور امبر کی بات سنتے دروازے پے ہی روک گیا وہ معصومہ کا جواب سننا چاہتا تھا

وہ مووویز مجھے نہیں اچھی لگتی خون وغیرہ ہوتا اس لیے ‘‘معصومہ نے کہا’’

اچھا‘‘ امبر نے بس اتنا ہی کہا’’

معصومہ جب دو تین سال پہلے دوسروں کی طرح مووویز کا شوق ہوا معصومہ نے مووی لگای اور اس میں خون اور لڑائی ی قتل ہونا دیکھ کر گھبرای تھی چیخنے چلانے لگی

اس کے بعد فرزانہ خاتون نے بہت مشکل سے سمبھلا اور معصومہ کے ماموں کو کال کر کے بتایا

تب معصومہ کو بہت مشکل سے سمبھلا انہوں نے اور پھر صارم نے کمرے میں لگی ایل سی ڈی سے تمام مووویز اور نیوز چینلز سکپ کر دیے

تاکہ معصومہ پھر سے دیکھ کر ڈر نا جاے اور اس کے بعد معصومہ نے خود بھی کبھی مووی وغیرہ نہیں دیکھی تھی بس کارٹون ہی دیکھتی تھی

ہمم کیا کر رہی ہو دونوں'' وجدان نے دونوں کو دیکھتے کہا تو امبر جلدی سے'' بول پڑی

بھای وہ کیف بھای کیسے ہیں'' امبر نے پوچھا''

ہاں اب ٹھیک ہے بس چوٹیں لگی ہیں'' وجدان نے کہا''

وجدان اب ہمیں کیف بھای کا گھر جا کر بھی خیریت پوچھنی چاہیے ہے نا“””

معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا

ہاں ٹھیک ہے کل کیف گھر چلا جاے گا تو ہم جاے گے“ وجدان نے کہا”

جی ٹھیک ہے“ معصومہ نے کہا”

کافی دیر تینوں بیٹھے باتیں کرتے رہے

💖💖💖💖

راکب اور صارم کو جیسے ہی کیف کے ایکسیڈینٹ کا پتہ چلا کیف کو کال کی

وجدان نے ہی انہیں کیف کے ایکسیڈینٹ کے بارے میں بتایا تھا

اور اب راکب اور صارم کیف کو کال کی تھی اور اسکی خیریت دریافت کر رہے تھے دونوں نے کال اسپیکر پے رکھی تھی

یار کیف ہمیں تو ابھی وجدان نے بتایا اب کیسے ہو" صارم نے پوچھا"

ہاں اب میں ٹھیک ہوں" کیف نے کہا"

یار ہم آے گے" راکب نے کہا"

نہیں یار آنے کی ضرورت نہیں میں ٹھیک ہوں اتنی بھی چوٹ نہیں آی"" کیف نے انہیں آنے سے منا کیا

اوکے یار"راکب بھی خاموشی ہو گیا"

چلو تم ریسٹ کرو پھر بات کریں گے"صارم نے کہا تو کیف بھی اللہ حافظ"
کہتا کال بند کر گیا

اور راکب اور صارم باتیں کرنے لگے

💕💕💕💕

کافی دیر سے راکب انیتا کی یونی کے باہر گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا اس کے
آنے کا انتظار کر رہا تھا

کچھ دیر بعد انیتا آتی دیکھای دی تو راکب سیدھا کھڑا ہوتا انیتا کو دیکھتا مسکراتا اسکی طرف دیکھنے لگا

انیتا بھی راکب کو دیکھ چکی تھی

یار کہاں ہے تمھارا شوہر ''انیتا کی کلاس فیلو جو انیتا کے ساتھ اسپیشلی راکب '' کو دیکھنے ہی آی تھی کہنے لگی

انیتا کی فرینڈز تو پہلے ہی دیکھ چکی تھیں راکب کو اور جب انکی کلاس میں انیتا کی شادی کے بارے میں پتہ چلا تو ان کی کلاس کی ایک لڑکی جو انیتا کے ساتھ کافی سلام دعا تھی

توانیتا کے شوہر دیکھنے کا اسرار کرنے لگی اور اس کے ساتھ آئی تھی تاکہ راکب کو دیکھ سکے

"وہ سامنے سڑک کے پار بلیوز جینز اور وایٹ شرٹ میں ہیں جو" انیتا سامنے راکب کی طرف اشارہ کرتے بتایا

"واو یار تمھارا شوہر تو بہت ہینڈسم ہے" اس لڑکی نے راکب کو دیکھتے تعریف کی توانیتا کو ایکدم اس کا یوں کہنا برا لگا

وہ لڑکی تھوڑی بولڈ تھی اور اسی لیے اسے بے دھڑک کہہ رہی تھی

"جانتی ہوں میں" انیتا نے چبا کر کہا

سچ میں یار بال بھی بہت سوٹ کر رہیں تمھارے شوہر کی پرسنلٹلی پے""
اس کی لڑکی نے کہا تو انیتا کو اور غصہ آنے لگا

"تمھیں بتانے کی ضرورت نہیں سب جانتی ہوں میں اور تم یہاں میرا شوہر دیکھنے آی تھی نا کہ اس پے تبصرہ کرنے میں اب جارہی میرے شوہر انتظار کر رہے ہیں"انیتا اس لڑکی کو جواب دیتے راکب کی طرف بڑھی تو وہ لڑکی بھی منہ بنا کر چلی گی

راکب جو انیتا کو ہی تب سے دیکھ رہا تھا اور اس کے قریب آنے کے انتظار میں تھا اسکا غصہ بھی چہرے پے دیکھ چکا تھا

"کیا ہوا اتنے غصے میں کیوں ہو کیا اس لڑکی نے کچھ کہا"راکب نے انیتا کے قریب آتے اس سے پوچھنے لگا

کچھ نہیں کہا چلیں اب ''انیتا کہتی گاڑی میں بیٹھی گی''

توراکب بھی خاموشی سے ڈرائی یونگ سیٹ پے بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کی

لگتا ہے لڑائی ی ہوی ہے جو اتنے غصے میں ہو''راکب نے ایک نظر انیتا کو''
دیکھتے کہا

وہ چڑیل کہیں کی آپ پے تبصرہ کررہی تھی میرے ہی سامنے میرے''
شوہر پے اس کی ہمت کیسے ہوی''انیتا نے غصے سے کہا

توراکب نے ایک نظر حیرت سے انیتا کو دیکھا اوراس کی بات سمجھتا مسکراتا
سامنے دیکھنے لگا

”اووتو جیلس ہو رہی ہو کہ اس لڑکی نے میری تعریف کی چلو تم نا سہی کوی تو ہے جس نے میری تعریف کی ویسے کہہ کیا رہی تھی“ راکب نے اپنی ہنسی روکتے کہا

ورنہ انیتا کو یوں اس بات پے غصہ ہوتا دیکھ کر اسے ہنسی آ رہی تھی

”کچھ نہیں کہا وہ تو شاید اندھی ہو گی اس لیے تو آپ کی تعریف کر رہی تھی پر میں اندھی نہیں ہوں سمجھے آپ جو میں آپ کی تعریف کروں“ انیتا نے منہ بنا کر راکب کو دیکھتے کہا تو راکب نے ایک گھوری سے نوازا

”چڑیل کہیں کی اندھی وہ نہیں تم ہو جیسے اتنا ہینڈسم شوہر بھی ہینڈسم نہیں لگتا“ راکب نے شوخ پن سے کہا

جن لگتے ہیں آپ تو مجھے، ہینڈسم کہاں سے لگتے ویری فنی‘‘انیتا نے ہنس ’’
کے طنزیہ کہاتو راکب نے نفی میں سر ہلایا

اچھا کچھ کھاوگی کہیں جا کر لنچ کرتے ہیں‘‘ راکب نے کہاورنہ اسے پتہ تھا’’
انکی لڑائی ی یو نہی رہے گی

ٹھیک ہے ویسے بھی مجھے بھوک لگی ہے سارادن آج میں فری نہیں ہوی‘‘’’
انیتا نے کہا

توراکب نے گاڑی کارخ ہوٹل کی طرف کیااور گھر کال کر کے دیر سے آنے
کابتادیا

💖💖💖💖

اگلی شام کو ہی کیف کو گھر آیا گیا تھا

اور ابھی ابھی ہی وجدان کے ساتھ معصومہ اور امبر بھی آی تھی

امبر نے خود ساتھ چلنے کو کہا تھا اور ویسے بھی وجدان اسے اکیلا گھر تو نہیں چھوڑتا

ویسے اب وجدان نے اپنے ملازم سے کہہ دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی اور بچوں سمیت وہی انیکسی میں رہے

اب وجدان کو معصومہ اور امبر کے ہوتے میل ملازموں کا ہونا ٹھیک نہیں لگا تھا اسلیے اور اب اس کا ملازم اپنے بیوی اور بچوں کے ساتھ وہی شفٹ ہو گیا تھا

امبر اور معصومہ آصفہ بیگم اور بلال صاحب اور کیف کی بھابھی عنایہ سے ملی تھی اور وہ تینوں اب کیف کے پاس کمرے میں آے تھے

اور جیسے ہی کیف کی نظر امبر پے گی تو ایک خوش گوار کا احساس ہوا تھا

بھای کیسے ہیں آپ، آپ کو اتنی چوٹ لگی ہے‘‘معصومہ نے کیف کو دیکھتے’’ کہا

تو کیف امبر سے نظریں ہٹاتا معصومہ کی طرف متوجہ ہوا تو نظر وجدان پے گی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

کیف ایک پل کے لیے گڑ بڑا ہی گیا کہیں وجدان نے امبر کی طرف دیکھتا ہوا
دیکھ تو نہیں لیا اور اگر دیکھ لیا تو کیا سوچے گا

جی بھابھی بس میں آپ کے سامنے ہوں اب تو ٹھیک ہوں" کیف نے
مسکرا کے کہا تو معصومہ سر ہلا گی

سب ہی وہی آ گے تو سمیر کے ساتھ اسکی بیٹی وانیہ بھی آ گی اور آتے ساتھ امبر
کے پاس آی

ہلیو آنی آپ تیسی ہیں (ہلیو آنٹی آپ کیسی ہیں)" وانیہ نے کہا تو امبر اسکی
طرف متوجہ ہوی

میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں" امبر نے مسکرا کے کہا"

میں تھت ہو آپ تو پتہ ہے میلے تاتو تے توت لد دی ہے (میں ٹھیک ہو آپ" کو پتہ ہے میرے چاچو کے چوٹ لگ گی ہے)" وانیہ نے اپنے طرف سے امبر کو بتایا

توامبر کے ساتھ کیف اور باقی سب بھی مسکرادیے معصومہ کو بھی وانیہ کیوٹ لگی تھی

جی مجھے پتہ ہے کہ آپ کے چاچو کے چوٹ لگی ہے ویسے آپ کا نیم کیا" ہے" امبر نے پوچھا

وانی ہے میلا نیم" وانیہ نے بتایا"

کیف تو بس امبر کو ہی دیکھے جا رہا تھا چاہے امبر نے اس سے بات نہیں کی تھی اس کا پوچھا نہیں تھا لیکن اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ امبر آئی تو ہے

کچھ دیر بیٹھے رہنے کے بعد وجدان امبر اور معصومہ کے ساتھ گھر روانہ ہوا تھا

اور کیف امبر کو دیکھتے بے حد خوش تھا اور بس ہر خیال بھولے اسی کے بارے میں سوچے جا رہا تھا

♥♥♥♥

وجدان آج دوپہر کو ہی گھر آ گیا تھا

اسے امبر اور معصومہ کہیں نا دیکھا دی ضرور وہ دونوں امبر کے کمرے میں تھی

وجدان پہلے فریش ہونے کا سوچتے کمرے میں چلا گیا اور باتھروم جاتے شرٹ اتارتے لٹکاتے منہ ہاتھ دھونے لگا

معصومہ جو ابھی کمرے میں آئی تھی اپنا دوپٹہ اتر کر بیڈ پر رکھتی باتھروم کی طرف بڑھی

”آہہہ“

اور جیسے ہی وجدان کی طرف نگاہ گی تو ایک چیخ معصومہ کے منہ سے نکلی

اس کے تو گھمان میں بھی نہیں تھا کہ وجدان گھر آ گیا ہے اس لیے ایکدم ڈر گی

وجدان بھی جلدی سے دروازے کی طرف متوجہ ہوا

کیا ہوا معصومہ‘‘ وجدان جلدی سے معصومہ کے پاس آتا اسے بازوں سے ’’
تھامتا پوچھنے لگا

جو اپنے دل پے ہاتھ رکھتی ڈر سے تیز دھڑکنوں کو نارمل کر رہی تھی

آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا وجدان یہ دیکھیں میری ہارٹ بیٹ کیسے تیز ہو گی ’’
ہے‘‘ معصومہ نے منہ بناتے وجدان کو گھور کر دیکھتے کہا

وجدان معصومہ کی بات پے مسکرا دیا

معصومہ کو ڈر سے اتنا بھی خیال نہیں آیا کہ وجدان شرٹ لیس اس کے سامنے کھڑا ہے

کیا میں اتنا ہی خوفناک ہوں جو تم مجھے دیکھتے ڈر گی" وجدان نے خفگی سے کہا

" نہیں ایسی بات نہیں ہے لیکن مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ گھر آ گے اسی لیے یوں اچانک آپ کو دیکھ کر ڈر گی اور آپ کا رخ بھی تو دوسری طرف تھا اس لیے آپ کو چہرہ نہیں دیکھ پای" معصومہ نے وضاحت دی

وجدان نے مسکراتے معصومہ کی کمر کے گرد حصار بنایا تو معصومہ کی دھڑکنیں ایکدم تیز ہوی

اور اب جا کر خیال آیا تھا کہ وجدان شرٹ لیس ہے

ووجدان چھ چھوڑے مجھے ''معصومہ نے شرم وحیا سے سرخ ہوتے ''
وجدان کے بازو پے ہاتھ رکھتے کہا

تو وجدان گہری نظروں سے معصومہ کے شرم سے سرخ اناری چہرے اور
جھکی پلکوں کو دیکھنے لگا دھیمی سی مسکان ہونٹوں آن ٹھری

معصومہ کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کیا تو معصومہ دھڑکتے دل کے ساتھ
آنکھیں بند کر گی

اگر نا چھوڑو تو'' وجدان نے معصومہ کے کان میں بہکے سے لہجے میں کہا''

اور کان کی لو کو چھوا تو معصومہ کپکپاہ کے رہ گی دل یوں تھا جیسے ابھی سینے سے باہر آ جاے

ووجدان چھوڑے نا‘‘ معصومہ نے منمناتے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا’’

تو وجدان نے بھی گال کے شدت بھرا لمس چھوڑتے ماتھے پے ہونٹ رکھتے پیچھے ہوتا معصومہ کے چہرے پے چھاے حیا کے رنگوں کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا

اور معصومہ خود کی تیز دھڑکتی دھڑکنوں کو نارمل کرنے لگی کچھ دیر یونہی نظریں جھکاے کھڑی خود کو نارمل کرتی رہی

اور وجدان بھی یونہی معصومہ کے چہرے پے چھائے لالی کو اپنے دل میں اتار رہا اس کا تو دل ہی نہیں کر رہا تھا معصومہ کے چہرے سے نظریں ہٹانے سے

کچھ دیر بعد معصومہ نے نظریں اٹھاتے وجدان کو دیکھا تو اسے یونہی کھڑے خود کی طرف تکتے پا کر جلدی سے نظریں جھکا گی

اب کیوں دیکھ رہیں جائے یہاں سے "معصومہ نے دھیرے سے لہجے میں" وجدان کو کہا تو وجدان مسکرا دیا

اوکے جاتا ہوں" وجدان کہتا اپنی شرٹ لینے لگا"

تو معصومہ نے نظر اٹھا کر وجدان کو دیکھا اور وجدان کے بازوں پے زخم پے نظر گی

وجدان یہ آپ کے بازو پے کیا ہوا ہے ‘‘معصومہ نے بے ساختہ پوچھا تو’’ وجدان کے شرٹ پہنتے ہاتھ روکے اور معصومہ کو دیکھا

وہ یہ مجھے چوٹ لگ گی تھی تو اسی کا نشان ہے ‘‘وجدان نے کہتے شرٹ پہنی’’ اور معصومہ کے پاس آیا جو وہی دروازے پے ہی کھڑی تھی

اچھا کب لگی آپ کو چوٹ بتایا کیوں نہیں آپ نے ‘‘معصومہ نے کہا تو’’ وجدان مسکرا دیا

اب نہیں جب تم میری زندگی میں نہیں تھی تب لگی تھی تو تمھیں کیسے ”
بتاتا“ وجدان نے کہا

اور معصومہ کے چہرے پے جھکتے معصومہ کی ناک کو ہونٹوں سے چھوتا پیچھے
ہوا

اور یہ سب وجدان نے اتنی جلدی کیا تھا کہ معصومہ کو سمجھ ہی نہیں اور اب
آیا تو چہرہ حیا سے سرخ ہو گیا جیسے دیکھتے وجدان مسکرا دیا

یہی کھڑے رہے میں جا رہی ہوں“ معصومہ کہتی کمرے میں آ گی تو ”
وجدان بھی مسکراتا اس کے پیچھے آ گیا

نا ہی وجدان فریش ہوا تھا اور معصومہ بھی آ گی

وجدان نے معصومہ کو بازو سے پکڑتے اس کا رخ اپنی طرف کرتے بازوں کے حصار میں لیا

اچھا نا میری جان مجھ سے ناراض ہو گی ہے" وجدان کہا"

نہیں ہوی اب چھوڑے مجھے وجدان کچھ کھاتے ہیں جا کر" معصومہ نے" وجدان کی نظریں خود کے ہونٹوں پے دیکھتے جلدی سے کہا تو وجدان مسکرا دیا

پہلے مجھے اپنی بھوک مٹانے دو پھر تمھاری بھوک مٹاتے ہیں جا کر" وجدان" نے کہتے

معصومہ کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھتے معصومہ کے ہونٹوں پے اپنے ہونٹ رکھے تو معصومہ بھی دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

ناجانے کتنے ہی پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو وجدان پیچھے ہوتا معصومہ کی حیا سے جھکی پلکیں اور چہرے پے چھاے رنگوں کو دیکھتے مسکرا دیا اور معصومہ کا سر اپنے سینے پے رکھتا کچھ دیر یونہی کھڑا رہا

پھر وجدان فریش ہوتا معصومہ کے ساتھ باہر نکلا تاکہ معصومہ کی بھوک کا کچھ کیا جاے

💖💖💖💖

آج صارم اور حبہ ہنی مون کے لیے جا رہے تھے

راکب انہیں چھوڑنے ائیرپورٹ جارہا تھا

حبہ چلو یار کہیں دیر ہی ناہو جاے" صارم نے حبہ کو دیکھتے کہا جو اپنا دوپٹہ لے رہی تھی

جی بس میں تیار ہوں چلیں پھر" حبہ نے دوپٹہ لیتے مسکرا کے صارم کو دیکھتے کہا

تو صارم بھی مسکرا حبہ کو اپنے حصار میں لے گیا

یار ابھی تمھیں بتادوں جو تم نے وہاں بہانے بناے وہاں میں کوی بات نہیں مانوں گا جب دل کرے گا تمھیں پیار کروں گا" صارم نے حبہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے کہا

توجہاں حبہ کے ہونٹوں پے صارم کی بات سنتے شرمیلی سی مسکان آئی وہی
حبہ نے گھور کر صارم کو دیکھا

کیا اب دیر نہیں ہو رہی“ حبہ نے صارم سے کہا جواب بھی حبہ کو حصار میں ”
لیا ہوا تھا

ہاں بھ ئی ی چلو ابھی کچھ نہیں کہہ رہا“ صارم نے کہتے گہرہ سانس لیا”

اور حبہ کے ماتھے پے بوسہ دیتا ہاتھ تھامے باہر نکلا

سب گھر والوں سے مل کر دونوں کو راکب ائی یر پورٹ چھوڑنے گیا تھا

اور دونوں کے فلائی یٹ میں بیٹھتے واپس آیا

صارم اور حبہ پیرس پہنچ گے تھے اور صارم نے وہاں جاتے سب سے پہلے تو ہوٹل میں روم بک کروایا تھا

اسوقت پیرس میں شام کا وقت تھا گھر وہ کال کر کے پہنچنے کا بتا چکے تھے

صارم مجھے تو باہر بہت سردی لگ ہے ہم گھومے گے کیسے“ حبہ نے کمرے میں آتے ہی دکھی لہجے میں کہا

تو صارم مسکرا دیا اور حبہ کو اپنے حصار میں لیتا گہری نظروں سے حبہ کے چہرے کو دیکھنے لگا

میرے لیے فائدہ ہی ہے اگر تمھیں باہر جاتے ہوے سردی لگ رہی ہے" تو" صارم نے مسکرا کے ذو معنی انداز میں کہا

تو حبہ نے سرخ چہرے کے ساتھ گھور کر دیکھا

جی نہیں جو آپ سمجھ رہے ہیں نا کہ میں سردی سے بچنے کے لیے کمرے" میں رہوں گی تو ایسا ہر گز نہیں ہے" حبہ نے کہا

تو صارم نے افسوس زدہ گہری مصنوعی سانس خارج کی

ہائے میرے چھوٹے چھوٹے سپنے جو تم ایک منٹ میں توڑ چکی ہو“ صارم ”
افسردہ لہجے میں کہا

تو حبہ کے چہرے پے بے اختیار مسکراہٹ آگئی صارم بھی مسکرادیا اور حبہ کی
گالوں پے بوسہ دیتا پیچھے ہوا

چلو فریش ہو کر کچھ دیر ریسٹ کر لیں پھر باہر چلے کچھ دیر کے لیے“ صارم ”
نے کہا

جی ٹھیک ہے“ حبہ نے کہا ”

اور پھر کچھ دیر بعد دونوں فریش ہو کر ریسٹ کرنے کے لیے لیٹ گے

❤❤❤❤

کچھ دیر ریسٹ کے بعد صارم اور حبہ باہر گھومنے پھیرنے چلے آے

حبہ نے تو کافی گرم لباس پہن رکھا تھا تا کہ اسے ٹھنڈ نا لگے اور صارم کا تو یہی کہنا تھا کہ کمرے میں میرے حصار میں ہی رہو لیکن حبہ اسے زبردستی باہر لے کر آی تھی

صارم نے حبہ کو اپنے بازو کے حصار میں لیتے قدم بڑھاے تو حبہ نے خود کو صارم کی گرفت سے چھڑانا چاہا

صارم چھوڑے کیا کر رہے ہیں آپ سب دیکھیں گے" حبہ نے صارم کو" گھور کر دیکھتے کہا تو صارم ہنس دیا

ارے میری جان مجھے لگتا ہے کہ تم بھول رہی ہو یہ پاکستان نہیں پیرس" ہے یہاں یہ تو عام سی بات ہے" صارم نے کہا

پر صارم مجھے تو عجیب لگ رہا ہے نا" حبہ نے کہا"

خاموشی سے چلو میرا کوی ارادہ نہیں ہے یہاں تمھیں ایک پل بھی خود" سے جدا کرنے کا میں تمھیں پہلے ہی بتا چکا تھا کہ یہاں آکر صرف میری ہی چلے گی" صارم نے حبہ کے سرخ چہرے کو دیکھتے کہا جو سرخ ہو رہا تھا

اوکے اب چلیں نہیں جاتی آپ سے دور" حبہ نے مسکرا کے کہا"

تو صارم بھی محبت بھری نظروں سے حبہ کو دیکھتا اسے لیے آگے بڑھا

صارم ہم سب کے لیے کچھ نا کچھ لے کر جائیں گے یہاں سے'' حبہ نے صارم کے ساتھ چلتے ہوے کہا

اوکے میری جان جو لینا ہوا لے لینا ابھی تو ہم بیس دن یہی ہیں'' صارم نے کہا

جی ٹھیک ہے اچھا ہم کافی پیے اس سردی میں مزا آے گا پینے کا'' حبہ نے کہا''

ہاں چلو پیتے ہیں'' صارم نے کہا اور اسے لیے کافی شاپ کی طرف بڑھا''

کچھ دیر گھومنے کے بعد وہ دونوں ہوٹل واپس آ گے تھے صارم نے کمرے میں ہی کھانا منگوا لیا تھا

اور کھانا کھانے کے بعد صارم حبہ کو اپنے حصار میں لیا باتیں کرتا رہا

صارم رات ہو گی ہے ہمیں سونا چاہیے میں تو سچی بہت تھک گی ہوں" حبہ " نے صارم کی خمار بھری نظروں سے نظریں چراتے کہا

صارم نے گھور کر حبہ کو دیکھا جواب اسکے حصار سے نکل کر جلدی سے لحاف اوڑے لیٹ گی تھی

صارم اگلے ہی پل حبہ کے اوپر جھکتا اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا

تمھیں کس نے کہا کہ میں تمھیں سونے دوں گا پہلے ہی تمھیں وہاں بخش " چکا ہوں آج مجھ سے ایسی کوی امید نا رکھنا کہ میں تمھیں سونے دوں گا" صارم نے حبہ کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھتے کہا

تو حبہ کے ہونٹوں پے بھی شرمیلی سی مسکان آگی

حبہ نے ایک نظر صارم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا صارم کی گہری نظریں اپنے ہونٹوں پے محسوس کر کے حبہ پھر سے نظریں جھکا گی تو صارم گہری مسکان ہونٹوں پے سجاے
بے خود سا ہوتا حبہ کے ہونٹوں پے جھکتا گیا

کچھ پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو صارم پیچھے ہوتا حبہ کے چہرے پے چھاے شرم وحیا کے رنگوں کو دیکھتا

حبہ کے ماتھے پے ہونٹ رکھتا، دونوں گالوں پے شدت سے بوسہ دیا تو حبہ کے تیز دھڑکتی دھڑکنیں اور تیز ہوی، صارم نے ٹھوڈی کو چھوا اور حبہ کے

بند آنکھوں کو دیکھتا ان پے ہونٹ رکھتا، گردن پے جھکا حبہ کا دل جیسے باہر آنے کو بے تاب ہوا تھا

حبہ شرماتی صارم کی پناہوں میں خود کو چھپاتی صارم کی محبت محسوس کرنے لگی اور صارم بھی حبہ پے اپنا محبت کا حصار اور مظبوط کرتا گیا

♥♥♥♥

آج تین دن ہو گے تھے صارم اور حبہ کو یہاں آئے ہوے اور آج حبہ کا پروگرام سارا دن گھومنے کا تھا

دونوں ہی خوب انجوائے کر رہے تھے

اور اسوقت دوپہر کے بارہ بج چکے تھے لیکن صارم اٹھنے کا نام بھی نہیں لے رہا تھا

حبہ خود بھی کچھ دیر پہلے اٹھتی فریش ہوی تھی اور صارم کو جگا رہی تھی

صارم اٹھ جائیں نا دیکھیں کتنا ٹائم ہو گیا ہے اور آپ ہے کہ اٹھ ہی "
نہیں رہے" حبہ نے صارم کے پاس بیٹھتے اسے اٹھاتے ہوے کہا

لیکن صارم پھر بھی ٹس سے مس نا ہوا تھا

حبہ خاموش بیٹھتی صارم کے چہرے کو دیکھنے لگی پھر ایک شرمیلی سی مسکان کے ساتھ صارم کے چہرے پے جھکتی آنکھیں بند کرتی صارم کے دائیں گال پے ہونٹ رکھے

جیسے ہی حبہ خود کی حرکت پے شرماتی پیچھے ہوی ویسے ہی صارم نے آنکھیں کھولتے حبہ کو مسکرا کے دیکھا اور حبہ صارم کے چہرے پے مسکراہٹ دیکھتی اور شرما گی اور اسے صارم کی شرارت بھی سمجھ آگی تھی

آپ جان بوجھ کر تنگ رہے تھے نا مجھے جاگ رہے تھے تب سے ہے نا""
حبہ نے اپنی شرم ختم کرتے خفگی سے کہا

تو صارم کے ہونٹوں پے اور مسکراہٹ آگی

یار میں کب سے انتظار کر رہا تھا کب تم مجھے اسے اٹھاو پر تم اٹھا ہی نہیں رہی""
""صارم نے مسکراتے کہا اور حبہ کو اپنے اوپر جھکایا

صارم اب اٹھ جاے نا دیکھیں کتنا ٹائم ہو گیا ہمیں گھومنے بھی جانا تھا اور ”
مجھے بھوک بھی لگی ہے“ حبہ نے صارم کو دیکھتے کہا

تو کس نے کہا تھا رات کو مجھے جا گو اس لیے ہی اب دیر سے آنکھ کھولی ہے“ ”
صارم نے شرارت بھرے لہجے میں ذو معنی کہا

تو جہاں حبہ شرمای وہی صارم کو گھورا ابھی خود پے الزام آنے سے

میں آپ سے بات نہیں کروں گی اب چھوڑے مجھے اور جلدی فریش ہوں ”
تاکہ ہم کچھ کھا سکیں“ حبہ نے صارم سے خود کو چھڑاتے ہوے کہا

تو صارم مسکراتا زرسا حبہ کے ہونٹوں کو چھوتا حبہ کو اپنے حصار سے آزاد کیا
اور خود بھی فریش ہونے چل دیا

کچھ دیر بعد ناشتہ کرتے دونوں ہوٹل سے باہر نکلے تھے

💖💖💖💖💖

صارم اور حبہ ابھی ہوٹل واپس آئے تھے کھانا وہ باہر ہی کھا چکے تھے

ابھی صارم حبہ کو اپنے حصار میں لیتا کہ حبہ کے موبائل پے رنگ ٹون ہوی تو دونوں ہی اس طرف متوجہ ہوئے

”ارے یار یہ کسے یاد آیا کال کرنے کا“ صارم نے حبہ کو اپنے حصار سے چھوڑتے بے زار سی شکل بناتے ہوئے کہا اور صارم کی شکل دیکھتے حبہ کو بہت مزا آیا تھا

صارم آپ بھی نا" حبہ نے صارم کو دیکھتے کہا اور موبائل اٹھاتے دیکھا تو" معصومہ کی کال تھی

کس کی ہے کال" صارم نے پوچھا"

معصومہ ہے" حبہ نے بتاتے کال اٹینڈ کی اور بیڈ پے بیٹھتے سننے لگی"

صارم بھی وہی حبہ کے قریب بیٹھ کر اس کی کال ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا

آپی کیا آپ کو وہاں بہت مزا آرہا ہے" معصومہ نے سلام دعا کے بعد پوچھا"

وجدان بھی معصومہ کے پاس ہی بیٹھا تھا

ہاں بہت مزا آرہا ہے'' حبہ نے کہا''

آپی وہاں کیا کیا ہے اور کیا آپ سارا دن گھومتے ہیں'' معصومہ نے دلچسپی ''
سے پوچھا

جی گھومتے ہیں اور بہت کچھ ہے یہاں گڑیا'' حبہ نے معصومہ کے پوچھنے ''
پے مسکراتے کہا

اچھا اور۔۔۔'' اور معصومہ ناجانے کیا کیا پوچھ رہی تھی اور حبہ آرام سے ''
اس کے سوالوں کے جواب دے رہی تھی کتنی دیر ہو گی تھی

لیکن حبہ اور معصومہ کی باتیں ہی ختم ہو رہی تھی صارم کئی بار اشاروں
اشاروں سے حبہ کو کال بند کرنے کا کہہ چکا تھا

لیکن حبہ تو جیسے خود بند ہی نہیں کرنا چاہتی تھی

آخر کار صارم کو وجدان کا خیال آیا اور اسے میسج کرنے لگا

وجدان جو وہی معصومہ کے قریب بیٹھا اسکی باتیں سن کر مسکرا رہا تھا

میسج ٹون پے میسج کی طرف متوجہ ہوا اور صارم کا آیا میسج پڑھنے لگا

"یار پلیز اپنی بیوی کو کیسی طرح کہہ کر کال بند کرواو میں یہاں کب سے بیٹھ کر کال ختم ہونے کا انتظار کر رہا ہوں جو ہونے کا نام ہی نہیں لے کر اور حبہ بھی نہیں میری بات مانے گی اور میں اسے ہنی مون پے ناراض تو ہر گز نہیں کرنا چاہتا" صارم نے میسج کیا تو وجدان صارم کا میسج پڑتے مسکرا دیا

"یار تو تم کیا چاہتے ہو میں اپنی بیوی کو ناراض کر و خود سے، کہ وہ حبہ سے بات نا کرے" وجدان کو مزا آیا صارم کو تنگ کرنے میں اس لیے جان بوجھ کر میسج کا رپلائے کیا

"یار تجھے اللہ کا واسطہ ہے اللہ تجھے بے حد پیارے پیارے بچے دے اس وقت مجھ پے رحم کر" صارم نے میسج کیا اور وجدان کی مسکراہٹ گہری ہو گی

"آمین اور او کے کہتا ہوں معصومہ سے کال بند کرنے کے لیے" وجدان کو صارم پے رحم آ ہی گیا

"ثم آمین اور شکریہ میرے بھای" صارم نے مسکراتے میسج کیا تو وجدان میسج دیکھتا نفی میں سر ہلا گیا

"معصومہ یار کال بند کرو تو ہم کہیں باہر جاتے ہیں پر جلدی کرو" وجدان نے معصومہ کو دیکھتے کہا جو حبہ سے بات کرنے میں مصروف تھی

وجدان کے خود کو مخاطب کرنے پہ معصومہ اسے دیکھنے آئی

"حبہ آپی میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں ابھی ہم باہر جا رہے ہیں" معصومہ نے جلدی سے حبہ سے کہا تو حبہ بھی مسکراتی اللہ حافظ کہتی کال رکھ گی

"وجدان ہم کہاں جاے گے" معصومہ نے وجدان کو دیکھتے کہا رات کے گیارہ بج چکے تھے

ہم باہر کہیں جاتے ہیں کچھ کھا کے آتے ہیں چلو آو تینوں چلتے ہیں‘‘ وجدان نے کھڑے ہوتے کہا ساتھ معصومہ کو بھی کھڑا کیا

اوکے میں چینج کرلو‘‘ معصومہ نے کہا‘‘

نہیں اسے بھی پیاری لگ رہی ہو آو چلیں‘‘ وجدان نے کہتے معصومہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ماتھے کو چھوا اور پیچھے ہوتے مسکراتے معصومہ کے گلابی چہرے کو دیکھا اور اسے لیے باہر نکلا

پھر وجدان معصومہ اور امبر کے ساتھ باہر گیا گارڈز کہ گاڑی ان کے ساتھ ہی تھی

کھانا تو وہ کچھ دیر پہلے کھا چکے تھے لیکن وجدان جانتا تھا کہ معصومہ پھر بھی کچھ نا کچھ کھا ہی لے گی اور امبر بھی

❤❤❤❤❤

شکر ہے تمھاری بات ختم ہوی" صارم نے حبہ کے کال بند کرتے ہی اسے اپنے حصار میں لیتے کہا

"صارم آپ تو اسے کہہ رہے ہیں جیسے نا جانے کتنی دیر ہو گی تھی مجھے بات کرتے ہوے" حبہ نے کہا

"میرے لیے کتنی دیر ہی ہے میں نہیں چاہتا میرا ٹائم تم ایک منٹ بھی کیسی کو دو" صارم نے کہا تو حبہ مسکرا دی

اوکے اب نہیں کروگی‘‘ حبہ نے کہا تو صارم بھی مسکرادیا’’

اور بنا حبہ کو سمجھنے کا موقع دیے حبہ کے ہونٹوں پے جھکتا انہیں اپنی گرفت میں لے گیا

کچھ پل بعد پیچھے ہوتا حبہ کو دیکھا جو گہرے سانس لے کر پلکیں جھکاے بیٹھی تھی صارم حبہ کے چہرے کو دیکھتا مسکرادیا اور اسے اپنے سینے سے لگاے باتیں کرنے لگا

❤❤❤❤

صارم حبہ کو یہ کہہ کر کافی دیر سے باہر گیا ہوا تھا اسے ایک ضروری کام ہے

حبہ تو حیران تھی کہ آخر اسے یہاں کیا کام اور دوسرا وہ تو ایک پل بھی حبہ کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا اور اب کہاں کب سے باہر گیا ہوا تھا

وہ کب سے بیٹھی تھی اور اب بور بھی ہو رہی تھی رات بھی ہو چکی تھی

کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد صارم دروازہ کھولتا اندر آیا اور مسکرا کے حبہ کو دیکھا جو اسے گھور رہی تھی

صارم کتنی دیر سے آپ گے ہوے ہیں پتہ بھی ہے میں یہاں اکیلی کتنی بور ہو گی تھی" حبہ نے خفگی سے کہا

تو صارم ہاتھ میں پکڑے شاپنگ بیگ بیڈ پے رکھتا اس کے پاس آیا

یار سوری تھوڑی دیر ہو گی اچھا ناراضگی چھوڑو اور یہ ڈریس پہن کر آو ہمیں "
کہیں جانا ہے" صارم نے حبہ سے کہتے

ایک شاپنگ بیگ اٹھاتے حبہ کو تھاما تو حبہ کھول کر دیکھنے لگی جس میں ایک
نہایت خوبصورت وائی ٹ کلر کی میکسی تھی جس پے وائی ٹ موتی لگے
ہوے تھے اور بازو تھے ہی نہیں اور گلہ بھی کافی گہرہ تھا

صارم یہ بہت خوبصورت ہے لیکن اگر آپ کو لگتا ہے میں پہنوں گی اور یہ "
پہن کر باہر تو میں ہر گز نہیں جاو گی" حبہ نے کہا

اسے اچھی لگی تھی لیکن ایسی میکسی باہر کیسے پہن کر جاتی

تم تیار ہو پہن کر پھر اس مسلے کا بھی حل ہے میرے پاس" صارم نے کہتے "حبہ کا رخ چینجنگ روم کی طرف کیا

تو حبہ بھی چینجگ روم چلی گی اور میکسی پہنتی اوپر سے کوٹ پہن کر روم آی صارم اسے بیڈ پے بیٹھا ہی ملا تھا

صارم نے بھی یہی سوچا تھا اسے کوٹ پہنا دے گا

چلو اب تھوڑا تیار بھی ہو جاو تب تک میں چینج کر لو" صارم کہتا خود بھی اپنا "ڈریس لیتا چینجگ روم چلا گیا

تو حبہ بھی خاموشی سے ڈریسنگ کے سامنے آتی تیار ہونے لگی بال بھی اس نے کھولے چھوڑ دیے

اتنا تو وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ صارم اسے کہیں لے جانا چاہتا ہے اس لیے تیار ہو رہی تھی

صارم بھی چینج کرتا آ گیا تھا اس نے بلیک تھری پیس پہن رکھا تھا آتے حبہ کو مسکرا کے دیکھتے خود بھی بال بنانے لگا

کچھ دیر بعد حبہ بھی تیار ہوتی کھڑی ہوی اور صارم کو دیکھا جو تھری پیس سوٹ پہنے، بالوں کو جل سے سیٹ کیے حبہ کو بے حد ہنڈسم لگا

صارم نے ایک بھرپور نظر حبہ کو دیکھا جو وائی ٹ میکسی پہنے، آنکھوں کو کاجل اور آئی لینز سے سجاے، ہونٹوں پے ریڈ کلر کی لپ اسٹک لگاے اور بالوں کو پشت پے کھولا چھوڑے صارم کے دل میں اتر رہی تھی

صارم نے حبہ کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیے محبت بھرا بوسہ اس کے ماتھے پے دیتا پیچھے ہوا

چلو چلیں یہ کوٹ وہاں جا کر ہی اتارنا اب‘‘ صارم نے کہا’’

اور حبہ کو سٹولر دیتا اسکا ہاتھ تھامے کمرے سے باہر نکلے

♥♥♥♥

کچھ دیر بعد صارم حبہ کو ایک جگہ پے لے کر پہنچا یہاں پے چھوٹے لیکن بے حد خوبصورت کاٹج بنے ہوئے تھے

صارم حبہ کا ہاتھ تھامے اسے ایک کاٹج میں لے آیا اور حبہ تو اندر داخل ہوتی دیکھتی رہ گی جو بے حد خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور سامنے ہی بڑے لفظوں میں

"Happy Birthday Meri Jaan"

لکھا ہوا تھا

حبہ کو تو یاد بھی نہیں کہ آج اس کی سالگرہ تھی اور نا ہی اسے کیسی نے میسج کر کے وش کیا تھا ضرور صارم نے سرپراز کے لیے منا کیا ہو گا

ہر جگہ گلاب کے پھول ہی پھول تھے سامنے چھوٹے سے لاونج میں ٹیبل پڑا ہوا تھا جس پے موبتیاں پڑی ہوی تھیں لیکن ابھی بجھی ہوی تھی

صارم دروازہ بند کرتا پیچھے سے حبہ کو اپنے حصار میں لے گیا تو حبہ صارم کی طرف متوجہ ہوی

ہیپی برتھ ڈے میری جان" صارم نے دھیمے سے حبہ کو کہا تو حبہ مسکرادی "

سچ مجھے تو یاد بھی نہیں تھا کہ آج میری برتھ ڈے ہے سب بہت "
خوبصورت ہے صارم تھینکو اتنا اچھا سرپراز دینے کے لیے" حبہ نے دل سے کہا

تو صارم بھی مسکرادیا اور حبہ کا رخ اپنی طرف کرتے حبہ کا سٹولر اتارتے سائیڈ پے رکھتے کوٹ اتارنے لگا تو حبہ بول پڑی

صارم پہلے ایک پک تو لے لیں ہم تاکہ میں سب کو دیکھا سکوں اتنی اچھی ''
ایک سرپرایز برتھ ڈے'' حبہ نے کہا تو صارم نے مسکراتے اپنا موبائل نکالا
اور پکس لینے لگا

پکس لینے کے بعد حبہ کو کورٹ اتارنے لگا تو حبہ پلکیں جھکا گی

صارم نے کوٹ اتارتے حبہ کے وجود کو گہری نظروں سے دیکھا حبہ صارم کی
نظریں خود پے محسوس کرتی شرمیلی سی مسکان لبوں پے آگی

اس کے بعد صارم نے دونوں کی پکس لی

اچھا اب کچھ کھلاے گے یا بس یہ سب ہی ہے'' حبہ نے صارم کو یونہی خود ''
کی طرف دیکھتا پا کر کہا تو صارم ہوش کی دنیا میں آیا

ہاں پہلے اب دونوں کی پکس لے پھر میں کیک لے کر آتا ہوں“ صارم نے”
کہا اور پکس لینے لگا

اور پھر وہاں چھوٹے سے کچن میں گیا اور وہاں سے کیک لے کر آتا ٹیبل پے
رکھتا حبہ کو چھری پکڑاتا

موبتیاں جلای اور حبہ کے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا

چلو کیک کاٹو“ صارم نے کہا اور حبہ کے چھری والے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا”
اور کیک کاٹنے لگا

"Happy Birthday Dear Hiba"

"Happy Birthday My Love"

صارم نے گنگناتے کہا اور حبہ کا ہاتھ تھام کر کیک کاٹا حبہ نے ایک پیس لیتے صارم کو کھلایا اور اس کے بعد صارم نے بھی حبہ کو کھلایا

صارم تھنکیو میری برتھ ڈے اتنی اسپیشل بنانے کے لیے" حبہ نے مسکرا" کے کہا تو صارم نے اپنے حصار میں لیا

مفت میں کوی تھنکیو نہیں مجھے تو اس کے بدلے کچھ چاہیے" صارم نے" ذو معنی انداز میں حبہ کے ہونٹوں کو دیکھتے کہا تو حبہ شرم و حیا سے پلکیں جھکا گی

صارم چلیں اب کھاتے ہیں نا مجھے بھوک لگ رہی ہے" حبہ نے صارم کے" جھکنے سے پہلے ہی کہا

تو صارم بھی شرافت سے ایک دفعہ پیچھے ہو گیا اور حبہ کو بیٹھا تا کھانا لاتا دونوں کے لیے پلیٹ میں ڈالتا حبہ کو اپنے ہاتھ سے کھلاتا خود بھی کھانے لگا تو حبہ بھی صارم کو اپنے ہاتھ سے کھلانے لگی جو صارم باخوشی کھا رہا تھا

اس کے بعد حبہ نے کیک سے بھرپور انصاف کیا تھا اور اب دونوں کھا کر فری ہوے تو صارم نے حبہ کو پھر سے اپنے حصار میں لیا

"صارم آپ نے میرا گفٹ تو دیا ہی نہیں" حبہ نے صارم کو یاد دلاتے کہا

"ہاں یار گفٹ رو کو میرے پاس ہے" صارم نے کہتے پوکٹ سے ایک لاکٹ نکالا جو وائٹ کلر کا بے حد خوبصورت تھا

صارم نے حبہ کے بال دائیں کندھے پے کرتے لاکٹ حبہ کو پہناتے وہاں اپنے ہونٹ رکھتے تو حبہ کپکپای

کیسا لگا‘‘ صارم نے پوچھا’’

بہت پیارا ہے‘‘ حبہ نے مسکرا کے کہا’’

چلو اب اس سب کا شکریہ اچھے سے ادا کرو دیکھو میں نے کتنی محنت کی’’ ہے‘‘ صارم نے کہا

تو حبہ کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکراہٹ آی اور صارم کی آنکھوں پے اپنا ہاتھ رکھا تو صارم کے ہونٹوں پے مسکراہٹ آ گی

حبہ نے صارم کے گال پے اپنے ہونٹ رکھتے، صارم کے ہونٹوں کو زرا سا چھوتے جلدی سے پیچھے ہوتی رخ مڑ گی اور صارم اپنے گال اور ہونٹوں پے حبہ کے ہونٹوں کا لمس محسوس کرتا بھرپور مسکرا دیا اور حبہ کو اپنے بازوں میں اٹھاتا کمرے کا رخ کیا

حبہ بھی شرماتی صارم کے گرد اپنے بازو کا حصار بنا گی صارم اسے ایک نظر دیکھتا مسکراتا کمرے میں لاتا اسے بیڈ پے لیٹاتا اپنا کورٹ اتارتا حبہ پے جھکا تو حبہ نے ایک نظر صارم کو دیکھا جو اسے ہی نظروں کے حصار میں لیے ہوے تھا

"I Love you "

صارم نے کہا

"I Love you to "

حبہ نے بھی کہا

صارم حبہ کے چہرے پے جھکتا اپنا لمس چھوڑتا حبہ کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے گیا

کچھ پل بعد صارم پیچھے ہوتا گہرہ سانس لیتا حبہ کو گہرے سانس لیتا دیکھتے حبہ کے کندھے پے اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا حبہ کو مکمل اپنے حصار میں لیتا گیا اور حبہ بھی صارم کے محبت میں ہمیشہ کی طرح سونپ گی

💖💖💖💖

آج دس دن ہو گے تھے صارم اور حبہ کو یہاں آے وہ دونوں ایکدوسرے کے ساتھ بے حد خوش تھے اور ہر طرح انجوائے کر رہے تھے

ابھی کچھ دیر بعد دونوں کو باہر گھومنے جانا تھا اس لیے حبہ فریش ہونے باتھروم گی اور صارم صوفے پے بیٹھا موبائی ل دیکھ رہا تھا

کہ اسے باتھروم سے حبہ کی چینخ کی آواز سنای دی تو صارم جلدی سے موبائی ل رکھتا باتھروم کے باہر گیا

حبہ کیا ہوا تم ٹھیک ہو" صارم نے پریشان ہوتے دروازہ ناک کرتے کہا"

صارم میں گر گی ہوں میرے گھٹنے پے چوٹ لگ ہی درد کر رہا ہے" حبہ کی" اندر سے رونی سی آواز آی تو صارم گھبرا ہی گیا

حبہ میں اندر آ رہا ہوں" صارم کہتا دروازہ کھولتا اندر گیا"

اسے سامنے ہی حبہ فریش پے ٹانگ لے کر بیٹھی ملی ابھی فریش ہوی تھی اس لیے بال بھی گیلے تھے

صارم جلدی سے حبہ کے پاس آتا اسے اپنے بازوں میں اٹھاتا کمرے میں لے گیا اور بیڈ پے بیٹھایا

اور جلدی سے ٹراوزر اوپر کرتا چوٹ دیکھنے لگا جہاں گھٹنے پے خراش آچکی تھی اور سرخ ہو چکا تھا

حبہ تم گری کیسے زیادہ درد تو نہیں ہو رہا ڈاکٹر کے پاس چلیں" صارم نے گھٹنا دیکھتے پریشانی سے کہا

نہیں صارم زیادہ درد نہیں ہے'' حبہ نے صارم کو یقین دلاتے کہا تو صارم ''
اٹھ کر میڈیکل بکس لاتا ٹیوب لگانے لگا

ٹیوب لگانے کے بعد صارم رکھ کر ہاتھ واش کرتا حبہ کے بال ڈرائے کرنے لگا اور اس کے بعد اس کے کپڑے دیے تاکہ جو گرنے سے گیلے ہو گے وہ چینج کر سکے اور اب صارم نے حبہ کے اوپر لحاف دیتے خود بھی اسکے پاس بیٹھ گیا

صارم اب ہم گھومنے گے کیسے'' حبہ نے پریشانی سے کہا تو صارم ہنس دیا''

میرے لیے تو فائدہ ہی ہوا ہے اب ہم آرام سے کمرے میں رہے گے اور ''
تم میرے حصار میں'' صارم نے کہتے حبہ کے ناک پے ہونٹ رکھے تو حبہ نے اس کی خوشی پے گھور کر اسے دیکھا

"کوی نہیں اب اتنا بھی نہیں ہوا جو ہم باہر نہیں جا سکیں گے دیکھیے گا کل تک میں بلکل ٹھیک ہو جاو گی اور ہم کل جائی یں گے" حبہ نے کہا

"کوی نہیں اب جتنے دن یہاں ہے اب میری چلے گی بہت گھوم لیا ہے اب تم صرف میرے بے حد قریب رہو گی جتنے دن یہاں ہیں سمجھی" صارم نے بھی حبہ کے انداز میں جواب دیا اور اسے اپنے حصار میں لے کر بیٹھا

"اوکے بس ایک دن تو جا سکیں گے نا پلیز صارم" حبہ نے ہار مناتے ہوے کہا

یہ سچ ہی تھا حبہ جب جب کہتی صارم باخوشی اسے گھومانے لے کر گیا تھا تو اب حبہ کا فرض تھا اس کی بات بھی مانے

”اوکے میری جان ٹھیک ایک دن کیا دو دن چلے گے لیکن تین دن تم کہیں باہر جانے کا سوچنا بھی نا“ صارم نے کہا

ایک تو صارم تو حبہ کی چوٹ کا تھا دوسرا حبہ کے ساتھ اکیلے وقت گزارنا چاہتا تھا

”ٹھیک ہے“ حبہ نے کہتے صارم کے کندھے پے سر رکھا تو صارم بھی اس کے بالوں پے ہونٹ رکھتا اس سے باتیں کرنے لگا

دونوں خوش تھے اس بات سے انجان کے ایک بات انہیں بہت جلدی ایک دوسرے سے جدا کرنے والی تھی

وجدان، معصومہ اور امبر نے ابھی ناشتہ کیا ہی تھا اور اب وجدان آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا آج وجدان تھوڑا دیر سے آفس جا رہا تھا

کافی دنوں سے وجدان لگاتار آفس جا رہا تھا

وجدان کمرے میں تیار ہو رہا تھا جب معصومہ کمرے میں داخل ہوی وجدان نے مسکرا کے معصومہ کو دیکھا

معصومہ وجدان کے پاس آی تو وجدان جو گاڑی کی چابی اٹھانے لگا تھا

معصومہ کی طرف متوجہ ہوتا اسے اپنے حصار میں لیا

وجدان آج آپ آفس نا جاۓ ''معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا''

کیوں کیا تمھارا دل کر رہا ہے کہ آج سارا دن میں تمھارے ساتھ گزاروں'' وجدان نے پیار سے پوچھتے معصومہ کے بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کیا

بس میرا دل کر رہا ہے آج آپ گھر ہی رہیں کہیں نا جائیں'' معصومہ نے کہا

تو اس کے بدلے مجھے کیا ملے گا'' وجدان نے معصومہ کے ہونٹوں کو دیکھتے'' کہا تو معصومہ نظریں جھکا گی

آپ کو کچھ نہیں ملے گا آپ خود ہی تو کہتے ہیں میں جو کہوں گی آپ میری بات مانیں گے تو پھر آپ کو چپ چاپ کر کے میری بات ماننی چاہیے" معصومہ نے وجدان کو دیکھتے کہا

تو وجدان نے آئی ابرو اچکاتے داد دیتی نظروں سے دیکھا

"پر میں تو لے کر ہی رہوں گا جو مجھے چاہیے" وجدان نے ذو معنی انداز میں کہا تو معصومہ جلدی سے وجدان نے نرم حصار سے نکلتی ابھی بھاگتی

وجدان نے معصومہ کی معصوم سی حرکت پے مسکراتے اسے بازوں سے تھامے بیڈ پے گرایا تو معصومہ کی چیخ ہی نکل گی

اہہ وجدان ""معصومہ ابھی اٹھتی کہ وجدان معصومہ پے جھکا تو معصومہ کی دھڑکنیں ایکدم تیز ہوی تھی رخسار گلابی ہوے تھے پلکیں بھی خود باخود جھک گی

وجدان نے معصومہ کا حیا سے سرخ چہرہ اور جھکی پلکیں دیکھ کر دھیمی مسکان کے ساتھ معصومہ کے ہونٹوں کو دیکھتا جھکا

اور معصومہ تیز دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

کچھ پل بعد پیچھے ہوتے وجدان نے معصومہ کی بند پلکوں کو دیکھتے ان پے ہونٹ رکھتے پیچھے ہوتے بیٹھا تو معصومہ بھی جلدی سے اٹھ کر بیٹھی

چلواب تو میں گھر ہی رہوں گا اب تو میں نے گھر رہنے کے بدلے لیا جو" لینا تھا" وجدان نے مسکرا کے کہتے معصومہ کے سرخ گال کو ہونٹوں سے چھوا تو معصومہ کے گال اور لال ہو گے

میں باہر جا رہی ہوں پتہ نہیں آپ کو کیا ہو جاتا ہے کمرے میں آتے" اس" سے پہلے وجدان کچھ اور کرتا معصومہ خود کو کچھ حد تک دھڑکتے دل کو نارمل کرتی اٹھ کھڑی ہوی تو وجدان بھی مسکراتا کھڑا ہو گیا

چلو جا کر کچھ دیر گارڈن میں بیٹھتے ہیں" وجدان نے کہا اور معصومہ کو لے" کر کمرے سے نکلا

وجدان ہم باہر بیٹھ کر دھوپ میں کچھ کھاتے ہیں بہت مزا آے گا""" معصومہ نے وجدان کے ساتھ سیڑھیاں اترتے کہا

تو وجدان کو ہنسی آئی جو ضبط کر گیا ابھی ناشتہ کیا تھا اور ابھی پھر سے کھانے کا سوچ رہی تھی

اوکے میں کہتا ہوں تم امبر کو لے کر گارڈن میں چلو" وجدان نے معصومہ کو دیکھتے مسکراتے کہا

اوکے" معصومہ کہتی امبر کو بلانے چلی گی جو شاید اوپر ہی کمرے میں تھی" اور وجدان کچن میں چلا گیا تھا

کچھ دیر بعد وجدان، معصومہ اور امبر گارڈن میں بیٹھے تھے اور معصومہ کھانے کے ساتھ وجدان اور امبر کے ساتھ باتیں کر رہی تھی

جب سمیر، ہانیہ اور وانیہ آے تو وہ ان کے ملنے لگے اور لاونج میں آکر بیٹھ گے

امبر اور معصومہ بھی انہیں یہاں دیکھتے خوش ہو گی تھی

"بھ ئی ی ہم تو اپنی بچی کے ساتھ آے ہیں بہت اسرار کر رہی تھی کہ مجھے امبر آنی سے ملنا ہے" ہانیہ نے کہا

تو امبر مسکرا دی وانیہ نے بھی مسکرا کے امبر کو دیکھا وہ اسی کے پاس بیٹھی تھی

"جی آنی میل بت دل کرل رہا تھا آپ سے ملنے کو (جی آنی میرا بہت دل کر رہا تھا آپ سے ملنے کو)" وانیہ نے کہا تو سب ہی مسکرا دیے

"اچھا میں نے بھی آپ کو یاد کیا تھا" امبر نے مسکرا کے کہا

آپ ہمالے ساتھ چلیں نا ہملے گھل شام کو آجاے گا(آپ ہمارے ساتھ ”
چلیں نا ہمارے گھر شام کو آجاے گا)“ وانیہ نے امبر سے کہا

آپ نے اب مجھ سے مل تو لیا ہے پھر کیسی دن آو گی“ امبر نے کہا ”

نی آپ چلے نا“ وانیہ نے امبر کا ہاتھ تھامے کہا ”

آجاو امبر ہم چھوڑ جاے گے“ ہانیہ نے بھی کہا ”

پر بھابھی“ ابھی امبر کچھ کہتی وجدان بول پڑا ”

چلی جاو امبر“ وجدان نے کہا ”

وہ بھی چاہتا تھا امبر کچھ باہر آے جاے

اوکے بھای پھر آپ لینے آجاے گا'' امبر نے کہا''

اوکے لے آو گا'' وجدان نے کہا''

اور پھر کچھ دیر بعد امبر ان کے ساتھ چلی گی تو وجدان معصومہ سے باتیں کرنے لگا

❤❤❤❤

امبر ہانیہ، سمیر اور وانیہ کے ساتھ انکے گھر گی تو آصفہ بیگم اور بلال صاحب بھی اسے دیکھ کر کافی خوش ہوے تھے

کیف ہسپتال گیا ہوا تھا اس کے زخم کافی بہتر ہو گے تھے

امبر وہی لاونج میں بیٹھ گی اور وانیہ امبر کو اپنے کھلونے دیکھا رہی تھی

بلال صاحب اور آصفہ بیگم کو کیسی کے گھر تعزیت کے لیے جانا تھا اس لیے وہ کچھ دیر بعد گے تھے

سمیر اور ہانیہ اور وانیہ ہی اسکے اس بیٹھے تھے

کیف جو ابھی آیا تھا لاونج میں داخل ہوتے پہلی نگاہ ہی اسکی امبر پے گی تھی جس سے وانیہ لگی ہوی تھی

وانیہ کیف کو دیکھتی جلدی سے اسکی طرف بھاگی

”تاتو دیکھتے امبر آنی آی ہیں (چاچو دیکھے امبر آنی آی ہیں)“ وانیہ نے کیف سے کہا تو کیف وانیہ کو دیکھتا مسکرا دیا

”جی میں نے دیکھ لیا ہے“ کیف نے وانیہ کو دیکھتے کہا ساتھ لاونج میں آتا سلام کیا

”کیسی ہو امبر“ کیف نے پوچھا

جی میں ٹھیک ہوں آپ اب کیسے ہیں" امبر نے کہا"

میں اب ٹھیک ہوں اللہ کا شکر ہے" کیف نے مسکرا کے کہا تو امبر سر ہلا گی"

اچھا میں ابھی فریش ہو کر آتا ہوں" کیف کہتا جلدی سے کمرے میں چلا گیا"
اور کچھ دیر بعد ہی فریش ہوتا وہاں آ گیا

ہانیہ امبر سے باتیں کرنے لگی

مما اب مھدے نیند آلہی ہے مدے سونا ہے (مما اب مجھے نیند آ رہی ہے"
مجھے سونا ہے)" وانیہ نے ہانیہ سے کہا

اچھا ادھر آو میں گود میں لیٹ جاو" ہانیہ نے وہاں بیٹھے کہا"

اب وہ امبر کو اکیلے چھوڑ کر جاتی اچھا نہیں لگا تو اس لیے وانیہ کو وہی سلانے لگی

امبر آنی آپ نادا ایے دامیں ابھی اتھ داو دی (امبر آنی آپ نا جاے گا میں ابھی اٹھ جاو گی)" ہانیہ نے امبر سے کہا تو امبر اور کیف، سمیر، ہانیہ مسکرا دیے

اوکے آپ سو جاے میں یہی ہوں" امبر نے اسے تسلی دی تو وانیہ سونے لگی

کچھ دیر بعد وانیہ سو چکی تھی جب سمیر بول پڑا

ہانیہ یار وانیہ کو بھی کمرے لیٹاو اور ایک دفعہ آنا وہ میری شرٹ دینا مجھے ملی ’’
نہیں رہی‘‘ سمیر نے کہا

جی اچھا چلیں‘‘ ہانیہ سمیر کا اشارہ سمجھتے کہنے لگی تو سمیر بھی وانیہ کو اٹھاتا ’’
کندھے سے لگاتا کمرے کی طرف بڑھا

سمیر کیا بات ہے کیا کیف بھای امبر سے پیار کرتے ہیں‘‘ ہانیہ نے کمرے ’’
میں جاتے پوچھا

ہاں یار بہت پہلے سے میں نے سوچا دونوں کوی بات ہی کرلیں گے ہماری ’’
وجہ سے تو ہونے سے رہی‘‘ سمیر نے کہا

کیا سچ واو‘‘ ہانیہ نے خوش ہوتے کہا تو سمیر مسکرا دیا ’’

ہاں سچ میں یار میرا بھائی بہت پیار کرتا ہے امبر سے“ سمیر نے کہا تو ہانیہ ” مسکرادی

ٹھیک کیا آپ نے آ گے ورنہ دونوں خاموش بیٹھے تھے“ ہانیہ نے کہا”

اچھا میں زرا کھانے کا انتظام دیکھ لوں“ ہانیہ نے کہا”

ہاں ٹھیک ہے“ سمیر کہتا وہی بیٹھ گیا اور ہانیہ کچن میں چلی گی”

ہانیہ ایک اچھی لڑکی تھی اس لیے اسے کیسی سے کوی مسلہ نہیں تھا سب کے ساتھ بنا کر رکھنے والی

❤❤❤❤❤❤❤❤

کیا وجدان چھوڑ کر گیا ہے تمھیں اور بھابھی نہیں آی" کیف نے امبر سے " کہا

جو ہانیہ اور سمیر کے جانے کے بعد چہرہ جھکاے بیٹھی تھی

جی مجھے تو وانیہ لے کر آی ہے اور پھر ہانیہ بھابھی، سمیر بھای نے بھی کہا آ" جاو اور وجدان بھای نے بھی مجھے آنے کی اجازت دے دی" امبر نے کہا

تو کیف کو اپنی بھتیجی پے بے حد پیار آیا جو امبر کو لے کر آی تھی

اچھا" کیف نے بس اتنا ہی کہا"

”وہ آپ ابھی آئے ہیں تھک گئے ہو گے ریسٹ کریں وجدان بھائی کو کال کر دیں مجھے لے جائیں میں اپنا موبائل گھر ہی رکھ آئی ہوں“ امبر کو کوئی بات تو آ نہیں رہی تھی اس لیے کیف سے کہنے لگی

”نہیں میں ٹھیک ہوں ریسٹ ہی تو ہے میں کون سا کام کر رہا ہوں کچھ دیر تک وجدان کو کال کر دوں گا یا میں ہی چھوڑ آؤں گا گھر“ کیف نے کہا

”او کے“ امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا

”نا جانے تم میری قسمت میں لکھی ہو یا نہیں پر میرا دل کرتا ہے تم ہمیشہ میرے ساتھ میرے پاس رہو“ کیف نے امبر کو دیکھتے دل میں سوچا

مجھے ان سے باتیں کر کے ان کے سامنے آنے سے عجیب کیوں لگنے لگتا ہے"
مجھے انکا بات کرتا اچھا کیوں لگتا ہے" امبر اپنے دل میں سوچنے لگی

دونوں ہی اپنی اپنی سوچ میں الجھے ہوئے تھے

اور پھر کیف نے ہی یونہی ادھر ادھر کی امبر سے باتیں کرنے لگا تو امبر بھی
سب بھولتی باتیں کرنے لگی
♥♥♥♥

شام ہو چکی تھی امبر ابھی گھر نہیں آئی تھی وجدان نے سمیر کو کال کر کے کہا
تھا کہ وہ امبر لینے آنے والا ہے

لیکن سمیر نے کہا کہ ہانیہ نے کہا کہ وہ رات کا کھانا ہماری طرف سے کھا کر ہی امبر کو بھیجے گی اس لیے وجدان نے بھی زیادہ کچھ نا کہا

اور اب معصومہ شام کے وقت وجدان کو گارڈن میں لے کر آئی تھی

"معصومہ میری جان اندر چلتے ہیں نا دیکھو ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے کہیں تم بیمار نا ہو جاو" وجدان نے معصومہ کو پیار سے کہا

"وجدان نہیں نا یہاں مزا آرہا ہے اور میں نے کوٹ بھی پہنا ہے اور یہ شال بھی تو لی ہے نہیں لگے گی مجھے سردی" معصومہ نے کہا

"اوکے چلو کچھ دیر بیٹھ جاتے ہیں" وجدان نے کہا

وجدان مان گیا تھا کہ کچھ دیر بعد اندر چلے جاے گے معصومہ اصرار جو کر رہی تھی اور وہی گارڈن میں رکھی کرسی پے بیٹھتا معصومہ کو بھی بیٹھا گیا

آپ کو پتہ ہے وجدان میرا باہر یوں بیٹھنے کو بہت دل کرتا ہے کتنا مزا آتا ہے ''نا''معصومہ نے کہا

تو وجدان نے مسکراتے معصومہ کے ہاتھ تھامے

مجھے تو جہاں مرضی بیٹھادو بس تم ہو میرے ساتھ مجھے سب اچھا لگنے لگتا'' ہے''وجدان نے مسکرا کے کہا تو معصومہ کے ہونٹوں پے بھی مسکراہٹ آ گی

ابھی وجدان کچھ کہتا کہ اسے کال آگی تو وہ اٹھ کر کچھ فاصلے پے جاتا سننے لگا

معصومہ کی نظر پھولوں پے گی تو اسے ایک پھول نیچے گرا ہوا نظر آیا شاید خود ہی گر گیا تھا

معصومہ اٹھ کر کیاری کے پاس گی وجدان کا دھیان بھی موبائی ل سنتے ہوے بھی معصومہ پے تھا

اٹھا لیتی ہوں بچارہ کیسے شاخ سے ٹوٹ گیا" معصومہ نے سوچا اور اس" طرف بڑھی

وجدان بھی کال بند کرتا اسکے پاس ہی آنے لگا جواب نیچے جھک کے پھول اٹھا رہی تھی

معصومہ دھیان سے ” وجدان نے معصومہ کو دیکھتے کہا جو لڑکھڑا گی اور پھر ”

اہہ ” معصومہ کی چیخ نکلی ”

معصومہ ” وجدان جلدی سے معصومہ کی طرف بھاگا تاکہ اسے تھام سکے ” لیکن اس سے پہلے ہی معصومہ زمین بوس ہو چکی تھی

وجدان جلدی سے معصومہ کے پاس بیٹھا جو سیدھی نیچے گری تھی

اہہ میری کمر ” معصومہ نے گرے ہوۓ ہی درد سے کہراتے کہا ”

معصومہ میری جان زیادہ درد ہے اٹھو ” وجدان نے معصومہ کے پاس ” بیٹھتے کہا

نہیں اٹھا جا رہا مجھ ہائے میری کمر‘‘ معصومہ نے نم آواز میں کہا درد سے ’’
آنکھوں میں آنسو آ گے تھے

اچھا میں لے کر چلتا ہوں رو نہیں میری جان‘‘ وجدان خود پریشان ہو گیا تھا’’
معصومہ کی چوٹ کا سوچ کے اور اوپر سے معصومہ رو رہی تھی

وجدان نے نرمی معصومہ کو اٹھایا اور اندر کی طرف بڑھا سیڑھیاں چڑتے
کمرے میں لے جاتے معصومہ کو بیڈ پے لیٹاتے خود وہی پاس بیٹھا

معصومہ میری جان رو تو نہیں ابھی میں بام لگتا ہوں‘‘ وجدان نے پریشان ’’
ہوتے معصومہ کو رونے سے روکا

آپ کی وجہ سے گری ہوں میں ''معصومہ نے نم آواز میں وجدان کو دیکھتے ''
کہاتو وجدان دیکھتارہ گیا

میری وجہ سے کیسے میں تو تم سے اتنی دور کھڑا تھا'' وجدان نے حیرت سے ''
کہا

ہاں تو جب میں گرنے لگی تھی تو مجھے پکڑ نہیں سکتے تھے اب مجھے اتنا زیادہ ''
درد ہو رہا ہے ''معصومہ نے وجدان سے کہا

تو وجدان دیکھتا ہی رہ گیا لیکن کہہ کچھ نہیں سکتا تھا اور اب جب اسے چوٹ
لگی تھی اور وہ درد میں تھی

"اچھا میں بام لے کر آتا ہوں وہ لگتا ہوں" وجدان کہتا اٹھ کھڑا ہوا تو معصومہ نے حیرت سے وجدان کو دیکھا

"آپ کیسے لگاے گے میری کمر پے چوٹ لگی ہے تو آپ کیسے لگاے گے میں خود لگا لوں گی آپ مجھے لا کر دیں میں خود لگا لوں گی" معصومہ نے وجدان کی بات پے نم آواز میں حیرت اور گھبراتے کہا اسے وجدان سے کوی امید نہیں تھی

"اچھا تم خود کیسے لگا لو گی مجھے بتاو" وجدان نے کہا تو معصومہ نے منہ پھلا کر وجدان کو دیکھا

"آپ یہاں کھڑے باتیں کر رہے ہیں اور میرے درد ہو رہا ہے" معصومہ نے وجدان کو احساس دلوا تو وجدان جلدی سے بام لینے چلا گیا

اور جلدی سے لیتا معصومہ کے پاس بیٹھا

لاے مجھے دیں اور جاے یہاں سے ‘‘معصومہ نے وجدان سے پکڑنی چاہی ’’ تو وجدان نے گھور کر دیکھا

معصومہ میں لگادوں گا تم سے نہیں لگے گی ‘‘ وجدان نے نرمی سے کہا ’’

اسے احساس تھا معصومہ کو اسے یوں لگانے سے شرم آے گی اس لیے نہیں لگوا رہی

معصومہ میں لگادوں گا نہیں لگے گی تم سے اور مجھے لگانے دو اس طرح تو ’’ دیر سے لگانے پے تمھیں درد ہو گا ‘‘ وجدان نے پیار سے کہا

نہیں آآپ کیسے میں امبر سے لگالو گی جب وہ آی آپ کیسے مجھے نہیں لگوانی ''
آپ سے ''معصومہ نے سرخ چہرے کے ساتھ کہا

امبر نا جانے کب آے گی اور میں تمھارا شوہر ہوں میں لگا سکتا ہوں اور اب ''
میں تمھاری کوی بات نہیں سننے والا چلو لیٹاو'' وجدان نے کہتے

بنا معصومہ کی بات سنے اسے الٹا لٹا یا معصومہ نے مزاحمت کرنی چاہی لیکن
وجدان نے معصومہ کو الٹا لٹیا تو معصومہ بھی سرخ چہرے کے ساتھ گھبراتی
شرمای سی لیٹ گی

وجدان نے شرٹ اوپر سرکاتے بام لگانا چاہی تو معصومہ کا دل ایکدم تیز
دھڑکنے لگا معصومہ کپکپاہ کہ رہ گی

کچھ دیر بعد وجدان معصومہ کے بام لگاتا شرٹ ٹھیک کرتا اسے سیدھا کرتے لیٹایا

تو معصومہ سرخ چہرہ کے ساتھ نظریں جھکاے لیٹی تھی وجدان کی طرف دیکھنے سے تو اسے بے حد شرم آرہی تھی

وجدان معصومہ کے چہرے پے شرم وحیا کے رنگ اور شرم سے جھکی پلکیں دیکھتا گہرہ مسکرا دیا

وجدان معصومہ کے چہرے پے جھکا تو معصومہ کا پہلے سے دھڑکتا دل اور دھڑکا

وجدان نے جھک کے معصومہ کی جھکی پلکوں کو ہونٹوں سے چھوتے گالوں پے بوسہ دیا تو معصومہ اور سرخ ہو گی

وو وجدان پ پیچھے ہوں،، معصومہ نے گلابی چہرے کے ساتھ وجدان کے کندھے سے تھام کر پیچھے کرنا چاہا تو وجدان کے لبوں پے اور گہری مسکراہٹ چھا گی

کیا بنے گا تمھارا ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے،، وجدان نے مسکراتے ذو معنی انداز میں کہتے معصومہ کے ناک کو چھوا

ابھی کچھ رہتا ہے ہر وقت اس طرح کی حرکتیں کرتے رہتے ہیں،، معصومہ نے وجدان کو سرخ چہرے کے ساتھ دیکھتے منہ بنا کے کہا

تو وجدان کا دل کیا قہقہ لگادے لیکن معصومہ کے ناراض ہونے کی وجہ سے قہقہ ضبط کرتا بس ہنس کی سکا تھا

اب میں اپنی بیوی کے ساتھ ہی تو ایسی حرکتیں کروں گا اور کس کے ساتھ کروں گا" وجدان نے کہا تو معصومہ نے منہ بنا کر وجدان گھور کر دیکھا

اب پیچھے ہونا" معصومہ نے گلابی ہوتے وجدان سے کہا تو وجدان مسکراتا معصومہ کے ہونٹوں کو زرا سا چھوتا پیچھے ہوا

معصومہ تو وجدان کی اس حرکت پے بھکلا گی وجدان نے مسکراتے معصومہ کے چہرے کو دیکھا

اچھاان شاءاللہ اب درد کم ہو جاے گا‘‘ وجدان نے معصومہ سے کہا تو’’ معصومہ سر ہلا گی

وجدان اب میں کیا کروں گی لیٹ کر‘‘ معصومہ نے افسردہ کہا تو وجدان’’ مسکرادیا

تم مجھ سے باتیں کرو میں ہوں نا تمھارے پاس بیٹھا‘‘ وجدان نے معصومہ’’ کا ہاتھ تھامے مسکرا کے کہا تو معصومہ بھی مسکرادی

اور وجدان یونہی اس سے باتیں کرنے لگا جو اسے بہت اچھا لگتا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

"کیف بیٹا جاؤ امبر کو گھر چھوڑ آؤ پر پہلے وجدان کو کال کر کے بتا دو کہیں وہ خود نا لینے آ رہا ہو" آصفہ بیگم نے کہا

ابھی ابھی سب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تھے اور وانیہ بھی اٹھ چکی تھی اور پھر سے امبر کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گی تھی اور بلال صاحب اور آصفہ بیگم بھی واپس آ گے تھے شام کو ہی

ہانیہ بھی دوبارہ کافی دیر امبر کے ساتھ باتیں کرتی رہی تھی لیکن کیف ایک منٹ نہیں گیا تھا امبر کے پاس سے وہ وہیں کا وہیں تھا

آصفہ بیگم کے کہنے پے کیف نے وجدان کو کال کی تو وجدان نے اسے ہی امبر کو گھر چھوڑنے کا کہا

کیونکہ وہ اس وقت جب معصومہ کے چوٹ لگی ہوی تھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا

مما وجدان کہہ رہا ہے میں ہی امبر کو گھر چھوڑ دوں کیونکہ معصومہ بھابھی کو" گر کے چوٹ آ گی ہے تو وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا" کیف نے بتایا تو امبر پریشان ہوی

کیا وہ کیسے لگ گی" امبر نے کہا"

گر گی ہے وجدان نے یہی بتایا ہے" کیف نے کہا"

اللہ پاک بچی کو جلد ٹھیک کرے نجانے کتنی چوٹ لگ گی ہے" آصفہ بیگم" نے کہا تو سب نے آمین کہا

چلو آؤ تمھیں گھر چھوڑ آؤ“ کیف نے امبر سے کہا”

تو ہانیہ ملنے لگی پھر بلال صاحب، آصفہ اور سمیر بھی اس کے سر پے ہاتھ رکھ گے

آنی آپ پھیل آے گا ہملے گل تھت ہے (آنی آپ پھر آے گا ہمارے گھر ”
ٹھیک ہے)“ وانیہ نے امبر سے ملتے کہا تو امبر مسکرا دی

اوکے میں آؤ گی آپ بھی آے گا ٹھیک ہے“ امبر نے وانیہ کو مسکرا کے کہا”
تو وانیہ خوش ہو گی

تھت ہے میں آودی اب بابے (ٹھیک ہے میں آوگی اب بابے)''وانیہ'' نے کہاتوامبر بھی اسے بابے کرتی کیف کے ساتھ باہر نکلی

کیف نے امبر کو بیٹھاتے خود بھی ڈرائی یونگ سیٹ سمبھالی اور گاڑی سٹارٹ کی

پورے راستے ہی دونوں خاموش رہے تھے

کچھ دیر بعد دونوں گھر پہنچے توامبر ایک نظر کیف کودیکھتی اتر گی کیف بھی اتر کر گھر داخل ہوااور اسے لاونج کے دروازے پے چھوڑتا واپس چلا گیا

اسوقت وہ وجدان کو تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا وہ اسوقت معصومہ کے ساتھ ہوگا

♥♥♥♥

امبر مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے‘‘ وجدان امبر کو پاس بیٹھنے کا’’ اشارہ کرتا خود بھی وہی لاونج میں بیٹھا

معصومہ کمرے میں ہی تھی اسے ابھی درد تھا تو اس کا دل نہیں باہر آنے کو اور وجدان خود بھی اسے باہر نہیں لایا تھا ناشتہ بھی معصومہ نے کمرے میں ہی کیا تھا

جی بھای کیا بات کرنی ہے‘‘ امبر نے وجدان کے پاس بیٹھتے کہا’’

تو وجدان نے گہرا سانس لیتے بات شروع کی

دیکھو امبر اب تم بڑی ہو گی ہو اب اگر مما اور بابا زندہ ہوتے تو یہ بات وہ" کرتے مجھے نا کرنی پڑتی پر اب میں تمھار بڑا بھای ہوں تو مجھے تمھاری فکر ہے جو میں بات کرنے لگا ہوں میری بات کو غلط نا سمجھنا کہ میں تم سے جان چھڑانا چاہتا ہوں" وجدان نے تفصیل سے کہا

توامبر نے حیرت سے دیکھا آخر ایسی کیا بات تھی جو وجدان اتنی تہمد باندھ رہا تھا

بھای میں آپ کو کیوں غلط سمجھوں گی آپ میرے بھای ہے اور مجھ سے" بہت پیار کرتے ہیں جو بھی بات کریں گے میرے فکر میں کریں گے" امبر نے مسکرا کے کہا تو وجدان پر سکون ہوا

امبر میں چاہتا ہوں کہ میں تمھاری مانگنی یا نکاح کر دوں" وجدان نے کہا"

تو جہاں امبر کے چہرے پہ سرخی آئی اور کیف دماغ میں آیا تھا وہی دوسرے پل اداسی چھائی تھی

بھائی آپ سب جانتے تو ہیں مجھ سے کون کرے گا" امبر نے اداس ہوتے دھیرے سے چہرہ جھکائے کہا

تو وجدان نے امبر کو دیکھتے اسے اپنے ساتھ لگایا

"ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو جو ہوا اسے بھول جاؤ اور کیوں نہیں کرے گا تم سے شادی خبردار جو الٹی سیدھی بات سوچی اب میں تمہارے منہ سے ایسے بات نا سنو" وجدان نے کہا

لیکن انداز میں بے حد نرمی تھی امبر کی آنکھوں میں پانی آگیا جیسے جلدی سے امبر نے صاف کیا

تو بتاو میرا فصیلہ منظور ہے شادی سال دو سال تک کریں گے اسکی فکر نا کرو" بس نکاح یا مانگنی کرنا چاہتا ہوں" وجدان نے پھر سے کہا تو امبر سر جھکاے سر ہلا گی

جیسے آپ کو ٹھیک لگے بھای" امبر نے کہتے وجدان کے سینے سے لگی تو" وجدان نے بھی اپنی بہن کے سر پے پیار بھرا بوسہ دیا

🖤🖤🖤🖤

انیتا یار میرا ایک کام تو کر دو" راکب نے کمرے میں آتے پیار بھرے التجایا" انداز میں انیتا سے کہا

وہ جو اپنے نوٹس لیے بیٹھی تھی راکب کی طرف سوالیہ دیکھنے آئی

جی بولے کیا کام ہے ''انیتا نے کہا تو راکب اسکے پاس آ بیٹھا''

یار میری شرٹ پریس کر دو دیکھو صرف ایک ہے ''راکب نے پیار سے کہا''

آج ملازمہ نہیں آئی تھی اس لیے راکب انیتا سے کہہ رہا تھا انیتا نے راکب کے کہنے پہ آئی ابرو اچکاتے اسے دیکھا

میں فری نہیں ہوں میں نوٹس بنا رہی ہوں ''انیتا نے کہتے پھر سے نوٹس کی'' طرف متوجہ ہوئی تو راکب نے اس کے ہاتھ تھامے

تو انیتا پھر سے راکب کی طرف دیکھنے لگی

''یار کر دو نا مجھے پہننی ہے یہ تو کل بھی بنا سکتی ہو کل سنڈے ہے'' راکب نے کہا تو انیتا نے بھی کام کے بدلے کام سوچا

''ٹھیک ہے میں کر دوں گی لیکن اس کے بدلے آپ کو میرا کام کرنا پڑے گا'' انیتا نے کہا

تو راکب مسکرا دیا اور آگے ہوتے انیتا کو حصار میں لیا انیتا نے گھور کر دیکھا

''بولو کون سا کام ہے میں تو دل و جان سے کرنے کو تیار ہوں تم حکم تو دو'' راکب نے مسکرا کے کہتے انیتا کے ناک پے ہونٹ رکھے تو انیتا سرخ ہوی راکب انیتا کو دیکھتا مسکرا دیا

کام سن لیے بڑی بڑی باتیں نا کریں‘‘ انیتا نے کہا’’

راکب کے حصار سے نکلنے کی اس نے زرا کوشش نہیں کی تھی

ہاں بولو میں سن رہا ہوں‘‘ راکب نے کہا’’

وہ کل میرے ساتھ آپ نوٹس بنایں گے پھر‘‘ انیتا نے کہا’’

راکب جیسے پہلے ہی یقین تھا کہ انیتا یہی کہے گی انیتا کی بات سنتا مسکرا دیا

اوکے مای ڈیر پلس چڑیل وائی ف ‘‘راکب نے کہتے انیتا کی گال کو شدت ’’

سے چھوتے انیتا کے ہونٹوں پے ہونٹ رکھتے اسے اپنے حصار سے چھوڑا تو

انیتا اپنے دھڑکتے دل کو سبھالتی راکب کو دیکھتی جلدی سے اٹھ کھڑی ہوی

راکب انیتا کا سرخ چہرہ دیکھ کر مسکرادیا

بتاے اب کون سی شرٹ کرنی ہے پریس ‘‘انیتا نے خود کی دھڑکنیں ’’
سمبھلتے کہا راکب بھی اسے شرٹ بتانے لگا

توانیتا جا کر شرٹ پریس کرنے لگی

صارم اور حبہ دو دن پہلے ہی گھر آے تھے وہ دونوں گھر آ کر واپس وہی روٹین ہو گی تھی

صارم کا تو واپس آنے کو دل ہی نہیں کر رہا تھا اسکا دل تو بس یہ چاہتا تھا ہر وقت حبہ اسکے آس پاس ہو

سب کے لاے گفٹ حبہ انہیں دے چکی تھی پر صارم کا گفٹ نہیں دیا تھا جو صارم کو یاد آیا چاہے وہ اسکا شوہر تھا

اس نے اسکی برتھڈے اسپیشل بنای تھی حبہ کو چاہیے تھا اسے بھی کچھ دیتی لیکن اس نے نہیں دیا اور یہ بات صارم کو یہاں یاد آی تھی

حبہ تم نے مجھے کوی گفٹ نہیں دیا سب کو دیا ہے" صارم نے لہجے میں خفگی " لاتے کہا تو حبہ ہنس دی

بڑی جلدی نہیں یاد آگیا آپ کو کہ میں نے آپ کو کچھ نہیں دیا" حبہ نے " مسکراتے کہا

تو صارم نے گھور کر حبہ کو دیکھا اور ساتھ اسے ہاتھ سے تھامے اپنے ساتھ بیٹھایا

یار میں تو ویسے ہی کہہ رہا تھا چلو اگر تم نا بھی دو تو کوی بات نہیں میرے " لیے تو بس تم ہی ہو سب کچھ" صارم نے حبہ کو اپنے حصار میں لیتے مسکرا کے کہا ساتھ ماتھے پے ہونٹ رکھے تو حبہ مسکرا دی

میں نے آپ کے لیے گھڑی لی تھی جب راکب بھای کے لیے لی تھی اور" آپ نے پوچھا تھا یہ کس لیے میں نے بھی کہہ دیا بابا کے لیے وہی ابھی لے کر آتی ہوں" حبہ نے مسکرا کے کہا تو صارم بھی مسکرا دیا

صارم کو زیادہ چیزیں ہونے کی وجہ سے سمجھ نہیں آیا صارم کو بھی یہی لگا تھا کہ حبہ نے اپنے بابا کے لیے لی ہو

لیکن حیران بھی تھا کہ لڑکوں والی گھڑی پھر اس نے سوچا راکب کے لیے ہو گی

حبہ گھڑی لاتی صارم کے ہاتھ میں پہنانے لگی تو صارم مسکرا دیا

بہت پیاری ہے" صارم نے حبہ کے گال پے لب رکھتے کہا تو حبہ صارم کے سینے سے لگ گی صارم نے بھی مسکرا کے اسکے گرد حصار بنایا

جو آپ نے سرپرائز دیا اس سے کم" حبہ نے مسکراتے کہا تو صارم بھی مسکرا دیا اور حبہ کو حصار میں لیا باتیں کرنے لگا

❤❤❤❤

معصومہ اب ٹھیک تھی دو دن وہ زیادہ چلی پھری نہیں تھی

آج بھی وجدان کچھ دیر کے لیے آفس گیا تھا اور واپس گھر آ گیا تھا

وجدان کمرے میں بیٹھا تھا جب وجدان کو معصومہ کچھ کرتی ہوی نظر آی

معصومہ میری جان یہ کیا کر رہی ہو" وجدان نے معصومہ سے پوچھا"

جو دوسرے کمرے میں رکھا ہوا ڈیکوریشن اٹھا کر کمرے میں لائی تھی

وجدان آپ بھی نا یہ میں اس کمرے سے لائی ہوں مجھے پیار الگ رہا تھا تو" لے آئی اب اسے اٹھا کر کونے میں رکھ دیں میں بہت مشکل سے اس کمرے سے لائی ہوں" معصومہ نے کمر پے ہاتھ رکھتے کہا

تو وجدان صوفے سے اٹھتا معصومہ کے پاس آیا اور اس کی اس ادا پے تو وجدان دلوں جان سے فدا ہوتا تھا

تم مجھے پہلے کہہ دیتی یا میں خود لے آتا پہلے اتنی مشکل سے تو تم ٹھیک ہوی" ہو" وجدان نے معصومہ سے کہتے وہ اٹھاتے کمرے میں سائیڈ پے رکھا

وجدان کیسی بھی بات کے لیے معصومہ کو کچھ نہیں کہتا تھا

میں نے سوچا اتنا چھوٹا سا تو ہے میں لے جاو گی لیکن پھر بھی مجھ سے نہیں" اٹھایا گیا" معصومہ کہتی دروازہ بند کرتی کمرے میں آی تو وجدان اس کے قریب آتا اسے اپنے حصار میں لے گیا

اتنی سی تو جان ہے نا جانے جو کھاتی ہو کہاں جاتا ہے" وجدان نے معصومہ" کی کمرے کے گرد بازو کا حصار تنگ کرتے کہا جو معصومہ چھڑانے کی کوشش میں لگی تھی

وجدان چھوڑے مجھے" معصومہ نے دھیمے سے وجدان کو ایک نظر دیکھتے" جلدی سے جھکاتے کہا تو وجدان کے ہونٹوں پے گہری مسکراہٹ آگی

وجدان نے معصومہ کو ایک بازو کے حصار میں لیے دوسرا ہاتھ کی انگی سے
معصومہ کی ٹھوڑی سے معصومہ کو چہرہ اوپر کیا تو معصومہ کے چہرے پے
سرخی دیکھتا مسکرا دیا اور جھک کر ہونٹوں کو نرمی سے چھوا

معصومہ دھڑکتے دل کے ساتھ جلدی سے آنکھیں بند کر گی وجدان نے
معصومہ کی دونوں گالوں کو چھوتے اسے حصار سے نکلتا پیچھے جا کھڑا ہوا اور
معصومہ کے چہرے پے چھائے رنگوں کو دیکھنے لگا

وجدان جب بھی زرا سا پاس جاتا تھا معصومہ اسے ہی سرخ ہو جاتی تھی جو
وجدان کے دل میں اور ہلچل مچاتی تھی

معصومہ خود کی دھڑکنوں کو سمبھالتی وجدان کی طرف دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

اچھا وہ میں آتی ہوں،،معصومہ جلدی سے کہتی چینجگ روم کی طرف بھاگی" تو وجدان بھی مسکراتا وہی صوفے پے جا بیٹھا

معصومہ کچھ دیر کھڑی رہی پھر وہ ایک کبرڈ کی طرف متوجہ ہوی وہی جہاں ہر وقت جب بھی اسنے کھولنا چاہا تالا لگا ہوا تھا اور اسے چابی بھی نہیں ملی تھی لیکن اس وقت وجدان شاید چابی بھول گیا تھا

تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر معصومہ نے کبرڈ کھولا اور اس میں اسے چند تصویریں ملی تو وہ اٹھا کر دیکھنے لگی

جیسے ہی معصومہ نے وہ تصویر اٹھا کر دیکھی اور پھر دیکھتی ہی رہ گی کیونکہ وہ وجدان اور معصومہ کے وجی اور اسکی فیملی کی تھی

"تو کیا وجدان ہی وجی ہیں" معصومہ نے حیرت سے سوچا اور اس سوچ کے آتے اسے غصہ آیا تو کیا اس سے یہ چھپایا تھا سب نے کہ وجدان ہی وجی ہے

"مجھ سے کیوں چھپایا میں کیسی سے نہیں بولو گی" معصومہ غصے سے تصویر لیتی کمرے میں داخل ہوی

وجدان نے پہلے مسکرا کر اسے دیکھا لیکن معصومہ کے چہرے پے غصہ اور آنکھوں میں نمی دیکھتا پریشان ہوا لیکن ساتھ ہی اسکی نظر اس کے ہاتھ میں تھامی پکس پے چلی گی

”آپ وجی ہیں نا“ معصومہ نے غصے سے کہ تو وجدان گہرا سانس لے کر رہ گیا
اب اسے بتانا ہی پڑنا تھا

”ہاں میں وجی ہی ہوں تمھارا وجی“ وجدان نے نرمی سے کہا

”مجھے آپ سے بات نہیں کرنی“ معصومہ غصے سے کہتی کمرے سے نکلی اور
پیچھے وجدان پریشان ہوتا اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا

”چلو پھر سے منانے کے میشن پے شروع ہو جاؤں“ وجدان نے خود سے کہا
اور معصومہ کے پیچھے نکلا

♥♥♥♥
♥♥♥♥

وجدان جلدی سے کمرے سے نکلتا معصومہ کے پیچھے آیا جو روتی ہوی دوسرے کمرے میں چلی گی اور دروازہ بھی بند کر چکی تھی

معصومہ دروازہ کھولو دیکھو اگر مجھ سے ناراض ہو تو مجھ سے بات کرو یوں" خود کو کمرے میں بند تو نا کرو" وجدان نے دروازہ ناک کرتے ہوے کہا

مجھے نہیں کرنی آپ سے کوی بات آپ نے مجھ سے چھپا پا کہ آپ ہی و.جی" ہو مجھے آپ نے دھوکا دیا ہے" معصومہ جو رو رہی تھی وجدان کی آواز سنتی غصے سے اونچی آواز میں کہنی لگی

تو وجدان کو احساس ہو گیا کہ اس دفعہ معصومہ کو اس پے بہت غصہ آگیا ہے

معصومہ دیکھو ایک دفعہ میری بات تو سنو باہر آ کر مجھے بتانے تو دو میں نے"

کیوں نہیں بتایا" وجدان نے نرمی سے کہا لیکن معصومہ تو کافی خفا ہو گی تھی

وجدان سے

جاے یہاں سے آپ، میں ماموں کو کال کر کے کہہ دوں گی مجھے لے"

جاے یہاں سے نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ"معصومہ نے اندر سے ہی

روتے ہوے کہا جس پے وجدان گہرہ سانس لے کر رہ گیا

یار کیا کروں اب" وجدان خود سے سوچنے لگا"

امبر جو کمرے میں تھی آوازیں سنتی باہر آی اور وجدان کو بند دروازے کے

پاس کھڑا دیکھتی اس کے پاس آی

”بھای کیا ہوا آپ یہاں کیوں اسے کھڑے ہیں کیا معصومہ کمرے میں ہے ناراض ہو گی کیسی بات پے آپ سے“ امبر نے پوچھا

اتنا تو اسے بھی پتہ چل گیا تھا معصومہ جب بھی ناراض ہوتی ہے کمرے میں بند ہو جاتی ہے

”ہاں اسے پتہ لگ گیا ہے کہ میں ہی وجی ہوں اس لیے ناراض ہو گی کہ میں نے بتایا کیوں نہیں اسے چھپا پا کیوں“ وجدان نے بتایا

”اوو پھر تو معصومہ بہت زیادہ ناراض ہو گی“ امبر نے کہا

”تو اور کیا اب کیسے مناو اور کمرے سے بھی نہیں نکل رہی“ وجدان نے پریشان ہوتے کہا

بھای آپ ان کے لیے کچھ فیورٹ بناے اور اسے بتاے شاید مان جاے نا”
مانی تو کمرے سے تو ایک دفعہ ضرور نکلے آے گی“ امبر نے آئیڈیا دیا

ہاں یہ ٹھیک رہے گے جب کمرے سے باہر آی تو میں سمجھاو گا“ وجدان ”
نے کہا

تو امبر مسکرا دی اور وجدان بھی نیچے کوک کو بنانے کہنے کے لیے چلا گیا اور
امبر اپنے کمرے میں اب وہ تو کچھ کر نہیں سکتی تھی ان دونوں کے لیے
❤❤❤❤

میں چلی جاو گی یہاں سے مجھے نہیں رہنا وجدان کے پاس مجھے بتایا نہیں کے ”
وجدان ہی وجی ہے کیوں چھوڑ کر گے تھے تب اور اب کیوں آے ہیں میں

آج ہی ماموں کو کال کروں گی اور چلی جاؤں گی یہاں سے "معصومہ خود کے آنسو صاف کرتی خود سے ہی دل میں مخاطب تھی

اسے کمرے میں بیٹھے ہوئے کافی دیر ہو گی تھی شام سے رات ہونے کو آئی تھی

لیکن معصومہ وجدان کی لاکھ کوشش کے بعد بھی کمرے سے باہر نہیں گی تھی

آخر کار وجدان ایک بار پھر کوشش کر کے چلا گیا تھا

معصومہ بیٹھی تھی جب اسے بالکونی میں کیسی کے ہونے کا احساس ہوا جہاں بوس کھڑا تھا

بوس کو دیکھتے معصومہ اٹھ کے بالکونی کھولنے لگی اور معصومہ کے دروازہ کھولتے بوس اندر داخل ہوتا پریشان ہوتا معصومہ کو دیکھنے لگا

”کیا ہوا تمھیں رو کیوں رہی ہو کیسی نے کچھ کہا تمھیں“ بوس نے پریشان ہوتے معصومہ کو روی روی آنکھوں کو دیکھتے کہا

”ہاں وجدان نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے کہ وہ وجی نہیں ہے اس نے مجھے بتایا نہیں ہے“ معصومہ نے روتے ہوے کہا

”کیا دیکھا کتنی تکلیف دی اس نے تمھیں تم رو نہیں بلکہ اس کو جواب دو، اسے بتاو تم کیا کر سکتی ہو یوں کمرے میں رہنے سے کیا ہو جاے گا“ بوس نے اسے یونہی روتا ہوا دیکھتے کہا

ساتھ احساس بھی دلایا کہ وجدان نے اس کے ساتھ غلط کیا اسے تکلیف دے کر

میں یہاں سے چلی جاوگی انہیں خود ہی احساس ہو جاے گا کہ انہوں نے" غلط کیا مجھے دھوکہ دے کر" معصومہ نے نم آواز میں کہا

ہاں سہی کہا چلی جانا یہاں سے پر اس سے پہلے اس سے لڑو اس سے ناراض" رہو جب تم اس سے بات نہیں کرو گی اور لڑو گی تو وہ دیکھنا خود تمھیں جانے دے گا ورنہ وہ تمھیں کبھی نہیں جانے دے گا" بوس نے کہا

تو معصومہ بھی سوچ میں پڑ گی اور اسے بھی سہی لگا تھا بوس کا کہا

کیونکہ وجدان نے ویسے تو اسے جانے ہر گز نہیں دینا تھا تو جب وہ اس سے لڑے گی اس سے ناراض رہے گی اور اس سے بات نہیں کرے گی

تو پھر وجدان خاموشی سے اسے جانے دے گا اور ساری باتیں دماغ میں آتے ہی معصومہ نے فیصلہ کیا کہ وہ یہاں سے خود کہیں نہیں جاے گی بلکہ آخر میں وجدان خود ہی اسے جانے دے گا یہی ٹھیک رہے گا

ہاں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ویسے بھی اسے تو وجدان نے کبھی نہیں جانے دینا مجھے ،،معصومہ نے کہا

تو بوس کے ہونٹوں پے پر اسرار مسکراہٹ آی جو بوس کے چہرے پے ماسک لگنے سے معصومہ کو نہیں دیکھای دی بوس خوش ہوا تھا اس کا کام معصومہ خود باخود آسان کر رہی تھی

”بلکل چلو اب رونا نہیں بلکہ سوچو تم کیسے وجدان کو تنگ کرو گی تا کہ وہ تمھیں یہاں سے جانے دے“ بوس نے کہا

تو معصومہ نے آنسو پونچھتے سر ہلایا

”جی بلکل اب میں نہیں رو گی بلکہ وجدان کو تنگ کرو گی اور نا ہی ان سے بات کرو گی“ معصومہ نے غصے سے کہا تو بوس سر ہلا گیا

”چلو اب میں جاتا ہوں بہت جلد وہ ہو گا جو میں چاہتا ہوں“ بوس نے کہا

اور معصومہ کو ایک نظر دیکھتے بالکونی کی طرف بڑھا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا

اور معصومہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ وجدان کو تنگ کیسے کرے گی اس نے یہ بھی سوچ لیا تھا وہ اپنے ماموں کو نہیں بتاے گی

پر وجدان کو دھمکی ضرور دے گی کہ وہ یہاں سے چلی جاے گی اور نا جانے کیا کیا سوچ رہی تھی

❤❤❤❤

وجدان نے آکر پھر سے دروازہ ناک کیا تا کہ ایک کوشش کر سکے

رات تو ہو چکی تھی لیکن معصومہ تھی کہ وہ نکل ہی نہیں رہی تھی

معصومہ میری جان یار پلیز کھولو یوں کمرے میں نا رہو دیکھو کتنا ٹائم ” ہو گیا ہے تم مجھ سے لڑو پر یوں خود کو کمرے میں بند کر کے اور بھوکا رہ کر خود

کو بھی تکلیف دے رہی ہو اور مجھے بھی" وجدان نے پھر سے نرمی دروازہ ناک کرتے کہا

لیکن معصومہ شاید اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی تھی

ابھی وجدان پھر سے کوشش کرتا کہ امبر آ گی

"بھای میں کوشش کرو کیا شاید کھول دے معصومہ" امبر نے کہا

"کر لو شاید کھول دے تمھارے کہنے پے" وجدان نے امبر سے کہا

"معصومہ میں ہوں دروازہ کھولو مجھ سے تو نہیں ناراض نا" امبر نے دروازہ ناک کرتے کہا

تو معصومہ جو دوبارہ رونے میں مصروف تھی آنسو پونچھتی دروازے کے پاس آئی تھی

”تم سے بھی ناراض ہوں تم نے بھی مجھے نہیں بتایا کہ تم وہی امبر اور وجدان بھی وجی ہے“معصومہ نے نم آواز میں کہا تو وجدان معصومہ کی نم آواز سنتا بے چین ہونے لگا

”یار میرا کیا قصور تم جانتی تو ہو میں تو کومہ میں تھی پہلے اور جب میں ٹھیک ہو کر گھر بھای نے منا کر دیا ورنہ میں تمھیں ضرور بتا دیتی“امبر نے معصومہ سے کہا

تو وجدان نے امبر کو گھور کر دیکھا یعنی اس کی بہن سارا الزام اس پے ڈال رہی تھی

وجدان کے دیکھنے پے امبر نے مسکین صورت بناتے دیکھا اور کندھے اچکاے کہ اب وہ اور کیا کر سکتی ہے

ہاں یہ تو ہے میں باہر آجاو گی لیکن وجدان کو کہوں یہاں سے جائیں مجھے ان سے کوی بات نہیں کرنی ،، معصومہ نے کچھ سوچ کر کہا

اور اوپر سے رات ہو چکی تھی اور اسے بھوک بھی لگ رہی تھی جو وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی

معصومہ کے کہنے پے امبر نے وجدان کو دیکھا وجدان بھی سر ہلاتا ایک دفعہ وہاں سے چلا گیا یہ سوچ کر کہ ایک دفعہ باہر آجاے تو وہ منا لے گا

معصومہ باہر آجاو بھای چلے گے ہیں" امبر نے کہا"

تو معصومہ دروازہ کھولتی باہر آی پہلے زرا سا وجدان کو دیکھا اور اسے ناپا کر باہر آی

یار یہ کیا حال بنا لیا رو رو کر آنکھیں دیکھو کتنی سوج گی ہے چلو منہ ہاتھ دھو" کر آو تو ہم کھانا کھاتے ہیں وجدان بھای نے آج سب تمھارا فیورٹ بنوایا ہے" امبر نے معصومہ کو دیکھتے کہا

اور وجدان جو ساتھ والے اپنے کمرے میں کھڑا سن رہا تھا دل اور بے چین ہونے لگا تھا لیکن ابھی وہ چاہتا تھا معصومہ کھانا کھالے پھر ہی بات کرے گا

اچھا میں آتی ہوں اور ہم دونوں ہی کھاے گے وجدان کے ساتھ نہیں کھانا" مجھے" معصومہ نے کہا تو امبر سر ہلا گی

ہاں ٹھیک ہے تم آو ہم دونوں ہی کھاے گے" امبر نے کہا"

تو معصومہ بھی فریش ہونے چلی گی

اور وجدان جلدی سے باہر آتا نیچے بڑھاتا کہ کوک سے کھانا لگانے کو کہے

اور وجدان کھانا لگواتا خود دوبارہ کمرے میں چلا گیا اور امبر اور معصومہ بھی آ کر کھانے لگی

ابھی کھانا کھایا ہی تھا اور معصومہ دوبارہ اوپر آتی کمرے میں جاتی وجدان آ کر معصومہ کے پاس رک گیا

اور امبر دونوں کو ایک نظر دیکھتی اپنے کمرے کی طرف چلی گی

معصومہ وجدان کو گھور کر دیکھتی کمرے کو بڑھی تو وجدان نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور معصومہ کی آنکھوں کو دیکھا جو رو رو سوج چکی تھی وجدان کو بے حد تکلیف ہوی

وجدان سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی لیکن وہ وجدان سے چھڑا نا سکی وجدان اسے تھامے کمرے میں لے آیا

"چھوڑے مجھے کیوں میرا ہاتھ پکڑا ہے جب آپ کو پتہ ہے میں آپ سے کوی بات نہیں کرنا چاہتی اور میں اب ماموں کو کال کرو گی تا کہ وہ مجھے یہاں سے لے جاے"معصومہ نے دھمکی دی

ساتھ وجدان سے اپنا پاتھ چھڑانے کی کوشش بھی کر رہی تھی لیکن وہ وجدان سے چھڑا نا سکی

"معصومہ میری جان ناراض تم مجھ سے ہوی ہو اور یہ کیا آنکھوں کو رو رو کے کر لیا ہے رو کیوں رہی ہو"وجدان نے معصومہ کی بات اگنور کرتے کہا

"تو آپ نے مجھ سے کیوں چھپایا کہ آپ وجی ہو کیوں نہیں بتایا مجھے آپ نے دھوکہ دیا ہے"معصومہ نے نم آواز میں کہا

اسے تو یہی صدمہ زیادہ تھا کہ وجدان نے اسے نا بتا کر دھوکے میں رکھا ہے

"یار میں کیا کرتا مجھے ڈر تھا کہ تمھیں جب پتہ چلے گا کہ میں ہی وجی ہوں تم میرے پاس ایک منٹ نہیں رہو گی کیونکہ تم اپنے وجی سے بے حد ناراض تھی اور میں تمھیں کہیں نہیں جانے دے سکتا تھا میں تم سے پیار کرنے لگا تھا اور اب تو کہیں نہیں جانے دوں گا عشق کرتا ہوں تم سے تمھارے بغیر ایک پل نہیں گزار سکتا پلیز معصومہ میری جان میری بات سمجھنے کی کوشش کرو"
وجدان نے بے حد پیار بھرے اور التجا لہجے میں کہا

ایک پل کے لیے تو معصومہ کو دل کیا معاف کر دے اور وجدان کا پیار کا اقرار سنتے معصومہ کے دل کو بے حد اچھا لگ رہا تھا لیکن وجدان کی غلطی اتنی چھوٹی تو اسے ہر گز نہیں لگ رہی تھی

”تو آپ نے میری بات کیوں نہیں مانی تھی میں نے کتنا کہا تھا آپ سے کہ آپ ہمارے ساتھ رہے لیکن آپ آ گے مجھے آپ پے بے حد غصہ ہے آپ نے میری بات نہیں مانی آپ مجھے چھوڑ کر آ گے اور آپ کو لگتا ہے میں آپ کو معاف کر دوں گی“ معصومہ نے وجدان کو گھور کر دیکھتے غصے سے کہا

جو وجدان کو تو ہر گز غصہ نہیں لگ رہا تھا بس اسے تو یہ معصومہ کی ناراضگی لگ رہی تھی جو وہ اتنے سالوں سے وجی سے کر رہی تھی

”پلیز معصومہ مجھے اس کے لیے معاف کر دو کیا تم اپنے وجی کو معاف نہیں کر سکتی میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے تمھاری ناراضگی مجھے تکلیف دیتی ہے پلیز کر دو معاف“ وجدان نے پھر سے محبت بھرے لہجے میں کہا اور معصومہ کا نرم دل پھر سے پگھلنے لگا تھا

اچھا میں سوچو گی پر ابھی میں آپ سے ناراض ہوں اور اسوقت مجھے نیند آ رہی ہے اور میں امبر کے پاس جا رہی ہو آپ کے پاس تو میں نہیں سوں گی" معصومہ نے کہا

تو وجدان نے معصومہ کے الفاظ پے سکون کا سانس لیا کہ چلو معصومہ نے سوچا تو سہی اسے معاف کرنے کے بارے میں اور وجدان ویسے بھی جانتا تھا معصومہ بے حد نرم دل کی ہے

اس کی ناراضگی جلدی ختم ہو جائے گی لیکن اتنی آسانی سے بھی نہیں لیکن وہ کر دے گی اور دوسری بات پے بھی وجدان کچھ نا بولا اس کے لیے اتنا کافی تھا فل حال

اوکے جاو" وجدان نے خاموشی سے جانے دیا تو معصومہ بھی منہ بناتی چلی گی

"مجھے یقین ہے کچھ دیر بعد تم خود میرے پاس آو گی" وجدان نے دل میں معصومہ سے مخاطب ہوتے کہا

اور بیڈ پے جا کر بیٹھتا معصومہ کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا اسے پتہ تھا معصومہ کو اس کے بنا نیند تو ہرگز نہیں آے گی اور خود ہی واپس آجاے گی 💖💖💖💖

معصومہ آکر امبر کے ساتھ باتیں کرنے لگی تھی اب اسکا ارادہ اپنے ماموں کو بتانے کا نہیں تھا بس وجدان سے ناراضگی ختم نا کرنے کا تھا

کچھ دیر بعد دونوں ہی سونے کے لیے لیٹ گی امبر خاموش ہی رہی تھی اسے وجدان کے بارے میں کچھ نہیں کہا تھا

اور اسے یہ بھی پتہ تھا معصومہ کو نیند تو ہر گز نہیں آنی ہے اور یہی ہوا امبر تو آنکھیں بند کر کے لیٹ گی لیکن معصومہ کروٹ پے کروٹ بدل رہی تھی آخر کار اٹھ کر بیٹھ گی

"ہاے مجھے نیند نہیں آرہی میں کیا کروں اب ہاں اسے کرتی وجدان کے پاس چلی جاتی ہوں ناراض ہوں تو بات نہیں کرو گی لیکن اگر میں نا گی تو میں سو گی کیسے ساری رات"معصومہ خود سے سوال جواب کر رہ تھی

پھر اٹھ ہی گی امبر اسے بیڈ سے اٹھتا محسوس کرتی مسکرا دی وہ کب سے معصومہ کو چوری چوری دیکھ رہی تھی لیکن بولی کچھ نہیں تھی بس چپ کر کے سوتی بنی تھی

معصومہ کو اب سونا بھی تھا جو وجدان کے بنا نیند تو آنے سے رہی آخر کار امبر کے کمرے سے نکلتی وجدان کے پاس جانے لگی

وجدان جو دو گھنٹے سے معصومہ کے آنے کا انتظار میں تھا دروازہ کھولنے کی آواز پہ ہونٹوں پہ گہری مسکراہٹ آ گی

کمرے میں داخل ہوتی معصومہ کو دیکھتے وجدان مسکرا دیا

معصومہ نے منہ بنا کر وجدان کو دیکھتے دروازہ بند کرتی بیڈ پے آئی اور معصومہ کے منہ بنا کر دیکھنے پے وجدان اپنی ہنسی روک گیا

مجھے نیند نہیں آرہی اسی لیے آئی ہوں یہ نا سمجھے گا میں نے آپ کو معاف کر دیا ہے‘‘معصومہ نے وجدان کو پہلے ہی بتا دیا

اوکے میری جان ابھی چلو آؤ سوتے ہیں‘‘وجدان نے معصومہ کو بیڈ کے پاس کھڑا دیکھتے کہا

پھر خود ہی پہلے اٹھ کر دروازہ لاک کرتا اس کے پاس آیا جواب لیٹ چکی تھی

وجدان معصومہ کے پاس بیٹھتا جھک کر ماتھے پے بوسہ دیا تو معصومہ پلکیں جھکا گی

چلو سو جاتیں ہیں ویسے تمھیں پتہ ہے مجھے بھی تمھارے بنا نیند نہیں آ رہی ’’
تھی‘‘ وجدان نے کہا

لیکن معصومہ کچھ نا بولی وجدان مسکرا دیا یعنی ناراضگی ہے تو بات نہیں کرنی

وجدان نے معصومہ کا دوپٹہ سائیڈ پے رکھتے خود بھی معصومہ کو اپنے حصار
میں لیا اور معصومہ کچھ ہی دیر میں سو گی

میری عادت ہو ہی گی پھر میری جان کو مجھے پورا یقین ہے تم کبھی مجھے چھوڑ ’’
کر نہیں جاو گی‘‘ وجدان نے مسکراتے کہا

ساتھ معصومہ کے گال پے ہونٹ رکھتا خود بھی سونے کے لے آنکھیں موند گیا

♥♥♥♥♥♥♥

دو دن ہو گے تھے لیکن معصومہ کی ناراضگی ویسے کی ویسے ہی تھی وجدان کو اچھا خاصا اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس دفعہ کافی ناراض ہو گی ہے

لیکن وجدان کو امید تھی وہ معصومہ کو منا ہی لے گا

شام کا وقت تھا تینوں ہی لاونج میں بیٹھے تھے امبر اور معصومہ باتیں کر رہی تھی وجدان تو بس دونوں کو سن رہا تھا

کہ کیف بھی آ گیا اور وہ بھی ان کے ساتھ آ بیٹھا

معصومہ نے حبہ سے کہہ کر تصاویر منگوای تھی انکے ہنی مون کی اور جو حبہ نے بھیجی تھی معصومہ اور امبر دیکھ رہی تھی

معصومہ کو تو بے حد اچھی لگ رہی تھی اسکا بھی دل کر رہا تھا کہ وہ بھی جاے

پھر ایکدم وجدان کو مخاطب کیا تو وہ بھی اسکی طرف متوجہ ہوا

وجدان‘‘معصومہ نے کہا’’

ہاں بولو‘‘ وجدان جو کیف سے کوی بات رہا تھا جلدی سے معصومہ سے بولا’’

دو دن سے اسنے ایک دفعہ بھی خود سے وجدان سے مخاطب نہیں ہوی تھی اب وجدان کو خوشگوار احساس ہوا تھا

ہم کب ہنی مون پے جاے گے ،،معصومہ نے پوچھا تو وجدان نے حیرت ،، سے دیکھا

کیف کے ہونٹوں پے مسکراہٹ آگی امبر نے بھی گڑبڑا کے معصومہ کو دیکھا

وجدان کی نظر کیف پے گی جس کے چہرے پے مسکراہٹ تھی وجدان نے اسے گھور کر دیکھتے معصومہ کی طرف متوجہ ہوا

ہاں جاے گے ،،وجدان نے مسکرا کے کہا ،،

ٹھیک ہے پھر۔۔۔‘‘معصومہ کہتی چپ ہوی تو وجدان نے سوالیہ دیکھا اب ’’ تو بات کر رہی تھی اب کیا ہوا تھا

اوو میں تو آپ سے ناراض ہوں مجھے نہیں کرنی بات آپ سے ‘‘معصومہ ’’ نے منہ بناتے کہا

معصومہ ساتھ اٹھ کھڑی ہوی تو امبر بھی کھڑی ہو گی اور دونوں کمرے کی طرف بڑھی

وجدان نے معصومہ کی پشت کو دیکھتے مسکراتے نفی میں سر ہلایا

کیا ہوا کون سی بات پے ناراض ہے بھابھی تم سے ‘‘کیف نے وجدان کو ’’ دیکھتے پوچھا

”یار اسے پتہ لگ گیا ہے کہ میں ہی وجہ ہوں اور معصومہ نے کہا کہ اسے دھوکے میں رکھا بس اس لیے ہی ناراض ہے مجھ سے“ وجدان نے بتایا تو کیف سر ہلا گیا

”سب کو پتہ چلا اس بات کے بارے میں بھابھی نے بتایا نہیں کیسی کو“ کیف نے کہا

”نہیں کیسی کو نہیں بتایا بس مجھ سے ناراض ہے ویسے میں نے بتا دیا ہے سب کو کہ معصومہ کو یہ بات پتہ چل گی ہے“ وجدان نے کہا

”اچھا“ کیف بس اتنا ہی کہہ سکا تھا

یار میں نے امبر کے مانگنی کرنے کا فیصلہ کیا ہے بہت جلد کر دوں" وجدان نے کیف سے کہا

تو کیف کا دل بے حد بے چین ہونے لگا وہ کیسے امبر کو کیسی اور کا ہوتے دیکھ سکتا تھا

یار اتنی بھی کیا جلدی ہے تجھے کر دینا" کیف نے کہا

کیا مطلب جلدی بیس سال کی ہو گی ہے انیتا بھی امبر کی ہم عمر ہے اس کی بھی ہو چکی ہے اور اگر وہ سب نا ہوا ہوتا اور امبر کو مے میں ناجاتی تو امبر کی سٹڈی اب تک کمپلیٹ ہونے والی ہوتی اور مما بابا ہوتے تو وہ بھی ضرور اب کچھ نا کچھ سوچتے امبر کے لیے" وجدان نے کہا

"یار پھر بھی کچھ دیر رک جاتا تو ابھی یوں اتنی جلدی" کیف نے پھر سے کہا

"تجھے کیا مسلہ ہے جب میرا دل کیا کروں گا" وجدان نے زرا غصے سے کہا
آخر وجدان اسکی ایک ہی بات سن کر تھک گیا تھا

"یار میری بات تو سمجھ۔۔۔" کیف نے کہنا چاہا جب وجدان بول پڑا

"کیا سمجھوں میں اتنا اچھا رشتہ ہاتھ سے نہیں جانے دے سکتا اور جو بھی ہو اس بات کے بعد تو بھی جانتا ہے کوی جلدی امبر سے شادی کے لیے راضی نہیں ہو گا اور جو یہ رشتہ ہے انہیں کوی مسلہ نہیں ہے" وجدان نے کہا تو کیف کو غصہ آگیا

وجدان تو بھی ایسی بات کر رہا ہے اس بات کو لے کر امبر کا بھای ہو کر ‘‘’’

کیف نے غصے سے کہا

تو کیا نا کروں یہ تو بھی جانتا ہے جس معاشرے میں ہم رہتے ہیں وہاں ’’

چھوٹی سی چھوٹی بات بہت معنی رکھتی ہے کوی بھی چھوٹی سی بات بھی بڑی

بن جاتی ہے اور اس واقعہ کے بعد تو کوی بھی امبر سے شادی نہیں کرے گا‘‘

وجدان نے کہا

کیوں نہیں کرے گا میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا‘‘ کیف نے جھنجھلا کے کہا’’

وہ خود بھی نہیں کہہ سکتا تھا شادی کا

اچھا تو کرے گا شادی‘‘ وجدان نے کیف کو کہا’’

تو کچھ پل کے لیے تو کیف ساکت ہی رہ گیا اسے کچھ سمجھ نا آئی کیا یہ وجدان ہی کہہ رہا تھا

بول اب‘‘ وجدان نے پھر سے کہا تو کیف ہوش میں آیا’’

ہاں کرو گا‘‘ کیف نے کہا اور وجدان نے کیف کو گریبان سے کھڑا کرتے بنا’’ سوچے سمجھے کیف کے منہ پے ایک زوردار مکا مارا

کیف تو وجدان کے ایکدم یوں اچانک کرنے پے بھکلا کے ہی رہ گیا اور اب منہ پے ہاتھ رکھتے وجدان کو دیکھنے لگا

کمینے تجھے کیا لگتا ہے کہ میں کچھ جانتا نہیں تھا کہ انکل آنٹی امبر کے لیے’’ تمھارا رشتہ لے کر آئے تھے میں اسی وقت سن چکا تھا لیکن جب میں نے آکر

پوچھا تو، تو نے ہی بات بدلی تھی میں بھی خاموش ہو گیا شاید مما بابا مجھ سے اس معاملے میں بات کرتے لیکن وہ نہیں کر سکے" وجدان نے کہا تو کیف وجدان کے گلے لگ گیا

"یار میں ڈر گیا تھا کہ تو کچھ غلط نا سمجھے میں ہم دونوں کی دوستی ختم نہیں کرنا چاہتا تھا" کیف نے وجدان کے گلے لگے کہا

تو وجدان نے بھی گلے لگایا اور پھر کیف کو پیچھے کیا

"یار مجھے لگا تھا کہ تو میرے بارے میں غلط نا سمجھے کہ شاید میں نے امبر پے ــ" کیف کہتا خاموش ہوا تو وجدان بول پڑا

کیف تو بچپن سے میرے ساتھ ہے ہمارے گھر آتا ہے اگر زرا سا بھی مجھے " کبھی لگتا نا کہ تیری نظر غلط ہے تو میں کبھی تمھیں اپنے گھر نا آنے دیتا کبھی یہ نا کہتا کہ ہاں امبر کو تو اکیلا چھوڑ دے کبھی نا کہتا لیکن مجھے ہمیشہ تمھاری نظر میں امبر کے لیے میں نے عزت دیکھی ہے احترام دیکھا ہے اس لیے ہی تو تجھے دوست بنا کے رکھا ہے" وجدان نے کہا تو وجدان کی بات سنتے کیف کی آنکھوں میں پانی آ گیا

یہ لڑکیوں کی طرح کیوں رو رہا ہے" وجدان نے گھور کر دیکھتے کہا تو کیف " نم آنکھوں سے مسکراتا پھر سے وجدان کے گلے لگ گیا

تھنکیو وجی مجھ پے اتنا یقین کرنے کے لے" کیف نے مسکرا کے کہا تو " وجدان مسکرا دیا

چل بیٹھ اب" وجدان نے کہا تو کیف سر ہلاتا اس کے ساتھ بیٹھ گیا"

ویسے یار اب تجھے کبھی کبھار وجی کہہ سکتے ہیں نا" کیف نے کہا تو وجدان" مسکرا دیا

ہاں کہہ سکتے ہو لیکن جو کہتی تھی اس نے تو ایک بار بھی نہیں کہا" وجدان" نے کہا تو کیف مسکرا دیا

کہہ دیں گی بھابھی" کیف نے کہا تو وجدان بھی مسکرا دیا"

جو سب اسے کبھی کبھار وجی کہہ دیتے تھے سب کو وجدان نے ہی منا کیا تھا کہ معصومہ کے سامنے نا کہیں اس لیے ہی سب منا ہو گے تھے

اچھا اب جلدی انکل آنٹی کو لے کر آنا رشتے کے لیے ورنہ پھر مجھ سے کوئی"

امید نا رکھنا" وجدان نے کہا تو کیف پر سکون سا مسکرا دیا

انشاءاللہ جلد" کیف نے دھیرے سے کہا جو وجدان بھی سن چکا تھا پھر"

کیف کچھ ہی دیر میں گھر چلا گیا

اور وجدان پھر سے معصومہ اور امبر کے پاس چلا گیا

❤❤❤❤

کیف نے گھر آتے ساتھ ہی بلال صاحب اور آصفہ بیگم سے کہہ دیا تھا کہ وہ اب بنا دیر کیے رشتہ لے کر جائے اب وہ اور انتظار نہیں کرنا چاہتا تھا بس امبر کو جلدی سے اپنے نام کرنا چاہتا تھا

بلال صاحب اور آصفہ بیگم پہلے تو حیران ہوے کہ کہاں وہ ان کو منا کر رہا تھا اور کہاں اب کہہ رہا پھر کیف نے وجدان سے ہوی عزت افزای کے ساتھ ساری بات بتادی

وہ تو اپنے بیٹے کو خوش دیکھ کر بس اب انکا ارادہ تین چار دن تک جانے کا تھا تا کہ وجدان سے ٹھیک سے رشتہ مانگ سکے

اور وجدان کا ارادہ امبر سے تب ہی بات کرنے کا تھا جب کیف رشتہ لے کر آے پہلے وہ امبر سے کوی بات نہیں کرنا چاہتا تھا

اور اب اسکا ایک ہی میشن تھا اپنی روٹھی ہوی بیوی کو منانا جو نا جانے کب منانی تھی لیکن وجدان ہر طرح کوشش کر رہا تھا معصومہ کو منانے کی

♥♥♥♥

راکب جو کب سے انیتا کو دیکھ رہا تھا جو اپنے پڑھنے میں مصروف تھی

انیتا بھی کب سے خود پے راکب کی نظروں کو اچھے سے محسوس کر رہی تھی لیکن اگنور کر رہی تھی

آخر کار تنگ آ کر بول ہی پڑی

"کیا مسلہ ہے آپ کے ساتھ کیوں دیکھے جا رہے ہیں آپ کیا آپ کو کوی کام نہیں" انیتا نے کہا

ساتھ بکس سے سر اٹھاتے راکب کو دیکھا جو بیڈ پے اس کے پاس ہی اپنا بازو بیڈ پے ٹکاے ہاتھ سر کے نیچے رکھے فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا

یار رات کو میرا کام صرف تم سے پیار کرنا ہے اور کوی نہیں“ راکب نے ” ذو معنی کہا تو انیتا کے چہرے پے گلابی چھاہ گی

مجھے پڑھنے دیں اور آپ مجھے دیکھنا بند کریں“ انیتا نے راکب کو گھور کر ” دیکھتے کہتے پھر سے بکس کی طرف دھیان دیا

راکب انیتا کی بات پے اٹھ کر بیٹھتا انیتا کے ہاتھ تھام گیا تو انیتا اسے سوالیہ دیکھنے لگی

اب کیا ہوا ہے پلیز مجھے پڑھنے دیں“ انیتا نے کہا تو راکب گہرہ سانس لیتا بولا ”

انیتا کیا تم نے اتنے دنوں میں محسوس کیا کہ میں تم سے پیار نہیں کرتا یا تم" پے کوی زور زبردستی کرتا ہوں صرف تم سے قریب آنے کے علاوہ" راکب نے کہا تو انیتا اسکی بات سمجھ گی تھی جو وہ کہنا چاہتا تھا

" یہ سچ ہے راکب آپ نے کبھی کچھ نہیں کہا لیکن وہ بات بھی میرے ذہین سے نہیں نکلتی اس رات کا سوچتے میرا دل کانپ جاتا ہے ہاں اب جب بھی آپ میرے قریب آتے ہیں تو مجھے وہ احساس نہیں ہوتا وہ ڈر نہیں لگتا جو اس رات لگا تھا پلیز میں آپ سے کہہ چکی ہوں نا کہ جب میرے دل سے وہ خوف نکلا تو میں آپ کو معاف کر دوں گی اور میں دل سے کروں گی یوں اسے ہی آپ کو کہہ دوں کہ ہاں میں نے آپ کو معاف کیا، کیا آپ مان جاے گے یا میرے دل سے وہ بات ختم ہو جاے گی نہیں ہو گی نا تو پلیز میری بات سمجھے "انیتا نے کہا تو راکب اسکی بات سمجھتا سر ہلا گیا

ٹھیک ہے انیتا مجھے اس دن کا شدت سے انتظار ہے جب تم دل سے مجھے معاف کرو گی‘‘ راکب نے کہتے ماتھے پہ ہاتھ چھوڑتے چہرہ تھام کر ماتھے پہ بوسہ دیتا

پیچھے ہوتے انیتا کی جھکی پلکوں کو دیتے اسکی گالوں کو چھوتے راکب کی نظریں انیتا کے ہونٹوں پہ گی تو انیتا جو نظریں اٹھا کر راکب کو دیکھنے لگی تھی راکب کی نظریں خود کے ہونٹوں پہ محسوس کرتے پھر سے جھکا گی

راکب نے انیتا کے شرم و حیا کے رنگوں کو چہرے پہ دیکھتے دھیمی مسکان ہونٹوں پہ سجاتے انیتا کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے گیا

انیتا بھی دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی کچھ پل بعد راکب پیچھے ہوتا انیتا کے گلابی چہرے کو دیکھتا انیتا کو چھوڑے پھر سے اپنے پہلے والے انداز میں لیٹ گیا

اور انیتا بھی آنکھیں کھولے خود کو نارمل کرتی ایک نظر راکب کو دیکھا جو اسے ہی دیکھے جا رہا تھا انیتا نے گھور کر دیکھا

اب سو جاۓ آپ مجھے پڑھنے دیں اب" انیتا نے کہا تو راکب ہنس دیا"

یار اب کچھ نہیں کہتا بس تمھیں دیکھوں گا تم پڑھوں" راکب نے کہا"

توانیتا نفی میں سر ہلاتی بکس کی طرف متوجہ ہوی اسے پتہ تھا راکب نے نہیں مانناا ور راکب نے اپنا دیکھنے کا کام نا چھوڑا جب تک انیتا پڑھتی رہی اس کے بعد دونوں ہی سونے کے لے لیٹ گے

♥♥♥♥♥

آج صبح سے ہی حبہ کی طعبیت ٹھیک نہیں تھی صارم گھر نہیں تھا اسلیے شگفتہ بیگم کے حبہ کو اپنے ساتھ ہسپتال لے کر گی تھی

اور انہوں نے جب بتایا کہ حبہ ماں بننے والی ہے تو شگفتہ بیگم کی خوشی کا توڑ کانا نہیں تھا وہ بے حد خوش تھی

اور حبہ کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکان تھی دونوں ابھی گھر آی تو سب صارم کے علاوہ لاونج میں ہی بیٹھے تھے

بھابھی کیا کہا ڈاکٹر نے ‘‘ صدف بیگم نے ان دونوں کے اندر آتے ہی پوچھا ’’

ورنہ وہ حبہ کو شرمایا شرمایا روپ دیکھ کر سمجھ تو گی تھیں لیکن بس تصدیق چاہتی تھی

ارے خوشی کی خبر کے میں دادی بننے والی ہوں ‘‘ شگفتہ بیگم نے خوشی سے ’’ بتایا تو سب بے حد خوش ہو گے حبہ تو شرماتی نیچے سر جھکا کے بیٹھ گی

ارے ماشاءاللہ میں دادا بننے والا ہوں ‘‘ ثاقب صاحب نے بھی خوشی سے ’’ کہا سب ہی بے حد خوش ہو گے تھے سب حبہ کو دعائیں دینے لگے

میں ابھی صارم کو کال کر کے بتاتا ہوں"راکب کہتا موبائل نکالنے لگا تو"

حبہ اٹھ کھڑی ہوی تو شگفتہ بیگم بھی بول پڑی

بیٹا جاو کمرے میں جا کر آرام کرو اور انیتا جاو حبہ کے لیے کھانے کو لے کر"

جاو"شگفتہ بیگم نے کہا

تو حبہ جلدی سے کمرے کی طرف چلی گی اور انیتا بھی حبہ کے لیے کھانے کو

لے کر اس کے پیچھے کمرے میں چلی گی

صارم کہاں ہے تو جلدی گھر آ"راکب نے صارم کے کال اٹھاتے ہی کہا تو"

دوسری طرف صارم پریشان ہو گیا

کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا"صارم نے پریشانی سے پوچھا"

ہاں سب ٹھیک ہے بس جلدی گھر آ'' راکب نے کہا''

اوکے آتا ہوں کچھ دیر تک'' صارم کہتا کال بند کر گیا اور آدھے گھنٹے بعد''
صارم گھر تھا

کیا ہوا راکب کیا بات ہے'' صارم نے راکب کو گارڈن میں ہی دیکھ کر''
پوچھا

تو راکب اس کے پاس آتا صارم کے گلے لگ گیا صارم نے حیرت سے دیکھا

کیا ہوا بتاے گا بھی'' صارم نے کہا تو راکب مسکراتا پیچھے ہوا''

میں ماموں بننے والا ہوں'' راکب نے خوشی سے بتایا تو ایک پل کے لیے'' صارم الجھا اور دوسرے ہی پل سمجھتے صارم بے حد خوش ہوا

کیا سچ میں بابا بننے والا ہوں'' صارم نے بے حد خوش ہوتے کہا''

ہاں یار تو بابا بننے والا ہے'' راکب نے کہا تو صارم بنا دیر کیے اندر بھاگا تو'' راکب بھی ہنستے اس کے پیچھے آیا

اندر سب کو لاونج میں بیٹھا دیکھ کر ایک پل کے لیے رکا تو سب ہی اسے دیکھ کر مسکرا دیے انہیں پتہ تھا راکب بتا چکا ہو گا

جاو بھائی پہلے حبہ سے مل لو'' شگفتہ بیگم نے اسکی مشکل آسان کی تو'' صارم مسکراتا

اوپر کمرے کی طرف بڑھا پیچھے سب اسے یوں جاتا دیکھ کر مسکرا دیے

۔۔۔۔

ہاے حبہ سچی میں بہت بہت خوش ہوں میں پھوپھو بننے والی ہوں "انیتا" کب سے یہی کہے جا رہی تھی

وہ بھی بے انتہا خوش تھی اور حبہ بس شرمیلی سی مسکان ہونٹوں پے سجاے شرماے جا رہی تھی

ابھی انیتا پھر سے کچھ کہتی جب دروازہ کھولتے صارم کمرے میں آیا تو انیتا صارم کو مسکرا کے دیکھتی باہر چلی گی

صارم دروازہ بند کر چلی سے حبہ کے پاس بیٹھتا اسے اپنے سینے سے لگا گیا

”حبہ میں بہت بہت خوش میں تمھیں بتا نہیں سکتا میں بابا بننے والا مجھے یقین نہیں آ رہا“ صارم نے حبہ کو سینے سے لگائے خوش ہوتے کہا تو حبہ مسکرا دی

”آپ یقین کر لیں صارم“ حبہ نے شرماتے کہا

تو صارم نے اسے سینے سے جدا کرتے اسے بیٹھاتے حبہ کے ہاتھ تھامتے اس کے چہرے پے چھائے رنگوں کو دیکھنے لگا

”حبہ تھنکیو اتنی بڑی خوشی دینے کے لیے“ صارم نے کہا

تو حبہ شرم سے سر جھکا گی صارم کے ہونٹوں پے مسکراہٹ آ گی

اچھا اگر بیٹی ہوی تو میں نام رکھوں گا ابھی بتادوں" صارم نے کہا"

ٹھیک ہے اور اگر بیٹا ہوا تو میں" حبہ نے کہا"

اوکے ڈن ہو گیا لیکن انشاءاللہ پہلی بیٹی ہو گی اور اس کے بعد بیٹا" صارم نے" حبہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے کہا

تو حبہ نے گھور کر دیکھا لیکن صارم کی گہری مسکراہٹ پہ خود کے بھی شر میلی مسکراہٹ آگی

اب بہت خیال رکھوں گا تمھارا اور ہم بہت سی شاپنگ کریں گے" صارم" نے حبہ کو اپنے حصار میں لے کر بیٹھتے کہا

اور پھر یونہی ناجانے کیا کیا پلین بتا رہا تھا اور حبہ بھی مسکراتی اسکی باتیں سن رہی تھی

❤❤❤❤

راکب نے وجدان کو بھی کال کر کے بھی بتا دیا تھا کہ وہ چاچو بننے والا ہے اور وجدان نے اسی وقت صارم کو کال کرتے مبارک بعد دی تھی

کیف کو بھی راکب نے ہی بتایا تھا اور کیف نے بھی صارم کو کال کرے مبارک بعد اور ڈھیروں دعائیں بھی دے ڈالی

بلال صاحب نے کال کر کے وجدان سے پوچھا تھا کہ وہ کل گھر پے ہے انہیں ان کے گھر ضروری آنا ہے اور وجدان کو بھی پتہ تھا کہ کیوں آنا اسلیے انہیں آنے کا کہہ دیا

اب اسکا ارادہ معصومہ کو بتانے کا تھا چاہے معصومہ اس سے ناراض تھی لیکن وہ اسکی بیوی تھی اسے ہر بات بتانا وجدان کا فرض تھا یہی سوچ کر وجدان معصومہ کو بتانے لگا

اور یہ بھی تو ہو سکتا تھا وہ خوش ہی ہو جاے اور وجدان سے بات کرنے لگے وجدان پیچھے چار دن سے معصومہ سے باتیں کرنے کو ترس ہی گیا تھا

جو اسے الٹے سیدھے جواب دیتی تھی اور خود تو بات بھی نہیں کرتی تھی بس کبھی یاد بھول جاے تو ہی بات کرتی تھی

”معصومہ میری جان ادھر آو تمھیں ایک بات بتانی ہے“ وجدان نے معصومہ سے پیار سے کہا

دونوں ابھی اپنے روم میں آنے تھے ڈنر کر کے امبر بھی اپنے کمرے میں چلی گی تھی

معصومہ جو کارٹون دیکھنے میں مگن تھی آواز بند کرتی وجدان کی طرف متوجہ ہوی

”جی کیا بات کرنی یہی سے کریں مجھے آپ کے پاس نہیں آنا“ معصومہ نے بیڈ پے دوسرے طرف بیٹھے ہی کہا تو وجدان نے گھور کر دیکھا

”یار آؤ تو سہی وہاں اتنی دور سے میں اب کیا بات کروں گا“ وجدان نے پیار بھرے لہجے میں کہا

”کیوں یہاں سے بات نہیں ہو سکتی“ معصومہ نے منہ بنا کر کہا تو وجدان دیکھتا رہ گیا

جو اس سے لڑنے کے چکر میں تھی لیکن وجدان کو اسکے لڑنے کا کون سا اثر ہونا تھا بلکہ اسے مزہ ہی آرہا تھا

”اچھا چلو میں ہی آجاتا ہوں اپنی جان کے پاس“ وجدان کہتا معصومہ کی طرف کسکا لیکن معصومہ اور دوسری طرف ہو گی

معصومہ کے کسکنے پے وجدان نے گھور کر دیکھتے پھر سے قریب ہوا تو معصومہ بھی وجدان کو گھور کر دیکھتی اور کنارے پے ہوی

وجدان نے گھور کر دیکھتے قریب ہوتا اس سے پہلے معصومہ وجدان کو دیکھتی اور ہونے کے چکر میں آدھی بیڈ سے گری تھی جو وجدان نے ہاتھ تھام کے روکا ورنہ پوری ہی گر جاتے

ہاے شکر ہے آپ نے گرنے سے بچا لیا،،معصومہ نے شکر کا سانس لیتے" وجدان سے کہا

وجدان نے معصومہ کو کمر سے تھامے اپنے اوپر گراتے پیچھے لیٹ گیا

معصومہ کاایکدم شرم وحیاسے چہرہ سرخ ہواتھااوراوپر سے وجدان کی نظریں ایسی تھی

میں تمھیں گرنے نہیں دے سکتا میری زندگی ہوتم ''وجدان نے کہتے ''

تھوڑااوپر ہوتے معصومہ کے ناک کو ہونٹوں سے چھواتو معصومہ کاچہرہ سرخ ہوا جیسے وجدان اپنے دل میں اتار رہا تھا

چ چھوڑے وجدان ''معصومہ نے خود کو وجدان کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرتے کہالیکن وجدان نے ناچھوڑا

''نا میری جان اتنے دنوں بعد ہاتھ لگی ہواب اسے تھوڑی جانے دوں گا'' وجدان نے معصومہ کی ہونٹوں کو دیکھتے ذو معنی کہا

اور بنا معصومہ کو سمجھنے کا موقع دیے اگلے ہی پل معصومہ کو بیڈ پے گراتے خود معصومہ پے جھکا

معصومہ کا دل ایکدم پہلے سے تیز دھڑکنے لگا وجدان نے معصومہ کے چہرے پے رنگوں کو دیکھتے ہونٹوں پے جھک گیا

معصومہ جو پہلے ہی نہیں سمبھلی تھی وجدان کے اس عمل سے معصومہ کا دل اور دھڑکنے لگا آنکھیں تو خود با خود ہی بند ہو گی

ناجانے کتنے ہی پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو وجدان نے پیچھے ہوتے معصومہ کے سرخ رنگ چہرے کو دیکھتا اور اسے گہرے سانس لیتا دیکھتے گہرہ سا مسکرا دیا

اور معصومہ کی بند آنکھوں پے بوسہ دیتا، دونوں گالوں کو شدت سے چھوتا، گردن پے ہونٹ رکھتا پیچھے ہوا

معصومہ وجدان کے پیچھے ہونے پے گلابی چہرے کے ساتھ اٹھ کر نظریں جھکا کر بیٹھ گی

وجدان کچھ دیر اسے یوں ہی بیٹھا دیکھتا رہا پھر اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیتا معصومہ کا سر پے بوسہ دیا

معصومہ پھر بھی خاموش رہی تھی تھی

اچھا مجھے تمھیں ایک بات بتانی ہے ''وجدان نے کہا تو معصومہ نے سر اٹھا''
کر وجدان کو دیکھا

کون سی بات ''معصومہ نے پوچھا''

وہ یہ کہ کل بلال انکل اور آصفہ آنٹی آرہے ہمارے گھر ''وجدان نے کہا تو''
معصومہ مسکرادی

اچھا ''معصومہ نے مسکرا کے کہا تو وجدان سر ہلا گیا''

اصل میں انہوں نے کیسی اور مقصد کے لے آنا ہے یہاں ''وجدان نے کہا''
تو معصومہ نے سوالیہ دیکھا

کس لیے‘‘معصومہ نے پوچھا’’

امبر کے رشتے کے لیے کیف کے لیے‘‘وجدن نے کہا’’

تو معصومہ وجدان کے حصار سے نکلتی اسکے سامنے رخ اسکی طرف کرتی بیٹھ گی

ہاے سچی‘‘معصومہ نے خوشی سے کہا تو وجدان مسکرادیا’’

ہاں سچی‘‘وجدان نے بھی اسے کی طرح کہا’’

کیف بھای بہت اچھے ہیں وجدان امبر اور کیف بھای خوش رہیں گے‘‘’’ معصومہ نے خوشی سے چہکتے کہا تو وجدان بھی اسکی خوشی دیکھتا مسکرادیا

انشاءاللہ ‘‘وجدان نے کہاتو معصومہ نے بھی انشاءاللہ کہا ’’

اچھاابھی امبر کو نا بتانا کل جب آے گے اس کے بعد بتایں گے ابھی میں ’’ نے صدف خالہ کو بھی نہیں بتایا صرف تمھیں بتایا ہے ‘‘وجدان نے کہاتو معصومہ سرہلا گی

اوکے نہیں بتاو گی ‘‘معصومہ نے مسکرا کے کہا ’’

تو وجدان پھر سے اسے اپنے حصار میں لے کر بیٹھ گیااور ایل سی ڈی کی آواز اون کی

اچھاکوی مووی دیکھیں ہم ‘‘وجدان نے چینل تبدیل کرتے کہا ’’

نہیں وجدان پلیز مجھے نہیں دیکھنی آپ کارٹون لگادیں‘‘معصومہ نے کہا’’

تو وجدان کچھ پل خاموش ہو گیا وہ اسکاڈر ختم کرنا چاہتا تھا جو اتنا آسان نہیں تھا

اچھا کچھ اور دیکھتے ہیں‘‘وجدان نے کہا’’

کیا دیکھیں گے وجدان کچھ نہیں ہے دیکھنے کو‘‘معصومہ نے منہ بنا کر کہا’’
وجدان اسے کارٹون نہیں دیکھنے دے رہا تھا

اچھا میری جان ہم میچ دیکھتے ہیں پاکستان کا ہے آج‘‘وجدان نے سپورٹ’’
چینل لگایا تو معصومہ نے وجدان کے ہاتھ سے ریموٹ ہی لے لیا

مجھے کارٹون دیکھنے ہیں اگر آپ کو میچ دیکھنا ہے تو وہ رہا لیپ ٹاپ اس پے" دیکھیں"، معصومہ نے کہتے کارٹون لگائے تو وجدان دیکھتا رہ گیا

پھر مسکرا کے لیپ ٹاپ اٹھاتے وہاں میچ لگایا ساتھ معصومہ کو اپنے حصار میں لیا جو کارٹون دیکھ رہی تھی شاید کچھ پل کے لے بھول گی تھی کہ وہ وجدان سے ناراض ہے

وجدان نے آواز کرنے کی غلطی بھی نہیں کی تھی ورنہ معصومہ پھر سے لڑنے لگتی

کافی دیر دونوں یونہی بیٹھے رہے تھے وجدان کوی بات بھی کرلیتا جس کا جواب معصومہ دے رہی تھی

شاید وہ کل کے آنے کے انتظار میں سوچ رہی تھی اس لیے

♥♥♥♥

آج بلال صاحب، آصفہ بیگم اور سمیر ہانیہ آے تھے کیف نے تو بہت اصرار کیا کہ وہ بھی جاے گا لیکن سمیر اسے زبردستی گھر چھوڑ کر آیا تھا

اور وانیہ کو پتہ نہیں تھا سب امبر کے گھر جا رہے ہیں اس لیے اس نے کہا کہ وہ اپنے چاچو کے ساتھ رہے گی

امبر خوش بھی تھی لیکن ان کا آنا اسے عجیب بھی لگ رہا تھا یوں سب کا اچانک آنا

امبر نے معصومہ سے پوچھا تھا کہ شاید اسے کچھ پتہ ہو لیکن اس نے کہا ویسے ہی آئی یں ہیں اس نے نہیں بتایا تھا

سب نے ایکدوسرے سے مل لیا اور کچھ گپ شپ کے بعد بلال صاحب اپنی بات پے آے تھے

بیٹا ہم تم سے ایک بہت ضروری بات کرنے آے ہیں" بلال صاحب نے" کہا

تو امبر جو ہانیہ کے ساتھ باتوں میں مصروف وہ بھی اس طرف متوجہ ہوی تھی

معصومہ مسکرادی اسے تو پہلے ہی پتہ تھا

جی انکل بولیے" وجدان نے کہا"

بیٹا ہم کیف کے لے امبر بیٹی کا رشتہ مانگنے آے ہیں" بلال صاحب نے کہا"

تو امبر کے چہرے پے حیا کی لالی چھا گی اس سے وہاں بیٹھنا شرم سے محال ہو گیا

اسی لیے جلدی سے وہاں سے چلی گی سب ہی اس کی شرم محسوس کرتے مسکرا دیے وجدان کے ہونٹ بھی مسکرا دیے

انکل مجھے اس رشتے سے کوی اطراز نہیں کیونکہ مما بابا کا بھی یہی فیصلہ تھا" لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ دونوں نے بھی مجھ سے اس بارے میں بات

کرنا مناسب نا سمجھا اگر میں کیف سے نا لڑتا اسے نا کہتا تو شاید آپ بھی کبھی بات نا کرتے" وجدان نے کہا

بیٹا کیف ہی منا کر رہا تھا پہلے بھی ہم نے کوشش کی تاکہ تمھیں بھی پتہ ہو" لیکن کیف نے منا کیا اور اس کے بعد وہ سب۔۔۔" بلال صاحب کہتے خاموش ہوے پھر بولے

اور اب جب ہم نے پھر سے کہا تو پھر منا کرنے لگا" بلال صاحب نے کہا تو" وجدان سر ہلا گیا

انکل مجھے اس رشتے سے اطراز نہیں لیکن میں امبر کی رضامندی کے بنا یہ" فیصلہ نہیں کروں گا اگر اس کی دلی رضامندی شامل ہوی تو ہی ہم کچھ سوچے گے" وجدان نے کہا تو وہ بھی سمھتے سر ہلا گے

"کیوں نہیں بیٹا امبر کی رضامندی کے بنا ہم تو کیا ضرور کیف بھی نہیں چاہے گا" آصفہ بیگم نے کہا تو وجدان سر ہلا گیا

"میں آتی ہوں بھابھی آپ بھی آئی یے نا میرے ساتھ" معصومہ نے کھڑے ہوتے ہانیہ سے بھی کہا تو وہ بھی مسکراتی اس کے ساتھ چلی گی معصومہ کا ارادہ امبر کے پاس جانے کا تھا

باقی وہ باتیں کرنے لگے وجدان کا ارادہ ان کو کھانا کھلا کر بیجھنے کا تھا باقی لوازمات تو ملازم پہلے ہی رکھ گے تھے

کیف کب سے بے قراری سے بیٹھا تھا اس کا تو وقت ہی نہیں گزر رہا تھا دل کر رہا ابھی اڑ کر چلا جائے سب کے پاس

"اف پتہ نہیں امبر کیا جواب دے نا جانے کہیں وجدان سوچنے کے لیے وقت ہی نا لے ہاں ویسے امبر کی ہاں کے بنا تو کچھ نہیں ہو سکتا اور امبر کا بھی حق ہے سوچنے کا بس جتنا وقت لینا لے بس فیصلہ میرے حق میں ہی ہو" کیف خود سے ہی سوچے جا رہا تھا

کہ وانیہ کی آواز پے اسکی طرف متوجہ ہوا جو چوکلیٹ کھا رہی تھی جو کیف نے ہی دی تھی

"تا توسب تہا دے ہیں (چاچو سب کہاں گے ہیں)" وانیہ نے پوچھا تو کیف نے مسکراتے اسے اپنی گود میں لیا

آپ کی امبر آنی کو آپ کی چچی بنانے‘‘ کیف نے مسکرا کے اسے بتایا‘‘

ہیں چتی تسے (ہیں چچی کیسے)‘‘ وانیہ کو سمجھ نا آیا تو پوچھا کیف ہنس پڑا‘‘

آپ کی امبر آنی کی شادی مجھ سے ہو گی جیسے آپ کے مما بابا رہتے ہیں، میں اور آپ کی امبر آنی بھی اسے ہی رہیں گے اور وہ ہمیشہ کے لیے آپ کے پاس آجاے گی‘‘ کیف نے وانیہ کو اس کے مطابق سمجھایا تو وانیہ خوش ہو گی

اووواو پھل تو مدا آے دا (اووواو پھر تو مزا آے گا)‘‘ وانیہ نے خوشی سے چہکتے کہا

تو کیف مسکرا دیا اس کی بھتیجی امبر کو خود کے پاس لانے کے لیے اس سے بھی زیادہ بے قرار تھی

”ہم بھی تلے ناتا تو پلیچ امبر آنی نہیں نہیں امبر چتی کے پاس (ہم بھی چلے نا چاچو پلیز امبر آنی نہیں نہیں امبر چچی کے پاس)“ وانیہ نے اپنا جملہ درست کرتے کہا تو کیف ہنس پڑا

”ابھی وہ آپ کی امبر آنی ہی ہے امبر چچی جب یہاں آی تب بنے گی اوکے اور اب دعا کرو تم کہ آپ کہ آنی یہاں آنے کے لیے مان جاے“ کیف نے مسکراتے کہا تو وانیہ سے سمجھتے سر ہلایا

اوتے میں دعا تلو دی پھل وہ آجاے دی (او کے میں دعا کرو گی پھر وہ آ جاے گی)" وانیہ نے کہا تو کیف بھی اس کے گال پے پیار کرتا خود بھی دعا گو ہوا

سب چلے گے تو وجدان بھی امبر سے بات کرنے اس کے کمرے میں آیا

وجدان صارم کو آج ہی یہ بات بتا چکا تھا اور راکب کو بھی اور اب اسکا ارادہ صدف بیگم کو بھی بتانے کا تھا

اس سے پہلے وہ امبر سے بات کرنے آیا تھا

”امبر گڑیا مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے“ وجدان نے امبر کے کمرے کا دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوتے کہا

تو امبر جو اپنی سوچ میں مصروف تھی اسکی طرف متوجہ ہوی وہ جانتی تھی کہ وجدان کو اس سے کیا بات کرنی ہے

”جی بھای“ امبر نے کہا ساتھ سیدھی ہو کر بیٹھی تو وجدان بھی اسکے قریب آ بیٹھا

”امبر گڑیا جیسے کہ تمھیں پتہ ہے کہ بلال انکل اور اسکی فیملی کس لیے یہاں آے تھے تو میں بھی تم سے پوچھنے آیا ہوں کیا تم کیف سے شادی کے لیے راضی ہو اگر تو تمھاری ہاں ہو گی تو ہی انہیں کوی جواب دوں گا اور اگر تمھاری طرف سے انکار ہوا تو میں بھی انکار کر دوں گا کوی زبردستی نہیں تم

پے تم دل و دماغ سے آرام سے فیصلہ کرو جتنا وقت لینا ہے لو پھر مجھے بتانا“
وجدان نے نرم لہجے میں کہا

تو امبر جو سر جھکاے سن رہی تھی وجدان کی طرف دیکھنے آی

بھای انہیں میرا مطلب کیف بھای مطلب پتہ ہے میرے بارے میں ”
سب “امبر نے دھیمی سی آواز سے کہا

ایک تو اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اب وہ کیف کو بھای کہے یا کیا کہے اور اوپر
سے اسے وہ بات بھی پریشان کر رہی تھی تو وجدان اسے دیکھنے لگا وہ بات
نہیں بھولتی تھی وجدان اسے اپنے ساتھ لگا یا

تم جانتی ہو اسے سب پتہ ہے اور اسے کوی مسلہ نہیں اس سب سے اب" فیصلہ تمھارا ہے جو مرضی ہو میں تمھارے ساتھ ہوں" وجدان نے کہتے امبر کے سر پے بوسہ دیتا کمرے سے نکل گیا اور امبر سوچ میں پڑ گی

"کیا مجھے ہاں کر دینی چاہیے، ہاں کیف اچھے تو ہیں میرا خیال کرتے ہیں شاید پیار بھی اور کیا مجھے بھی ان سے" امبر کو یہ سوچ آتے ہی دھیمی سی مسکان ہونٹوں پے آن ٹھری

ضرور فیصلہ کیف کے حق میں ہی ہونا تھا

”مما بابا کیا جواب دیا“ کیف جلدی سے سب کے گھر میں داخل ہوتے ہی بے چینی سے پوچھنے لگا تو سب ہی مسکین سی صورت بنا کر لاونج میں بیٹھ گے کیف کا دل بے چین ہوا

”کہیں امبر نے انکار“ یہ سوچ آتے ہی کیف کا دل اور بے چین ہوا ساتھ خود کی سوچ کو جھٹلایا

”الے بتاے نا تیا تہا امبر آنی نے تیا وہ میلی چتی بنے دی (ارے بتاے نا کیا کہا امبر آنی نے کیا وہ میری چچی بنے گی)“ وانیہ نے پوچھا تو ہانیہ سمیت دوسرے سب کے ہونٹ بھی مسکرا دے ضرور کیف نے کہا ہو گا اسے

ہاں تمھارے ہونے والی چچی کے بھای نے وقت لیا ہے ‘‘ آصفہ بیگم نے ’’
کیف کی لٹکی ہوی شکل اور ناد یکھی گی تو بتایا اور کیف کا اٹکا سانس کچھ بحال
ہوا

وہ تیا ہوتا ہے (وہ کیا ہوتا ہے) ‘‘ وانیہ کو سمجھ نا آی تھی ’’

یعنی جلد ہی بن جاے گی انشاءاللہ ‘‘ سمیر نے مسکراتے کہا ’’

تو وانیہ کے ساتھ اسکا چاچو بھی خوش ہو گے اور دعا کرنے لگے جلد ہی آ جاے
❤❤❤❤

اور پھر امبر نے ہاں کہہ ہی دی جو وجدان نے کیف کے گھر بھی بتا دیا امبر کا
جواب سن کر سب سے زیادہ خوش کیف کے بعد وانیہ اور معصومہ بھی تھی

کیف کو اپنی محبت مل رہی تھی، وانیہ کو اسکی آنی ہمیشہ کے لیے مل رہی تھی اور معصومہ کو اس بات کی خوشی اب ہلہ گلہ ہو گا اور دوسرہ وہ خوش تھی امبر اور کیف کے لیے

وجدان نے بتایا تو بلال صاحب اور آصفہ بیگم، سمیر کیف کے بے حد اصرار پے وجدان کے پاس آے تا کہ اسے کہہ سکے منگنی کی جگہ نکاح ہو جاے شادی جب امبر چاہے کیف بس اسے ہمیشہ کے لیے اپنے نام کرنا چاہتا تھا وجدان کو بھی اطراز نہیں تھا اور امبر کو بھی کوی مسلہ نہیں تھا

وجدان نے سب کو بتا دیا تھا سب خوش تھے اور امبر کی خوشیوں کے لیے دعا گو تھے اور پھر ایک مہینے بعد کی نکاح کی تاریخ رکھی کیف کے اصرار پے

اور امبر اور معصومہ کے بے حد اصرار کرنے پے حبہ اور انیتا کو پندرہ دن پہلے ہی راکب چھوڑ کر واپس چلا گیا

اور معصومہ بھی فلحال شاید خوشی میں بھول گی تھی کہ وہ وجدان سے ناراض تھی اور معصومہ اور امبر کو جب سے یہ پتہ چلا تھا کہ حبہ اور صارم کا بے بی آنے والا ہے تو تب سے حبہ سے ملنا چاہتی تھی

اور وہ جب بھی چاروں شاپنگ پے جاتی تو زیادہ وجدان ہی ساتھ جاتا وہ زیادہ گیں بھی نہیں تھی بس تین چار ہی چکر لگاے تھے

اور دوسری طرف کیف کے دن کیسے گزار رہا تھا اسے ہی پتہ تھا

🖤🖤🖤🖤

اور آخر کار وہ دن بھی آگیا جس کا انتظار کیف کو نا جانے کب سے تھا کل انکا نکاح تھا

راکب اور صارم کے ساتھ باقی سب بھی آگے تھے سب بے انتہا خوش تھے امبر بھی انیتا، حبہ کے تنگ کرنے پے شرما ہی جاتی تھی معصومہ بھی اس سے کیف کی کوی نا کوی بات کرلی لیتی تھی

رات کیسے گزری اور صبح کیسے ہوی پتہ ہی نا چلا تھا

آج کیف اور امبر کا نکاح تھا سب ہی تیاریوں میں مصروف تھے کیف نے راکب اور صارم کو اپنی طرف سے بھی دعوت دی تھی

راکب تو صاف انکار کر گیا کہ اسکی بہن کا نکاح ہے اسلیے وہ نہیں آسکتا تھا اور صارم کو کیف کو اسے مایوس کرنا اچھا نا لگا تو وہ اسکی طرف چلا گیا

"یار اب کب نکلنا ہے پلیز جلدی چلیں وہ تو شکر ہے وجدان وہ جلاد نہیں رہا ورنہ ضرور آج کے دن بھی نا بخشتا" کیف نے سب کے نا نکلنے پہ کہا انکا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا اسکے سب کزنز اور قریبی رشتے دار اور دوست احباب آے ہوے تھے

"ہاں یار یہ تو ہے شکر ہے معصومہ اسکی زندگی میں آگی" صارم نے بھی کہا جو اسکے پاس کی کھڑا تھا باقی کیف کے کزنز بھی وہی تھے

"ویسے میں کیسا لگ رہا ہوں" کیف نے صارم کا دھیان اپنی طرف کروایا جو وائٹ کرتے میں، بالوں کو جل سے سیٹ کیے، پیروں میں پشاوری کھیڑی پہنے بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا

"ہینڈسم لگ رہے ہو امبر واپس نہیں بیجھے گی" صارم نے ہنس کے کہا پہلے کیف نے گھور کر دیکھا پھر خود بھی ہنس دیا صارم بھی براون کرتے میں ہینڈسم لگ رہا تھا

کچھ ہی دیر میں سب ہال جانے کے لیے گھر سے نکلے تھے

❤❤❤❤❤❤

"وجدان جلدی سے آئی یے نا یہاں" معصومہ نے کمرے میں آتے ہی وجدان کو پکارا جو ابھی واشروم سے ٹروازر اور بینان میں نکلا تھا

اسے لگا تھا معصومہ امبر وغیرہ کے ساتھ بیوٹیشن سے تیار ہو رہی تھی لیکن اب اسے پریشان سا دیکھتے اسکے قریب آیا

وجدان ابھی سب انتظام دیکھ کر گھر واپس آیا تھا اب جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا وہ کوی کمی نہیں رہنے دینا چاہتا تھا اپنی بہن کے نکاح کے انتظام میں ویسے تو راکب بھی دیکھ رہا تھا

”کیا ہوا معصومہ یوں پریشان کیوں ہو“ وجدان نے اسکا پریشان چہرہ دیکھتے پوچھا

وجدان یہ دیکھیں میرے ڈریس پے پانی گرِ گیا ہے اب میں کیا کرو حبہ آپی" اور انیتا آپی بھی تیار ہو رہی ہیں اور ممانی وغیرہ تو سب ہال چلیں گی ہیں میں کس کی ہلیپ لو" معصومہ نے پریشان ہوتے کہا

اسوقت پریشانی میں اسے اتنا بھی خیال نا آیا کہ وجدان نے شرٹ نہیں پہنی ہے

وجدان معصومہ کو ہی دیکھ رہا تھا جو اسکے ہی پسند کے مہرون کلر کی ٹرواز فراک جس پے بے حد نفیس کام ہوا پہنے، خوبصورت سے میک اپ میں بے حد پیاری لگ رہی تھی وجدان کا دل کیا اسے جی بھر کر پیار کرے لیکن ابھی اسکی پریشانی دور کرنی تھی

اچھا تو پانی ہی گرا ہے اس میں پریشانی کی کیا بات ہے تم اسے کرو یہ فراک"
اتار کر کوی اور پہنو میں اسے پریس کر دیتا ہوں یہ سوکھ جاے گی پھر پہن
لینا" وجدان نے مسلے کا حل بتایا تو معصومہ خوش ہو گی لیکن اس طرح اسے
بال خراب ہو جاتے

پر میرے بال خراب ہو جاے گے "معصومہ نے پریشان ہوتے کہا"

کوی بات نہیں جا کر دوبارہ بنوا لینا یا میں بنا دوں گا تم کوی اور پہن کر مجھے دو"
یہ "وجدان نے کہا

تو معصومہ چینجگ روم میں چلی گی اور پھر کچھ دیر میں اسے اپنی فراک دی جو
وجدان نے چینجگ روم میں پریس رکھی تھی وہاں پریس کی اور معصومہ کو
فراک دی

جو معصومہ پہن کر واپس وجدان کے پاس کمرے میں آئی جہاں وجدان اسی کے انتظار میں کھڑا تھا

شکر ہے آپ نے ٹھیک کر دیا سب ‘‘معصومہ نے مسکرا کے کہا’’

ساتھ اب دھیان دیا تھا کہ وجدان صرف ٹراوزر اور بینان میں ہے تو جلدی سے نظریں دوسری طرف کی وجدان نے حیرت سے دیکھا ایکدم اسے کیا ہوا

کیا ہوا‘‘ وجدان نے معصومہ کو دوسری طرف دیکھتے پوچھا’’

آپ نے شرٹ نہیں پہنی کتنے بے شرم ہیں آپ ‘‘معصومہ نظریں’’ دوسری طرف کرتے ہی کہا وجدان معصومہ کی بات پے ہنس دیا

"یار میں کب سے اسے ہی تو تمھارے سامنے تھا تب تو کچھ کہا نہیں اور دوسرا۔۔۔۔" وجدان جملہ ادھورہ چھوڑتا معصومہ کے پاس آتے اسے اپنے بازوں کے حصار میں لیا

تو معصومہ کا دل ایکدم تیز دھڑ کا خود کو چھڑانے کی ناکام سی کوشش کی پر خود کو چھڑا نا سکی

"یہ شرم وحیا تمھارا کام ہے اور تم پے ہی اچھا لگتا ہے اگر میں نے شرم کی تو ہم یہی کہ یہی رہ ہم جاے گے آگے کیسے بڑھے گے" وجدان نے ذو معنی انداز میں معصومہ کے چہرے کو دیکھتے

تو معصومہ نے حیرت سے وجدان کو دیکھا لیکن وجدان کی نظریں اپنے ہونٹوں پے محسوس کرتی سرخ ہو گی

کیا مطلب کہ آگے نہیں بڑھے گے بے شرم ہونے سے کون آگے بڑھتا ہے نا جانے آپ کیسی باتیں کرتے ہیں‘‘معصومہ نے وجدان کو دیکھتے منہ بنا کے کہا تو وجدان بے ساختہ قہقہ لگا گیا

ابھی جاو تم پھر کبھی فرصت سے سمجھاو گا اپنی ساری باتوں کے مطلب‘‘ وجدان نے کہتے

معصومہ کے ماتھے پے ہونٹ رکھتے پیچھے ہوا تو معصومہ جو نظریں جھکاے کھڑی ایک نظر اٹھا کر وجدان کو دیکھتے باہر چلی گی وجدان بھی مسکراتا تیار ہونے لگا

♥♥♥♥

کچھ دیر بعد سب ہی ہال میں پہنچ چکے تھے

کچھ دیر میں کیف اور باقی سب بھی آ گے تھے سب کو خوش آمدید کہا گیا اور انہیں بیٹھایا گیا

امبر کو ہال کے روم میں بیٹھا دیا گیا

صارم کی نظر حبہ پے گی جو ڈراک بیلو کلر کی فراک جس پے کام ہوا تڑا وزر پہنے اور ساتھ دوپٹہ لیے میک اپ کیے صارم کو بے حد پیاری لگی تھی صارم اسے دیکھتا اسکے پاس ہی آ گیا صارم نے اسے اب دیکھا تھا

حبہ بھی صارم کو خود کیطرف آتا دیکھ کر مسکراتی صارم کی طرف متوجہ ہوی

یار یہ کیا بات ہوی تم نے تو باراتی کو پوچھنا تو دور اپنا دیدار بھی نہیں کروایا"
اور کب سے تمھیں دیکھنے کو ترس رہا ہوں" صارم نے خفگی سے کہا تو حبہ
ہنس دی

صارم باراتی نہیں نکاح ہے ابھی" حبہ نے مسکراتے یاد دلایا"

ہاں یار پر ہوں تو لڑکے والے کی طرف نا اور لڑکی والوں کو چاہیے لڑکے "
والی کی خاطر مدارت کرے" صارم نے کہا تو حبہ ہنس دی

ابھی حبہ کچھ جواب دیتی جب راکب وہاں آگیا جو وائی ٹ کرتے میں ہینڈسم
لگ رہا تھا

اووہیلولڑکے والے ادھر آکام ہے وجدان کو میں خود نہیں کہنا چاہ رہا چل ''
کے میرے ساتھ دیکھ '' راکب نے آتے ہی کہا تو صارم نے ایک دفعہ راکب
کو گھور کر دیکھا

آتا ہوں '' صارم نے کہا اور ساتھ جاتا کہ انیتا بھی وہی آ گی ''

کیا کہا آپ نے میرے بھای کو '' انیتا نے راکب کو دیکھتے گھور کر پوچھا اور ''
راکب تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا

جو سی گرین شرارہ پہنے خوبصورت سے میک اپ میں بے حد پیاری لگی تھی
راکب کو

یہی کہہ رہا تھا آکر میرے ساتھ انتظام دیکھے لڑکے والوں کی طرف سے "
بن رہا ہے" راکب نے کہا تو انیتا نے گھورا

تو آپ دیکھیں میرا بھای کیوں کریں گے" انیتا نے راکب دیکھتے کہا تو حبہ "
اور صارم انکی نوک جھوک دیکھ کر ہنس دیے

صارم دل سے خوش بھی ہوا تھا اسے لگ تھا کہ دونوں کے درمیان کچھ تو کچھ
بہتر ہو رہا ہے اور دعا گو تھا سب ٹھیک ہو جاے صارم نے راکب اور انیتا کے
درمیان لڑای کی وجہ حبہ کو بھی نہیں بتای تھی

چلیں جی اگر میری بیوی کا حکم ہے کہ اسکے بھای کی عزت کی جاے تو میں "
کر لیتا ہوں اپنے سالے صاحب کی عزت" راکب نے بڑی بے باکی سے انیتا
کو دیکھتے بڑے احترام سے کہا تھا

اور انیتا تو راکب کے انداز وہ بھی صارم اور حبہ کے سامنے گڑبڑا ہی گی تھی

حبہ آو چلیں ہم‘‘ انیتا نے راکب کو گھور کر دیکھتے کہا ساتھ حبہ کا ہاتھ تھاما تو حبہ بھی اسکے ساتھ چلی گی راکب اسے جاتا دیکھ کر مسکرا دیا

چل آ کرتا ہوں تیری ہلیپ‘‘ صارم نے راکب سے کہا‘‘

رہنے دے میں کر لوں گا‘‘ راکب نے کہا تو صارم مسکرا دیا یعنی وہ انیتا کو سیریس کہہ رہا تھا

چل کون سا بہت کام ہے ویسے بھی امبر میری بھی بہن ہے‘‘ صارم نے مسکرا کے کہا تو راکب بھی مسکرا دیا اور دونوں انتظام دیکھنے لگے

کچھ دیر انتظار کے بعد آخر کار کیف بول ہی پڑا تھا

"یار مولوی صاحب کیوں نہیں آئے اب تک" کیف نے بے چینی سے کہا تو اس کے سب کزنز ہنس دیے

"صبر کر میرے بھائی آ گئے ہیں بس میں بابا سے اور وجدان سے کہتا ہوں نکاح شروع کریں" سمیر نے مسکراتے کہا تو کیف نے شکر کا سانس لیا اور پھر سمیر نے جا کر کہا اور کچھ ہی دیر میں نکاح شروع ہوا

پہلے کیف سے پڑھوا گیا تھا سب ہی اسے مبارک باد دینے لگے صارم اور راکب نے بھی خوش دلی سے مبارک باد دی

وجدان کمرے میں امبر کے پاس آیا اور اسکے پاس بیٹھا اور مولوی صاحب کو نکاح شروع کرنے کو کہا

دونوں کی آنکھیں اپنے والدین کو یاد کرتی نم ہو گی تھی صدف بیگم بھی اداس ہو گی لیکن انہیں امبر کو دلاسا دینا تھا

اور کچھ ہی دیر میں نکاح ہو گیا تھا

خوش رہو میری گڑیا اب رونا نہیں ہمم" وجدان نے امبر کو روتے دیکھ کر" اسے اپنے ساتھ لگاتے اسکے سر پے بوسہ دیتا کہا تو امبر بھی سر ہلا گی

وجدان بھی وہاں سے چلا گیا حبہ اور انیتا معصومہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی باہر گیں تھی صدف بیگم تو امبر کے پاس ہی رہیں تھیں

"یار اب امبر کب آے گی کوی میرے سالے صاحب کو کہے اب لے آے اپنی بہن کو" کیف نے کہا

کیف کب سے بے تابی سے امبر کا انتظار کر رہا اب نکاح بھی ہو گیا تھا لیکن کیسی کو اس پے رحم نہیں آیا تھا

"آ جاے گی میرے بھای اب تو ہمیشہ کے لیے امبر تمھارے نام ہو چکی ہے" سمیر نے مسکراتے کہا تو کیف بھی پر سکون سا مسکرا دیا

آخر کار کچھ دیر بعد کیف پے ترس آ ہی گیا تھا اور امبر آ گی جیسے ہی کیف کی نظر سامنے سے آتی امبر پے گی تو دیکھتا ہی رہ گیا جو حبہ اور انیتا کے درمیان

جو وائی ٹ کلر کی بے حد خوبصورت میسکی پہنے، خوبصورت میک اپ کیے، بال جو کندھوں سے کچھ نیچے آتے بھی پیچے کیے کچھ لٹیں آگے کی ہوی تھی، صرف ہاتھوں پے مہندی لگی ہوی، جیولری پہنے، سر پے سٹائی ل سے دوپٹہ اوڑے کیف کی دل کی دھڑکنیں جیسے تیز ہوی تھی

امبر کے پاس آنے پے کیف نے امبر کے آگے ہاتھ کیا تھا امبر جو پہلے ہی نروس ہو رہی تھی کیف کے ہاتھ پے اپنا کپکپاتا ہاتھ رکھا تھا

امبر کے ہاتھ کیف کو تھامنے سے کیف کے سب کزنز ہو ٹنگ کرنے لگے تو امبر اور نروس ہونے لگی

کیف امبر کا کپکپانا اسکا نروس ہونا اچھے سے محسوس کر رہا تھا

کیف اسے اپنے ساتھ بیٹھاتا خود بھی بیٹھ گیا

ریلکس میں ہوں نا تمھارے ساتھ" کیف نے بہت دھیرے سے امبر کے "
پاس ہوتے کہا تھا

جو با مشکل لیکن امبر سن چکی تھی کیف نے ایک نظر مسکرا کے امبر کو دیکھا
اسیوقت امبر نے بھی کیف کو دیکھا لیکن پھر جلدی سے نظریں جھکا گی تھی

امبر خود کو پر سکون کرتی بیٹھی تھی امبر کو کیف کا کہنا پر سکون کر گیا تھا
❤❤❤❤

معصومہ بہت خوش نظر آرہی تھی وجدان کی تو بار بار معصومہ پے نظر جا رہی تھی

وجدان معصومہ کو کھڑا دیکھتا اسکے پاس آیا تو معصومہ نے مسکرا کے دیکھا وجدان بھی مسکرا دیا

”وجدان امبر اور کیف بھای کتنے اچھے لگ رہیں ہیں نا ایک ساتھ“معصومہ نے مسکراتے وجدان سے کہا تو وجدان اسکی بات سنتا مسکرا دیا

”ہاں بہت ماشاءاللہ، اللہ دونوں کو خوش رکھے ہمیشہ“ وجدان نے دل سے امبر اور کیف کو دعا دی تو معصومہ بھی آمین کہنے لگی

”کیا کر رہی تھی تم یہاں“ وجدان نے معصومہ سے پوچھا

کچھ نہیں انیتا آپی اور حبہ آپی کے پاس بیٹھی تھی بس بیٹھی بیٹھی تھک گی ''
تھی تو کھڑی ہو گی ''معصومہ نے بتایا

اچھا کچھ کھایا تم نے ''وجدان نے معصومہ کے ہاتھ تھامے پوچھا''

نہیں ابھی تو نہیں لیکن بھوک لگ گی ہے ''معصومہ نے کہا''

اچھا چلو آو میں دیتا ہوں کچھ ''وجدان نے معصومہ سے کہا''

تو معصومہ مسکراتی اسکے ساتھ چلی دی وجدان بھی مسکرا دیا
♥♥♥♥

کیف کی تو نظر بار بار امبر پے جا رہی تھی اور امبر کو کیف کی نظر خود پے محسوس ہوتے شرم و حیا سے چہرہ کی نہیں اٹھا رہی تھی

کیف خود اس کی حالت سمجھ رہا تھا لیکن وہ کیا کرتا اسکی نظر خود با خود ہی اس پے جا رہی تھی

تا تو" اسٹیج پے آتے ہی وانیہ نے کیف کو پکارا تو کیف مسکراتا اسکی طرف" متوجہ ہوا جو پنک باربی فراک میں کیوٹ لگ رہی تھی

جی چاچو کی جان" کیف نے پیار سے کہا"

”تاتو کیاامبر چتی آد ہمالے ساتھ تلے دی (چاچو کیاامبر چچی آج ہمارے ساتھ چلے گی)“ وانیہ نے کیف کو خوشی سے پوچھاتو کیف ہنس دیاامبر بھی اسکی بات سنتی مسکرادی

”نہیں آج آپ کی چچی ہمارے ساتھ نہیں جاے گی ہم پھرانہیں ہمیشہ کے لیے لینے آے گے اپنے پاس لے جاے گے پھر“ کیف نے مسکراتے کہا

توامبر کیف کی بات سنتی شرم وحیاسے نظریں جھکا گی اور وانیہ اداس ہو گی

”امبر چتی ہمارے ساتھ تلے ناپلیج (امبر چچی ہمارے ساتھ چلے ناپلیز)“ وانیہ نے امبر کے ہاتھ تھامے الجھتایاکہا

"وانیہ میں آو گی پر ابھی نہیں آسکتی" امبر نے بہت دھیرے سے وانیہ سے کہا جو کیف با مشکل ہی سن پایا تھا

"پھل تب آے دی (پھر کب آے گی)" وانیہ اداس ہو گی تھی کہ امبر آج انکے ساتھ نہیں جا رہی

"بہت جلد انشاءاللہ" امبر کے کچھ بھی کہنے سے پہلے کیف نے مسکراتے کہا تو وانیہ مسکرا دی

"اوتے" وانیہ مسکرا کے کہا تو کیف اور امبر بھی مسکرا دیے

"ارے وانیہ بیٹا ادھر آو" ہانیہ نے اسٹیج پے آتے وانیہ کو دیکھتے کہا تو وانیہ ہانیہ کے ساتھ چلی گی

کیف اور امبر وانیہ کے جانے کے بعد پھر سے خاموش بیٹھ گی

پھر یونہی خوشگوار ماحول میں سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوے کیف کا دل کر رہا تھا کہ وہ امبر سے ایک دفعہ اکیلے میں فرصت سے اسے ملے لیکن کیسے اس سمجھ نہیں آرہا تھا وجدان کو کہنا اسے عجیب لگ رہا تھا کہ وہ اسے ساتھ لے جاے

کچھ دیر بعد ہی امبر کو بھی گھر بھیج دیا گیا تھا

سب ہی گھر چلے گے آخر کار کیف سے صبر نا ہوا اور گھر پہنچتے ہی کیف سمیر کے پاس آیا جو ابھی گاڑی کھڑی کر رہا تھا سمیر کیف کی طرف متوجہ ہوا

کیا ہوا‘‘ سمیر نے کیف سے پوچھا جو کچھ بے چین لگ رہا تھا’’

’’میرا بڑا بھای ہے نا، تو آپ ایک کام نہیں کر سکتے اپنے چھوٹے بھای کے لیے‘‘ کیف نے کہا تو سمیر نے سوالیہ دیکھا

کیا کام ہے میرے چھوٹے بھای کو‘‘ سمیر نے مسکرا کے پیار سے کہا’’

’’وہ آپ وجدان سے کہیں کہ امبر کو کچھ دیر کے لیے امبر کو میرے ساتھ بھیج دے پلیز مجھے کہنا اچھا نہیں لگا ورنہ میں خود کہہ لیتا‘‘ کیف نے الجتا کی

اور اگر میں نا کہوں تو‘‘ سمیر نے کہا بس وہ اسے تنگ کر رہا تھا ورنہ وہ’’ وجدان کو کہنے کا سوچ رہا تھا

ورنہ بھای میں بھابھی کو بتادوں گا کہ آپ کا یونی میں کوی کرش تھا“ کیف ”
نے مسکراتے جان بوجھ کے کہا تو سمیر نے گھور کر دیکھا پھر خود بھی ہنس دیا

کرتا ہوں زیادہ دھمکیاں نا دے“ سمیر نے کیف کو گھور کر کہتے کال ”
وجدان کو ملای جو دوسری بیل پے ہی اٹھالی گی تھی

کیسے کال کی سمیر بھای سب خیریت“ وجدان نے کال اٹھاتے سلام کے ”
بعد کہا کیونکہ سب ابھی ہی تو گے تھے

ہاں یار خیریت ہے بس کیف امبر کو ابھی کچھ وقت کے لیے اپنے ساتھ ”
لے کر جانا چاہتا ہے اگر تم اجازت دو تو“ سمیر نے کہا تو وجدان مسکرا دیا یعنی
کیف کو خود کو کہتے شرم آرہی تھی

ٹھیک ہے بھائی آپ کیف سے کہہ دیں آجائے میں امبر کو بتادیتا ہوں ''"
وجدان نے کہا

اوکے "سمیر کہتا اللہ حافظ کہتے کال کاٹی"

کیا کہا وجدان نے "کیف نے سمیر کو دیکھتے بے تابی سے پوچھا"

وہ وجدان نے منا کر دیا ہے "سمیر نے سر ییں ہوتے کہا تو کیف کا چہرہ"
مرجھا ہی گیا

بھائی آپ کوشش تو کرتے آپ نے کوشش بھی نہیں کی "کیف نے"
اداس ہوتے کہا

تو سمیر ہنس دیا سمیر کو کیف کو اور تنگ کرنا اچھا نہیں لگا

وجدان نے کہا کہ کیف آجاے اور وہ امبر کو بتا دیتا ہے کہ تم آرہے ہو‘‘’’
سمیر نے کہا تو کیف کے چہرہ پے پھر سے مسکراہٹ آگی

سچ تھنکیو بھای میں ابھی جاتا ہوں اور آپ گھر میں بتا دیجے گا‘‘ کیف نے’’
خوش ہوتے کہا

اور بنا دیر کیے اپنی گاڑی میں بیٹھا گھر سے نکلا سمیر تو دیکھتا ہی رہ گیا پھر خود بھی
مسکراتا اندر کو بڑھ گیا

کس کی کال تھی اور امبر کو کیا بتانا ہے" راکب جو وجدان اور صارم کے پاس آرہا تھا اسکی آخری بات سنتے کہا تو صارم اور وجدان اسکی طرف متوجہ ہوے

سمیر بھای کی کال تھی کہہ رہے تھے کہ کیف امبر کو اپنے ساتھ کچھ دیر کے لیے لے جانا چاہتا ہے تو میں نے اجازت دے دی" وجدان نے کہا تو راکب مسکرا دیا

کیف کو تجھ سے خود کہتے شرم آرہی تھی" راکب نے کہا تو وجدان اور صارم مسکرا دیے

ہاں اب رشتہ بدل گیا ہے شاید اس لیے" وجدان نے کہا"

اگر میں ہوتا تو خود ہی اپنی بیوی کو بنا کیسی اجازت کے لے جاتا" راکب نے
کہا تو صارم نے گھور کر دیکھا

"اگر ایسا ہوتا تو میں تجھے دیکھ لیتا" صارم نے گھور کر کہا تو وجدان بھی مسکرا
دیا راکب ہڑبڑا ہی گیا

میں تو مزاق کر رہا تھا یار اور ویسے بھی اب تو انیتا میری بیوی ہے" راکب
نے کہا تو صارم نفی میں سر ہلاتا مسکرا دیا

"اچھا میں امبر کو بتا کر آتا ہوں" وجدان کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور امبر کے کمرے
کی طرف بڑھا

دروازہ ناک کر کے کمرے میں داخل ہوا تو امبر انیتا، حبہ اور معصومہ کو باتیں کرتے دیکھ کر مسکرا دیا وہ تینوں کب سے امبر کو تنگ کر رہی تھی اور امبر بس شرمائے جا رہی تھی یا انہیں گھور دیتی

ابھی تک چاروں کی چاروں ڈریس چینج کیے بنا ہی باتوں میں مصروف تھی

کیا ہو رہا بھ ئ ی" وجدان نے مسکراتے کہا"

ہم باتیں کر رہی ہیں وجدان آپ بھی آ جاۓ" معصومہ نے وجدان کو بھی" دعوت دی تو وجدان مسکرا دیا

نہیں تم سب کرو میں راکب اور صارم کے ساتھ بیٹھا تھا اصل میں امبر" میں تمھیں بتانے آیا تھا کیف آ رہا ہے تمھیں لینے کے لیے کچھ دیر کے لیے

اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے آتا ہو گا‘‘ وجدان نے کہا تو امبر کو ایکدم شرم نے آن گھیرا

جی بھای‘‘ امبر نے بامشکل شرم وحیا سے کہا‘‘

وہ پہلے بھی کیف کے ساتھ آی تھی لیکن اب جب رشتہ بدلہ تو سب عجیب لگنے لگا

وجدان چلا گیا تو وہ امبر کی طرف متوجہ ہوی جو شرم سے چہرہ جھکاے بیٹھی تھی

اوے ہوے کیف بھای سے تو رہا ہی نہیں گیا آ ہی گے لینے "انیتا نے مسکراتے شرارتی انداز میں کہا تو امبر نے گھور کر دیکھا لیکن پھر خود کے ہونٹوں پے بھی شرمیلی سی مسکان آ گی

شکر ہے ابھی امبر نے چینج نہیں کیا تھا "معصومہ نے کہا تو امبر مسکرا دی "

ہاں ورنہ کیف بھای کا جو اسے اس روپ میں دیکھنے کی خواہش ہوتی ساری رہ جاتی "حبہ نے کہا امبر مسکرا دی

وہ یونہی باتیں کر رہے تھیں کچھ دیر بعد ہی پیغام آ گیا کہ کیف آ گیا ہے تو امبر نیچے آ گی وجدان اسے باہر لے کر آیا جہاں کیف بے چینی سے امبر کے انتظار میں تھا

امبر اور وجدان کے قریب آنے پہ کیف وجدان کی طرف دیکھنے آیا

تمھارے ذمے داری ہے“ وجدان نے دو لفظوں میں کہا تو کیف مسکرا دیا”

تم فکر نا کرو امبر اب میری ذمے داری ہے“ کیف نے پورے دل سے کہا”

تو وجدان مسکرا دیا اور امبر کو ایک نظر دیکھتا واپس چلا گیا

چلیں“ کیف نے نظریں جھکا کے کھڑی امبر سے کہا تو امبر نے نظر اٹھا کر” کیف کو دیکھا

جی“ امبر نے بس اتنا ہی کہا”

تو کیف اسے ہاتھ سے تھامے گاڑی میں بیٹھاتا خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پے بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کر گیا

ویسے شکر ہے تم نے چینج نہیں کیا تھا میں نے تو ابھی پوری طرح دیکھا ہی نہیں آج کے روپ میں دل میں دعا کر رہا تھا کہ تم نے چینج ناہی کیا ہو "کیف نے ایک نظر امبر کو دیکھتے مسکرا کے کہتے پھر سے سامنے دھیان دیا تو امبر نے ایک نظر کیف کو دیکھا

تو اگر میں نے چینج کر لیا ہوتا تو آپ اپنے ساتھ نا لے کر جاتے "امبر نے کہا" بس اسکا دل کیا پوچھے تو پوچھ لیا

ایسا نہیں ہوتا میں پھر بھی لے کر جاتا آج ہمارا نکاح ہوا ہے اور میں کچھ پل صرف تمھارے ساتھ گزرانا چاہتا ہوں" کیف نے مسکرا کے کہا تو امبر بھی زرا سا مسکرا دی

پھر پورا راستہ خاموشی سے گزرا تو کیف نے گاڑی ایک فلیٹ کے سامنے روکی اور امبر کی طرف آتا اسے بھی سمبھل کے اتارتے فلیٹ کیطرف بڑھا

لیفٹ کے زریے اسے اوپر گے اور ایک فلیٹ کا دروازہ کھولتے امبر کو لے اندر جاتے دروازہ بند کرتے امبر کی طرف متوجہ ہوا جو انگلیاں مڑوڑ رہی تھی اسے تو لگا تھا کیف کیسی ہوٹل وغیرہ لے کر جاے گا کچھ دیر کے لے

کیف نے اسکا ہاتھ پکڑتے اپنے ہاتھوں تھامے امبر کے چہرے کو اپنے نظروں کے حصار میں لیا

”میں تمھیں یہاں صرف اس لیے لے کر آیا تا کہ کوی اور نا ہو میں صرف تمھارے ساتھ وقت گزرانا چاہتا تھا میں پہلے ہی فیلٹ کی چابی لے کر گیا تھا کہ وہاں ہال سے اپنے ساتھ لے آوگا لیکن پھر میری ہمت نہیں ہوی تمھارے بھای سے کہنے کی کہ وہ اپنی بہن کو کچھ وقت میرے ساتھ بیھج دے اور بعد میں بھی مجھ سے رہانا گیا تو پھر میں نے سمیر بھای سے کہا وجدان سے بات کرنے کو اور لے ہی آیا تمھیں“ کیف نے مسکراتے کہا

اور پھر امبر کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے محبت بھرا بوسہ امبر کے ماتھے پے دیا تو امبر بھی کیف کا پہلا لمس محسوس کرتی شرم وحیا سے آنکھیں بند کر گی کیف کا دل امبر کو اپنے پاس اور اپنے نام کرتے اور اب امبر کو چھو کر محسوس کرتے بے حد پر سکون ہوا تھا

کیف نے پیچھے ہوتے امبر کے چہرے پے چھائے شرم وحیا کے رنگوں کو دیکھتے مسکرادیا اور امبر کا ہاتھ پکڑتے چھوٹے سے لاونج میں صوفے بیٹھاتے خود بھی ساتھ بیٹھ کر امبر کا رخ تھوڑا اپنی طرف کیا اور امبر کے ہاتھ تھامے

آج بہت پیاری لگ رہی ہو میری تو تم سے نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی بس" دل کر رہا ہے یونہی سامنے بیٹھا کہ تمھیں دیکھتا رہوں" کیف نے امبر کو دیکھتے بے حد محبت سے کہا

تو امبر اپنی تعریف پے شرمیلا سا مسکرادی اور کیف کو دیکھا جو خود بھی آج پیارا الگ رہا تھا امبر کیف کو دیکھتی پھر سے نظریں جھکا گی تو کیف مسکراتا پھر سے امبر سے مخاطب ہوا

”امبر میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اب سے نہیں پیچھے ساڑھے چار سال سے“ کیف نے کہا

تو امبر جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی حیرت سے کیف کو دیکھا تو کیف مسکرا دیا

”ہاں میں ساڑھے چار سال سے تم سے پیار کرتا ہوں ہوں جانتی ہوں یہ چار سال میں نے کتنی تکلیف میں گزرے ہر پل ہر لمحہ تمھارے کومہ سے اٹھنے کے لیے دعا کی ہے ہر وقت صرف تمھاری سوچ میرے دل ودماغ پے چھای رہی تھی بے پیاہ محبت کرتا ہوں تم سے پلیز اب ہمیشہ میرے ساتھ رہنا“ کیف نے کہتے امبر کے ہاتھوں پے بوسہ دیا

تو امبر جو اسکے لفظوں میں کھوی ہوی اسے دیکھ رہی تھی کیف کے عمل پے پھر سے شرماتی چہرہ جھکا گی کیف اسے دیکھتا مسکرا دیا

کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو‘‘ کیف نے پوچھا’’

تو امبر نے ایک نظر کیف کو دیکھا لیکن پھر اسکی لو دیتی نظروں سے گھبراتی پھر سے جھکا گی

پتہ نہیں‘‘ امبر نے شرماتے کہا تو کیف مسکرا دیا’’

وہ جانتا تھا پہلے کبھی امبر نے اسے اس نظر سے دیکھا ہی نہیں ہو گا لیکن کچھ تو امبر کے دل میں تھا

کیونکہ وہ ایک دو بار امبر کی خود پے نظریں اچھے سے محسوس کر چکا تھا لیکن کیف کا امبر کو یہ بتانے کا اردہ ہر گز نہیں تھا کیونکہ کیف جانتا تھا امبر پھر یونہی شرمندہ ہو گی

"اچھا کیوں پتہ نہیں ہے کبھی تمھیں میں اچھا بھی نہیں لگا کیا" کیف نے خفگی سے کہا

"ہمم اچھے انسان تو آپ ہمیشہ سے ہیں اس میں کوی شک نہیں" امبر نے کہا جو کہا تھا اس نے بلکل دل سے کہا تھا

"اچھا چلو شکر ہے تم نے کچھ تو مجھے اچھا سمجھا اب بہت جلد تمھیں خود سے محبت کرنے پے مجبور کر دوں گا" کیف نے محبت بھری نظروں سے امبر کو دیکھتے کہا

تو امبر کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکراہٹ اور گہری ہو گی

کیف نے امبر کی مسکراہٹ دیکھتے خود بھی مسکرا کے دیکھتے اپنی جیب سے ڈبی نکالتے اس میں سے لاکٹ نکالا جو وائیٹ کلر کا ہارٹ بنا ہوا بے حد پیارا تھا

کیف امبر کے گلے میں لاکٹ پہنانے لگا تو امبر کو اپنی گردن پے کیف کی انگلیوں کا لمس محسوس کرتے امبر کا دل ایکدم دھڑکا

کیسا لگا‘‘ کیف نے لاکٹ پہناتے ہاتھ پیچھے کرتے پوچھا’’

بہت پیارا‘‘ امبر نے دل سے کہا اسے سچ میں اچھا لگا تھا’’

میں نے تو تمھارے لیے ایک اور گفٹ بھی لے کر رکھا ہے‘‘کیف نے کہا’’
تو امبر کیف کو دیکھنے آئی

تو وہ کہاں ہے وہ کیوں نہیں دیا‘‘امبر نے پوچھا’’

وہ اس لیے کیونکہ وہ جب تم میرے پاس ہمیشہ کے لیے آئی تب دوں گا‘‘’’
کیف نے امبر کو دیکھتے مسکراتے کہا اور پھر نظر بھٹکتی امبر کے ہونٹوں پے آ ٹھیری وہ اب پورا حق رکھتا تھا امبر پے یہی سوچ اسے سرشار کر گی

اور اس سوچ کے آتے ہی کیف بے خود سا ہوتا امبر کو کمر سے تھامے خود کے قریب کرتا امبر کو بنا سمجھنے کا موقع دیے امبر کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے گیا

امبر کا دل تیزی سے دھڑک اٹھا آنکھیں شرم وحیا سے خود ہی بند ہو گی

کچھ پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو کیف پیچھے ہوتا امبر کو گہرے سانس لیتا اور امبر کے حیا سے جھکی پلکیں دیکھتا ان کے بوسہ دیتا اٹھ کھڑا ہوا

چلو چلیں ورنہ میرے لیے بے حد مشکل ہو جاے گا تمھیں واپس چھوڑنا""

کیف نے امبر کو دیکھتے ذو معنی کہا تو امبر بھی خود کو نارمل کرتی جلدی سے کھڑی ہو گی

کیف اسے کھڑا ہوتا دیکھ کر اسکا ہاتھ تھامتا مسکراتا فلیٹ سے لیے نکلا اور پھر گاڑی میں بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کی

امبر کو گھر چھوڑتے اپنے گھر کی رہ لی

آج کیف بے حد خوش تھا تو امبر کا دل بھی خوش تھا اور اب کیف کا اظہار محبت سن کے اور خوش تھا

❤❤❤❤

سب بڑے تو پہلے ہی کمروں میں چلے گے تھے صارم، راکب کے ساتھ وجدان کافی دیر بیٹھا رہا تھا اور اب وجدان تھوڑی دیر پہلے ہی کمرے میں آیا تھا اور ابھی چینج کر کے بیڈ پے بیٹھ گیا کہ معصومہ بھی آ گی

معصومہ کو دیکھ کر وجدان کے چہرے پے مسکراہٹ آ گی اسنے ابھی تک وہی ڈریس پہن رکھا تھا لیکن چہرہ میک اپ سے صاف تھا یعنی وہ منہ دھو چکی تھی بس چینج نہیں کیا تھا

معصومہ بھی وجدان کو دیکھتی مسکراپے بیڈ گی

معصومہ جاو چینج کر کے آوا بھی تک تم نے چینج نہیں کیا‘‘ وجدان نے کہا’’

میں بہت تھک گی ہوں وجدان اب مجھ میں اتنی ہمت نہیں جا کہ جینچ کرو’’ اسلیے اس طرح ہی سو جاو گی‘‘ معصومہ کہتی شوز اتارتی بیڈ پے لیٹ گی تو وجدان نے گھور کر دیکھا

معصومہ اسے رات کو سکون کی نیند نہیں آے گی چلو چینج کرو‘‘ وجدان’’ نے کہاتو معصومہ نے منہ بنایا

نہیں وجدان میں نہیں جارہی آجاے گی اسے ہی نیند‘‘ معصومہ نے کہا’’

تو وجدان نے معصومہ کو گھور کر دیکھا اور بیڈ سے اٹھ کر دروازہ لاک کرتا، لائیٹس اوف کر کے چینجگ روم میں جاتا وہاں سے معصومہ کی ایک سیمپل شرٹ لاتا معصومہ کے قریب آتا لیمپ کی روشنی میں اسکا چہرہ دیکھنے لگا

”یہ کیوں لے کر آئے ہیں“ معصومہ نے وجدان کو خاموش بیٹھا دیکھتے کہا تو وجدان مسکرا دیا

”چینج کروانے شرٹ“ وجدان نے ذو معنی انداز میں کہا تو معصومہ نے کچھ حیرت اور گھور کر وجدان کو دیکھا

”پتہ نہیں ہمیشہ کچھ نا کچھ عجیب ہی کہتے ہیں کبھی تو کوی بات سیدھی کر لیا کریں“ معصومہ نے وجدان کو گھور کر دیکھتے کہا

تو وجدان ہنس دیا اور جھک کر ماتھے پے ہونٹ رکھتے پیچھے ہوا معصومہ کا چہرہ پل میں گلابی ہوا

اچھا اب یہ شرٹ تم خود چینج کرو گی یا میں کروں" وجدان نے معصومہ " کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے کہا تو معصومہ کا پہلے سے گلابی چہرہ اور گلابی ہوا تھا

جائیں آپ میں کرلوں گی" معصومہ نے جلدی سے وجدان کے ہاتھ " سے شرٹ لیتے کہا معصومہ کو وجدان پے زرا سا اعتبار بھی نہیں تھا کہ وہ یہ کر ہی نا جائے

معصومہ کا گلابی چہرہ دیکھتے اور شرٹ پکڑنے پے وجدان ہنس دیا اور اٹھ کھڑا ہوا

کرو میں انتظار کر رہا ہوں'' وجدان کہتا دوسری طرف چہرہ کر کے کھڑا ہو گیا تو معصومہ نے وجدان کی پشت کو گھورا

میں جا کر کر لیتی ہوں'' معصومہ کہتی اٹھتی کہ وجدان نے اسکی طرف دیکھا''

ابھی تو جا نہیں رہی تھی اب کیا ہوا'' وجدان اپنی مسکراہٹ روکتے کہا ورنہ'' اسے اچھے سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہی ہے

آپ یہاں ہیں تو میں کیسے کرو گی تو جا کر کر کے آتی ہوں'' معصومہ کہتی'' منہ بنا کر وجدان کو دیکھتی چینجگ روم بند ہوی

تو وجدان ہنس دیا اور بیڈ پے بیٹھ گیا کچھ دیر بعد معصومہ بھی چینج کرتی آ گی اور پھر کچھ دیر میں دونوں ہی سو گے

♥♥♥♥

"تم سب میرا ایک کام نہیں کر سکتے کیا، مجھے ہر حال میں معصومہ چاہیے ورنہ میں تم سب کو زندہ زمین میں گاڑ دوں گا" اس شخص نے بے حد غصے سے اپنے سامنے کھڑے اپنے ساتھوں سے کہا

تو وہ سب ڈر کے مارے سانس روکے گے کیونکہ سامنے کھڑا شخص بے حد ظالم تھا

سر جب سے ہم نے اس لڑکی کو اغوا کرنے کی کوشش کی ہے اسکا شوہر ہر وقت یا تو خود ساتھ ہوتا ہے یا پھر اس کے گارڈز جو کیسی کو بھی اس لڑکی کے پاس آنے نہیں دیتے اس دن پارک میں بھی ہم نے اس لڑکی کا تعاقب کیا تھا لیکن ہم ناکام رہے" اس شخص کے ایک ساتھی نے زرا ہمت کر کے اپنے سر کو کہا تو اسے بے حد غصہ آیا

لگتا ہے اب مجھے خود ہی معصومہ کو لینے جانا ہو گا" اس شخص نے غصے سے سب کو دیکھتے دل میں کہا تھا چہرے پے ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

دو دن کے لیے وجدان نے سب کو روک لیا تھا وجدان سے زیادہ امبر اور معصومہ نے کہہ کر روکا تھا

ثاقب صاحب، فیصل صاحب اور جاوید صاحب تو جانا چاہتے تھے لیکن ان تینوں کے اصرار پے روک گے

سب ہی سارا دن باتوں مصروف رہے تھے وجدان بھی گھنٹے کے لیے ہی آفس گیا تھا پھر واپس آ گیا تھا

شام کو معصومہ کمرے میں آی تو وجدان بھی اسکے پیچھے کمرے میں آ گیا صبح سے وجدان نے معصومہ کو تنگ بھی نہیں کیا تھا

آپ کیا کرنے آے ہیں،، معصومہ نے اپنے پچھے وجدان کو کمرے میں " داخل ہوتے دیکھ کر کہا تو وجدان معصومہ کو اپنے حصار میں لے کر صوفے پے بیٹھا

کچھ نہیں یار تم نے صبح سے مجھ سے بات ہی نہیں کی بس دوسروں سے" کررہی ہو" وجدان معصومہ کو دیکھتے خفگی سے بولا

تو آپ کے سامنے تھی نا اور آپ کی بھی تو باتیں سن رہی تھی اور کئی باتوں کا جواب بھی تو دے رہی تھی" معصومہ نے کہا

کیونکہ کبھی کبھی معصومہ وجدان کی کیسی بات پے کوی بات کر رہی تھی

ہاں پر مجھے تو صرف تم سے اکیلے میں باتیں کرنا اچھا لگتا ہے صرف میں اور تم" وجدان نے پیار سے کہا تو معصومہ مسکرا دی

وجدان ایک بات کہوں" معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا"

جتنی مرضی کہو میری جان میں تو ہر وقت تمھاری باتیں سننے کو ترستا"
ہوں" وجدان نے مسکرا کے کہا

"وجدان ہماری شادی کیوں نہیں حبہ آپی صارم بھای اور انیتا آپی راکب
بھای کی طرح ہوی چلو رخصتی اور ولیمہ تو ایک دن ہو گیا اور مہندی تو زرا بھی
نہیں ہوی" معصومہ نے اداس ہوتے کہا

تو وجدان کو اندازہ ہوا کہ ہر لڑکی کی طرح اسکی بھی خواہش ہو گی کہ اسکی
شادی بھی دوسروں کی طرح ہوتی

"تو تم چاہتی تھی ہماری بھی شادی اسے ہوتی" وجدان نے پوچھا

جی پہلے نہیں پر اب میرا دل کیا ہے لیکن اب تو ہو گی اور اب تو ہو ہی نہیں سکتی‘‘معصومہ نے اداس سا ہوتے کہا تو وجدان مسکرا دیا

ہمم ایک ہو سکا ہماری مہندی ہو جائے‘‘وجدان نے کہا’’

سچ ہو سکتی ہے مہندی‘‘معصومہ نے خوشی سے کہا تو وجدان بھی اسکی خوشی دیکھتا مسکرا دیا

چلو اٹھو پھر جا کر سب کو بتاتے ہیں کہ کل ہماری مہندی ہے‘‘وجدان نے معصومہ کے گال پے بوسہ دیتا اٹھ کھڑا ہوا اور ساتھ معصومہ کو کھڑا کیا

معصومہ کے چہرے کی سرخی دیکھتا مسکراتا اسے لیے باہر بڑھا

دونوں نیچے آکر بیٹھے اور پھر وجدان سب سے مخاطب ہوا

"مجھے آپ سب کو ایک بات بتانی ہے اور یہ سمجھے راے بھی" وجدان نے مناسب لفظ استعمال کیے

"کیا بیٹا بولو" ثاقب صاحب نے پوچھا باقی سب بھی وجدان کی طرف متوجہ ہوے

"وہ معصومہ کی خواہش تھی کہ اسکی بھی مہندی ہو تو ہماری مہندی ہوی نہیں ہے تو کیوں نا کل گھر پے ایک چھوٹا فکشن رکھ لیا جاے مہندی کا بس ہم ہی ہوگے" وجدان نے کہا تو سب مسکرا دیے

کیوں نہیں ہماری بیٹی کی خواہش اور تمھیں بھی اطراز نہیں تو پھر ہمیں کیسا" اطراز ہو گا" فیصل صاحب نے کہا

بھائی ٹھیک ہے میں نے بھی اپنے بھائی کی شادی نہیں دیکھی تو میں بھی کل" رسمیں کر لوں گی" امبر نے خوش ہوتے کہا

چلو پھر صارم اور راکب تم دونوں کل شام تک سارے انتظام کرو" جاوید" صاحب نے کہا

جی چاچو جان ہم ابھی کرتے ہیں اور کل تک سارے انتظام ہو جائے گے""" صارم نے خوش ہوتے کہا

تو اسے کرتے ہیں ہم ہی گھر کے فرد ہو گے تو ہم ٹیمیں بنا لیتے ایک لڑکی کی ٹیم اور دوسرا لڑکے والی" راکب نے کہا تو وجدان مسکرا دیا معصومہ بھی خوش ہو گی

تو میری طرف کون ہو گا" معصومہ خوش ہوتے پوچھا تو سب ہی مسکرا دیے

بھ ئی ی میں تو اپنے بھای کی طرف ہی رہوں گی" امبر نے کہا"

اور میں بھی وجدان کی طرف ہوں" راکب نے بھی کہا تو وجدان مسکرا دیا" جبکہ معصومہ کا چہرہ لٹکا

میں تو بھ ئی ی اپنی بہن کی طرف ہوں" صارم نے کہا"

میں بھی معصومہ کی طرف‘‘ حبہ نے بھی مسکراتے کہا’’

اور میں بھی معصومہ کیطرف‘‘ انیتا نے کہا تو معصومہ خوش ہو گی’’

میری طرف زیادہ ہیں آپ کی طرف کم ہیں وجدان‘‘ معصومہ نے مسکرا’’ کے وجدان کو جتایہ تو وجدان مسکرادیا باقی سب بھی مسکرادیے

ارے ابھی کیف رہتا ہے وہ ضرور ہماری طرف ہو گا تو پھر ہم برابر’’ ہو جاے گے‘‘ راکب نے کہا

ہاں اسے بھی کال کر کے بتاو اسکے دوست کی کل مہندی ہے‘‘ صارم نے’’ کہا تو راکب کیف کو کال کرنے لگا

یار تو بتا کس کی طرف ہے لڑکی والوں کی طرف یا لڑکے والوں کی طرف ‘‘’’

راکب نے سلام کے بعد بنا بات بتاے کیف سے کہا تو دوسری طرف کیف کنفیوز ہوا

کیا مطلب ‘‘کیف نے پوچھا’’

مطلب یہ کہ کل وجدان اور معصومہ کی مہندی کی رسم ہے کیونکہ وہ ہوی ’’ نہیں تھی بس ہم ہی ہو گے اور کوی نہیں تو اب بتا کس کی طرف ہو گا‘‘ راکب نے پوچھا

اووا چھا یہ تو زبردست ہو گیا افکورس میں اپنے دوست کی طرف ہو گا‘‘’’ کیف نے خوش ہوتے کہا

تو ڈن ہے پھر اور کل سب کے ساتھ پہنچ جانا شام کو‘‘ راکب نے کہا’’

او کے کل آ جائے گے‘‘ کیف نے کہا’’

کل تو مہندی ہے اس لیے آنا ہے لیکن تو ابھی آ رہا ہے اور میرے اور صارم’’ کے ساتھ سب انتظام میں ہلیپ کر آ کے‘‘ راکب نے کہا

اچھا میں گھنٹے تک آتا ہوں پھر‘‘ کیف نے خوش دلی سے کہا’’

او کے‘‘ راکب نے کہا اور پھر دونوں نے کال رکھی’’

چلو بچوں اب اپنی اپنی شاپنگ کرنی ہے تو ابھی کر لو‘‘ صدف بیگم نے کہا’’

ہاں ابھی جانا پڑے گا کل تو ہم نہیں جا سکے گے "کلثوم بیگم نے کہا"

چلیں پھر ہم چلتے ہیں میں نے بھای کی مہندی کے لیے ڈریس لینا ہے "امبر" نے کہا

مجھے بھی لینا ہے "انیتا نے کہا"

چلو پھر راکب لے کر جاو سب کو "فیصل صاحب کہا"

اور میرا ڈریس "معصومہ نے کہا"

تم میرے ساتھ چلو میں خود لے کر دیتا ہوں "وجدان نے کہا"

اوکے پھر چلیں نا دیر ہو جاے گی پھر ""معصومہ نے کھڑے ہوتے کہا تو"

وجدان بھی اٹھ کھڑا ہوا

امبر تم بھی چلو ہمارے ساتھ حبہ ،انیتا تم بھی آجاو" وجدان ان سے بھی کہا"

نہیں بھای آپ جاے ہم راکب بھای کے ساتھ جاے گے "حبہ نے کہا تو"

انیتا نے اس کی ہاں میں ہاں ملای

وجدان نے امبر کیطرف دیکھا

بھای میں بھی انیتا اور حبہ کے ساتھ جاو گی "امبر نے کہا"

اوکے چلو آو معصومہ چلیں'' وجدان معصومہ کو لیتا نکلا تو کچھ دیر بعد انیتا،"
حبہ اور امبر کو راکب لے کر چلا گیا

انکے جاتے ہی کیف آگیا اور صارم کی ہلیپ کرنے لگا جو ملازموں کو کام دیتا
کچھ خود بھی لینے کیف کے ساتھ چلا گیا

بڑے سب اپنے بچوں کی خوشیوں کے لیے دعا گو ہوے
💖💖💖💖

اور پھر رات سے صبح کیسے ہوی پتہ ہی نہیں چلا معصومہ خوش تھی امبر بھی
خوش تھی کہ اپنے بھای کی شادی کی کوی رسم تو دیکھے گی انیتا اور حبہ بھی خوش
تھی اور وجدان اپنی جان سے عزیز بیوی اور اپنی جان سے پیاری بہن کو خوش
دیکھ کر خوش تھا

وجدان نے کمرے میں دوبارہ اپنی فیملی کی تصویر لگادی تھی اور اب اسکا ارادہ جس میں معصومہ اور وجدان کی فیملی اکٹھی ہو وہ لگانے کا ارادہ تھا

صبح سے شام بھی ہو گی تھی گھر کے گارڈن میں ہی سارے انتظام کر لیے تھے

پالر سے لڑکی آکر معصومہ کو اب تیار کر رہی تھی انیتا، امبر اور حبہ بھی اس سے تیار ہو رہی تھی

لڑکے سب باہر تھے سب بڑے بھی تیار تھے اور کیف کی فیملی بھی آگے تو بڑے سب بیٹھ کر گپ شپ کرنے لگے

صارم، راکب، کیف اور وجدان، سمیر اپنا گروپ بنا کر بیٹھ گے ہانیہ بھی سب لڑکیوں کے پاس چلی گی تھی اور وانیہ بھی

بس اب لڑکیوں کے باہر آنے کا انتظار ہو رہا تھا پھر مہندی کی رسم شروع ہوتی

یہاں آکر جب ہانیہ، سمیر کو پتہ چلا کہ دو پارٹیاں ہیں تو سمیر کیف کی طرف اور ہانیہ معصومہ کی طرف ہو گی تھی اور اسنے کہا تھا جس طرف اسکی چچی ہے وہ اسکی طرف ہو گی

❤❤❤❤❤❤❤❤

اور کچھ دیر میں امبر، ہانیہ، بھی آگی تو وجدان جو صارم اور راکب، کیف نے چھوٹا ا سٹیج سیٹ کروایا تھا وجدان کو وہاں بیٹھا دیا

اور کچھ ہی پل بعد معصومہ کو بھی حبہ اور انیتا لے کر آی

وجدان تو معصومہ کو دیکھتا ہی رہ گیا ہمیشہ کی طرح معصومہ آج بھی وجدان کو بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

جو وجدان کے ہی پسند کیے ملٹی کلر کے خوبصورت لہنگے میں خوبصورت سے میک اپ کیے، ہاتھوں میں چوڑیاں پہنے مہندی تو امبر کے نکاح کی وجہ سے پہلے ہی لگی تھی گلے میں ہار، کانوں میں جھمکے، ماتھے پے ٹیکا لگاے، بالوں کو پشت پے کھولا چھوڑے، سر پے سٹائی ل سے دوپٹہ لیے وجدان کو بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

وجدان خود وائٹ کرتا پہنے اور ییلو اور گرین کلر کی چنزی راکب جو اسکے لے لیا تھا اوڑے، بالوں کو جل سے سیٹ کیے بے حد ہیڈسم لگ رہا تھا

معصومہ کے قریب آنے پے وجدان نے معصومہ کا ہاتھ تھامے اسے اپنے پاس بیٹھایا اور بھرپور نگاہ معصومہ پے ڈالی

چلو اب رسم شروع کریں"صدف بیگم نے کہا"

جی پہلے بڑے کریں گے پھر ہی ہماری باری آئی گی"انیتا نے کہا"

راکب کی بھی نظر انیتا پے ہی جا کے پلٹ ہی نہیں رہی تھی جو خوبصورت سا غرارہ پہنے، ہلکے میک اپ کیے، ہلکی سی جیولری میں راکب کو بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

انیتا کے کہنے پے سب بڑوں نے رسم شروع کی صدف بیگم اور فیصل صاحب نے سب سے پہلے معصومہ کے مہندی لگای

وجدان ویسے ہی بیٹھا تھا جب معصومہ بول پڑی

آپ بھی مہندی لگوا ے نا پلیز ،، معصومہ نے وجدان کا ہاتھ تھام کر کہا تو ،،
وجدان کے چہرے پے مسکان آ گی باقی سب بھی مسکرا دیے

اچھا اگر تم کہتی ہو تو لگوا لیتا ہوں ،، وجدان نے کہا وجدان معصومہ کی خوشی ،، کی خاطر مان گیا تھا

تو معصومہ کے ساتھ امبر اور باقی سب بھی خوش ہو گے اور وجدان بھی
مہندی لگوانے لگا

چلو اب امبر اور کیف کریں گے پہلے "راکب نے کہا تو کیف خوش ہو گیا"
امبر کے چہرے پے بھی دھیمی سی مسکان آ گی

کیف امبر کو نظروں کے حصار میں لیے کب سے دیکھ رہا تھا امبر نے ییلو کلر کا
خوبصورت شرارے میں، خوبصورت میک کیے کیف کو اپنے دل کے بے حد
قریب محسوس ہو رہی تھی

راکب کے کہنے پے امبر نے وجدان کی طرف دیکھا تو وجدان نے بھی
مسکراتے سر ہلا یا

کیف بھی وجدان کا اشارہ ملتے ہی امبر کے پاس آیا اور دونوں اکھٹی رسم کرنے لگے

حبہ چلو آو اب ہم رسم کریں" صارم نے حبہ کے پاس آتے اسکا ہاتھ "تھامے کہا تو حبہ بھی مسکراتی سر ہلا گی

حبہ نے بھی خوبصورت سا فراک پہنے، ہلکے میک اپ کیے صارم کو بار بار خود کی طرف دیکھنے پے مجبور کر رہی تھی

حبہ اور صارم کے رسم کرنے کے بعد انیتا اور راکب نے رسم کی

اور اس کے بعد انیتا اور حبہ دودھ پلای کی رسم کرنے آ گی سب ہی حیران تھے مہندی پے بھلا کونسی دودھ پلای کی رسم ہوتی ہے

بھای اب جلدی سے دودھ پیے اور ہمیں ہمارا نیگ دیں‘‘ انیتا نے دودھ کا
گلاس وجدان کے آگے کرتے کہا

”یہ مہندی ہے اور مہندی پے دودھ پلای کی رسم نہیں ہوتی‘‘ راکب نے کہا
تو انیتا نے گھور کر اسے دیکھا

”پہلے ہم کر نہیں سکی تھی اس لیے لیکن آج ضرور کریں گے‘‘ انیتا نے کہا تو
راکب بول پڑا

”وجی رہنے دو اسے دینے کو پیسے کوی ضرورت نہیں پینے کی‘‘ راکب نے کہا
تو انیتا نے بھی اسے گھورا

کیوں نہیں راکب بھای ہم توپلا کر، لے کرہی جائی یں گے نیگ ورنہ ہم ''
اپنی دلہن لے جائی یں گے'' حبہ نے دھمکی دی تو وجدان نے حیرت سے حبہ
انیتا اور پھر معصومہ کو دیکھا جو انجوائے کر رہی تھی

''ہاں اب دیکھ لو اگر تو لڑکے والوں کو دلہن چاہیے تو ٹھیک ورنہ ہم معصومہ
لڑکے والوں کو دینے کا ارادہ ہر گز نہیں کرتے'' صارم نے بھی کہا

''جی وجدان دے دیجیے ورنہ میں جا رہی ہوں'' معصومہ نے بھی انیتا، حبہ اور
صارم کو ساتھ دیا تو وجدان نے سے گھور کر دیکھا

معصومہ پہلی دلہن ہو گی جو اسے کہہ رہی تھی وجدان سوچ ہی سکا کہہ کر اور
معصومہ کی ناراضگی مول نہیں لے سکتا تھا

بھای پی لے اور دے دیں نیگ" امبر نے وجدان نے کہا"

ہاں بتاو کتنا نیگ ہے" وجدان نے کہتے گلاس تھاما تو حبہ اور انیتا خوش ہو گی"
اور ساتھ انیتا نے راکب کو مسکرا کے دیکھا تو راکب ہنس دیا

زیادہ نہیں بھای صرف پچاس ہزار" انیتا نے کہا تو وجدان نے کیف کو دیکھا"

کیف دے اسوقت میرے پاس کچھ نہیں ہے" وجدان نے کیف کو شامل"
کیا تو کیف نے گھور کر دیکھا جیسے اسے تو پتہ تھا کہ یہ سب ہونے والا ہے

میرے پاس تو صرف اسوقت بیس ہزار ہے وہ بھی اپنے ساتھ یونہی لے آیا"
تھا" کیف نے کہتے بیس ہزار وجدان کو دیے تو وجدان نے راکب کو دیکھا

مجھے کیا دیکھ رہے بھ ئی میں بہت غریب ہوں اسوقت دس ہزار ہی ہیں" میرے پاس" راکب نے بھی اپنی جیب سے نکالتے وجدان کو دیے تو وجدان نے انیتا اور حبہ کو دے دیے

ابھی یہ رکھ لو باقی کل دے دوں گا یا ابھی جا کر لے آتا ہوں" وجدان نے کہا تو انیتا نے مسکرا کے تھام لیے

تھنکیو اور باقی کل دے دیجے گا ابھی جانے کی ضرورت نہیں" انیتا نے کہا تو حبہ اور صارم بھی مسکرا دیے اور باقی سب بھی

چلو اب کوی سونگ ہو جاے کوی ڈانس" راکب نے کہا تو سب نے ہاں میں ہاں ملای

اور سب ہی گروپ بنا کر بیٹھ کر ہانیہ، سمیر اور وانیہ بھی انکے ساتھ تھے
معصومہ تو بے حد انجوائے کر رہی تھی

وجدان نے سب کو ملے گلے میں لگا دیکھ کر معصومہ کا ہاتھ تھاما تو معصومہ نے مسکرا کے وجدان کو دیکھا تو وجدان بھی مسکرا دیا

خوش ہو" وجدان نے پوچھا حالانکہ اسے معصومہ کے چہرے سے خوشی"
دیکھای دے رہی تھی

بہت کتنا مزا آ رہا ہے نا آپ کو آ رہا ہے کہ نہیں" معصومہ نے خوشی سے کہا"
ساتھ وجدان سے بھی پوچھا

اسکی شادی پے پہلے ایسا ہلہ گلہ ہوا ہی نا تھا صرف خاموشی سے نکاح اور پھر رخصتی اور ولیمہ ہو گیا تھا

اگر تم خوش ہو تو میں بھی خوش ہوں‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ مسکرا دی’’

پھر معصومہ اور وجدان کو دھیان سامنے گیا جہاں راکب اور انیتا کی کیسی سونگ کی وجہ سے لڑائی ہو رہی تھی

❤❤❤❤❤❤❤❤

کچھ دیر بعد ہلہ گلہ کر کے سب تھک گے تھے

اسلیے سب بڑے کمروں میں چلے گے اور صارم، راکب، کیف اور وجدان لاونج میں بیٹھ گے

سمیر، ہانیہ، وانیہ اور آصفہ بیگم، بلال صاحب چلے گے تھے

چلو میں تو کمرے میں جا رہا ہوں" وجدان نے کھڑے ہوتے کہا"

اسے معصومہ کو ابھی لہنگے میں جی بھر کر دیکھنا تھا اور اسے یہ تھا کہیں وہ چینج ہی نا کر لے ویسے تو اسے امید تھی کہ نہیں کیا ہو گا

بڑھی جلدی ہے جانے کی تھوڑی دیر تو روک جا" راکب نے مسکرا کے کہا"

تو صارم اور کیف بھی ہنس دیے وجدان نے گھور کر دیکھا

جا رہا ہوں بیٹھے رہو جب تک بیٹھنا ہے" وجدان کہتا اوپر کو بڑھ گیا"

اوپر آتے وجدان نے دروازہ کھولا تو امبر، حبہ اور انیتا جو معصومہ کے کمرے میں بیٹھی تھی جلدی سے دروازہ پے کھڑی ہوتی راستہ روک گی وجدان نے تینوں کو گھور کر دیکھا

راستہ کیوں روکا ہے" وجدان نے کہا"

بھای پہلے میرا نیگ دیں تو ہی آپ اندر جا سکتے ہیں" امبر نے وجدان کے" آگے ہاتھ کرتے نیگ مانگا تو وجدان نے اسکا ہاتھ تھامے نیچے کیا

اس وقت تو میرے پاس پھوٹی کوڑی نہیں ہے تو مجھے اندر جانے دو میں" لے کر آتا ہوں" وجدان نے کہا تو امبر نے نفی میں سر ہلا

”بھائی آپ کا کیا اعتبار اندر جا کر واپس ہی نا آئے“ امبر نے کہا تو وجدان نے اسے گھورا

”کیسی بہن ہو اپنے بھائی پے اعتبار نہیں“ وجدان نے حیران ہوتے جان بوجھ کے کہا

”بھائی مجھے آپ پے بہت اعتبار ہے لیکن اس وقت میں ہر گز اعتبار نہیں کر سکتی آپ پے“ امبر نے کہا تو وجدان مسکرا دیا

”او کے آتا ہوں“ وجدان نے کہتے

سیڑھیوں پے کھڑے ہوتے صارم کو آواز دی تو وہ تینوں ہی اسکی طرف متوجہ ہوئے

کیا ہوا اب گیا نہیں کمرے میں‘‘ صارم نے پوچھا’’

یار نیگ دے کر ہی کمرے میں جانے دیا جا سکتا ہے تو لے کر آو پیسے‘‘’’ وجدان نے کہا تو وہ تینوں مسکرا دیے

اوکے آتا ہوں لے کر‘‘ صارم کہتا کمرے کی طرف بڑھا اور پیسے لا کر’’ وجدان کو دیے

یہ لو امبر گڑیا اور اب مجھے کمرے میں جانے دو‘‘ وجدان نے پیسے امبر کو’’ دیتے کہا تو امبر مسکراتی سائی یڈ پے ہوی

جی بھای اب آپ جا سکتے ہیں‘‘ امبر نے کہتے وجدان کو راستہ دیا’’

تو وجدان مسکراتا کمرے میں داخل ہوا اور امبر ،انیتا اور حبہ بھی وہاں سے چلی گی

❤❤❤❤

کمرے میں جاتے وجدان کی پہلی نگاہ بیڈ پے لہنگا پھیلا کر اور گھونگٹ نکال کر بیٹھی معصومہ پے گی تو وجدان کے لبوں پے بے اختیار مسکراہٹ آ ئی

اسے پتہ چل چکا تھا ضرور یہ امبر کا کام ہو گا اور ساتھ حبہ اور انیتا کا بھی

وجدان دروازہ لاک کرتا معصومہ کے بے حد قریب جا بیٹھا تو معصومہ کا دل ایکدم تیز دھڑ کا لیکن بیٹھی ویسے کی ویسے ہی رہی تھی

وجدان معصومہ کو ہاتھ تھامے انگھوٹھا پھیرتے اسکے ہاتھ پے بوسہ دیا تو معصومہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوی

وجدان نے معصومہ کا ہاتھ چھوڑتے گھونگٹ اٹھاچاہاتو معصومہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا وجدان نے حیرت سے معصومہ کو دیکھا

کیاہوا“ وجدان نے ہاتھ نیچے کر کے معصومہ کے ہاتھ تھامے پوچھاتو” معصومہ گھونگٹ اوڑے ہی بولی

پہلے میری منہ دیکھای دیں پھر ہی آپ گھونگھٹ اٹھا سکتے ہیں“معصومہ” نے کہاتو وجدان کی مسکرادیا

یعنی ساری باتیں وہ تینوں کہہ کر گی تھی ورنہ معصومہ کبھی وجدان سے اسے نا کہتی

اچھا تو مجھے کیا ملے گا اسکے بدلے تمھارا حیسن چہرہ دیکھنے کے علاوہ" وجدان" نے ذو معنی انداز میں کہا

وہ تو آپ خود ہی لے لیتے ہیں" معصومہ کے منہ سے بے اختیار نکلا"

پھر خود ہی سرخ ہو گی وجدان کی مسکراہٹ گہری ہو گی لیکن معصومہ کے چہرے کے تاثر نہیں دیکھ پایا

اچھا چلو میں نے تمھارے لیے کچھ لیا تھا پھر کیسی دن دینے کے لیے لیکن " وہ آج ہی دے دیتا ہوں" وجدان کہتا اٹھا کھڑا ہوا تو معصومہ خوش ہو گی چلو کچھ تو اسے مل رہا تھا

وجدان ایک خوبصورت سا بریسلٹ جس پے چھوٹے چھوٹے ستارے بنے پیار الگ رہا تھا لاتا معصومہ کے پاس بیٹھتا اسکے ہاتھ میں پہنانے لگا

چلو اب تو میں تمھارا گھونگھٹ اٹھا سکتا ہوں نا" وجدان نے پوچھا معصومہ " نے سر ہلا یا

تو وجدان نے گھونگھٹ پیچھے کرتے معصومہ کا چہرہ گہری نظروں سے دیکھا اور معصومہ کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے

بہت پیاری لگ رہی ہو میری زندگی دل کر رہا صرف تمھیں بیٹھا دیکھتا رہا'' ایک پل کے لیے خود کی آنکھوں سے اوجھل نا ہونے دو'' وجدان نے کہتے

معصومہ کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے ماتھے پے بوسہ دیتے دونوں گالوں کو شدت سے چھوا تو معصومہ شرم وحیا سے گلابی ہو گی

وجدان نے پیچھے ہوتے معصومہ کی جھکی پلکوں اور چہرے پے.بیکھرے رنگوں کو دیکھتے دھیمی مسکان ہونٹوں آئی

وجدان کی نظر بھٹکتی ہوی معصومہ کے ہونٹوں پے آن ٹھیری تو وجدان بے خود سا ہوتا معصومہ کے ہونٹوں پے جھکتا چلا گیا

معصومہ جو پہلے ہی وجدان کے عمل سے شرماے جا رہی تھی اب تو دل ایکدم تیزی سے دھڑک اٹھا آنکھیں بھی خود باخود بند ہو گی

کچھ پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو وجدان پیچھے ہوتا معصومہ کے چہرے پے چھاے سرخی کو گہری نظروں سے دیکھتا معصومہ کا سر سے دوپٹہ اتارنے لگا معصومہ بھی خاموشی سے بیٹھی دوپٹہ تو اس سے اترنا بھی نہیں تھا

وجدان نے دوپٹہ اتارتے گلے سے ہار اتارنے لگا تو معصومہ بول پڑی

وجدان یہ میں اتارلوں گی اب "معصومہ نے وجدان کو دیکھتے کہا"

تو وجدان نے اسکے ہونٹوں پے انگلی رکھتے اسے خاموش ہونے کا کہا

میں اتار دوں گا تم خاموش بیٹھی رہو" وجدان نے کہتے جیولری اتارنے لگا"
تو معصومہ خاموش ہو گی

اپنی گردن پے وجدان کا انگلیوں کا لمس محسوس کرتے دل کی دھڑکن تیز
ہوی

وجدان جیولری اتارتا بے خود سا ہوتا معصومہ پے جھکتا گیا تو معصومہ کا دل
پوری شدت سے دھڑکا

وجدان نے معصومہ کے گالوں کو ایک بار پھر سے چھوتا ٹھوڈی پے ہونٹ
رکھتا، گردن پے ہونٹ رکھے

وجدان پلیز چھوڑے ‘‘ معصومہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ ’’
کپکپاتے کہا

تو وجدان جو معصومہ میں کھو رہا تھا پیچھے ہوتا معصومہ کی کپکپاہٹ محسوس کرتا
پیچھے ہوتا بیٹھا تو معصومہ بھی نظریں جھکائے بیٹھ گی

پتہ نہیں کب تک تم مجھے یوں ہی تڑپاؤ گی ‘‘ وجدان نے معصومہ کو دیکھتے ’’
دل میں سوچا اور مسکرا دی

جاؤ معصومہ چینج کر آؤ ‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ بھی سر ہلاتی اٹھ کھڑی ’’
ہوی

معصومہ کے چیلنج کرنے کے بعد وجدان بھی چیلنج کرتا لائی ٹس اف کرتا معصومہ کو اپنے حصار میں لے کر لیٹا

”اب اور صبر نہی ہوتا مجھ سے معصومہ بہت جلد میں تم پے اپنی ساری شدتیں نچھاور کردو گا“ وجدان نے دل میں معصومہ کو مخاطب کرتے کہا

اب وجدان سے معصومہ سے اور دور نہیں رہا جا تھا اب بس وہ معصومہ کو پوری طرح حاصل کر لینا چاہتا تھا

اسلیے وجدان نے سوچ لیا تھا وہ بہت جلد معصومہ پے ساری محبت نچھاور کرتا اسے ہمیشہ کے لیے اپنا بنا لے گا اور اس پے بہت جلد عمل کرنا تھا اب وجدان کا صبر جواب دے رہا تھا

♥♥♥♥

اسوقت بوس، ڈی کے، علی اور بی آر بیٹھے ہوے تھے جب بی آر بولا

اب ہمیں آگے کیا کرنا چاہیے ‘‘بی آر نے کہا’’

ہمارا میشن صرف ایک ہے ڈیول کو اسکے انجام تک پہنچانا ‘‘بوس نے کہا تو بی’’ آر سر ہلا گیا

لیکن ابھی تک ہم یہ کر نہیں سکے ‘‘ڈی کے افسوس سے کہا تو بوس سر ہلا گیا’’

میں کیسی معاملے میں الجھا ہوا تھا اسلیے میرا دھیان نہیں گیا اس طرف لیکن’’ اب وہ معاملہ کچھ ٹھیک ہو گیا ہے اور جو رہتا ہے وہ بھی انشاءاللہ مجھے امید ہے ٹھیک ہو جاے گا ‘‘بوس نے کہا تو علی نے سوالیہ اسے دیکھا

کون سا معاملہ ‘‘علی نے پوچھا تو بوس کے کچھ کہنے سے پہلے ڈی کے بول پڑا’’

بھابھی والا معاملہ ‘‘ڈی کے نے کہا’’

اووا چھا تو کب تک ارادہ ہے سب بتانے کا تمھارا ‘‘علی نے کہا تو بوس نے اسے دیکھا

جب وہ ہمیشہ کے لیے میری ہو جائے تب جب وہ میرا یقین کرے گی تب ‘‘بوس نے کہا

بھابھی اب بھی تیرا یقین کرتی ہے ‘‘ڈی کے نے کہا’’

ہاں کرتی ہے بس سب اب ٹھیک ہونے والا جلد ‘‘ بوس نے کہا تو ڈی کے ’’
خاموش ہو گیا

اچھا اب ہمیں اگلا پلین سوچ لینا چاہیے تا کہ بعد میں کوی بات ہو تو ہم پہلے ’’
سے ہی پلین کر چکے ہوں ‘‘ بی آر نے کہا

تو بوس نے سر ہلا یا اور چاروں پلین بنانے لگے
💖💖💖💖

آج سب واپس جا رہے تھے معصومہ اور امبر آج پھر اداس تھی

وہ سب یہاں امبر کے نکاح سے لے کر پانچ دن یہاں رہ کے واپس جا رہے
تھے پر حبہ اور انیتا پہلے ہی آ گی تھی اسلیے وہ زیادہ اداس ہو رہی تھی

"ارے ہماری بچیاں اتنا اداس کیوں ہو رہی ہیں"،فیصل صاحب نے معصومہ اور امبر کو دیکھتے کہا

"آپ کو اب بیھجنے کو دل نہیں کر رہا"امبر نے اداس لہجے میں کہا تو سب ہی مسکرا دیے

"اب ہمیں جانا تو ہے پھر ہم آے گے ٹھیک ہے،اللہ پاک میری بچیوں کو خوش رکھے"صدف بیگم نے پیار سے کہا تو سب نے ہی آمین کہا

"چلو اب مل لو ہم سے"حبہ نے کہا"

تو معصومہ اور امبر بھی سب سے ملنے لگی تو سب بڑے بھی ملتے باہر نکلے اور اس کے بعد صارم، حبہ، انیتا اور راکب کے ساتھ وجدان، امبر اور معصومہ بھی

سب گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے جب معصومہ بولی

وجدان ہم سب کو ائی یر پورٹ تک چھوڑنے جائی یں" معصومہ نے کہا تو"
امبر بھی بولی

جی بھای ہم بھی چلتے ہیں" امبر نے کہا"

چلو پھر آجاو" وجدان نے مسکراتے کہا تو وہ دونوں بھی خوش ہو گی"

اور تینوں ہی سب کو چھوڑنے کے لیے ان کے ساتھ ائیر پورٹ گے واپسی پے وجدان دونوں کو لانچ کے لے ہوٹل پے لے گیا اور پھر واپس گھر آے

❤❤❤❤

معصومہ اور وجدان کے نکاح کو چار مہینے ہو چکے تھے سب ویسے ہی تھا

رات کا وقت تھا وجدان اور معصومہ دونوں کمرے میں بیٹھے ہوے تھے اور وجدان آفس کے کام کے ساتھ ساتھ کب سے معصومہ کو دیکھ رہا تھا جو کیسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوی تھی

آخر کار وجدان اپنا کام کرتا ہوا لیپ ٹاپ رکھتا پوری طرح معصومہ کی طرف متوجہ ہوا

کیا ہوا میری جانِ جہاں کن سوچ میں ہے "وجدان نے معصومہ کو اپنے حصار میں لیتے اسکے بالوں پے ہونٹ رکھتے کہا تو معصومہ اپنی سوچ سے نکلی

وجدان ہماری شادی تو حبہ آپی اور صارم بھای سے پہلے ہوی تھی "معصومہ" نے کہا

ہاں تو "وجدان کو سمجھ نا آیا تھا"

تو انکے تو بی بے آنے والا ہے اور ہمارے نہیں "معصومہ نے اداس ہوتے" کہا وجدان ہنس دیا

تو معصومہ وجدان کے حصار سے نکلتی وجدان کی طرف رخ کرتے بیٹھ کر معصومہ نے گھور کر دیکھا تو وجدان سیر س ہوا

ہنس کیوں رہیں ہیں"معصومہ نے وجدان کو گھورتے ہوئے کہا"

تم مجھے خود کو پیار کرنے دو گی تو ہی تو ہمارے بے بی آئے گا"وجدان نے معصومہ کے ہونٹوں کو دیکھتے ذو معنی انداز میں کہا تو معصومہ کا چہرہ پل میں گلابی ہوا

ہر وقت تو عجیب حرکتیں کر کے مجھے تنگ کرتے ہیں"معصومہ نے منہ بنا کر کہا تو وجدان قہقہ لگا گیا

لیکن معصومہ کی گھوری کو دیکھتے اپنے ہونٹوں پے انگلی رکھتے خاموش ہونے کا اشارہ کیا اور معصومہ کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھاما

تم چاہتی ہو ہمارا ابھی بے بی ہو" وجدان نے معصومہ کو دیکھتے کہا معصومہ سر "
ہلایا تو وجدان مسکرا دیا

چلو پھر سوچتے ہیں کچھ ویسے ابھی تو تم خود بچی ہو جیسے مجھے سمبھلنا پڑتا ہے "
بے بی کون سمبھالے گا" وجدان نے پہلی بات ذو معنی انداز میں کہتے
دوسری مسکراتے کہی

تو معصومہ کا دل وجدان کی پہلی بات پے ایکدم دھڑکا

چھ چھوڑے میرے ہاتھ پتہ نہیں کیا کیا کہتے رہتے ہیں" معصومہ کہتے اپنے "
ہاتھ چھڑاے تو وجدان نے بھی مسکراتے چھوڑ دے اور معصومہ کارٹون کی
طرف متوجہ ہوی اور وجدان بس معصومہ کو دیکھتا جا رہا تھا

💖💖💖💖💖

وجدان آج جلدی ائی کسر سائی ز کرتا ہوا واپس کمرے میں آگیا

وجدان کمرے میں آتا ایک نظر سوی ہوی معصومہ کو دیکھتا فریش ہونے کے لیے باتھروم چلا گیا

معصومہ کی آنکھ صبح ساڑھے چھ کے قریب کھولی تو معصومہ اٹھ کر بیٹھتی ایک نظر گھڑی پے ڈالی

ابھی تو وجدان ائی کسر سائی ز کر رہے ہو گے ‘‘معصومہ نے دل میں سوچا’’

کیونکہ وجدان سات بجے آکر فریش ہو کر بعد میں معصومہ کو اٹھتا تھا

ابھی معصومہ فریش ہونے کا سوچ ہی رہی تھی وجدان فریش ہوتا باتھ روم سے نکلا تو معصومہ اس سے پہلے وجدان سے کچھ کہتی یا وجدان کچھ کہتا کہ معصومہ وجدان کو شرٹ لیس دیکھتے ایکدم لحاف سر تک اوڑھ کے لیٹ گی

وجدان شرٹ لیس اس لیے ہی باہر آیا تھا کیونکہ اسکے مطابق معصومہ سو رہی تھی

وجدان کو صرف ایک لمحہ لگا تھا سمجھنے میں کہ معصومہ نے ایسی حرکت کیوں کی ہے وجدان کے لب معصومہ کی حرکت پے مسکرا دیے

وجدان آپ میں سچی میں زرا شرم نہیں ہے آپ کو پتہ ہے میں کمرے میں ہوں تو اسے کیوں باہر آئے اب جلدی سے شرٹ پہنے اپنی" معصومہ نے لحاف میں منہ دیے ہی کہا تو وجدان ہنس دیا

پھر پہلے شرٹ پہننے چلا لیکن پھر اسے ایک شرارت سوجی تو وہ یونہی بنا شرٹ پہنے معصومہ کے قریب جا بیٹھا

معصومہ کو معلوم ہو چکا تھا کہ وجدان اسکے پاس آکر بیٹھا ہے لیکن معصومہ نے لحاف سے سر پھر بھی باہر نہیں نکلا تھا

معصومہ باہر نکلو لحاف سے" وجدان نے معصومہ کے پاس بیٹھتے مسکراہٹ روکتے کہا

وجدان کو پتہ تھا معصومہ وجدان کو دیکھتے پھر سے وجدان کو کہنے لگے گی

آپ نے شرٹ پہن لی پہلے یہ بتاے "معصومہ نے پھر سے بنا لحاف سے باہر نکلے پوچھا

ہمم تم باہر تو نکلو" وجدان نے پھر سے اپنی ہنسی روکتے کہا تو معصومہ نے شکر کا سانس لیتے لحاف کو پیچھے کرتی

ابھی بیٹھی کہ وجدان پے نظر گی ہڑ بڑاتی جلدی سے پھر سے لحاف لینا چاہا لیکن وجدان نے لحاف پکڑ کر پیچھے کرتے

معصومہ کو کندھوں سے تھامے اسے لیٹاتے اس پے جھکا تو معصومہ کی دھڑکنیں ایکدم تیز ہوی شرم سے آنکھیں بھی بند کر گی

وجدان گہری نظروں سے معصومہ کے چہرے پہ چھاے رنگوں کو دیکھنے لگا

"ووجدان چ چھوڑے پ پیچھے ہوں" معصومہ نے دھڑکتے دل اور آنکھیں بند کرتے ہوے ہی کہا تو وجدان کے ہونٹوں پہ اسے دیکھتے مسکراہٹ آن ٹھیری

"اور اگر نا ہوں تو" وجدان نے گھمبیر آواز میں ذو معنی انداز میں معصومہ کے چہرے کو دیکھتے ہوے کہا

"پ پلیز نا" معصومہ تو وجدان کے کہنے پہ مزید گھبرا ای تھی

وجدان معصومہ کی حالت دیکھتا معصومہ کے ہونٹوں کو چھوتا مسکراتا اٹھ کھڑا ہوا تو معصومہ جلدی سے بیٹھتی اپنی دھڑکنیں سمبھالنے لگی

وجدان معصومہ کو نظریں جھکائے خود کو نارمل کرتا دیکھ کر مسکراتا شرٹ پہننے چلا تھا

تو کچھ دیر یونہی بیٹھے رہنے کے بعد معصومہ بھی بنا وجدان کو دیکھے فریش ہونے چلی گی

وجدان معصومہ کی شرم محسوس کرتا مسکرا دیا

کیا بنے گا تمھارا میری جان" وجدان نے دل میں معصومہ سے مخاطب ہوتا" کہا ساتھ مسکراتا بیٹھتا معصومہ کا انتظار کرنے لگا

معصومہ وجدان کو معاف نا کرنا ایک طرف لیکن اب وہ وجدان سے بات کر لیتی تھی

وجدان نے ایک دو دفعہ اس سے کہا کہ کیا وہ اسے معاف کر چکی تو معصومہ کو پھر سے وجدان سے ناراضگی یاد آ جاتی

اور اب تو وجدان کا دل معصومہ کو اپنے بے حد قریب محسوس کرنے کو بے حد بے قرار ہو رہا تھا

ساڑھے چار مہینے صرف وجدان ہی جانتا تھا سارے حق رکھتے ہوے اور اپنی محبت اپنے پاس ہوتے ہوی بھی صبر کر رہا تھا لیکن بس آج اس نے سوچ لیا

تھا کہ آج رات وہ معصومہ کو اپنا بنا لے گا اپنی ساری شدیتیں نچھاور کر دے گے

لیکن اس سے پہلے وجدان چاہتا تھا کہ وہ اپنی ناراضگی اس سے دور کر دے اور اس کے لیے وجدان کو پلین آیا تھا لیکن وہ اپنے پلین کو پورا کیسے کرتا اور وجدان چاہتا تھا کہ یہ حیسن لمحے صرف وہ اور معصومہ ہی گزرے

لیکن امبر کو کہاں چھوڑتا اور اسے یوں امبر کے سامنے کوی پلین بنانا بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا

وجدان سب کچھ کب سے آفس بیٹھا ہوا سوچ رہا تھا پھر گہرہ سانس لے کر گھر کے لے نکلا آج وہ صرف صبح آٹھ بجے کا آیا اور اب صبح دس بجے واپس جا رہا تھا وہ کیا کرتا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا

وجدان گھر آیا تو اسوقت ایک گاڑی روکی اور اس میں سے کیف اور وانیہ نکلتے ہوے نظر آے

وجدان کیف سے ملتا وانیہ کو پیار کرتا انہیں لیے لاونج میں ہی آگیا امبر اور معصومہ اسے دیکھای نادی تھی ضرور وہ کمرے میں تھی ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ وانیہ جلدی سے بول پڑی

انتل ہم یہاں امبر چتی تو لینے آے ہیں (انکل ہم یہاں امبر چچی تو لینے آے ہیں)"وانیہ نے کہا تو وجدان نے سوالیہ کیف کو دیکھا

وہ یہ وانیہ رات سے کہہ رہی ہے کہ امبر کو گھر لے آئے بے حد اصرار "
کر رہی تھی صبح رونا شروع کر دیا تو مما اور بابا نے بھیج دیا" کیف نے واضح دی

پر امبر کو کیسے جانے دوں" وجدان کو انکار کرنا بھی مناسب نا لگ رہا تھا اور
جانے دیتا یہ بھی مناسب نا لگا اسے سمجھ نا آئے تو کہا

ابھی کیف یا وجدان کچھ کہتے کہ وانیہ جلدی سے وجدان کے پاس آئی

انتل پلیج نا امبر چچی تو بیج دے پلیج (انکل پلیز نا امبر چچی کو بیھج دے)" وانیہ "
نے اتنے پیار سے کہا تو وجدان مسکرا دیا اور انکار نا کر سکا

اوکے لے جاو پر خیال رکھنا پھر ٹھیک ہے" وجدان نے وانیہ کو پیار سے کہا "
تو وہ خوش ہو گی

اوتے ہم رہتے دے (اوکے ہم رکھے گے)'' وانیہ نے خوش ہوتے کہا''

رات تک چھوڑ جانا امبر کو'' وجدان نے کیف کیطرف دیکھتے کہا تو وانیہ پھر ''
سے بول پڑی

پلج انتل ہم امبر چتی توتل چھول دے دے پلج پلج (پلیز انکل ہم امبر چچی کو ''
کل چھوڑ جاے گے پلیز پلیز)'' وانیہ پھر سے اصرار کرنے لگی

تو وجدان کو خیال آیا اس بہانے وہ پلین پورا کر سکتا ہے اس لیے مان گیا

اوکے کل تک لے جاو'' وجدان نے مسکراتے کہا تو وانیہ خوش ہو گی ''

تو فکر نا کرنا ہم ہیں امبر کا خیال رکھنے کے لیے“ کیف نے اسکے مان جانے ”
پے کہا تو وجدان مسکرا دیا

امبر کو جب پتہ چلا اسے تھوڑا عجیب لگا لیکن وانیہ کے اصرار اور وجدان کی
اجازت پے مان گی اور چلی گی

اب وجدان کو اپنی سوچ پے عمل پیرا ہونا اس لیے سب سے پہلے وجدان کچھ
سوچتا معصومہ کے پاس کمرے میں گیا

💖💖💖💖

کمرے میں آیا تو وجدان کو معصومہ کارٹون دیکھتی ہوی ملی وجدان نفی میں
سر ہلاتا مسکراتا اسکے پاس آیا تو معصومہ وجدان کی طرف متوجہ ہوی

وجدان آپ اتنی جلدی واپس آگے ''معصومہ نے وجدان سے کہا وہ جب بھی وجدان جلدی گھر آتا اسے ہی کہتی تھی

وجدان معصومہ کے کہنے پے مسکراتا اسکے پاس آتا اسکے ساتھ بیڈ پے بیٹھا اور معصومہ کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے

ہاں میں آگیا، ویسے آج میں کچھ اسپیشل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں جو'' تھمارے اور میرے لیے بے حد یادگار ہو'' وجدان نے معصومہ کو دیکھتے ذومعنی انداز میں کہا

تو معصومہ وجدان کی نظروں سے شرماتی جو اسکے ہونٹوں پے ہی تھی چہرہ جھکا گی وجدان معصومہ کا گلابی چہرہ دیکھتا مسکرادیا

تھوڑی دیر بعد خود ہی معصومہ نے وجدان کی طرف دیکھا جو ابھی بھی اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہا تھا

آپ نے بتایا ہی نہیں کیا اسپیشل ہے ""معصومہ نے پوچھا""

وہ تمھیں شام تک پتہ چل جائے گا اور ایک اور بات ""وجدان نے کہا تو"" معصومہ نے سوالیہ وجدان کو دیکھا

وہ کیا ""معصومہ نے پوچھا تو وجدان نے گہری نظروں سے معصومہ کو دیکھا""

وہ یہ کہ آج رات میں تمھیں ساری رات جگانے کا ارادہ رکھتا ہوں تو جو نیند "" پوری کرنی ہے دن میں کر لینا پھر مجھ سے نا کہنا ""وجدان نے معصومہ کے

گلابی پڑتے چہرے جو وجدان کی نظروں سے ہو رہا تھا کو دیکھتے ذو معنی انداز میں کہا تو معصومہ نے منہ بنایا

وجدان جو اسپیشل کرنا ہے دن کو کر لیجے نارات کو مجھ سے نہیں جگا جاتا"" معصومہ نے منہ بناتے کہا تو وجدان کی مسکراہٹ اور گہری ہو گی

وجدان نے معصومہ کو کمر سے تھامے اپنے قریب کیا تو معصومہ نے وجدان کی حرکت پے آنکھیں پھلائے اسے دیکھا

"وجدان چھوڑے کیا آرام سے بیٹھ کر بات نہیں ہو سکتی" معصومہ نے خود کو وجدان کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کی لیکن وجدان سے خود کو چھڑانا معصومہ کے لیے مشکل تھا

ویسے جو میں کرنا چاہتا ہوں دن کو بھی ہو سکتا ہے لیکن رات کو ہی کریں" گے"وجدان نے ذو معنی انداز میں کہا

اور جھک کے معصومہ کے ناک کو چھوتے اسے چھوڑا

تو معصومہ جلدی سے پیچھے ہوی اور گلابی ہوتے وجدان کو ایک نظر دیکھا جو اسے ہی مسکرا کے دیکھ رہا تھا

"اچھا اب مجھے گھورنا بند کریں نا اور مجھے کارٹون دیکھنے دیں"معصومہ نے وجدان کی نظروں سے خایف ہوتے کہا تو وجدان مسکراتا اٹھ کھڑا ہوا اسے ابھی کچھ کرنا تھا

اوکے میں جارہاہوں تم تب تک سکون سے کارٹون دیکھو" وجدان نے کہا"

تو معصومہ سرہلاتی کارٹون دیکھنے لگی اور وجدان مسکراتا باہر نکلا

وجدان کمرے سے نکلتا کیسی کو کال کرنے لگا وہ خود تو چلا جاتا لیکن اب گھر پے معصومہ کو اکیلا چھوڑنے کا اس کا ارارہ نہیں تھا

سب پلین کرتا ہر چیز مانگوتا وجدان واپس معصومہ کے پاس چلا گیا اور اس سے باتیں کرنے لگا

دوپہر کو دونوں کھانا کھا چکے اور اب دونوں کمرے میں آے تو معصومہ لیٹ گی وجدان نے حیرت سے دیکھا

ایکدم فکر بھی ہوی کہ معصومہ ٹھیک تو ہے اسے لیے اسکے قریب سرہانے بیٹھتا معصومہ کے سر پے ہاتھ رکھ گیا

"معصومہ میری جان کیا ہوا لیٹ کیوں گی طبیعت تو ٹھیک ہے" وجدان نے پریشانی سے پوچھا

"جی وجدان آپ نے ہی تو صبح کہا تھا کہ میں دن کو سو جاو رات کو آپ کچھ اسپیشل کر رہیں اس لیے سونے لگی ہوں" معصومہ نے کہا

جہاں وجدان پر سکون ہوا تھا وہ ٹھیک ہے، وہی معصومہ کی دوسری بات پے وجدان کے ہونٹوں پے زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آ گی

اوکے سو جاو" وجدان نے جھک کر معصومہ کے ماتھے پے ہونٹ رکھتے "

معصومہ کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا

وجدان میرے ساتھ لیٹے گے ہی تو مجھے نیند آے گی" معصومہ نے کہا تو "

وجدان اس کو اپنے حصار میں لیے لیٹ گیا

کچھ دیر بعد معصومہ سو گی تو وجدان اسکی گال پے بوسہ دیتا اٹھ کر کھڑا ہوتا

اس پے لحاف ٹھیک کرتا کمرے سے نکلا گیا اب اسکا ارادہ سب کرنے کا تھا

♥♥♥♥

شام کے وقت معصومہ کی آنکھ کھولی تو معصومہ فریش ہوتی وجدان کو نیچے

دیکھنے آی تو اسے بریانی کی خوشبو آی معصومہ مسکراتی کچن میں ہی آ گی

وجدان آپ بریانی بنا رہیں‘‘ معصومہ نے وجدان سے پوچھا’’

جو بریانی بنانے میں مصروف تھا معصومہ کی آواز پے اسے دیکھا

ہاں تمھارے لیے بیٹھو میں کچھ کھانے کو دیتا ہوں‘‘ وجدان نے معصومہ’’ سے کہا

میں نے لیتی ہوں فریج سے‘‘ معصومہ نے کہا’’

تو وجدان جلدی سے معصومہ کے پاس آتا اسے جھٹکے سے کمر سے تھامے سلب پے بیٹھایا معصومہ وجدان کے ایکدم عمل سے بھکلاہی گی دل ایکدم گھبرا ہی گیا

تم یہاں آرام سے بیٹھو میں دیتا ہوں نا اپنی جان کو" وجدان نے کہتے مسکرا "
کے فریج کیطرف گیا اور وہ سے چوکلیٹ نکل کے معصومہ کو دی

تو معصومہ بھی خود کو نارمل کرتی
مسکرا کے چوکلیٹ کھول کر کھانے لگی

تو وجدان نے معصومہ کو دیکھتے دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہوا اور ساتھ
معصومہ سے باتیں کرنے لگا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

سات بج گے تھے اور وجدان چھ بجے معصومہ کمرے میں رہنے کا کہہ کر
کمرے سے باہر نکلا تھا اور ابھی تک نہیں آیا تھا معصومہ خود بھی انتظار کر رہی
تھی کہ آخر کار وجدان کا اسپیشل ہے کیا

ابھی معصومہ باہر جانے کا سوچ ہی رہی تھی جب وجدان ہاتھ میں ایک ڈریس تھامے کمرے میں آیا

”معصومہ میری جان اب جلدی سے یہ ڈریس پہن کر تیار ہو جاو“ وجدان نے آتے ساتھ ہی کہا ساتھ معصومہ کی طرف ڈریس کیا جیسے معصومہ پکڑ کر دیتی ہی رہ گی

جو باربی ریڈ کلر کی سٹائی ل فراک جس پے بے حد خوبصورت کام ہوا تھا لیکن اسکے بازو سلولیس تھے

”وجدان اسکے بازو“ معصومہ نے بے ساختہ کہا اسے فراک تو بے حد پسند آی تھی لیکن بازو نہیں تھے

اس کا حل ہے کوٹ پہن لینا اوپر سے اور ابھی میں جا رہا ہوں اور کچھ دیر بعد دوبارہ آؤ گا تو تم تیار ہو جانا ٹھیک ہے" وجدان نے مسکرا کے کہا تو معصومہ سر ہلاتی فریش ہونے چلی گی

وجدان نے کوٹ کا اس لیے بھی کہا تھا کہ باہر سردی بھی تھی

معصومہ کے جاتے وجدان نے کیف سے امبر کا پوچھتے پھر صارم کو کال کر کے سب کا پوچھا اور پھر معصومہ اور اپنا موبائل بند کر دیا

اس نے کیف اور صارم کو کال بھی اس لیے ہی کی تھی کہ بعد میں وہ کال کر کے پریشان نا ہوں اور اب وہ کر چکا تھا تو اسے پتہ تھا دونوں کال نہیں کریں گے

اور معصومہ کا اسلیے بند کیا تھا کہ حبہ ،انیتا کی کال نا آے جو وجدان اس وقت ہر گز برداشت نہیں کر سکتا تھا

موبائل بند کر کے رکھتے وجدان ایک اپنا ڈریس لیتا گھڑی وغیرہ لیتا دوسرے کمرے میں رکھتا نیچے چلا گیا

❤❤❤❤

معصومہ کچھ دیر بعد فریش ہوتی چینج کرتی ،آنکھوں میں کاجل لگاے ، بالوں کو یونہی پشت پے کھولا چھوڑے ، ہونٹوں پے آج اسکا دل کیا کہ وہ ریڈ لپ اسٹک لگاے جو اسے نہیں پتہ تھا وجدان کا اور امتحان لے گی

ہاتھوں میں وجدان کی دی ہوی برسلیٹ پہنتی، گلے میں وجدان کا ہی دیا لکھا تھا پہنتی اور پاوں میں ہل پہنتی اب کوی MW لاکٹ جس پے بازوں ڈھاپنے کے لیے کبرڈ سے کوٹ نکالتی کمرے میں لاتی پہننے لگی تھی جب اسی وقت وجدان بھی اندر داخل ہوا

وجدان اندر داخل ہوا تو اسکی نظر سیدھی معصومہ پے گی تھی اور پھر نا جانے کتنے ہی پل وجدان پلک جھپکے بنا معصومہ کو دیکھتا رہا اور معصومہ وجدان کی نظروں سے شرماتی چہرہ جھکاے کھڑی تھی

پھر اسے ایکدم یاد آیا اس نے کوٹ تو پہنا ہی نہیں اس لیے جلدی سے کوٹ پہننے لگی تو وجدان بھی خود کو گہرہ سانس لے کر خود کو قابو کرتے معصومہ کے پاس آیا

وجدان خود بھی اسوقت بلیک تھری پیس سوٹ پہنے، بالوں کو جل سے سیٹ کیے، ہاتھ میں گھڑی پہنے یہ وہی گھڑی تھی جو معصومہ نے اسکے ہاتھ میں پہنا دی تھی ہینڈسم لگ رہا تھا

معصومہ کے پاس آتے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں تھامے معصومہ کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے تو معصومہ بھی گلابی ہوتی پلکیں جھکا گی

وجدان نے پیچھے ہوتے ایک بھرپور نگاہ معصومہ پہ ڈالی اور معصومہ کے بال کوٹ سے باہر نکالے جو اس نے جلدی سے پہننے کے چکر میں اندر ہی کیے ہوے تھے

بہت پیاری لگ رہی ہوں ہمیشہ کیطرح پر یہ کوٹ چلو خیر جا کر اتار دینا""" وجدان نے مسکرا کے کہا تو معصومہ نے ایک نظر وجدان کو دیکھا

وجدان معصومہ کو خود کیطرف تکتا پا کر کر پھر سے مسکرا دیا

پیار لگ رہا ہوں" وجدان نے اپنی مسکراہٹ روکتے معصومہ کو خود کی "
طرف تکتا پا کر کہا تو معصومہ وجدان کے ایکدم کہنے پے بھکلا ہی گی

جی زیادہ بھی نہیں لگ رہے" معصومہ نے منہ بنا کر کہا وجدان معصومہ کے "
اس انداز میں کہنے پے ہنس دیا

چلو آو چلتے ہیں اس سے پہلے کچھ اور کر بیٹھوں" وجدان نے معصومہ کا ہاتھ "
تھامے ذو معنی انداز میں کہتے قدم کمرے سے باہر لیے

وجدان معصومہ کو لیے باہر گارڈن میں آیا معصومہ کو تو لگا تھا وہ باہر جا رہے ہیں لیکن گاڑی کی بجائے وجدان اسے گارڈن میں لے آیا تھا لیکن وہاں بھی کچھ نہیں تھا

وجدان یہاں تو کچھ نہیں ہے''معصومہ نے کہا تو وجدان نے جیب سے'' رومال نکلا

میری جان صرف ایک منٹ روک جاوا بھی سب پتہ چل جائے گا''" وجدان نے مسکرا کے کہتے معصومہ کا رخ دوسری طرف کرتے آنکھوں پے باندھا

وجدان یہ کیوں باندھ رہے ہیں''معصومہ نے وجدان کو روکا تو نہیں تھا'' لیکن اب پوچھا ضرور تھا

وجدان نے رومال بندھتے معصومہ کے ہونٹوں پے انگلی رکھی

ششش خاموش صرف ایک منٹ مجھ پے بھروسہ ہے نا" وجدان نے معصومہ کے ہونٹوں پے انگلی رکھتے اسے خاموش کرواتے کہا تو معصومہ نے سر ہلایا

جس پے وجدان مسکرا دیا اور اسے اپنے بازوں میں اٹھایا معصومہ ایک پل کے لیے وجدان کی حرکت پے گھبرای پھر سمبھل گی لیکن بولی کچھ نا تھی

وجدان معصومہ کو اٹھاتا اسے پیچھلی طرف سوئی منگ پول کے پاس لے جانے لگا

پیچھے سوئی منگ پول کے قریب معصومہ کو لے جاتے وہاں کھڑا کرتے وجدان معصومہ کے پیچھے کھڑا ہوا اور رومال اتارا تو معصومہ سامنے دیکھتی کی دیکھتی رہ گی

سامنے ہی سوئی منگ پول کے دوسری طرف وائٹ پردے لگے ہوے، درمیان میں ٹیبل اور دو کریساں رکھی ہوی، ٹیبل پے کھانا پڑا ہوا اور آس پاس دھیمی سی لائٹنگ کی ہوی، اور جہاں معصومہ کھڑی تھی وہاں سے لے کر سامنے ٹیبل تک کا راستہ دونوں طرف پھول رکھتے ہوے بنایا گیا تھا

معصومہ تو دیکھتی کی دیکھتی رہ گی جو لگ ہی اتنا پیارا رہا تھا

کیسا لگا سب ” وجدان نے معصومہ کو مسکرا کے دیکھتے پوچھا“

وجدان یہ تو سب بہت خوبصورت ہے"معصومہ نے پورے دل سے
مسکرا کے کہا تو وجدان بھی مسکرا دیا

چلو آو" وجدان نے معصومہ کا ہاتھ پکڑتے ہوے کہا تو معصومہ بھی اس
کے ساتھ چل دی

وجدان نے معصومہ کو وہاں کھڑا کرتے ٹیبل پے پڑا ہوا ایک وائٹ کلر کا
دل جس پے سوری لکھا تھا اٹھاتے معصومہ کے سامنے ایک گھٹنے پے بیٹھا تو
معصومہ نے حیرت سے دیکھا

معصومہ اپنے وجی کو معاف نہیں کرو گی پلیز اپنے وجی کو معاف کر دو میں"
وعدہ کرتا ہوں آئندہ کبھی بھی چھوڑ کر نہیں جاو گا اپنی پوری زندگی

تمھارے ساتھ رہوں گا لیکن پلیز پہلے کے لیے معاف کر دو‘‘ وجدان نے پیار بھرے لہجے میں کہا

لیکن تب کیوں نہیں آپ نے میری بات مانی تھی کیوں چھوڑ کر آے تھے ‘‘ اور اب بھی آپ نے مجھے نہیں بتایا کہ آپ ہی وجی ہیں آپ کو پتہ ہے جب امبر آی تھی تو مجھے لگا شاید آپ وجی ہیں لیکن پھر بھی کیسی نے مجھے نہیں بتایا مجھے آپ پے بہت غصہ آیا تھا جب مجھے یہ پتہ چلا کہ آپ ہی وجی ہیں اور آپ نے بتایا نہیں مجھے ‘‘معصومہ نے خفگی سے کہا

تو اب اپنے وجی کو معاف کر دو پلیز‘‘ وجدان نے پھر سے پیار بھرے لہجے میں کہا

تو آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا‘‘معصومہ نے پھر سے خفگی سے کہا‘‘

مجھے ڈر تھا کہ تمھیں جب پتہ لگا تو تم مجھے چھوڑ نا جاو اور میں تم سے دور ”
نہیں رہنا چاہتا تھا اب معاف کر دو“ وجدان نے پیار سے پھر سے کہا

تو معصومہ وجدان کو دیکھنے لگی بس یہی تو معصومہ کا دل تھا کیسی سے زیادہ
ناراض نہیں رہ سکتی تھی

میری جان اب کر دو اب میں بیٹھا بیٹھا تھک گیا ہوں“ وجدان نے ”
مسکراتے کہا جو کچھ سوچ رہی تھی

ٹھیک ہے آپ کو معاف کر دیا پر آئی ندہ اسے کیا تو پھر میں بھی چلی جاو گی“ ”
معصومہ نے کہتے ہارٹ پکڑا تو وجدان مسکرتا اٹھ کھڑا ہوا دل کو بے حد سکون
ہوا تھا کہ اسکی زندگی نے اسے معاف کر دیا ہے

وعدہ کبھی نہیں جاوگا" وجدان نے مسکراتے کہہ کر معصومہ کے چہرے کو" تھامے ماتھے پے بوسہ دیا تو معصومہ پلکیں جھکا گی

اب تم نے مجھے معاف کر دیا ہے تو میں چاہتا ہوں میری جان مجھے اب پھر" سے پہلے کی طرح وجی ہی کہے تو کہوں گی نا" وجدان نے پیار بھرے لہجے میں معصومہ کو دیکھتے کہا تو معصومہ مسکرادی

ہمم سوچو گی پر پہلے کھانا کھاتے کیونکہ مجھے بہت بھوک لگی ہے اور آپ نے" بریانی بنای ہے تو میں نے ابھی تک نہیں کھای"معصومہ نے پہلے شرارتی لہجے میں کہا تو وجدان مسکرادیا اسے پتہ تھا وہ ضرور اب وجی کہے گی

چلو بیٹھو" وجدان نے کہتے کرسی پیچھے کرتے معصومہ کو بیٹھایا تو معصومہ بھی مسکرا کے بیٹھ گی وجدان بھی مسکرا کے معصومہ کے بلکل ہی قریب معصومہ کے دائیں طرف کرسی کر کے بیٹھا

معصومہ نے سامنے سوئی منگ پول کو دیکھا جہاں پانی میں روشنی جاتی ایک اور الگ ہی خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی معصومہ کا تو ہمیشہ سے دل کرتا تھا یہاں سوئی منگ پول کے قریب بیٹھنے کا

چلو اب کھا کر بتاو کیسی ہے" وجدان نے بریانی کی پلیٹ معصومہ کے آگے کرتے کہا تو معصومہ بھی کھانے لگی

وجدان نے بریانی خود بنای تھی باقی کوک سے معصومہ کے لیے ساری اسکی فیورٹ چیزیں بنوای تھی کیک بھی منگویا تھااور وہی ٹیبل پے پڑا تھا جس پے سوری لکھا تھا

واو بہت مزے کی ہے ''معصومہ نے دل سے کہاتو وجدان مسکرادیا''

وجدان یہ گھڑی تو وہی ہے ناجو میں نے آپ کو لے کر دی تھی ''معصومہ'' کی کھاتے ہوے نظر وجدان کے ہاتھ پے گی تو معصومہ وجدان سے کہنے لگی

ہاں میری جان یہ وہی ہے ''وجدان نے مسکرا کے کہاتو معصومہ بھی مسکرا'' دی

وجدان ایک بات اور ہم کھانے کے بعد تصویر بھی لے گے ٹھیک ہے پلیز"
اتنا اچھا سب"معصومہ نے مسکراتے کہا تو وجدان مسکرا دیا

اوکے" وجدان نے کہا اسے پہلے ہی پتہ تھا اسلیے وجدان موبائی ل"
ائی یر موڈ پے لگتا ساتھ ہی لے آیا تھا

ویسے میں نے تمھارے لیے بنای ہے اور یہ سب ہی تمھارے لیے کیا ہے"
تو اب مجھے کیا ملے گا" وجدان نے معصومہ کے ہونٹوں کو دیکھتے ذو معنی کہا تو
معصومہ شرماتی چہرہ جھکا گی

یار یہ کیا بات ہوی مجھے تو کچھ تم دے ہی نہیں رہی" وجدان نے جان بوجھ"
کر خفگی بھرے لہجے میں معصومہ کے چہرے پے چھای سرخی دیکھتے کہا تو
معصومہ نے نظریں اٹھا کر وجدان کو دیکھا

"کیا چاہیے آپ کو"معصومہ نے شرماتے پوچھا تو وجدان کے لبوں پے گہری مسکراہٹ چھا گی اور معصومہ کا ہاتھ تھاما

"بس ایک کس یہاں"وجدان نے اپنی بائیں گال پے انگلی رکھتے معصومہ سے کہا تو معصومہ کے چہرے پے چھای لالی اور تیز ہو گی

"پلیز نا صرف ایک"وجدان نے مسکین سی صورت بناتے کہا

"اچھا پہلے اپنی آنکھیں بند کرے"معصومہ نے کہا تو وجدان نے مسکراتے ایک سیکنڈ میں آنکھیں بند کی

معصومہ نے شرماتے وجدان کے چہرے پے قریب چہرہ لاتے وجدان کے گال پے ہونٹ رکھتے جلدی سے پیچھے ہوی

وجدان اپنی گال پے معصومہ کے لبوں کا لمس محسوس کرتے گہرا سا مسکراتے آنکھیں کھول کر معصومہ کو دیکھا جو شرم سے چہرہ جھکاے بیٹھی تھی

چلو اب کھانا کھاو اب کچھ نہیں کہتا" وجدان نے معصومہ کے سر پے بوسہ دیتے مسکراتے معصومہ کا دھیان کھانے کیطرف کروایا تو معصومہ بھی خود کو نارمل کرتی کھانے لگی

آخر میں وجدان اور معصومہ نے مل کر کیک کھاٹا معصومہ کیک پے سوری لکھا ہوا دیکھ کر مسکرادی

پھر دونوں نے پکس بھی لی تھی

معصومہ یہ کوٹ اتار دو اب"وجدان نے معصومہ نے کہا"

وجدان نے پہلے اسلیے ہی نہیں کہا تھا کہ وہ آرام سے کھا لے لیکن اب اسے معصومہ کا کوٹ کے بنا معصومہ کو دیکھنا تھا

وجدان پر اس کے بازو نہیں ہیں اور سردی بھی ہے"معصومہ نے کہا"

میری جان صرف میں ہی ہوں اور میں دیکھنا چاہتا ہوں تمھیں کوٹ کے بنا"
چلو اتارو اب اور سردی کی فکر نا کرو میں اپنے حصار میں لے کر بیٹھتا ہوں"
وجدان نے مسکراتے کہہ کر معصومہ کا کوٹ اتارا معصومہ کو شرم سی آی تھی

چلو وہاں بیٹھتے ہیں“ وجدان نے معصومہ کا ہاتھ تھامے کہتے اسے ”
سوئی منگ پول کے قریب لایا

جہاں نیچے بیٹھنے کا بھی پورا انتظام تھا اور اب لحاف بھی پڑا ہوا تھا معصومہ تو دیکھتی خوش ہو گی وجدان کو بھی پتہ تھا کہ وہ یہاں بیٹھنے پے خوش ہوتی ہے

کچھ دیر وہاں وجدان معصومہ کو حصار میں لیے بیٹھا باتیں کرتا رہا پھر اٹھ کھڑا ہوا اور معصومہ کے ہاتھ تھامے تو معصومہ اسے دیکھنے لگی

معصومہ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے“ وجدان نے کہا”

کیا کہنا ہے آپ نے“ معصومہ نے وجدان کو دیکھتے ہوے کہا”

معصومہ میری جان آج میں تمھیں مکمل اپنا بنانا چاہتا ہوں آج میں، مجھ "
میں اور تم میں موجود سارے پردے گرادینا چاہتا ہوں آج صرف تمھیں
محسوس کرنا چاہتا ہوں" وجدان نے جذبوں سے چور ذو معنی انداز میں
معصومہ سے کہا

تو معصومہ اسکی بات کا کچھ مطلب سمجھتی اور کچھ نا سمجھتی کپکپاہ گی دل پوری
شدت سے دھڑکا تھا

وجدان نے معصومہ کو خاموش کھڑے اور اسکے چہرے پے چھائے رنگوں کو
دیکھتے پوری شدت سے اسکے ہونٹوں پے جھکا

معصومہ کا دل اور تیزی سے دھڑکا وجدان کے کندھے پے اپنا کپکپاتا ہاتھ رکھے وجدان کو پیچھے کرنا چاہا تو وجدان بھی اسکے ہونٹوں کو آزادی دیتا پیچھے ہوا

وجدان پلیز مجھے سمجھ نہیں آرہا آپ کیا کہہ رہے ہیں اور مجھے ڈر لگ رہا ہے" معصومہ نے گھبراتے اٹکتے وجدان سے کہا تو وجدان مسکرا دیا

تمھیں مجھ پے بھروسہ ہے نا" وجدان نے پیار سے کہا"

جی ہے" معصومہ نے کہا"

پھر جو میں کرنا چاہتا ہوں کرنے دو آج مجھے خود سے دور نا کرنا معصومہ اب تم سے دوری مجھ سے اور برداشت نہیں ہوتی" وجدان نے محبت سے کہا

”وجدان پر مجھے سمجھ نہیں رہا آپ کیا کہہ رہے ہیں“معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا

”سب سمجھا دوں گا بس تم مجھ نے بھروسہ رکھنا رکھو گی نا“وجدان نے کہتے ساتھ معصومہ سے پوچھا

”جی رکھوں گی“معصومہ نے مسکرا کے کہا تو وجدان بھی مسکرا دیا اور معصومہ کو اپنے بازوں میں اٹھاتا چلا

معصومہ بس خاموش تھی اسے نا جانے کیوں وجدان کی نظریں کچھ اور ہی پیغام دے رہی تھی جو معصومہ سمجھنے سے قاصر تھی اور نا ہی وجدان کی باتیں معصومہ کو زیادہ سمجھ آ رہی تھی

وجدان معصومہ کو لاتا لاونج میں داخل ہوتا قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھائے اور پھر اوپر جاتے کمرے کا دروازہ پاوں سے کھولتے اندر داخل ہوتا پاوں سے دروازہ بند کیا جو آٹو لاک ہو گیا تھا

کمرے میں صرف ایک لمپ کی مدھم سی روشنی ہی اون تھی

وجدان نے معصومہ کو بیڈ پے نرمی سے لیٹاتے جھکا تو معصومہ کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی

وو وجدان‘‘معصومہ نے وجدان کی گہری بولتی نظروں کو دیکھتے کپکپاتے’’ لہجے میں وجدان کا نام پکارا تو وجدان نے معصومہ کے ہونٹوں پے انگلی رکھتے اسے خاموش کروادیا

آج نہیں میری جان آج میں تم سے دور نہیں جاوگا‘‘ وجدان نے کہتے ’’ معصومہ کے ماتھے پے بوسہ دیتا، گالوں کو ہونٹوں سے چھواتو معصومہ دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

وجدان نے پیچھے ہوتے معصومہ کا شرم سے سرخ چہرہ دیکھتے، ناک کو ہونٹوں سے چھوتے معصومہ کے ہونٹوں پے جھکا

معصومہ کا پہلے سے تیز دھڑکنیں اور تیز ہوی ناجانے کتنے ہی پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو وجدان معصومہ کے لبوں کو آزادی دیتا گہرہ سانس لیتا، معصومہ کے گلابی چہرے اور گہرے سانس لیتا دیکھ کر خود پیچھے ہوتے اپنا کوٹ اتار کر شرٹ اتارتے سائیڈ پے رکھتے پھر سے معصومہ پے جھکا

معصومہ جو وجدان کے پیچھے ہونے پے شکر کر رہی تھی وجدان کو پھر سے بنا شرٹ کے جھکتے دیکھا تو معصومہ کو تیز دھڑکنے اور تیز ہوی گھبراہٹ الگ ہوی تھی

"وجدان ی یہ کیا کر رہے ہیں پل پلیز پیچھے ہوں" معصومہ نے گھبراتے وجدان کو کندھے سے تھامے پیچھے کرنا چاہا لیکن وجدان نے معصومہ کے ہاتھ تھامے تکیے سے لگا دیے

"ہششش بس مجھ پے یقین رکھو میری جان اور میری محبت کو محسوس کرو" وجدان نے معصومہ کی جھکی پلکوں اور سرخ اناری چہرے کو دیکھتے کہا

تو معصومہ کو بھی لگا شاید آج وجدان سچ میں پیچھے نہیں ہٹے گا اس لیے ہی دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

وجدان گہری مسکراہٹ ہونٹوں پے سجاتا معصومہ کی بند پلکوں کو چھوتا، گالوں کو چھوتے، ٹھوڈی پے ہونٹ رکھتے گردن پے رکھے تو معصومہ کپکپاہ کے رہ گی

معصومہ کی گردن پے لمس چھوڑتے وجدان نے اپنے ہونٹ معصومہ کے کندھے پے رکھتے دوسرے کندھے پے اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے ہاتھ معصومہ کی کمر پے لیجاتے زپ کھولی تو معصومہ کو اپنا سینے میں دھڑکتا دل باہر آتا ہوا محسوس ہوا

معصومہ نے پھر سے وجدان کو پیچھے کرنا چاہا لیکن وجدان پھر سے معصومہ کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیتا پوری طرح اپنے محبت کے حصار میں لیتا گیا

اور معصومہ بھی شرماتی گھبراتی خود کو وجدان کو سونپ گی اور وجدان اپنی ساری محبت معصومہ پے نچھاور کرنے لگا

❤❤❤❤

صبح وجدان کی آنکھ گیارہ بجے کے قریب کھولی تھی پہلی نظر اپنے پناہوں کے حصار میں سمٹی اس کے رنگوں میں رنگی اسی کی شرٹ میں سوی معصومہ پے گی تورات کو معصومہ کا اسکی مبحت پے شرمانا گھبرانا یاد کر کے لبوں پے گہری خوبصورت سی مسکان آن ٹھیری

جھک کے معصومہ کے ماتھے پے شدت سے لب رکھتے اٹھ کھڑا ہوا اور فریش ہونے چلا گیا

فریش ہوتے آیا تو معصومہ ابھی بھی سو رہی تھی وجدان بال بناتا مسکراتا معصومہ کے قریب بیٹھا

معصومہ میری جان اٹھ جاو دیکھو گیارہ بج گے ہیں" وجدان نے پیار" بھرے لہجے میں کہتے معصومہ کے چہرے پے آے بال پیچھے کرتے کہا

لیکن معصومہ پھر بھی نہیں اٹھی وجدان جانتا تھا اسکی نیند پکی ہے وہ کتنا سوتی ہے اور اب تو ساری رات کے بعد تو جلدی ہر گز نہیں اٹھے گی

معصومہ اٹھ جاو دیکھو کتنا ٹائم ہو گیا ہے‘‘ وجدان نے پھر سے کہا لیکن ”
معصومہ نے آنکھیں نہیں کھولی

لیکن معصومہ کے چہرے پے چھای لالی دیکھتے اور لرزتی پلکیں دیکھتے وجدان جان گیا تھا وہ بس اس سے شرماتی آنکھیں نہیں کھول رہی تھی

چلو معصومہ تو سو رہی ہو تھوڑا سا پیار ہی کر لیتا ہوں‘‘ وجدان نے جان بوجھ ”
کر شرارتی لہجے میں کہتے معصومہ کے گالوں پے بوسہ دینے لگا تو معصومہ ایکدم بول پڑی

وجدان پلیز نا پیچھے ہیٹں مجھے سونے بھی نہیں دے رہے آپ‘‘ معصومہ ”
نے وجدان کو کندھے سے تھامے سرخ چہرے کے ساتھ آنکھیں بند کیے ہی کہا تو وجدان مسکرا دیا

"اچھا اٹھو اب نہیں تنگ کروگا دوبارہ" وجدان نے کہتے معصومہ کی گال پے ہاتھ رکھا تو معصومہ گزری شب کو یاد کرتے سرخ اناری ہوتی آنکھیں کھولی لیکن شرم سے وجدان کو دیکھا تک نہیں تھا وجدان معصومہ کی شرم سے اسکی طرف نا دیکھنا محسوس کرتا مسکرا دیا

"چلو اب جلدی سے جاو اور فریش ہو کر آو اور میں اتنی دیر تمھارے لیے ناشتہ لے کر آتا ہوں ٹھیک ہے" وجدان نے معصومہ سے کہا تو معصومہ سر ہلا گی

"چلو اٹھو میں اپنی پسند کا ڈریس دیتا ہوں تمھیں" وجدان کہتا چینجگ روم میں گیا اور وہاں سے ڈریس لا کر معصومہ کو تھمایا

معصومہ خاموشی سے ڈریس لیتی یونہی بنا وجدان کو دیکھے باتھروم چلی گی تو وجدان بھی مسکراتا کمرے سے باہر نکلا تاکہ ناشتہ لے کر آے

♥♥♥♥

کچھ دی بعد معصومہ فریش ہوتی باہر آتی اور آئی ینہ کے سامنے کھڑی ہوتی بال بنانے لگی

پر وجدان کی شدتیں یاد کرتے اس کے چہرے کی لالی ختم ہی نہیں ہو رہی تھی اور اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ وجدان کا سامنا کیسے کرے

وجدان کمرے سے باہر جاتا سب سے پہلے سم آن کرتا کیف کو کال ملای

کیف کہاں ہے تو" وجدان نے پوچھا"

یار گھر ہوں" کیف نے کہا"

کیوں آج جانا نہیں کیا ہسپتال، چھٹی کیسے کرلی" وجدان نے پوچھا"

اگر تجھے یاد ہو تو وہ میرا اپنا ہسپتال ہے تو آج دل چھٹی کا کیا تو کرلی" کیف" نے کہا

اچھا اور تو امبر کو کب تک گھر چھوڑے گا" وجدان نے پوچھا"

وہ امبر کو میں شام تک چھوڑ جاو گا" کیف نے کہا"

”نہیں یارا ابھی ہی چھوڑ جایا میں خود آتا ہوں کچھ دیر تک اسکے ٹیسٹ کروانے ہیں تو ہسپتال لے کر جانا ہے“ وجدان نے کہا تو کیف کو بھی یاد آیا

”اچھا تو میں لے جاتا ہوں تو رہنے دے اسکے بعد میں گھر چھوڑ جاؤ گا تو بے فکر ہو جا“ کیف نے کہا وہ تو چاہتا تھا کچھ دیر اور امبر اسکے ساتھ رہے

”او کے پھر خیال رکھنا“ وجدان نے کہا وجدان بھی ابھی کچھ وقت معصومہ کے پاس رہنا چاہتا تھا

”میں رکھو گا خیال اور او کے پھر شام تک چھوڑ جاؤ گا“ کیف نے کہا

تو وجدان نے بھی اللہ حافظ کہتے کال رکھی اور ناشتہ بنانے چلا گیا

❤❤❤❤

وجدان ناشتہ لے کر کمرے میں آیا تو معصومہ کو دیکھا جواب بال بنا کر بیڈ پے بیٹھی تھی

معصومہ نے ایک نظر اٹھاتے وجدان کو دیکھا اور پھر سے شرم سے نظریں جھکا گی

وجدان مسکراتا اسکے بلکل قریب بیٹھتا ٹرے معصومہ کے آگے رکھی

چلو اب جلدی سے ناشتہ شروع کر و ورنہ ٹھنڈا ہو جاے گا" وجدان نے کہا" تو معصومہ نظریں جھکاے ہی خاموشی سے کھانے لگی

وجدان اس کی شرم اچھے سے محسوس کر رہا تھا اور معصومہ کا شرم و حیا سے
وجدان کی کسی بات پے بھی کچھ نا بولنا

وجدان بھی معصومہ کو خاموشی سے ناشتہ کرتا دیکھ کر خود بھی کرنے لگا
وجدان چاہتا تھا وہ ناشتہ سکون سے کر لے

ناشتہ کرنے کے بعد وجدان ٹرے رکھتا آ کر معصومہ کو اپنے حصار میں لے کر
بیٹھا

ہمم تو میری جان مجھے دیکھ کیوں نہیں رہی اور نا ہی بات کر رہی ہے"""
وجدان نے پیار سے معصومہ کے چہرے پے چھائے رنگوں کو دیکھتے کہا تو
معصومہ کی جھکی پلکیں اور جھک گی

بتاؤنا" وجدان نے پھر سے کہا حلانکہ وجدان اچھے سے جانتا تھا"

مجھے نہیں کرنی بات آپ سے آپ بہت ۔۔۔" معصومہ کہتی کہتی شرم وحیا" سے روک گی تو وجدان اسکی بات سمجھتا گہرہ سا مسکرا دیا

میں بہت بے شرم ہوں اور تم سے بے حد محبت کرتا ہوں" وجدان نے " گہری مسکراہٹ ہونٹوں پے سجاے ذومعنی انداز میں کہا تو معصومہ کے گال اور لال ہو گے

پلیز نا مجھے تنگ نا کرے" معصومہ نے وجدان کے کندھے پے مکا مارتے " گلابی چہرے کے ساتھ کہا تو وجدان مسکرا دیا

اچھا نہیں کرتا تنگ اپنے جان کو لیکن پیار تو کر سکتا ہوں نا" وجدان نے
مسکراتے ذو معنی کہا تو معصومہ نے سرخ چہرے کے ساتھ وجدان کو دیکھا

مجھے نہیں کرنی آپ سے بات" معصومہ نے خفگی سے وجدان کو کہا جو اسے
ہی مسکراتے دیکھ رہا تھا

اچھا اچھا نہیں کرتا" وجدان نے مسکراتے کہا تو معصومہ پھر سے سر جھکا گی"

اچھا اب تو ساری ناراضگی دور ہو گی ہے تو اب تو مجھے وجہ کہہ دو پلیز"""
وجدان نے پیار سے کہا

تو معصومہ نے وجدان کو دیکھا جو اسے ہی اپنی نظروں کے حصار میں لیے
چہرے پہ مسکان سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا

اب سے میں آپ کو وجی ہی کہوں گی‘‘معصومہ نے کہا تو وجدان نے ’’
مسکراتے معصومہ کے ماتھے کو ہونٹوں سے چھو گیا

میری زندگی‘‘ وجدان نے کہتے مسکراتے اسے اپنے ساتھ لگا گیا’’

اور اس کے ساتھ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا وجدان جانتا تھا ورنہ معصومہ یونہی خاموش بیٹھی رہے گی اور وجدان کا اس وقت دل کر رہا تھا وہ ڈھیروں باتیں معصومہ کے ساتھ کرے اور معصومہ کے پاس رہے

❤❤❤❤

دوپہر کے بعد کیف امبر کو ہسپتال لے کر گیا تھا اور اسکے کچھ ٹیسٹ کرواتے اب کوریڈور میں کھڑے تھے کیف کو یاد آیا وہ امبر کی ایک فائل وہی کیبن میں بھول آیا ہے

امبر تم یہاں بیٹھو میں ابھی آتا ہوں" کیف نے کہا امبر سر ہلا گی تو کیف مسکراتا چلا گیا

ہسپتال میں سب جانتے تھے کہ امبر اور کیف کا نکاح ہوا ہے اسلیے کیف کو کوی ڈر نہیں تھا

امبر بیٹھی تھی جب کوی شخص امبر کے قریب آ کر بیٹھا اور امبر کے پرس جو اس نے اپنے پاس ہی رکھا تھا

امبر کو لگا جیسے وہ اٹھانے لگا ہے اس سے پہلے امبر کیسی کو پکارتی وہ شخص وہاں سے جلدی سے بھاگ گیا اتنے میں کیف بھی آ گیا کیف اس شخص کو دیکھ چکا تھا

اسی لیے امبر کے پاس جلدی سے آیا

امبر تم ٹھیک ہو اور کون تھا وہ شخص کچھ کہا اس نے" کیف نے پہلے پریشان ہوتے امبر کو پوچھا کہ وہ ٹھیک تو ہے

جی میں ٹھیک ہوں اور پتہ نہیں وہ کون تھا مجھے لگا جیسے وہ میرا پرس چھننا چاہتا ہو" امبر نے کہا

چلو شکر ہے تم ٹھیک ہو چلو اب چلیں تمھیں گھر چھوڑ آو‘‘کیف کو سکون ’’

ہوا تھا کہ امبر ٹھیک ہے

جی‘‘امبر نے کہا تو کیف اس کا ہاتھ تھامے ہسپتال سے باہر نکلا اور گاڑی میں ’’

بیٹھتے گھر کے لیے نکلے تھے

❤❤❤❤

امبر گھر آی تو وجدان اسے باہر لاونج میں مل گیا تھا

امبر وجدان سے ملتی اوپر معصومہ کے پاس چلی گی تھی اور کیف وجدان کے

پاس کافی دی بیٹھا رہا تھا پھر واپس گھر چلا گیا

رات کو تینوں کھانا کھا کر بیٹھے تھے کہ امبر کا دل کیا کہ وہ کچھ میٹھا ہی کھا لے
اس لیے جا کر فریج میں کچھ کھانے کو دیکھنے لگی

تو اسے فریج میں کیک بھی پڑا ہوا مل گیا تو امبر مسکراتی باہر لا کر کھانے لگی

واو لگتا ہے کل آپ دونوں نے کافی کچھ کھایا ہے چلو اب مجھے بھی مل گیا"
اسی بہانے" امبر نے مسکراتے کہا

تو وجدان بھی مسکرا دیا معصومہ نے ایک مسکرا کے امبر کو دیکھا پھر نظر
وجدان پے گی جو اسے ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا معصومہ جلدی سے
امبر کی طرف متوجہ ہوی تو وجدان بھی مسکرا دیا

تینوں باتیں کر رہے تھے کہ ملازم آ گیا

سر باہر پولیس آئی ہے'' ملازم نے کہا تو وجدان نے حیرت سے دیکھا پھر سر ''
ہلایا

اوکے تم جاو'' وجدان نے کہتے ساتھ موبائل نکلا''

امبر اور معصومہ بھی حیران ہوی تھی

بھای یہ پولیس کیوں آئی ہو گی'' امبر نے کہا''

گڑیا شاید غلطی سے آ گی ہو تم پریشان نا ہو'' وجدان امبر کو کہتے کال ملانے ''
لگا

میرے گھر تمھارے آدمی آے ہیں انہیں یہاں سے بھیجو ورنہ تم مجھ سے نہیں بچو گے'' وجدان نے کہاتو اگلے انسان کو حیرت ہوی

میرے آدمی'' آگے سے پوچھا گیا''

ہاں تمھارے پولیس آی ہے'' وجدان نے کہا''

کیا اچھا ابھی چلی جاتی ہے'' اس آدمی نے کہاتو وجدان نے کال بند کر دی''

چلواب سوتے ہیں ہم'' وجدان نے کہا''

تو امبر سر ہلاتی سونے چلی گی تو وجدان اور معصومہ بھی کمرے میں آ گے

وجدان نے آج معصومہ کو کچھ نا کہنے کا ارادہ کرتے اسے بنا تنگ کیے سونے دیا

معصومہ شکر کرتی سونے کے لیے لیٹ گی

💖💖💖💖

اگلا سارا دن بھی یونہی باتوں میں گزر گیا وجدان آفس سے جلدی واپس آ گیا تھا

رات کا وقت تھا معصومہ اور امبر کمرے میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی کہ امبر نے اپنا پرس اٹھاتے اس میں سے کچھ دیکھنے لگی

اور اسے پرس میں ایک چھوٹا پیکٹ ملا جس میں سفید رنگ کا کچھ تھا

یہ کیا ہے ‘‘امبر نے حیرت سے دیکھتے کہا تو معصومہ اسکی طرف دیکھا’’

دیکھاو ‘‘معصومہ نے ہاتھ میں پکڑتے کہا’’

کہیں وانیہ نے تو نہیں رکھ دی میرے پرس میں ‘‘امبر نے سوچتے کہا’’

وجدان جو ابھی دروازے پے آیا تھا اس نے بھی کچھ حیرت سے اس سفید چیز کو معصومہ کے ہاتھ میں دیکھا

یہ تو مجھے چینی لگ رہی ہے ‘‘معصومہ نے کہتے ہاتھ میں ڈالی اور بنا سوچے سمجھے سونگتے ساتھ ہی منہ میں ڈالی

معصومہ یہ کیا کیا'' وجدان نے پریشان ہوتے کہا ساتھ جلدی سے معصومہ ''
کے پاس آیا

وجدان کو تو لگا بھی نہیں تھا کہ معصومہ کچھ ایسا کرے گی

کیا ہوا وجدان میں تو دیکھ رہی تھی یہ کیا ہے لیکن یہ چینی نہیں ہے اور ''
وجدان میرا سر پتہ نہیں کیا ہونا شروع ہو گیا ہے اور مجھے چکر ے بھی آرہے
ہیں'' معصومہ نے وجدان سے کہا پھر اسے عجیب سا لگنے لگا ہر چیز گھومنے لگی

امبر بھی معصومہ کے کہنے پے پریشان ہوی

بھای کیا تھا یہ اور معصومہ کو کیا ہو رہا ہے'' امبر نے پریشانی سے کہا''

تو وجدان نے وہ سفید پاڈر جو وجدان کو یقین ہو گیا تھا کہ ڈرگ ہے اسے پکڑا

یہ کوی ڈرگ تھا امبر یہ کہا سے آیا ہے" وجدان نے پریشانی سے کہا"

کیا ڈرگ بھای مجھے نہیں پتہ کہاں سے آیا ہے" امبر نے پریشان ہوتے"
ساتھ وجدان کو یقین دلایا

مجھے پتہ گڑیا ہم کل بات کریں تم بے فکر ہو کر سو جاو" وجدان نے کہتے"
معصومہ کو تھاما جواب بیٹھی بیھٹی گرنے والی ہو گی تھی

چلو معصومہ کمرے میں چلیں" وجدان نے معصومہ کا ہاتھ تھامے اسے"
کھڑا کرنا چاہا تو معصومہ نے نفی میں سر ہلایا

معصومہ کو کچھ ہی پل میں ڈرگ کا اثر ہو گیا تھا

ن نہیں آ آپ م مجھے اا ٹھا کر لے کر ج جائی یں گ گے تو ہی جاو گی""

معصومہ نے اٹکتے لہجے میں کہا تو امبر کے چہرے پے مسکراہٹ آ گی

اچھا چلو" وجدان نے خاموشی سے اسے اٹھا لیا وجدان جانتا تھا معصومہ "

کبھی نہیں مانے گی کیونکہ اسے خود نہیں پتہ تھا وہ کیا کہہ یا کر رہی ہے

وجدان معصومہ کو کمرے میں لاتا اسے بیڈ پے بیٹھایا اور خود اٹھ گیا تا کہ

معصومہ کے لیے کچھ لا سکے جس سے اسکا نشہ کم ہو پر معصومہ اسکا ہاتھ تھام

چکی تھی

وو جی ک کہا جا رہیں میرے پ پاس ہیں نا‘‘ معصومہ نے بامشکل ’’
آنکھیں کھولے خفگی سے کہا

تو وجدان بھی اس کے پاس بیٹھ گیا وجدان پریشان ہی ہو گیا تھا معصومہ کے
نشہ کرنے پے

وو جی آپ مجھے دد و کیوں دیکھا دے رہیں ہیں ک کیا آپ دو ہیں م میری تو ’’
ایک سے جان ن نہیں چھوٹتی اا ور آپ دو ہوں گے ہیں‘‘ معصومہ نے
وجدان کو دیکھتے اپنی انگلی کا اشارہ کرتے کہا

تو وجدان جہاں اسکی پہلی بات پے مسکرایا وہی دوسری بات پے گھور کر دیکھا

نہیں میں ایک ہوں پر میری بیوقوف بیوی نے بنا سوچے سمجھے نشہ کر لیا" ہے" وجدان نے معصومہ کی ناک کو کھینچتے کہا تو معصومہ نے منہ بنایا

آآپ نے مجھے بیوقوف کہا م مجھے نہیں کرنی آپ سے بات اواور میں اب" آپ سے ناراض ہوں" معصومہ نے خفگی سے کہا

اوسوری میری جان میں تو مزاق کر رہا تھا ورنہ میری بیوی تو بیوقوف ہر گز" نہیں ہے" وجدان نے مسکراتے کہا تو معصومہ خوش ہو گی

وو.جی آآپ کو پ پتہ ہے ک کہ آپ کتنے پیارے ہیں" معصومہ نے" وجدان کو دیکھتے کہا تو وجدان کے لبوں پے مسکراہٹ گہری ہو گی چلو نشے میں ہی سہی وہ اسکی تعریف تو کر رہی ہے

کتنا میری بیوی نے کبھی میری تعریف ہی نہیں کی تو مجھے کیسے پتہ ہو گا“”

وجدان نے اداس ہوتے کہا تو معصومہ بھی ایکدم اداس ہو گی

”س سوری وجی اب کرو گی نا آپ اداس نا ہوں“ معصومہ نے وجدان کے چہرے پے ہاتھ رکھتے کہا تو وجدان مسکرا دیا

”اچھا تو پھر بتاوں نا“ وجدان نے مسکراتے کہا وجدان کو اب مزا آنے لگا تھا معصومہ سے باتیں کرنے کا

”ب بہت زیادہ آپ بہت پیارے ہیں اور جب مسکراتے ہیں تب زیادہ پیارے لگتے ہیں اور جب غصہ ہوتے ہیں پھر اچھے نہیں لگتے“ معصومہ نے کہا

تو وجدان مسکرا دیا معصومہ اسے شادی سے پہلے بھی ایک بار کہہ چکی تھی کہ وہ ہنستے ہوئے پیار الگا ہے

ااور آآپ کو میں ک کتنی پیاری لگتی ہوں اور کب ‘‘معصومہ نے پوچھا’’

مجھے تو تم مسکراتے ہوئے، مجھ سے لڑتے ہوئے، مجھ پے غصہ کرتے ہے، ’’ بچوں جیسی ضد کرتے ہوئے اور ہر وقت بے حد پیاری لگتی ہو‘‘ وجدان نے معصومہ سے کہا تو معصومہ خوشی سے مسکرا دی

ووجی ت تھوڑا قریب آئے نا‘‘ معصومہ نے کہا تو وجدان نے حیرت سے ’’ اسے دیکھا تھوڑا قریب ہوا تو معصومہ نے آگے ہوتے وجدان کے گال پے اپنے لب رکھ دیے

وجدان تو حیران ہی رہ گیا لیکن مسکرا دیا وہ نشے میں تھی اس لیے ہی اسے کر رہی تھی

معصومہ نے وجدان کی گال پے لب رکھتے پیچھے ہوی تو چہرے پے چھای لالی اور مسکراتے لب دیکھتے وجدان کے لبوں پے بھی مسکان آ گی

وو جی ک کیا میں آ آپ کے یہ یہاں کس کِر و ج جیسے آپ م میرے کرتے ہیں"معصومہ نے وجدان کے ہونٹوں پے اپنی انگلی رکھتے کہا

تو جہاں وجدان معصومہ کی انگلی کی نرمی ہونٹوں پے محسوس کہتا دھڑکن ایکدم تیز ہوی وہی معصومہ کی اگلی بات پے ساکت ہی رہ گیا

کہاں معصومہ کہنے پے بھی بامشکل اسکی بات مناتی اور اب خود ہی اتنی عنائیت وجدان کے لبوں پے گہری مسکراہٹ آگی

معصومہ میری جان سو جاو دیکھو رات کافی ہو گی ہے ''وجدان نے کہا وہ جانتا تھا صبح سب یاد آنے پے اس سے ہی لڑے گی

وجدان کے کہنے پے معصومہ نے وجدان کو گھور کر دیکھا

م مجھے نہیں پتہ م مجھے آآپ کو کس ِ کرنا ہے وورنہ میں ج جا رہی ہوں''' معصومہ نے خفگی سے کہتے وجدان کے سینے پے مکا مارتے کہا

یار کیا ہو گیا اچھا صبح کر لینا ٹھیک ابھی ہم سو جاتے ہیں'' وجدان نے کہا''

آآپ مجھ س سے پیار ن نہیں کرتے جھوٹ بولتے ہیں اس لیے کسِ بھی "نہیں ک کرنے دے رہے "معصومہ کی آنکھوں میں تو آنسو ہی آ گے تھے وجدان تو ایک پل کے لیے گھبرا ہی گیا

میری جان میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں "وجدان نے پیار سے کہا"

ن نہیں کرتے اگر ت تو مجھے کچھ نا کہتے "معصومہ نے نم آواز میں کہا"

تو وجدان نے مسکراتے معصومہ کو حصار میں لیا

چلو پھر نیکی اور پوچھ پوچھ "وجدان نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ معصومہ" کے لبوں کو دیکھتے

تو معصومہ نے حیرت سے دیکھا اسے وجدان کی بات سمجھ نہیں آئی تھی

ک کیا مطلب ''معصومہ نے کہا''

مطلب کر لو مجھے تو خوشی ہو گی'' وجدان نے کہا تو معصومہ مسکرا دی''

معصومہ نے اگلے ہی پل وجدان کے ہونٹوں پے اپنے ہونٹ رکھ دیے
وجدان اپنے لبوں پے معصومہ کے ہونٹوں کا لمس محسوس کرتا اس میں ہی
کھو گیا

معصومہ نے ہونٹ رکھتے پیچھے ہونا چاہا لیکن وجدان نے معصومہ کے پیچھے
ہونے سے پہلے ہی اسے پھر سے قریب کرتے معصومہ کے لبوں کو اپنے لبوں
کی گرفت میں لیا

کچھ پل بعد پیچھے ہوتے معصومہ کے لال گال دیکھتے ان پہ بوسہ دیتے معصومہ کو بیڈ پہ لیٹاتے اس پہ جھکا تو معصومہ بامشکل آنکھیں کھولے وجدان کو دیکھا

وو جی آپ کو پتہ ہے"معصومہ نے خود پہ جھکے وجدان کو دیکھتے کہا جو" اسے ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

کیا پتہ ہے"وجدان نے گھمبر آواز میں کہا"

ی یہی کہ آپ جب جب میرے قریب آتے ہیں میری ہارٹ بیٹ ب" بہت تیز ہو جاتی ہے مجھے آپ کا پیار کرنا برا نہیں لگتا بس مجھے عجیب لگتا ہے اس اسے کیوں ہوتا"معصومہ نے اپنے دل کی بات کہی

تو وجدان سرشار سا ہوتا مسکرا دیا اسے اچھا لگا تھا کہ معصومہ کو اسکا قریب آنا برا نہیں لگتا

کیوں کہ تم مجھ سے پیار کرتی ہو اسلیے اور میں بھی بہت" وجدان نے کہتے معصومہ کے ماتھے پے بوسہ دیا

اور گالوں کو چھوتا، ناک کو چھوتے معصومہ کے ہونٹوں کو چھوا تو معصومہ بھی شرم و حیا سے دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

وجدان معصومہ کی گردن پے اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا معصومہ کو اپنی مبحت کے حصار میں لیتا گیا

وجدان معصومہ کے نشے میں کرنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن وہ خود پر سے اختیار کھو گیا اور معصومہ میں کھوتا چلا گیا اور معصومہ بھی خود کو شرماتے گھبراتے وجدان کی پہنوں میں چھپنے لگی

♥♥♥♥

معصومہ کی آنکھ کھولی تو سر ایکدم بھاری بھاری محسوس ہونے لگا معصومہ اپنے سر پے ہاتھ رکھتی اٹھ بیٹھی

ہاے میرا سر" معصومہ نے خود سے ہی دیکھتے سر کو پکڑتے کہا"

تو وجدان جو ابھی باہر سے اسکے لیے ہی لیموں پانی لیا تھا معصومہ کو اپنا سر پکڑتے بیٹھا دیکھ کر جلدی سے معصومہ کے پاس آکر بیٹھا

وجی میرا سر درد کر رہا ہے''معصومہ نے وجدان کے قریب بیٹھنے پے کہا''

معصومہ کو اتنا بھی نہیں ہوش تھا سر درد کی وجہ سے کہ وہ وجدان کی شرٹ میں ہی ہے

یہ پیو میری جان ابھی ہٹ جاے گا''وجدان نے لیموں پانی معصومہ کے'' آگے کرتے ہوے کہا

وجدان کو پتہ تو تھا کہ معصومہ کے لیے یہ پینا مشکل ہے پر پینا بھی ضروری تھا ورنہ معصومہ کا سر گھومتا رہتا

یہ کیا ہے وجدان''معصومہ نے پوچھا اور ساتھ گلاس پکڑا''

”یہ لیموں پانی ہے پر چینی کے بغیر اس سے تمھارا نشہ اتر جائے گا“ وجدان نے معصومہ کا سراپا دیکھتے کہا ساتھ معصومہ کے چہرے پے آئے بالوں کی لٹ کو پیچھے کرتے ہوئے کہا

وجدان کو معصومہ اپنی شرٹ میں کافی کیوٹ لگ رہی تھی

”میں کیسے پیوں گی اور میں نے نشہ کب کیا تھا“ معصومہ نے حیرت سے کہا

”تم نے رات کو امبر کے پاس جو سفید رنگ کا پاوڈر تھا وہ چیک کرتے کھا لیا تھا اور وہ نشہ تھا جو تم کھا گی اور تمھیں نشہ چڑ گیا“ وجدان نے کہا

تو معصومہ کی حیرت میں اور اضافہ ہوا اور کوشش کرنے لگی کہ رات کو وہ سفید پاؤڈر کھانے کے بعد کیا ہوا تھا لیکن اسے کچھ یاد نہیں آرہا تھا

مجھے کچھ یاد نہیں آرہا ہے میں نے کیوں کھالیا وہ" معصومہ نے ایک ہاتھ اپنے دکھتے سر پے رکھتے کہا تو وجدان کے لبوں پے گہری مسکراہٹ آئی

اسے تو کچھ نہیں کافی فائی دہ ہو گیا تھا پر ابھی معصومہ کو پریشان اور اسکی طعبیت کی وجہ سے اسے ابھی تنگ نا کرنے کا ارادہ تھا

چلو اب زیادہ نا سوچو پہلے یہ پی لو تا کہ سر کا درد کچھ کم ہو" وجدان نے کہا"

تو معصومہ نے سر ہلاتے لمیوں کا ایک گھونٹ بھرا لیکن وہ بھی اس سے بامشکل پیا گیا تھا

”وجی یہ کیا ہے مجھ سے نہیں پیا جاتا اگر دینا ہے تو چینی توڈالیں“معصومہ نے برا سا منہ بناتے کہا تو وجدان ہنس دیا اور آگے ہوتے معصومہ کے ناک کو ہونٹوں سے چھوتے پیچھے ہوا

وجدان نے یہ سب اتنی جلدی کیا کہ معصومہ ہڑبڑا ہی گی

”یہ اسے ہی پینا پڑے گا ورنہ نشہ نہیں اترے گا اور نا ہی سر درد کرنا ہٹے گا“ وجدان نے کہا

”پر نہیں پیا جاے گا“معصومہ نے منہ بناتے کہا

”پر پینا تو پڑا گا چلو شاباش اچھے بچو کی طرح پیو تھوڑا سا پی لو“وجدان نے کہا

اور پھر وجدان نے زبردستی پلا ہی دیا پر معصومہ نے بھی تھوڑا سا ہی پیا تھا

بس اب اور رہنے دو اتنا کافی ہے اور جاو جا کر فریش ہو کر آو" وجدان نے "
کہا

تو معصومہ نے سر ہلایا اور ساتھ اپنے ہو لیے پہ بھی نگاہ گی تو گالوں سے
ایکدم دھواں نکلنے لگا

وجدان تو خاموشی سے معصومہ کے چہرے پہ چھائے تاثرات انجوائے کر رہا
تھا

ہائے میں وجی کی شرٹ میں کیسے، کیا ہوا تھا رات کو کیا رات۔۔۔"

معصومہ دل میں سوچتی خود سے سوال کر رہی تھی

اور پھر جو اسکے دماغ میں آیا تو دل ایکدم تیزی سے دھڑکا پر ابھی اسے ٹھیک سے یاد نہیں آیا تھا اسنے کیا باتیں کی ہیں اور کیا حرکت کی تھی

"افف سب ٹھیک سے یاد کیوں نہیں آرہا" معصومہ نے بڑبڑاتے کہا جو وجدان بہت اچھے سے سن چکا تھا

معصومہ کی بڑبڑاہٹ سنتے وجدان کے لب مسکرا دیے

"معصومہ کیا سوچ رہی ہو کیا فریش نہیں ہونا" وجدان نے معصومہ کا دھیان اپنی طرف کروایا تو معصومہ سوچوں کی دنیا سے باہر نکلی

جی جاتی ہوں‘‘معصومہ ایک نظر وجدان کو دیکھتی خاموشی سے بیڈ سے ’’
اترتی فریش ہونے چلی گی

جب تمھیں یاد آے گا تو کیا ہو گا میرا‘‘ وجدان نے معصومہ کے جاتے’’
بڑ بڑاتے کہا اور ساتھ مسکرا دیا

وجدان جانتا تھا جو بھی ہو معصومہ اس سے ہی خفا ہو گی کہ کیوں اس نے روکا
نہیں

وجدان بیٹھا معصومہ کا انتظار کرنے لگا تا کہ معصومہ فریش ہو کر آے تو وہ
ناشتہ کرے جا کر

❤❤❤❤

ناشتہ کرنے کے بعد وجدان اور معصومہ لاونج میں ہی بیٹھ گے اور امبر بھی انکے ساتھ بیٹھ گی

معصومہ کا سر ابھی بھی کچھ دکھ رہا تھا اور یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی آخر رات کو کیا ہوا تھا نشہ کھانے کے بعد اسے کچھ یاد نہیں آ رہا تھا

وجدان کب سے معصومہ کی بے چینی کو نوٹ کر رہا تھا اور اچھے سے سمجھ بھی رہا تھا

”کیا ہوا معصومہ بھابھی کیا سوچ رہی ہو“ امبر نے مسکرا کے معصومہ سے پوچھا تو معصومہ اسکی طرف متوجہ ہوی

مجھے یاد ہی نہیں آرہا کہ میں نے وہ نشہ کھانے کے بعد کیا ہوا تھا‘‘معصومہ ’’
نے منہ بناتے کہا تو امبر اور وجدان مسکرا دیے

یاد آجاے گا کہ کیا ہوا تھا شاید تم سو گی ہو کیونکہ بھای کمرے میں لے گے ’’
تھے ،ہے نا بھای‘‘امبر نے معصومہ کو کہتے وجدان سے بھی کہا

تو وجدان مسکراتا سر ہلا گیا اب وہ بتا تو سکتا نہیں تھا کہ کمرے میں کیا ہوا

ہاں ہو سکتا ہے‘‘معصومہ نے کہا’’

پھر ایک خیال آیا کہ اس کے کپڑے بھی رات کو چینج کو ہو گے یہ خیال آتے
گال پھر سے گلابی ہونے لگے جیسے وجدان نے گہری مسکان ہونٹوں پے
سجاے دیکھا

❤❤❤❤

سارا دن یوں ہی ادھر ادھر کی باتیں کرتے گزرا تھا وجدان دوپہر کو آفس چلا گیا

معصومہ اور امبر ہی گھر تھی امبر کا دل کیا وہ کچھ دیر گارڈن میں جاے اسلی
اب معصومہ سے مخاطب ہوی جو بیڈ سے ٹیک لگاے بیٹھی تھی دونوں
معصومہ اور وجدان کے کمرے میں تھی

معصومہ چلو کچھ دیر باہر جا کر گارڈن میں بیٹھتے ہیں"امبر نے کہا تو معصومہ" نے نفی میں سر ہلایا

نہیں میرا سر درد کر رہا ہے ابھی بھی، میں کچھ دیر لیٹو گی"معصومہ نے کہا"

اچھاٹھیک ہے تم لیٹ جاوا گر چاے پینی ہے تو بنوادوں‘‘امبر نے پوچھا’’

نہیں میں لیٹ جاتی ہوں‘‘معصومہ نے کہا’’

چلوٹھیک ہے میں جارہی ہوں باہر‘‘امبر نے کہاتو معصومہ سر ہلاتی لیٹ گی’’
اورامبر باہر چلی گی

کیف کادل کیا کہ وہ امبر کو دیکھ آے تو وہ انکے گھر آگیا ابھی گھر میں داخل ہوا
تواسکی نظر گارڈن میں گی

جہاں امبر پھولوں کو دیکھ رہی تھی اسے دیکھتے ہی کیف کو موڈ بے حد خوش گوار ہو گیا اور قدم اسکی طرف بڑھاے

امبر کو ابھی کچھ دیر ہوی تھی گارڈن میں آی کو اور وہ پھول دیکھ رہی کہ اپنے پیچھے کیسی کی موجودگی محسوس کرتی مڑی تو سامنے ہی کیف کھڑا تھا

جلدی سے دوپٹہ جو ایک کندھے پے تھا ٹھیک سے پھلانے لگی کہ کیف نے ہاتھ پکڑتے روک دیا

اسے ہی رہنے دو پیار الگ رہا ہے" کیف نے کہا تو امبر کو تھوڑا عجیب لگا" لیکن کیف کی بات مان گی

کیف نے ایک بھرپور نظر امبر کو دیکھا جو سکائے بیلو اور پنک کلر کے شرٹ ٹراوزر میں دوپٹہ لیے بنا میک اپ کے بھی کیف کو پیاری لگ رہی تھی

وہ ہم بیٹھ جاتے ہیں" امبر نے خود پے کیف کی نظریں محسوس کرتے کہا"

ہمم وجدان کہاں ہے" کیف نے امبر کے ساتھ قدم وہی گارڈن میں رکھی" کرسیوں کی طرف بڑھاتے پوچھا

جی بھای ابھی کچھ دیر پہلے آفس گے ہیں" امبر نے کہا"

اور کرسی پے بیٹھی کیف بھی امبر کے سامنے والی کرسی پے بیٹھ گیا

بھابھی کہاں ہیں" کیف نے معصومہ کے بارے میں پوچھا"

اس کی طبعیت نہیں ٹھیک سر میں درد ہے تو وہ لیٹ گی ہے"امبر نے بتایا"

اچھا"کیف سب اتنا ہی کہہ سکا تھا وجدان کیف کو ڈرگ کے بارے میں بتا" چکا تھا

اب کب جانا ہے ہمارے"کیف نے مسکراتے امبر سے کہا"

ابھی پرسوں تو گی تھی اب پتہ نہیں"امبر نے کہا"

ویسے میں تم سے ناراض ہوں"کیف نے کہا تو امبر نے حیرت سے دیکھا وہ" کیوں ناراض تھا

وہ کیوں آپ ناراض ہیں مجھ سے ‘‘امبر نے پوچھا’’

وہ اس لیے تم ہمارے گھر آی لیکن تم نے میرے ساتھ اکیلے میں ٹائی م’’ نہیں گزرا تم نے مجھ سے بات کرنے کا مجھے موقع ہی نہیں دیا‘‘ کیف نے خفگی سے کہا تو امبر کے چہرے پے سرخی چھا گی تو کیف نے لب مسکرا دیے

یہ سچ تھا امبر انکے گھر گی تو تھی لیکن سارا وقت ہانیہ اور دوسرے گھر والوں کے ساتھ ہی رہی تھی اور رات کو بھی ہانیہ اور وانیہ اس کے ساتھ سوی تھی

اور کیف بچارہ جو سوچ رہا تھا رات کو ہی سہی کچھ پل اس کے ساتھ گزرے گا وہ بھی نا گزر سکا تھا

جو بات کرنے ہوی شادی کے بعد کیجے گا‘‘امبر کہتی مسکراتی اٹھتی وہاں ’’ سے جانے کے لیے مڑی تو اسے وجدان کی گاڑی گھر آتے دیکھای

کیف بھی امبر کی بات پے کھل کر مسکرایا اور وجدان کو دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا

تو امبر دوپٹہ ٹھیک کرتی وجدان کی طرف بڑھی وجدان بھی گاڑی سے نکلتا ان دونوں کی طرف بڑھا

امبر ایک نظر مسکرا کے اپنے بھای کو دیکھتی لاونج کی طرف بڑھی وجدان بھی اسے مسکرا کے دیکھتا کیف کی طرف بڑھا جو وجدان کو دیکھتا اسکی طرف آ رہا تھا

کیسے ہو‘‘کیف نے وجدان سے پوچھا’’

میں ٹھیک ہوں" وجدان نے کہا اور اسکے ساتھ وہی گارڈن میں بیٹھ گیا"

یار مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کون تھا جس نے ڈرگ امبر کے پرس میں رکھا اور ضرور پولیس بھی اس لیے ہی بھیجی ہو گی کہ تو پھنس سکے" کیف نے سلام دعا کے بعد کہا تو وجدان سر ہلا گیا

ہاں مجھے بھی یہی لگ رہا ہے پر ہو کون سکتا ہے" وجدان نے پر سوچ کہا"

ہم سی سی ڈی فوٹیج دیکھیں گے تاکہ اس شخص کی کچھ تو شناخت ہو سکے""" کیف نے کہا تو وجدان نے سر ہلایا

ٹھیک کہہ رہے ہو تم" وجدان نے کہا"

اور وہ کافی دیر بیٹھے باتیں کرتے رہے وہ دونوں ہی کافی پریشان ہو گے تھے آخر کون تھا جو انکا پیچھا کر رہا تھا اور خاص کر امبر یہ بات انکے لیے کافی تفششش ناک تھی

وجدان امبر اور معصومہ کو تو ریلکس کر چکا تھا خاص کر امبر کو جو ڈر گ دیکھ کر کافی زیادہ پریشان ہو گی تھی لیکن وجدان خود پریشان تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

معصومہ لیٹ کر پھر سے رات کے بارے میں سوچنے لگی اور پھر اسے دھندلا دھندلا سب یاد آنے لگا

خود کی وجدان کو کہی باتیں اور پھر وجدان کو کسِ کرنا سب یاد آنے لگا تو ایکدم اٹھ کر بیٹھی

"میں، میں میرے میں ہوں گے رہے سوچ کیا وجی ،نے میں دیا کر کیا یہ ہائے
کتنی بے شرم ہوں افقف اب میں انکا سامنا کیسے کروگی ہائے اللہ یہ کیا کر دیا
"معصومہ پریشان ہوتی خود سے ہی کہنے لگی

اپنی حرکت سوچ سوچ کر گال لال ہونے لگے کانوں سے دھواں الگ نکلنے لگا

ابھی معصومہ سب سوچ ہی رہی تھی کہ وجدان کمرے میں داخل ہوا اور معصومہ کو مسکراتے دیکھا

معصومہ نے ایک نظر وجدان کو دیکھتے جلدی سے نظریں جھکا گی تو وجدان اسکے چہرے پے چھای سرخی اور نظریں جھکانے پے حیرت سے دیکھا

اور پھر یہ سوچ آنے پے کہ معصومہ کو سب یاد آگیا ہو گا اس لیے شرماتے نظریں جھکا گی گہری مسکراہٹ لبوں پے سجاتا اسکے قریب آ بیٹھا

کیا ہوا یار میری طرف دیکھ کیوں نہیں رہی "وجدان نے معصومہ کے" قریب بیٹھتے اس کے ہاتھ تھامے پوچھا لیکن معصومہ نے پھر بھی وجدان کی طرف نہیں دیکھا

چھوڑے مجھے وہ مجھے بھوک لگی تو میں کچھ کھانے جا رہی ہوں "معصومہ" کے سامنے سے جانے کا کوی بہانا نا ملا تو کہنے لگی وجدان معصومہ کی بات سنتا مسکرا دیا

اچھا پہلے میری طرف دیکھو پھر جانے دوں گا“ وجدان نے معصومہ سے کہا”

پھر اسکی ٹھوڑی سے چہرہ تھامتا اوپر کیا لیکن معصومہ نے پھر بھی نظریں جھکاے رکھی

وجدان نے مسکراتے معصومہ کی گال پے ہونٹ رکھے تو معصومہ شرم سے آنکھیں بند کر گی

اچھا بتاو کیا بات ہے کیوں نہیں دیکھ رہی“ وجدان نے پھر سے مسکراتے” پوچھا

"وہ رات جو میں نے کیا اس کے لیے سوری" معصومہ نے گلابی ہوتے آنکھیں بند کرتے جلدی سے کہا تو وجدان مسکرا دیا

"تمہیں سب یاد آ گیا ہے کیا" وجدان نے معصومہ کے چہرے پے چھائے رنگوں کو دیکھتے دل میں اترتے کہا

معصومہ نے ایک نظر وجدان کو دیکھتے پھر سے نظریں جھکا گی

"نہیں کچھ یاد آیا ہے کیا میں نے آپ کو بہت تنگ کیا ہے" معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا

بلکل نہیں کیا تم نے مجھے تنگ بلکہ تم نے تو مجھ بتایا کہ تمھارے دل میں" میرے لیے کیا ہے اور جانتی ہو اور کیا کیا" وجدان نے مسکراتے کہتے آخر میں معنی خیز کہا

تو معصومہ کے چہرے پے پہلے سے چھای لالی اور گہری ہوی وہی سب تو وہ یاد کر کر کے شرماے جا رہی تھی

وجی پلیز مجھے نہیں کرنی آپ سے بات" معصومہ نے شرماتے وجدان کی" بات سنتے کہا تو وجدان اپنا ہنسی روک گیا

تو میری زندگی کو سب یاد آگیا ہے" وجدان نے مسکراتے کہہ کر معصومہ" کے ہونٹوں کو چھوتے پیچھے ہوا تو معصومہ وجدان کے ایکدم کرنے پے بھکلا ہی گی

پلیز ناپیچھے ہوں''معصومہ نے وجدان کے کندھے سے تھامے پیچھے کیا تو''
وجدان مسکراتا پیچھے ہو گیا

ویسے تمھیں یاد آ گیا کہ تم نے مجھے ک۔۔۔''ابھی وجدان نے لفظ منہ میں''
ہی تھے کہ معصومہ نے شرم سے اپنے کانوں پے ہاتھ رکھ گی تو وجدان قہقہ لگا
گیا

اچھا اب نہیں کرتا تنگ''وجدان نے معصومہ کے ہاتھ کان سے پیچھے''
کرتے ہنستے ہوے کہا

تو معصومہ نے منہ بنا کر دیکھا جو ابھی بھی مسکراتی گہری نظروں سے اسے ہی
دیکھ رہا تھا

”ویسے مجھے بہت اچھا لگا جو تم نے پوری رات مجھ۔۔۔“وجدان نے پھر سے تنگ کیا تو معصومہ چیخ ہی پڑی

”وجی اگر اب آپ نے مجھے تنگ کیا تو میں چلی جاو گی آپ کو چھوڑ کر“ معصومہ نے وجدان کے کندھے پے مکا مارتے غصے سے کہا تو وجدان ہنستا اسے اپنے حصار میں لے گیا

”اوکے نہیں کرتا بس اب کبھی مجھ سے دور نا جانا“ وجدان نے کہتے معصومہ کے بالوں پے ہونٹ رکھے تو معصومہ آنکھیں موند گی

”اچھا اب سر کا درد کیسا ہے“ وجدان نے پوچھا

ہو رہا ہے تھوڑا تھوڑا" معصومہ نے بتایا"

کیا چلو ادھر میری گود میں سر رکھو دباتا ہوں تو ٹھیک ہو جائے گا" وجدان نے کہتے معصومہ کو اپنے حصار سے پیچھے کرتے اسے لیٹاتے اسکا سر گود میں رکھتے نرمی سے دبانے لگا

تو معصومہ بھی مسکراتی سکون سے آنکھیں موند گی وجدان بھی معصومہ کو دیکھتا مسکرادیا اور جھک کر اس کے ماتھے پے بوسہ دیتا پھر سے معصومہ کا سر دبانے لگا

🖤🖤🖤🖤

رات سب کھانا کھاتے کمرے میں چلے گے تو حبہ اور صارم کمرے میں آ گے اور ہمیشہ کیطرح باتیں کرنے لگے

صارم جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ وہ بابا بننے والا ہے تب سے حبہ کا پہلے سے بھی زیادہ خیال رکھتا تھا صارم اس کے معاملے میں زرا سی بھی بے احتیاطی نہیں برتتا تھا

کہاں جا رہی ہو یار'' صارم نے حبہ کا ہاتھ تھامتے پوچھا''

جو بیڈ پے اس کے پاس ہی بیٹھی تھی اور اب بیڈ سے اٹھنے لگی تھی

صارم کافی کو دل کر رہا تھا تو سوچا ہم دونوں کے لے کر آؤ'' حبہ نے کہا''

تو صارم نے مسکراتے حبہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے اسکے ماتھے پے بوسہ دیا

تم بیٹھو میں لے کر آتا ہوں" صارم نے کہا تو حبہ مسکرا دی صارم آج کل "
حبہ کو کچھ نہیں کرنے دیتا تھا

تو پھر جلدی سے جائی یں اور لے کر آے میں آپ کا انتظار کر رہی ہوں"""
حبہ نے مسکراتے کہا

حبہ نے صارم کو منا اس لیے ہی نہیں کیا تھا جانتی تھی اس نے کون سامان جانا
ہے

ابھی آیا" صارم حبہ کے ہاتھ پے بوسہ دیتا مسکراتا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر "
کمرے سے نکلا حبہ بھی اسے جاتا دیکھ کر موبائی ل دیکھنے لگی

صارم نیچے کچن کے پاس آیا تو اسے محسوس ہوا جیسے کچن میں کوی اور بھی ہے اور لائٹ بھی اون تھی

صارم خاموشی سے کچن میں داخل ہوا تو راکب کھڑا پہلے سے ہی کافی بنا رہا تھا

صارم اسے دیکھتا مسکرا دیا تو راکب بھی صارم کو دیکھتا مسکرا دیا

کس کے لیے کافی بنای جا رہی ہے" صارم نے راکب کو دیکھتے پوچھا جو دو" کپ کافی بنا رہا تھا

اپنے لیے اور اپنی بیوی کے لیے انکا حکم تھا وہ پڑھ رہی ہیں تو انکے لیے کافی لای جاے تاکہ اسے نیند نا آے اور پھر سوچا اپنے لیے بھی بنالوں" راکب نے مسکراتے کہا تو صارم نے گھور کر راکب کو دیکھا

"زرا تمیز سے بہن ہے انیتا میری" صارم نے راکب کو گھور کر دیکھتے کہا تو راکب ہنس دیا

"جانتا ہوں سالے صاحب اور تم کس لیے آے ہو" راکب نے صارم سے پوچھا

"میں بھی جسے تو کافی بنانے آیا ہے" صارم مسکراتا کہتا خود بھی کافی تیار کرنے لگا تو راکب صارم کی بات پے ہنس دیا

"یعنی تو بھی میری بہن کے کہنے پہ آیا ہے" راکب نے ہنس کے کہا تو صارم بھی مسکرا دیا

"ہاں میری بیوی کا دل کر رہا تھا تو میں بنانے آ گیا" صارم نے کہا تو راکب مسکرا دیا

"چلو بیوی کی خدمت کر کے ثواب ہی مل جائے گا" راکب نے ہنستے کہا تو صارم بھی ہنستا کافی بنانے لگا

دونوں ہی کچھ ہی منٹ میں کافی بناتے اپنے اپنے کمرے میں چلے گے

💖💖💖💖

صارم کمرے میں کافی لے کر آیا تو حبہ نے بھی موبائل سائیڈ پے رکھتی صارم کی طرف متوجہ ہوی

تو صارم مسکراتا اسکے پاس آ بیٹھا اور کافی کا مگ حبہ کو تھمایا

ویسے حبہ تم نے کوی نام سوچا ہے" صارم نے کہا تو حبہ نے اسے دیکھا"

مطلب" حبہ نے کافی کا مگ پیتے سائیڈ پے رکھتے کہا"

مطلب ہمارے بے بی کے لیے" صارم نے مسکراتے کہا تو حبہ کے" ہونٹوں پے بھی مسکراہٹ آ گی

نہیں" حبہ نے کہا تو صارم مسکرا دیا"

اچھا ہے ویسے بھی پہلے میری گڑیا ہی آے گی تو میں ہی نام سوچو گا“ صارم ”
نے کہا تو حبہ مسکرا دی

تو کیا آپ نے کوی سوچے ہیں“ حبہ نے پوچھا”

ہاں میں نے تو کافی لکھ لیے ہیں اب ان میں سے جو مجھ سب سے پیارا لگا وہ ”
سلیکٹ کروگا اور ان شاء اللہ جب ہماری پرنسس آگی تو رکھے گے“ صارم
نے کہا تو حبہ مسکرا دی

اور دونوں نے کافی پی لی تو صارم نے دونوں کافی کے مگ سائی یڈ پے رکھتے
حبہ کو اپنے حصار میں لیا

صارم ہمیں سونا چاہیے کافی ٹائم ہو گیا ہے" حبہ نے خود پے جھکتے صارم کو کہا تو صارم مسکرا دیا

ابھی اتنا بھی نہیں ہوا صارم کی جان" صارم نے کہتے حبہ کے گالوں کو چھوتے، حبہ کے ماتھے کو چھوتے حبہ کو دیکھا جو آنکھیں بند کر گی

آئی لو یو حبہ" صارم نے حبہ کے گلابی چہرے کو دیکھتے کہا"

تو حبہ نے آنکھیں کھولے صارم کو دیکھا جو اسے ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

آئی لو یو ٹو" حبہ نے صارم کی گال پے دائی یاں ہاتھ رکھتے کہا تو صارم نے اسکا ہاتھ تھامے اس پے بوسہ دیتے حبہ کے ہونٹوں پے جھکا

حبہ بھی دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کرتی صارم کے گلے میں بازوں کا حصار بنائے صارم کی محبت میں کھونے لگی اور صارم بھی اپنی محبت میں کھوتا چلا گیا

راکب کافی لے آیا تو انیتا کو دیکھا جو ابھی بھی نوٹس میں مصروف تھی

یہ لو تمھاری کافی اب یہ سب بعد میں کرنا ورنہ کافی ٹھنڈی ہو جائے گی""" راکب نے انیتا کے پاس بیٹھتے کافی کا مگ انیتا کے آگے کیا تو انیتا بھی ایک نظر راکب کو دیکھتی پکڑ کر پینے لگی

کیسی بنی ہے" راکب نے انیتا کے کافی کے ایک گھونٹ پینے کے بعد پوچھا"

اچھی بنی ہے'' انیتا نے زرا سا مسکرا کے کہا''

تو راکب بھی مسکرا دیا اور انیتا سے کافی کا مگ تھام کر اپنا اسے پکڑا دیا تو انیتا نے بھی خاموشی سے لے لیا

اب تو انیتا کو اس چیز کی عادت ہو گی تھی راکب اکثر ہی اسے کرتا تھا

ویسے کتنا رہتا ہے کام'' راکب نے کافی کا گھونٹ بھرتے کہا''

بس تھوڑا سا رہ گیا ہے اگر آپ ہیلپ کر دیں گے تو پھر تو آدھے گھنٹے میں'' ہی ہو جاے گا'' انیتا نے کہا تو راکب مسکرا دیا

اوکے کرواتا ہوں لیکن اس کے بعد کچھ وقت میرا سوچ لو" راکب نے ذو معنی انداز میں کہا

تو انیتا کے گال لال ہو گے وہ جانتی تھی راکب نے کون سا اسکی مان لینی تھی کرنا تو اسے وہی تھا جو وہ چاہتا تھا

جی نہیں رہنے دیں میں خود کر لوں گی" انیتا نے منہ بناتے کہا تو راکب ہنس دیا

انیتا نے سرخ چہرے کے ساتھ راکب کو گھور کر دیکھا تو راکب بھی مسکراتا کافی پینے لگا اور انیتا بھی پینے لگی

کافی پینے کے بعد راکب نے ایکدم انیتا کو اپنے حصار میں لیا کہ ایکدم انیتا بھکلا ہی گی

رراکب چھوڑے مجھے میرے نوٹس‘‘انیتا نے راکب کی گہری بولتی’’ نظروں سے گھبراتے کہا

راکب نے اسے اپنے اوپر جھکاتے خود پیچھے لیٹتے اسے اپنے اوپر جھکایا

یار کچھ پل خاموش رہو‘‘راکب نے کہتے اپنے دائی یں ہاتھ کی انگلیاں انیتا’’ کے بالوں میں الجھاتے انیتا کو اور خود پے جھکایا

توانیتا بھی دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی اور راکب نے کندھے کو تھاما

راکب نے گہری نظروں سے انیتا کے گلابی چہرے کو دیکھتے انیتا کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لیا

کچھ پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے راکب نے انیتا کے ہونٹوں کو آزادی دی

انیتا خود پے راکب کی گرفت ڈھیلی دیکھتی جلدی سے پیچھے ہوتے بیٹھتی چہرہ جھکاتے خود کو نارمل کرنے لگی تو راکب بھی مسکراتا بیٹھ کر انیتا کے بال اسکے کان کے پیچھے کرتا اسکا گلابی چہرہ دیکھنے لگا

انیتا نے خود کو نارمل کرتے راکب کو دیکھا جو اسے ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

راکب اب پلیز مجھے تنگ نا کیجے گا میں نے صبح یونی نوٹس جمع کروانے ہیں‘‘’’
انیتا نے کہتے نوٹس کی طرف متوجہ ہوی تو راکب بھی مسکراتا اسکے نوٹس دیکھنے لگا

بتاو مجھے کچھ میں ہلیپ کرتا ہوں‘‘راکب نے کہا’’

تو انیتا خوش ہوتی اسے بتانے لگی اور راکب اسکی ہیلپ کرنے لگا
♥♥♥♥

وجدان کمرے میں آیا تو معصومہ کو دیکھا جو ڈریسنگ کے آگے کھڑی آنکھوں میں کاجل لگا رہی تھی

وجدان مسکراتا اس کے پاس آیا وجدان ابھی شام کے وقت کیسی ضرری کام کا کہہ کر باہر گیا تھا اور اب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا فریم تھا وہ جو صوفے پے رکھتا معصومہ کے پیچھے آتا اسے اپنے حصار میں لے گیا

معصومہ جو وجدان کا کمرے میں آنا محسوس اچھے سے کر چکی تھی لیکن وہ کاجل لگا رہی تھی اس لیے وجدان کو دیکھا نہیں تھا

لیکن اب جب وہ کاجل لگا کر وجدان کو کچھ کہتی اس سے پہلے ہی وجدان اس کے پاس آتا اسے پیچھے سے ہی اپنے حصار میں لے گیا تھا

اور معصومہ کے بائیں کندھے پے اپنی ٹھوڑی ٹکائے آئینہ میں سے معصومہ کو پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگا معصومہ شرم و حیا سے پلکیں جھکا گی تو وجدان مسکرا دیا

بہت پیاری لگ رہو" وجدان نے مسکرا کے کہا تو معصومہ بھی مسکرا دی"

ویسے اگر تم اتنا تیار ہو گی اور وہ بھی رات کے وقت تو بھر میرے پیار سے"
تم کیسے بچو گی اور پھر تمھیں ہی مجھ سے شکایت ہو گی" وجدان نے ذو معنی
انداز میں کہتے

معصومہ کی کان کی لو کو ہونٹوں سے چھوا تو معصومہ کپکپاہ کے رہ گی دل ایکدم
تیزی سے دھڑکا

وو جی چھوڑے مجھے" معصومہ نے ایک نظر اٹھا کر آئی ینے میں سے"
وجدان کی گہری بولتی نظروں سے گھبراتے کہا

تو وجدان مسکراتا اسکے گال کو چھوتا اسکا رخ اپنی طرف کیا اور ماتھے پے بوسہ دیتا

معصومہ تو گلابی ہوتی آنکھیں ہی بند کر گی وجدان نے معصومہ کی کمر میں بازوں ڈالتے اسے اپنے قریب کرتے اسے خود سے بے حد قریب کرتے معصومہ کے ہونٹوں پے جھکا تو معصومہ دھڑکتے دل کے ساتھ وجدان کو کندھے سے تھام گی

کچھ پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو وجدان نے پیچھے ہوتا معصومہ کی جھکی پلکیں دیکھتا مسکرادیا

اچھا ادھر آو کچھ دیکھنا ہے تمھیں" وجدان نے معصومہ کا ہاتھ تھامے اسے " کہا تو معصومہ نے سوالیہ دیکھا

وجدان اسے ہاتھ سے تھام کر صوفے پے لایا اور فوٹو اٹھاتے معصومہ کے آگے کیا تو معصومہ کے لب زرا سے مسکرایے

اس تصویر میں معصومہ اور وجدان کی فیملی تھی جس میں وجدان نے ایکطرف معصومہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا جو مسکرا رہی تھی تو دائیں جانب امبر کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا وہ بھی مسکرا رہی تھی اور وجدان بھی مسکرا رہا تھا

فواد صاحب کے دائیں طرف ثمرین بیگم کھڑی تھی اور فواد صاحب کے بائیں طرف فیضان صاحب کھڑے تھے اور انکے ساتھ حمنہ بیگم اور ساتھ وجدان معصومہ اور امبر کو لے کر کھڑا تھا

معصومہ تصویر دیکھ کر اداس ہونے لگی تھی وجدان خود بھی اداس ہو رہا تھا وہ وقت یاد کرتے جب سب ایک ساتھ خوش حال تھے

”معصومہ میں اس لیے تو نہیں لایا تھا کہ تم اداس ہو جاوا گر تم اداس ہی رہو گی تو میں یہ تصویر کمرے میں نہیں لگا رہا“ وجدان نے معصومہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا تو معصومہ نے نفی میں سر ہلایا

”نہیں وجی میں اداس نہیں ہو رہی بس مما بابا کی یاد آ گی آپ لگاے نا پلیز یہ تصویر کمرے میں“ معصومہ نے جلدی سے اپنی آنکھوں میں آی نمی کو صاف کرتے کہا

تو وجدان نے معصومہ کے سر پے بوسہ دیا اور تصویر لیتا بیڈ پے چھڑا اور پہلے والی تصویر اتر کر رکھتا وہ تصویر لگانے لگا

تصویر لگاتے وجدان نے معصومہ کو دیکھا جو تصویر ہی دیکھ رہی تھی

ادھر آو" وجدان نے تصویر سائیڈ پہ رکھتے بیڈ پہ بیٹھتے معصومہ کو" اشارے سے پاس بلایا تو معصومہ اس کے پاس آکر بیٹھ گی

وجدان نے اسے اپنے ساتھ لگاتے اسکے گرد حصار بنایا

وجی انکل آنٹی کی ڈیتھ کیسے ہوی" معصومہ نے پوچھا"

تو وجدان کی آنکھیں پل میں سرخ ہوی تھی

وجی بتاے نا" معصومہ نے پھر سے کہا تو وجدان بولا"

وہ۔۔۔۔۔۔"

♥♥♥♥

♥♥♥♥

ماضی۔۔۔۔

معصومہ بارہ سال کی ہو چکی تھی سب کی زندگی خوشحال گزر رہی تھی فواد صاحب اور ثمرین بیگم اپنی اکلوتی بیٹی معصومہ کے ساتھ بے حد خوش تھے

لیکن انہیں نہیں پتہ تھا کہ انہوں نے دوست کے روپ میں دشمن پال رکھا ہے

ہاں وہ دوست کوی اور نہیں شہناز بیگم تھی شہناز بیگم کی دوستی دن بادن ثمرین بیگم سے گہری ہوتی گی اور ثمرین بیگم خود اچھی ہونے کے باعث دوسروں کو بھی اچھا سمجھتی تھی

اور وہ شہناز بیگم کو اپنی بہترین دوست سمجھتی تھی اور انکے مکرو چہرے کا نا پہچان سکی

شہناز بیگم اکثر ہی فواد صاحب کے گھر پای جاتی یا پھر ثمرین بیگم اکثر ہی انکے گھر جاتی تھیں

شہناز بیگم نے ابھی تک شادی نہیں کی تھی اور جب جب ثمرین بیگم کہتی تو وہ ٹال دیتی تو ثمرین بیگم بھی خاموش ہو کر رہ جاتی

شہناز بیگم نے معصومہ کو بھی خود کے ساتھ بہت لگاو کروالیا تھا فواد صاحب اور ثمرین بیگم کو تو اس سے کوی مسلہ نہیں تھا پر وہ نا سمجھ تھے

شہناز یار کچھ کرنا پڑے گا ورنہ اس فواد کا ہمارے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا‘‘’ شہناز اپنے بوائے فرینڈ عامر کے پاس بیٹھی تھی جب وہ کہنے لگا

ہاں عامر شہناز کا بھای نہیں بلکہ بوائے فرینڈ تھا اور شہناز اور عامر نے صرف فواد کو لوٹنے کے لیے پلین بنایا تھا کہ وہ دونوں فواد کے سامنے بھای بہن کا ناٹک کرے

ہاں عامر اب کچھ کرنا پڑے گا نفرت ہے مجھے فواد سے اور ثمرین سے مجھے ” لگا تھا ہم آسانی سے سب کرلیں گے لیکن نہیں کرسکے لیکن اب کرنا ہو گا‘‘ شہناز نے نفرت سے کہا

شہناز فواد صاحب سے یونی میں پہلی بار دیکھنے پے ہی فواد کو پسند کرنے لگی تھی صرف شکل وصورت کے لحاظ سے لیکن محبت نہیں اور جب اسے یہ پتہ چلا کہ فواد ایک امیر شخص ہے اور اسکا کوی بہن بھای نہیں تو شہناز کو لالچ آ گیا اور اپنے بواے فرینڈ عامر کے ساتھ مل کر پلین بنانے لگی

اور دونوں نے پلین بنایا کہ شہناز فواد سے شادی کر لے اور ساری جائیداد ان سے لوٹ کر انہیں مار دے اور دونوں فرار ہو جاے

لیکن شہناز کا پرپوزل جانے سے پہلے ہی شہناز کی آنکھوں کے سامنے ہی فواد اور ثمرین کی بات پکی ہو گی اور وہ دونوں ہاتھ ملتے رہ گی

لیکن ان دونوں نے ثمرین اور فواد کا پیچھا پھر بھی نا چھوڑا تھا صرف چند سال بعد دوبارہ ان دونوں کی ہنستی مسکراتی زندگی میں آکر زہر گھولنے آگے

شہناز بیگم ایک درمیانے طبقے سے تعلق رکھنے والی تھی انکی غلط حرکتوں پے انکے گھر والوں نے اسے بہت سمجھایا لیکن وہ نامانی اور آخر کار گھر چھوڑنے کی دھمکی دی

جس کا ان پے خاصا کوی اثر نا ہوا بلکہ وہ گھر چھوڑ گی اور انکے گھر والوں نے بھی کبھی موڑ کر نا دیکھا تھا

ہاں وہ تم کچھ کہہ رہے تھے اس دوای کے بارے میں جس سے انسان دن با دن ختم ہوتا ہے" شہناز نے مسکرا کے کہا تو عامر بھی شطانی ہنسی ہنس دیا

اور شہناز ثمرین بیگم کو ایسی زہر کھلانے لگی جس سے انسان کو اندر ہی اندر دن بادن ختم ہوتا جاتا ہے اور اسے پتہ بھی نہیں چلتا اور شہناز کو وہ زہر ثمرین بیگم کو کھلانا کوی مشکل ناتھا بس وہ جب وہ گھر آتی چاے وغیرہ میں ملا کر دے دیتی

❤❤❤❤

کافی دنوں سے ثمرین بیگم کی طعبیت عجیب سی ہو رہی تھی آج صبح سے تو کچھ زیادہ خراب لگ رہی تھی ایسی لیے فواد صاحب انہیں ہسپتال لے جانا چاہتے تھے لیکن وہ مان ہی نہیں رہی تھی

فواد صاحب کا دل بھی صبح سے گھبرا رہا تھا اسوقت بھی وہ ثمرین بیگم سے جانے کو کہہ رہے تھے

ثمرین اب میں تمھارے ایک نہیں سننے والا چلو اٹھو ابھی میرے ساتھ ''
ہسپتال جا رہی ہو '' فواد صاحب نے کہا

پر فواد معصومہ گھر اکیلی ہے '' ثمرین بیگم نے کہا ''

تو ہم اسے بھی ساتھ لے جاتے ہیں بس اب تم جا رہی اٹھو جلدی '' فواد ''
صاحب نے انہیں بازو سے پکڑتے کھڑا کیا تو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوی

اچھا میں زرا میں چینج تو کر آو '' ثمرین بیگم نے کہا ''

اچھا جاو میں انتظار کر رہا ہوں جلدی آنا '' فواد صاحب نے کہا تو وہ سر ہلاتے ''
کمرے میں چلی گی

کمرے میں آتے ہی انکے دل میں ایکدم سے درد ہونا شروع ہوا اور ایکدم وہ درد سے نیچے گری تھی آواز دینے چاہی لیکن وہ بھی نا دے سکی

معصومہ جو انکے پیچھے ہی آرہی تھی انہیں گرا دیکھ کر چیخنے لگی اور معصومہ کی چیخ سن کر فواد صاحب بھی گھبراتے ہوئے وہاں آئے اور ثمرین بیگم کو گرا دیکھ کر انکا دل بند ہونے لگے

لیکن انہیں ہمت کرنی تھی اپنی بیوی اپنی محبت کو بچانا تھا جلدی سے ہوش حواس سے بے خبر ثمرین کو بازو میں اٹھاتے باہر بھاگے تھے انکے پیچھے ہی روتی معصومہ، فرزانہ خاتون خود گھبرا گی اور جلدی سے روتی ہوی معصومہ کو پکڑا تھا

اقبال نے جلدی سے گاڑی نکالی تھی اور فواد صاحب ثمرین بیگم کو لے کر ہسپتال گے فرزانہ خاتون نے ثاقب صاحب کو بھی فون کر دیا اور وہ بھی اپنی بہن کا سنتے بے حد پریشان ہوتے ہسپتال بھاگے تھے

لیکن شاید ثمرین بیگم کی زندگی اتنی ہی تھی ڈاکٹر نے یہی کہا انہیں ہارٹ اٹ آیا ہے اور ان کی زندگی اسی وقت ختم ہو گی تھی

فواد صاحب اور معصومہ بے حد صدمے میں تھے انہیں کیسی کو کوی ہوش نہیں تھا فواد صاحب کی جان سے عزیز بیوی انہیں یوں اچانک چھوڑ کر چلی گی تھی تو معصومہ کی ماں

اور ثاقب صاحب، جاوید صاحب، فیصل صاحب بھی یوں اچانک اپنی بہن کے بیچھڑنے پے بے حد دکھی تھے

معصومہ کو تو سب بہلا لیتے تھے لیکن فواد صاحب کو نہیں

فیضان صاحب، حمنہ بیگم اور وجدان بھی بے حد پریشان ہوئے تھے انہیں بھی بے حد افسوس تھا وجدان نے معصومہ کو دیکھا تھا لیکن معصومہ کو تو کوی ہوش ہی کہاں تھا کون اس سے بات کر رہا ہے اور کون نہیں

اور دوسری طرف شہناز اور عامر تھے جو خوش تھے اپنے آدھے پلین کامیاب ہونے پہ آگے انکا کیا پلین تھا یہ وہی جانتے تھے

زندگی کا کام ہے گزرنا اور وہ گزرتا ہی رہتا ہے

کبھی کبھی ہمیں انکے بغیر بھی رہنا پڑتا ہے جن کے بنا ہم ایک پل نہیں رہ سکتے جو ہماری زندگی ہوتے ہیں ان کے بغیر رہنا پڑتا ہے اور وہ لوگ تو ہماری زندگی سے تو بہت دور چلے جاتے ہیں

لیکن وہ ہمارے دل و دماغ سے کبھی نہیں جاتے انکی یادیں انکی باتیں ہر وقت ہمارے ساتھ ہوتی ہیں اور ہمیں ہنسا مسکرانا بھی پڑتا اور انہیں ہنستا مسکراتا دیکھ کر دوسرے لوگ یہی کہتے ہیں کہ یہ سب بھول گیا یہ خوش ہے لیکن جس کی جان سے پیارا شخص اس سے بچھڑ جاے اور وہ دوسروں کو خوش بھی لگے وہ اندر سے کتنا خوش ہے یہ بات صرف وہ خود اور اللہ ہی جانتا ہے

فواد صاحب بھی اب اپنی بیٹی کے لیے ہنستے مسکراتے تھے معصومہ بھی اب ہر وقت اپنے بابا کے پاس رہتی تھی رات سوتی بھی انکے ساتھ تھی اسے ڈر لگا رہا تھا کہ اس کے بابا بھی اسکی مما کی طرح اسے چھوڑ کر نا چلے جاے

ثاقب صاحب اور فیصل صاحب کے اصرار کیا کہ فواد صاحب دوسری شادی کر لیں لیکن وہ نہیں مان رہے تھے لیکن دوسرے سب کا کہنا تھا کہ معصومہ کو ایک ماں کی ضرورت ہے

اور دوسری طرف انہیں لگتا تھا کہ شہناز معصومہ سے جس طرح پیار کرتی معصومہ کو اسکی ماں کی محسوس نہیں ہونے دے گی شہناز نے باقی سب پے اپنا بہت اچھا اثر چھوڑا تھا کہ وہ بہت دکھی ہیں ثمرین بیگم کے جانے پے

لیکن سب سے زیادہ خوش تو وہی تھی کہ انکی دی ہوی زہر کام کی اور وہ مر گی اب سب انکا ہو گا

سب کے بے حد اصرار پے فواد صاحب نے ثمرین بیگم گزر جانے کے ڈیڑھ سال بعد شہناز سے شادی کرلی اور عامر اور شہناز بہت خوش تھے اور اب انہیں ایک پلین پے عمل کرنا تھا اور پھر سب انکا ہو جاتا

شادی کے بعد فواد صاحب کا رویہ شہناز سے بس نارمل ہی تھا شہناز کو بھی ان سے کوی گرز نہیں تھا انہیں تو بس انکی دولت سے گرز تھا

شہناز اور عامر کو لگا اب سب ٹھیک انکے پلین کے مطابق ہو گا اور وہ ساری دولت ان سے شہناز اپنے نام کروالے گی لیکن جب انہیں یہ پتہ چلا کہ ساری دولت معصومہ کے پہلے ہی نام ہو چکی ہے اور معصومہ جب تک بیس سال نا ہوی تب تک دولت کے مطلق فیصلہ نہیں کر سکتی اس لیے انہیں اور غصہ آیا فواد صاحب پے اور آخر کار انہیں نے فواد صاحب کو مارنے کا پلین بنایا

دن یونہی گزر رہے تھے آخر کار شہناز اور عامر کو ایک پلین آیا اور اس پے عمل کرنے کا سوچا

معصومہ چودہ سال کی ہو چکی تھی آج معصومہ اور فواد صاحب ثاقب صاحب کے گھر کی طرف جا رہے تھے کہ ایکدم انکی گاڑی کے آگے ایک گاڑی روکی تو فواد صاحب نے جلدی سے بریک لگای

اور سامنے دیکھنے لگے کہ آخر کون ہے وہ ایک پل کے لیے ڈر گے تھے انہیں خطرہ محسوس ہوا تھا سامنے گاڑی سے چار شخص نکلے تھے چہروں کو ماسک سے ڈھپانا ہوا تھا

فواد صاحب انہیں دیکھ کر گھبرا ہی گے تھے

”بابا یہ کون ہے مجھے ڈر لگ رہا ہے“معصومہ نے سہمی ہوی آواز میں ان چاروں نقاب پوشوں کو خود کی طرف آتے دیکھ کر کہا

”بیٹا ڈرو نہیں میں ہوں اپنی بیٹی کے ساتھ“فواد صاحب معصومہ کو پیار سے کہتے اس کا ڈر ختم کرنا چاہا

لیکن سچ تو یہ تھا وہ خود بھی ڈر گے تھے انہیں اپنے سے زیادہ اپنی بیٹی کی فکر ہوی

”تم لوگوں کو جو لینا ہے لے لو لیکن ہمیں جانے دو“فواد صاحب نے بنا گاڑی کا دروازے کھولے کہا تو ایک شخص فواد صاحب کی طرف ونڈو پے جھکا

ہمیں تیری دولت چاہیے اور ہمیں پتہ ہے تو وہ آرام سے کبھی نہیں دے گا"
اس لیے آج تیار قصہ ختم کرنے آیا ہوں"اس شخص نے کہا تو فواد صاحب
نے حیرت زدہ اسے دیکھا وہ یہ آواز کیسے نا پہچانتے ہاں یہ آواز عامر کی تھی

تم گھٹیا شخص شہناز تمھاری بہن ہے اسکا شوہر ہو میں"فواد صاحب نے کہا"

معصومہ تو ڈر کے مارے روتی ہوی فواد صاحب کا بازو تھامے بیٹھی تھی اسے
کچھ سمجھ نہیں آرہی فواد کیا کہہ رہے ہیں بس وہ تو ان سب اسلحہ شدہ آدمیوں
کو ڈر کے دیکھ رہی تھی تھی

ہہہ کون سی بہن وہ میری بہن نہیں گرل فرینڈ ہے اور تو جانتا ہے تیری"
جان سے عزیز بیوی کو کس نے مارا شہناز نے زہر دے کر تا کہ سب کو
ایک حادثہ لگے تیری بیوی کی موت صرف دولت حاصل کرنے کے لیے جو

پھر بھی میرے اور شہناز کے ہاتھ نا لگی اور آج تجھے بھی مار دے گے'' عامر نے شطانی قہقہ لگاتے کہا

تو فواد صاحب پے حیرت کا پہاڑ گرا تھا تو اسکی بیوی کا قتل ہوا تھا اور وہ بھی اس گھٹیا عورت نے کیا جو اس کی بیوی بن گی تھی فواد صاحب کا دل کیا اسے جا کر مار دے

تم دونوں کو دولت لے لو لیکن میری بیٹی کو کچھ مت کہنا'' فواد صاحب نے'' معصومہ کو اپنے قریب کرتے کہا تو عامر پھر سے شطانی قہقہ لگا گیا

تجھے تو آج ہم مار دے گے، لیکن اسے کچھ نہیں کہیں گے نکل گاڑی سے''''
عامر نے کہتے گاڑی کا دروازہ سے ہی انہیں مکا مارا تو فواد صاحب جلدی سے معصومہ کو پیچھے کیا معصومہ کی زوردار چیخ نکلی

اس سے پہلے فواد صاحب گاڑی چلاتے عامر نے پھر سے فواد کو مارا اور گاڑی کا دروازہ کھولتے انہیں نکلا

نہیں میرے بابا کو مت مارو چھوڑ دو انہیں،، معصومہ نے فواد صاحب کو" پکڑنے کی کوشش کرتے ہوے کہا

لیکن عامر اتنی دیر میں انہیں گاڑی سے باہر نکلاتے مارنے لگے تو معصومہ بھی جلدی سے باہر نکلی

نہیں پلیز میرے بابا کو نا مرو،، معصومہ جلدی سے باہر نکلتی چیخ کر کہنے لگی" اور بھاگتی فواد صاحب کے پاس آنے لگی

فواد صاحب نے معصومہ کو خود کی طرف آتا دیکھ کر منا کرنے لگے فواد صاحب سے جتنا ہو سکا خود کا بچاو کر رہے تھے

جب تک معصومہ فواد صاحب کے پاس آتی عامر فواد صاحب کے سینے پے گولی مار چکے تھے اور جہاں فواد صاحب کی درد سے بھری چیخ نکلی وہی معصومہ کی بھی درد سے بھری چیخ نکلی

عامر وہاں سے نکلا تھا کہ پولیس آنے سے وہ پہلے وہاں سے جا سکے معصومہ بھاگتی ہوی فواد صاحب کے پاس بیٹھی تھی

بابابابا پلیز خون پلیز میرے بابا کو بچاو میرے بابا“ معصومہ روتی ” تڑپتی فواد صاحب کے تڑپتے وجود کے پاس بیٹھی تھی اور انہیں اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے اٹھا رہی تھی

فواد صاحب نے بامشکل اپنی آنکھیں کھولے معصومہ کو دیکھا تھا

”میری بچی“ فواد نے بامشکل روتی معصومہ کو پکارا ابھی وہ معصومہ کو کچھ کہتے فواد صاحب کا موبائل جو وہی نیچے انکے پاس گرا تھا رنگ ہوا تو معصومہ بنا نمبر دیکھے کال اٹھا گی

”پلیز میرے بابا کو بچا و میرے بابا خون نکل رہا ہے ان انہوں مار دیا“ معصومہ نے کال اٹھاتے روتے ہوے کہنے لگی تو آگے سے وجدان اسکی روتی ہوی آواز سنتا پریشان ہوا تھا

آج نجانے کتنے عرصے بعد وہ معصومہ کی آواز سن رہا تھا لیکن وہ بھی روتی ہوی تھی

”معصومہ کیا ہوا بولو بتاؤ مجھے کیا ہوا“ تئیس سالہ وجدان نے پریشانی سے کہا لیکن معصومہ بس روئے جا رہی تھی

فواد صاحب نے کپکپاتے ہاتھ سے معصومہ سے موبائل لیا اور اپنے کان سے لگایا

”معصومہ کیا ہوا بولو بتاؤ مجھے“ وجدان نے بے حد پریشانی سے پکارتے ہوئے کہا لیکن آگے سے اسے فواد صاحب کی آواز سنائی دی

”وجدان میری بچی کا خیال رکھنا“ فواد صاحب نے بامشکل کہا تھا

چاچو میں ہمشیہ معصومہ کا خیال رکھو گا وعدہ رہا پلیز آپ مجھے بتاے کہاہیں “”

وجدان نے جلدی سے کہا تھا

لیکن آگے سے اسے ایک چیخ کے بعد خاموشی سنای دی اور وہ چیخ معصومہ کی تھی

وجدان نے اسی وقت سب کا کال کرنے لگا تھا

معصومہ فواد صاحب کے بے جان وجود کو دیکھتی چیخ مارتی خود بھی ہوش سے بے گانہ ہوتی گی تھی

فواد صاحب کو گے ہوے ایک مہینہ ہو چکا تھا لیکن معصومہ تھی کہ بس خاموش سی ہو کر رہ گی اس کے ماموں اسے اپنے پاس لے گے تھے معصومہ کو نہیں پتہ تھا اسکے پاس کون آتا ہے اور کون نہیں بس ہر وقت گم سم سی رہتی تھی

شہناز اور عامر بہت خوش تھے اب بس انکو انتظار تھا تو وہ یہ کہ وہ معصومہ کے بیس کے ہوتے ہی اس سے ساری جائی یداد اپنے نام لگا لیتے

پولیس میں بھی فواد صاحب کی رپورٹ درج کروادی تھی

ہر کوی ہر وقت معصومہ کو بہلانے کی کوشش کرتا تھا لیکن معصومہ نا زیادہ بات کرتی نا کچھ کھاتی پیتی بڑوں کے علاوہ صارم، راکب، حبہ اور انیتا بھی اسے بہلاتے رہتے تھے معصومہ راتوں کو اٹھ کر چیخنے چلانے لگتی تھی

آج ایک ڈیڑھ مہینے بعد معصومہ نے کہا تھا اسے اپنے گھر جانا ہے اپنے مما بابا جہاں رہتے ہیں وہاں جانا ہے اس لیے شگفتہ بیگم اور ثاقب صاحب اسے لے کر گے تھے

وجدان اور فیضان صاحب، حمنہ بیگم اور امبر بھی واپس چلے گے تھے

فیضان صاحب تو اپنے بھای ئی وں جیسے دوست کے چلنے جانے کے بعد بہت اداس ہو گے تھے

وجدان ہی زیادہ تر آفس جاتا تھا آج فیضان صاحب، حمنہ بیگم، وجدان اور امبر لاہور آے تھے کیف بھی انکے ساتھ ہی کیسی وجہ سے آیا تھا اور اب انکا ارادہ معصومہ سے مل کر جانا تھا

وجدان اور کیف تو اپنے کیسی جاننے والے کے اصرار پے اس کے پاس چلے گے

تو فیضان صاحب، حمنہ بیگم اور امبر معصومہ سے ملنے لیکن جب گھر میں سب نے بتایا کہ وہ اپنے گھر گی ہے تو وہ اس کے پاس معصومہ گھر چلے گے

لیکن آگے سے فرزانہ خاتون نے بتایا کہ معصومہ شگفتہ بیگم اور ثاقب صاحب چلے گے ہیں تو وہ بھی واپس جانے لگے

لیکن شہناز اور عامر کی باتیں سنتے انکے قدم روک گے تھے شہناز اور عامر کو پتہ نہیں چلا تھا کہ کمرے کے باہر کوی کھڑا ہے اس لیے وہ دونوں ہنستے ہوے اپنی باتوں میں لگے تھے

دیکھا شہناز میں نا کہتا تھا کہ بس کچھ محنت کرنی پڑی گی پھر سب ہمارا اور" دیکھو ہم نے پہلے اس ثمرین کو مارا اسے نہیں پتہ چلا اور اب فواد مار دیا ہاہاہا" عامر نے کہتے شطانی قہقہ لگایا اور باہر کھڑے فیضان صاحب اور حمنہ بیگم حیران رہ گے اور بے حد غصہ آیا

نہیں چھوڑو گا اس کمینوں کو میرے دوست کو مار دیا" فیضان صاحب نے" غصے سے کہا اور دروازہ کھولنا چاہا

لیکن حمنہ بیگم نے اشارے سے انہیں منع کیا کہ بعد میں انہیں پکڑاتے ہیں

لیکن انکی قسمت خراب تھی کہ عامر اور شہناز کو شک ہوا کوی باہر ہے اتنے میں فیضان صاحب حمنہ بیگم اور امبر کو لے کر جلدی سے نکلے

شہناز اور عامر جلدی سے کمرے سے باہر نکلے تھے اور فیضان صاحب اور حمنہ بیگم امبر کو جاتا دیکھ کر انہیں پتہ لگ چکا تھا کہ وہ انکی باتیں سن چکے ہیں

عامر اب کیا ہو گا کچھ کرو ورنہ ہمارا سارا پلین خراب ہو جاے گا" شہناز نے کہا تو عامر نے سر ہلایا

فکر نا کرو میں کچھ کرتا ہوں" عامر کہتا موبائل نکل کر فون کرنے لگا اور خود بھی باہر نکلا تھا

بابا ہم پولیس کو کال کریں" امبر نے گھبراتے کہا فیضان صاحب گاڑی چلا رہے تھے حمنہ بیگم بھی نے حد پریشان تھیں

ہاں کر و حمنہ ‘‘ فیضان صاحب نے کہا ’’

لیکن حمنہ بیگم کے پاس موبائی ل ہی نہیں تھا اور فیضان صاحب کا دیکھا تو انکے موبائی ل کی بیٹری لو ہونے کی وجہ سے موبائی ل ہی بند تھا

جس سے وہ اور پریشان ہو گے تھے فیضان صاحب تیز گاڑی چلا رہے تھے تا کہ جلد سے جلد پولیس کے پاس جا سکے لیکن ایک سنسان جگہ پے جاتے ہی سامنے سے کچھ گاڑیاں روکی تھی

فیضان صاحب، حمنہ بیگم اور امبر بے حد پریشان ہو گے تھے

نکالو باہر ‘‘ عامر نے شطانی ہنسی ہنستے ہوے اپنے آدمیوں سے کہا تو وہ آ گے بڑھتے انہیں نکالا نے لگے

فیضان صاحب اور حمنہ بیگم کو عامر کی گھٹیا نظریں امبر پے محسوس ہوتے امبر کہ فکر ہونے لگی

واہ کیا شکار ملا ہے" عامر نے امبر کی طرف ہوس بھری نظروں سے دیکھتے" کہا

تو حمنہ بیگم نے جلدی سے اپنی بچی کو اپنے پیچھے کیا تھا تو عامر نے شطانی قہقہ لگایا اور امبر کی طرف بڑھا فیضان صاحب جلدی سے عامر کو مارنے کے لیے اس کی طرف بڑھتے کہ اس کے آدمیوں نے انہیں پکڑ لیا

چھوڑو کمینے میری بیٹی کو جو کرنا میرے ساتھ کر" فیضان صاحب نے چیختے" ہوے کہا لیکن عامر شطان بنا امبر کی طرف بڑھا

امبر بھاگو یہاں سے ‘‘حمنہ بیگم نے امبر کو بھاگنا چاہا لیکن امبر روتے ہوے’’
نفی میں سر ہلانے لگی

اس سے پہلے حمنہ بیگم اسے پھر سے کہتی عامر کے اشارہ کرنے پے اس کے
آدمیوں نے حمنہ بیگم کو بھی پکڑ لیا

اور عامر امبر جو بھاگنے لگی اسے کو پکڑا

تو حمنہ بیگم اور فیضان صاحب چیخنے لگے امبر بھی خود کو چھڑانے کی بھرپور
کوشش کر رہی تھی

مما بابا پلیز مجھے بچاۓ ‘‘امبر نے چیختے ہوۓ خود کو چھڑانے کی کوشش ’’ کرتے ہوۓ کہا

مار دو دونوں کو‘‘ عامر نے اپنے آدمیوں سے کہتے خود کو چھڑاتی ہوی امبر کو’’ لے جاتے کہا

تو امبر روتے ہوۓ خود کو اور چھڑانے لگی پر عامر کی گرفت سے امبر جیسی نازک لڑکی خود کو نا چھڑا پای تھی

عامر امبر کو گاڑی میں پھنکتا ہوا گاڑی لے گیا حمنہ بیگم اپنی بچی کے لیے رونے لگی تھی اور فیضان صاحب خود کو بے بس محسوس کرنے لگے تھے

خود کو ان آدمیوں کی گرفت سے چھڑانا چاہا پر چاہ کر بھی نہیں چھڑا پا رہے تھے

🖤🖤🖤🖤

عامر امبر کو ایک سنسان سی جگہ پے لے گیا تھا جہاں ایک خالی زیر تعمیر بلڈنگ تھی

عامر امبر کو گھسیٹتے ہوے بلڈنگ میں لے گیا امبر روتی ہوے ڈرتی وہاں سے بس بھاگنا چاہتی تھی

ہاہاہا تم مجھ سے بچ کر کہیں نہیں بھاگ سکتی'' عامر نے شیطانی قہقہ لگاتے ہوے کہا اور امبر کی طرف بڑھا جو اسکے قریب آنے پے پیچھے ہو رہی تھی

ن نہیں االلہ کا واسطہ مجھے ج جانے دو" امبر نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑتے "
ہوئے منت کی لیکن عامر پے تو شطان سوار تھے

جیسے جیسے عامر اسکی طرف بڑھ رہا تھا امبر ڈر کے مارے پیچھے جا رہی تھی

پھر ایکدم سیڑھوں پے اوپر کی طرف بھاگی

جتنا بھاگنا ہے بھاگ لو" عامر کہتا اسکے پیچھے اوپر جانے لگا"

♥♥♥♥

یار وجدان اب کہاں جانا ہے" کیف نے کار میں بیٹھتے وجدان سے کہا"

یار بابا مما اور امبر معصومہ سے ملنے گے ہیں ہم بھی وہاں ہی چلتے ”
ہیں“ وجدان نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوے کہا

اچھا نہیں کال کر کے پوچھ لو وہ کہاں ہے اسوقت کہیں واپس نا آ گے ”
ہوں“ کیف نے کہا

تو وجدان بھی گاڑی سلو کرتا ہوا فیضان صاحب کو کال کرنے لگا لیکن انکا
موبائل ہی اوف جا رہا تھا

پھر وجدان حمنہ بیگم کے موبائل پے کرنے لگا لیکن ان کے بھی نہیں ہو رہا
تھا وہ بھی نہیں اٹھا کیسے لیتی انکا تو ان کے پاس تھا ہی نہیں وجدان کو ایکدم فکر
ہونے لگی

کیا ہوا وجی'' کیف نے وجدان کو پریشان ہوتے دیکھ کر کہا''

یار مما اور بابا کال نہیں اٹھا رہے ہے آج تک نہیں ایسا ہوا میں امبر کا لوکیشن'' دیکھتا ہوں'' وجدان کہتا اپنے موبائل میں امبر کے لاکٹ میں لگی چیپ دیکھنے لگا

یہ لاکٹ وجدان نے امبر کو ایک سال پہلے دیا تھا تاکہ جب سکول وغیرہ یا کہیں جائے تو اسے ہر وقت پتہ چل سکے وجدان کو ویسے بھی ہر وقت اس کی فکر رہتی تھی اور اس طرح وجدان کو ہر وقت امبر کے بارے میں پتہ ہوتا تھا

کیا ہوا کون سی لوکیشن شو ہو رہی ہے'' کیف نے وجدان سے پوچھا''

یار یہ جگہ تو کافی سنسان ہے'' وجدان نے پریشانی سے کہا''

کیا چلو جلدی چلو پھر‘‘کیف نے کہا’’

کیف خود پریشان ہو چکا تھا کیف کے کہنے پے وجدان سر ہلاتا گاڑی سٹارٹ کر گیا

وہ جا رہے تھے کہ راستے میں انہیں دو لوگ زمین پے پڑے ہوئے ملے

یار یہ کیا ہے‘‘کیف نے پریشان ہوتے کہا وجدان کا دل بے ساختہ خوف’’ سے دھڑکا کیونکہ گاڑی وہ پہچان چکا تھا

وجدان نے جلدی سے گاڑی روکی اور دونوں باہر نکلے تھے اور سامنے حمنہ بیگم اور فیضان صاحب کو خون میں لت پت دیکھ کر وجدان لڑکھڑایا تھا

کیف جلدی سے انکی طرف بھاگا تھا اور وجدان کو آواز دیتے ہوش دلایا
وجدان جلدی سے بھاگتا انکے پاس بیٹھا تھا

"بابا آنکھیں کھولیں پلیز میں آپ کو کچھ نہیں دوں گا پلیز بابا ہمیں چھوڑ کر نا جاے گا" وجدان فیضان صاحب کا سر اپنی گود میں رکھتا بار باریہی کہہ رہا تھا

کیف نے ایمبولس کو بھی کال کردی تھی اور حمنہ بیگم کو کیف نے جلدی سے گاڑی میں جا کر لیٹا تھا اور دوبارہ وجدان کے پاس آیا تھا

"و وجدان ب بیٹاا امبرک کو بچاو واپنی بہن کو بچاو" فیضان صاحب جو کچھ ہوش میں تھے وجدان کو بامشکل کہنے لگے تو بے ساختہ خوف سے کیف کو لگا اسکا دل بند ہو جاے گا

وجدان کو بھی امبر کا خیال آیا

ک کہاں ہے امبر" وجدان کہتا اور جلدی سے موبائی ل نکلتا لوکیشن چیک "

کرنے لگا وجدان کی گھبراہٹ اور زیادہ ہوی

کیف پلیز میری بہن کو بچاو میں مما بابا کو ہسپتال لے کر جا رہا ہوں"""

وجدان نے کیف کو لوکیشن بتاتے کہا

ہاں تم جاو" کیف نے کہا تو وجدان جلدی سے فیضان صاحب کو لمگاڑی میں "

آگے بیٹھا تا گاڑی سٹارٹ کر گیا جتنی جلدی ہو سکے وہ تیز ڈرئی یو کر رہا تھا

راستے میں دو ایمبولینس بھی آگی تو فیضان صاحب اور حمنہ بیگم کو ایمبولنس

میں ڈال کر ہسپتال روانہ ہوے

❤❤❤❤❤

کیف نے جلدی سے فیضان صاحب والی گاڑی سٹارٹ کی اور وجدان کی بتای ہوی لوکیشن جہاں امبر تھی وہاں پہنچانا تھا اسے اور کیف تیز ڈرائیو کر رہا تھا

.....

امبر بھاگتی ہوی دوسری منزل پے آگی تھی اسے بے حد خوف محسوس ہو رہا تھا دل میں شدت سے دعا کر رہی تھی کہ اس کا بھای آجاے

"ہاہاہا جتنا مرضی بھاگ لو نہیں بچ پاو گی" عامر کہتا اسکی طرف بڑھا امبر پیچھے ہوتی گی پیچھے کھڑکی جہاں ابھی کچھ نہیں لگا تھا ادھر کی طرف قدم لینے گی جیسے ہی عامر اس کے قریب آیا کہ گاڑی کی آواز سنای دی

یہ کون آگیا میرا سارا مزا خراب کر دیا" عامر نے غصے سے کہا اور امبر نے "
اللہ کا شکر ادا کیا

تجھے نہیں چھوڑ سکتا اگر چھوڑ دیا تو میں نہیں بچ پاو گا" عامر نے کہتے امبر کا "
پیچھے کو دھکا دیا اور امبر دوسری منزل سے نیچے گرتی گی

عامر وہاں سے بھاگ گیا

کیف گاڑی سے نکلتا ہوا وہاں بلڈنگ میں آرہا تھا ابھی وہ بلڈنگ کے اندر جاتا
کہ ایکدم کوی اس کے کچھ دور ہی نیچے گرا تھا اور امبر کا خون میں لت پت
وجود کیف کی سانس روکنے کے لیے کافی تھا

امبر رر" کیف نے چیختے ہوئے امبر کو پکارا اور بھاگتا ہوا امبر کے پاس بیٹھتا" اس کا خون سے بھرا چہرہ اور سر بھر چکا تھا کیف نے امبر کا سر اپنی گود میں رکھا

اامبر آنکھیں پلیز میں کچھ نہیں ہونا دوگا پلیز" کیف امبر کا پکارتے ہوئے"

امبر نے بامشکل آنکھیں کھولے کیف کو دیکھا اور پھر امبر کا دماغ کام کرنا چھوڑتا گیا

کیف جلدی سے امبر کا اٹھاتا گاڑی میں ڈالتا تیز سپیڈ میں گاڑی ڈرائیو کرنے لگا تھا

❤❤❤❤

ڈاکٹرز نے کافی کوشش کی کہ وہ فیضان صاحب اور حمنہ بیگم کو بچا سکیں لیکن وہ نہیں بچا سکے تھے سب ہی غم زدہ تھے لیکن سب سے زیادہ غم زیادہ وجدان تھا

وجدان نے کہا تھا کہ وہ حمنہ بیگم اور فیضان صاحب کو اسلام آباد دفنانا ہے سب خاموش ہو گے اور وجدان نے ان دونوں کو وہاں دفنا دیا

اور امبر سر پے گہری چوٹ لگنے کی وجہ سے کومہ میں چلی گی تھی اور وجدان امبر کو بھی وہی ہسپتال لے آیا تھا

فیضان صاحب اور حمنہ بیگم کی بھی فواد صاحب کی طرح پولیس میں رپورٹ کروادی تھی لیکن پولیس قتل کو پکڑنے میں ناکام رہی تھی

معصومہ سے سب نے یہ بات چھپای تھی لیکن کب تک جب اس نے اطراز کیا کہ حمنہ بیگم اور فیضان صاحب اس سے ملنے نہیں آے تو معصومہ کو یہ بتا دیا تھا کہ انکا انتقال ایک حادثہ میں ہو گیا ہے کیسی نے یہ نہیں بتایا تھا کہ انکا قتل ہوا کیونکہ وہ تو پہلے ہی ڈر سے نہیں نکلی تھی

وجدان اپنے والدین کے چلے جانے اور امبر کے کومہ میں چلے جانے کے بعد خاموش رہنے لگا تھا ہنسی مزاق کرنا تو جیسے وہ بھول ہی گیا تھا کیسی سے ضرورت سے زیادہ بات تو کرتا ہی نہیں تھا جتنا مرضی کوی اسے اپنے پاس کو کہتا لیکن وہ نہیں آتا

اس کی زندگی میں تین کام رہ گے تھے ایک امبر کے پاس ہر روز جانا اور کتنی کتنی دیر بیٹھے رہنا دوسرا صبح کو اپنے والدین کی قبروں پے جانا اور آفس

کیف نے بھی ایک سال بعد ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کرلی تھی اور بلال صاحب جو ہسپتال بنا رہے تھے کیف وہی آگیا اپنے ہسپتال بلال صاحب نے اسے ہی دے دیا تھا

اور کیف نے وجدان سے کہہ کر امبر کو بھی ایک سال بعد اپنے ہسپتال شفٹ کروالیا تھا اور وجدان کو بھی یہی ٹھیک لگا تھا کیونکہ اس طرح کیف کے ہوتے وجدان کو امبر کی دیکھ بھال میں کم پریشانی ہوتی

اور پھر یونہی دن گزرنے لگے معصومہ کا ڈر تو آہستہ آہستہ کم ہوا لیکن اسے خون دیکھتے پھر سے ڈر لگنے لگتا راتوں کو جو وہ پہلے جاگ جاتی تھی وہ آہستہ آہستہ کم ہونے لگا

لیکن واپس گھر جانے پر شہناز معصومہ جب اکیلی ہوتی اسے ڈراتی تھی اسے دھمکیاں دیتی تھی جس سے معصومہ سہم جاتی تھی

اور شہناز معصومہ کو کیسی کو نا بتانے کی دھمکی دیتی تھی کہ اگر وہ کیسی کو بتاے گی تو وہ بھی مارا جاے گا اسی لیے معصومہ ڈر کے کیسی کو نہیں بتاتی تھی کیونکہ وہ اور کیسی کو نہیں کھونا چاہتی تھی

بس معصومہ کی زندگی میں بس اپنے ماموں کے گھر جانا سکول اور اسکے بعد کالج جانا تھا ٹی وی پے بھی مویز میں خون دیکھتی ڈر گی تو وہ بھی چھوڑ دی اور بس کارٹون دیکھتی تھی

اور پھر چار سال سب کے یونہی گزرے تھے چار سال بعد امبر کو ہوش آیا تھا کیف کو چار سال بعد خوشی محسوس ہی تھی

چار سال بعد وجدان کی زندگی میں معصومہ آئی تھی جس نے اسے دوبارہ ہسنے پے مجبور کیا تھا اور معصومہ کی زندگی بھی چار سال بدلی تھی

❤❤❤❤

حال۔۔۔۔

وجدان نے سب سچ معصومہ کو بتا دیا تھا لیکن یہ نہیں بتایا تھا کس نے کیا ہے اور نا ہی یہ بتایا تھا کہ ثمرین بیگم کو بھی مارا گیا ہے ورنہ معصومہ اور دکھی ہو جاتی

معصومہ وجدان سے سچای سنتی رونے لگی تھی وجدان کی آنکھیں بھی وہ سب یاد کر کے بھر آی تھی یہ سب سچ امبر نے کومے میں آنے کے بعد بتایا تھا اس سے پہلے وجدان کو نہیں پتہ تھا کہ اس کے والدین کے قاتل کون ہے

اور وجدان ثبوت ڈھونڈ رہا تھا تا کہ عامر کو سزا دلا واسکے

معصومہ رو نہیں دیکھو میں ہو نا اب تمھارے ساتھ ‘‘وجدان نے روتی’’ ہوی معصومہ کے گرد اور حصار تنگ کرتے کہا

تو معصومہ نے وجدان کی طرف چہرہ کرتے دیکھا اور وجدان کی نم آنکھیں دیکھتی معصومہ کی آنکھوں سے اور آنسوں بہنے لگے

وجی میں آپ سے اب تک ناراض رہی اور آپ تو خود اتنے دکھی تھے“”

معصومہ نے نم آواز میں کہتے

وجدان کے اپنادائیں ہاتھ کی ہتھیلی وجدان بائیں گال پے رکھی تو وجدان کو اپنا کو سکون محسوس ہونے لگا

ہاں اسکا درد تو کم نہیں ہوسکتا تھا لیکن معصومہ کا یوں کہنا اسے اچھا لگا تھا

تم بھی تو تکلیف میں تھی معصومہ اور میں اپنی تکلیف میں چاچو سے کیا وعدہ تک بھول گیا“ وجدان نے کرب سے کہا اور معصومہ کے ہاتھ بڑھاتے آنسو پونچے

معصومہ نے وجدان کے حصار سے نکلتے اپنا رخ وجدان کی طرف کرتے بیٹھی تو وجدان نے معصومہ نے ہاتھ تھامے

کون سا وعدہ کیا تھا آپ نے بابا سے ''معصومہ نے پوچھا''

تمھارا خیال رکھنے کا تمھارا ساتھ کبھی نا چھوڑنے کا اور تمھیں پتہ ہے ہماری'' شادی کا بھی ماما بابا اور چاچو آنٹی فیصلہ کر چکے تھے ''وجدان نے کہا

پھر تو اچھا ہوا نا ہماری شادی ہو گی اگر مما بابا اور چاچو آنٹی ہوتے تو وہ کتنا'' خوش ہوتے ہماری شادی سے ''معصومہ نے نم آواز میں کہا

”ہاں بہت زیادہ اب تم رونا نہیں یوں رو رو کے اپنی طبعیت خراب کرو گی
اور پھر مجھے بھی پریشان کرو گی“ وجدان نے کہتے معصومہ کے آنسو صاف
کیے

”مجھے مما بابا بہت یاد آتے ہیں وجی میرا دل کرتا ہے وہ میرے مما بابا میرے
پاس ہوں“ معصومہ نے اداس ہوتے کہا

تو وجدان نے اسکے ہاتھ چھوڑتے معصومہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں
لیتے اس کے ماتھے پے بوسہ دیا

”میری جان میں تمھاری زندگی میں یہ کمی تو کبھی پوری نہیں کر سکتا پر وعدہ
کرتا ہوں ہمیشہ تمھارے ساتھ رہوں گا تمھاری ہر بات مانوں گا تمھارا ہمیشہ

خیال رکھو گا بس تم اداس نا رہا کرو ورنہ مجھے بھی کچھ اچھا نہیں لگتا'' وجدان نے کہا تو معصومہ مسکرادی

معصومہ کو اچھا لگتا تھا وجدان اس کی ہر بات مانتا ہے اسے کچھ نہیں کہتا اب تو ڈانٹتا بھی نہیں تھا

آپ بہت اچھے وجی کبھی نا چھوڑیے گا'' معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرادیا''

چلو اب چلیں جا کر کھانا کھاتے ہیں'' وجدان نے کہا تو معصومہ سر ہلاتی''
اسکے ساتھ کمرے سے نکلی

❤❤❤❤

کافی دن یونہی گزرے تھے سب کی روٹین ایک جیسی تھی

گیارہ بج رہے تھے وجدان آفس گیا ہوا تھا اور معصومہ اور امبر اپنے اپنے کمرے میں تھی کیف آج ہسپتال نہیں گیا تھا

تو اس نے سوچا صبح صبح ہی امبر سے مل آو لاونج میں داخل ہوتے اسے کوی بھی دیکھای نا دیا

کہاں ہو سکتی ہے امبر شاید کمرے میں ہو گی وہی چلا جاتا ہوں نہیں امبر کو" برا ہی نا لگے پر وہ میری بیوی ہے تو میں جا ہی سکتا ہوں" کیف دل میں سوچتا مسکرا دیا اور اوپر کی طرف بڑھا

دروازہ ناک کرنے پے امبر کی آواز آی تو کیف مسکراتا کمرے میں داخل ہوا

امبر جو سمجھ رہی تھی معصومہ ہو گی کیف کو دیکھتے ہڑ بڑا ہی گی اور جلدی سے بیڈ سے اٹھتی جلدی سے کیف کی طرف بڑھی لیکن پھر وہی کیف کو دروازہ بند کرتا دیکھ کر وہی روک گی

آپ یہاں" امبر نے کیف کو دیکھتے حیرت سے کہا تو کیف مسکرا دیا"

کیوں میں نہیں آسکتا کیا" کیف نے کہتے دروازہ بند کیا اور امبر کی طرف" بڑھا

کیف کو خود کی طرف بڑھتا دیکھ کر امبر کا دل ایکدم تیز دھڑکنے لگا

ہاں میں یہاں" کیف نے کہتے امبر کی طرف بڑھا جو وہی کی وہی کھڑی" تھی اس کی تو ہمت ہی نا ہوی تھی کہ وہ یہاں سے چلی ہی جاے

"وہ ہم باہر جاتے ہیں وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں" امبر نے کیف کی گہری نظروں سے گھبراتے کہا

امبر کی بات پے کیف مسکراتا اسکے پاس آتا اسکی کمر میں بازو ڈھالے اپنے سینے سے لگا چکا تھا

امبر کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا خود کو کیف کی گرفت سے چھڑانا چاہا پر کیف نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ امبر کے گرد گرفت اور مضبوط کرلی

"پر اس وقت میرا باتیں کرنے کا نہیں بلکہ کچھ اور کرنے کا دل کر رہا ہے اتنا اچھا موقع ہاتھ سے تھوڑی جانے دے سکتا تھا" کیف نے امبر کے ہونٹوں کو دیکھتے ذو معنی انداز میں کہا

توامبر جو پہلے ہی دھڑکتے دل کے ساتھ کیف کے حصار میں کھڑی تھی سرخ چہرے کے ساتھ نظریں جھکا

پ پلیز چ چھوڑے ''امبر نے کیف سے اٹکتے لہجے میں کہا''

لیکن کیف نے بنا امبر کی بات جا جواب دیے بغیر ایک بازو کا حصار امبر کے گرد بناتے دوسرا ہاتھ امبر کے سر کے پیچھے لے جاتے بالوں میں انگلیاں الجھاتے امبر کے ہونٹوں پے جھکا

امبر کیف کے عمل پے دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

کچھ پل یوں ہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو کیف نے پیچھے ہوتے امبر کا چہرہ دیکھا جو ابھی بھی سرخ چہرے کے ساتھ آنکھیں بند کیے خود کو نارمل کر رہی تھی

کیف امبر کو مسکراتا دیکھتا اپنے بازوں میں اٹھاتا اسے بیڈ پے لیٹا تا امبر پے جھکا تو امبر کا دھڑکتا دل اور دھڑکا

آآپ ک کیاک کر رہے ہیں پ پلیز پ پیچھے ہٹے" امبر نے کیف کو" کندھے سے تھامے پیچھے کرنے کی کوشش کرتے کہا

تو کیف نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر تکیے سے لگاے

کچھ پل تمھاری نہیں سننے والا‘‘ کیف نے کہتے امبر کے ماتھے پے بوسہ ’’ دیتے اسکی گالوں کو چھوا

امبر شرم وحیا سے آنکھیں بند کر گی، کیف نے امبر کی بند آنکھوں کو دیکھتے ان پے بوسہ دیتے پھر سے امبر کے ہونٹوں پے جھکا

کچھ پل بعد کیف امبر کے ہونٹوں سے ہٹتا گردن پے جھکا تو امبر کو اپنا دل سینے سے باہر نکلتا محسوس ہوا

ناجانے کتنے ہی پل کیف امبر میں یونہی کھویا رہا تھا پھر خود ہی خود پے ضبط کرتا پیچھے ہوا ورنہ کیف کا دل کر رہا تھا امبر میں ہی کھویا رہے

کیف پیچھے ہوتا بیٹھا تو امبر بھی جلدی سے اٹھ کر بیٹھتی دوپٹہ سہی کرتی خود کو نارمل کرنے لگی

کیف نے امبر کو دیکھا جو شرم و حیا سے گلابی ہوتی چہرہ جھکاے بیٹھی تھی

کیف نے مسکرا کے امبر کو دیکھتے اسے اپنے ساتھ لگایا پر امبر تو شرم و حیا سے کیف کو دیکھ بھی نہیں رہی تھی

چلو آو باہر بیٹھتے ہیں ورنہ تمھارا بھای ہی نا آجاے اور بنا اسکی اجازت کے " تم سے ملنے پے مجھے گھر سے ہی نکل دے" کیف نے کہا امبر نے مسکرا کے کیف کو دیکھا

تو کیف بھی مسکراتا اٹھ کھڑا ہوا اور امبر کا بھی ہاتھ تھامے اسے کھڑا کیا

"ویسے شکر ہے اب راکب کے کہنے کی طرح تمھارا بھای جلاد نہیں رہا ورنہ وجدان کا کوی بھروسہ نہیں تھا مجھے نکل ہی دے" کیف نے مسکراتے شرارتی لہجے میں کہا تو امبر نے گھور کر کیف کو دیکھا

"اگر آپ نے میرے پیارے بھای کو کچھ کہا تو میں آپ سے بات نہیں کرو گی" امبر نے کیف کو گھور کر خفگی سے کہا تو کیف مسکرادیا

"اوکے بھئی ی نہیں کہوں گا اپنے سالے صاحب کو کچھ چلو آو باہر چلتے ہیں" کیف نے مسکراتے کہا تو امبر بھی اسکے ساتھ باہر نکلی

اور دونوں لاونج میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے اتنے میں معصومہ بھی وہی آ گی

❤❤❤❤❤

وجدان امبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا معصومہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی کمرے میں گی تھی

وجدان کو ایک بات یاد آی تو امبر کو مخاطب کیا

امبر مجھے ایک بات بتانی تھی'' وجدان نے امبر سے کہا''

جی بھای کون سی بات'' امبر نے وجدان سے پوچھا''

مجھے ایک ضروری میٹنگ سے لاہور جانا ہے صبح شام تک واپس آجاو گا''' وجدان نے کہا تو امبر مسکرادی

ٹھیک ہے بھای پر بھابھی جی کو بتایا‘‘ امبر نے مسکراتے شرارت سے کہاتو’’

وجدان نے امبر کو گھورتے پھر مسکراتے گہرہ سانس لیا

بہت ضد کرے گی جانے کی‘‘ وجدان نے کہاتوامبر ہنس دی’’

بھای سچی مجھے تو بہت مزا آتا ہے آپ دونوں کی یہ مزے مزے کی’’

لڑائی یاں دیکھنے کا‘‘ امبر نے مسکراتے کہا

تو وجدان دیکھتارہ گیا اسکی بہن کو مزا آتا تھا اور ایک وہ تھا جو معصومہ کو منانے

میں لگا رہتا تھا

تھمیں مزا آتا ہے اور ایک میں ہوں جو معصومہ کو منانے کا سوچ سوچ "
پریشان ہوتا ہوں لیکن ایک ہے معصومہ مان بہت جلدی جاتی ہے" وجدان
کہتے آخر میں مسکراتے کہا تو امبر بھی مسکرا دی

جی بھائی بس دو منٹ کی ناراضگی ہوتی ہے اور ویسے بھی اسے منانے "
کے لیے اس کا فیورٹ کھانا ہی بہت ہے" امبر نے مسکرا کے کہا تو وجدان
مسکرا دیا

چلو اب تم بھی سو جاو میں بھی جاتا ہوں" وجدان کہتا امبر کے ماتھے پے پیار "
کیے اٹھ کھڑا ہوا

تو امبر وجدان کو مسکراتی دیکھتی امبر لیٹ گی تو وجدان اس پے لحاف ٹھیک
سے دینے لگا

اور ہاں ویسے تو گارڈز ہو گے لیکن پھر بھی میں نے کیف کو اپنے جانے کا بتا''
دیا تھا اور اسے چکر لگانے کا بھی کہا تھا وہ کل آے گا'' وجدان نے امبر کو بتایا

تو ایکدم امبر کے گال کیف کے بارے میں سوچتے گلابی ہونے لگے

جی بھای'' امبر بس اتنا ہی کہہ سکی تو وجدان مسکراتا کمرے سے نکلا دروازہ''
آٹو لاک ہو گیا تھا

💖💖💖💖

وجدان کمرے میں آیا تو معصومہ اسے بیڈ پے بیٹھی ہوی ملی تھی

وجدان مسکرا کے معصومہ کو دیکھتا دروازہ بند کرتا اس کے پاس آ کر بیٹھا تو معصومہ بھی ایل سی ڈی اف کرتی وجدان کی طرف متوجہ ہوی

معصومہ مجھے ایک بات بتانی ہے‘‘ وجدان نے معصومہ کے پاس بیٹھتے اس ’’ کے ہاتھ تھامے کہا تو معصومہ نے سوالیہ اسے دیکھا

کیا بات ہے وجی‘‘ معصومہ نے پوچھا’’

وہ اصل میں مجھے کل میٹنگ کے سلسلے میں جانا ہے‘‘ وجدان نے کہا’’

تو آپ مجھے کیوں بتا رہے ہیں کون سے مجھے جانا ہے‘‘ معصومہ نے منہ بنا’’ کے کہا

تو وجدان نے گھور کر دیکھا پھر خود بھی مسکرا دیا جنتا تھا ابھی لڑنا شروع کر دے گی

اصل میں مجھے کل میٹنگ کے سلسلے میں لاہور جانا ہے‘‘ وجدان نے کہا تو’’ معصومہ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا

کیا سچی میں اور امبر بھی چلتے ہیں‘‘ معصومہ نے خوشی سے کہا’’

نہیں میری جان کل نہیں کیونکہ پھر مجھے ضروری واپس بھی آنا ہے رات’’ تک کیونکہ پرسوں ہمارے آفس بھی ضروری میٹنگ ہے تو اتنے گھنٹوں میں کیا کرو گی ہم پھر کبھی جاے گے‘‘ وجدان نے بے حد پیار سے کہا لیکن معصومہ کو منہ بن گیا تھا

تو مجھے کیوں بتا رہے ہیں جانے کا جاے یہاں سے مجھے نہیں کرنی آپ سے ”
بات “معصومہ نے وجدان کو خفگی سے کہتے رخ پھرا

تو وجدان کو معصومہ کی ناراضگی کی ادا بھی بہت اچھی لگی تھی لیکن اس کو منانا
بھی تھا

وجدان نے پیچھے سے ہی اسے اپنے حصار میں لیا تو معصومہ نے خود کو وجدان
کی گرفت سے چھڑانا چاہا لیکن وجدان کا کوی ارادہ نہیں تھا چھوڑنے کا

اچھا نا میری پرنسس ناراض تو نا ہو تم خود سوچو ایک دن میں مزا آے گا”
وہاں ہم جاے گے نا کیسی دن پر کل نہیں“ وجدان نے پیار بھرے لہجے میں
کہا

کیوں کل کیوں نہیں‘‘معصومہ نے خفگی سے کہا’’

اچھا یار کتنے دن ہو گے نشے کی رات کے بعد تو تم نے مجھے پیار بھی نہیں کیا’’ تھوڑا آج پیار ہی کر لو اپنی وجی کو‘‘ وجدان نے معصومہ کی بات کا جواب دیے بنا شرارتی لہجے میں کہا

تو معصومہ وجدان کی بات سنتی شرم سے سر تا پیر تک سرخ ہوی تھی

چھوڑے مجھے‘‘معصومہ نے بنا وجدان کی بات کا جواب دیے خود کا’’ چھڑاتے کہا تو وجدان معصومہ کو شرمانا محسوس کرتا مسکرا دیا

بلکل نہیں آج تو میرا زرا سا بھی ارادہ نہیں ہے چھوڑنے کا‘‘ وجدان نے ’’
ذو معنی انداز میں کہتے معصومہ کے کان کی لو کو دانتوں تلے دبایا تو معصومہ
کپکپاہ کے رہ گی

وو جی ان نا کریں نا‘‘ معصومہ سب بھولتی وجدان کی ذو معنی بات اور عمل ’’
پے شرماتے کہنے لگی

تو وجدان نے مسکراتے اسے ایک جھٹکے سے بیڈ پے لیٹاتے خود معصومہ پے
جھکا تو معصومہ گھبرا ہی گی

اب تم مجھ سے ناراض بھی ہو تو وہ بھی تو منانا ہے نا تو میں منا کر ہی چھوڑو گا ’’
اب اپنی جان کو ناراض تو بلکل نہیں چھوڑ سکتا‘‘ وجدان نے معصومہ کے

گلابی ہوے چہرے کو دیکھتے ذو معنی انداز میں کہا تو معصومہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا

م میں نہیں ہو ناراض آپ چلے جایے گا" معصومہ نے خود کو وجدان کی " گرفت سے چھڑانے کی ناکام کوشش کرتے کہا

نہیں میرا تمھیں چھوڑنے کا کوی ارادہ نہیں ہے" وجدان نے کہتے " معصومہ کی گردن پے جھکا تو معصومہ کا دھڑکتا دل اور دھڑکا

اہہ وجی پیچھے ہوں آپ کی ب ئی یرڈ چھب رہی ہے" معصومہ نے خود کو " وجدان سے چھڑانے کے لیے کہنے لگی

تو وجدان نے معصومہ کی گردن سے چہرہ پیچھے کرتے معصومہ کو دیکھا

”پہلے تو کبھی نہیں کہا آج کیوں کہہ رہی ہو“ وجدان نے معصومہ کے شرم وحیا سے سرخ چہرے کو دیکھتے کہا

”وہ آج زیادہ چھب رہی ہے نا“ معصومہ نے بہانا بنایا

تو وجدان کے لبوں پہ مسکراہٹ آگی وہ جان گیا تھا خود کو چھڑانے کے لیے اسے کہہ رہی ہے

”آج تو بلکل نہیں چھوڑنے والا“ وجدان کہتا معصومہ پہ جھکتا گیا تو معصومہ دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

کچھ پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو وجدان نے پیچھے ہوتے گہرہ سانس لیتے معصومہ کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے گہرے سانس لیتے خود کو نارمل کر رہی تھی

وجدان معصومہ کی بند پلکوں کو دیکھتا ان کے بوسہ دیتا معصومہ کی گالوں کو چھوتا ناک کو چھوا اور گردن پے جھکتا اپنا لمس چھوڑنے لگا

معصومہ دھڑکتے دل کے ساتھ شرم و حیا سے آنکھیں بند کیے وجدان کو مبحت کرنے کی اجازت دے رہی تھی

وجدان گردن سے پیچھے ہوتا سائی یڈ لیمپ ہاتھ بڑھتا اف کرتا معصومہ کی کندھے پے ہونٹ رکھتا

معصومہ کو اپنی گرفت میں لے گیا اور معصومہ وجدان کی پناہوں میں شرماتی سمٹنے لگی

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وجدان لاہور جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا اور معصومہ منہ بنا کر بیڈ پے بیٹھی وجدان کو تیار ہوتا دیکھ رہا تھی

وجدان تیار ہوتا معصومہ کے پاس آیا اسے ہاتھ سے تھامتے اپنے سامنے کھڑا کیا

"اب اسے بھیجو گی تو سارا دن میرا اداس گزرے گا اب جلدی سے اپنے پیارے پیارے ڈمپل دیکھاو" وجدان نے مسکرا کے معصومہ کا چہرہ دیکھتے کہا

وجدان کے اداس ہونے کا سنتی معصومہ مسکرادی تو وجدان بھی معصومہ کے ڈمپل دیکھتا مسکراتا ان پے بوسہ دیتا پیچھے ہوتا معصومہ کی جھکی پلکیں دیکھنے لگا

"چلو اب سارا دن یونہی گزرانا اچھا کیف کو بھی میں نے کہا تھا وہ بھی آجاے گا اور کچھ کھانا ہوا کوک سے کہہ دینا ویسے میں کہہ چکا ہوں اور اگر باہر سے کھانا ہوا تو آڈر کر دینا ٹھیک ہے" وجدان نے کہا تو معصومہ سے سر ہلایا

"اور میرے گھر میری کچھ چیزیں رہ گی تھی وہ میں انیتا آپی سے کہہ دوں گی تو وہ راکب بھای کو کہہ کر آپ کوائی یرپورٹ یا جہاں بھی آپ کہے گے وہ دے جاے تو وہ لے کر آیے گا" معصومہ نے کہا

"اوکے لے آو گا" وجدان نے کہا"

تو معصومہ سر ہلاتے وجدان کے سینے سے لگی تو وجدان کے لبوں پے گہری مسکراہٹ آ گی

جلدی آجاے گا‘‘معصومہ نے کہا’’

بس رات تک واپس آجاو گا ٹھیک ہے چلو اب مجھے باہر تک چھوڑو‘‘ وجدان’’ نے کہاتو معصومہ اس کے ساتھ باہر تک چھوڑتے واپس آ گی

♥♥♥♥

آپ مجھے یونی چھوڑ آے ٹائی م ہو گیا ہے‘‘انیتا نے کہا’’

یار آج نا جاو مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا‘‘ راکب نے کہا’’

آج نا جانے کیوں راکب کا دل جب سے وہ اٹھا تھا عجیب سا بے چین ہو رہا تھا

”نہیں راکب آج میرا جانا ضروری ہے اور آپ کو کیا ہوا ہے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں کیا“ انیتا نے راکب کو کہا

”نہیں میں ٹھیک ہوں چلو چھوڑ کر آتا ہوں پر دھیان رکھنا اپنا اچھا اور جب فری ہو اسی وقت کال کر دینا مجھے میں لے آو گا“ راکب نے کہا تو انیتا نے حیرت سے دیکھا پہلے تو کبھی راکب نے ایسا نہیں کہا تھا

”اوکے رکھو گی خیال اور کال بھی کر دو گی آپ مجھے ابھی یونی چھوڑ آئے“ انیتا نے کہا

چلو آو“ راکب نے کہا اور کمرے سے باہر نکلا تو انیتا بھی نکلی”

کچھ دیر بعد راکب انیتا کو یونی چھوڑ کر واپس چلا گیا

انیتا ابھی یونی پہنچی ہی تھی کہ معصومہ کی کال آ گی جس نے انیتا سے کہا تھا کہ کچھ چیزیں جو اسکی گھر رہ گی ہیں وہ جا کر لے آے اور راکب سے کہے کہ وہ وجدان کو دے دے انیتا نے بھی اوکے کہہ کر کال رکھ دی

انیتا ایک گھنٹے بعد ہی فری ہو گی تھی اور اسکا ارادہ راکب کو کال کرنے کا تھا

لیکن اسکی دوست کا گھر معصومہ کے گھر کی طرف تھا تو انیتا نے اسے کہا کہ وہ اسے وہاں چھوڑ جاے اسے بھی کوی اطراز نہیں تھا اسلیے وہ اسے اپنے ساتھ لے گی

انیتا کا ارادہ معصومہ کی ساری چیزیں ڈھونڈ کر پھر اکب کو کال کر کے وہی سے اسے لینے کا کہنے کا ارادہ تھا

معصومہ کے گھر آ کر انیتا فرزانہ خاتون کے ساتھ مل کر چیزیں بیگ میں رکھنے لگی

انیتا معصومہ کے کمرے سے نکلی تو انیتا کو ساتھ والے کمرے سے آوازیں آی تو انیتا کا دھیان ایکدم انکی باتوں پے گیا

"شہناز کب تک انتظار کرنا پڑھے گا ہمیں سب کو مار دیا ہے لیکن ابھی تک یہ فواد کی دولت ہاتھ ہی نہیں آرہی" عامر نے غصے سے کہا

"عامر جہاں اتنا صبر کیا کچھ اور وقت کرلو" شہناز نے کہا تو انیتا کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی

"کب شہناز اس دولت کی خاطر ہم نے اس فواد، ثمرین مار دیا اور اس فیضان اور حمنہ کو بھی مار دیا کیونکہ انہیں پتہ چل گیا تھا اور اس امبر کو بھی میں نے اپنی طرف سے مار دیا تھا لیکن وہ بچ گی اور مجھے لگتا ہے وہ بھول گی ہے مجھے اسی لیے وجدان نے ہمیں کچھ کہا نہیں ہے اور اب ناہی دولت ہاتھ لگی اور ناہی معصومہ" عامر نے غصے سے کہا

اور انیتا کو غصہ آنے لگا اور ڈر الگ اس لیے وہ ڈرتی وہاں سے جانے کے لیے مڑی تاکہ پولیس کو بتا سکے

انیتا مڑی لیکن اسکی قسمت خراب تھی کہ وہ وہاں رکھے شو پیس سے ٹکرا گی اور اس سے پہلے وہاں بھاگتی عامر اور شہناز آواز سنتے باہر بھاگ کر آے اور انیتا کو ڈرتے اور آنکھوں میں آنسو لیے کھڑے دیکھ کر وہ سمجھ چکے تھے وہ سب سن چکی ہے

اس سے پہلے عامر اور شہناز انیتا کو پکڑتے انیتا وہاں سے بھاگی تھی اور عامر اور شہناز کو ایکدم ڈر لگا تھا

عامر کچھ کرو پکڑو اسے ” شہناز نے کہا تو عامر موبائل نکل کر اپنے ” آدمیوں کو کال کرنے لگا

سنو ایک لڑکی ابھی بھاگ کر گھر سے نکلی ہے اسے پکڑو چھوڑنا نہیں اسے ‘‘’’ عامر نے کال کرتے اپنے آدمیوں سے کہا جو گھر کے باہر ہی کھڑے تھے

ان کے اوکے کہتے ہی عامر کال رکھ چکا تھا

فرازنہ خاتون جو چھپ کر کھڑی تھی ساری بات سنتی جلدی سے بھاگ کر کمرے میں آتی راکب کو کال کرنے لگی

لیکن وہ لگ ہی نہیں رہا تھا اور اقبال صاحب بھی اسوقت گھر نہیں تھے جو وہ انکو بھی بھیج دیتی اور اگر وہ خود گھر سے باہر جاتی تو عامر اور شہناز کو ان پے بھی شک ہو جاتا

وہ پھر سے راکب کو کال کرنے لگی تھی صارم کا نمبر انکے پاس تھا نہیں

❤❤❤❤

انیتا کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے وہ اتنی ڈر گی تھی کہ وہ ڈر کر اپنا موبائل بھی وہی چھوڑ آی تھی

اور اب اپنے پیچھے کچھ غنڈوں کو دیکھتے ڈر کے مارے جتنا تیز ہو سکا وہ سڑک پے بھاگ رہی تھی

کہاں تک بھاگو گی ہاہاہا" ایک آدمی سے قہقہ لگاتے کہا تو انیتا اور تیز بھاگنے " لگی

اللہ پاک مجھے بچالیں میں کیا کرو" انیتا بنا رو کے دل میں شدت سے دل میں " روتے ہوے دعامانگ رہی تھی سڑک ویران تھی اسی لیے کوی بھی نہیں تھا

انیتا تیز بھاگ رہی تھی بنا آگے دیکھے

وہ بھاگ رہی تھی اسی لیے اسے آگے پتھر دیکھانادیااور وہ سڑک کے بیچ میں گری تھی ابھی وہ اٹھتی کہ وہ غنڈے اس کے سر پے پہنچ گے تھے

پ پلیز مج مجھے جانے دو" انیتا نے روتے ہوے کہاتو وہ غنڈے گھٹیاقہقے " لگانے لگے

ہاہاہاتو کہاں جاے گی بچ کے" ایک غنڈے نے کہتے انیتا کی طرف ہاتھ " بڑھایاتوانیتاکی ایک دل خراش چیخ اس سنسان سڑک میں گونجی تھی۔۔۔

اس غنڈے نے ہاتھ بڑھاتے انیتا کا دوپٹہ کھنچا تو انیتا چیختی ڈرتے پیچھے ہونے لگی تو اس غنڈے نے انیتا کا بازو زور سے کھچنا جو پھٹتا گیا انیتا کو لگا آج وہ شاید مر ہی جاے گی

انیتا نے ہمت نا ہارتے ہوے اس غنڈے کو دھکا دیتی پھر سے اٹھتی بھاگی تھی اسے گر کے پاوں اور ہاتھ پے چوٹ تو لگی تھی کافی خراشیں آی تھی

لیکن اسے اس سب کا دھیان ہی کہاں تھا اسے تو بس پرواہ تھی تو اپنی عزت کی

انیتا پھر سے بنا آگے دیکھے پیچھے ان غنڈوں کو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ رہی تھی اور آگے سے آتی کار سے جا ٹکرای تھی

۔۔۔۔۔۔

وجدان آفس سے میٹنگ سے فری ہوا ہی تھا اور آفس سے نکلتا گاڑی میں بیٹھا ہی تھا جو صارم نے اس کے لیے بھیجی تھی

وجدان نے ڈرائی یور کو واپس بھیج دیا تھا کیونکہ اسے کافی وقت لگ جانا تھا اور وجدان کا ارادہ تھا کہ وہ سب سے مل کر ہی جاے پر اسکا یہ بات معصومہ کو بتانے کا ہر گز نہیں تھا

ابھی وجدان گاڑی سٹارٹ کر کے ڈرائی یو کرنے لگا کہ اسکے موبائل پے کال آنے لگی تو وجدان نے نمبر دیکھتے کال اٹھای

وجدان نے سلام کیا تو فرازنہ خاتون سلام کے بعد جلدی سے بولی

بیٹا انیتا بیٹی یہاں آئی تھی تو اس نے عامر اور شہناز کی باتیں سن لی تو عامر اور ”
شہناز کو پتہ لگ گیا انیتا بیٹی یہاں سے بھاگ گی ہے اور عامر نے اسکے پیچھے
اپنے آدمیوں کو اسے پکڑنے کے لیے بھیجا ہے جلدی سے اسے بچاؤ وہ ابھی
یہاں گھر کے آس پاس ہو گی میرے پاس راکب کے علاوہ کوی نمبر نہیں تھا
اور اس کا لگ نہیں رہا اور آپ کو لگ گیا ہے آپ کیسی کو بتائیں تا کہ انیتا کو
بچاے کوی“ فرازنہ خاتون نے جلدی جلدی بتای

اور وجدان جو فرازنہ خاتون کا اتنا ہی کہنا تھا کہ بھاگ گی ہے وجدان نے اسی
وقت گاڑی کی سپیڈ تیز کر لی تھی اور انکی آخری بات پے جلدی سے او کے کہتا
فل سپیڈ ڈرائیو کرنے لگا

وجدان جہاں تھا ادھر سے معصومہ کا گھر قریب تھا اسی لیے وہ کیسی کو بھی بنا بتاے پریشانی سے اور سپیڈ بڑھتا ڈرائی یو کرنے لگا

وجدان چلارہا تھا کہ اسے ایک لڑکی بھاگتی ہوی اپنی گاڑی کی طرف آتی دیکھا دی اور وجدان اگلے ہی پل انیتا کو پہچان گیا تھا اس سے پہلے انیتا ٹکراتی وجدان سپیڈ سلو کر گیا تھا

انیتا وجدان کی گاڑی سے ٹکراتی نیچے گری تو وجدان بھی جتنی جلدی ہو سکا تھا بریک لگای تھی اور گاڑی سے باہر نکلتا انیتا کے پاس آیا تھا

اس سے پہلے وجدان انیتا کو اٹھاتا وہ غنڈے اس کے پاس آے تھے تو وجدان انکی طرف متوجہ ہوا

اے لڑکی ہمیں دے اور جا یہاں سے ''ایک غنڈے نے کہا تو وجدان کو ''

اس پے بے حد غصہ آیا اور وجدان نے ایک مکا اسکے منہ پے دے مارا

اور پھر وجدان اکیلے نے ہی ان چار پانچ غنڈوں کی اچھی خاصی دھلای کر ڈالی تھی وجدان ان غنڈوں کو وہی تڑپتا چھوڑ کر انیتا کے پاس آیا جو شاید بے ہوش ہو چکی تھی

اور وجدان اسے اٹھاتے اپنا کورٹ اتارتے اس پے دیتے اسے گاڑی میں پیچھلی سیٹ پے لیٹاتے خود بھی بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کرتا ساتھ راکب کو کال کرنے لگا

جو راکب نے تیسری بل پے اٹھالیا تھا

ہیلو کہاں ہے تو کوی تجھے کال کر رہا ہے لیکن تو اٹھا کیوں نہیں رہا تھا“ وجدان نے راکب کے کال اٹھاتے ہی غصے سے کہا تو راکب نے حیرت سے وجدان کی بات سنی

”یار کیا ہوا مجھے تو کیسی کی کال نہیں آی صرف تمھاری آی ہے سب خیریت تو ہے“ راکب نے کہا

اس کے موبائل پے کوی کال نہیں سچ میں آی تھی شاید فرزانہ خاتون کے کال کرتے وقت سگنل نہیں تھے اس لیے

”تو اپنی فلیٹ پے آ میں وہاں آ رہا ہوں“ وجدان نے راکب کی بات پے گہرہ سانس لیتے کہا

پر مجھے انیتا کو لینا ہے" راکب نے کہا اسے پہلے ہی انیتا کی پرواہ ہو رہی تھی"

لے آنا بس پہلے وہی آ جلدی" وجدان نے کہتے بنا راکب کی بات سنے کال بند کر دی راکب تھوڑا پریشان ہوا تھا لیکن پھر خاموشی سے باہر نکلا

♥♥♥♥

راکب فلیٹ پے ابھی پہنچا ہی تھا کہ وجدان بھی اسی وقت آیا تھا راکب اس کیطرف آیا

انیتا پیچھلی سیٹ پے ہے اسے نکال کر فلیٹ پے لاو میں ڈاکٹر کو کال کر چکا ہوں" وجدان نے راکب کو دیکھتے کہا تو راکب کا دل ایکدم بے ساختہ خوف سے دھڑکا

کیا انیتا کیا ہوا انیتا کو“ راکب کہتا جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھولا تو اسے انیتا”
زخمی حالت میں بنا دوپٹے اور وجدان کے کوٹ میں ملی

راکب کو اسے اس حالت میں دیکھتے اور خوف محسوس ہونے لگا

راکب نے جلدی سے انیتا کو بازوں میں اٹھاتا فلیٹ کی طرف بڑھا تو وجدان
بھی اسکے پیچھے چل دیا

فلیٹ پے آتے وجدان نے راکب کی پوکٹ سے چابی نکالتے دروازہ کھولا تو
راکب انیتا کو اندر لاتا کمرے میں لے جاتے بیڈ پے لیٹایا اور اس پے لحاف دیا

تمھیں کیسے ملی انیتا اور اس حالت میں بتاو مجھے کیا ہوا“ راکب نے ضبط سے”
سرخ آنکھیں لیے وجدان کو دیکھتے پوچھا جو وہی کھڑا ہوا تھا

راکب انیتا کو اس حالت میں دیکھتے بے حد تکلیف محسوس رہا تھا راکب کے کہنے پے وجدان فرزانہ خاتون کی ساری بات بتای راکب کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی جا کر عامر کو مار دے

پر وجدان کے سمجھانے پے خاموش ہو کر رہ گیا وجدان کا ارادہ تھا تمام ثبوتوں کے ساتھ ہی عامر کو پکڑا جاے

ڈاکٹر آ گی تو اس نے انیتا کو چیک کیا اور کچھ دیر میں ہوش میں آنے کا کہتی اس کی خیال رکھنے اور میڈیسن کا بتاتی چلی گی تو وجدان بھی اٹھ کھڑا ہوا

راکب میں جا رہا ہوں اور گھر کب جاو گے تم"وجدان نے راکب سے کہا" جو انیتا کے پاس ہاتھ تھامے بیٹھا تھا

"ٹھیک ہے تم جاو میں انیتا کو اس حالت میں گھر نہیں لے کر جانا چاہتا ورنہ سب پریشان ہو جاے گے گھر میں کہہ دوں گا کچھ دن انیتا کے ساتھ اکیلے گزارنا چاہتا ہوں اسلیے فلیٹ پے لے آیا ہوں" راکب نے وجدان کو دیکھتے کہا تو وجدان نے سر ہلایا

"پریشان نا ہو انیتا اللہ کا شکر ہے ٹھیک ہے" وجدان نے راکب کا پریشان چہرہ دیکھتے کہا تو راکب سر ہلا گیا

وجدان بھی پھر سے راکب کو کچھ نا کرنے کا کہتا وہاں سے نکلا تو راکب دروازہ بند کرتا کیسی کو کال کر کے میڈیسن دے کر جانے کا کہا

اور گھر صدف بیگم کو کال کر کے کہہ دیا کہ وہ کچھ دن انیتا کے ساتھ رہنا چاہتا ہے انہیں حیرت تو ہوئی کہ ایکدم یونی سے سیدھا لیکن کچھ کہا نہیں انہیں کیا اطراز ہو سکتا تھا انیتا راکب کی بیوی تھی جب دل کرے اسکا وہ لے کر جا سکتا تھا

کال کر کے راکب پھر سے انیتا کے پاس آتا اسکے پاس بیٹھتا جھک کر ماتھے پے بوسہ دیا

انیتا کے ماتھے پے بھی چوٹ کا نشان تھا شاید جب وجدان کی گاڑی سے ٹکراتے گری تب لگ گی تھی

ماتھے پے چوٹ کے علاوہ اسکے ہاتھوں پے بھی خراشیں آئی تھی دائیں بازو اور پاؤں پے بھی خراشیں تھی

چھوڑو گا نہیں اس کمینے کو'' راکب نے انیتا کی حالت دیکھتے عامر کو سوچتے''
غصے سے کہا

راکب اللہ کا شکرادا کر رہا تھا کہ وجدان وقت پے پہنچ گیا ورنہ آج کیا ہوا جاتا
اس سے آگے راکب سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا

راکب کا پھر سے دھیان انیتا پے گیا انیتا کے گرنے سے کپڑے بھی مٹی سے
گندے ہو چکے تھے

راکب انیتا کو دیکھتا اٹھ کر کبرڈ میں سے اپنی بلیک کلر کا شرٹ اور ٹراوزر لاتا

انیتا کے پاس آتا بیٹھا اور انیتا سے وجدان کا کوٹ اتر کر سائیڈ پے رکھا

کوٹ اتارا تو راکب کو انیتا کا پھٹا بازو دیکھتے پھر سے غصہ آنے لگا

راکب نے غصہ ضبط کرتے انیتا کی قمیض کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔

کچھ دیر بعد انیتا راکب کے ٹراوزر اور شرٹ میں موجود تھی راکب انیتا کا پانی سے چہرہ اور ہاتھ بھی لا کر صاف کر چکا تھا راکب ابھی انیتا کو چینج کروا کر ہی ہٹا تھا

کہ دروازے پے بل ہوی تو راکب اٹھ کر گیا دروازے کھولا تو جیسے راکب نے میڈیسن لانے کا کہا تھا دے کر واپس چلا گیا تو راکب انیتا کے پاس بیٹھتا اسکے خراشوں پے ٹیوب لگانے لگا

راکب ٹیوب لگتا وہی انیتا کے پاس ٹیک لگا کر بیٹھ گیا کافی دیر بعد انیتا کو ہوش آنے لگا تو راکب سیدھا ہوتا انیتا کی طرف متوجہ ہوا

انیتا میری جان ٹھیک ہو تم" راکب نے جلدی سے انیتا سے فکر مند ہوتے" کہا

انیتا نے آنکھیں کھولی تو خود پے جھکے راکب کو دیکھا انیتا کے ذہین میں وہی سب چلنے لگا

رراکب وہ" انیتا جلدی سے اٹھ کر بیٹھی روتے ہوے کہنے لگی اسے ابھی" بھی خوف محسوس ہو رہا تھا

”شش شکر ہے تم ٹھیک ہو کچھ نہیں ہوا تمھیں“ راکب نے اسے خاموش کراوتے کہا تو انیتا روتے ہوئے راکب کے گلے لگ گی

”راکب آپ کو پتہ ہے میں کتنا ڈر گی تھی مجھے لگا میں آج مر جاو گی“ انیتا نے راکب کے سینے سے لگے کہا

”بس میری جان کچھ نہیں ہوا تمھارا راکب تمھیں کبھی کچھ نہیں ہونے دے گا سوری آج کے لیے اگر مجھے پتہ ہوتا یہ سب ہو گا ایک پل کے لیے بھی تمھیں نا چوڑتا“ راکب نے کہتے

انیتا کے سر پے بوسہ دیا تو انیتا پیچھے ہو کر بیٹھی

”راکب آپ کو پتہ ہے اس عامر اور شہناز نے پھوپو، فواد انکل، فیضان انکل اور حمنہ خالہ کا بھی قتل کیا ہے میں نے سب سن لیا تھا تو وہ اس عامر نے میرے پیچھے آدمی لگا دیے تاکہ مجھے بھی مروا سکے“ انیتا نے روتے ہوئے نم آواز میں کہا

تو راکب نے ہاتھ بڑھاتے اسکی گالوں سے آنسو پونچے

”جانتا ہوں انیتا یہ سب اور اس کو اسکے کیے کی سزا ضرور ملے گی لیکن میری جان تم وہاں اکیلی کیوں گی اور گی کیسے اور کس کے ساتھ گی تھی“ راکب نے ایک ساتھ سوال پوچھے تو انیتا سے سب بتا دیا

”پر مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ سب ہو گا راکب میں نے سوچا تھا کہ میں آپ کو کال کر دو گی“ انیتا نے نم آواز میں کہا تو راکب نے اسے خاموش کرا دیا

”تمھیں اس حال میں دیکھ کر میں کتنا ڈر گیا تھا تم نہیں جانتی لیکن اللہ کا شکر ہے تم ٹھیک ہو اور بس اب رونا نہیں ٹھیک ہے کچھ نا سوچو“ راکب نے کہتے

انیتا کے تھامے ہاتھوں پے بوسہ دیا تو انیتا راکب کے لہجے سے اپنے لیے فکر دیکھتے اپنے دل میں ایک سکون سا محسوس کرنے لگی

”راکب آپ کو کیسے ملی میں، میں تو گاڑی سے ٹکرا گی تھی اس کے بعد تو مجھے یاد بھی نہیں کہ کیا ہوا تھا اور یہاں کیسے پہنچی“ انیتا نے پوچھا

”وہ وجی لے کر آیا ہے تمھیں فرازنہ خالہ نے کال کر دی تھی وجی کو میرا نمبر نہیں ملا وہ تو شکر ہے وجی وہاں سے قریب تھا اس لیے جلدی پہنچ گیا“ راکب نے کہا تو انیتا نے سر ہلایا

اچھااب تم کچھ ناسوچو بس ریسٹ کرو ہمم اور کہیں درد تو نہیں ہو رہا""
راکب نے انیتا سے کہتے اسکے بال ٹھیک کیے

جی تھوڑی جلن محسوس ہو رہی ہے"انیتا نے کہا"

ان شاءاللہ ٹھیک ہو جاے گا"راکب نے کہاتوانیتا نے سر ہلایا"

ساتھ اسکا دھیان اپنے کپڑوں پے گیاتو ایکدم اس کا چہرہ گلابی ہوا تھا اسے سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ اسے چینج راکب نے کروایا تھا راکب انیتا کا گلابی چہرہ دیکھتا دھیما سا مسکرا دیا

تمھارے کپڑے صاف نہیں تھے تو سوچا میں چینج کر دوں میں نے سوچا"
ناجانے تم کب ہوش میں آو اور زخم بھی صاف کر کے مرہم لگادی تھی"
راکب نے کہا تو انیتا خاموشی سے چہرہ جھکا گی

اچھا میں تمھارے لیے کچھ کھانے کو لاتا ہوں"راکب کہتا باہر نکلا"

تو انیتا خاموشی سے وہی بیٹھ کر سب سوچنے لگی

تھوڑی دیر بعد راکب بریڈ انڈے اور چاے لے کر آیا اور انیتا کے سامنے رکھ
کر خود بھی بیٹھ گیا

چلو اب جلدی سے کھالو"راکب نے کہا"

میں ہاتھ دھو آو“ انیتا نے کہا”

میں نے صاف کر دیے تھے اور ابھی میں تمھیں خود اپنے ہاتھوں سے کھلاتا” ہوں“ راکب نے مسکرا کے کہتے

بریڈ انڈا انیتا کو کھلانے لگا تو انیتا بھی مسکرا کے راکب کو دیکھتے اسکے ہاتھ سے کھانے لگی

کھلانے کے بعد راکب برتن کچن میں رکھتا واپس انیتا کے پاس بیٹھتے اسے اپنے حصار میں لیا تو انیتا نے اسکے سینے پے سر رکھا راکب نے مسکراتے انیتا کے بالوں پے بوسہ دیا

راکب ہم گھر کب تک واپس جا رہے ہیں اور میرے کپڑے بھی نہیں ہیں''
یہاں کون سے پہن کر جاو گی''انیتا نے کہا

ہم کچھ دن تک یہی ہیں میں نے گھر کال کر کے بتا دیا ہے''راکب نے کہا تو''
انیتا نے سر اٹھاتے حیرت سے راکب کو دیکھا

وہ کیوں اور گھر میں سب کو کیا کہے گے''انیتا نے کہا''

تو راکب نے اسکا چہرہ دیکھتے مسکراتے انیتا کے ناک پے ہونٹ رکھے

میں نے مما کو کال کر کے کہہ دیا ہے کہ میں کچھ دن اپنی بیوی کے ساتھ''
اکیلے میں ٹائی م گزارنا چاہتا ہوں اور انہیں کیا اطراز ہو سکتا تھا اجازت مل
گی''راکب نے مسکرا کے کہا تو انیتا راکب کو دیکھتی رہ گی

راکب آپ بھی نانا جانے کیا سب کیا سوچے گے ''انیتا کو شرم آی تھی کہ سب اسکے بارے میں کیا سوچے گے

''سوچنا کیا ہے میری جان سب کو پتہ ہے کہ جن کی شادی ن ئی ی ن ئی ی ہو وہ میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنا چاہتے ہیں تو گھر میں کوی کچھ نہیں کہے گا ''راکب نے کہا تو انیتا نے سرخ چہرے کے ساتھ راکب کو دیکھا

''پر میرے کپڑے راکب ''انیتا نے کہا

''وہ بھی آجاے گے ویسے ان کپڑوں میں کیا برای ہے ''راکب نے کہا

تو میں کیا آپ کے کپڑوں میں رہوں گی کتنا عجیب لگتا ہے'' انیتا نے کہا''

پر مجھے تو تم کافی ہاٹ لگ رہی ہو ان میں'' راکب نے انیتا کا چہرہ دیکھتے''
ذو منعی انداز میں انیتا کے ہونٹوں کو دیکھتے کہا

تو انیتا راکب کی نظریں اپنے ہونٹوں پے محسوس کرتی چہرہ جھکا گی

جتنا مرضی چھپ لو مجھ سے لیکن تم بچتی کب ہو'' راکب نے مسکرا کے''
ذو معنی انداز میں کہا

تو انیتا نے راکب کے سینے پے مکا مارا راکب مسکرا دیا

کافی دیر راکب یونہی اسے اپنے حصار میں لیے بیٹھا رہا اور اس سے ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا تاکہ اسکا ذہین بدل جاے

دوپہر سے شام یونہی گزری تھی رات تک راکب نا جانے کتنی بار انیتا سے پوچھ چکا تھا کہ اسے کوی درد تو نہیں ہو رہا زخموں پے ایک دفعہ پھر سے مرہم لگای تھی اور انیتا راکب کی فکر پے اپنے اندر سکون اترتا محسوس کر رہی تھی

انیتا باتھروم جانے کے لیے بیڈ سے اٹھی تو اسکے پاوں میں ہلکا سا درد محسوس ہوا شاید چوٹ لگنے کی وجہ سے ہو رہا تھا

لیکن وہ سارا دن بیٹھی رہی تھی بیڈ سے اٹھی ہی نہیں تھی اس لیے اسے پتہ نہیں چلا تھا

انیتا کیا ہوا میری جان اور کہاں جا رہی ہو" راکب نے انیتا کو بیڈ سے اترتے دیکھ کر پوچھا اور جلدی سے انیتا کے پاس کھڑا ہوا

وہ میں باتھروم جا رہی تھی پر پاوں میں درد ہو گیا" انیتا نے کہا"

چلو آو میں چھوڑ آتا ہوں" راکب نے کہتے انیتا کو بازوں میں اٹھتا باتھروم لے جا کر کھڑا کیا

اگر کیسی اور مدد کی ضرورت ہے تو تمھارا یہ شوہر حاظر ہے" راکب نے انیتا کو دیکھتے ذو معنی انداز میں مسکراتے کہا تو انیتا نے سرخ چہرے کے ساتھ گھور کر راکب کو دیکھا

جاے یہاں سے زرا شرم نہیں ہے آپ میں" انیتا نے راکب کی بے شرمی" پے کہا تو راکب مسکراتا باتھروم سے باہر نکلا

رات کو راکب نے باہر سے ہی کھانا آڈر کر دیا تھا اور کھانا کھاتے انیتا اور راکب سو گے تھے

❤❤❤❤

وجدان رات کو گھر پہنچا تو اسے لاونج میں ہی معصومہ اور امبر اور ان کے ساتھ کیف بیٹھا ہوا دیکھای دیا

وجدان نے تینوں کو دیکھتے مسکرا کے سلام کیا تو تینوں نے جواب دیا اور معصومہ جلدی سے وجدان کے پاس آی

وجی میں نے جو انیتا آپی سے کہا تھا وہ نہیں لائے کیا'' معصومہ نے وجدان کو''
خالی ہاتھ دیکھتے کہا

نہیں وہ میں لا نہیں سکا'' وجدان نے کہا تو معصومہ کا منہ بن گیا''

وجی آپ بھی ناضرور بھول گے ہو گے یہ تو میں آپ کو بعد میں پوچھتی''
ہوں پہلے بتائے پانی یا چائے لے کر آو'' معصومہ نے منہ بنا کر کہتے وجدان
سے پوچھا

تو امبر اور کیف اسکے یوں کہنے پے اپنی ہنسی ضبط کرنے لگے جیسے معصومہ
وجدان پے روب ڈال رہی تھی کیف کو تو اپنے دوست کی حالت پے بہت
مزا آرہا تھا

وجدان نے ان دونوں کو ہنستے دیکھ کر گھور کر دونوں کو دیکھا اور معصومہ کی طرف متوجہ ہوا

ہاں پانی لے آو'' وجدان نے مسکرا کے معصومہ سے کہا جانتا تھا چاے تو'' اسے آتی نہیں ہے

معصومہ سر ہلاتی کچن چلی گی تو امبر بھی مسکراتی اپنے کمرے کی طرف بڑھنے کے لیے اٹھ کھڑی ہوی تو وجدان بول پڑا

کھانا کھالیا تم تینوں نے'' وجدان نے پوچھا''

نہیں بھای ابھی تو نہیں کھانے لگے تھے ہم'' امبر نے کہا''

اچھا چلو چاروں کھاتے ہیں‘‘ وجدان نے کہا تو امبر سر ہلاتی مسکراتی چلی گی ’’ تو وجدان کیف کی طرف متوجہ ہوا جو جاتی ہوی امبر کو دیکھ رہا تھا

تو کب آیا تھا‘‘ وجدان نے پوچھا ’’

کافی دیر پہلے آیا تھا ویسے یار بھابھی کا کافی روب لگتا ہے تم پے‘‘ کیف نے ’’ مسکراتے شرارتی لہجے میں کہا تو وجدان نے گھور کر دیکھا پھر خود بھی مسکرادیا

یار اسکا روب بھی بہت اچھا لگتا ہے‘‘ وجدان نے کہا تو کیف قہقہ لگا گیا تو ’’ وجدان بھی ہنس دیا

ابھی وجدان یا کیف کچھ کہتے معصومہ بھی پانی لے کر آی گی

وجدان نے مسکراتے اس سے پانی لے کر پیتے اٹھ کھڑا ہوا

میں فریش ہوں آو پھر کھانا کھاتے ہیں'' وجدان نے کیف سے کہا تو کیف ''
سے سر ہلا گیا

وجدان اوپر کو بڑھا تو معصومہ بھی اسکے ساتھ اوپر کو بڑھی ان کے جاتے امبر
کیف کے پاس آگی تھی تو کیف اس سے باتیں کرنے لگا

وجدان اور معصومہ کمرے میں آئے تو معصومہ پھر سے وجدان کو کہنے لگی

وجی بتاے اب کیوں بھول کر آے ہیں اب پتہ نہیں ہم کب جاے گے تو''
لے کر آے گے ''معصومہ نے منہ پھلاتے کہا تو وجدان اسے اپنے قریب
کرتا اسے اپنے حصار میں لے گیا

یار کیسی بیوی ہو تم دوسروں کی بیویاں جب ان کا شوہر آتا ہے ان کہ تھکن''
ختم کرتی ہیں اور تم مجھ سے شکایت کر رہی ہو'' وجدان نے خفگی بھرے لہجے
میں کہا

اچھا نہیں کہتی کچھ ویسے دوسروں کی بیویاں انکی تھکن کیسے ختم کرتی ہیں''''
معصومہ نے سوالیہ پوچھا تو وجدان کے لبوں پے گہری مسکراہٹ آگی

وہ تو اپنے شوہر کو پیار کرتی ہیں'' وجدان نے معصومہ کے ہونٹوں پے اپنا''
انگوٹھا پھیرتے ذومنعی انداز میں کہا

تو معصومہ گلابی ہوتا چہرہ جھکا گی وجدان معصومہ کو شرماتا دیکھتا مسکرا دیا

چلو یار تم نے تو کچھ کرنا نہیں ہے میں فریش ہو آو" وجدان نے اداس لہجے میں کہا

اچھا پہلے آپ اپنی آنکھیں بند کرے" معصومہ نے کہا تو وجدان کے لبوں پے زندگی سے مسکراہٹ آگی اور جلدی سے آنکھیں بند کی

معصومہ وجدان کی بند آنکھوں کو دیکھتی جلدی سے وجدان کی گال پے بوسہ دیتی شرم وحیا سے چہرہ جھکا گی

وجدان اپنے گال پے معصومہ کے ہونٹوں کو لمس محسوس کرتا گہری مسکراہٹ ہونٹوں پے سجاتا اسکے گرد سے حصار ہٹاتا معصومہ کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر ماتھے پے بوسہ دیتا پیچھے ہوا

چلو میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر کھانا کھاتے ہیں" وجدان نے کہا"

تو معصومہ سر ہلا گی وجدان معصومہ کے چہرے پے چھای لالی مسکرا کے دیکھتا فریش ہونے چلا گیا

کچھ دیر بعد وجدان فریش ہو کر آیا تو دونوں کمرے سے نکلے اور چاروں نے مل کر کھانا کھایا اسکے بعد وجدان اور کیف باتیں کرنے لگے معصومہ اور امبر کمرے میں چلی گی

🖤🖤🖤🖤

صبح راکب اٹھتا فریش ہوتا انیتا کو اٹھانے لگا تو انیتا نے آنکھیں کھولے خود پے جھکے راکب کو دیکھا

اٹھ جاو انیتا میں ناشتہ بنا رہا ہوں تب تک تم فریش ہو جاو‘‘ راکب نے انیتا’’ سے کہا

جی پر پہلے آپ تو پیچھے ہٹے‘‘ انیتا نے راکب کے سینے پے ہاتھ رکھتے اسے’’ پیچھے کرنا چاہا تو راکب جان بوجھ کر اور انیتا پے جھکا

اگر نا ہوں تو‘‘ راکب نے انیتا کے چہرے کو دیکھتے مسکرا کے کہا’’

تو میں پھر سے سو جاؤ گی اور پھر آپ خود ہی ناشتہ کرتے رہیے گا'' انیتا نے کہا

پر میں تو ابھی ناشتہ کر کے پھر تمھارے لیے جاؤ گا بنانے'' راکب نے ذو معنی انداز میں کہتے انیتا کے ہونٹوں پے جھکا تھا انیتا تو راکب کے ایکدم جھکنے پے بکھلا ہی گی تھی

انیتا شرم و حیا سے آنکھیں بند کر گی کچھ پل بعد ہی راکب پیچھے ہوتا انیتا کی بعد پلکوں کو دیکھتا ان کو چھوتا پیچھے ہوا

چلو میں نے تو اپنا ناشتہ کر لیا اب تمھارا بناتا ہوں'' راکب انیتا کے سرخ چہرے کو دیکھتا مسکراتا کہتا اٹھ کھڑا ہوا تو انیتا بھی جلدی سے بیٹھی

راکب میں کیا پہنوں کوی سوٹ ہی نہیں ہے میرے پاس تو" انیتا نے راکب سے کہا

تو میرا کوی شرٹ اور ٹراوزر پہن لو اور تمھیں اس میں دیکھنا چاہتا ہوں مجھے" سچ میں تم بہت ہاٹ لگ رہی ہو" راکب نے شرارتی لہجے میں انیتا سے کہتے آنکھ ماری

تو انیتا سرخ چہرے کے ساتھ گھور کر رہ گی راکب اسے مسکراتا دیکھتا ناشتہ تیار کرنے چلا گیا

انیتا بھی راکب کے جانے کے بعد فریش ہونے چلی گی

انیتا فریش ہو کر آی تو راکب بھی آگیا

چلو آ و جلدی سے تمھارے بال ڈرائے کر دوں پھر ناشتہ کرتے ہیں''''

راکب نے انیتا کو کہتے اسکے ہاتھ تھامے بیڈ پے بیٹھایا اور بال ڈرائے کرنے لگا

بال ڈرائے کرنے کے بعد دونوں نے ناشتہ کیا اور راکب انیتا کے زخموں پے مرہم لگانے لگا راکب پاوں پے لگانے لگا تو انیتا بول پڑی

راکب پلیز آپ پاوں پے رہنے دے میں لگا لوں گی'' انیتا نے کل والی بات پھر سے راکب کو کہی

کل بھی جب راکب اسکے پاوں پے لگانے لگا تھا تو انیتا اسے منا کر رہی تھی انیتا کو اچھا نہیں لگ رہا تھا راکب کا اسکے پاوں کو یوں ہاتھ لگانا

انیتا تم کس کی ہو میری نا سر سے لے کر پاؤں تک میری ہو تو مجھے تمھیں "
چھونا برا نہیں بلکہ اچھا لگتا ہے چاہے وہ پاؤں ہو یا۔۔۔" راکب ذومنعی
انداز میں ابھی کہہ رہی تھا کہ انیتا بول پڑی

راکب آپ دن بادن بہت بے شرم ہوتے جا رہے ہیں زرا آپکو شرم نام کی "
چیز نہیں ہے" انیتا نے گلابی ہوتے سسپٹا کر راکب کی بات کاٹتے کہا

تو راکب ہنس دیا اور انیتا کی طرف ہوتے انیتا پے جھکا تو جلدی سے پیچھے ہوی
لیکن راکب اس اپے اور جھکتا اسے بیڈ پے ہی لٹا چکا تھا

راکب پوری طرح انیتا پے جھکتا اسکے آس پاس ہاتھ رکھے تھے

یار تم میری بیوی ہو تمھارے سامنے ہی بے شرم ہو گا اور کس کے ہو گا اور ''
ویسے بھی اگر بے شرم نا ہوا تو ہمارے بچے کیسے آے گے'' راکب نے
ذو معنی انداز میں کہتے انیتا کے گالوں کے شدت سے بوسہ دیا تو انیتا کپکپاہ کے
رہ گی آنکھیں بھی بند کر گی

راکب نے گالوں سے ہوتے ٹھوڈی کو چھوتے، انیتا کے ہونٹوں پے ہونٹ
رکھتے انہیں اپنی گرفت میں لیتا گیا

کچھ پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو راکب پیچھے ہوتا انیتا کو دیکھنے لگا
جو گہرے سانس لیتے خود کو نارمل کر رہی تھی راکب مسکراتا اٹھ بیٹھا تو انیتا
بھی بیٹھ گی

چلو آو تمھارے بال بنا دوں'' راکب نے انیتا سے کہا''

میں بنالو گی‘‘ انیتا نے کہا تو راکب نے نفی میں سر ہلا یا’’

تمھارا ہاتھ ابھی ٹھیک نہیں دیکھو کتنی خراشیں آی ہیں تو میں بنا دوں گا بس’’ تم خاموشی سے بیٹھی رہو‘‘ راکب نے کہا پھر اٹھ کھڑا ہوا

او یار تمھارے پاوں پے تو مرہم لگای نہیں چلو یہ لگا دو‘‘ راکب کہتا انیتا کے’’ پاوں کے قریب بیٹھا تو انیتا راکب کے اتنے خیال پے مسکرا دی

راکب نے مرہم لگاتے انیتا کے بال بنائے اسکے بعد انیتا کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا

رات کو دونوں کھانا کھا کر بیٹھے راکب انیتا کو اپنے حصار میں لے کر بیڈ پے بیٹھا تو انیتا اسکے کندھے پے سر رکھ گی تو راکب دل سے مسکرا دیا

راکب ہم کوی مووی دیکھیں''انیتا نے راکب سے کہا تو راکب مسکرا دیا''

کیسی مووی دیکھنا پسند کرو گی''راکب نے پوچھا''

کوی اچھی سی''انیتا نے کہا''

اگر رومنٹک مووی دیکھنا چاہتی ہو تو بتاو''راکب نے کہا تو انیتا نے راکب کو'' گھور کر دیکھا

کوی اچھی سی راکب جو آپ کو اچھی لگے وہ''انیتا نے کہا''

میرا تو رومنٹک دیکھنے کو دل کر رہا ہے بلکہ چھوڑو ہم اپنا رومانس کرتے ہیں“”“ راکب نے ذو معنی انداز کہتے انیتا کے گرد حصار تنگ کیا تو انیتا کا دل راکب کی ذو معنی انداز پے بے ساختہ دھڑ کا

راکب میں ابھی ٹھیک نہیں ہوی اور آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں“انیتا نے ” راکب سے فرار چاہی

راکب انیتا کے کہنے پے مسکراتا اسے اسے بیڈ پے لیٹا تا اس پے جھکتا اسکے ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا گیا

تو میں آرام سے پیار کروگا نا تمھیں زرا تکلیف نہیں دوگا“ راکب نے کہا”

توانیتا شرم وحیا سے پلکیں جھکا گی راکب مسکراتا اسکے ماتھے پے بوسہ دیتا اسکی گالوں کو چھوتا اسکے دائی یں کندھے پے اپنا لمس چھوڑا توانیتا کادل تیزی سے دھڑکنے لگا

راکب نے کندھے سے ہٹتے انیتا کی گردن پے اپنا لمس چھوڑتا اسے اپنے حصار میں لیتا گیا اور انیتا بھی شرماتی راکب میں سمٹتی جارہی تھی
💖💖💖💖

انیتا راکب کا خود کے لیے فکر کرنا، اسے ہر طرح سے احساس دلانا کہ وہ اس کے لیے فکر مند ہے اور راکب کا زرا زرا سی بات پے اسکا خیال رکھنا انیتا کی زرا سی تکلیف کا سن کر راکب کا تڑپ جانا

یہ سب انیتا کو مجبور کر چکے تھے راکب سے محبت پے جو وہ اتنے دنوں سے خود سے بھی نہیں مان رہی تھی وہ کب سے یہی بیٹھے سوچ رہی تھی

دوپہر کا وقت تھا راکب اور انیتا باہر لاونج میں صوفے پے بیٹھے تھے

"کیا مجھے راکب سے پیار ہو گیا ہے ہاں مجھے راکب سے پیار ہو گیا" انیتا نے دل میں سوچا اور یہ سوچ آتے انیتا کے دل کو عجیب سا سکون ہوا تھا

"تو کیا میں راکب سے کہہ دو ہاں کہہ دوں گی لیکن اس سے پہلے راکب کو معاف کرنا ہے ہاں میں راکب کو معاف کر دوں گی پورے دل سے، راکب مجھ سے پیار کرتے وہ سب انہوں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا اور اب تو میں بھی ان سے پیار کرنے لگی ہوں تو اب میں راکب کو بتا دوں گی میں نے انہیں

معاف کیا اور یہ بھی بتادوں گی کہ میں ان سے پیار کرنے لگی ہوں" انیتا نے دل میں سوچا اور یہ سوچ اسکے لبوں پے دھیمی سی مسکان لے آی

راکب کب سے انیتا کو سوچو میں مصروف دیکھ رہا تھا لیکن کچھ کہا نہیں تھا آخر کار راکب انیتا کو تنگ کرنے لگا

انیتا ویسے تمھیں کوی نام پسند ہے" راکب نے کہا تو انیتا نے اسکی طرف" دیکھا

کیوں ویسے میں دیکھ رہی تھی ایک دن نام صارم بھای اور حبہ کے بے بی" کے لیے" انیتا نے خوش ہوتے کہا تو راکب نے گھور کر دیکھا

یاران کو انکے بے بی کا نام رکھنے دو تم ہمارے بے بی کے لیے سوچو" راکب نے کہا تو انیتا سرخ ہی ہو گی

راکب آپ بھی نا" انیتا کو سمجھ ہی نا آیا تھا کہ وہ کیا کہے راکب انیتا کی بے تکی بات پے مسکرا دیا

کیا میں یار بے شرم ہوں یہی نا" راکب نے مسکراتے کہا"

جی بلکل اس میں کوی شک" انیتا نے کہا تو راکب ہنس دیا"

اور کھینچ کر انیتا کو اپنے پاس کرتے اسکی گال پے بوسہ دیا انیتا تو بھکلا ہی گی اور اوپر سے راکب کے عمل سے اسکا دل تیزی سے دھڑک اٹھا

راکب نے انیتا کو اپنے ساتھ لگاتے اسکے گرد بازوں کا حصار بناتے اس کے کان کو ہونٹوں سے چھوا تو انیتا کی دھڑکنیں اور تیز ہوی

رراکب چ چھوڑے ''انیتا نے راکب کی شدتوں سے گھبراتے اس کے بازو پے ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنا تو راکب پیچھا ہوتا منہ بنا کر انیتا کو دیکھنے لگا

یار انیتا تم تو مجھے پیار بھی نہیں کرنے دیتی ''راکب نے خفگی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے میں چلا گیا

انیتا تو راکب کو حیرت اور پریشانی سے جاتا دیکھنے لگی اسے امید نہیں تھی راکب یوں روٹھ جاے گا

ہاے اب کیسے مناو ''انیتا نے پریشانی سے سوچا''

کافی دیر سوچنے کے بعد پھر ایک سوچ کے تحت اٹھ کھڑی ہوی لبوں پے ایک دھیمی سی شرمیلی سی مسکان آی

راکب جو کب سے انیتا کو سوچو میں مصروف دیکھ رہا تھا اور پھر انیتا کا مسکرانا ناجانے کیوں راکب کو لگنے لگا تھا کہ انیتا اسکے بارے میں سوچ کر مسکرا رہی ہے اور راکب اب جان بوجھ کر ناراض ہو کر آیا تھا

اس نے سوچا تھا کہ اگر انیتا اسکے بارے میں سوچ رہی تھی اور جو خیال راکب کے ذہین میں تھا کہ انیتا شاید اس سے محبت کرنے لگی جو راکب کافی دنوں سے محسوس کر رہا تھا تو انیتا خود اسکی ناراضگی کو سوچتے اسے منانے آے گی

راکب کب سے بیٹھا انیتا کا انتظار کر رہا تھا آخر کار جب انیتا نا آئی تو راکب اداس دل کے ساتھ باتھروم چلا گیا اور جا کر شرٹ اتار کر لٹکا تا منہ ہاتھ دھونے لگا

راکب سوچنے لگا شاید وہ غلط سوچ رہا تھا اسے غلط محسوس ہو رہا تھا

انیتا کمرے میں آئی تو راکب کو نا پا کر باتھروم کو دیکھا جس کا آدھا دروازہ کھولا ہوا تھا

انیتا ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکان سجاتی باتھروم میں داخل ہوی راکب جو اپنی شرٹ پہننے کے لیے مڑا تھا انیتا کو باتھروم میں داخل ہوتا حیرت سے دیکھنے لگا راکب کو انیتا سے یہ توقع نہیں تھی

پھر راکب کو ایک شرارت سوجی تو بول پڑا

"بیوی کتنی بے شرم ہو معصوم شوہر بنا شرٹ کے کھڑا ہے اور تم کیسے گھور رہی ہو" راکب نے شرارتی لہجے میں کہا

تو انیتا کے چہرے کا رنگ گلابی ہوا لیکن وہاں سے گی نہیں تھی بلکہ راکب کی طرف قدم بڑھانے لگی تو راکب کو اور حیرت ہوی

"میں کیا کرو میرا شوہر ہی اتنا بے شرم ہے اور اب تو میں اپنے ناراض شوہر کو منانے آئی ہوں" انیتا نے راکب کے قریب جاتے اسکے روبرو کھڑے ہوتے کہا

انیتا راکب کی حیرت زدہ آنکھیں دیکھتی راکب کے گردن کے گرد بازو کا حصار بنایا تو راکب کی آنکھیں حیرت سے پھیلی

تو بتاے اب میرے شوہر کیسے مناے گے ''انیتا نے کہا تو راکب کا سکتا ٹوٹا''

کیا میں کوی خواب دیکھ رہا ہوں یہ ''راکب نے انیتا کے گلابی چہرے کو'' دیکھتے کہا

جی نہیں یہ سچ ہے بتاے اب کیسے مناے گے ورنہ میں جا رہی ہوں ''انیتا'' نے کہا

انیتا کا دل خود بھی راکب کے اتنے قریب جاتے بے حد دھڑک رہا تھا

نہیں جا کیوں رہی ہو اور ویسے بھی اگر بیوی اتنے رومنٹک طریقے سے "
منائے تو کون اپنی بیوی سے ناراض رہے گا لیکن اب منا رہی ہو تو ٹھیک سے
مناو نا" راکب نے ذو معنی انداز میں کہتے

انیتا کی کمر کے گرد بازوں کا حصار بنایا تو انیتا کے لبوں پے شرمیلی سی مسکان
آ گی

اچھا تو ٹھیک طرح مناو" انیتا نے کہا تو راکب نے جلدی سے سر ہلایا"

راکب کا دل بے حد خوش تھا انیتا خود اسے منانے آی ہے اور جو انیتا کا انداز تھا
اس سے راکب کو بے حد خوش گوار حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہوی تھی

راکب کے سر ہلانے پہ انیتا نے پاوں اٹھاتے آنکھیں بند کیے راکب کے دائیں گال پہ ہونٹ رکھتے راکب کے ہونٹوں کو زرا سا چھوتے پیچھے ہوتی چہرہ جھکا گی

راکب کو اپنے گال اور ہونٹوں پہ انیتا کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوتے گہری مسکراہٹ کے ساتھ مسکرا دیا

چھوڑے اب مجھے مان گے ہیں اب آپ" انیتا نے ایک نظر راکب کو دیکھتے" کہا جو اسے ہی مسکراتے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

بلکل نہیں اب میری بیوی پہلی بار خود میرے پاس آی ہے تو میں اسے کیسے" جانے دے سکتا ہوں بنا پیار کیے" راکب نے کہا اور آگے ہی پل انیتا کو اپنی بازوں میں اٹھا چکا تھا

انیتا نے شرمیلی سی مسکان کے ساتھ راکب کے گلے میں بازوں ڈالے تو راکب کی مسکراہٹ اور گہری ہو گی

راکب نے انیتا کو کمرے میں لاتے اسے بیڈ پے لیٹاتے اس پے جھک تو انیتا نے راکب کو دیکھا لیکن راکب کی گہری نظروں گھبراتے نظریں جھکا گی

راکب نے انیتا کی جھکی پلکوں کو دیکھتے انیتا کے ماتھے پے ہونٹ رکھتے گالوں پے بوسہ دیا تو انیتا دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

راکب انیتا کی بند آنکھوں کو دیکھتا ان پے بوسہ دیتا انیتا کی گردن پے جھکا تو انیتا راکب کی محبت میں شرماتی راکب میں ہی چھپنے لگی اور راکب بھی انیتا کو اپنی محبت کے حصار میں لیتا گیا

راکب کو اب پورا یقین ہو چکا تھا کہ انیتا اسے معاف کر چکی ہے بس کہنا باقی ہے اور اسے یقین تھا انیتا وہ بھی بہت جلد اسے کہہ دے گی

💖💖💖💖

شام کے چار رہے تھے راکب اور انیتا کمرے میں بیڈ بیٹھے ہوے تھے

آج پانچ دن ہو گے تھے دونوں کو آے ہوے نا تو وہ دونوں نا تو گھر گے تھے اور نا ہی انیتا یونی گی تھی انیتا نے جانے کہا تو راکب نے منا کر دیا

اب انیتا راکب سے ٹھیک ہوی تھی تو راکب کا دل کر رہا تھا کہ وہ کچھ دن اکیلے میں انیتا کے ساتھ گزارے

راکب موبائی ل پہ کچھ لگا ہوا تھا جب انیتا بولی

راکب کیا دیکھ رہے ہیں آپ“ انیتا نے کہا تو راکب موبائی ل اف کر کے رکھتا انیتا کو اپنے قریب کرتے اسکا سر اپنی گود میں رکھا تو انیتا راکب کو دیکھنے لگی

میں تمھارے لیے کچھ آن لائی ن ڈریس آڈر کر رہا تھا بس آدھے گھنٹے تک آجاے گے“ راکب نے کہتے انیتا کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا تو انیتا مسکرادی

اچھا“ انیتا نے راکب کو مسکراتے دیکھتے کہا“

اچھامیں کچھ سوچ رہاتھاتم مجھے بتاو‘‘ راکب نے انیتا کے چہرے کو پیار’’
بھری نظروں سے دیکھتے کہاتوانیتا نے سوالیہ دیکھا

کیاراکب‘‘انیتانے پوچھا’’

میں سوچ رہاتھاکہ بال کٹوادوں تم کیا کہتی ہو‘‘راکب نے کہا’’

نہیں راکب بال ناکٹواے گامجھے اسے ہی اچھے لگتے ہیں‘‘انیتانے جلدی’’
سے بے اختیار کہاتوراکب کے لبوں پے گہری مسکراہٹ گی

انیتابھی خود کے یوں بے اختیار کہنے پے خود بھی بھکلاہی گی

راکب نے جھک کر انیتا کے ہونٹوں کو چھوتا سیدھا بیٹھتا انیتا کے چہرے کا
رنگ دیکھنے لگا جو شرم سے لال ہو چکا تھا

ٹھیک ہے اگر تمھیں اچھے لگتے ہیں تو نہیں کٹواوگا'' راکب نے مسکراتے ''
کہا تو انیتا بھی مسکرادی

ابھی راکب یا انیتا کچھ اور بات کرتے کہ ڈوربل ہوی تو راکب باہر چلا گیا

کچھ دیر بعد آیا تو ہاتھ میں شوپنگ بیگ تھے تمام شوپنگ صوفے پے رکھتا
ایک انیتا کے آگے رکھا تو انیتا شوپنگ بیگ کے بعد راکب کو دیکھنے لگی

اب جلدی سے یہ ڈریس پہن کر اچھا سا تیار ہو جاو میک اپ بھی ان بیگ میں ہے اور باقی سب بھی ایک گھنٹے بعد میں کمرے میں آو گا تو تم مجھے تیار ملو اوکے" راکب نے کہا تو انیتا کے لبوں پے مسکراہٹ آ گی

اوکے" انیتا نے کہا تو راکب مسکرا کے انیتا کو دیکھتا کمرے سے باہر نکلا تو انیتا ڈریس نکلاتی دیکھنے لگی

پیچ کلر کی خوبصورت میکسی جس پے بے حد خوبصورت کام ہوا انیتا کو بے حد پیاری لگی تھی

انیتا دوسرے ڈریس بعد میں دیکھنے کا سوچتی فریش ہونے چلی گی

فریش ہو کر واپس آتے میکسی پہنتے، میک اپ اور جیولری نکلنے لگی

انیتا نے بالوں کو پشت پے کھولا چھوڑتے، ہلکا سا میک اپ کیے، ریڈ لپ اسٹک لگائے، گلے میں باریک سا سفید لاکٹ پہنے اور پیروں میں ہیل پہنے خود کو ایک نظر آئینے میں دیکھا

آج میں راکب سے کہہ دوں گی کہ میں نے انہیں معاف کر دیا اور یہ بھی" بتا دوں گی کہ میں ان سے پیار کرنے لگی ہوں" انیتا خود کو آئینے میں دیکھتے سوچنے لگی تو ہونٹوں پے دھیمی سی مسکان آن ٹھری تھی

ابھی انیتا باہر جانے کا سوچ ہی رہ کہ راکب کمرے میں داخل ہوا تو انیتا راکب کو دیکھتی رہ گی

جو براون کلر کا تھری پیس سوٹ پہنے بے حد ہیڈ سم لگ رہا تھا شاید انیتا نے پہلی بار اتنا غور دیکھا تھا اسی لیے اسے کچھ زیادہ ہی پیار الگ رہا تھا

راکب انیتا کو خود کی طرف تکتا پا کر مسکراتا اسکے پاس آیا

کیا میں آج زیادہ ہیڈ سم لگ رہا ہوں" راکب نے ہونٹوں پے مسکراہٹ" سجاتے کہا تو انیتا کا چہرہ خود کی بے ساختگی پے پل میں گلابی ہوا تھا نظریں شرم سے جھک گی

راکب انیتا کی جھکی پلکیں دیکھتا مسکراتا اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتا گہری نظروں سے دیکھنے لگا

راکب کو انیتا بے حد خوبصورت لگی تھی

بہت پیاری لگ رہی ہو‘‘ راکب نے کہتے انیتا کے ماتھے پے بوسہ دیا’’

چلو آو‘‘ راکب نے کہتے انیتا کا ہاتھ تھامے اسے کمرے سے باہر لے کر آیا تو’’
انیتا باہر کا منظر دیکھتی رہ گی

جہاں لاونج میں ایک ٹیبل پڑا ہوا تھا اور اس پے کھانا پڑا ہوا تھا مدھم سی
لائی ٹنگ، ہر طرف پھولوں کو رکھا ہوا تھا اور پھولوں کی خوشبو پورے لاونج
میں پیھلی ہوی بے حد اچھی لگ رہی تھی

راکب نے انیتا کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تو انیتا راکب کی طرف متوجہ
ہوی

کیسا لگا سب ‘‘ راکب نے پوچھا’’

بہت پیارا ہے راکب سچ میں ‘‘ انیتا نے مسکرا کے دل سے کہا’’

تو راکب بھی مسکرا دیا اور انیتا کے گرد سے حصار پیچھے کرتا اسکا رخ اپنی طرف کیا اور انیتا کے دونوں ہاتھ تھامے

انیتا تم پہلے بھی جانتی ہوں میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں جو مرضی ہو پر ’’ ہمیشہ میرے ساتھ رہنا‘‘ راکب نے کہا تو انیتا مسکرا دی

مجھے بھی آپ کو کچھ کہنا ہے ‘‘ انیتا نے کہا تو راکب نے سوالیہ اسے دیکھا’’

کیا کہنا ہے ‘‘ راکب نے کہا تو انیتا کے چہرے پے شرم سے سرخی پھیلنے لگی ’’

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیسے کہے

انیتا کیا بولو میں سن رہا ہوں" راکب نے کہا تو انیتا بول پڑی"

راکب میں نے آپکو اس سب کے لیے معاف کیا" انیتا نے کہا تو راکب کے"
دل میں بے حد سکون اترتا محسوس ہوا

تھنکیو انیتا میں بتا نہیں سکتا میں کتنا خوش" راکب نے کہتے انیتا کے ماتھے"
پے آنکھیں موندے محبت بھرا بوسہ دیا اور پیچھے ہوتے مسکراتے انیتا کا چہرہ
دیکھا

آج راکب کے دل میں جو ایک ڈر تھا کہ ناجانے انیتا کبھی اسے معاف کرے گی بھی یا نہیں وہ بھی ختم ہو گیا تھا دل بے خوش ہوا تھا

وہ مجھے کچھ اور بھی کہنا ہے“ انیتا نے کہا تو راکب بے تابی سے انیتا کی اگلی” بات کرنے کا انتظار کرنے لگا

کیا بات ہے انیتا پلیز بتاو نا“ راکب نے انیتا کے چہرے کو نظروں کے حصار” میں لیتے ہوے کہا

وہ راکب”

I love you

میں آپ سے پیار کرنے لگی ہوں پلیز کبھی چھوڑ کر نا جاے گا ہمشیہ میرے ساتھ رہیے گا“ انیتا نے جلدی سے کہتے چہرہ جھکا گی

اور راکب تو یقین کرنے کی کوشش میں لگا تھا کہ کیا وہ انیتا ہی ہے ہاں یہ راکب کی انیتا ہی ہے جو اسے یہ سب کہہ رہی تھی

راکب نے ایکدم انیتا کو اپنے گلے لگا لیا تو انیتا بھی مسکراتے راکب کے گرد حصار بنا گی

انیتا میں تمھیں بتا نہیں سکتا میں کتنا خوش ہوں ''

I Love you to

میں بھی تم سے بہت محبت کرتا ہوں '' راکب نے کہتے انیتا کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر ماتھے پے شدت سے بوسہ دیا تو انیتا شرما کے پلکیں جھکا گی

چلو اب جلدی سے کھانا کھاتے ہیں ورنہ میرا دل تو اب تمھارے اظہارِ ''
محبت سن کر تو تم میں کھو جانے کو دل کر رہا ہے پر کھانا بھی کھانا لازمی ہے تو
چلو آؤ جلدی سے کھاتے ہیں پھر ہم یہاں کھڑے اپنا وقت کیوں برباد
کرے ''راکب نے گہری مسکراہٹ ہونٹوں پے سجاے کہا

تو انیتا راکب کی ذو معنی بات پے سر تا پیر سرخ ہی ہو گیا اور راکب کے ساتھ
ٹیبل پے آی اور دونوں کرسیوں پے بیٹھے تو راکب نے اپنے اور انیتا کے لیے
ایک ہی پلیٹ میں کھانا ڈالا تو انیتا بھی مسکراتی راکب کے ساتھ کھانے لگی

کھانا کھاتے دونوں کچھ دیر بیٹھے باتیں کرتے رہے لیکن راکب نے انیتا کو
ایک منٹ بھی خود سے الگ نہیں کیا تھا

کچھ دیر بعد انیتا کمرے میں جانے کے لیے کھڑی ہوی تو انیتا کے کھڑے ہوتے ہی راکب نے بنا دیر کیے اسے بازوں میں اٹھاتا کمرے کی طرف بڑھا

انیتا نے بھی شرمیلی مسکان ہونٹوں پے سجائے راکب کے سینے پے سر رکھتے اس کے گردن کے گرد بازوں کا حصار بنایا تو راکب کے لبوں پے زندگی سے بھرپور مسکراہٹ چھاگی

کمرے میں لے جاتے راکب نے انیتا کو بیڈ پے لیٹاتے خود کا کوٹ اور شرٹ اتارتے سائیڈ پے رکھتے انیتا پے جھکا تو انیتا شرم وحیا اور دھڑکتے دل کے ساتھ پلکیں گراگی

راکب نے مسکراتے انیتا کے گلابی ہوتے چہرے کو دیکھتے انیتا کی ناک کو چھوتے انیتا کی کمر پے ہاتھ لے جاتے زپ کھولتے کندھوں سے شرٹ سرکاتے وہاں اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑنے لگا تو انیتا کا دل تیزی سے دھڑکا

راکب کندھے سے ہٹتا انیتا کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیتا ان پے جھکتا گیا تو انیتا بھی تیزی سے دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کیے راکب کو کندھے سے تھام گی

ناجانے کتنے ہی پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو راکب پیچھے ہوتا گہرہ سانس لیتا انیتا کو دیکھنے لگا جو گلابی چہرے کے ساتھ گہرے سانس لیتی خود کو نارمل کررہی تھی

راکب گہری نظروں سے انیتا کے چہرے کو دیکھتا انیتا کی گردن پے جھکتا اسے اپنے شدت بھری محبت کے حصار میں لیتا گیا اور انیتا بھی خود کو راکب کو سوپتی راکب کی محبت کو محسوس کرنی لگی

راکب اور انیتا کے درمیان ہر دوری مٹ گی تھی دونوں مکمل ہو چکے تھے انیتا راکب کو معاف کر چکی تھی اور راکب انیتا کی معافی پے بے حد پر سکون تھا انکی آگے کی زندگی خوش حال تھی یا نہیں یہ تو کوی نہیں جانتا لیکن وہ اب ایک دوسرے کے ساتھ بے حد خوش تھے

❤❤❤❤

کیف کا ارادہ امبر کو اپنے ساتھ لے جانے کا تھا اس لیے کیف اسوقت انکے گھر بیٹھا تھا تاکہ وجدان سے اجازت لیتا امبر کو ساتھ لے کر جا سکے

یار وہ تجھ سے ایک بات کہنی ہے'' کیف نے اپنے سامنے بیٹھے وجدان سے ''
کہا تو وجدان نے اسے سوالیہ دیکھا

کیا بات ہے کہو'' وجدان نے کہا''

کیف کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ وجدان سے کیسے کہے کہ وہ امبر کو ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے کیونکہ پہلے تو وانیہ تھی اس نے کہہ دیا تھا

اصل میں، میں امبر کو ساتھ لے جانا چاہتا ہوں اگر تم اجازت دو تو'' کیف ''
نے کہا

تو وجدان اسے دیکھنے لگا کیف تو وجدان کو خود کی طرف تکتا پا کر بھکلا ہی گیا

اگر میں اجازت نا دوں تو‘‘ وجدان نے کہا تو کیف کا چہرہ ہی لٹک گیا’’

تو پھر میں ساتھ نہیں لے کر جاوگا‘‘ کیف نے کہا تو وجدان زرا سا مسکرایا’’

لے جاو‘‘ وجدان نے کہا’’

تو کیف نے سکون کا سانس لیا اور مسکرا کے وجدان کو دیکھا

تھنکیو‘‘ کیف نے کہا تو وجدان مسکرا دیا’’

اچھا میں امبر کو کہہ کر آتا ہوں‘‘ وجدان نے کھڑے ہوتے کہا’’

توکیف سر ہلا گیا وجدان اوپر کو بڑھا تو کیف امبر کے آنے کا انتظار کرنے لگا

۔۔۔۔۔۔

وجدان اوپر اپنے کمرے میں گیا تو امبر اور معصومہ دونوں بیٹھی نیل پینٹ لگا رہی تھی وجدان دونوں کو دیکھتے مسکرا دیا

معصومہ اور امبر بھی وجدان کی طرف متوجہ ہوی اور مسکرا کے وجدان کو دیکھا

امبر گڑیا کیف تھمیں اپنے ساتھ لے کر جانے آیا ہے تو تم تیار ہو جاو اور اسکے ساتھ چلی جاو" وجدان نے کہا تو امبر کے چہرے پے شرمیلی سی مسکان آ گی

جی بھای" امبر نے کہا"

"امبر اب جلدی سے اچھا سا تیار ہو جاو"معصومہ نے کہا تو وجدان اسکی بات سنتا مسکرا دیا

"معصومہ تم بھی تیار ہو جاو ہم بھی باہر چلتے ہیں"وجدان نے کہا تو معصومہ خوش ہو گی

"اوکے میں ابھی ہوتی ہوں"معصومہ جلدی سے بیڈ سے اٹھی تو وجدان اور امبر اسکی جلد بازی پے مسکرا دیے

وجدان مسکراتا کمرے سے باہر نکل گیا تو امبر بھی تیار ہونے کے لیے اپنے کمرے میں چلی گی

کچھ دیر بعد امبر اور معصومہ تیار ہو کر نیچے آ گی جہاں کیف امبر کا انتظار بے تابی سے کر رہا تھا

امبر کے آتے ہی کیف اٹھ کھڑا ہوا اور امبر کو دیکھنے لگا جو پرپل اور وائٹ کلر کے کمبینشن کی شرٹ اور ٹراوزر پہنے ساتھ دوپٹہ لیے اور آنکھوں میں کاجل لگائے کیف کو بے حد پیاری لگ رہی تھی

امبر چلتی وجدان کے پاس آ رکی تھی

چلیں ""کیف نے کہا""

تو امبر نے وجدان کو دیکھا وجدان نے مسکراتے سر اثبات میں ہلایا تو امبر مسکراتی کیف کے ساتھ باہر نکلی

کیف نے گاڑی کا دروازہ کھولتے امبر کو بیٹھاتے خود بھی آکر بیٹھا اور امبر کو ایک نظر جو چہرہ جھکائے بیٹھی تھی مسکرا کے دیکھتے گاڑی سٹارٹ کی

تو پہلے کہاں جانا چاہو گی میں تو کہتا ہوں پہلے لنچ کر لیتے ہیں کیا خیال ہے""" کیف نے گاڑی ڈرائیو کرتے کہا

جی جیسے آپ کو ٹھیک لگے"امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا اور گاڑی کا رخ" ہوٹل کی طرف کیا

❤❤❤❤

کیف اور امبر کے جاتے ہی وجدان معصومہ کی طرف متوجہ ہوا

چلو پھر میری جان ہم بھی چلیں‘‘ وجدان نے معصومہ سے کہا’’

جی چلیں پہلے ہم جا کر کہیں لنچ کریں گے پھر گھومنے جائیں گے مجھے بھوک لگی ہے‘‘ معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا

ویسے میرے ارادہ تو کچھ اور ہو رہا تھا‘‘ وجدان نے ذو معنی انداز میں کہتے معصومہ کی کمر کے گرد باز و ڈالے اسے اپنے سینے سے لگایا

تو معصومہ نے وجدان کو گھور کر دیکھا لیکن وجدان کی ذو معنی بات اور سینے سے لگانے پے گالوں پے سرخی چھاہ گی تھی

معصومہ کی گھوری پے وجدان کے لب مسکرا دیے

وہ جی چھوڑے کوئی آجائے گا‘‘معصومہ نے وجدان کے بازو پہ ہاتھ رکھتے کہا اسے ڈر تھا کوئی ملازم ہی نا آجائے

کوئی آ بھی گیا تو کیا ہوا بیوی ہو تم میری اور ویسے بھی کیسی میں اتنی ہمت جو مجھے کچھ کہہ سکے‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ نے منہ بنا کر دیکھا

وجدان نے معصومہ کے ماتھے پہ بوسہ دیا تو معصومہ شرم سے سر جھکا گی

ہمم چلو آؤ ورنہ کچھ دیر میں تمھارے نزدیک رہا تو ہم باہر نہیں جا سکے گے‘‘‘ وجدان نے کہتے معصومہ کو اپنے حصار سے نکالاتے معصومہ کا ہاتھ تھاما اور باہر نکلا

معصومہ بھی شکر کا سانس لیتی اسکے ساتھ نکلی ورنہ وجدان کا کوی پتہ نہیں تھا

اسے لے کر ہی نا جاتا

🖤🖤🖤🖤

کیف امبر کو ہوٹل لے کر آیا تھا تاکہ دونوں کچھ کھا سکے

کیف نے پرائی یوئی ٹ کیبن بک کروایا تھا کہ وہ دونوں آرام سے باتیں کر سکے یا یوں کہنا بہتر تھا کہ کیف چاہتا تھا کہ وہ پورا وقت صرف امبر کے ساتھ رہے

کیا کھاو گی" کیف نے امبر سے پوچھتے اسکا ہاتھ تھاما تو امبر کے گال ایکدم " گلابی ہوے

جی کچھ بھی جو آپ کھاے گے‘‘امبر نے دھیمی سی مسکان ہونٹوں پے’’
سجاتے کہا

توکیف کا دل کیا کہ وہ امبر کی مسکان کو دیکھتے ہی رہے

اوکے میں آڈر کرتا ہوں‘‘کیف نے مسکراتے کہا’’

ساتھ آڈر کیا جس میں شامی کباب، پاستہ دوسری چیزیں منگوای

آپ نے تو سارا میرا فیورٹ کھانا آڈر کر دیا ہے‘‘امبر نے ویٹر کے جانے’’
کے بعد کہا تو کیف مسکرا دیا

اب میرا ابھی فیورٹ یہی ہے جو تمھارا ہے‘‘ کیف نے مسکرا کے کہتے امبر ’’
کے چہرے پے آئی بالوں کی لٹ کو انگلی سے پیچھے کیا تو امبر چہرہ جھکا گی

تو آپ کا فیورٹ تو یہ نہیں تھا تو اب آپ کا فیورٹ یہ سب کیسے بن گیا‘‘ ’’
امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا

ہاں میرا فیورٹ یہ سب نہیں تھا لیکن جب تم کومہ میں گی تو میری سب ’’
فیورٹ چیزیں ختم ہو گی تھی کچھ کرنے کا دل نہیں کرتا تھا نا کچھ کھانے پینے کو
مجھے تو تمھارا بنا یہ زندگی ادھوری لگتی ہے‘‘ کیف نے کہا

امبر تو کیف کو ہی دیکھے جا رہی تھی اسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ کیف اس
سے اتنا پیار کرتا ہے

ابھی امبر یا کیف کوی بات کرتے کہ ویٹر بھی آکر کھانا رکھنے لگا

کیف امبر کو کھانا ڈال کر دیتا خود بھی اپنا ڈالتا کھانے لگا

کچھ دیر بعد دونوں کھانا کھاتے ہوٹل سے نکلے تو کیف نے گاڑی شاپنگ مال کی طرف موڑلی

اب ہم کہاں جا رہے ہیں''امبر نے پوچھا''

اب میں تمھیں کچھ شاپنگ کروانا چاہتا ہوں تو پہلے وہ جا کر کرتے ہیں''''
کیف نے مسکرا کے کہا تو امبر بھی مسکرا دی

کچھ دیر بعد دونوں مال پہنچ گے تھے اور کیف امبر کو ڈریس دلوانے لگا ڈریس لینے کے بعد کیف امبر کے ساتھ جیولری شاپ پے آیا تو امبر کو پائی ل دیکھای دی جو امبر کو پیاری لگی تھی

امبر یہ دیکھو رِنگ تمھارے لیے کیسی لگی تمھیں''کیف نے کہا''

کیف نے امبر کے لیے ایک پیاری سی رِنگ جس پے وائی ٹ کلر میں چھوٹا سا ہارٹ بنا ہوا تھا امبر کے لیے پسند کی تھی جو امبر بھی کو پسند آی تھی

جی بہت پیاری ہے یہ تو''امبر نے رِنگ دیکھتے مسکرا کے کہا اسے سچ میں'' پیاری لگی تھی

امبر کے کہنے پہ کیف نے مسکرا کے اسے دیکھتے دکاندار کو پیک کرنے کا کہتا امبر کی طرف متوجہ ہوا جو کچھ دیکھ رہی تھی

کیا دیکھ رہی ہو کچھ پسند آیا تو بتاو" کیف نے امبر سے مسکراتے کہا تو امبر کا" دھیان کیف کی طرف گیا

آپ کو پتہ ہے مجھے پائی ل بہت اچھی لگتی ہے" امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا"

اچھا" کیف نے مسکراتے جان بوجھ کر کہا ورنہ اسے پتہ تھا"

جی اور آپ کو پتہ ہے میرے کومے میں جانے سے پہلے ایک دفعہ میں اور" بھائی آئے تھے شاپنگ پے تو مجھے ایک پائی ل کی جوڑی بہت اچھی لگی لیکن

بھای کو پسند نہیں آی انہیں میرے لیے اچھی نہیں تو انہوں نے دلوای نہیں مجھے بھی بھای کو زیادہ کہنا اچھا نہیں لگا‘‘ امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا

اچھا تو وہ پائی ل کی جوڑی تمھیں بہت پسند آی تھی کیا‘‘ کیف نے کہا’’

جی بہت‘‘ امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا’’

اچھا چلو چلیں اب‘‘ کیف نے دکاندار سے رِنگ پکڑتے کہا اور امبر کا ہاتھ’’ تھامے شاپ سے نکلا

❤❤❤❤

کیف امبر کو شاپنگ کروانے کے بعد اپنے فلیٹ پے لے آیا تھا تا کہ کچھ وقت وہ اس کے ساتھ گزارے اس کا ارادہ تھا کہ وہ رات کو ہی امبر کو گھر چھوڑ کر آئے گا

کیف نے فلیٹ میں آتے ہی امبر کو اپنے حصار میں لیا کو امبر ایکدم کیف کے عمل پے بھکلا ہی گی

ک کیف چھوڑے مجھے ''امبر نے دھڑکتے دل کے ساتھ کیف سے کہا''

کیف کو امبر کے منہ سے اپنا نام سنتے بے حد اچھا لگا تھا

بلکل نہیں جب تک ہم یہاں ہے میرا تم سے ایک پل دور جانے کا ارادہ ”
نہیں شادی تو ہماری نا جانے کب ہوتی ہے تو یہ پل تو میں تمھارے قریب
رہتے گزرانا چاہتا ہو“ کیف نے امبر کے گلابی ہوتے گالوں کو دیکھتے کہا

توامبر شرم سے نظریں جھکا گی
کیف نے امبر کے گلابی ہوتے گالوں پے شدت سے بوسہ دیتے پیچھے ہوتے
امبر کے جھکی پلکوں کو مسکرا کے دیکھتے

اسے حصار سے نکلتا اس کا ہاتھ تھام کر اسے کمرے میں لاتے بیڈ پے بیٹھاتے
خود بھی امبر کے سامنے بیٹھتا اس کے ہاتھ تھام گیا تو امبر کیف کو دیکھنے آی

آپ سے ایک بات کہوں“ امبر نے کیف کو دیکھتے کہا تو کیف مسکرا دیا ”

ہاں میری جان ایک کیوں جتنی مرضی کہو تمہاری باتیں سننے کے لئے تو"
میں بے تاب ہوتا ہوں میرا تو دل کرتا ہے تم مجھ سے باتیں ہی کرتی رہو"
کیف نے کہا تو امبر کے ہونٹوں پے دھیمی سی مسکان آ گی

"آپ سب جانتے ہیں مجھے اس عامر نے اغوا کیا تھا لیکن آپ نے پھر بھی مجھ
سے شادی کیسے کرلی" امبر نے کہا

"امبر تمھارے ساتھ اللہ کا شکر ہے کچھ غلط نہیں ہوا تھا جو تم اسے کہہ رہی ہو
اور خدا انخواستہ کچھ ہوتا بھی تو میں پھر بھی تم سے یونہی پیار کرتا پھر بھی کبھی نا
چھوڑتا" کیف نے سچے دل کے ساتھ کہا

اور امبر کو کیف کے لفظوں کی سچای اپنے دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھی

اب میں تمھارے منہ سے کبھی ایسی بات نا سنو سمجھی" کیف نے کہا تو امبر نے سر ہلا یا

آپ بہت اچھے ہیں کیف" امبر نے کہا تو کیف کے لبوں کے خوبصورت سی مسکان آ گی

تم تو میری زندگی ہو" کیف نے کہتے امبر کے تھامے ہاتھوں پے بوسہ دیا"

اور پاکٹ سے رِنگ والی ڈبی نکالتے اس میں سے رِنگ نکالتے امبر کی انگلی میں پہنای تو امبر مسکرادی

بہت پیاری لگ رہی ہے تمھارے ہاتھ میں" کیف نے مسکرا کے کہا تو امبر بھی مسکرادی

کیف نے امبر کے ہاتھ پے بوسہ دیتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اپنے قریب کیا تو امبر نے گھبرا کے کیف کو دیکھا پر کیف کی گہری نظروں سے گھبراتے نظریں جھکا گی

کیف نے امبر کے ماتھے پے بوسہ دیتے امبر کی جھکی پلکوں پے ہونٹ رکھتے ناک کو چھوا تو امبر کی دھڑکنیں ایکدم تیز ہونے لگی

کیف نے امبر کو لیٹاتے اس پے جھکا تو امبر کا دل اور تیزی سے دھڑک اٹھا

"ک کیف آآپ کیا کر رہے پ پیچھے ہٹے" امبر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو کیف نے امبر کے ہونٹوں پے انگلی رکھتے اسے خاموش کروایا

مجھ پے یقین رکھو بس کچھ پل تم میں کھونا چاہتا ہوں" کیف نے کہا تو امبر دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

تو کیف کے لبوں پے پر سکون سی مسکراہٹ آگی اسے خوشی ہوی تھی کہ امبر اس پے یقین رکھتی ہے

کیف نے امبر کی بند آنکھوں کو دیکھتے امبر کے ہونٹوں پے جھکتا انہیں اپنی گرفت میں لے گیا

کچھ پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو کیف پیچھے ہوتا امبر کے گلابی گال دیکھتا ان پے بوسہ دیتا گردن پے جھکتا وہاں اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑنے لگا

تو امبر کو اپنی دھڑکنیں کانوں میں گونجتی محسوس ہونے لگی

کچھ پل یونہی کیف امبر میں کھویا رہا تھا پھر کچھ دیر بعد امبر کو بخشتا اسے اپنے حصار میں لیتا بیٹھتا اس سے باتیں کرنے لگا

رات تک دونوں وہی رہے تھے پھر کیف امبر کو گھر چوڑ آیا تھا

وجدان اور معصومہ بھی گھر آ گے تھے

سب بڑے اور صارم، حبہ اور انیتا لاونج میں بیٹھے تھے جب انیتا کی نظر راکب پے گی جس کے ہاتھ میں کچھ تھا اور اسی کی طرف آ رہا تھا

راکب یہ کیا ہے ''انیتا نے کہا''

تمہارے لئے کچھ سرپرائز ہے ''راکب''
کہتا انیتا کے پاس صوفے پہ بیٹھ گیا

کیا ہے آپ مجھے دیکھائے ''انیتا نے کہا''

دکھاتا ہوں اتنی بھی کیا جلدی ہے یار ''راکب نے کہتے ہی ہاتھ میں پکڑی
ہوئی نقلی چھپکلی انیتا کے اوپر پھینکی اور وہاں سے اٹھتا دور ہوا تھا

ہہہہہ ''انیتا کی ایک زوردار چیخ نکلی تھی سب ہی گھبرا گے تھے لیکن راکب''
کی شرارت سمجھتے فیصل صاحب بھڑک اٹھے تھے

راکب شرم ہے تم میں بچی کو ڈرا دیا" فیصل صاحب نے غصے سے کہا"

راکب آپ کو میں نہیں چھوڑو گی" انیتا نے بنا کسی کا لحاظ کیے کشن اٹھاتے" مار تھا

اور شگفتہ بیگم انیتا سے لڑنے لگیں

ذرا تمیز ہے تم میں شوہر ہے وہ تمہارا" شگفتہ بیگم نے کہا"

کوی بات نہیں بھابھی بچے ہیں" صدف بیگم نے کہا"

کہاں سے بچا ہے راکب تمہیں لگتا تمیز ہی نہیں ہے اس لڑکے میں تو، چلو" انیتا تو بچی ہے" فیصل صاحب نے کہا

کوئی بات نہیں فیصل راکب بھی بچا ہی ہے وہ بھی انیتا سے مذاق کر رہا تھا“”

ثاقب صاحب نے کہا

بھای کہاں سے بچا ہے “فیصل صاحب نے کہا”

سب کی باتوں پے حبہ اور صارم حیرت سے دیکھ رہے تھے انہیں تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا سب ہی ایک دوسرے کو کہہ رہے تھے

❤❤❤❤❤❤❤❤

دونوں ہی ایک دوسرے کے آگے پیچھے بھاگتے ہوئے کمرے میں آئے تو انیتا نے آتے ساتھ ہی راکب کو صوفے سے اٹھاتے کشن مارا جس راکب نے کیچ کر لیا تھا

راکب میں آپ کو چھوڑ و گی نہیں آپ نے مجھے ڈرا دیا آپ کو ذرا تمیز نہیں ''
ہے'' انیتا نے غصے کہا

یار میں مذاق کر رہا تھا مجھے کیا پتا تھا تم اس طرح ڈر جاؤں گی'' راکب نے کہا''
تو انیتا نے خفگی سے دیکھا

تو کیا چھپکلی سے مجھے خوش ہونا چاہیے تھا، اگر آپ پے کوی پھینکے نا تو آپ کو''
پتہ چلے'' انیتا نے غصے سے کہا تو راکب نے ہنس دیا

اچھا نا سوری اب ایسا مزاق نہیں کرو گا'' راکب نے کہا تو انیتا نے خفگی سے ''
راکب دیکھا

راکب مسکراتا انیتا کے پاس آیا اور اسے اپنے حصار میں لیے

”اچھا اب ناراضگی چھوڑو نا“ راکب نے انیتا کے خفگی اور غصے سے بھرے چہرے کو دیکھتے کہا

”چھوڑ دوں گی ناراضگی اس کے لیے آپ کو کچھ کرنا پڑے گا“ انیتا نے کہا تو راکب مسکرا دیا

”کیا کرنا پڑے گا بتاؤ مجھ میں تمہاری ناراضگی نہیں برداشت کر سکتا ہے“ راکب نے کہا تو انیتا مسکرا دی

”آپ کو مجھے ابھی شاپنگ پر لے کر جانا ہو گا پھر ہی میں مانوں گی ورنہ نہیں“ انیتا نے کہا

توراکب مسکراتا اسکی کمر کے گرد حصار تنگ کرتا اپنے اور قریب کر گیا تو انیتا کے چہرے پے سرخی چھانے لگی

میں تو کیسی اور ہی طریقے سے منانے کا ارادہ رکھتا تھا "راکب نے ذو معنی" انداز میں کہا تو انیتا کے چہرے پے حیا کی لالی اور گہری ہو گی

راکب نے مسکراتے انیتا کے ہونٹوں کو چھوہ تو انیتا پلکیں بند کر گی

چلو چلیں پھر شاپنگ پے "راکب نے انیتا کے ہونٹوں کو چھوتے پیچھے" ہوتے کہا تو انیتا نے آنکھیں کھولے راکب کو دیکھا

راکب نے مسکرا کے دیکھا تو انیتا بھی مسکرا دی اور راکب کے ساتھ باہر نکلی

سب ہی انکی لڑائی اور اب دونوں کو ہنسی خوشی باہر جاتا دیکھ کر مسکرا دیے اور انکی خوشیوں کے لیے دعا گو ہوے

یہ بات بڑوں نے بھی نوٹ کی تھی راکب اور انیتا اب ہنسی مزاق کرتے تھے جو وہ شادی کے بعد چھوڑ گے تھے اب پھر سے کرنے لگے تھے
❤❤❤❤

سب کھانا کھا کر کمروں میں چلے گے تو حبہ کے منا کرنے پے بھی صارم اسکے لیے دودھ لینے چلا گیا اور اب لے کر کمرے میں داخل ہوتا دروازہ بند کرتا حبہ کے قریب بیٹھا

حبہ چلو اب جلدی سے یہ دودھ پیو" صارم نے حبہ کے سامنے بیٹھتے کہا"
اور دودھ کا گلاس اسکی طرف بڑھایا

صارم آپ بھی نا مجھے کھلا کھلا کر موٹا کر دیں گے" حبہ نے صارم کو خفگی"
سے کہتے دودھ کا گلاس تھاما تو صارم مسکرا دیا

ہاں تو میری جان میں اپنی بیٹی کو موٹو سی پیاری سی ہو تمھاری طرح دیکھنا"
چاہتا ہوں اور اسکے لیے مجھے اپنی بیٹی کی مما کے کھانے پینے کا دھیان رکھنا ہو گا
کیونکہ اسکی مما کو اپنا تو زرا خیال نہیں ہے" صارم نے کہا تو حبہ مسکرا دی

اور بعد میں آپ کو ہی اپنی بیٹی کی مما سے مسلہ ہو گا کہ وہ موٹی ہو گی ہے"""
حبہ نے کہا تو صارم مسکرا دیا

نہیں ہوتا مجھے تم ہر طرح پیاری لگتی ہو ویسے میری جان کتنی موٹی تو تم" ہو گئی ہو" صارم نے حبہ کو شرارتی لہجے میں کہا تو حبہ نے گھور کر دیکھا

دیکھا ابھی سے کہنے لگ گے آپ" حبہ نے صارم کو دیکھتے خفگی سے کہا تو" صارم ہنس دیا

مزاق کر رہا ہوں یار چلو اب جلدی سے دودھ پیو" صارم نے مسکراتے کہا" تو حبہ بھی مسکراتی دودھ پینے لگی

دودھ پینے کے بعد صارم حبہ کو اپنے حصار میں لے کر بیٹھا تو حبہ نے صارم سینے پے سر رکھا

صارم آپ نے دیکھا جب سے راکب بھای اور انیتا واپس آے ہیں دونوں "
ہی بہت خوش رہنے لگے ہیں پہلے کی طرح ہی ہنسی مزاق لڑای کر رہے ہیں جو
بھی بات ہوی ہوا نکے بیچ پر شکر ہے اب سب ٹھیک ہو گیا ان کے درمیان "
حبہ نے کہا

تو صارم نے بھی دل میں شکرادا کیا صارم بھی نوٹ کر چکا تھا انیتا کو پہلے کی
طرح راکب کی باتوں پے لڑانا اور راکب کا مزاق کرنا

ہاں اللہ کا شکر ہے " صارم نے کہا "

ویسے یار میں تم سے بہت ناراض ہوں " صارم نے حبہ کو خفگی سے کہا تو حبہ "
نے سراٹھا کر صارم کو دیکھا

وہ کیوں ناراض ہیں آپ'' حبہ نے پوچھا''

یار کبھی خود بھی اپنے شوہر کو تھوڑا پیار کر لیا کرو ہمیشہ میں ہی کرتا ہوں''' صارم نے ذو معنی انداز میں کہا تو حبہ کے چہرے پے لالی چھا گی

اتنا تو پیار کرتی ہوں آپ سے'' حبہ نے دوبارہ صارم کے سینے پے رکھے کہا'' تو صارم مسکرا دیا

وہ تو میں جانتا ہوں لیکن مجھے خالی پیار نہیں کچھ اور بھی چاہیے'' صارم نے'' ذو معنی انداز میں پھر سے کہا تو حبہ نے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکان آ ئی

حبہ نے چہرہ اٹھا کر صارم کو دیکھا تو صارم بھی اسے دیکھنے لگا

حبہ نے آنکھیں بند کیے صارم کے گال پے ہونٹ رکھے تو صارم اپنی گال پے حبہ کے ہونٹوں کا لمس محسوس کرتا گہری مسکراہٹ سے مسکرا دیا

حبہ نے گال سے ہوتے صارم کے ہونٹوں پے ہونٹ رکھے تو صارم بھی آنکھیں بند کرتا اس سے پہلے حبہ پیچھے ہوتی صارم حبہ کی ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیتا گیا

تو حبہ بھی دھڑکتے دل کے ساتھ صارم کے کندھے کے گرد بازو کا حصار بنا گی

کچھ پل بعد صارم نے پیچھے ہوتے حبہ کے سرخ چہرے کو دیکھتا مسکراتا حبہ کے ماتھے پے بوسہ دیتا اسے اپنے حصار میں لے کر لیٹ گیا

تو حبہ بھی صارم کے سینے پے سر رکھتے سونے کے لیے آنکھیں موند گی

❤❤❤❤

ایک مہینہ یونہی گزر گیا تھا سب خوش حال تھے

معصومہ شکر ادا کر رہی تھی کہ بوس نے آنا چھوڑ دیا ہے

لیکن کبھی اسے سوچ بھی آتی نا جانے کیوں یونہی بنا بتاے بوس آنا چھوڑ چکا ہے لیکن وہ شکر بھی کر رہی تھی

اسوقت معصومہ اور امبر لاونج میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی جب وجدان بھی باہر سے آتا انکے ساتھ بیٹھا

اور ملازم کو چاے کا کہتا معصومہ اور امبر کی طرف متوجہ ہوا

مجھے تم دونوں سے کوی بات کرنی ہے" وجدان نے کہا تو دونوں اسکی طرف متوجہ ہوی

کیا بات کرنی ہے وجی" معصومہ نے پوچھا"

اصل میں تم دونوں کا ایڈ میشن کروایا ہو آیا ہوں فرسٹ ایئر میں" وجدان نے کہا تو معصومہ اور امبر کا منہ بن گیا

وجی یہ کیا بات ہوئی میں نے آپ سے کہا تھا نہ میں نے نہیں جانا آپ نے پھر بھی پڑھنے کا کہہ رہے ہیں مجھے نہیں کرنی آپ سے بات" معصومہ نے خفگی سے کہا

توامبر بھی بول پڑی

"بھائی پلیز نا مجھے بھی نہیں جانا میرا دل نہیں کرتا اب جانے کو ویسے بھی سب کیا کہیں گے اتنی بڑی لڑکی فرسٹ ائیر میں آگئی ہے" امبر نے بھی کہا

تو وجدان نے دونوں کو گھور کر دیکھا

"کیوں نہیں جانا کیا پڑھنے کا ارادہ نہیں ہے تم دونوں کا اتنے مہینے ہو گئے ہیں میں اب کوئی وجہ نہیں سننا چاہتا اب تم دونوں جاؤں گی" وجدان نے فیصلہ سنایا

"وجی مجھے نہیں جانا یونی پلیز نہ" معصومہ نے پھر سے کہا

جی بھائی پلیز مجھے بھی نہیں جانا‘‘امبر نے بھی پھر سے کہا تو وجدان دونوں ’’
کو دیکھتا رہ گیا

وجی مجھے نہیں کرنی آپ سے بات میں جا رہی ہوں‘‘معصومہ خفگی سے ’’
کہتی اوپر بڑھ گی

تو وجدان معصومہ پشت دیکھتا امبر کی طرف دیکھنے آیا تو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوی

میں بھی جا رہی ہوں بھای‘‘امبر بھی خفگی سے کہتی اوپر چلی گی تو وجدان سر ’’
پکڑ کر بیٹھ گیا

دونوں ہی نہیں جانا چاہتی اور وجدان چاہتا تھا کہ وہ دونوں اب پڑھنا شروع کر دیں

ملازم چائے لے کر آیا تو وجدان اسے منا کرتا گہرہ سانس لیتا اٹھ کھڑا ہوا تا کہ معصومہ اور امبر کو منا سکے

❤❤❤❤

وجدان معصومہ کے پیچھے کمرے میں گیا تو اسے معصومہ بیٹھی ہوی موبائل پے کچھ کرتی ہوئی ملی وجدان اس کے پاس ہی بیٹھ گیا ہے

تو معصومہ نے ایک نظر خفگی سے وجدان کو دیکھتے ہیں پھر سے موبائل کی طرف متوجہ ہوی تو وجدان مسکرادیا

معصومہ میری جان ایسے تو نہیں ہے نہ اب دیکھو کتنے مہینے ہو گئے تم گی بھی"
نہیں پڑھنے کے لئے اب تو جانا چاہیے نہ تم دونوں کبھی چلے جایا کرنا کبھی
چھٹی کر لیا کرنا پر ایسے تو نہیں ہے ناپڑھنا ہی نہیں ہے اب پڑھنا تو ہوا ہے نا"
وجدان نے بہت پیار سے کہا

وجی یہ آپ نے کہا تھا میں نہیں جاؤں گی تو اب آپ مجھے لگا رہے ہیں میرا"
پڑھنے کو دل نہیں کر"معصومہ نے منہ بنا کر کہا تو وجدان اسے دیکھنے لگا

وجی پلیز نا مان جائیں"معصومہ نے وجدان کے ہاتھ تھام کر کہا"

تو وجدان نے مسکراتے معصومہ کے ہاتھ تھامتے ان پہ بوسہ دیا

معصومہ میں تمھاری ساری باتیں مانتا ہوں تم میری ایک بات نہیں مان سکتی کیا“ وجدان نے پیار بھرے لہجے میں کہا تو معصومہ نے منہ پھلاتے وجدان کو دیکھا

دل میں خیال آیا کہ وجدان سچ میں اسکی ساری باتیں مان لیتا ہے تو وہ کیوں نہیں مان سکتی

اچھا ٹھیک ہے چلی جایا کرو گی لیکن پھر میں چھٹی بھی کیا کرو گی“ معصومہ نے کہا

تو وجدان مسکرا دیا اور شکر بھی کیا کہ معصومہ مان گی ہے

ٹھیک ہے نہیں منا کرو گا کر لیا کرنا چھٹی" وجدان نے کہا تو معصومہ مسکرا" دی

تو اب کب سے سٹارٹ کرنا ہے جانا" معصومہ نے پوچھا"

ہمم تین دن تک اس سے پہلے جو جو لینا ہو ا لے لینا ٹھیک ہے" وجدان نے" کہا

جی ٹھیک ہے" معصومہ نے کہا"

وجدان نے معصومہ کو اپنے حصار میں لیا تو معصومہ بھی وجدان کے کندھے پے سر رکھ گی وجدان نے مسکراتے معصومہ کے سر پے بوسہ دیا

آپ نے چائے پی لی‘‘معصومہ نے پوچھا’’

نہیں ابھی تو تمھیں اور امبر کو منانا تھا تو تمھارے پاس آ گیا اور ابھی امبر کو’’
بھی منانا ہے‘‘وجدان نے کہا

تو جا کر امبر کو منا لیجے پھر آپ فریش ہو جائے اور چائے پی لیجے گا کھانا تو’’
ابھی شام ہے کافی وقت ہے‘‘معصومہ نے کہا

ہاں ہوتا ہوں‘‘وجدان نے کہتے معصومہ کا چہرہ ٹھوڑی سے اوپر کرتے اپنے’’
چہرے کے روبرو کیا

تو معصومہ وجدان کی نظریں اپنے ہونٹوں پے محسوس کرتی آنکھیں بند کر گی
تو وجدان کے لبوں پے گہری مسکراہٹ آ گی

وجدان نے جھک کر معصومہ کے ہونٹوں کو چھوتے پیچھے ہوتا معصومہ کو اپنے حصار سے آزاد کرتا اٹھ کھڑا ہوا تا کہ امبر کو بھی منا سکے

معصومہ نے وجدان کو شرمیلی سی مسکان ہونٹوں پے سجاتے دیکھا تو وجدان بھی اس کی طرف مسکراتا دیکھ کر کمرے سے نکلا
💖💖💖💖

امبر نے کمرے میں آتے سوچنے لگی کہ وجدان کو کیسے منا کر سکے

پھر اسکے دماغ میں کیف کا خیال آیا کہ اسے کہہ کر منا کروائے تو کیف کو کال کرنے لگی

آج پہلی بار وہ کال کر رہی تھی اسے کچھ عجیب لگ رہا تھا پہلے تو کیف اکثر کال کر لیتا تھا

امبر نے کیف کا نمبر ملایا تو کال دوسری بل پے ہی اٹھا لی گی تھی

کیف جو ابھی اپنے کیبن میں آکر ہی بیٹھا ہی تھا کہ بل آنے پے موبائل کی طرف متوجہ ہوا

تو امبر کی کال دیکھتے کیف کی ساری تھکن منٹ میں دور ہوی تھی لبوں پے مسکراہٹ آگی کیف نے جلدی سے کال اٹھای تھی

سلام ودعا کے بات کیف امبر سے بولا

کیا بات ہے آج تو مجھ پے بڑی عنائ ت ہوی ہے میری منکوحہ نے مجھے خود کال کی ہے'' کیف نے مسکراتے شرارتی لہجے میں تو امبر کے ہونٹوں پے مسکراہٹ آ گی

'' زیادہ خوش فہم نا ہو مجھے آپ کی ہلیپ چاہیے ورنہ کبھی کال نا کرتی'' امبر نے کہا

تو کیف مسکرا دیا چلو کسی بہانے تو کال کی تھی امبر نے کیف اسی میں خوش تھا

بتاو کیسی ہلیپ چاہیے'' کیف نے پوچھا''

وہ وجدان بھائی مجھے یونی داخل کروانا چاہتے ہیں لیکن میرا اب دل نہیں رہا" پڑھنے کو پلیز آپ بھائی کو منا کر دیں نا" امبر نے کہا تو کیف نے حیران ہو کر رہ گیا

یعنی ایک ڈاکٹر کی بیوی پڑھنا نہیں چاہتی اسے اس سے مسلہ نہیں تھا لیکن کچھ تو پڑھنا چاہیے نا

امبر کیوں نہیں پڑھنا چاہتی کیا یونہی رہنا ہے کچھ تو پڑھنا چاہیے نا" کیف نے پیار سے کہا تو امبر کا موڈ خراب ہوا تھا

پلیز نا اگر میں گی تو سب کیا کہے گے اتنی بڑی لڑکی فرسٹ ائیر میں" امبر نے کہا

امبر میری جان لوگوں کا کیا ہے وہ تو کہتے ہی رہتے ہیں لوگوں کا تو کام ہے" باتیں بنانا تم کیسی پے دھیان نا دینا ٹھیک ہے" کیف نے کہا

کیف پلیز نا مجھے نہیں جانا" امبر نے بہت پیار سے کہا تو کیف نے لبوں پے" مسکراہٹ آگی

تو ٹھیک ہے ایک طریقہ ہے پھر" کیف نے مسکراتے کہا تو امبر ایک پل" کے لیے خوش ہو گی

کیا بتاے" امبر نے جلدی سے پوچھا"

وہ یہ کہ رخصتی کروالیتا ہوں پھر تمھیں یونی نہیں بھیجو گا" کیف نے کہا"

توامبر نے موبائی ل کو گھور کر دیکھا جیسے وہ موبائی ل نہیں کیف خود ہی ہو

جی نہیں میں چلی جاوگی اللہ حافظ ''امبر نے خفگی سے کہتے کال بند کر دی''

تو دوسری طرف کیف مسکراتا نفی میں سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا تا کہ جا کر مریضوں کو چیک کر سکے

امبر کے کال بند کرتے ہی وجدان کمرے میں آیا تو امبر نے وجدان کو خفگی سے دیکھا تو وجدان مسکرا دیا اور امبر کے قریب بیٹھا

امبر گڑیا اسے تو نہیں نا کہ پڑھنا ہی نہیں ہے بس بی ایس سی کر لو پھر نہیں کہوں گا'' وجدان نے کہا تو امبر نے وجدان کو دیکھا

او کے بھای پھر میں کبھی کبھار ہی جاو گی“امبر نے کہا تو وجدان مسکرا دیا”

پہلے معصومہ کہہ رہی تھی اور اب امبر

او کے میری گڑیا جیسا چاہے“وجدان نے کہتے امبر کو اپنے ساتھ لگایا تو امبر”

بھی مسکرا دی

آی لو یو بھای“امبر نے پیار سے کہا تو وجدان مسکراتا اسکے سر پے بوسہ دیا”

لو یو ٹو گڑیا“وجدان نے بھی مسکراتے پیار سے کہا تو امبر مسکرا دی”

♥♥♥♥

آج معصومہ اور امبر کا یونی میں پہلا دن تھا اور دونوں ہی منہ پھلاتے تیار ہوتی ناشتہ کرتی گاڑی کے پاس کھڑی تھی

وجدان لاونج میں رکھا اپنا موبائل لینے گیا تھا واپس آیا تو دونوں کو ویسے ہی کھڑا دیکھ کر نفی میں سر ہلاتا ان کے پاس آیا

کیا ہوا چلو بیٹھو دونوں کھڑی کیوں ہو‘‘ وجدان نے کہا’’

تو معصومہ آگے اور امبر پیچھے بیٹھی تو وجدان بھی انکی ناراضگی کے اس انداز پے مسکراتا گاڑی میں بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کر گیا

کچھ دیر بعد وجدان نے گاڑی یونی کے آگے روکی معصومہ اور امبر اترنے لگی تو وجدان دونوں سے مخاطب

اگر یونی میں کوی مسلہ ہوا تو مجھے کال کر دینا ٹھیک ہے" وجدان نے دونوں سے کہا

جی ٹھیک ہے" دونوں نے ایک ساتھ کہا اور گاڑی سے باہر نکلی"

وجدان بھی باہر نکلتا انکے یونی کے اندر جانے تک کا ویٹ کرتا رہا تھا

امبر اور معصومہ کے سبجکٹ الگ الگ ہونے کی وجہ سے انکی کلاسز بھی الگ الگ تھی

اس لیے امبر کو اسکی کلاس مل گی تو معصومہ نے اسے کہا کہ وہ چلی جاے میں خود ڈھونڈ لو گی لیکن اب مل ہی نہیں رہی تھی

افف نا جانے کون سی کلاس ہو گی میری ‘‘معصومہ دل میں سوچتی کلاسز ’’
دیکھتی جا رہی تھی

کہ ایک آواز پے روک کے اس کی طرف متوجہ ہوی

معصومہ رو کو ‘‘آواز پے معصومہ نے پلٹ کر اسکی طرف دیکھا ’’

آپ یہاں ‘‘معصومہ نے حیرت سے کہا۔۔۔۔۔۔ ’’
❤❤❤

ہاں میں، کیسی ہو اور یہاں کیا پڑھنے آی ہو ‘‘بوس نے کہا تو معصومہ نے سر ’’
ہلا یا

جی میں یہاں پڑھنے آئی ہو لیکن آپ یہاں کیا کر رہے ہیں‘‘معصومہ نے’’
بوس کے ماسک لگے چہرے کو دیکھتے کہا

میں بھی یہاں پڑھانے آتا ہوں‘‘بوس نے کہا تو معصومہ نے حیرت سے’’
دیکھا

تو مطلب آپ یہاں ٹیچر ہیں‘‘معصومہ نے کہا تو بوس نے سر ہلایا’’

ہاں ٹیچر ہوں‘‘بوس نے کہا’’

تو یہ ماسک کیوں پہنا ہے یہاں اتارے اسے اب‘‘معصومہ نے کہا’’

نہیں میں یہ تو نہیں اتاروگا‘‘ بوس نے نفی میں سر ہلاتے کہا‘‘

وہ کیوں کیا آپ ایسے ہی پڑھاتے ہیں‘‘ معصومہ نے کہا‘‘

معصومہ آرام سے کھڑی ہو کر باتیں کرنے میں مصروف تھی جیسے یہاں یہی کام کرنے آئی ہے پڑھنے نہیں

آس پاس کچھ طلبا دونوں کو دیکھ کر گزر رہے تھے

ہاں میں اسے ہی پڑھتا ہوں‘‘ بوس نے کہا‘‘

تو مجھے تو اپنا چہرہ دیکھا دے کون ہے آپ‘‘ معصومہ نے کہا‘‘

پتہ لگ جائے گا میں کون ہوں چلو اب تم جاو کلاس میں کیا ارادہ نہیں ہے" کلاس میں جانے کا" بوس نے معصومہ کا دھیان کلاس میں جانے کی طرف کروایا تو معصومہ نے اپنے سر پے ہاتھ مارا

"او میں وہی جا رہی تھی آپ سے باتوں میں لگ گی مجھے کلاس نہیں مل رہی تھی کیا آپ کو پتہ ہے میری کلاس فرسٹ ائیر کی کون سی ہے" معصومہ نے کہا

"ہاں چلو کلاس میں چھوڑ آو" بوس کہتا اسکے ساتھ کلاس تک گیا تو معصومہ نے مسکرا کے بوس کو دیکھا

"تھنکیو" معصومہ نے کہا

تو بوس نے سر ہلایا ہونٹ مسکرائے تھے جنہیں معصومہ دیکھ نہیں پائی تھی

چلو اب جاو کلاس میں ، میں پھر آو گا اب تو یہاں ملنا آسان ہو گیا ہے" بوس" نے معصومہ سے کہا

تو آپ پھر اسے ہی مجھے ملے گے مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ آپ کون سے ٹیچر" ہیں ہاں ایک طرح آپ کی آواز سے پتہ چل جائے گا مجھے آپ کون ہیں" معصومہ نے کہا تو بوس مسکرا دیا

اچھا جاو کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے" بوس نے کہا"

تو معصومہ سر ہلاتے کلاس میں چلی گی اور بوس بھی وہاں سے چلا گیا

❤❤❤❤

سات مہینے بعد۔۔۔۔۔۔

اس وقت صارم ہسپتال میں کھڑا حبہ اور اپنے بچے کے لیے دعا کر رہا تھا حبہ آپریشن تھیٹر میں تھی

صارم کے علاوہ شگفتہ بیگم ،ثاقب صاحب، کلثوم بیگم اور جاوید صاحب اور راکب بھی وہی کھڑے دعا کر رہے تھے

صارم کا دل پریشانی سے تیزی سے دھڑک رہا تھا کچھ وقت گزرا تو ایک نرس گود میں ایک کمبل میں لپٹا ننھا سا وجود لای اور ساتھ ڈاکٹر بھی تو سب ہی اسکی طرف متوجہ ہوے

مبارک ہو بیٹی ہوی ہے "ڈاکٹر نے کہا"

توسب ہی اللہ کا شکر ادا کرنے لگے شگفتہ بیگم نے جلدی سے اپنی پوتی کو گود میں اٹھایا تو سب ہی اسکی طرف متوجہ ہوے

میری وائی ف کیسی ہے وہ ٹھیک ہے" صارم نے حبہ کا بے چینی سے پوچھا"

جی وہ بھی ٹھیک ہیں کچھ دیر میں انہیں روم میں شفٹ کر دیا جاے گا""" ڈاکٹر نے کہا تو صارم نے اللہ پاک کا بے اختیار شکر ادا کیا

ڈاکٹر کے کہنے پے سب شکر ادا کرتے پھر سے اس ننھی سی گڑیا کی طرف متوجہ ہوے

بہت بہت مبارک ہو میرے یار" راکب نے مسکراتے صارم کو لگاتے کہا"

تو صارم مسکرا دیا اور راکب کے پیچھے ہوتے اپنی بیٹی کو گود میں لیتے ماتھے پے بوسہ دیا تو اس پھولے گالوں والی گول مٹول گڑیا نے آنکھیں کھولتے اپنے بابا کو دیکھا تو صارم کے لبوں پے گہری مسکراہٹ آ گی

میری بیٹی‘‘ صارم نے مسکرا کے کہتے پھر سے اپنی بیٹی کے گالوں پے بوسہ ’’ دیا تو سب مسکرا دیے

ارے بھئی ی مجھے بھی تو پکڑنے دو اپنی پوتی کو‘‘ ثاقب صاحب نے ’’ مسکراتے کہا

یہ لے بابا‘‘ صارم نے مسکرا کے کہتے انہیں تھما دی تو وہ بھی اپنی پوتی کو گود ’’ میں لیتے اسکی خوشیوں کی دعا کرنے لگے

”میں گھر بتادو“ راکب نے کہتے گھر انیتا کو کال کرتا اس سے پہلے ہی انیتا کی کال آ گی

”لو انیتا کی کال آ بھی گی“ راکب نے مسکراتے کہتے کال اٹھاتے انیتا کو بتانے لگا

”راکب جلدی بتاے میری بھتجی ہوی یا میرا بھتیجا“ انیتا نے راکب کے کال اٹھاتے ہی جلدی سے کہا

تو راکب مسکرا دیا انیتا نے موبائل اسپیکر پے لگایا ہوا تھا

بھتیجی ہوئی ہے تم پھوپھو اور میں ماموں پلس پھوپھا بن گیا ہوں‘‘ راکب ’’
نے مسکرا کے کہا

تو انیتا کے ساتھ صدف بیگم اور فیصل صاحب جو وہی بیٹھے تھے خوشی سے
مسکرا دیے

ہائے سچی میں ابھی چاچو جان سے کہتی ہوں وہ ہمیں بھی ہسپتال لے کر ’’
آئے اور راکب آپ ابھی مجھے پک سینڈ کریں‘‘ انیتا نے خوشی سے چہکتے کہا تو
راکب مسکرا دیا

اوکے کرتا ہوں‘‘ راکب نے کہتے کال بند کی اور بے بی کی پک لینے لگا تو ’’
صارم مسکرا دیا

راکب نے تصویر لیتے انیتا کو سینڈ کی سب پھر سے بچی کی طرف متوجہ ہو گے تھے

کچھ دیر بعد حبہ کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا اور کچھ دیر بعد حبہ کو ہوش آیا تھا

اور اب سب ہی حبہ سے ملتے باہر چلنے لگے

میں وجدان اور کیف کو بھی کال کر کے بتاتا ہوں" راکب نے کہا"

ہاں بتا دے معصومہ اور امبر تو ابھی دیکھنا ضد کرنے لگے گی آنے کی"""
صارم نے کہا تو سب مسکرا دیے اور کمرے سے نکلنے لگے

تو صارم جو کب سے بے تاب ہو رہا تھا حبہ سے بات کرنے کے لیے جلدی سے حبہ کے پاس آتے اسکے ماتھے پے بوسہ دیتا حبہ کا ہاتھ تھامے وہی بیٹھ گیا انکی بیٹی پاس ہی پڑے کاٹ میں مزے سے سو رہی تھی

دیکھا میں نے کہا تھا نا کہ ہماری بیٹی ہی ہو گی میں بہت خوش ہوں حبہ "" صارم نے مسکراتے خوشی سے کہا تو حبہ بھی مسکرا دی

اور کتنی پیاری ہے نا گول مٹول سی "حبہ نے کہا تو صارم مسکرا دیا"

ہاں ماشاءاللہ تمھاری طرح بہت پیاری ہے اور مجھے تو گول مٹول ہی چاہیے " تھی شکر ہے میری یہ خواہش بھی پوری ہو گی" صارم نے کہا تو حبہ مسکرا دی

اچھا آپ نے کیا نام سوچا ہے پھر" حبہ نے بہت دھیرے سے کہا"

وہ لیٹی ہوی تھی ابھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی وہ اٹھ کر بیٹھتی

ہاں میں نے تو پہلے ہی سوچ لیا تھا" صارم نے مسکرا کے کہا"

کیا سوچا ہے" حبہ نے پوچھا"

ہدیٰ کیسا لگا نام ویسے بھی تمھارے نام سے ملتا جلتا ہے نام" صارم نے" مسکراتے کہا

جی نام تو پیارا ہے" حبہ نے مسکرا کے کہا تو صارم بھی مسکرا دیا"

اچھا تمھیں درد تو نہیں ہو رہا نا" صارم نے حبہ سے پوچھا تو حبہ نے نفی میں سر ہلایا

نہیں میں ٹھیک ہوں" حبہ نے کہا تو صارم نے سر ہلایا"

اسی وقت ہدیٰ رونے لگی تو صارم نے اپنی بیٹی کو اٹھاتے حبہ کے پاس آیا

ارے کیا ہوا میری بیٹی کو لگتا ہے بھوک لگ گی ہے" صارم نے ہدیٰ کو گود میں لیتے حبہ کے پاس بیٹھتے کہا تو حبہ مسکرا دی

صارم مما کو بلا دے اسے بھوک لگی ہو اس لیے رو رہی ہے میں بیٹھ کر اسے فیڈ کروا دوں" حبہ نے کہا

تو میں بیٹھا دیتا ہوں‘‘ صارم نے کہتے ہدیٰ کو سائی یڈ پے لیٹاتے حبہ کو ’’
بیٹھتاے ہدیٰ کو حبہ کی گود میں دیا تو حبہ فیڈ کروانے لگی

تو صارم بھی وہی کچھ فاصلے پے بیٹھتے پیار بھری نظروں سے اپنی بیٹی اور بیوی کو دیکھنے لگا

آج صارم بہت خوش تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

اسوقت دن کے بارہ بج رہے تھے اور معصومہ اپنی کلاس میں گی ہوی تھی اور امبر ایک لیکچر لیتی اب دوسرے کا دل نہیں کر رہا تھا تو کال کرنے لگی

جیسے ہی دوسری طرف سے کال اٹھای گی سلام ودعا کے بعد امبر بولی

کیف پلیز میرا اگلا لیکچر لینے کو دل نہیں کر رہا تو آپ مجھے لینے آ جاۓ‘‘ امبر ’’ نے کہا

تو دوسری طرف کیف مسکراتا اپنے کیبن سے باہر نکلا

او کے ابھی آتا ہوں‘‘ کیف مسکراتا باہر نکالا تھا’’

اور امبر مسکراتی او کے کہتی کال بند کر گی اور کیف کے آنے کا انتظار کر نے لگی

یہ آج ایسا نہیں ہو رہا تھا کہ امبر کیف کے ساتھ جا رہی تھی یہ تو پیچھے سات مہینے سے ہوتا آ رہا تھا

امبر کا جب دل نا کرتا پڑھنے کو تو کیف کو کال کر دیتی تھی اور پھر چھٹی کے وقت سے پہلے کیف اسے یونی چھوڑ جاتا تھا اور وجدان کو اس بات کا علم تک نہیں تھا

کیف نے پہلے امبر کو منا کرنا چاہا تھا لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتا جو امبر کو ملنے کو ترپتا تھا اس لیے کیف نے اپنے دل کی سنتے امبر کو لے آتا تھا

کیف کبھی کبھی اسے فلیٹ پے بھی لے جاتا تھا اور کیف امبر کو اپنے پیار کو کرنے لگتا تو امبر اسکی شدتوں سے گھبرا ہی جاتی اور پھر کئی کئی دن تک کیف کو کال نہیں کرتی تھی

اکثر تو کیف بھی منا کر دیتا تھا کیونکہ کیف کو امبر کی تعلیم کی بھی فکر تھی

اب امبر اور معصومہ کے پیپرز ہونے والے تھے وہ پہلے بھی دیر سے داخل ہوی تھیں

معصومہ بھی اکثر چھٹی کر لیتی تھی اور وجدان اسکی چھٹی کروا دیتا اور اگر نا کرنے دیتا تو معصومہ ناراض ہو کر بیٹھ جاتی تھی

کچھ انتظار کے بعد کیف نے یونی کے باہر گاڑی روکتے امبر کو کال کرتے اسے باہر آنے کو کہا

تو امبر بھی جلدی سے باہر آی سامنے ہی اسے کیف گاڑی سے باہر کھڑا ملا تو امبر اسے دیکھتی مسکراتی اس کے پاس آی

کیف نے بھی اسے بیٹھاتے خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پے بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کر گیا

''ہاں تو کہاں جانا ہے اب میں تو کہتا ہوں فلیٹ پے چلتے ہیں کچھ وقت ایک دوسرے کے بے حد قریب رہتے گزارے گے'' کیف نے گاڑی سٹارٹ کرتے مسکراتے امبر سے کہا

تو امبر کے لبوں پے شرمیلی سی مسکان آگی

''جی نہیں ہم کہیں اور جاے گے'' امبر نے کہا

''جاے گے پر آج تم مجھے سات دنوں بعد مل رہی ہو تو کچھ تو مجھے بھی ملنا چاہیے نا'' کیف نے ذومنعی انداز میں کہا تو امبر کے گالوں پے لالی چھا گی

امبر خاموشی سے سر جھکا گی تو کیف مسکراتا اس سے باتیں کرنے لگا

❤❤❤❤

معصومہ کلاس لیتی باہر آی تو اسے سامنے ہی بوس دیکھای دیا

بوس کو دیکھتے معصومہ روک گی تو بوس اس کے پاس آگیا

لے لی کلاس ''بوس نے کہا''

جی لے لی آپ کا کوی لیکچر نہیں ہوتا کیا لینے والا جب دیکھیں میرے پاس آ''

جاتے ہیں ''معصومہ نے منہ بنا کر کہا

پیچھے سات مہینوں سے بوس اس کے پاس ہر روز آتا تھا اور معصومہ کو ابھی تک یہ نہیں پتہ چلا تھا کہ بوس آخر کونسا سر ہے

نہیں میرے سارے لیکچر ہو جاتے ہیں جب تم فری ہوتی ہو" بوس نے کہا" تو معصومہ بوس کو دیکھتی کینٹین کی طرف چل دی

کہاں جا رہی ہو" بوس نے اس کے پیچھے آتے پوچھا"

کچھ کھانے مجھے بھوک لگی ہے" معصومہ کہتی کینٹن کی طرف بڑھی"

میں تمھیں اتنی بار کہتا ہوں تم میرے ساتھ چلا کرو نا میں تمھیں باہر لے" کر جاتا ہوں لیکن تم میرے ساتھ آتی ہی نہیں ہو" بوس نے اسکے ساتھ چلتے کہا تو معصومہ نے روک کر اسکی طرف دیکھا

”آپ کہیں ساتھ کے آپ جاو کیوں میں ہوں چکی کہہ سے آپ بھی میں

میرے کچھ نہیں لگتے جو میں آپ کے ساتھ جاو گی کہیں،،معصومہ کہتی

کنٹین چلی گی

تو بوس کچھ دیر وہی کھڑا معصومہ کو جاتا دیکھنے لگا پھر وہاں سے چلا گیا

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

امبر اور کیف کچھ دیر بعد فلیٹ پے پہنچ گے کیف نے آتے ساتھ ہی اسے

اپنے حصار میں لیا

تو امبر نے کیف کو دیکھا لیکن اسکی گہری نظروں سے گھبراتے پلکیں جھکا گی

کیف نے مسکراتے دائیں ہاتھ کی انگلی امبر کی ٹھوڈی کے نیچے رکھتے اسکا چہرہ اوپر کرتے اسکے ہونٹوں کو چھوا تو امبر شرم وحیا سے آنکھیں بند گی

کیف نے ہونٹوں کو چھوتے اسکی دائیں گال پے ہونٹ رکھتے پیچھے ہوتے امبر کے شرم وحیا سے سرخ چہرے کو دیکھتے مسکرا دیا

اور امبر کے گرد سے حصار پیچھے کرتے اسے صوفے پے بیٹھتے امبر کو اپنے حصار میں لے کر بیٹھا

چلو اب بتاو کیا کھاو گی پھر واپس بھی چھوڑ کر آنا ہے ”کیف نے کہا“

ہمم کچھ بھی منگوا لے ”امبر نے کہا تو کیف آڈر کرنے لگا“

آڈر کرنے کے بعد کیف پھر سے امبر کی طرف متوجہ ہوا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

"ویسے یار جس دن میرے سالے صاحب کو پتہ لگ گیا نا کہ تم میرے ساتھ آتی ہو میری خیر نہیں" کیف نے کہتے گہرہ سانس لیا تو امبر کھکھلا کے ہنس دی تو کیف امبر کو گھور کر رہ گیا

"یہ تو ہے آپ کی شامت تو پھر بھای کے ہاتھوں ضرور آے گی" امبر نے ہنستے کہا تو کیف بھی ہنس دیا

"ہاں پر اسکے بدلے تم بھی تو کچھ دیر کے لیے میرے پاس آجاتی ہو" کیف نے کہا تو امبر مسکرا دی

دونوں باتیں کرنے لگے کچھ دیر بعد آڈر بھی آگیا تھا کھانے کے بعد کیف امبر کو یونی چھوڑ آیا تھا

🖤🖤🖤🖤

وجدان یونی کے باہر کھڑا معصومہ اور امبر کا انتظار کر رہا تھا کہ سامنے سے دونوں آتی دیکھای دی تو وجدان دونوں کو دیکھتا مسکرا دیا

دونوں بھی مسکراتی اسے دیکھتی اسکے پاس آی اور گاڑی میں بیٹھی تو وجدان بھی بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کر گیا

کیسا رہا آج تم دونوں کا دن‘‘ وجدان نے دونوں سے پوچھا وجدان ہر روز ’’ دونوں سے ضرور پوچھتا تھا

جی اچھا“ دونوں نے ایک ساتھ کہا تو وجدان مسکرا دیا”

گڈ، مجھے تم دونوں کو ایک بات بتانی ہے“ وجدان نے کہا”

کیا بات “معصومہ نے پوچھا”

راکب کی کچھ دیر پہلے کال آئی تھی صارم اور حبہ کے ہاں بیٹی ہوئی ہے“”
وجدان نے بتایا تو دونوں ہی چیخی

کیا سچی“ دونوں نے ایک ساتھ چیخ کر کہا تو وجدان کو لگا اسکے کان کے”
پردے پھٹ جائے گے

جی سچی“ وجدان نے مسکراتے کہا”

"وجی پک دیکھاے نا کیا راکب بھای نے پک نہیں سینڈ کی""معصومہ نے ایکسائی ٹڈ ہوتے کہا

"ہاں کی ہے میرے موبائی ل میں دیکھو""وجدان نے کہتے سامنے ڈیش بورڈ میں موبائی ل کی طرف اشارہ کیا

تو معصومہ نے جلدی سے اٹھاتے موبائی ل میں پکس دیکھنے لگی تو امبر بھی آگے کو ہوتی پکس دیکھنے لگی

"ہاے ماشاءاللہ کتنی کیوٹ ہے نا""معصومہ نے ہدیٰ کی تصویر دیکھتے مسکراتے کہا

ہاں ماشاءاللہ بھائی نام نہیں بتایا کیا رکھا ہے" امبر نے بھی مسکرا کے دیکھتے کہتے نام پوچھا

ہاں ہدیٰ رکھا ہے" وجدان نے سامنے سڑک کی طرف دیکھتے کہا

کتنا پیارا نام ہے، ہے نا" معصومہ نے کہا تو امبر نے بھی تائید کی

اچھا وجی اب ہم کب جا رہے ہے لاہور مجھے بھی ہدیٰ کو اٹھانا ہے میں تو کہتی ہوں کل ہی چلے جاے" معصومہ نے خوش ہوتے کہا

جی بھائی پلیز نا آپ جلدی سے ٹکٹس کرواے" امبر نے بھی کہا تو وجدان دونوں کی جلد بازی پے مسکرا دیا

اوکے جاتے ہیں کچھ دن تک ”وجدان نے مسکراتے کہا“

تو دونوں خوش ہو گی اور سارے راستے وہ چیزوں کی لسٹ بنا رہی جو انہوں نے ہدیٰ کے لیے لے کر جانی تھی اور وجدان مسکراتے سنتا رہا تھا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

گھر آتے امبر کمرے میں چلی گی اور معصومہ اور وجدان بھی کمرے میں آ گے وجدان کوی ضروری کال سننے لگا تو معصومہ کپڑے لیتی فریش ہونے چل دی

فریش ہو کر آی تو وجدان نے مسکرا کے معصومہ کو دیکھا تو معصومہ بھی مسکرا کے وجدان کو دیکھتی اسکے قریب آتی بیٹھ گی

وجی اب بتاۓ ناہم کب جاۓ گے ‘‘معصومہ نے کہاتو وجدان نے ’’ مسکراتے اسے اپنے حصار میں لیتے معصومہ کے بالوں پے بوسہ دیا

بس دو تین دن تک چلتے ہیں ‘‘ وجدان نے کہا ’’

اوکے میرا دل کر رہا ہے میں ابھی چلی جاواور ہدیٰ کو گود میں اٹھالوں ہاۓ ’’ وجی کتنی پیاری ہے نا ‘‘معصومہ نے خوش ہوتے کہاتو وجدان بھی مسکرادیا

ہاں ماشاءاللہ، ویسے تمھیں بچے پسند ہیں ‘‘ وجدان نے کہا ’’

جی بہت اتنے پیارے لگتے ہیں ‘‘معصومہ نے کہاتو وجدان مسکرادیا ’’

اچھا میں کچھ دیر ریسٹ کر لو پھر مجھے پڑھنا بھی ہے پیپرز بھی ہونے والے ” ہیں اور اب ہمیں لاہور بھی جانا ہے “ معصومہ کہتی وجدان کے حصار سے نکلتی لیٹ گی تو وجدان نے معصومہ کو گھور کر دیکھا

وجدان پیچھے سات مہینوں سے معصومہ کو داخل کروا کے خود بھی پچھتا رہا تھا

کیونکہ وجدان جب بھی معصومہ کے قریب آتا تو معصومہ کا وجدان سے فرار کا بہانا یہی ہوتا کہ اسے ٹیسٹ یاد کرنا ہے اسکا ٹیسٹ ہے اسے صبح یونی جانا ہے

لیکن وجدان پھر بھی معصومہ کو زیادہ نہیں بخشتا تھا اور پھر معصومہ بھی شرماتی سمٹتی خود کو وجدان کی پناہوں میں دے دیتی

معصومہ کے لیٹنے پے وجدان اسکے اوپر جھکا تو معصومہ دھڑکتے دل کے ساتھ وجدان کو دیکھنے آی

بہت بہانے کرتی ہو میری جان لیکن پھر بھی تم بچی کب ہو مجھ سے""" وجدان نے ذو معنی انداز میں کہتے معصومہ کے گالوں پے شدت سے بوسہ دیا

تو معصومہ دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

وجدان نے گالوں پے بوسہ دیتے معصومہ کی بند آنکھوں کو چھوتے اسکے ماتھے پے بوسہ دیتے نرمی سے معصومہ کے ہونٹوں کو چھوا تو معصومہ کی دھڑکنیں تیزی ہوی

وجدان نے زرا سے ہونٹوں کو چھوتے ناک کو چھوا اور پھر سے معصومہ کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے گیا تو معصومہ بھی دھڑکتے دل کے ساتھ وجدان کے کندھے کو تھام گی

وجدان نے بنا معصومہ کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت سے چھوڑتے معصومہ کے ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے بیڈ سے لگا یا

کچھ پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو وجدان پیچھے ہوتے گہرا سانس لیتے معصومہ کو دیکھا جو گہرے سانس لیتی خود کو نارمل کر رہی تھی

"ابھی تو تمھیں بخش رہا ہوں رات کو مجھ سے فرار کی امید نا رکھنا" وجدان نے مسکرا کے ذو معنی انداز میں معصومہ کے چہرے کو دیکھتے کہا

پھر میں بھی کل یونی نہیں جاؤ گی" معصومہ نے گلابی ہوئے چہرے کے ساتھ کہا تو وجدان نے پہلے گھور کر معصومہ کو دیکھا پھر خود بھی مسکرا دیا

پیچھے ساتھ مہینوں سے یہی تو ہو رہا تھا جب بھی وجدان معصومہ کو ساری رات اپنے پیار کے حصار میں رکھتا تو صبح معصومہ یونی نہیں جاتی تھی اور وجدان بس خاموش ہو کر رہ جاتا

"ٹھیک ہے نا جانا لیکن آج رات تم مجھ سے بچ نہیں سکتی" وجدان نے کہتے پھر سے معصومہ کی دائیں گال پے ہونٹ رکھتے پیچھے ہوا

تو معصومہ جلدی سے آنکھیں موند گی وجدان بھی کچھ دیر معصومہ کے ساتھ لیٹا رہا پھر معصومہ کے سونے کے بعد اٹھ کر باہر چلا گیا

❤❤❤❤

تین دن بعد حبہ گھر آئی تھی سب ہی بہت خوش تھے انیتا تو ہدیٰ کو سارا سارا دن چھوڑتی ہی نہیں تھی

اور کبھی کبھی تو راکب اور انیتا میں ہدیٰ کو پکڑنے پے لڑائی بھی ہو جاتی ایک کہتا میں نے اٹھانا ہے اور دوسرا کہتا میں نے

آج حبہ کو گھر آئے چار دن ہو گئے تھے اور کل وجدان، معصومہ، امبر اور ساتھ کیف بھی آ رہا تھا

انیتا صبح سے بہتر محسوس نہیں کر رہی تھی راکب نے ایک دو بار پوچھا بھی کہ طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو جا کر چیک کرواتے ہیں لیکن انیتا نے منا کر دیا تو راکب نے بھی زیادہ کچھ نا کہا تھا

اسوقت لاونج میں صارم، فیصل صاحب، راکب بیٹھے ہوے تھے

شگفتہ بیگم، صدف بیگم حبہ کے پاس تھی اور کلثوم بیگم، جاوید صاحب کیسی کی عیادت کے لیے گے تھے اور ثاقب صاحب بھی آفس گے ہوے تھے

راکب کا دھیان سیڑھیوں سے نیچے آتی انیتا پے گیا جو اسے لگ رہا تھا ابھی گر جاے گی راکب جلدی سے انیتا کی طرف بھاگا

انیتا" راکب بھاگتا انیتا کی طرف بڑھتا انیتا کو گرنے سے پہلے ہی تھام گیا"

انیتا آنکھیں کھولو کیا ہوا" راکب اپنے بازوں میں بے ہوش انیتا کو پریشانی" سے پکارتا کہنے لگا

صارم اور فیصل صاحب بھی پریشانی سے اٹھتے اس کے پاس آئے تھے

راکب جاو کمرے میں لے کر جاو انیتا کو میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں" صارم" نے راکب کو کہا

تو راکب جلدی سے انیتا کو بازوں میں اٹھاتا اسے اوپر کمرے کی طرف لے جاتا جلدی سے بڑھا

راکب انیتا کو کمرے میں جا کر بیڈ پے لیٹا تا اسکے پاس بیٹھ گیا

کچھ دیر بعد ڈاکٹر بھی آچکی تھی تو راکب کمرے سے باہر نکل گیا گھر میں سب کو ہی انیتا کے بے ہوش ہونے کا پتہ تو سب ہی فکر مند ہوے

راکب دروازے کے باہر کھڑا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا ڈاکٹر کے باہر آنے کا کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آی تو راکب بے چینی سے انکی طرف بڑھا

ڈاکٹر کیا ہوا میری وائی ف کو وہ ٹھیک تو ہے "راکب نے پریشان لہجے میں" پوچھا تو ڈاکٹر مسکرا دی

جی وہ ٹھیک ہیں آپ کو مبارک ہو آپ بابا بننے والے ہیں شی از پریگنٹ """ ڈاکٹر نے کہا تو کچھ سکینڈ کے لیے راکب سکتے میں ہی چلا گیا

صارم، صدف بیگم، شگفتہ بیگم اور فیصل صاحب جو وہی کھڑے تھے خوشی سے مسکرا دیے

ک کیا میں بابا" راکب نے سکتے میں کہا تو سب ہی مسکرا دیے"

جی اور انکا بہت خیال رکھیے گا" ڈاکٹر کہتی چلی گی"

تو راکب بنا آگے پیچھے دیکھے جلدی سے کمرے میں چلا گیا پیچھے سب ہی اسکی حرکت پے مسکرا دیے

اللہ کا شکر ہے میں بھی دادی بننے والی ہوں" صدف بیگم نے خوش ہوتے" کہا

ہاں بھئی ی میں ابھی میٹھای منگواتا ہوں میں بہت خوش ہوں میں دادا بننے" والا ہوں" فیصل صاحب نے خوش ہوتے کہا اور نیچے کو بڑھا

میں بھی حبہ کو بتاتا ہوں'' صارم بھی کہتا حبہ کے کمرے میں چلا گیا''

بھ ئی ی میں بھی جا کر ثاقب کو بتاتی ہوں کہ وہ نانا بننے والے ہیں'' شگفتہ بیگم کہتی صدف بیگم کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھ گی

♥♥♥♥♥

راکب کمرے میں آیا تو انیتا کو ہوش آ رہا تھا راکب جلدی سے انیتا کے پاس جا بیٹھا

انیتا میری جان'' راکب جلدی سے انیتا کے پاس بیٹھتا انیتا کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر انیتا کو سہارے سے بیٹھتا گلے لگا گیا

انیتا تو راکب کے یوں ایکدم گلے لگنے پے حیرت زدہ ہی ہو گی انیتا کے حواس کچھ بحال ہوے تو راکب کو مخاطب کیا جو اسے ابھی بھی گلے لگاے بیٹھا تھا

راکب کیا ہوا مجھے کیا ہوا تھا“ انیتا نے حیرت سے کہا”

تو راکب پیچھے ہوتا انیتا کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتا محبت بھرا بوسہ ماتھے پے دیتا پیچھے ہوتا اسکے ہاتھ تھام گیا

بتاے نا راکب کیا ہوا“ انیتا نے پھر سے کہا تو راکب مسکرا دیا”

انیتا میں بابا اور تم مما بننے والی ہو اور میں بہت بہت خوش ہوں“ راکب نے ” خوش ہوتے کہا

تو ایک پل کے لیے انیتا نے حیرت سے راکب کو دیکھا پھر بات سمجھتی شرماتی چہرہ جھکا گی تو راکب کے چہرے پے بھرپور مسکراہٹ آ گی

انیتا تم خوش ہو نا" راکب نے انیتا کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے" کہا

تو انیتا سر جھکاے ہی شرماتی سر اثبات میں ہلا گی تو راکب مسکراتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا

اب میں تمھارا بہت خیال رکھو گا شکر ہے اللہ پاک کا تم اب سیڑھیوں سے" گرِ نہیں گی ورنہ نا جانے کیا ہو جاتا" راکب نے بے ساختہ اللہ پاک کا شکر ادا کرتے کہا تو انیتا نے بھی شکر ادا کیا

ویسے میں ابھی تمھیں بتادوں اگر بیٹی ہوی تو نام میں رکھوں گا اور اگر بیٹا ہوا تو نام تم رکھ لینا ٹھیک ہے'' راکب نے کہا تو انیتا مسکرا دی

ٹھیک ہے'' انیتا نے مسکراتے کہا تو راکب اسے اپنے حصار میں لے کر اسکے سر پے بوسہ دیا

اچھا راکب سب کہاں ہے کیا سب کو پتہ چل گیا'' انیتا نے پوچھا''

ہاں سب کو پتہ چل گیا ہے سب ہی خوش ہیں سب ہی تم سے ملنا چاہتے ہوں گے لیکن پہلے میرا حق تھا تم سے ملنے کا ہم دونوں کی خوشی ایک ساتھ منانے کا اس لیے میں سب سے پہلے آگیا'' راکب نے کہا

تو انیتا کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکان آگی

راکب کافی دیر انیتا کو یونہی اپنے حصار میں لیے بیٹھا رہا پھر سب ہی انیتا سے ملنے آگے تو راکب نے بھی دروازہ کھولتا سب کو آنے دیا

سب ہی انیتا اور راکب کو دعا دینے لگے انیتا تو بس شرماے جا رہی تھی سب ہی بہت خوش تھے اور سب سے زیادہ راکب

♥♥♥♥♥

آج وجدان، معصومہ، امبر اور کیف لاہور آرہے تھے

امبر اور معصومہ تو بے حد خوش تھیں اور انکی خوشی دیکھتے وجدان بھی خوش تھا

اسوقت وجدان، معصومہ اور امبرائی یرپورٹ جانے کے تیار ہو رہے تھے معصومہ چینج کرنے کے لیے چینجگ روم میں گی تھی

جب کچھ دیر اور معصومہ باہر نا نکلی تو وجدان خود ہی اٹھتا مسکرا کے چینجگ روم کا دروازہ کھولنے لگا اسے لگا تھا بند ہو گا

لیکن وہ کھولا ہی تھا یا تو معصومہ کو یہ لگا تھا کہ وجدان اندر نہیں آے گا اس لیے بند نہیں کیا تھا یا پھر وہ جلدی میں بھول ہی گی تھی

وجدان مسکراتا دھیرے سے دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا تو اسے معصومہ زپ بند کرتی دیکھای دی

معصومہ نے آہٹ پے مڑ کر دیکھا تو وجدان کو دیکھتے پھر سے رخ مڑتی کمر
وجدان کی طرف کر گی

وجی آپکو شرم نہیں میں چینج کرنے آی ہوں جاے یہاں سے ‘‘معصومہ’’
نے شرم وحیا سے کہا

تو وجدان کے لبوں پے گہری مسکراہٹ آگی اور عین معصومہ کے پیچھے روک
گیا

وجدان کو معصومہ کی سب ہی ادائیں پسند تھی لیکن یہ ادا سب سے زیادہ
پسند تھی جو وہ شروع دن سے ویسے ہی وجدان سے شرماتی تھی

وجدان نے بنا زپ بند کیے معصومہ کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا معصومہ کے دائیں کان کے قریب جھکا

تو معصومہ کا دل تیزی سے دھڑک اٹھا خود کو شرم سے وجدان کی گرفت سے چھڑانا چاہا

میری جان ابھی بھی شرم کرنے لائق رہتا ہے" وجدان نے ذو معنی انداز" میں کہتے معصومہ کی کان کی لو کو ہونٹوں سے دبایا تو معصومہ سر سے پیر تک سرخ ہوتی کپکپاہ کے رہ گی

وجی پلیز چھوڑے دیر ہو جاے گی" معصومہ نے خود کے گرد بندھے" وجدان کے بازوں پے اپنا ہاتھ رکھتے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا

تو وجدان مسکراتا پیچھے ہوتا معصومہ کی زپ بند کی تو معصومہ خود کو نارمل کرتی وجدان کے ساتھ کمرے میں آئی تو وجدان اسکے بال بنانے لگا کچھ دیر بعد دونوں کمرے سے نکلتے نیچے آئے جہاں امبر کے ساتھ کیف، سمیر اور رہانیہ بھی کھڑے تھے

آپ دونوں کیا کر رہے ہیں" وجدان نے سمیر کو سلام ودعا کے بعد کہا"

ہم دونوں تم چاروں کو ائیر پورٹ چھوڑنے جا رہے ہیں" سمیر نے مسکرا" کے کہا تو وجدان کے ساتھ سب مسکرا دیے

تو چلیں پھر" وجدان نے کہا تو سب باہر کو بڑھے اور گاڑیوں مں بیٹھنے لگے"

امبر چچی آپ کو میں بہت مس کرو گی'' وانیہ نے امبر کے ساتھ بیٹھتے کہا تو''
امبر مسکرادی

وانیہ اب کافی ٹھیک لفظ بول لیتی تھی لیکن چچی ابھی بھی ٹھیک نہیں کہتی تھی

میں بھی''امبر نے مسکراتے کہا تو وانیہ بھی مسکرادی''

کچھ دیر بعد سب ائیر پورٹ پہنچ چکے تھے اور ان سب کے جہاز میں بیٹھنے کے بعد سمیر اور وانیہ بھی واپس گھر چلے گے

♥♥♥♥

معصومہ، وجدان اور امبر، کیف لاہور پہنچ چکے تھے اور انہیں راکب لینے آیا تھا

معصومہ اور امبر سب سے ملتی جلدی سے اوپر ہدیٰ کے پاس گی تھی حبہ بھی کمرے میں ہی تھی

سب ہی انکی جلد بازی دیکھتے مسکرا دیے

حبہ سے ملتی دونوں ہدیٰ کی طرف متوجہ ہوی تھی امبر نے جلدی سے ہدیٰ کو گود میں لیتے اسکے گالوں پے پیار کیا تو معصومہ بھی اسکے ساتھ بیٹھ گی انیتا بھی انکے پیچھے ہی آ گی تھی

ماشاءاللہ کتنی کیوٹ ہے" امبر نے کہا"

ہاں پکس سے زیادہ ماشاءاللہ کیوٹ ہے مجھے بھی دونا" معصومہ نے کہا تو"
امبر نے اسے پکڑادیا

معصومہ نے جھک کر ہدیٰ کے گال پے بوسہ دیا حبہ اور انیتا مسکرا رہی تھی

ابھی معصومہ نے گود میں اٹھایا ہوا تھا کہ وجدان، کیف اور صارم بھی آگے
وجدان نے آتے حبہ کے سر پے ہاتھ رکھتے ہدیٰ کی طرف متوجہ ہوا

معصومہ اب مجھے دو ہدیٰ کو" وجدان نے معصومہ کے پاس آتے اس سے"
کہا

تو معصومہ نے وجدان کی طرف کیا وجدان نے ہدیٰ کو گود میں اٹھاتے اس
کے ماتھے پے پیار کیا

وجی دیکھیں کتنی کیوٹ ہے نا‘‘معصومہ نے مسکرا کے کہا تو سب ہی مسکرا ‘‘ دیے

ہاں ماشاءاللہ‘‘ وجدان نے مسکرا کے کہا اور وہی لے کر بیٹھ گیا دل میں دعا‘‘ کی اسکی بھی بیٹی ہو

وجدان کے بعد کیف نے ہدیٰ کو اٹھاتے اسکے پھولے گالوں پے بوسہ دیا ہدیٰ تھی بھی اتنی کیوٹ سب کا ہی دل کرتا تھا کہ وہ اسے اٹھائے

کیف سے پھر سے وجدان نے پکڑ لیا تو کچھ دیر بعد معصومہ بول پڑی

اچھا وجی اب مجھے دے نا کب سے لے کر بیٹھ ہیں‘‘معصومہ نے وجدان ’’
سے کہا

دیتا ہوں اب ہی مجھے موقع ملا ہے پھر تو تم دونوں نے جان نہیں چھوڑنی ’’
اسکی اور نا ہی مجھے ملے گی‘‘ وجدان نے کہا

توسب ہی ہنس دیے البتہ معصومہ نے گھور کر دیکھا توسب مسکرا دیے
وجدان کو دیکھتا رہ گیا جو اسے گھور رہی تھی

دے دی گی ہم‘‘معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا’’

اچھا اب تم سب کچھ دیر ریسٹ کر لو معصومہ امبر تم دونوں بھی جاو پھر آ’’
جانا ھدیٰ کے پاس‘‘ صارم نے کہا

جی بھای ،، معصومہ کہتی اٹھی تو امبر اور انیتا بھی اٹھ گی ''

وجدان بھی ہدیٰ کو صارم کو پکڑاتا باہر نکلا تو صارم ہدیٰ کو لیتا حبہ کے پاس بیٹھا حبہ نے مسکرا کے دیکھا

اب تو مجھے میری بیٹی پکڑنے کو کم ہی ملے گی ،، صارم نے مسکرا کے کہا تو حبہ '' بھی مسکرادی

جی یہ تو ہے ،، حبہ نے مسکراتے کہا ''

صارم نے جھک کے حبہ کے ماتھے کو چھوتے اپنی بیٹی کے ماتھے کو چھوا

اور کچھ دیر حبہ کے ساتھ باتیں کرتا رہا شگفتہ بیگم کے آنے کے بعد اٹھ کر کیف کے پاس چلا گیا

♥♥♥♥

وجدان فریش ہوتا راکب اور کیف کے پاس آگیا صارم کہیں باہر گیا تھا معصومہ ،امبر ،انیتا حبہ کے پاس ہدیٰ کو لے کر بیٹھی تھی

وجدان بھی راکب اور کیف کے پاس آکر بیٹھ گیا جو باتیں کر رہے تھے وہ بھی ان کے پاس بیٹھتا باتیں کرنے لگا

کیا بات ہے بھ ئی ی آج تو بڑے خوش نظر آرہے ہو جب سے آیا ہوں" مجھے خوش لگ رہے ہو" وجدان نے مسکراتے راکب سے کہا تو راکب بھی مسکرا دیا

ہاں ایک خوشی کی خبر ہے میں بہت خوش ہوں“ راکب نے مسکراتے کہا تو”
وجدان نے سوالیہ اسے دیکھا

کیا خوش خبری“ وجدان نے پوچھا”

تو تایا بننے والا ہے“ راکب نے مسکرا کے کہا تو وجدان اور کیف دونوں ہی”
مسکرا دیے

ماشاءاللہ بہت بہت مبارک ہو میرے بھای اللہ پاک ڈھیروں خوشیاں عطا”
کرے“ وجدان نے راکب کو خوش دلی سے کہا تو راکب مسکرا دیا

بہت بہت مبارک ہو میرے دوست اللہ تجھے خوش رکھے‘‘ کیف نے بھی کہا

پھر تینوں نے ہی آمین کہا پھر تینوں ہی باتیں کرنے لگے تھے اور دیر بعد تینوں اندر چلے گے

❤❤❤❤

اسوقت بوس، ڈی کے، اور آر بی فلیٹ میں بیٹھے علی کے آنے کا انتظار کر رہے تھے

ابھی تینوں کو بیٹھے کچھ دیر ہی ہوی تھی کہ علی بھی آگیا تینوں نے اسے مسکرا کے دیکھا تو وہ بھی مسکراتا ان کے ساتھ بیٹھ گیا

اتنی دیر لگادی جانتا ہے میری جان میرا انتظار کررہی ہوگی اسے میرے بنا”
نیند نہیں آتی“ بوس نے علی کو گھور کر دیکھتے کہا

تو علی، بی آر اور ڈی کے بوس کے یوں شریر لہجے میں کہنے پہ مسکرا دیے

جانتا ہوں ایک مسلے میں پھنس گیا تھا بس ایسی لیے دیر ہو گی تم تینوں بتاو کیا”
پلیننگ چل رہی ہے“ علی نے مسکراتے کہا

ہاں بس اس ڈیول کو پکڑنے کا سوچ رہے ہیں مجھے تو اب پورا یقین ہو چکا”
ہے کہ عامر ہی ڈیول ہے“ بوس نے کہا

ہاں مجھے بھی یہی لگتا ہے“ ڈی کے نے بھی کہا”

جیسا کہ اب تو امبر نے بھی بتا دیا ہے کہ خالہ جان اور خالو جان کا قتل اور "
امبر کو اغوا بھی اس عامر نے ہی کیا ہے "بی آر یعنی راکب نے بھی کہا

جی ہاں بوس یعنی وجدان، ڈی کے یعنی ڈاکٹر کیف، علی یعنی صارم علی اور بی پہلے B دوسرے اور آخر بی R آر یعنی راکب اس نے اپنا راکب کا یعنی آر رکھا تھا یہ اسکی اپنی لاجک تھی

وجدان تب بوس بنا جب۔۔۔۔۔۔

جب فیضان صاحب اور حمنہ بیگم کے قاتلوں کے بارے میں پولیس پتہ نا کروا سکی تو وجدان نے فاصلہ کیا کہ وہ خود ہی اپنے والدین کے قاتلوں کو ڈھونڈے گا

اس لیے ہی وجدان بوس بن گیا تا کہ اس پے کیسی کو شک نا ہو کہ وجدان ہی ہے اور وہ سارے ثبوت بھی اکٹھے کر سکے گا اور اپنے والدین کے قاتلوں کو ڈھونڈنے لگا پھر اسکا شک کہیں نا کہیں عامر اور شہناز کی طرف جا رہا تھا

اور پھر یہ بات وجدان نے کیف کو بتای تو کیف نے کہا وہ بھی اسکے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہے اور اسکی مدد کرنا چاہتا ہے آخر اسکی محبت اس حال میں کومہ میں صرف اس ایک شخص کی وجہ سے گی تھی اور وجدان نے اسے اپنے ساتھ ملا لیا

پھر وجدان نے یہ بات صارم اور راکب کو بتای تو وہ دونوں جنھوں نے پولیس ابھی ابھی جوائن کی تھی

صارم اور راکب نے جب پولیس فورس جوائی ین کی تو انہوں نے گھر نہیں بتایا تھا انکا ارادہ تھا کہ وہ جب کوی عہدہ سمبھال لے گے تو ہی گھر بتاے گے اور انہوں نے وجدان کے ساتھ دینے کا فیصلہ کیا

لیکن وجدان نے جب ساری بات ش ئی یر کی تو راکب نے کہا تھا کہ اس نے ابھی گھر نہیں بتانا جب تک وہ قاتلوں کو انکے انجام تک نہیں پہنچا دیتے تو صارم نے بھی راکب کے ساتھ ہی بتانے کا فیصلہ کیا

پھر وہ اسلام آباد آگے کیونکہ ڈیول یعنی عامر وہاں تھا اور وجدان کو صارم اور راکب کی ضرورت تھی

وجدان کو کہیں نا کہیں شک یہ بھی تھا کہ عامر ہی ڈیول ہے اور ادھر صارم اور راکب پہلا کیس ہی ایک سمگلنگ کرنے والے کا ملا جو کوی ڈیول نام کا شخص کرتا تھا

دوسری طرف ڈیول کو بھی پتہ لگ گیا تھا کہ بوس اسکے پیچھے پڑ گیا ہے پر کیوں اور یہ ہے کون اسے نہیں پتہ تھا

راکب نے وہاں آکر جس شخص پے انہیں شک تھا کہ وہ ڈیول کا آدمی ہے اسے اپنا دوست بنایا تا کہ وہ سارے راز اسے بتاے اور وہ شخص کافی ڈھیٹ ثبات ہوا تھا جو بتانے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

اور وہی دوست تھا جس نے راکب کا نشہ دیا تھا اور وہ نشے کی حالت میں انیتا کے پاس چلا گیا تھا جس سے اسکی اور انیتا کے درمیان دوری لای تھی اور اس شخص کا انجام راکب نے جو کیا وہ بس وہی جانتا تھا

وجدان یعنی بوس، صارم علی یعنی علی، بی کے یعنی راکب اور ڈی کے یعنی ڈاکٹر کیف کی ٹیم بن گی تھی

وجدان، صارم اور راکب جب اسلام آباد میں آتے پہلی بار ڈیول کے اڈے پے گے تھے تو اسوقت ڈیول ہاتھ نا آیا بس اسکے آدمی ہی تھے جنہیں انہوں نے جہنم واصل کیا تھا

اور اس دن وجدان کو گولی بھی لگ گی تھی جس کے بعد وجدان کو بخار ہو گیا تھا اور صارم، راکب اور کیف فکر مند تھے لیکن وجدان تھا جیسے کوی پرواہی نہیں تھی

صارم، راکب کو ابھی کام ہی تھا اسلام آباد میں روکنا انکا ضروری تھا اس لیے وہ جاہی نہیں رہے ہیں اور اس کے بعد جب وہ سب واپس جانے لگے سب کے ساتھ

لیکن معصومہ رونے لگی کہ وہ سب بھی جا رہے ہیں تو انہیں بہانا مل گیا تھا روکنے کا اور وجدان نے بنا دیر کیے انہیں کہہ دیا کہ وہ بھی روک جاے اس لیے وہ روکنے کے لے مان گے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب پہلی بار وجدان نے صارم سے معصومہ کا پوچھا تھا کہ معصومہ کون ہے تو صارم کو حیرت ہوی تھی کہ وجدان معصومہ کو کیسے بھول سکتا ہے پہلے صارم نے سوچا بتادے لیکن پھر صارم نے جان بوجھ کر نہیں بتایا تھا کہ وجدان معصومہ کو خود ہی پہچانے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وجدان والدین کے چلے جانے اور دوسرا امبر کے کومہ میں چلے جانے کے بعد بے حد سیریس ہو گیا تھا راکب کی حرکتوں پے وجدان اکثر لڑپڑتا تھا اس لیے ہی راکب وجدان کو جلاد کہتا تھا جو کیسی بھی مزاق پے لڑپڑتا تھا

وہ لاہور بھی نہیں آتا تھا بس راکب،
صارم سب ہی اس سے ملنے آتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلے تو معصومہ جب جب وجدان کے کمرے میں آئی تو وجدان اسے کسی نا کسی بات پے ڈانٹ دیتا تھا اور جس دن معصومہ نے وجدان کے لیپ ٹاپ جس میں ڈیول کے خلاف ثبوت تھے

اس دن کمرے میں گی تو معصومہ نے سامنے دیوار پے لگی تصویر پے دھیان نہیں دیا تھا اور پھر وجدان کے لیپ ٹاپ پے جب پانی گرا تو معصومہ وجدان سے ہی اتنا ڈر گی کہ پھر کسی اور چیز کا معصومہ کو دھیان ہی نہیں رہا تھا

وجدان بھی شاید اتنا غصہ نا ہوتا لیکن جو ثبوت اس نے ڈیول کے خلاف لیپ ٹاپ میں تھے وہ اس نے بہت مشکل سے جمع کیے تھے اگر وہ ضائع ہو جاتا تو پھر سے سب جمع کرنا پڑتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وجدان کو معصومہ پہلے اپنی باتوں اور حرکتوں پے بہت بیوقوف لگتی تھی اور غصہ بھی وجدان کو معصومہ پے بہت آتا تھا لیکن پھر معصومہ کی انہیں حرکتوں پے مسکراہٹ آنے لگی تھی

اور وہی حرکیتں اور باتیں دل کو
بہت اچھی لگنے لگی تھی وجدان کا دل کرتا کہ معصومہ سارا دن اس سے باتیں کرتی رہے

وجدان جیسے معصومہ کو ڈانٹا چھوڑ چکا تھا اور اسکی باتیں آرام سے مان جاتا تھا راکب اور صارم کو وجدان پے پورا یقین ہو چکا تھا کہ وہ معصومہ سے پیار کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وجدان جس دن بوس بن کر پہلی بار معصومہ سے ملا تھا اس دن بھی وجدان کو نہیں معلوم تھا کہ معصومہ اسے کچن میں مل جائے گی

جب وجدان راکب اور صارم کے ساتھ مل کر ڈیول کو پکڑنے گیا تھا اور صارم اور راکب نے اپنے ساتھی یعنی پولیس کو تب بلا لیا

جب وہاں دونوں طرف سے فائی رنگ شروع ہو گی اور پھر پولیس آ گی تو بوس کو جانا پڑا کیونکہ وجدان کے بارے میں صارم اور راکب نے کیسی کو نہیں بتایا تھا اس لیے وجدان کو وہاں سے بھاگنے کا اشارہ کیا تھا

وجدان جب گھر آیا تو وجدان نے شکر ادا کیا انیتا، حبہ اور معصومہ سو رہی ہیں لیکن اسے نہیں پتہ تھا کچن میں معصومہ ہو گی

وجدان کچن میں گیا تو اسے معصومہ ملی اور پھر معصومہ کا بوس سے ڈرنا اس کے خون لگی شرٹ سے گھبرانا وجدان کو پریشان کر گیا

وجدان معصومہ کو ڈرانا نہیں چاہتا تھا لیکن اگر وہ معصومہ کو نا ڈراتا تو وہ سب کو بتا دیتی کہ کوی آیا تھا سب پھر پتہ کرنے لگتے جو وہ نہیں چاہتا تھا

اس لیے وجدان نے معصومہ کو ڈرایا وجدان کو یقین تھا کہ معصومہ اسے کسی کو نہیں بتاے گی

پھر وجدان جلدی سے معصومہ کو ڈراتا کچن سے نکلا تھا اور کمرے میں جاتے جلدی سے شرٹ چینج کرتے واپس معصومہ کے پاس آیا اور اسے کمرے میں لے کر گیا

اور وہاں معصومہ، ثمرین بیگم اور فواد صاحب کی تصویر دیکھ کر ایک پل کے لیے حیران ہوا تھا پھر اسے دکھ ہوا تھا وہ فواد صاحب سے کیا وعدہ بھول گیا

اور پھر وجدان اسی وقت صارم اور راکب کے پاس گیا اور ان پے غصہ ہوا کہ اسے بتایا کیوں نہیں کہ معصومہ وہی ہے تو صارم نے بھی کہہ دیا وہ چاہتا تھا تم معصومہ کو خود پہچانو پھر وجدان خاموش ہو کر رہ گیا

اس کے بعد جس دن معصومہ کے پاوں پے چوٹ لگی تو وجدان باہر سے آیا تھا اور معصومہ کے کمرے کا دروازہ کھولا دیکھ کر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر معصومہ کو دیکھنے چلا گیا لیکن اس رات معصومہ درد سے پھر سے جاگ رہی تھی

اور پھر وجدان کا دل کیا وہ معصومہ سے بوس بن کر پھر ملنے آئے تا کہ اسے معصومہ کو شک بھی نا ہو اور وجدان اس دن بالکونی سے جلدی سے چلا گیا جب انیتا کمرے میں آئی وہ وہاں سے چلا گیا

اسکے بعد جب وجدان بالکونی سے اترتا گر گیا تو اس پے صارم، راکب اور کیف بہت ھنسے تھے وجدان نے اسکے بعد ایک سیڑھی رکھ لی تھی

جو وہ آرام سے لگا کر معصومہ کی بالکونی میں آجاتا تھا اور چلا جاتا تھا اور وجدان نے ان تینوں کو بتا دیا تھا کہ وہ معصومہ سے پیار کرنے لگا ہے اور وہ تینوں ہی خوش تھے

اور وجدان کی معصومہ کی وجہ سے لوٹی مسکراہٹ دیکھ کر دعا کرتے تھے کہ اب وجدان ہمیشہ اسے ہی خوش رہے

اور جب بوس کے سامنے معصومہ وجدان کو کھڑوس کہتی وجدان تو حیران ہی رہ جاتا تھا پر وجدان کچھ کہہ نہیں سکتا تھا

وجدان کو حیرت بھی ہوتی تھی معصومہ وجدان کو پہچان کیوں نہیں پا رہی حلانکہ وجدان کا ڈریس وہی ہوتا تھا بس اوپر سے بلیک ہڈی اور چہرے پے ماسک لگا کہ آتا تھا اور معصومہ کو آرام سے بیوقوف بنا لیتا تھا

وجدان کو بوس بن کر اچھا لگتا تھا معصومہ سے بات کر کے کیونکہ وہ ساری بات وجدان کی بوس کو بتا دیتی تھی اور جب معصومہ ناراض ہوتی تھی اور دروازہ بند کر لیتی تھی تب بھی وجدان آرام سے اسکے پاس آکر اسے وہی کرنے کو کہتا جو وہ خود چاہتا تھا

اور جس دن سب بڑے وجدان اور معصومہ نکاح کے بعد واپس گئے تھے اس دن صارم اور حبہ معصومہ کے لیے کھانا لا رہے تھے

اسی لیے کمرے کی طرف آتے قدموں کی آواز سنتے وجدان جلدی سے معصومہ کو پھر آنے کا کہتا بالکونی میں جاتا صارم کو کال کرتا یہ کہہ چکا تھا کہ وہ خود معصومہ کو کھانا کھلا دیتا ہے

اسی لیے صارم اور حبہ وجدان کے آنے کا انتظار کرنے لگے جو وہ پیچھے بالکونی سے آگے آتے اوپر آ کر صارم اور حبہ سے کھانا لیتا معصومہ کے کمرے میں آ گیا تھا

شادی کے بعد کیف نے وجدان کو کئی بار کہا تھا کہ وہ معصومہ کو سب بتا دے کہ وہ ہی بوس ہے کیونکہ معصومہ اس بات پے ناراض نا ہو جاے کہ اس نے اسے دھوکہ دیا ہے

لیکن وجدان نہیں مانا اور وجدان نے کہا تھا اگر معصومہ کبھی اسے چھوڑ کر جاے گی تو وہ نہیں جانے دے گا اور کیف خاموش ہو کر رہ جاتا بعد میں کیف نے بھی کہنا چھوڑ ہی دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وجدان یعنی کہ بوس نے جان بوجھ کر راکب سے کہا تھا کہ انیتا کی منگنی اسکے کزن یعنی خالہ کی بیٹے سے ہوی ہے

کیونکہ راکب پے وجدان اس بات پے غصہ تھا کہ اس نے امل کو اسکی گرلفرینڈ بنا کر پھنسایا ہے جی یہ گرل فرینڈ والا بھی ایک پلین تھا وہ بھی راکب کا

راکب کا کہنا تھا کہ امل جو راکب کے ساتھ ہی پولیس میں تھی راکب اور صارم کی ساتھی جب اس کی گرل فرینڈ بن کر جاے گی

تو معصومہ کو خود ہی احساس ہو جاے گا کہ وہ وجدان کے ساتھ کسی کو نہیں برداشت کر سکتی

اور یہ بھی معصومہ کو پتہ چل جاے گا کہ وہ وجدان سے پیار کرتی ہے لیکن معصومہ کو یہ تو نہیں پتہ چلا کہ معصومہ وجدان سے پیار کرتی ہے پر معصومہ کو وجدان کے ساتھ امل کو دیکھتے غصہ ضرور آجاتا تھا

اور یہاں بھی معصومہ کو بیوقوف بنایا گیا تھا جب اس نے امل کو اپنی طرف سے گھر سے بھگایا تھا تو وجدان، راکب اور صارم کو امل کو معصومہ کا بھگانے کا پتہ تھا

اس لیے وجدان نے گارڈز سے کہا تھا کہ جب معصومہ آے اور انہیں وہاں سے جانے کا کہے تو چلے جاے اور انہوں نے پھر معصومہ کے کہنے کے مطابق کوی ہے اسے دیکھنے چلے اور معصومہ نے امل کو بھگا دیا تھا

اور وجدان نے راکب سے ایسی بات گرلفرینڈ والی بات کا بدلہ لیا تھا یہ کہہ کر کہ انیتا کی منگنی کسی اور سے ہو رہی ہے اور راکب سچ سمجھ کر انیتا کو اغوا کر کے نکاح کرنا چاہتا تھا پر ڈی کے یعنی کیف نے وجدان کو اس بات کا بتا دیا

اور وجدان بنا دیر کیے انکے پاس شاپنگ مال کے باہر جہاں انیتا کھڑی تھی اور راکب جو اسے بس جان بوجھ کر کال سننے کا کہتا وہاں سے گیا تھا تاکہ چہرے پے ماسک لگا کر آ سکے تاکہ کوی اور اسے فل حال پہچان نا سکے

لیکن جب راکب انیتا کا بازو تھام کر اسے اپنے ساتھ بی آر بن کر لے جاتا وجدان وہاں آ گیا جس پے راکب کو غصہ آیا تھا

اور وہیں وجدان کو راکب کی حرکت پے غصہ آیا جس پے دونوں لڑ پڑے وہ تو شکر تھا صارم کو نہیں پتہ چلا تھا

ورنہ صارم ضرور راکب سے لڑتا اور وجدان نے اس کے بعد بھی راکب کو نہیں بتایا تھا کہ انیتا کی شادی اس سے ہونی ہے وجدان کو راکب کی حرکت پے اور غصہ آ گیا تھا

راکب نے اس دن بھی امبر کی پوری بات نہیں سنی تھی جس سے راکب کو اور غلط فہمی ہوی کہ انیتا کہ شادی کسی اور سے ہو رہی ہے

اور جب وہ لاہور آے اور وجدان معصومہ اور امبر بھی آ گے تو سب نے رشتے کی بات کی اسکے بعد راکب وجدان سے لڑا تھا کہ اس نے اسے اتنا تنگ کیا اور وجدان نے بھی کہہ دیا کہ اس نے بھی تو کیا تھا تو راکب پھر خاموش ہو کر رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور دوسری طرف اگر بوس، علی، ڈی کے اور بی آر اپنے پلین بنا رہے تھے اور ڈیول کو پکڑنے کی کوشش کر رہے تھے

توڈیول بھی بہت کوشش کر چکا تھا کہ وہ بوس کا پتہ کرواسکے کہ آخر یہ ہے کون اوراسکے ساتھی کون ہے جو اس کے پیچھے پڑے ہوے ہیں لیکن وہ ہر کوشش میں ناکام رہتا

اور عامر یعنی ڈیول معصومہ کے پیچھے پڑا ہوا تھا کہ کیونکہ اسکی گندی نگاہ معصومہ پے تھی جس سے معصومہ انجان تھی

ڈیول نے معصومہ کو صارم، حبہ اور انیتا، راکب کی شادی پے بھی اغوا کروانے کی کوشش کی تھی وہ توشکر تھا

جس وقت ڈیول کا آدمی معصومہ کے پاس آتا اسے بے ہوش کرتا اسی وقت صارم وہاں آگیا اور معصومہ بچ گی اور وہ ڈیول کا آدمی بھاگ گیا

اور ڈیول کو امبر کے ہوش کے آنے کا بھی پتہ چل چکا تھا لیکن جس سے اسے فکر لاحق ہوی کہ وہ امبر کہیں کیسی کو بتا ہی نا دے کہ اس نے ہی سب کا قتل کیا اور اسے بھی اغوا اسنے کیا ہے

لیکن وجدان کی طرف سے خاموشی پے ڈیول مطمین ہو گیا تھا کہ امبر سب بھول چکی ہے

ڈیول معصومہ کو حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا اس لیے ڈیول نے وجدان، معصومہ اور امبر پے نظر رکھی ہوی تھی

جس دن امبر ہسپتال میں کیف کے ساتھ ٹیسٹ کروانے گی تھی اس دن ڈیول کے آدمی نے ڈیول کے کہنے پے امبر کے پرس میں جو امبر نے وہی رکھا ہوا تھا اپنے ساتھ اس نے میں موقع دیکھتے ڈر گز ڈالی تھی

اور پھر ڈیول کا مقصد پولیس کو بھیج کر وجدان کو پکڑانے کا تھا اور اسکے بعد خود اسے لگتا تھا وہ معصومہ کو آسانی سے حاصل کر لے گا

لیکن وجدان نے اسکا یہ بھی پلین فیل کر دیا اور اسی وقت راکب کو کال کرتے پولیس کو اپنے گھر کے باہر سے بھیجنے کا کہا

تو راکب نے فوراا اسلام آباد اپنے جاننے والے پولیس آفیسر کو کال کر کے پولیس واپس بیھجنے کا کہا تو وہ فوراوہاں سے چلے گے۔۔۔

اور اب وجدان کو ایک ہی فکر لاحق تھی اور وہ تھی معصومہ کو جب یہ پتہ چلتا کہ وجدان ہی بوس ہے تو کیا ہوتا ویسے تو اسے یقین تھا اگر معصومہ ناراض ہو گی تو اسے منا لے گا

وجدان، کیف، صارم اور راکب ابھی گھر آئے تھے اور اب سب ہی اپنے کمروں کی طرف بڑھے

کیف اپنے کمرے میں جارہا تھا کہ اسے امبر اپنے روم میں جاتی دیکھای دی

امبر رکو" کیف جلدی سے اسکی طرف بڑھتا امبر کو پکارنے لگا"

میں جارہی ہوں سونے بائے" امبر نے مسکرا کے کہتی سپیڈ سے کمرے" میں چلی گی اور پیچھے کیف حیرت سے امبر کو کمرے میں جاتا دیکھنے لگا

پھر خود ہی مسکراتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

راکب کمرے میں آیا تو اسے انیتا بیڈ پے بیٹھی موبائل چلاتے ہوے ملی

راکب انیتا کو دیکھتا مسکراتا دروازہ بند کرتا اسکے پاس آیا تو انیتا بھی موبائل رکھتی راکب کی طرف متوجہ ہوی اور مسکرا کے اسے دیکھا

"کیا کر رہی ہو سوی نہیں ابھی تک" راکب انیتا کے پاس بیٹھتا اسکے ہاتھ تھامتا کہنے لگا

"ویسے ہی نیند نہیں آرہی تھی اس لیے موبائل دیکھ رہی تھی اور آپ کا بھی انتظار کر رہی تھی" انیتا نے کہا

تو راکب نے مسکراتے اسکے ہاتھوں پے بوسہ دیا

اچھا میرا انتظار کر رہی تھی ویسے کیوں کیا کوی خاص وجہ ''راکب نے انیتا'' کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے ذو معنی انداز میں کہا

تو انیتا گلابی ہوتی گھور کر راکب کو دیکھتی خود ہی شرم و حیا سے نظریں جھکا گی تو راکب کے لب مسکرا دیے

آپ بہت بے شرم ہیں ''انیتا نے راکب کو دیکھتے خفگی سے کہا''

تو راکب ہنس دیا اور آگے ہوتے انیتا کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا پل میں پیچھے ہوا انیتا تو بھکلا ہی گی

اچھا چلو میں چینج کر کے آتا ہوں پھر سوتے ہیں“ راکب نے کہا تو انیتا سر ہلا ” گی

کچھ دیر بعد ہی راکب چینج کرتا آ کر انیتا کو لیتا لیٹ گیا اور باتیں کرنے لگا کچھ دیر بعد انیتا باتیں کرتے ہی سو گی تو راکب بھی سو گیا

💕💕💕💕

وجدان کمرے میں آیا تو معصومہ اسے واشروم سے نکلتی ملی وجدان مسکرا کے معصومہ کو دیکھتا دروازہ بند کرتا اسکے پاس آیا تو معصومہ بھی مسکراتی وجدان کی طرف بڑھی

وجدان نے معصومہ کے قریب آتے اسے کمر سے تھامے اپنے سینے سے لگایا تو معصومہ وجدان کے کندھے کو تھام گی

مجھے تو لگا آج تم کمرے میں ہی نہیں آؤ گی ہدیٰ کے پاس ہی رہو گی ‘‘’’
وجدان معصومہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے کہا

وجی آپ کو پتہ تو ہے مجھے آپ کے بنا نیند نہیں آتی ‘‘معصومہ نے کہا تو’’
وجدان مسکرا دیا

ہاں مجھے پتہ ہے بس تمہارے منہ سے سننا اچھا لگتا ہے ‘‘وجدان نے کہتے’’
معصومہ کے ناک کو چھوا تو معصومہ پلکیں جھکا گی

وجدان نے پیچھے ہوتے معصومہ کا گلابی پڑتا چہرہ دیکھتے دھیمی سی مسکان
ہونٹوں پے آئی

چلو تم جا کر لیٹو میں چینج کر کے آتا ہوں‘‘ وجدان نے کہتے معصومہ کے’’ بالوں کی لٹ پیچھے کی

جی ٹھیک ہے‘‘ معصومہ کہتی جا ربیڈ پے لیٹ گی’’

کچھ دیر بعد وجدان بھی چینج کرتا آگیا اور معصومہ کے پاس آتے اس پے جھکا تو معصومہ کے دل کی دھڑکن ایکدم تیز ہوی

وو جی‘‘ معصومہ نے وجدان کو خود پے جھکا دیکھ کر پکارا’’

جی وجی کی جان‘‘ وجدان نے لو دیتی نظروں سے معصومہ کے چہرے کو’’ دیکھتے گھمبر آواز میں کہا

م مجھے نیند آ آرہی ہے ااور ویسے بھی میں تھک گی ہوں“معصومہ نے ”
وجدان کی لودیتی نظروں سے گھبراتے کہا

ہمم تھوڑی دیر بعد سوتے ہیں نا،اس وقت میرا دل کر رہا ہے تمھیں پیار ”
کرنے کو“وجدان نے ذو معنی انداز میں کہتے معصومہ کی گالوں پے شدت
بھرا بوسہ دیتا

ناک کو چھوا تو معصومہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوی وجدان نے پیچھے ہوتے
معصومہ کے گلابی چہرے کو دیکھا تو وجدان کے لبوں پے دھیمی سی مسکان آ
گی

وجدان نے معصومہ کی بند پلکوں کو چھوتے معصومہ کی ٹھوڈی کو چھوتے گردن پے جھکتا اپنا لمس شدت سے چھوڑنے لگا تو معصومہ کو اپنا دل سینے سے باہر آتا محسوس ہوا

وجدان گردن سے ہٹتا معصومہ کے ہونٹوں پے جھکتا انہیں اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے گیا

معصومہ کی دھڑکنیں تیز ہوی نا جانے کتنے ہی پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے

جب وجدان کو لگا معصومہ سانس نہیں لے پا رہی اور اپنے کندھے پے معصومہ کے ہاتھوں کا لمس جو اسے پیچھے کرنا چاہ رہے تھے

معصومہ کے ہونٹوں کو آزادی دیتے پیچھے ہوتے معصومہ کو گہرے سانس لیتا دیکھ کر گہری مسکان سے مسکرا دیا

”وجی آپ بہت برے ہیں“معصومہ نے اپنی سانسیں درست کرتے شرم وحیا سے نظریں جھکائے ہی کہا تو وجدان کے لب مزید مسکراہٹ میں ڈھل پڑے

”میں کیا کروں میری جان تم ہو ہی اتنی میٹھی کہ میرا دل کرتا ہر وقت کھاتا رہوں“وجدان نے ذو معنی انداز میں کہا تو معصومہ کا چہرہ اور گلابی ہو گیا

”پیچھے ہوں مجھے نیند آرہی ہے“معصومہ نے گلابی ہوئے چہرے کے ساتھ کہا

تو وجدان مسکراتا اسکا شرم و حیا سے سرخ چہرہ دیکھتا پیچھے ہوتا

اسے اپنے حصار میں لے کر لیٹ گیا تو معصومہ نے بھی جلدی سے آنکھیں
بند کرتے وجدان کے سینے پہ سر رکھ گی

وجدان بھی اسکے سر پہ ہونٹ رکھتا سونے کے لیے آنکھیں موند گیا
♥♥♥♥

سب بڑے لاونج میں بیٹھے تھے حبہ اور ہدیٰ آرام کر رہی تھیں

اور انیتا، معصومہ اور امبر کمرے میں بیٹھی باتیں کر رہیں تھیں

وجدان، صارم، کیف اور راکب باہر گے ہوے تھے عامر کی کوی ڈیٹیل لینے گے تھے اور شاید آج پھر عامر کے اڈے پے حملہ کرنا تھا

یار اسے کریں کہیں باہر چلتے ہیں کچھ شوپنگ کریں گے پھر کھاے پیے گے ''انیتا نے پلین بنایا

ہاں ٹھیک ہے چلتے ہیں پر جاے گے کیسے گھر پے تو کوی بھی نہیں ہے ''امبر نے کہا

ہاں یار یہ تو ہے چلو میں راکب کو کال کرتی ہوں کہ کب تک آنا ہے پھر چلے گے ''انیتا نے کہا

چلو ٹھیک ہے تم کر کے پوچھو پھر ''امبر نے کہا''

”آپی میں وجی سے ہی پوچھ کر جاوگی تو میں بھی پوچھ لیتی ہوں“معصومہ نے کہا

”ہاں ٹھیک ہے“انیتا نے مسکرا کے کہا تو معصومہ اورامبر بھی مسکرا دی

انیتاراکب کو کال کرنے لگی جو راکب نے تیسری بار کال کرنے کے بعد کال اٹھای تھی

”ہاں بولو انیتا“راکب نے انیتا کے کال اٹھاتے کہا

”راکب آپ کب تک آے گے گھر“انیتا نے کہا تو آگے سے راکب کی پر شوخ سی آواز آی

لگتا ہے میری بیوی مجھے مس کر رہی ہے“ راکب نے مسکرا کے کہا تو انیتا”
کے لبوں پے بھی مسکراہٹ آ گی

پر خود کی طرف معصومہ اور امبر کو تکتا پا کر گڑبڑا گی اور گھور کر دونوں کو
دیکھا تو امبر اور معصومہ ہنس دی

جی نہیں بس مجھے ،امبر اور معصومہ کو شاپنگ پے اور گھومنے پھیرنے جانا”
ہے“ انیتا نے کہا

ہہہ میری تو خواہش ہی رہ گی کہ جب تم خود کال کر کے کہو گی کہ تم مجھے”
مس کر رہی ہو خیر آتا ہوں تھوڑی دیر تک تینوں تیار ہو جانا“ راکب نے پہلے
ٹھنڈی آہ بھرتے انیتا سے کہتے پھر تیار ہونے کا کہا

اوکے اللہ حافظ جلدی آے گا‘‘ انیتا کہتی کال بند کر گی’’

اور امبر اور معصومہ کی طرف متوجہ ہوی جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں

آرہے ہیں راکب کہہ رہے ہیں کہ تیار ہو جانا وہ آجاے گے کچھ دیر تک‘‘’’
انیتا نے کہا

ٹھیک ہے پر وجی آے تو ہی ہے یا میں کال کر کے آتی ہوں موبائی ل’’
کمرے میں ہے تو جا کر کرتی ہوں‘‘ معصومہ کہتی اٹھ کھڑی ہوی اور باہر کو
بڑھی

تو انیتا اور امبر بھی آپس میں باتیں کرنے لگی

♥♥♥♥

بوس، علی، بی آر اور ڈی کے آج ڈیول کے اڈے پے گے تھے کیونکہ علی اور بی آر نے کہا تھا

کہ آج پوری خبر ہے کہ ڈیول اپنے اڈے پے موجود ہے اور کوی اسمنگلنگ کی کوی ڈیل کر رہا ہے

لیکن وہ جب سب وہاں پہنچے تو وہاں سے ڈیول تو جا چکا تھا لیکن وہاں اسکے وفادار آدمی موجود تھے جن سے انکی لڑای ہوی تھی

لڑای کے دوران ہی راکب کو انیتا کی کال آنے لگی سب کو مار کر وہ سب وہاں سے نکلے تو راکب بھی اپنی گاڑی میں بیٹھا اسی وقت انیتا کی کال آنے لگی تھی

اور اب سب راکب کی فلیٹ پے بیٹھے تھے اور وجدان بے حد غصے میں تھا کہ ڈیول پھر سے ہاتھ سے نکل گیا تھا

ڈی کے کے ہاتھ پے تھوڑی سی چوٹ لگ گی تھی اور اب بی آر اسکے ہاتھ پے پٹی کر رہا تھا بوس غصے میں بیٹھا تھا اور علی بھی وہی پاس خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا

ایک ڈاکٹر کو بھی ایک ڈاکٹر کی ضرورت کیا بات ہے "بی آر نے مسکرا کے" کہا تو ڈی کے بھی مسکرا دیے

بی آر نے پٹی کی تو دونوں کا دھیان غصے میں بیٹھے بوس پے گیا

بوس یار ریلکس ہم اسے پکڑ لے گے ''ڈی کے نے بوس کو ریلکس کرنا چاہا''

'' یار کب پکڑا جاے گا اور علی اور بی آر تم دونوں نے کیا خود پتہ کروایا تھا کہ آج ڈیول کی اسمنگلنگ کی ڈیل ہونے والی ہے ''بوس نے علی اور بی آر سے کہا

'' ہاں یار ہم نے تو سہی سے انفارمیشن لی تھی نا جانے کیوں وہ پہلے ہی بھاگ گیا وہاں سے شاید اسے کیسی نے بتا دیا ہو اس کا کوی آدمی ہو جو اسے بتا دیتا ہے ''علی نے کہا

'' یار ہو سکتا ہے پولیس میں سے کوی اسکا آدمی ہو جو اسے ساری انفارمیشن دیتا ہو ''بی آر نے کہا

بس اب مجھے تم دونوں کی انفارمیشن نہیں چاہیے میں خود ہی اپنے آدمیوں سے کہتا ہوں کہ وہ خود پتہ کروائے" بوس نے کہا تو علی اور بی آر خاموش ہو کر رہ گی

"اچھا میں چلتا ہوں، انیتا کی کال آئی تھی کہ ان تینوں نے پلین بنایا باہر جانے کا" راکب کہتا کھڑا ہوا

تو وجدان جو اف موبائل آن کر رہا تھا اسے جب کہیں جانا ہوتا تو موبائل بند ہی کر دیتا تھا وجدان نے راکب کی طرف دیکھا

"اب ہمیں سب لڑکیوں کا زیادہ خیال رکھنا ہوگا خاص کر معصومہ اور انیتا کا کیونکہ عامر اب معصومہ کو نقصان پہچانے اور انیتا کیونکہ انکی باتیں سن چکی ہے تو وہ اسے بھی نقصان پہنچاے گا" وجدان نے کہا تو تینوں نے تائید کی

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو‘‘ علی نے کہا’’

چلواب گھر چلتے ہیں پھر ‘‘راکب نے کہاتو سب کھڑے ہوے اور اسی’’
وقت وجدان کی کال آنے لگی اور معصومہ کی کال دیکھتے وجدان کے لبوں پے
دھیمی سی مسکان آگی

صارم ،راکب اور کیف جو اسے ہی دیکھ رہے تھے وجدان کے لبوں پے
مسکراہٹ دیکھ کر سمجھ چکے تھے معصومہ کی کال ہے اسی لیے خود بھی مسکرا
دیے اور باہر کو بڑھے

وجدان نے کال اٹھای

ہلیو میری جان آرہاہوں“ وجدان نے محبت بھرے لہجے میں مسکراتے ”
معصومہ سے کال اٹھاتے کہااور ساتھ قدم باہر کو لیے

وجی آپ کو کب سے کال کررہی تھی آپ کا موبائ ل کیوں اف تھااور ”
کہاں ہیں آپ“معصومہ نے بنارو کے بولتی گی

تو وجدان کے لبوں پے پہلے سے آی مسکان اسکے بیویوں والے سوال پے اور
گہری ہو گی

آرہاہوں گھر بس ہم سب کہیں گے تھےاور گھر آکر بات کرتا ہوں“”
وجدان کہتا گاڑی کی فرنٹ سیٹ پے بیٹھا

پیچھے کیف اور صارم بیٹھے تھے اور راکب ڈرائی یو نگ سیٹ پے وجدان کے بیٹھتے ہی راکب نے گاڑی سٹارٹ کی

اوکے ٹھیک ہے پھر آپ گھر آجاے مجھے آپ سے پوچھنا تھا کہ میں انیتا آپی ” اور امبر راکب بھای کے ساتھ باہر چلی جاو، چلیں اب تو گھر آرہے ہیں تو پھر بات کرے گے اللہ حافظ “معصومہ نان سٹاپ بولتی جا رہی تھی

اور وجدان کے لبوں سے مسکراہٹ تھی کہ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی اس کے یوں بولنے پے

اوکے آرہا ہوں اللہ حافظ “ وجدان نے کہتے کال رکھی ”

یار معصومہ کو خطرہ ہو سکتا ہے اور معصومہ باہر جانا چاہ رہی ہے اور میں نہیں ”
چاہتا کہ معصومہ کسی بھی مصیبت میں پھنسے“ وجدان نے کہا

ہاں یار یہ تو ہے لیکن ہم ہیں نا اسکی حفاظت کرنے کے لیے“ صارم نے کہا”

ہاں پھر بھی میں نہیں چاہتا اور ویسے بھی اب تو عامر کو ہمارے یہاں آنے کا”
پتہ چل چکا ہو گا تو وہ ضرور معصومہ کو کوشش کرنے نقصان پہنچانے کا“
وجدان نے کہا تو صارم خاموش ہو گیا

اور چاروں ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے

💖💖💖💖

کچھ دیر بعد چاروں گھر پہنچ چکے تھے اور راکب صارم اور کیف کمروں میں فریش ہونے چل دیے تو وجدان بھی کمرے میں چلا گیا

معصومہ جو انیتا اور امبر کے پاس وجدان کو کال کرتی پھر چلی گی تھی اب راکب کمرے میں آنے پے اٹھ کھڑی ہوی

بھای وجی بھی آ گے کیا" معصومہ نے راکب سے پوچھا"

ہاں گڑیا آگیا ہے" راکب نے مسکرا کے معصومہ کو دیکھتے کہا"

اوکے بھای اور انیتا آپی میں وجی سے پوچھ کر آتی ہوں" معصومہ نے کہا اور" کمرے سے باہر نکلی تو اسکے پیچھے امبر بھی چلی گی

راکب نے مڑ کر دروازہ بند کرتے انیتا کے پاس آیا انیتا نے مسکرا کے راکب کو دیکھا تو راکب بھی مسکرا دیا

تم بھی تیار ہو جاو اور میں بھی فریش ہو کر آتا ہوں پھر چلتے ہیں‘‘ راکب نے انیتا کے پاس آتے کہا ’’

جی ٹھیک ہے میں آپ کو ڈریس دیتی ہوں‘‘ انیتا نے کہا تو راکب نے مسکرا ’’ کے اسے دیکھا

او کے نکال دو‘‘ راکب نے کہا تو انیتا نے مسکراتے دیکھا ’’

انیتا نے ڈریس دیا راکب لیتا فریش ہونے چلا گیا اور انیتا بھی چینج کرنے چلی گی

کچھ دیر بعد راکب بھی فریش ہوتا کمرے میں آگیا اور انیتا بھی چینج کرتی آ گی اور اب بال بنا کر ہلکا پھلکا میک اپ کر رہی تھی

راکب بھی بالوں میں ٹاول پھیرتا ٹاول سائیڈ پے رکھتا انیتا کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور آئی ینے میں سے انیتا کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا

انیتا بھی راکب کو خود کی طرف تکتا پا کر شرمیلی سی مسکان کے ساتھ چہرہ جھکا گی

راکب بھی مسکراتا اسکو پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا انیتا کی پشت اپنے سینے سے لگای اور ٹھوڈی انیتا کے دائیں کندھے پے رکھی تو انیتا کا دل ایکدم

تیزی سے دھڑک اٹھا سامنے آئی ینے میں سے راکب کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

بہت پیاری لگ رہی ہو" راکب نے کہتے انیتا کی گال پے بوسہ دیا تو انیتا" شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ نظریں جھکا گی

راکب نے مسکراتے اسکے گرد اور گھیرا تنگ کرتے اسکی گردن میں چہرا چھپاتے اسکی گردن پے بوسہ دیا

اور اس سے پہلے راکب انیتا میں کھو جاتا انیتا نے جلدی سے راکب کے اپنے گرد بازوں پے ہاتھ رکھا

''رراکب پ پلیز چلیں جلدی سے تیار ہو جاے پھر آپ نے لے کر جانا ہے''انیتا نے کہا

تو راکب بھی ہوش میں آتا اسکی گردن سے سر اٹھاتے اسے دیکھا

''ہمہ چلو میں تیار ہوتا ہوں ورنہ ہم باہر نہیں جا سکے گے''راکب نے انیتا کو چھوڑتے پیچھے ہوتے ذو معنی انداز میں کہا

تو انیتا بھی راکب کی بات پے سرخ ہوتی پیچھے ہوی اور راکب کو دیکھنے لگی جو اپنے بالوں کو سیٹ کر رہا تھا

''راکب ہم باہر سے ہی کھانا کھا کر آے گے''انیتا نے کہا تو راکب نے بال بنا کر اسے گھور کر دیکھا

ہر گز نہیں میں نہیں چاہتا میرے بے بی کو کوی نقصان پہنچے ‘‘راکب نے ’’ انیتا کو کہا تو انیتا نے منہ بنا کر دیکھا

پلیز نا ‘‘انیتا نے راکب کو ہاتھ تھامے کہا تو راکب مسکرا دیا ’’

اوکے میری جان پر ایسا کھانا جو تمھیں اور ہمارے بے بی کو کوی نقصان نا ’’ پہنچاے ‘‘راکب نے کہا

اوکے جو آپ کہیں گے وہی کھاو گی ‘‘انیتا نے کہا ’’

تو راکب مسکرا دیا اور انیتا کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے ماتھے پے بوسہ دیتا اسے لیے کمرے سے باہر نکلا

♥♥♥♥

معصومہ کمرے میں آئی تو وجدان اسے کہیں نظر نا آیا لیکن باتھروم سے پانی کی آواز سنتی اسے پتہ چل گیا تھا کہ وجدان شاور لینے گیا ہے

معصومہ بیڈ پے بیٹھ کر وجدان کے آنے کا انتظار کرنے لگی

کچھ دیر بعد وجدان فریش ہوتا باہر نکلا اور معصومہ کو مسکرا کے دیکھتا بال بنا کے معصومہ کے پاس آیا

وجی میں چلی جاؤں نا انیتا آپی اور امبر کے ساتھ "معصومہ نے وجدان کے قریب آنے پے کہا

اور کھڑی ہوی تاکہ تیار ہو جاے وجدان نے اس کے پاس آتے اسے اپنے بازوں کے حصار میں لیا

معصومہ میری جان جانا ضروری ناجاو ہم وہاں اسلام آباد جاکر کہیں گھومے گے'' وجدان نے پیار سے کہا لیکن معصومہ کا منہ بن گیا تھا

وجی کیوں پلیز ناجانے دیں'' معصومہ نے کہا''

لیکن وجدان نے پھر سے انکار میں سر ہلایا

معصومہ پلیز نامان جاو'' وجدان نے پھر سے کہا''

آپ مان جاے نا آپ بھی ہمارے ساتھ چلے پلیز پھر تو آپ کو کوی مسلہ" نہیں ہو گا نا" معصومہ نے پھر سے اصرار کیا

لیکن وجدان کوی زرا سا بھی رسک نہیں لینا چاہتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوی بھی نقصان ہو

وجدان کے دوبارہ انکار پے معصومہ نے خفگی سے وجدان کو دیکھا پھر ایک خیال ذہین میں آیا لیکن اس خیال کے آتے شرم بھی آی چہرہ پل میں گلابی ہوا تھا

وجدان معصومہ کے چہرے پے چھاے رنگوں کو حیرت سے دیکھ رہا تھا

کیا سوچ رہی ہو میری جان‘‘ وجدان نے معصومہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے کہا لیکن معصومہ کی حرکت پے وجدان حیران ہی رہ گیا

معصومہ نے اپنا دائیاں ہاتھ وجدان کی آنکھوں پے رکھتے اپنی آنکھیں بند کیے اپنے ہونٹ وجدان کے ہونٹوں پے رکھتے جلدی سے پیچھے ہوتے وجدان کے حصار سے نکلتی شرم وحیا سے گلابی ہوتی چہرہ جھکائے کھڑی ہوگی

اور وجدان کچھ پل تو اپنے ہونٹوں پے معصومہ کے ہونٹوں کا لمس محسوس کرتے اپنی جگہ پے کھڑا معصومہ کی پشت دیکھتا رہا

اور پھر ایک گہری بھرپور مسکراہٹ ہونٹوں پے سجائے معصومہ کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تو معصومہ وجدان کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وجدان نے مزید حصار تنگ کیا

وو.جی چھوڑے ''معصومہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہالیکن وجدان نے ''
بنااسے چھوڑے معصومہ کے دائی یں طرف کان پے جھکا

پہلے یہ بتاو مجھ پے اتنی نوازش کرنے کی وجہ '' وجدان نے ذو معنی انداز میں ''
کہتے معصومہ کے کان کی لو کو ہونٹوں سے چھواتو معصومہ کادل اور دھڑکنے
لگا

وجدان کو سمجھ تو آگی تھی بس باہر جانے کے لیے اسے کسِ کر کے منارہی
تھی کہ وجدان جانے دے

بس آپ مجھے جانے دے ناب تو''معصومہ نے دھیمی آواز سے کہاتو ''
وجدان مسکرادیا

اب تم اتنے پیار بھرے انداز میں مناو گی تو میں کسے نا مانوں گا“ وجدان نے ” مسکراتے کہا

اور معصومہ کو اپنے حصار سے نکالا تو معصومہ خوشی سے پلٹ کر وجدان کو دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

تھنکیو وجی میں ابھی تیار ہو کر آتی ہوں انیتا آپی اور امبر انتظار کر رہی ہوں ” گی“ معصومہ نے خوش ہوتے کہا

تو وجدان بھی مسکرا دیا اور معصومہ کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتا اسکے ماتھے پے ہونٹ رکھتا پیچھے ہوا

جاؤ ہو جاؤ تیار" وجدان نے معصومہ سے کہا"

تو معصومہ جلدی سے ڈریس چینج چلی گی کچھ دیر بعد معصومہ تیار ہوتی آی تو وجدان اور معصومہ کمرے سے نکلے

💖💖💖💖

صارم نے آتے ساتھ پہلے اپنی بیٹی اور حبہ کے ماتھے پے بوسہ دیا تو حبہ مسکرا دی پیار کرتا صارم اپنا موبائل وغیرہ بیڈ کی سائیڈ پر رکھتے فریش ہونے چلا گیا

موبائل کی رنگ ٹون پے حبہ نے دیکھا تو کسی لڑکی کا نام شو ہو رہا تھا حبہ نے حیرت سے دیکھا اتنی دیر میں صارم بھی گیا

حبہ کو حیرت سے موبائی ل کی طرف متوجہ پا کر صارم جلدی سے اس کے پاس آیا اور اس سے موبائل چھینا اور ہڑ بڑا گیا حبہ نے حیرت سے صارم کی کاروائی دیکھی

صارم کون ہے یہ" حبہ نے کہا تو صارم کے گھبرا کے حبہ کو دیکھا"

کوی نہیں ہے میری جان تم بتاو تم ٹھیک ہو نا" صارم نے بات بدلی لیکن" حبہ کا ذہین پھر بھی ادھر ہی الجھا ہوا تھا

میں ٹھیک ہوں صارم" حبہ نے کہا تو صارم نے مسکرا کے حبہ کو دیکھا"

اور ہدیٰ کی طرف متوجہ ہوا اور گود میں لیتے حبہ کے سامنے بیٹھا اسکا دھیان اپنی طرف کروایا جو اپنے خیالوں میں بیٹھی تھی

صارم کے بلانے پے سر جھٹکتی ہر خیال ذہین سے نکلتی صارم اور ہدیٰ کی طرف متوجہ ہوی

💖💖💖💖

کیف کچھ دیر بعد کمرے سے باہر آیا اور کسی کو بھی لاونج میں نا پا کر گارڈن میں آ گیا

جہاں اسے امبر تیار سی کرسی پے بیٹھی موبائل چلاتی ملی تو کیف بھی مسکراتا اسکے پاس آ گیا

کیا کر رہی ہو“ کیف کہتا اس کے پاس ہی کرسی رکھتا بیٹھ گیا”

تو امبر موبائل ٹیبل پے رکھتی کیف کو مسکرا کے دیکھا

"کچھ نہیں بس یونہی بیٹھی تھی انیتا، معصومہ اور راکب بھائی کا انتظار کر رہی تھی ہم باہر جا رہے ہیں" امبر نے کہا تو کیف نے سر ہلایا کیونکہ وہ پہلے ہی جانتا تھا

"یار ویسے میں تم سے بہت ناراض ہوں" کیف نے امبر کو دیکھتے خفگی سے کہا تو امبر نے حیرت سے دیکھا

"وہ کیوں ناراض ہیں میں نے تو کچھ نہیں کیا" امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا

"تم تو مجھے یہاں ٹائم ہی نہیں دیتی وہاں یہ تو تھا نا کہ میں تم سے آرام سے مل لیتا تھا" کیف نے کہا تو امبر مسکرا دی

آپ بھی نا میں سمجھی نا جانے کیا ہوا'' امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا''

تو میری ناراضگی سے میری پیاری سی منکوحہ کو فرق پڑتا ہے مجھے جان کر''
اچھا لگا'' کیف نے کہا تو امبر کے ہونٹوں پے مسکراہٹ آ گی

ایکدم امبر کا دھیان کیف کے دائیں ہاتھ پے گیا جہاں پٹی کی ہوی تھی

کیف یہ آپ کے ہاتھ پے کیا ہوا کیسے چوٹ لگی'' امبر نے پریشانی سے کہا''

تو کیف کو امبر کا خود کے لیے فکر کرنا بے حد اچھا لگا تھا

کچھ نہیں بس معمولی سی چوٹ لگ گی کانچ تھا راکب کی فیلٹ پے پڑا تو مجھے "
پتہ نہیں چلا بس اسی پے ہاتھ لگ گیا" کیف نے بہانا بنایا اب وہ کیا کہتا

اچھا زیادہ تو نہیں لگا نا" امبر نے پھر سے کہا"

نہیں ٹھیک ہوں تم فکر نا کرو" کیف نے امبر کا ہاتھ تھام کر کہا تو امبر نے "
سر ہلایا

ابھی وہ دونوں باتیں ہی کر رہے تھے کہ راکب، معصومہ اور انیتا بھی آ گے تو
دونوں انکی طرف متوجہ ہوے

کیف تو بھی آجا" راکب نے کیف کو بھی اپنے ساتھ آنے کی دعوت دی تو"
اسی وقت صارم اور وجدان بھی باہر آ گے

نہیں یار تم سب جاو ہم گپ شپ کرتے ہیں“ کیف نے مسکرا کے کہا”

اسے پتہ تھا امبر نے وہاں تو اس سے بات نہیں کرنی کیونکہ وہ انیتا کے ساتھ رہے گی

اس لیے اور ویسے بھی وجدان اور صارم آ گے تھے تو سوچا ان سے گپ شپ کرے

چلو ٹھیک ہے پھر ہم چلتے ہیں“ راکب کہتا گاڑی کی طرف بڑھا جہاں وہ” تینوں کھڑی تھی

وہ سب چلے گے تو صارم کیف کے پاس آ بیٹھا وجدان کھڑا ہی تھا

تو جا رہا ہے'' صارم نے وجدان کو کھڑا دیکھ کر ہی کہا''

ہاں جا رہا ہوں ان کے پیچھے ہی'' وجدان نے کہا تو کیف اور صارم سر ہلا گے''

وہ جانتے تھے وہ فکر مند ہے کہ عامر کسی کو نقصان نا پہنچا دے

وجدان بھی ماسک اور ہڈی لیتا پھر گاڑی میں بیٹھتا نکلا

❤❤❤❤❤

معصومہ، انیتا اور امبر ڈریس دیکھ رہی تھی اور راکب وہی انکے پاس کھڑا پوری طرح انکی طرف متوجہ تھا تا کہ کوی انہیں نقصان نا پہنچا دے

راکب کو کال آنے لگی تو راکب نے موبائی ل کی طرف دیکھا جہاں وجدان کی کال آرہی تھی راکب نے کال اٹھای

ہاں بول"راکب نے وجدان سے کہا"

انیتا اور امبر کو تھوڑا سائی یڈ پے کرو معصومہ سے"وجدان نے کہا"

اوکے"راکب نے کہتے کال کاٹی اور ان تینوں کی طرف متوجہ ہوا"

یار انیتا یہ دیکھو ڈریس"راکب نے انیتا کی توجہ ایک ڈریس کی طرف" کروای جوان سے کچھ فاصلے پے تھا تو انیتا بھی اسکی طرف متوجہ ہوی

راکب کون سا"انیتا نے کہا"

ادھر تو آو یہ دیکھو‘‘ راکب نے کہا تو انیتا راکب کے پاس آی اور ڈریس ’’
دیکھنے لگی

ہاں ہے تو پیارا امبر یہ ڈریس دیکھنا‘‘ انیتا نے کہتے امبر کو آواز دی ’’

جو معصومہ کے پاس ہی کھڑی کوی ڈریس دیکھ رہی تھی انیتا کی آواز پے امبر
اسکے پاس آی اور انیتا کے ساتھ وہ ڈریس دیکھنے لگی

لیکن معصومہ وہی کھڑی ڈریس دیکھنے میں مصروف تھی وجدان جو معصومہ
کو ہی دیکھ رہا تھا مسکرا اسکے پاس آیا

کیونکہ وہ امبر اور انیتا سے کچھ فاصلے پے تھی

کیسی ہو معصومہ ‘‘بوس نے معصومہ کے پاس آتے کہا’’

تو معصومہ نے اپنے دائی یں طرف دیکھا اور بوس کو کھڑا دیکھ کر حیران ہوی

آپ یہاں ‘‘معصومہ نے حیرت سے کہا’’

ہاں میں یہاں ‘‘بوس نے کہا’’

آپ کو کسے پتہ میں یہاں آی ہوں میں نے تو آپ کو بتایا بھی نہیں تھا‘‘’’
معصومہ نے حیرت سے کہا تو بوس کے لب مسکرا دیے

بس دیکھ لو مجھے پتہ لگ گیا کہ تم یہاں ہو اور میں آ گیا" بوس نے کہا تو"
معصومہ نے منہ بنایا

آپ میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ رہے دیکھیں سچی میں کسی کو کچھ نہیں بتاو گی"
آپ پلیز نا آیا کریں نا" معصومہ نے کہا

تو بوس نے اسے دیکھا اب وہ کیا کہتا اسے اس سے یوں ملنے پے مزا آتا ہے اور
اس وقت تو وہ اس لیے آیا تھا تا کہ وہ اسکی حفاظت کر سکے

میں کیوں آتا ہوں بتایا تو تھا لیکن تم شاید سمجھی ہی نہیں اچھی لگتی ہو مجھے"""
بوس نے کہا

تو معصومہ نے گھور کر اسے دیکھا تو بوس نے حیرت سے دیکھا لیکن پھر مسکرا دیا

مجھے کوی نہیں لگتے آپ اچھے اور میں کیا کروا گر میں آپ کو لگتی ہوں اچھی" اگراب آپ نے میرا پیچھا کیا تو میں اپنے شوہر کو بتا دوں گی کہ آپ مجھے تنگ کرتے ہیں" معصومہ نے کہا

تو بوس کے چہرے پے بھر پور مسکراہٹ آ گی یعنی اسکی شکایت اسی سے

اچھا تو میں بھی اس کے ساتھ وہی کرو گا جو میرا دل کیا" بوس نے جان بوجھ کر کہا

کیونکہ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ اس سے کتنا پیار کرتی ہے کیا کر سکتی ہے وہ وجدان کے لیے

پلیز آپ انہیں کچھ نا کہیے گا میں نہیں بتاوگی وجی کو "معصومہ نے ایکدم ڈر" کے کہا کہ وجدان کو کچھ نا کہے

تو وجدان کا دل کیا اس کو خود کے قریب کر لے لیکن اسکا ڈر محسوس کرتے تکلیف بھی ہوی اور دل میں خود سے عہد کیا کہ وہ اپنی پوری کوشش کرے گا معصومہ کو ڈر ختم کرے

اچھا نہیں کہتا کچھ بس تم پریشان نا ہو اور آرام سے انجوائے کرو ٹھیک ہے""" بوس نے کہا

تو معصومہ نے شکر کیا اور سر ہلایا تو بوس بھی وہاں سے چلا گیا

وجدان نہیں چاہتا تھا کہ وہ اور پریشان ہو بوس کے جانے کے بعد معصومہ نے بھی شکر کیا

اور امبر ،انیتا کی طرف دیکھا جو راکب کے ساتھ کھڑی کوی ڈریسز دیکھنے مصروف تھی

راکب نے ان دونوں کو اچھا الجھایا ہوا تھا ڈریسز میں تاکہ وجدان معصومہ سے بات کر لے خود کی طرف آتی معصومہ کو دیکھتے راکب مسکرا دیا اور آرام سے کھڑا ہو گیا

تو معصومہ بھی مسکراتی انیتا اور امبر کے ساتھ ڈریس دیکھنے لگی

وجدان بھی ان سے کچھ فاصلے پے جا تارک گیا تھا اور دھیان انکی طرف تھا سارا وقت وجدان ان سے فاصلے پے ہی نظر رکھے ہوے تھا بوس بن کر

کافی دیر گھومنے پھیرنے کے بعد کھانا کھاتے وہ چاروں گھر گے تھے اور وجدان بھی

دوپہر کا وقت تھا سب بڑے، صارم، راکب، وجدان اور کیف لاونج میں بیٹھے تھے

معصومہ، امبر، انیتا حبہ کے پاس تھی ہدی کے ساتھ لگی تھی

سب بیٹھے ہوئے تھے جب صدف بیگم بولی

وجدان بیٹا امبر کی شادی کب تک کرنے کا ارادہ ہے“ صدف بیگم نے کہا”

توکیف کے کان کھڑے ہوئے دل میں دعا کی وجدان جلدی کرنے کا کہے
راکب اسکی بے چینی نوٹ کرتا مسکرا دیا

بس خالہ جان امبر اور معصومہ کے پیپرز ہونے والے ہیں تو انکے پیپرز”
ہوتے ہی ان شاء اللہ کرنے کا سوچ رہا ہوں آپ سب کا کیا خیال ہے“
وجدان نے کہا

توکیف نے شکر ادا کیا دل ایکدم سے بے حد خوش ہوا تھا

ہاں بیٹا ٹھیک ہے اللہ بس اپنا کرم رکھے ،،فیصل صاحب نے کہا تو وجدان " نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ انہیں دیکھا

راکب جو کیف کے پاس ہی بیٹھا تھا کیف کے چہرے پے زندگی سے بھرپور مسکراہٹ دیکھ کر کہنی ماری تو کیف راکب کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا

تو راکب بھی مسکرا دیا اور اپنے دوست اور اپنی بہنوں جیسی کزن کے لیے دل سے خوشیوں کی دعا کی

🖤🖤🖤🖤

معصومہ، وجدان، امبر اور کیف کچھ دن رہ کر واپس آ چکے تھے

معصومہ اور امبر دوبارہ یونی جانا سٹارٹ کر چکی تھی اور وہ اب بہت زیادہ تیاری کر رہی تھی کیونکہ پیپرز نزدیک آرہے تھے ایک مہینے تک تھے

آج انہیں لاہور سے ہفتہ ہو چکا تھا آئے ہوئے۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح آج پھر امبر کیف کو کال کر چکی تھی

ابھی امبر یونی گیٹ کے پاس کھڑی کیف کے آنے کا کھڑی انتظار کر رہی تھی کہ وہاں سمیر بھی آگیا اسے دیکھ کر مسکراتا اس کے پاس آگیا

"کر دی کیف کو کال آرہا ہے وہ" سمیر نے امبر کے پاس آتے مسکرا کے پوچھا

جی بھائی کردی آرہے ہیں" ابھی امبر نے کہا ہی تھا کہ اتنے میں کیف بھی" وہاں آگیا

توسمیر کیف کی طرف متوجہ ہوا

لگتا ہے وجدان سے کسی دن تم مار کھاؤ گے" سمیر نے مسکرا کے کیف سے" کہا

توکیف مسکرادیا اور امبر بھی مسکرادی

بھای کوئی بات نہیں وجی ایک آدھا مکا ہی مارے گا اور تو کچھ نہیں کہے گا" مجھے" کیف نے مسکراتے کہا تو سمیر بھی مسکرادیا

چل جاؤ تم دونوں کیف ''سمیر نے کہا''

تو کیف بھی سر ہلاتا ہوا امبر کو لیتا یونی سے باہر نکلا اور سمیر بھی واپس یونی میں چلا گیا

یہ یونی سمیر کے دوست کی تھی اس نے یونی بیچنی تھی سمیر جواب ہمیشہ یہی رہنے کا ارادہ رکھتا تھا

اور کوی کام کرنے کا سوچ رہا تھا اس نے اپنے دوست سے یونی خرید لی تھی اور اب سمیر اس یونی کا مالک تھا

❤❤❤❤

کیف نے امبر کو گاڑی میں بٹھاتے خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے گاڑی اسٹارٹ کی اور امبر کو مخاطب کیا

"تو میری جان کہاں جانے کا ارادہ ہے ہوٹل میں کہیں جا کر کھانا کھائیں یا پھر فلیٹ پے چلیں" کیف نے امبر سے کہا

"ہم ہوٹل میں چلتے ہیں مجھے بھوک بھی لگی ہے" امبر نے کہا تو کیف نے گاڑی ہوٹل کی طرف موڑی

"او کے ٹھیک ہے" کیف نے مسکراتے ہوئے کہا اور امبر سے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا

کچھ دیر بعد دونوں ہوٹل پہنچ گے اور کیف کھانا آڈر کرتا امبر سے باتیں کرنے لگا دونوں ہوٹل کے سائیڈ ٹیبل پے بیٹھے تھے جہاں باہر سے بھی نظر آتا تھا

وجدان جو ابھی آفس سے واپس گھر جا رہا تھا آفس میں کام نہیں تھا اس لئے وہ گھر جلدی جا رہا تھا

وجدان کو کال آنے لگی تو وہ گاڑی سڑک کی سائیڈ پے کھڑا کرتا کال سننے لگا

کال بند کرتے اس کی نظر ہوٹل پے پڑی اور اندر امبر اور کیف کو دیکھتے حیران ہوا لیکن پھر مسکرا دیا اور آگے بڑھ گیا

🖤🖤🖤🖤

راستے میں وجدان کا دل کیا کہ وہ معصومہ کو یونی سے ابھی جلدی لے آئے اسی لیے وہ معصومہ کو لینے چلا گیا

یونی جا کر معصومہ کو لیتا دونوں گاڑی میں بیٹھے معصومہ بھی خوش ہو گی تھی آج چلو جلدی جا رہی

"وجی آج آپ مجھے جلدی لینے کیوں آ گے" معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا

"ویسے ہی میرا دل کیا سوچا گھر جا رہا ہوں تو تمھیں بھی ساتھ لیتا جاو امبر کو تو میں دیکھ کر آ رہا ہوں کیف کے ساتھ گی آج" وجدان نے کہا

اسے برا تو نہیں لگا تھا امبر کا اسے بنا بتائے چلے جانا کیونکہ کیف اسکا محرم تھا تو وجدان کو کیوں برا لگتا

کیا آپ کو پتہ چل گیا امبر اور کیف بھای اسے چلے جاتے ہیں''معصومہ نے'' حیرت کہا تو وجدان نے ایک نظر معصومہ کو دیکھتے سامنے دیکھا

کیا مطلب اس بات کا کیا وہ پہلے بھی اسے جاتے ہیں'' وجدان نے حیرت'' سے پوچھا

جی امبر توک ئی ی دفعہ گی ہے کیف بھای کے ساتھ''معصومہ نے کہا''

تو وجدان حیران ہوا پھر نفی میں سر ہلاتا معصومہ سے باتیں کرنے لگا

کچھ دیر بعد دونوں گھر پہنچ گے تھے معصومہ فریش ہوتی وجدان کے پاس آ گی جو بیڈ پے بیٹھا موبائل دیکھ رہا تھا

معصومہ کے پاس آتے وجدان اسکی طرف متوجہ ہوتا اسے اپنے پاس بیٹھتا اپنے ساتھ لگا گیا تو معصومہ بھی اسکے کندھے پے سر رکھ گی

وجی امبر کی شادی کب کریں گے ‘‘معصومہ نے پوچھا’’

اسے بھی یہ پتہ تھا کہ جلد امبر کی شادی ہو جاے گی لیکن کب یہ نہیں معلوم نہیں تھا

بس تم دونوں کے پیپرز ہو جاے پھر ‘‘وجدان نے مسکراتے کہا تو معصومہ’’ خوش ہو گی

ہائے سچی پھر بہت مزا آئے گا بس ہمارے پیپرز ہو جائے ''معصومہ نے خوش ہوتے کہا تو وجدان بھی مسکرا دیا

ویسے ایک بات ہے ''معصومہ نے ایکدم اداس ہوتے کہا''

وجدان نے حیرت سے اسے دیکھا تو معصومہ نے بھی چہرہ وجدان کی طرف کیا

وہ کیا بات ہے ''وجدان نے معصومہ کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا

وہ یہ کہ امبر بھی چلے جاے گی تو ہم دونوں رہ جاے گے ''معصومہ نے ''
اداس ہوتے کہا تو وجدان نے معصومہ کے ماتھے کو چھوا

ہاں یہ تو ہے لیکن ہم کچھ اور کر سکتے ہیں لیکن ابھی تم خود بہت چھوٹی ہو '''' وجدان نے معصومہ کے گرد گھیرا تھوڑا تنگ کرتے کہا

تو معصومہ وجدان کے ذو معنی انداز اور گہری نظروں کو خود پے پا کر سرخ ہو گی اور چہرہ جھکا گی

پوچھو گی نہیں کیا کر سکتے ہیں '' وجدان نے پھر سے معصومہ کو ذو معنی انداز '' میں کہا

کیا '' معصومہ نے گلابی ہوتے چہرہ جھکاے کہا ''

تو وجدان گہری مسکراہٹ کے ساتھ مسکرا دیا اور معصومہ کے کان کے پاس جھکا

ہم اپنے بے بی کے بارے میں سوچ سکتے ہیں کیا خیال ہے پھر" وجدان نے ذو منعی انداز میں کہتے

معصومہ کی کان کی لو کو ہونٹوں میں دبایا تو معصومہ کپکپاہ کہ رہ گی خود کو وجدان کی گرفت سے چھڑانا چاہا لیکن وجدان نے گھیرا اور مضبوط کر لیا

چ چھوڑے مجھے" معصومہ نے گلابی ہوتے خود کو چھڑانا چاہا لیکن وجدان نے خود کے اور قریب کیا

بلکل نہیں ابھی میرا دل نہیں کر رہا تمھیں چھوڑنے کا" وجدان کہتا پھر سے معصومہ سے باتیں کرنے لگا تو معصومہ بھی باتیں کرنے لگی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

وجدان اور کیف آج دونوں کیف کی فلیٹ پے آئے تھے تا کہ کچھ دیر وہاں بیٹھ کر گپ شپ کر سکے

وجدان نے فلیٹ میں داخل ہوتے ہی کیف جو گلے لگنے کے لیے بانہیں پھلائے کھڑا تھا

وجدان نے بنا کچھ کہے ایک مکا کیف کے منہ پے مارا تو کیف منہ پے ہاتھ رکھتا حیرت سے وجدان کو دیکھنے لگا

کیا ہوا یار مارا کیوں'' کیف نے کہا''

تو وجدان بنا جواب دیے جا کر صوفے پے بیٹھا اسے دیکھنے لگا

یہ مکا اس لیے جو تو امبر کو بنا مجھے بتاے اپنے ساتھ لے کر جاتا تھا'' وجدان''
نے کہا تو کیف گڑبڑا گیا

تو تمھیں پتہ لگ گیا کسے پتہ چلا'' کیف کہتا وجدان کے پاس بیٹھا''

تم دونوں کو پرسوں دیکھا تھا ہوٹل میں'' وجدان نے کہا تو کیف سر ہلا گیا''

وہ امبر کو نا کچھ کہنا میں ہی لے کر جاتا ہوں اسے'' کیف نے کہا وہ نہیں چاہتا''
تھا وجدان امبر کو کچھ کہے

کیف کے کہنے پے وجدان مسکرا دیا اسے اچھا لگا تھا کہ وہ خود پے الزام لے رہا ہے صرف امبر کو بچانے کے لیے ورنہ معصومہ اسے بتا چکی تھی کہ کیف امبر کو امبر کے کہنے پے ہی لے کر جاتا تھا

نہیں کہتا'' وجدان نے کہا تو کیف مسکراتا سر ہلا گیا''

ویسے بہت زور کر مارا ہے مکا'' کیف نے دائیں گال پے ہاتھ رکھتے کہا تو''
وجدان نے گھور کر دیکھا

میں نے تو ہلکا سا مارا تھا چلو زیادہ مارتا ہوں پھر کہنا یہ'' وجدان نے کہتے کیف'' کی طرف مکا بڑھایا تو کیف جلدی سے پیچھے ہوا

یار میں تو مزاق کر رہا تھا'' کیف نے جلدی سے کہا تو وجدان مسکرا دیا اور ''
کیف سے باتیں کرنے لگا

آج امبر نے پھر سے کیف کو کال کی تھی کچھ دیر بعد کیف آ چکا تھا

امبر کی نظر جب کیف کے چہرے پے پڑی تو پریشان ہو گی کیونکہ کیف کا گال سوجا ہوا تھا

کیف یہ کیا ہوا آپ کی گال پے'' امبر نے پریشان ہوتے کہا''

یار یہ میرے سالے صاحب نے مارا ہے تجھے اپنے ساتھ لے جانے کی وجہ ''
سے'' کیف نے کہا

تو امبر نے حیرت سے دیکھا اور پھر قہقہ لگا کر ہنس دی

ہاہاہا بس ایک ہی مارا ہے" امبر نے ہنستے ہوے کہا تو کیف نے گھور کر دیکھا"

ہاں شکر ہے ایک ہی مارا ہے چلو چلیں" کیف نے کہا تو امبر مسکراتی اسکے" ساتھ گاڑی کی طرف بڑھی

ویسے اچھے لگ رہیں اسے" امبر نے گاڑی میں بیٹھتے شرارت سے کہا"

تو کیف نے امبر کو گھوری سے نوازتے گاڑی سٹارٹ کی اور پھر خود بھی مسکراتا گاڑی سٹارٹ کی اور امبر سے باتیں کرنے لگا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

وقت چلتا رہتا ہے معصومہ اور امبر کے پیپرز ہو چکے تھے اور دونوں اب ہفتہ ہو چکا فری تھیں

سمیر، بلال صاحب اور شگفتہ بیگم دو دن پہلے آۓ تھے وجدان کے پاس اور پوچھا تھا کہ امبر اور کیف کی شادی کے بارے

تو وجدان نے بھی ایک مہینے تک رکھنے کا کہا تھا اور کیف بہت خوش تھا 💖💖💖💖

اسوقت ہانیہ تیار ہو رہی تھی جب سمیر فریش ہوتا اسکے پاس آیا اسے کمر سے تھامے اپنے ساتھ لگایا

ہانیہ نے مسکرا کے سمیر کو دیکھتے اسکے کندھے پے ہاتھ رکھا تو سمیر بھی مسکرا دیا

آج سمیر، وانیہ، بلال صاحب اور شگفتہ بیگم، کیف اور وانیہ بھی وجدان کی طرف جارہے تھے شادی کی تاریخ رکھنے کے لیے

کیسی لگ رہی ہوں میں" ہانیہ نے کہا"

وہ ہلکا براون کلر کا شرٹ اور ٹراوزر پہنے بس آنکھوں میں کاجل اور ہلکی پنک لپ اسٹک لگاے تیار تھی

بہت پیاری لگ رہی ہو‘‘ سمیر نے مسکرا کے کہتے ہانیہ کے ہونٹوں کو چھوا‘‘ ابھی وہ پوری طرح ہانیہ میں کھو جاتا کہ دروازہ ناک ہونے کی آواز پے پیچھے ہوتا گہرا سانس لیا

تو ہانیہ بھی پیچھے ہوتی خود کو نارمل کرتی سمیر کی طرف دیکھا سمیر نے مسکرا کے ہانیہ کو دیکھتے آنے والے کو اجازت دی

کیف اجازت ملنے پے وانیہ کو لیتا داخل ہوا

’’بھای بھابھی آپ دونوں تیار ہیں تو آجائی یں مما اور بابا آپ دونوں کا انتظار کر رہے ہیں‘‘ کیف نے دونوں کو دیکھتے کہا تو سمیر بال بناتا کیف کو دیکھنے لگا

آرہے ہیں ویسے تجھے کچھ زیادہ جلدی نہیں میں تو وجدان سے کہنے کا ارادہ" رکھتا ہوں کہ شادی دو تین مہینے بعد رکھے کیوں ہانیہ تم کیا کہتی ہو" سمیر نے جان بوجھ کر کہا

ہاں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں" ہانیہ نے شرارت سے کہا تو کیف نے مسکین" سی شکل بنای

بھای بھابھی مجھ پے رحم کیجے گا پلیز جلدی کہے گا وانیہ بیٹا تم بھی کہو نا کہ" تمھیں اپنی چچی جلدی سے اپنے پاس چاہیے" کیف نے جلدی التجا یا سمیر اور ہانیہ کو کہتے ہانیہ سے بھی کہا

جی مما بابا امبر چچی کو جلدی لے آے گا پلیز" وانیہ نے بھی اپنے چاچو کا ساتھ" دیا تو سمیر اور ہانیہ مسکرا دیے

اوکے بھ ئی ی‘‘سمیر نے کہا’’

توکیف اور وانیہ خوش ہوگے کچھ دیر بعد سب نکلے تھے اور وجدان کے گھر پہنچ گے تھے

اور پھر ایک مہینے بعد کی شادی کی تاریخ رکھی گی تھی سب ہی بہت خوش تھے سب سے زیادہ کیف خوش تھا

دن کسے گزرے پتہ ہی نہیں چلا تھا حبہ ،انیتا تو بیس دن پہلے آگی تھی

لیکن صارم اور راکب کو وہی کچھ کام تھا اسلیے وہ بڑوں کے ساتھ آنا تھا شادی سے دس دن پہلے وہ بھی وجدان، امبر اور معصومہ کے بے حد اصرار پے

انیتا اور حبہ اپنی شاپنگ لاہور سے ہی کر کے آئی تھی اب بس امبر اور معصومہ کے ساتھ کروا رہی تھی ہدیٰ کو حبہ اپنے ساتھ ہی لے کر جاتی تھی

کیف کے کہنے پے امبر کیف کے ساتھ گی تھی اور کیف نے لہنگا اور مہندی کا جوڑا خود لے کر دیا تھا

اور ولیمے کا امبر نے خود پسند کیا تھا جو کیف کو امبر کے لیے پسند آیا تھا کیف کی شیروانی کیف کے کہنے پے امبر نے پسند کی تھی

♥♥♥♥

دن بہت جلدی گزر رہے تھے دس دن رہتے ہی صارم اور راکب اور بڑے بھی آگے تھے

گھر میں ہر وقت چہل پہل رہتی تھی ایک رونق کا سما تھا وجدان اپنی بہن کی کوی خواہش اور کوی بھی کمی نہیں رہنا دینا چاہتا تھا

کیف نے راکب اور صارم کو بھی شادی پے انوائیٹ کیا تھا اس دفعہ بھی صارم ہی کیف کی طرف سے آرہا تھا اور ثاقب صاحب کیونکہ کیف نے بے حد اصرار کیا تھا

لیکن راکب اپنی بہن جیسی کزن کی طرف ہی تھا اور ہر طرح سے وجدان کے ساتھ تیاری میں مصروف تھا

❤❤❤❤

آج امبر اور کیف کی مہندی تھی صبح سے سب ہی تیاری اپنی تیاریوں میں مصروف تھے صبح سے رات کیسے ہوئی پتہ ہی نہیں چلا تھا

مہندی کی تقریب گارڈن میں ہی رکھی تھی سجاوٹ وغیرہ دیکھ کر وجدان کمرے میں آیا تو معصومہ جو امبر کے کمرے میں امبر، حبہ اور انیتا کے ساتھ پالر والی سے تیار رہی تھی

تیار ہو کر کمرے سے باہر نکلی تو وجدان کو کمرے میں جاتا دیکھتی خود بھی کمرے میں آگئی

کمرے میں آتے معصومہ کی نظر سامنے وجدان پے گی جو چینجگ روم سے ڈریس لینے جا رہا تھا وجدان کی نظر معصومہ پے گی تو گہری مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا

وجدان کو معصومہ اس وقت بے حد پیاری لگی رہی تھی جو اسی کے پسند کیے ہوئے ییلو اور گرین کلر کے کرتی اور لہنگے میں، میک اپ کیے بالوں کو پشت پے کھولا چھوڑے بے حد پیاری لگ رہی

وجدان معصومہ کے پاس آتا اسکے چہرے کو نرمی سے ہاتھوں میں تھامتا ماتھے پے بوسہ دیا تو معصومہ پلکیں جھکا گی

بہت پیاری لگ رہی ہو" وجدان نے مسکرا کے کہا تو معصومہ بھی مسکرا دی"

اچھا آپ بھی جلدی سے تیار ہو جاے اب ''معصومہ نے کہا''

ہاں میں ہوتا ہوں انتظار کرو دونوں ساتھ ہی جاتے ہیں'' وجدان نے کہا''

جی ٹھیک ہے ''معصومہ کہتی بیڈ پے بیٹھ گی تو وجدان فریش ہونے چل دیا''

کچھ دیر بعد وجدان بھی فریش ہتا وائی ٹ کرتا پہنتا، بالوں کو جل سے سیٹ کیے معصومہ کو لیتا باہر نکلا تھا وجدان پیار الگ رہا تھا

سب ہی گارڈن میں موجود تھے اسوقت کیف اسٹیج پے بیٹھا امبر کے آنے کا انتظار کر رہا تھا

اسکے کزنز اور راکب بھی وہی تھا صارم انتظام دیکھ رہا تھا کہ کچھ رہ نا گیا ہو

کیف وائٹ کرتا پہلے، گلے میں گرین اور ییلو چنری لیے، بالوں کو جل سے سیٹ کیے پیروں میں کھیڑی پہنے بے حد پیار الگ رہا تھا

وجدان بھی وہی مہمانوں کے بیچ گھیرا ہوا تھا

کچھ دیر بعد کیف کا انتظار ختم ہو گیا جب اسے سامنے سے معصومہ اور انیتا کے درمیان میں امبر آتی دکھائی دی کیف اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہے سب کچھ بھولتا امبر کو دیکھنے لگا جو

جو گرین اور یلو کلر کے لہنگا اور چولی میں میک اپ کیے، جیولری پہنے، بالوں کو پشت پے کھول چھوڑے کچھ بالوں کو کرل کیے دوپٹہ اسٹائل سے لیے بے حد پیاری لگ رہی تھی

امبر کے نزدیک آنے پر کیف نے ہاتھ آگے کیا تو امبر نے اسکے ہاتھ پے اپنا ہاتھ رکھا کیف اسے اپنے ساتھ لیے اسٹیج پے بیٹھا

اور امبر کو گہری نظروں سے دیکھا امبر نے بھی ایک نظر کیف کو دیکھا

لیکن کیف کی خود پے گہری نظریں محسوس کرتی شرم و حیا سے چہرہ جھکا گی کیف امبر کا شرمانا محسوس کرتا مسکرا دیا

امبر کے بیٹھنے پے سب کزنز اور سمیر، راکب بھی اسٹیج سے اتر گے

انیتا بھی ییلو اور گرین کلر کا غرارہ شرٹ اور دوپٹہ لیے جیولری پہنے پیارا سا میک اپ کیے بالوں کو کھولا چھوڑے راکب کو پیاری لگ رہی تھی راکب خود بھی وائی ٹ کرتے میں پیارا لگ رہا تھا

حبہ بھی گھٹنوں تک آتی فراک اور ٹروازر پہنے میک اپ کیے کچھ بالوں کو کیچر میں کیے صارم کو پیاری لگ رہی تھی صارم بھی وائی ٹ کرتے میں ہینڈسم لگ رہا تھا

کچھ دیر بعد رسم شروع ہوی تو سب نے پہلے وجدان سے کرنے کے لیے کہا تو وجدان اور معصومہ سب سے پہلے آے

آج وجدان کو شدت سے اپنے والدین یاد آرہے تھے وجدان نے امبر کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے اسے اپنے ساتھ لگایا سب ہی اداس ہو گے تھے کیف بھی امبر کو روتا دیکھ کر تکلیف محسوس کرنے لگا

امبر میری گڑیا اب یوں رو کر خود کو بھی تکلیف دو گی اور مجھے بھی اب میں" تمھاری آنکھوں میں آنسو نا دیکھو" وجدان نے امبر کو اپنے ساتھ لگا کر کہا

جی بھای نہیں روتی" امبر نے اپنے آنسو روکتے کہا"

تو وجدان اس کے سر پے بوسہ دیتا اٹھ کھڑا ہوا ساتھ اسکی نظر معصومہ پے گی جو نم نظروں سے دونوں کو دیکھ رہی تھی

وجدان نے جلدی سے اسکا ہاتھ تھاما

معصومہ میری جان اب تم نا رو نا دیکھو ورنہ سارا میک خراب ہو جاے گا‘‘’’

وجدان نے جان بوجھ کر مسکرا کے کہا

تاکہ معصومہ روے ناتو معصومہ نے جلدی سے آنسو صاف کرتے مسکرا کے

وجدان کو دیکھا

جی وجی نہیں روتی‘‘معصومہ نے کہاتو وجدان بھی مسکرا دیااور اسے لیے ’’

اسٹیج سے اترا

سب بڑوں کے بعد سمیر اور رہانیہ کی باری آی تو وانیہ بھی انکے ساتھ آ گی

وانیہ بھی ییلو کلر کی فراک میں کیوٹ لگ رہی تھی اور ہانیہ بھی ییلو کلر کے شرارہ شرٹ پہنے پیاری لگ رہی تھی سمیر بھی وائٹ کرتا پہنے اچھا لگ رہا تھا

مجھے بھی مہندی لگانی ہے" وانیہ نے کہا تو کیف، امبر اور ہانیہ سمیر مسکرا دیے

ہاں میرا بچا لگاؤ نا" کیف نے پیار سے کہا"

تو وانیہ مہندی لگانے لگی باقی سب بھی وانیہ کو مہندی لگاتا دیکھ کر مسکرا دیے

ارے چاچو آپ بھی چتی کو لگاے نا سب لگا رہے ہیں تو آپ نہیں لگاے گے کیا" وانیہ نے کہا تو کیف کی تو جیسے دلی مراد پوری ہو گی

”ہاں میں بھی لگاتا ہوں نا“ کیف نے کہتے جلدی سے مہندی اٹھاتے امبر کے ہاتھ پے لگای تو امبر کا شرم سے چہرہ سرخ ہی ہو گیا کیف کی جلد بازی پے اور اوپر سے سب ینگ پارٹی کی ہوٹنگ

”اور چتی اب آپ بھی لگاے ناچاچو کو“ وانیہ نے کہا

تو امبر نے ایکدم گھبرا کے کیف کو دیکھا جو اسے ہی پر شوق نظروں سے دیکھ رہا تھا امبر جلدی سے چہرہ جھکا گی

پر وانیہ کے دوبارہ کہنے پے امبر نے اسٹیج سے نیچے دیکھا جہاں وجدان اسٹیج کے پاس ہی کھڑا امبر کو ہی دیکھ رہا تھا

وجدان نے مسکرا کے سرہاں میں ہلایا تو کیف جو اسے ہی دیکھ رہا تھا کھل کر مسکرا دیا یعنی اپنے بھای سے اجازت لے رہی تھی

امبر نے شرم وحیا سے تھوڑی سی مہندی کیف کے ہاتھ پے لگای تو جہاں کیف بے حد خوش ہوا وہی امبر کو اور شرم آی تھی

اور دوبارہ سے ینگ پارٹی کی ہوٹنگ سے امبر اور شرم وحیا سے چہرہ جھکا گی اور اس پیارے سے لمحوں کی نا جانے کتنی ہی پکس بن گی تھی

سمیر، ہانیہ اور وانیہ کے اسٹیج سے اتر کر جانے کے بعد دوسرے سب بھی آ کر رسم کرنے لگے

راکب انیتا اور صارم حبہ بھی ہدیٰ تو اپنی دادی کے پاس تھی حبہ آرام سے انجوائے کر رہی تھی

رسم یونہی ہنسی مزاق میں گزری تھی اسکے بعد کھانے کا دور چلا تو سب کھانے کی طرف متوجہ ہوے

حبہ رو کو میں دیتا ہوں تمھیں تم یہاں بیٹھو'' صارم نے حبہ کے پاس آتے'' کہا

جو گول گپے پلیٹ میں رکھنے لگی تھی صارم کے کہنے پے حبہ مسکرا کے کرسی پے بیٹھ گی تو صارم اسکے لیے گول گپے اور اپنے لیے بھی کچھ لینے چلا گیا

اس روز کے بعد صارم احتیاط کرتا تھا کہ اسکا موبائل حبہ کے پاس نا رہے

لیکن پھر بھی ایک دو دفعہ صارم کے کال سننے کے بعد گھبرا جانا جب حبہ کو خود کو تکتا پا کر حبہ کو وہم ستانے لگتا تھا لیکن خود کا وہم سمجھ کر جھٹک دیتی تھی

صارم گول گپے لے کر آیا اور خود بھی حبہ کے پاس کرسی پے بیٹھ گیا اور دونوں کھانے لگے

ہدیٰ سو رہی ہے یا جاگ رہی ہے" صارم نے کھاتے حبہ سے پوچھا"

جاگ رہی ہے" حبہ نے کہا"

اچھا چلو اب ایسا کریں گے کہ مہندی ختم ہونے کے بعد کچھ وقت لونگ " ڈرائی یو پے جاے گے" صارم نے کہا

جی نہیں صبح اٹھنا بھی ہے بارات ہے کل'' حبہ نے کہا تو صارم نے خفگی سے ''
دیکھا

اچھا چلو پھر کبھی سہی ویسے بہت پیاری لگ رہی ہو'' صارم نے حبہ کو گہری ''
نظروں سے دیکھ کر کہا

تو حبہ صارم کی نظروں کا مطلب سمجھتی گھور کر دیکھتی پھر خود ہی شرم سے
نظریں نیچے کیے کھانے کی طرف متوجہ ہوی

راکب سب مہمانوں کو دیکھتا انیتا کے پاس جلدی سے آیا جو کھڑے ہو کر اور
وہ بھی گل گپے کھانے لگی تھی

راکب اسے دیکھتا اسکے پاس آیا اور اسکے ہاتھ سے پلیٹ پکڑی تو انیتا نے گھور کر راکب کو دیکھا جس نے اسے کھانے نہیں دیا تھا

راکب کیا ہے مجھے کھانے کیوں نہیں دیا" انیتا نے راکب کو گھور کر دیکھتے کہا تو راکب نے بھی اسے گھورا

انیتا یہ تمھارے لیے اور ہمارے بے بی کے لیے ٹھیک نہیں ہے میری جان" راکب نے پیار سے کہا لیکن انیتا اپنے فیورٹ گول گپے کسے چھوڑ دیتی

راکب بس دو کھا لیتی ہوں پلیز" انیتا نے پیار سے کہا لیکن راکب نے نفی میں سر ہلا یا

نہیں انیتا میں کوی رسک نہیں لینا چاہتا تمھارے اور ہمارے بے بی"
کے لیے" راکب نے کہا

تو انیتا نے منہ بنایا راکب جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ بابا بننے والا ہے اسے ہی
ہر چیز جو اسے انیتا اور بے بی کے لیے ٹھیک نہیں لگتی منا کر دیتا تھا

جنِ کہیں کے مجھے نہیں کرنی آپ سے بات" انیتا نے منہ بناتے کہا تو"
راکب نے گھور کر دیکھا

تم بھی کسی چڑیل سے کم نہیں ہو ہر دفعہ یونہی ناراض ہو کر مجھے منالیتی ہو"
چلو دو صرف ملے گے" راکب نے کہا

تو انیتا خوش ہو گی راکب بھی مسکرا کے نفی میں سر ہلاتا اسے گول گپے دینے لگا

معصومہ اور وجدان بھی کھا رہے تھے وجدان کو معصومہ کی بھوک کا پتہ تھا اس لیے وجدان نے معصومہ کو پہلے بھی تھوڑا سا کھلا دیا تھا

سب کو کھانے میں مصروف دیکھ کر کیف نے امبر کا ہاتھ تھاما تو امبر نے خود کا ہاتھ چھڑانا چاہا لیکن کیف نے اور مضبوطی سے تھام لیا

کیف چھوڑے پلیز ‘‘امبر نے کہا’’

اسے شرم آ رہی تھی یوں سب کے سامنے اور اگر کوی دیکھ لیتا تو

میں تو نہیں چھوڑنے والا اب تو پوری زندگی تمھارا ہاتھ یو نہی تھامے رکھنا ہے ‘‘ کیف نے مسکرا کے کہا

تو امبر شرمیلی سی مسکان کے ساتھ چہرہ جھکا گی

’’ پلیز اب چھوڑ دیں نا اگر کسی نے دیکھ لیا تو ‘‘ امبر نے کیف سے کہتے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا

’’ کچھ نہیں ہوتا ڈرتا تھوڑی ہوں کسی سے بیوی ہو تم میری ‘‘ کیف نے مسکرا کے ناڈر انداز میں کہا تو امبر کو شرارت سو جی

’’ وجدان بھای ‘‘ امبر نے جان بوجھ کر کہا

تو کیف ہڑ بڑا کر امبر کا ہاتھ چھوڑ گیا امبر نے اپنی ہنسی بامشکل روکی لیکن پھر امبر کی شرارت سمجھتا گھور کر رہ گیا

آپ تو کسی سے ڈرتے نہیں ہیں تو اب کیا ہوا'' امبر نے مسکرا کے کیف کو'' دیکھتے کہا

ہاں یار ڈرتا تو نہیں ہوں لیکن آج میں اپنے سالے صاحب سے کوی مکا'' نہیں کھانا چاہتا'' کیف نے کہا

تو امبر بامشکل اپنی ہنسی روکتی کیف کو دیکھا تو کیف بھی مسکرا دیا

اور وجدان بار بار امبر کو دیکھ رہا تھا اپنی بہن کو یوں ہنستا مسکراتا دیکھ کر دل میں اپنی بہن کی ہمیشہ خوشیوں کی دعا کرنے لگا

❤❤❤❤

آج امبر اور کیف کی شادی تھی صبح سے ہی گھر میں چہل پہل تھی ہر کوئی اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھا

صبح سے شام کیسے ہوئی پتہ ہی نہیں چلا تھا اور اس وقت ہال میں جانے کے لیے سب تیار کھڑے تھے

آج انیتا حبا اور معصومہ نے ایک جیسی ہی ریڈ کلر کی میکسی پہنی تھی ساتھ بالوں کو پشت پے کھولا چھوڑے، پیارا سا میک اپ کیے اور جیولری پہنے پیاری لگ رہی تھیں

وجدان، صارم اور راکب بھی بلیک تھری پیس پہنے، بالوں کو جل سے سیٹ کیے بے حد ہینڈ سم لگ رہے تھے

وہ تینوں سیڑھیاں اترتی نیچے آئیں تو راکب انیتا کو صارم حبہ کو اور وجدان معصومہ کو دیکھتے ہی رہ گے

وہ لگ بھی تو اتنی پیاری آ رہی تھی تینوں نیچے آئیں اور ان کے بلانے پر ہی وہ تینوں ہوش کی دنیا میں واپس آئے تھے

وہ تینوں ابھی ہال سے واپس آے تھے وہ بھی تیار ہونے ورنہ وہ وہی تھے ثاقب صاحب کیف کی طرف چلے گے تھے

وجی چلے اب یہیں کھڑے رہنا ہے کیا‘‘معصومہ نے کہا تو وجدان نے سر ’’
ہلایا راکب اور صارم بھی ہوش میں آے تھے

ہاں چلو باقی سب تو چلے گے حبہ گڑیا جاو امبر کو بھی لے آو‘‘وجدان نے کہا ’’

جی بھای‘‘ حبہ نے کہتے انیتا کی طرف دیکھا تو اس نے بھی سر ہلایا ’’

حبہ ہدیٰ کو مجھے دے دو‘‘ صارم نے کہتے حبہ سے ہدیٰ کو لیا تو وہ اسے پکڑاتی ’’
انیتا کے ساتھ اوپر چلی گی

تھوڑی دیر بعد ہی حبہ اور انیتا دلہن کے روپ میں تیار ہوی امبر کو بھی لے
آئی تو وجدان نے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتا اسے اپنے ساتھ گاڑی تک لاتے

گاڑی میں بٹھایا معصومہ اگلی سیٹ پے بیٹھ گی وجدان نے گاڑی سے سٹارٹ کی

راکب، صارم، حبہ اور انیتا ابھی وہی کھڑے تھے

"چلو میں چلتا ہوں کیف انتظار کر رہا ہو گا نا گیا تو ناراض ہو گا" صارم نے مسکراتے کہا تو وہ تینوں بھی مسکرا دیے

"چل ٹھیک ہے جا، ہدیٰ کو بھی ساتھ لے جانے کا ارادہ ہے" راکب کہتا گاڑی میں بیٹھا

"نہیں یہ تم سب کے ساتھ جاے گی" صارم نے کہتے ہدیٰ کی گال پے بوسہ دیتا حبہ کو دیا

توحبہ اسے لیتی پچھلی سیٹ پے بیٹھی اور انیتا اگلی تو راکب نے گاڑی سٹارٹ کی

انکے جاتے ہی صارم بھی گاڑی میں بیٹھتا کیف کی طرف روانہ ہوا

❤❤❤❤

آج کیف بہت خوش تھا کیونکہ اس کی زندگی اس کی محبت اس کے پاس ہمیشہ کے لئے آرہی تھی کیف اللہ پاک کا شکر ادا کر رہا تھا

اسوقت سب ہی بارات لے جانے کے لیے تیار کھڑے تھے گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا

کیف اسوقت بلیک کلر کی شیروانی پہنے، بالوں کو جل سے سیٹ کیے، کھیڑی پہنے، کلین شیو چہرے پے زندگی سے بھرپور مسکراہٹ سجائے بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا شگفتہ بیگم تو نا جانے کتنی بار ہی اسکی نظر اتار چکی تھی جس پے سب ہی مسکرا دیتے

کیف کے کزنز اسے تنگ کر رہے تھے اور کیف انکے مزاق ہنستے ہوئے سن رہا تھا تھا سمیر بھی ان کے ساتھ لگا تھا

سب ہی بہت خوش تھے بلال صاحب اور شگفتہ بیگم بھی اپنے بیٹے کو خوش دیکھ کر اور وانیہ بھی بہت خوش تھی کیونکہ اس کی چچی اس کے پاس آرہی تھی

ابھی سب ہنسی مزاق میں ہی لگے تھے کہ صارم بھی آگیا

”واہ میرے یار بہت پیارا الگ رہا ہے آج تو“ صارم نے آتے ہی مسکراتے کیف سے کہا اور اس کے گلے لگا

”لگ گیا ٹائم آ گیا مجھے تو لگا تو نے آنا ہی نہیں ہے“ کیف نے صارم کے پیچھے ہوتے گھور کر اسے دیکھتے کہا

”یار کیا کرتا ہوں وہاں بھی کام تھا تھوڑا سا لیٹ ہو گیا ہے لیکن تیرے لیے بہت خوش ہیں اللہ پاک تجھے اور امبر کو ہمیشہ بہت خوش رکھے آمین“ صارم نے مسکراتے کہا تو کیف کے کزنز اور سمیر نے بھی آمین کہا

ابھی سب وہ کھڑے ہی تھے کہ وانیہ جو لہنگا اور کرتی ساتھ دوپٹہ لیے کافی کیوٹ لگ رہی بھاگتی ہوئی وہاں آئی

”چاچو جلدی چلیں دادا جان کہہ رہے ہیں آجائے سب دیر ہو رہی ہے“
وانیہ نے بلال صاحب کا پیغام دیا تو سب نے مسکرا اسے دیکھنے لگے

”چلو بھئی دیر ہو جائے گی اور کیف تجھے تو پتا ہی ہے وہ نہ ہو جو آج بھی وجدان سے مکا کھالو“ سمیر نے ہنستے کہا تو کیف نے گھور کے سمیر کو دیکھا

”بھای آج تو اسے نا کہیں آج میری شادی ہے آج اگر میرے سالے صاحب نے مجھے مکا مارا تو میرا چہرے کا نقشہ بگڑ جاے گا اور تصویریں بھی اچھی نہیں آے گی اور پھر میں اپنے بچوں سے کیا کہوں گا کہ جس دن میں انکی مما کو لینے گیا تو اس دن میرے سالے صاحب نے مکا جڑ دیا“ کیف نے رحم طلب نظروں سے سمیر کو دیکھتے کہا

توسب ہی اسکی اتنی لمبی سوچ پے قہقہ لگا کر ہنس دیے تو کیف بھی ہنس دیا
ساتھ سب باہر نکلے

سب گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے کہ ہانیہ کو یاد آیا کہ وہ اپنا موبائل جلدی میں
کمرے میں ہی بھول آی ہے

ہانیہ کمرے میں موبائل لینے گئی تو سمیر بھی جو کی تلاش میں تھا کہ موقع ملتے
ہی اس کے پیچھے گیا

وانیا تو بلال صاحب شگفتہ بیگم کے پاس ہی تھی سمیر کمرے میں داخل ہوا تو
ہانیہ جو باہر جارہی تھی کہ سمیر کو دیکھ کر رک گی

"کیا ہوا میرا موبائل رہ گیا تھا وہ لینے آئی تھی آپ کا بھی کچھ رہ گیا" ہانیہ نے کہا

ہانیہ فراک اور ٹراوزر پہنے، میک اپ کیے، جیولری پہنے سمیر کو پیاری لگ رہی تھی سمیر نفی میں سر ہلاتا اس کے قریب آیا تو ہانیہ نے حیرت سے اسے دیکھا

"یار میں کچھ چیز نہیں لینے آیا بلکہ تمھیں پیار کرنے تمہیں بتانے آیا تھا کہ تم بہت پیاری لگ رہی ہو" سمیر نے کہتے ہانیہ کو اپنے ساتھ لگا تو ہانیہ نے گھور کر دیکھا

"سمیر آپ بھی نا دیر ہو جائے گی آپ بھی نا کسی بھی وقت شروع ہو جاتے ہیں" ہانیہ نے سمیر کو گھور کر دیکھتے کہا تو سمیر مسکرا دیا

نہیں ہوتی دیر‘‘ سمیر نے مسکرا کے کہتے ہانیہ کے چہرے کو ہاتھوں میں تھامتے ہانیہ کے ماتھے پے بوسہ دیا تو ہانیہ مسکرا کے نظریں جھکا گی

سمیر نے پیچھے ہوتے ہانیہ کے چہرے کو دیکھتے مسکرا دیا اور اسے لیے کمرے سے باہر نکلا تو ہانیہ بھی مسکراتی اسکے ساتھ باہر نکلی

💖💖💖💖

اس وقت سب ہی شادی ہال میں موجود تھے امبر کو شادی ہال کے کمرے میں ایک کمرے میں بٹھا دیا گیا تھا

امبر کے پاس صدف بیگم بیٹھی تھی اور اب معصومہ، انیتا اور حبہ آتی اسے تنگ کرنے لگی

صدف بیگم ایک دفعہ باہر چلی گی مہمانوں کے پاس

آے ہاے آج تو کیف بھای کام سے گے آج توانکی تم سے نظر ہٹے گی ہی "نہیں" حبہ نے شرارت سے کہا

تو امبر جو پہلے ہی شرمای گھبرای سی بیٹھی تھی انکی بات پے شرم وحیا سے چہرہ اور جھکا گی

معصومہ، انیتا اور حبہ اسے یوں دیکھ کر مسکرادی

ویسے کیف بھای بھی بہت ہیڈسم لگ رہے ہیں" انیتا نے مسکراتے کہا"

توامبر کے چہرے پے ایک خوبصورت سی مسکان آگی

دونوں ہی بہت لگ رہیں دیکھنا سب ہی تعریف کریں گے جب امبر کیف بھای کے ساتھ بیٹھے گی"معصومہ نے بھی کہا

توانیتا حبہ مسکرادی اوراسکی تائید کی امبر کے چہرے پے حیا کی لالی چھاہ گی

وہ کافی دیر یونہی امبر کو تنگ کرتی رہی تھی

برات کا بہت اچھے سے ویلکم کیا گیا تھا اوراب کیف اسٹیج پے بیٹھا بے صبری سے امبر کا انتظار کر رہا تھا

کیف کے کزنز اور سمیر، صارم راکب بھی وہی اسٹیج پے کیف سے ہنسی مزاق میں لگے تھے

راکب کچھ دیر بعد ہی اسٹیج سے اتر گیا تھا اور صارم تو پوری طرح سے برات والوں کی طرف سے بنا ہوا تھا

وجدان بھی مہمانوں میں مصروف تھا پر اسکی نگاہ بار بار معصومہ پے جا رہی تھی جو بے حد خوش نظر آ رہی تھی

اور وجدان تو ایک اسکا سنجا سنوارا روپ کا دیوانہ ہو رہا تھا تو دوسرا اسکے گالوں میں پڑتے ڈمپل دیکھ دیکھ کر وجدان کا دل کر رہا تھا اسے سب سے دور لے جائے اور اپنے پیار کے حصار میں لے جائے

پر اسوقت وجدان ایسا صرف سوچ ہی سکتا تھا

وجدان کی نظر کیف پے گی تو مسکرا دیا آج وجدان کو کیف بھی کتنے سالوں بعد اتنا خوش نظر آ رہا تھا

ورنہ وجدان نے اسے اتنا خوش نہیں دیکھا تھا وجدان نے دل میں شدت سے دعا کی کہ اسکی بہن اور دوست ہمیشہ خوش رہیں

کچھ انتظار کے بعد کیف کا انتظار بھی ختم ہوا تھا

جہاں سامنے سے وجدان کے ساتھ امبر کیف کی پسند کا سرخ اور گولڈن کلر کا خوبصورت لہنگا پہنے ہوے، برئیڈال خوبصورت میک اپ کئی ے

ہوے، جیولری پہنے ہوے، ہاتھوں اور بازوں پے مہندی لگاے ہوے، کلائیوں میں سرخ اور گولڈن کلر کی بھر بھر کر چوڑیاں پہنے، سر پے سٹائل سے دوپٹہ لیے ہوے کیف کی دھڑکنیں بڑھا رہی تھی

امبر وجدان کا ہاتھ تھامے نظریں جھکاے اسٹیج کے پاس آ رہی تھی تو کیف امبر کو دیکھتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور آس پاس بھولے بس امبر کو دیکھ رہا تھا

امبر کے پاس آنے پے کیف نے آگے بڑھتے امبر کے آگے اپنا ہاتھ کیا

آج سے تمھاری زمے داری میری بہن کا خیال رکھنا ورنہ تجھے پتہ ہے ”میرا“ وجدان نے کہا

توکیف نے بے ساختہ جھرجھری لی وجدان کو پتہ تھا کہ اسے کیف کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن وہ اپنی بہن کے معاملے میں ایسا ہی تھا

امبر تو بس شرمای گھبرای سی خاموشی سے سر جھکاے کھڑی تھی

بے فکر ہو جا اپنی زندگی سے زیادہ خیال رکھوں گا" کیف نے مسکرا کے کہا"

تو وجدان نے بھی مسکرا کے کیف کو دیکھتے اپنے ہاتھ میں تھاما امبر کا ہاتھ کیف کی طرف کرتے چھوڑا

توکیف نے امبر کا ہاتھ تھاما امبر کے ٹھنڈے ہاتھ اور کپکپاہٹ محسوس کرتے مضبوطی سے ہاتھ تھامتے اسٹیج پے ساتھ لاتے اسے اپنے ساتھ بیٹھایا

لیکن امبر کا ہاتھ کیف کے ہاتھ میں ہی تھا سب ہی امبر اور کیف کی جوڑی کو سہرا رہے تھے وہ لگ ہی اتنے پیارے رہے تھے

وجدان اسٹیج سے کچھ فاصلے پے گیا تو معصومہ اسکے پاس آ گی اسے دیکھ کر وجدان مسکرا دیا جس کی شکل کچھ اتری ہوی لگ رہی تھی

کیا ہوا میری جان کو اسے چہرہ کو لٹکا ہوا ہے ‘‘وجدان نے معصومہ کو دیکھتے’’ مسکرا کے کہا

وجی بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو دے دیجے ‘‘معصومہ نے کہا تو وجدان’’ مسکرا دیا اسے پتہ تھا کہ اس نے دوپہر کا کھایا ہے

چلو آ و دیتا ہوں" وجدان نے معصومہ کو کہا تو معصومہ مسکراتی اسے ساتھ "
چل دی

کیف کی نظر بار بار امبر پے جا رہی تھی اور امبر خود پے کیف کی نظروں کی تپش محسوس کرتی شرم و حیا سے جھکی نظریں اور جھکا لیتی اور کیف کے ہونٹوں پے امبر کا شرم و حیا سے سرخ چہرہ دیکھتے ہونٹوں کی مسکراہٹ اور گہری ہو جاتی

کچھ دیر بعد دودھ پلای کی رسم کے لیے معصومہ، انیتا اور حبہ آی تو کیف کے کچھ کزنز، ہانیہ، وانیہ سمیر اور راکب، صارم ساتھ وجدان کو بھی لے آے تھے

بھائی اب جلدی سے دودھ پی لیجے اور ہمیں ہمارے پیسے دیں'' معصومہ نے کہا

توکیف نے مسکراتے ایک چیک نکل کے معصومہ کی طرف دیکھا تو معصومہ نے خوشی سے پکڑتے دیکھا جہاں 60 ہزار لکھا ہوا تھا

بھائی یہ تو بہت کم ہیں ہمیں تو 1 لاکھ چاہیے'' انیتا نے دیکھتے کہا تو کیف کے ساتھ سب نے ہی حیرت سے دیکھا

انیتا گڑیا اتنا زیادہ بھ ئی یہ تو زیادہ ہے تھوڑا کرو'' صارم نے کیف کی طرف سے کہا

جی نہیں اتنے ہی رہیں گے'' حبہ نے بھی کہا''

تو صارم نے حبہ کو گھور کر دیکھا جس پے حبہ مسکرادی تو صارم بھی مسکرادیا

بھابھی آپ تھوڑا رحم کریں اتنے پیسے میرے پاس نہیں ہیں" کیف نے "
دوھای دی

امبر تو بس چہرہ جھکاے سب کا ہنسی مزاق کرنا سن رہی تھی

جی نہیں بھای ہم تو اتنے ہی لیں گے" معصومہ نے بھی کہا تو وجدان کے "
ہونٹوں پے مسکراہٹ آگی

ہاں یار ہمیں ایک پیسہ کم نہیں لینا" راکب نے بھی انکا ساتھ دیا تو کیف نے "
گھور کر اسے دیکھا

تجھے یاد ہو تو تم میرے دوست بھی ہو تو تھوڑا رحم کرو“ کیف نے مسکین ”
صورت بناتے کہا

جہاں سب ہنسے وہی امبر کو کیف کی آواز سنتے بے ساختہ ہونٹوں پے
مسکراہٹ آگی لیکن جلدی سے چھپا گی

بلکل نہیں بھای تو جلدی سے دے دیجے“ حبہ نے کہا”

تو کیف نے سمیر کی طرف دیکھا

یہ لے بھئی ی دے دے اپنی سالیوں کو“ سمیر نے مسکراتے چالیس ہزار”
نکالاتے ہوے کیف کو دیا

یہ لیجے آپ کا نیگ ‘‘کیف نے پکڑتے معصومہ کی طرف کرتے کہا تو ’’ معصومہ نے پکڑ لیے

تھنکیو بھای ‘‘معصومہ نے مسکرا کے کہا تو کیف بھی مسکرا دیا ’’

سب پھر اسٹیج سے اتر گے یو نہی خوش گپوں اور باتوں میں کھانا کھایا گیا اور پھر رخصتی کا وقت بھی آگیا

سب ہی امبر اور کیف کی خوشیوں کے لیے دعا گو تھے راکب نے امبر کے سر پے قرآن پاک کا سایہ کیا وجدان نے امبر کو اپنے ساتھ لگاتے اسکے ماتھے پے بوسہ دیتے اسے دعائیں دی

وجدان کی آنکھیں اپنی بہن کو رخصت کرتے نم ہو گی تھی امبر کی آنکھوں میں آنسو تھے

آج وہ دونوں شدت سے اپنے والدین کی کمی محسوس کر رہے تھے

سب نے ہی مل کر اسے دعائیں اور اسے کیف کے ساتھ رخصت کر دیا گیا

امبر کے گاڑی میں بیٹھتے ہی کیف بھی ساتھ بیٹھا اور اسکا ہاتھ مظبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھامتے اسے اپنے ساتھ کا یقین دلایا امبر بھی خود کا کیف کے ہاتھ میں محسوس کرتی سکون محسوس کرنے لگی

ڈرائیونگ سیٹ پے سمیر اور ساتھ ہانیہ اور اسکی گود میں وانیہ بھی تھی سمیر نے گاڑی سٹارٹ کرتے گھر کی رہ لی

وجدان امبر کو رخصت کرتا پیچھے مڑا تو معصومہ کو نم آنکھوں کے ساتھ کھڑا پایا

تو وجدان زرا سا مسکرا کے اسے دیکھتا اسے کے پاس آیا اور اسکا ہاتھ تھاما امبر کو رخصت کرتے سب ہی گھروں کی طرف چل دیے
💖💖💖💖

کچھ دیر بعد کیف بھی اپنی دلہن کو لیتا گھر پہنچ چکا تھا

گھر پہنچ کر شگفتہ بیگم نے امبر اور کیف کو لاونج میں بیٹھاتے ایک دو رسمیں کرتے جلد ہی امبر کو کمرے میں بھیج دیا تھا

اوراب کیف تھا کہ اسکی بے صبری سب ہی دیکھ رہے تھے جو امبر کے پاس جانے کو بے تاب ہو رہا تھا اور اسکے کزنز اور سمیر تھا کہ اسے جان بوجھ کر چھوڑ ہی نہیں رہے تھے

کچھ دیر بعد کیف اٹھ کھڑا ہوا تو سمیر بولا پڑا

یار کیا ہے کچھ دیر تو بیٹھ ہمارے پاس" سمیر نے کیف کو دیکھتے جان بوجھ کر" کہا تو سب کزنز نے اسکا ساتھ دیا

بھای میں کب سے آپ سب کے پاس بیٹھا ہوں تو اب کافی دیر ہو گی میں جا" رہا ہوں" کیف نے کہا وہ امبر کے پاس جانے کے لیے بے چین ہو رہا تھا

"اتنی دیر کب ہوی ابھی صرف پندرہ منٹ ہوے ہیں" سمیر نے کہا تو کیف نے حیرت سے دیکھا

"بھای پندرہ منٹ مجھے تو گھنٹہ لگ رہا ہے میں جارہاہوں" کیف کہتا کمرے کی طرف بڑھ گیا تو پیچھے سمیر بھی بھاگا باقی سب کزنز بھی ہنس دیے

کیف کو بیٹھے ہوے واقعہ ہی پندرہ منٹ ہوے تھے لیکن کیف کو گھنٹہ لگ رہا تھا

کیف کمرے کی طرف گیا کہ دروازے کے باہر ہانیہ کو کھڑا دیکھ کر کھڑا ہو گیا

"چلیں بھای اب جلدی سے مجھے نیگ دیجے پھر ہی اندر جا سکتے ہیں" ہانیہ نے کہا تو کیف نے سمیر کی طرف دیکھا جس نے کندھے اچکادیے

"میرے پاس تو کچھ نہیں ہے" سمیر نے کہا تو کیف نے بے چارگی سے ہانیہ کو دیکھا

"میری پیاری سی بھابھی اس وقت اپنے دیور کو بخش دیں کیونکہ اسوقت میرے پاس کچھ نہیں ہے کل دے دوں گا پلیز" کیف نے میٹھے سے انداز میں کہا تو سمیر ہنس دیا ہانیہ بھی مسکرا دی

"اوکے بھای پر کل مطلب کل" ہانیہ نے کہا تو کیف خوش ہو گیا اتنی جلدی جان بخشی پے

"تھنکیو بھابھی کل پکا دے دوں گا اب جاو میں" کیف نے جلد سے کہا

توہانیہ دروازے سے پیچھے ہو گی اور اس سے پہلے سمیر اور ہانیہ کچھ کہتے کیف بنا دیر کیے کمرے میں داخل ہوا اور سمیر اور ہانیہ کیف کو یوں جاتا دیکھ کر ہنس دے اور اپنے کمرے کی طرف بڑھے

وانیہ سو گی" سمیر نے کمرے میں جاتے پوچھا"

جی سو گی تھک گی تھی خوش بھی بہت ہے آج اسکی چچی جو آ گی ہے" وانیہ"
نے مسکراتے کہا

ہاں اور اس سے زیادہ خوش وانیہ کا چاچو" سمیر نے بھی مسکراتے کہا"

❤❤❤❤

امبر کمرے میں بیٹھی کیف کے آنے کا انتظار کر رہی تھی

پورا کمرہ بے حد خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ہر طرف ہی پھول ہی پھول تھے اور پھولوں کی خوش اور دھیمی سی لائٹنگ کمرے کو اور زیادہ خوبصورت بنا رہی تھی

امبر نے پورا کمرہ دیکھا جہاں بیڈ کے دائیں جانب بالکونی اور بائیں جانب باتھروم اور چینجگ روم تھا

امبر کو ابھی پندرہ منٹ ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ دروازہ کھولنے کی آواز پے امبر نے نظر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر کیف کو خود کی طرف تکتا پا کر شرم وحیا سے نظریں جھکا گی

کیف امبر کو مسکرا کے دیکھتا ہوا دروازہ لاک کرتا ہوا امبر کے پاس آیا اور آکر
اسے بے حد قریب بیٹھا

امبر کا دل کیف کے قریب بیٹھنے پے ہی تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

کیف نے امبر کا دائی یاں ہاتھ کا پکڑتے اس پے بوسہ دیا تو امبر سرخ چہرے
کے ساتھ جھکا سر اور جھکا گی

کیف نے مسکراتے اسکا ہاتھ چھوڑتے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے امبر کے
ماتھے پے شدت سے بوسہ دیا تو امبر شرم وحیا سے آنکھیں بند کر گی

ہاں کیف اسکے قریب پہلے بھی آتا تھا لیکن آج امبر کا دل کیف کے قریب آنے پے الگ ہی طرح دھڑک رہا تھا تو دوسری طرف کیف کا دل بھی الگ ہی طرح دھڑک رہا تھا

کیف نے پیچھے ہوتے امبر کے ہاتھ دوبارہ اپنے ہاتھوں میں لیے

"امبر تم جانتی ہو میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں اور یہ بھی جانتی ہو کہ میں تمھارے بنا ایک پل نہیں گزر سکتا تم مجھے سانسوں کی طرح ہو بے انتہا محبت کرتا ہوں ہمیشہ میرے ساتھ رہنا اب کبھی نا چھوڑ کر جانا پلیز" کیف نے سچے دل کے ساتھ کہا

تو امبر کے دل کو آج ایک بار پھر کیف کا اظہار محبت سن کر سکون ہوا

کیف میں بھی آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں" امبر نے شرم وحیا سے چہرہ جھکائے کہا تو کیف بے تاب ہوا امبر کو سننے کے لیے

بولو میں سن رہا ہوں" کیف نے پیار بھرے لہجے میں کہا"

وہ م میں بھی آ آپ سے پیار کرتی ہوں کیف نا جانے کب سے پر میں بھی آپ کے بنا نہیں رہنا چاہتی" امبر نے ایک نظر کیف کو دیکھتے اور پھر سے چہرہ جھکائے کہا اور کیف تو امبر کی اظہارِ محبت پے بے پناہ خوش ہو گیا

میں بہت خوش ہوا امبر کے تم بھی مجھ سے پیار کرتی ہو" کیف نے خوش ہوتے کہا تو امبر کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکان آ گی

کیف نے مسکراتے امبر کے ماتھے پے پھر سے بوسہ دیتا اٹھ کھڑا ہوا تو امبر نے حیرت سے اسے دیکھا

ایک منٹ میں آتا ہوں" کیف امبر کو خود کی طرف تکتا پا کر مسکرا کے کہتا" کبرڈ کی طرف گیا

اور وہاں سے پائل کی جوڑی لاتا امبر کے پاس بیٹھا اور امبر کے پاوں پکڑتے اپنی گود میں رکھتے لہنگا اوپر کیا اور پائل پہنانے لگا تو اپنے پاوں پے کیف کی انگلیوں کے لمس پے امبر کا دل بے ساختہ دھڑکا

کیف نے پائل پہناتے جھک کے وہاں اپنے ہونٹ رکھے تو امبر کپکپا کے رہ گی گالوں سے جیسے دھواں نکلنے لگا

امبر نے اپنا پاؤں کیف سے چھڑانا چاہا تو کیف نے بھی مسکراتے چھوڑ دیا

کیف کے پاوں چھوڑتے امبر نے پائل دیکھی تو حیران رہ گی

کیف یہ تو وہی پائل ہے نا جو مجھے پسند تھی اور بھای نے لے کر نہیں دی""
امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا

ہاں یہ وہی پائل ہے میں نے لے لی تھی اور خود سے وعدہ کیا تھا کہ جب"
تم ہمیشہ کے لیے میرے پاس آو گی تو ہی تمھیں دوں گا" کیف نے مسکراتے
کہا تو امبر بھی مسکرا دی

ویسے کیسی لگی منہ دیکھای" کیف نے امبر کا ہاتھ تھامے کہا اور گہری"
نظروں سے امبر کے سرخ لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں کو دیکھنے لگا

امبر کیف کی نظروں سے شرماتے نظریں جھکا گی

جی بہت اچھا" امبر نے ایک نظر پھر سے کیف کو دیکھتے کہا تو کیف مسکرادیا"

بہت پیاری لگ رہی ہو اور کتنی پیاری لگ رہی ہو اور میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں یہ میں آج ساری رات تمھیں بتاؤ گا" کیف نے ذو منعی انداز میں کہا

تو امبر شرم وحیا سے نظریں جھکا گی کیف نے امبر کے قریب ہوتے اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیتے امبر کی گالوں کو چھوا تو امبر دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

کیف نے پیچھے ہوے امبر کی بند آنکھوں کو دیکھتے اس کے سر سے دوپٹہ اتارنے لگا تو امبر کا دل اور تیزی سے دھڑکا

کیف نے دوپٹہ اتارتے امبر کی جیولری اتارنے لگا

امبر اپنی گردن اور کانوں کی لو پے کیف کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوتے بری طرح کپکپای

کیف نے امبر کی جیولری اتارتے اسے لیٹاتے اس پے جھکتے امبر کی بند پلکوں کو دیکھتے اسے ہونٹوں کو دیکھتے اس پے جھکتا انہیں اپنی گرفت میں لے گیا

ناجانے کتنے ہی پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو کیف پیچھے ہوتا گہرہ سانس لیتے امبر کے گلابی چہرے اور گہرے سانس لیتا دیکھ کر

اسکی بند پلکوں کو ہونٹوں سے چھوتا اسکی ناک کو چھوتے ٹھوڈی پے ہونٹ رکھتے اسکی گردن پے جھکا

امبر نے دھڑکتے دل کے ساتھ کیف کے کندھے کو تھاما تو کیف پیچھے ہوتا اپنی شیروانی اتارنے لگا

امبر نے آنکھیں کھولے ایک نظر کیف کو دیکھا جو اسے ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا امبر پھر سے شرم وحیا سے آنکھیں بند کر گی

کیف نے امبر کو گہری مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتے شروانی اتارتے سائیڈ پے رکھتے امبر پے جھکتا اسکی کمر پے ہاتھ لے جاتے اسکی زپ کھولتے امبر کے کندھے پے ہونٹ رکھے

اور اسے اپنے محبت کے حصار میں لیتا گیا امبر بھی خود کو کیف کی محبت بھری پناہوں میں دیتی شرم وحیا سے اسی میں سمٹنے لگی

کیف آج بہت خوش تھا آج اسکی محبت ہمیشہ کے لیے اسکی پناہوں میں آ گی تھی تو امبر بھی خوش تھی جیسے اتنا چاہنے والا شوہر ملا تھا

♥♥♥♥

وجدان کے ساتھ سب ہی مہمانوں کو رخصت کرتے گھر آ گے تھے سب ہی تھکے ہوے تھے اس لیے کچھ دیر ساتھ بیٹھتے کمروں میں آرام کرنے چلے گے

معصومہ اور وجدان کمرے میں آئے تو معصومہ بنا دیر کیے آکر صوفے پہ بنا چینج کیے اور شوز اتارے لیٹ گی

وجدان اسے یونہی وہ بھی صوفے پہ لیٹ دیکھ کر دروازہ بند کرتا مسکرا اسکے پاس آیا

اور کچھ کہے بنا معصومہ کے اوپر جھکا تو معصومہ کا دل بے ساختہ دھڑکا

"وو جی پیچھے ہوں" معصومہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ وجدان کی گہری نظروں سے گھبراتے ہوئے کہا تو وجدان نے مسکرا کے معصومہ کو دیکھا

"میں تو بلکل نہیں ہونے والا پیچھے اب میری پیاری بیوی اتنی خوبصورت لگ رہی ہے اور اوپر سے صبح سے میرا دل بار بار میرے سامنے آکر دھڑکا رہی

ہے تو پھر تمھیں پیار کیے بنا کیسے چھوڑ دوں" وجدان نے معصومہ کی بات پے گہری نظروں سے معصومہ کو دیکھتے ذو معنی انداز میں کہا

اور معصومہ کے ہونٹوں پے انگوٹھا پھیرتا لپ اسٹک اتارنے لگا

اور معصومہ تو اپنے چہرے پے وجدان کی گرم سانسوں تپش، وجدان کے انگھوٹھے کا لمس اپنے ہونٹوں پے محسوس کرتی اور ذو معنی انداز میں کہنے پے شرم وحیا سے گلابی ہو گی نظریں تو پہلے ہی نہیں اٹھ رہی تھی

وو.جی "معصومہ نے وجدان کو کپکپاے لہجے میں پکارا"

لیکن وجدان بنا معصومہ کی سنے اسکے ہونٹوں پے اپنے ہونٹ رکھتا انہیں اپنی گرفت میں لے گیا معصومہ دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

کچھ پل بعد وجدان نے پیچھے ہوتے معصومہ کی بند پلکوں کو دیکھتے ان پے ہونٹ رکھتے، دونوں گالوں پے شدت سے بوسہ دیتا اٹھ کھڑا ہوا تو معصومہ بھی خود کی دھڑکتی دھڑکنوں کو نارمل کرتی جلدی سے بیٹھ گی

اس سے پہلے معصومہ اٹھ کر کھڑی ہوتی وجدان نے جھک کر اسے اپنے بازوں میں اٹھایا تو معصومہ وجدان کے ارادے سے گھبرا ہی گی

ووجی میں تھک گی ہوں اور صبح بھی ولیمہ ہے تو ہمیں سو جانا چاہیے"""
معصومہ نے وجدان سے فرار چاہا تو وجدان مسکراتا اسے بیڈ پے لیٹاتا

اس کے پاوں کے قریب بیٹھتا اسکے شوز اتارنے لگا تو معصومہ جلدی سے اٹھ بیٹھی

وجی آپ رہنے دیں میں اتار لوں گی اور میں چینج بھی کر کے آتی ہوں‘‘’’

معصومہ نے کہتے اپنے پاؤں پیچھے کرنے چاہے لیکن وجدان نے مظبوطی سے پکڑے

خاموش رہو چینج کی بھی ضرورت نہیں ہے اور ہم کچھ دیر تک سو جاے گے لیکن ابھی تو تم مجھ سے فرار نہیں حاصل کر سکتی‘‘ وجدان نے ذو معنی انداز میں کہتے

اسے کندھے سے تھامتے اسے پھر سے بیڈ پے لیٹاتے اس پے جھک گیا تو معصومہ بھی دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی تو وجدان گہرا سا مسکرا دیا

معصومہ جانتی تھی وہ کتنی بھی کوشش کر لے وجدان نے اسے اب اتنی جلدی نہیں چھوڑنا

وجدان نے معصومہ کے ماتھے کو چھوتے اسکے ناک کو چھوتے معصومہ کی گردن پے اپنا شدت بھرا لمس چھوڑنے لگا تو معصومہ شرماتی گھبراتی وجدان کی پناہوں میں خود کو چھپانے لگی

وجدان نے معصومہ کی میکسی کی زپ کھولتے کندھے سے شرٹ پیچھے کرتے کندھے پے اپنے ہونٹ رکھے تو معصومہ اپنے کندھے پے وجدان کے ہونٹوں کا شدت بھرا لمس محسوس کرتی شرماتی گھبراتی وجدان کو پیچھے کرنے لگی

تو وجدان پیچھے ہوتا معصومہ کے گلابی چہرے کو دیکھتا اپنا کورٹ اتارتا شرٹ اتارنے لگا معصومہ جو شکر کرتی ابھی سمبھالتی کہ وجدان کو شرٹ اتارتا دیکھ کر پھر سے شرماتے آنکھیں بند کر گی

وجدان گہری مسکراہٹ کے ساتھ معصومہ کو دیکھتا اس پے جھکتا پھر سے اپنے حصار میں لے گیا اور معصومہ بھی شرم وحیا سے وجدان کی پناہوں میں سمٹنے لگی

♥♥♥♥

راکب اور انیتا کمرے میں آے تو راکب نے جلدی سے دروازہ بند کرتے انیتا کے پاس آیا جو ڈریسنگ کے آگے کھڑی چوڑیاں اتار رہی تھی

راکب نے اسکے پاس آتے اسکا رخ اپنی طرف کرتے پلک جھپکتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے ڈریسنگ پے بیٹھایا

انیتا تو اس افادیت پے گھبرا ہی گی لیکن پھر راکب کو گھور کر دیکھتے اسکے سینے پے مکا مارا جس پے راکب مسکرا دیا

راکب چھوڑے مجھے، مجھے چینج کرنا ہے" انیتا نے راکب کو دیکھتے کہا"

تو راکب مسکراتا انیتا کے اور نزدیک ہوتے اپنا چہرہ انیتا کے چہرے کے قریب کیا انیتا نے دھڑکتے دل کے ساتھ راکب کو دیکھا

کیا دیکھ رہی ہو" راکب نے انیتا کو خود کی طرف تکتا پا کر مسکرا کے کہا اور" نظریں انیتا کے ہونٹوں پے جا ٹھری

انیتاراکب کی نظریں اپنے ہونٹوں پے محسوس کرتی نظریں جھکا گی توراکب کے لب مسکرا دیے

بتاو نا کیا دیکھ رہی تھی“ راکب نے انیتا کی جھکی پلکوں کو دیکھتے ہوے کہا”

کچھ نہیں پیچھے ہوں“ انیتا نے راکب کو کہتے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھتے” اسے پیچھے کرنا چاہا

توراکب مسکراتا اسکے چہرے کو ہاتھوں میں تھامتا اسکے ماتھے پے ہونٹ رکھے توانیتا آنکھیں بند کر گی

راکب نے پیچھے ہوتے انیتا کی بند آنکھوں کو دیکھتے راکب کی نظریں پھر سے
انیتا کے ہونٹوں پے جا ٹھری

راکب بے خود سا ہوتا اسکے ہونٹوں پے جھکتا انہیں اپنی گرفت میں لے گیا

انیتا نے بھی دھڑکتے دل کے ساتھ راکب کے کندھے کے گرد بازوں کا
حصار بنایا

کچھ پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے تو راکب پیچھے ہوا اور انیتا کے گلابی
چہرے کو دیکھتا مسکرا دیا

انیتا نے آنکھیں کھول کر راکب کو دیکھا اور خود کی طرف تکتا پا کر پھر سے
جھکا گی

چلو جاو چینج کر آو ورنہ میں تمھیں نہیں چھوڑو گا“ راکب نے ذو معنی انداز ”
میں کہا تو انیتا کے گال تپ گے

راکب نے پیچھے ہوتے اسے راستہ دیا تو انیتا جلدی سے کھڑی ہو گی

راکب اسکی چوڑیاں اتارنے لگا تو انیتا پھر سے راکب کو دیکھنے لگی لبوں پے مسکان تھی

وسے اگر شوہر پیار الگ رہا ہو تو بیوی کو چاہیے اسکی تعریف کر دے“ ”
راکب نے انیتا کی نظریں خود پے محسوس کرتے ہوے کہا

تو انیتا بھکلا ہی گی اسے لگا اسکا دھیان اسکی طرف نہیں ہے

اب ایسی بھی بات نہیں‘‘انیتا نے جان بوجھ کر کہا تو راکب مسکرا دیا’’

اچھا چلو جاو ورنہ پھر میں ضرور ساری رات تمھاری تعریف کروگا‘‘راکب’’ نے پھر سے ذو معنی انداز میں کہا تو انیتا گلابی ہوی جلدی سے چینجگ روم کی طرف بڑھی

اور چینج روم کے باہر کارو کتی پیچھے مڑ کر راکب کو دیکھا جو ابھی بھی اسے ہی جاتا دیکھ رہا تھا

آپ سچ میں آج بہت پیارے لگ رہے ہیں‘‘انیتا نے مسکراتے راکب کو’’ کہا

اور جلدی سے چینجگ روم میں داخل ہو گی پیچھے راکب گہری مسکراہٹ کے ساتھ موبائل کی طرف متوجہ ہوا جہاں کسی کی کال آ رہی تھی

کچھ دیر بعد دونوں چینج کرتے سو گے تھے

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

صارم نے کمرے میں آتے اپنی سوی ہوی بیٹی کو بیڈ پے لیٹاتے حبہ کو دیکھا جو اپنا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پے رکھتی بیڈ پے بیٹھ گی تھی

صارم مسکراتا حبہ کے پاس آتا اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیا تو حبہ نے مسکراتے اسکے کندھے پے سر رکھا

ویسے آج تو میرا ٹائم ہی نہیں لگا تمھیں بتانے کا کہ تم آج بہت پیاری لگ "رہی ہو" صارم نے حبہ کو کہتے

اسکی ٹھوڑی کے نیچے انگلی رکھتے کہتے حبہ کا چہرہ اوپر کیا تو حبہ نے شرملی سی مسکان کے ساتھ اسے دیکھا

صارم نے مسکراتے حبہ کو دیکھتے اسکے ماتھے پے ہونٹ رکھتے ابھی اسکے ہونٹوں کو چھوتا کہ ہدیٰ کے رونے کی آواز پے پیچھے ہوا اور گھور کر ہدیٰ کو دیکھا

"ارے میرا بچہ ایک تھوڑا سا ہی وقت تو ہوتا ہے تمھاری مما کو پیار کرنے کا اور تم وہ بھی نہیں دیتی یہ تو غلط بات ہے" صارم نے حبہ کو چھوڑتے اپنی روتی ہوی بیٹی کو گود میں لیتے کہا

جیسے وہ اسکی بات سمجھ رہی ہو حبہ مسکرادی ہدیٰ بھی روتے ہوئے اپنے بابا کو دیکھنے لگی کہ آخر وہ کیا کہہ رہے ہیں

صارم مجھے دیں دودھ پلاوا سے“ حبہ نے کہا”

تو صارم نے اسے دے دیا حبہ صارم کی طرف پشت کرتی بیٹھ گی صارم نے حبہ کی پشت کو گھور کر دیکھا

ادھر کیوں چہرہ کیا ہے“ صارم نے حبہ کو کہا”

کیونکہ آپ مجھے تنگ کرتے رہیں گے جانتی ہوں میں“ حبہ نے کہا تو صارم” مسکراتا بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

حبہ کو پتہ تھا صارم اسے تنگ کرتا رہے گا کیونکہ وہ پہلے بھی یونہی اسے تنگ کرتا رہتا تھا اس لیے اس نے پہلے ہی رخ موڑ لیا تھا

ہدیٰ کچھ دیر بعد سو گی تو صارم حبہ کی گود میں سر رکھتا لیٹ گیا کچھ دیر یونہی دونوں باتیں کرتے رہے

چلو یار سو جائیں تم بھی تھک چکی ہو گی'' صارم کہتا اٹھ بیٹھا اور بنا حبہ کو'' سمجھنے کا موقع دیے

اسکا چہرہ تھامتے اسکے ہونٹوں پے جھکا تو حبہ بھی دھڑکتے دل کے آنکھیں بند کر گی

کچھ پل بعد صارم حبہ کے ہونٹوں کو چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا اور حبہ کے گلابی چہرے کو دیکھتا مسکرا دیا

حبہ نے بھی زرا سی نظریں اٹھا کر صارم دیکھتے شرملی سی مسکان کے ساتھ چہرہ جھکا گی

تو صارم نے اسکا ہاتھ تھامتے اسے کھڑا کیا حبہ بھی چینج کرنے چلی گی تو صارم بھی اپنا ڈریس لیتا باتھروم چلا گیا

کچھ دیر بعد آ کر دونوں لیٹ گے اور سو گے

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب حبہ کی آنکھ کھلی تو اسے اپنی دوسری طرف صارم دیکھای نا دیا

حبہ نے اٹھ کر بیٹھتے کمرے میں نظریں گھما کر دیکھا پر اسے صارم کی آواز بالکونی سے آواز آئی

تو وہ اٹھ کر بالکونی کی طرف گی جہاں صارم اسے موبائی ل پے بات کرتا رخ مڑ کر کھڑا دکھائی دیا

ابھی حبہ اسے کچھ کہتی کہ صارم نے کال بند کر دی

صارم نے کال بند کر کے پیچھے دیکھا اور حبہ کو دیکھتے ہڑ بڑا ہی گیا

''میری جان کیا ہوا اٹھ کیوں گی''
صارم نے حبہ کو دیکھتے پیار سے کہا

صارم آدھی رات کو کس سے بات کر رہے تھے“ حبہ نے کہا”

میں کچھ نہیں یار دوست کی کال تھی چلو آؤ سوتے ہیں“ صارم نے کہا اور”
ساتھ حبہ کو اپنے حصار میں لیتا کمرے میں لے گیا

صارم کے کہنے پے حبہ نے کنفیوز ہو کر صارم کو دیکھا تھا جیسے وہ کوئی بات
اس سے چھپا رہا ہوں

یہ سوچتے ہوئے خاموشی سے آکر صارم کے ساتھ لیٹ گئی اور یہ سوچتے
سوچتے ہی حبہ سو گئی

صارم اسے سوتا دیکھ کر خود بھی سو گیا

صبح کیف کی آنکھ کھولی تو سب سے پہلی نظر اپنی بانہوں میں اسی کے کُرتے میں سوی ہوی امبر پے گی تو ہونٹوں پے گہری مسکراہٹ آ گی

کیف نے امبر کے چہرے کو دیکھتے اسکے ماتھے پے بوسہ دیا اور پیچھے ہوتے امبر کی بند آنکھوں کو دیکھتے ان پے بوسہ دیتا امبر کا سر آرام سے تکیے پے رکھتا بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

اور اپنا ڈریس لیتا فریش ہونے چلا گیا کچھ دیر بعد فریش ہو کر آتے بال بناتے امبر کے پاس آکر بیٹھا جو ابھی تک ویسے ہی سوی ہوے تھی

کیف نے امبر کے آگے آئے ہوئے بال انگلی کی پور سے پیچھے کیے امبر کے بال لمبے تو نہیں لیکن اب کندھے سے نیچے آنے لگے تھے

کیف نے امبر کا ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے دائیاں ہاتھ اسکی گال پہ رکھا

امبر میری جان اٹھ جاو صبح ہو گی ہے دیکھو کتنا ٹائم ہو گیا ہے" کیف نے " مسکرا کے پیار سے امبر کو اٹھاتے اسکی گال کو اپنی ہتیلی سے سہلایا

تو امبر نے کیف کی آواز پہ کسماتے آنکھیں کھولی اور خود کے پاس بیٹھے کیف کو دیکھتے

گزری شب یاد آئی اور ساتھ ہی امبر کے چہرے پہ لالی چھانے لگی امبر نے شرم سے نظریں جھکاتے کیف ن

سے اپنا ہاتھ چھڑاتے رخ مڑا

کیف نے مسکراتے اسکا کا ہاتھ چھوڑتے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھتے اسکا رخ اپنی طرف کرتے اسکے کندھوں کے پاس دونوں بازوں ٹکا کر امبر کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا تو امبر کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا پر الفاظ تو جیسے منہ سے نکل ہی نہیں رہے تھے

"جانتی ہو ویسے تو تم ہمیشہ ہی بہت پیاری لگتی ہو لیکن اس وقت اپنی محبت کے رنگ تمھارے چہرے پے دیکھتے اور بھی حیسن لگ رہی ہو" کیف نے کہتے جھک کر امبر کے ماتھے پے پیار بھرا لمس چھوڑا تو امبر آنکھیں بند کر گی

کیف نے پیچھے ہوے امبر کے چہرے کو دیکھا جہاں لالی چھای ہوی تھی

ک کیف چ چھوڑے م مجھے جانے دیں پلیز“امبر نے بامشکل اٹکتے کیف ”
کو کہا تو کیف امبر کی حالت سمجتا مسکراتا پیچھے ہوا

اچھا جاو فریش ہو آو“ کیف نے پیچھے ہوتے کہا”

اور ساتھ امبر کو کندھوں سے تھامتے بیٹھایا تو امبر خود کو کیف کے کُرتے میں
دیکھتی اور گلابی ہونے لگی

کیف اسے یونہی شرماتا دیکھ کر مسکراتا اٹھ کھڑا ہوا

چلو اب جلدی سے جاو اور فریش ہو جاو پھر باہر چلیں گے ساتھ ہی“ کیف ”
نے مسکرا کے پیار سے کہا

جی‘‘امبر کہتی اٹھ کھڑی ہوی اور ڈریس لیتی فریش ہونے چلی گی’’

توکیف بھی مسکراتا بیڈ پے بیٹھا تااس کے آنے کاانتظار کرنے لگا

❤❤❤❤

عامر اسوقت غصے میں بیٹھا اپنے سامنے کھڑے اپنے آدمیوں کو دیکھ رہا تھا جو ابھی تک بوس کا پتہ نہیں کروا پاے تھے اور دوسرا اسے معصومہ کے نا ملنے پے غصہ چھڑا ہوا تھا

’’ایک تو بوس کی سمجھ نہیں آرہی یہ ہے کون اور کیوں میرے پیچھے پڑ چکا ہے میرے چار اڈے تباہ کر چکا اور ناہی وجدان کو میں کچھ کر سکا اور لگتا ہے وجدان کے پاس میرے خلاف کوی خاص ثبوت نہیں ورنہ ضرور اب تک پولیس مجھے پکڑ چکی ہوتی‘‘عامر ڈیول نے غصے سے کہا

اسکے سب آدمی چہرہ جھکاے ڈر کے مارے کھڑے تھے

دفعہ ہو جاو سب یہاں کھڑے ہو کر میری شکل کیا دیکھ رہے ہو" عامر نے"
غصے سے سب کو کہا تو وہ سب جلدی سے باہر چلے گے

کچھ دیر بعد عامر خود بھی وہاں سے چلا گیا اور شہناز کے پاس آگیا

شہناز جو کہیں ابھی باہر سے آی تھی کمرے میں داخل ہوی تو عامر کو بیٹھا
دیکھ کر اسکے پاس آگی

کہاں گی تھی تم" عامر نے شہناز سے پوچھا"

میں بس ایک پارٹی تھی وہاں گی تھی تم بتاو کیا سوچا پھر اب آگے کیا کرنا ہے" شہناز نے کہا

"کرنا کیا اگر یہ پراپرٹی نا ملی تو میں سب ختم کر دو گا اس وجدان کو بھی اور معصومہ کو بھی" عامر نے غصے میں کہا تو شہناز نے سر ہلایا

"لیکن تمھیں تو معصومہ چاہیے تھی" شہناز نے طنزیہ کہا تو عامر نے شطانی قہقہ لگایا

"تم بھی نا میں صرف معصومہ کو اس لیے حاصل کرنا چاہتا تھا کہ ہم اس سے ساری جائی یداد لے کر اسے بیچ دیں جتنی وہ خوبصورت ہے اس کے بہت پیسہ ملے گا" عامر نے شطان بنتے ہوے کہا تو شہناز بھی شطانی ہنسی ہسی

ٹھیک کہہ رہے ہو بس اب یہ جائی یداد ہمارے نام ہو جائے جواب تھوڑا ” مشکل ہے لیکن ہمیں یہ جائی یداد لینی ہے اتنے سالوں سے ہم انتظار کر رہے ہیں تو اسے چھوڑ تو نہیں سکتے اور جب ہمارے نام سب ہو گیا تو ہم بیچ کر یہاں سے دور چلے جائے گے “ شہناز نے کہا تو عامر نے سر ہلایا

اور اگر معصومہ میری نا ہوی تو اس وجدان کو میں جان سے مار دو گا “ عامر ” نے دل میں غصے سوچا اور پھر شہناز سے باتیں کرنے لگا

ولیمہ کی تقریب ہال میں رکھی گی تھی پورا ہال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا

کیف اور امبر بھی اسٹیج پے بیٹھے تھے دونوں ہی پیارے لگ رہے تھے

امبر نے آج رائل بلیو کلر کی میکسی پہنے خوبصورت سا میک اپ کیے کیف کی دھڑکنیں بڑھانے کا سبب بن رہی تھی

معصومہ نے بلیک اور وائٹ شرارہ شرٹ ساتھ دوپٹہ لیے پیارا سا میک اپ کیے وجدان کو بے حد پیاری لگ رہی تھی وجدان خود بھی ڈراک براون کلر کے تھری پیس پہنے ہیڈسم لگ رہا تھا

انیتا بھی فراک ٹراوزر میں میک اپ کیے راکب کو پیاری لگ رہی تھی راکب بھی بلیو تھری پیس میں ہیڈسم لگ رہا تھا

وہی ہانیہ بھی فراک ٹراوزر میں پیاری لگ رہی تھی اور وانیہ بھی باربی وائٹ فراک میں کیوٹ لگ رہی تھی سمیر بھی وائٹ اور بلیک تھری پیس پہنے ہوئے تھا

حبہ بھی گھٹنوں تک آتی فراک اور ٹراوزر میں پیاری لگ رہی تھی اور ہدیٰ بھی بلیک فراک میں کیوٹ لگ رہی

ہدیٰ رونے لگی تو حبہ اسے خاموش کرواتی ہوی تھوڑا دور آی جہاں اسے صارم کھڑا موبائل پے بات کرتا ہوا دیکھای دیا

صارم کا رخ دوسری طرف تھا جس کی وجہ سے صارم حبہ کو دیکھ نا سکتا تھا ہدیٰ خاموش ہوتے حبہ کے جھمکوں کو پکڑنے لگی

لیکن حبہ کا دھیان صارم کی طرف ہی تھا حبہ خاموشی سے چلتی ہوی صارم کے پیچھے کھڑی ہوی اسکی باتیں سننے لگی

ہاں یار میں تم سے ہی پیار کرتا ہوں اور کسی سے نہیں تمھیں کتنی بار کہا ہے" تم میری بات پے یقین کیوں نہیں کرتی" صارم موبائل کان سے لگائے کسی کو کہہ رہا تھا

اور حبہ کو لگا وہ ابھی گر جائے گی تو کیا اس کا شک سہی نکلا صارم کسی اور سے پیار کرتا تھا ایکدم حبہ کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے

ابھی حبہ مڑ کر پیچھے جاتی کہ صارم کی اگلی بات پے اسکی آنکھوں میں اور آنسو آنے لگے

ہاں میں اپنی بیوی سے پیار نہیں کرتا صرف تم سے کرتا ہوں" صارم نے کہا

اور حبہ کو لگا اب اس سے زیادہ اس نے صارم کے منہ سے کچھ اور سنا تو وہ اگلا سانس نہیں لے پاے گی

حبہ بنا کچھ کہے وہاں سے ہٹتی ہال سے ہی نکلتی گی بنا کسی کو کچھ کہے آنکھوں میں بے تحاشہ آنسو تھے

❤❤❤❤

صارم پیچھے موڑا تو اس کی نظر زمین پے گی اور وہاں اسے ایک جھمکا پڑا ہوا دیکھای دیا

صارم نے اس جھمکے کو اٹھایا تو حیرت سے دیکھا کیونکہ وہ جھمکا حبہ کا تھا

تو کیا حبہ نے میری باتیں سن لی شٹ" صارم نے خود سے کہا اسے غصہ بھی آیا خود پے کہ اس نے دھیان کیوں نہیں دیا

صارم جلدی سے سب کی طرف آیا اور آس پاس حبہ کو تلاش کرنے لگا لیکن وہ ہوتی تو ہی تھا صارم کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا

راکب صارم کو پریشان دیکھتے ہوے اسکے پاس آیا

صارم کیا ہوا پریشان کیوں لگ رہے ہو سب خیریت" راکب نے صارم کے پاس آتے پوچھا

یار حبہ مجھے چھوڑ کر چلی گی ہے وہ کہیں نہیں میں میں کہاں ڈھنوڈوا سے" پلیز یار کچھ کر میں حبہ کے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتا" صارم نے بے چینی پریشانی سے کہا

اور راکب تو جو پہلے ہی اسکی بات حیرت سے سن رہا تھا صارم کو گھبرایا دیکھ کر اسے تسلی دینے لگا

ریلکس یار کہاں جاے گی حبہ یہی کہیں ہو گی" راکب نے صارم کو ریلکس" کرتے کہا

لیکن صارم کی پریشانی ختم نہیں ہو سکتی تھی

نہیں یار میں دیکھ چکا ہوں کہیں نہیں" صارم نے پریشان ہوتے کہا"

ابھی وہ دونوں ہی کھڑے تھے کہ وجدان بھی آگیا

کیا ہوا تم دونوں یوں پریشان کیوں کھڑے ہو" وجدان نے آتے ساتھ کہا"
تو دونوں نے دیکھا

یار حبہ ناجانے کہاں چلی گئی ہے" راکب نے وجدان کو دیکھتے ہوئے کہا"

کیا مطلب کیا ہوا ہے کیا کوئی بات ہے" وجدان نے کہا"

نہیں یار کوئی بات نہیں ہوئی پر مجھے لگتا ہے اس نے میری بات سن لی ہے""
صارم نے پریشان ہوتے کہا

کیا بات سن لی‘‘ وجدان نے پوچھا’’

مجھے لگتا ہے اس نے سن لیا کہ میں کسی لڑکی سے بات کر رہا ہوں‘‘ صارم’’
نے کہا تو وجدان نے اسے دیکھا

دیکھا صارم میں نے تجھے پہلے بھی کہا تھا حبہ کو بتا دے لیکن تو نے ہی نہیں’’
بتایا ایسا تو ہونا ہی تھا نا‘‘ وجدان نے غصے سے کہا تو صارم نے اسے دیکھا

یار کیا کرتا ہوں مجھے لگتا تھا کہ اگر میں نے بتا دیا تو وہ مجھ سے ناراض ہو’’
جائے گی اس لیے نہیں بتایا اب میں کہاں ڈھونڈنے جاوں نا جانے کہاں چلی
گئی‘‘ صارم نے پریشان ہوتے کہا

ابھی وہ کھڑے ہی تھے کہ ثاقب صاحب، فیصل صاحب اور جاوید صاحب بھی وہی آ گے

کیا ہوا تم اسے کیوں پریشان کھڑے ہو" ثاقب صاحب نے پوچھا"

تایا جان حبہ پتہ نہیں کہاں چلی گی ہے" راکب نے کہا"

کیا مطلب اور اگر کہیں چلی گئی ہے تو یہاں کیا کر رہے ہو جا کر ڈھونڈو" اسے" فیصل صاحب نے راکب کو دیکھتے کہا

تو راکب جی کہتا باہر ہال سے نکلتا کہ صارم بول پڑا

راکب روکو میں بھی ساتھ چلتا ہوں" صارم نے راکب کو جاتا ہوا دیکھ کر" کہا

نہیں صارم تم رہنے دو میں ڈھونڈتا ہوں" راکب نے صارم کو دیکھتے" ہوے کہا

پر راکب" صارم نے کہا لیکن راکب اسے وہی روکنے کا کہتا چلا گیا"

صارم تو یوں لگ رہا تھا ابھی گرِ جاے گا اسی لیے راکب صارم کو ساتھ نہیں لے کر گیا

وجدان نے اسے حوصلہ دینے لگا وہ خاموش تھے کیونکہ ولیمہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا ورنہ سب ہی باتیں کرنے لگ جاتے

کچھ دیر بعد انیتا، معصومہ اور گھر کی خواتین کو بھی پتہ چل چکا تھا سب ہی پریشان ہو گی تھیں

سب بڑوں نے پوچھا تھا کہ آخر حبہ گی کیوں ہے کہیں تو وجدان نے بتایا تھا کہ صارم اور حبہ میں لڑائی ی ہوی ہے

سب ہی پریشان ہو چکے تھے کہ آخر اتنی بڑی بات کیا ہوی کہ حبہ چھوڑ کر چلی گی

کیف بھی صارم کو پریشان کھڑا دیکھ کر اسٹیج سے اتر کر اس کے پاس آیا تو وجدان نے اسے بتایا وہ بھی پریشان ہو گیا تھا

🖤🖤🖤🖤

اور اسی طرح فنکشن ختم ہو گیا سب اپنے گھروں کو لوٹ چکے تھے

امبر، کیف اور باقی گھر والے بھی گھر چل دیے اور وجدان معصومہ اور باقی سب بھی گھر آ گے

صارم بار بار حبہ کو کال کر رہا تھا جو پہلے تو بل جا رہی تھی لیکن حبہ اٹھا نہیں رہی تھی لیکن اب موبائل ہی پاور اف جا رہا تھا

راکب نے اسلام آباد کی پولیس سے رابطہ کرتے انکی مدد لی لیکن حبہ نا ملی تو راکب بھی واپس آ گیا تھا

گھر آیا تو سب کو ہی پریشان سالا ونج میں بیٹھا دیکھا صارم جو سر جھکاے بیٹھا تھا

راکب کے آنے پے جلدی سے اس کے پاس آیا

کچھ پتہ چلا حبہ کا'' صارم نے راکب کو آتا دیکھ کر جلدی سے کھڑے ہوتے ''
کہا

صارم مجھے لگتا ہے حبہ لاہور چلی گئی ہو گی ہمیں لاہور چلے جانا چاہیے ''''
راکب نے کہا تو صارم کو ایک دم خیال ہو سکتا ہے

تو ہم چلتے ہیں پھر'' صارم جلدی سے کہتا باہر نکلا''

صارم ہم چلتے ہیں روکو تو سہی" راکب نے جاتے ہوے صارم کو آواز دی"
جو باہر کو جا رہا تھا

لیکن صارم تو بنا کسی کی سنے کسی کو کچھ کہے باہر کو بڑھ گیا تا کہ وہ لاہور جا سکے

حبہ اور صارم کی جو بھی لڑای ہو لیکن دونوں بچوں کو چاہیے تھا بیٹھ کر معملہ"
سلجاتے" جاوید صاحب نے کہا

وہ بھی پریشان تھے حبہ کے لیے اور کلثوم بیگم بھی

بس حبہ مل جاے پھر سب ٹھیک ہو جاے گا ان شاءاللہ" ثاقب صاحب"
نے کہا

راکب ہماری بھی ٹکٹس کرواو ہمیں بھی چلنا چاہیے ''فیصل صاحب نے''
راکب سے کہا

جی میں کرواتا ہوں ''راکب کہتا موبائ ل نکلنے لگا''

انیتا بیٹا جاو جا کر تیار ہو جاو پھر چلیں ہم ''صدف بیگم نے انیتا سے کہا''

جی چچی جان ''انیتا کہتی اٹھ کھڑی ہوی تو معصومہ بھی انیتا کے ساتھ سامان''
لینے چلی گی باقی سب تو وہی بیٹھے تھے

راکب سب کی ٹکٹس کروانے لگا اور پھر سب ہی تیار ہونے لگے تا کہ جا سکے
کچھ دیر میں ائیرپورٹ کی طرف روانہ ہو چکے تھے

وجدان گھر ہی تھا معصومہ کے لئے اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا سب کے جانے کے بعد اب معصومہ کے پاس آیا جو صوفے پر بیٹھی تھی

"میری جان کیوں اتنا اداس ہو رہی ہوں" وجدان نے معصومہ کے پاس بیٹھتے ہوے کہا

"وجی پتہ نہیں حبہ آپی کہاں ہو گی اور ہدیٰ بھی اتنی چھوٹی ہے" معصومہ نے پریشان ہوتے کہا

"ہمم میں تمھیں کچھ بتاو گا پہلے تم یہ بتاو کسی کو بتاو گی تو نہیں" وجدان نے معصومہ کو دیکھتے کہا تو معصومہ نے حیران ہوتے وجدان کو دیکھا

"کون سی بات ہے بتایں" معصومہ نے وجدان کو دیکھتے پوچھا

پہلے تم یہ بتاو کسی کو بتاو گی تو نہیں" وجدان نے پھر سے کہا"

نہیں بتاو گی پر اسی کیا بات ہے" معصومہ نے کہا"

وہ یہ کہ حبہ کا مجھے پتہ ہے کہاں ہے" وجدان نے کہا تو معصومہ نے حیرت"
سے دیکھا

کیاا تو آپ نے بتایا کیوں نہیں سب کتنا پریشان تھے اور سب سے زیادہ"
صارم بھای" معصومہ نے کہا

وہ اس لیے کیونکہ حبہ نے منا کیا ہے میں نے تو کوشش کہ تھی کہ اسے منا"
لوں جاکر صارم سے بات کرے پر وہ مانی ہی نہیں اور صارم کے علاوہ میں

سب کا بتا چکا ہوں کہ حبہ ٹھیک ہے اور کیف کے فلیٹ پے ہے اب میں اسے لینے جا رہا ہوں اور انیتا کو بھی اس بات کا نہیں پتہ" وجدان نے کہا

تو آپ نے باقی سب کو کب بتایا اور حبہ آپی آپ کو کسے ملی اور وہ ناراض" کیوں ہوی ہیں صارم بھای سے" معصومہ نے پوچھا

تو وجدان بتانے لگا۔۔۔

وجدان جو مہمانوں میں مصروف تھا اسے حبہ روتی ہوی ہال سے باہر جاتی دیکھای دی

تو وجدان جلدی سے اس کے پیچھے گیا جو اب ہال سے باہر نکل چکی تھی

وجدان نے حبہ کے پیچھے آتے اسے پکارا

”حبہ گڑیا کہاں جا رہی ہو اور رو کیوں رہی ہو“ وجدان نے حبہ کو کہا تو حبہ نے پیچھے مڑ کر وجدان کو دیکھا

”بات مجھے نہیں کرنی اب ان سے ب بھای صارم کسی اور لڑکی سے۔۔۔ مجھے جانے دے“ حبہ نے روتے ہوے کہا

تو وجدان سب پل میں سمجھ چکا تھا لیکن ابھی حبہ کو نا کہنا ہی بہتر تھا کیونکہ یہ معملہ ان دونوں میاں بیوی کا تھا

اچھا تم میرے ساتھ آو“ وجدان نے کہا تو حبہ اسے دیکھنے لگی“

پر مجھے صارم کے پاس اس وقت تو بلکل نہیں جانا" حبہ نے وجدان سے کہا"

تو وجدان نے سر ہلایا

ٹھیک ہے نہیں لے کر جاتا پر ابھی تم میرے ساتھ آو میں تمھیں کہیں"

چھوڑ دیتا ہوں آرام سے وہاں رہنا پھر بعد میں گھر لے جاوگا اب اپنے اس

بھای کی بات مان لو" وجدان نے حبہ سے کہا تو حبہ اس کے ساتھ چل دی

وجدان نے ڈرائی یور سے کہہ کر اسے کچھ دیر کے لیے کیف کے فلیٹ پے

بیھج دیا تھا اتفاق سے کیف کے فلیٹ کی چابی اس کے پاس تھی

حبہ کو بیھجتے وجدان نے راکب کو حبہ کے اپنے پاس ہونے کا میسج کرتے اور

کسی کو نا بتانے کا کہتے واپس ہال میں گیا جہاں صارم اور راکب پریشان تھے

وجدان کو معلوم ہو چکا تھا کہ راکب نے ابھی اس کا میسج نہیں دیکھا

پھر جب راکب حبہ کو ڈھونڈنے نکلا تو راکب نے وجدان کا میسج پڑلیا تھا

اور باقی سب بڑوں کو وجدان نے تب بتایا جب صارم لاہور کے لیے نکل گیا تھا اور معصومہ اور انیتا کمرے میں گی تھی

بڑے سب پر سکون تو ہو گے تھے لیکن دونوں کے لیے پریشان بھی تھے وجدان نے بس اتنا کہا تھا کہ دونوں کے بیچ کوی بات ہو گی ہے جو حبہ کچھ دنوں تک سمجھ جاے گی تو صارم سے اسے امید تھی بات کر لے گی

اور صارم کسی لڑکی سے بات کر رہا تھا یہ بات وجدان نے کسی کو نہیں بتای تھی صرف راکب اور کیف جنہیں پہلے ہی یہ بات پتہ تھی

اووتو حبہ آپی کی صارم بھای سے لڑائی ی کیوں کوی ہے“معصومہ نے”

پوچھا

حبہ نے صارم کو کسی لڑکی سے بات کرتے سن لیا تھا اس لیے ہوی ہے“”

وجدان نے بتایا

توکیا صارم بھای حبہ آپی کو دھوکہ دے رہیں“معصومہ نے حیرت سے کہا”

تووجدان نے کندھے اچکاے

وجی اگر آپ نے مجھے اسے دھوکا دیا نا تو پھر میں آپ سے بات نہیں کروگی”

سمجھے آپ“معصومہ نے انگلی اٹھاتے وجدان کو گھور کر دیکھتے وارن کیا تو

وجدان اسے دیکھتا رہ گیا

"تمھیں مجھے پے یقین نہیں ہے کیا" وجدان نے معصومہ کی طرف دیکھتے کہا

"ہمم ہے تو سہی پر آپ کا کیا پتہ اور اگر آپ نے کیا تو پھر میں آپ سے ناراض ہو جاو گی چاہے جتنا مرضی منائے گا میں نہیں مانوں گی" معصومہ نے وجدان کو دیکھتے کہا تو وجدان زرا سا معصومہ کی طرف جھکا

"پہلی بات کبھی ایسا نہیں ہو گا اور دوسری بات اگر کبھی بھی کسی بات پے تم ناراض ہوی تو میں منالوں گا" وجدان نے معصومہ کے ہونٹوں کو دیکھتے ذومعنی انداز میں کہا

تو معصومہ وجدان کی ذو معنی بات پے گلابی ہوتی وجدان کے سینے پے ہاتھ رکھتے پیچھے کیا تو وجدان بھی مسکراتا پیچھے ہوا

اچھا چلو آو حبہ کو لے آے" وجدان نے کھڑے ہوتے کہا ساتھ معصومہ " کو بھی ہاتھ سے تھام کر کھڑا کیا اور دونوں باہر نکلے

❤❤❤❤

امبر پہلے ہی کمرے میں آگی تھی اور کیف ابھی آیا تھا امبر کو بھی حبہ کا پتہ چل گیا تھا اور وہ بھی پریشان تھی

کیف کمرے میں آیا تو امبر پریشان سی جلدی سے کھڑی ہو گی کیف دروازہ لاک کرتا اسکے قریب آیا

کیف وجدان بھای کو کال کر کے پوچھے حبہ مل گی‘‘ امبر نے کہا تو کیف ’’ اسے بیڈ پے بیٹھاتا خود بھی ساتھ بیٹھا

ہاں حبہ بھا بھی ٹھیک ہیں‘‘ کیف نے کہا تو امبر نے شکر کا سانس لیا’’

کہاں سے ملی کہاں گی تھی اور کیوں‘‘ امبر نے کہا’’

تو کیف نے ساری بات اسے بتای کیف کو بھی راکب نے کچھ دیر پہلے جب کیف نے راکب کو کال کی تھی بتایا تھا

اچھا چلو شکر ہے لیکن صارم بھای بیچارے پریشان ہو گے‘‘ امبر نے کہا’’

ہاں یار پریشان تو وہ بہت تھا لیکن اب کیا کریں بس دعا ہی کر سکتے ہیں" دونوں میں سب جلدی ٹھیک ہو جائے" کیف نے کہا تو امبر نے سر ہلا یا

جی یہ تو ہے" امبر نے کہا"

کیف امبر کی طرف متوجہ ہوا اور امبر کے سجے سنوارے روپ کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا

امبر کیف کو خود کی طرف گہری نظروں سے تکتا پا کر شرم وحیا سے نظریں جھکا گی کیف گہری مسکراہٹ کے ساتھ مسکرا دیا اور امبر کے ہاتھ تھامے

بہت پیاری لگ رہی ہو" کیف نے کہتے امبر کے ہاتھوں پے بوسہ دیتا اسکے" چہرے کو ہاتھوں میں تھامے اسکے ماتھے کو چھوتے پیچھے ہوتے

اسے اپنے حصار میں لیتے بنا امبر کو سمجھنے کا موقع دیے بیڈ پے لیٹا تو امبر نے خود کو کیف کی گرفت سے چھڑانا چاہا لیکن کیف نے حصار اور تنگ کیا

ک کیف ہمیں سونا چاہیے بہت تھک گے ہیں" امبر نے کیف کو دیکھتے" گلابی ہوتے کہا تو کیف مسکرا دیا

آج تو بلکل نہیں چھوڑنے والا" کیف نے امبر کو کہتے امبر کے ہونٹوں پے" جھکتا انہیں اپنی گرفت میں لے گیا

امبر بھی شرم وحیا سے آنکھیں بند کر گی نا جانے کتنے ہی پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے

کیف نے پیچھے ہوتے امبر کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے گلابی چہرے کے ساتھ گہرے سانس لے رہی تھی

کیف گہری مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتا پیچھے ہوتا اسکا دوپٹہ اتار اسائیڈ پے رکھتا

اسے پھر سے اپنے حصار میں لیتا اسکی ناک پے ہونٹ رکھتے، دونوں گالوں کو چھوتے امبر کی گردن پے جھکتا اپنا شدت بھرا لمس چھوڑنے لگا

امبر نے کیف کے کندھے پے ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنا چاہا تو کیف نے امبر کے ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھاتے اسے تکیے سے لگاتے اسے اپنے حصار میں لیتا گیا

اور امبر بھی شرماتی گھبراتی کیف کی محبت میں سمٹنے لگی

💖💖💖💖💖

صارم جیسے ہی گھر پہنچا تو جلدی سے کمرے کی طرف بھاگا لیکن کمرہ خالی دیکھتے اسکا دل گھبرانے لگا

حبہ کہاں چلی گی ہو یار پلیز واپس آجاو نہیں رہ سکتا تمھارے بنا مجھ سے " پوچھتی تو سہی کہ تمھیں دھوکہ دے رہا ہوں یا نہیں" صارم موبائل نکلتا حبہ کی اور ہدیٰ کی تصویر دیکھ کر پریشان ہوتے کہنے لگا

اور بیڈ پے بیٹھا سر نیچے کیے بس تصویر کو دیکھنے لگا

ناجانے اسے کتنی دیر وہ یونہی بیٹھا رہا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا حبہ کو کہاں ڈھونڈے راکب اسلام آباد اسے ڈھونڈ چکا تھا یہاں بھی وہ نہیں تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

وہ بس کب سے یونہی بیٹھا تصویر کو دیکھ رہا تھا کہ جب اسے اپنے کندھے پہ کسی کا ہاتھ محسوس ہوا

صارم نے سر اٹھاتے دیکھا تو راکب کو کھڑا دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا

راکب وہ یہاں بھی نہیں پلیز یار چل جا کر ڈھونڈتے ہیں ناجانے کہاں چلی گی بنا مجھ سے سوال کیے اور وجی کو بھی کال کر کے کہہ اسے ڈھونڈے وہاں" صارم نے کھڑے ہوتے تکلیف سے کہا

تو راکب کا دل کیا کہ وہ اسے بتا دے اسے تکلیف میں نہیں دیکھا جا رہا تھا لیکن وجدان نے کہا تھا کہ حبہ بات کرنے کو نہیں مان رہی تو راکب اب کیا کر سکتا تھا

"صارم میرے بھای صبر کر مل جاے گی ان شاءاللہ دونوں ٹھیک ہوں گیں" راکب نے تسلی دی

"یار کسے صبر کرو نہیں رہ سکتا ایک پل بھی اس کے بنا اور اب تو نا جانے کہاں چلی گی اور پتہ نہیں کسی ہو گی مجھ سے پوچھتی تو سہی" صارم کہتا بیڈ پے بیٹھتا سر ہاتھوں میں تھام گیا

اب راکب بھی اسے کیا کہتا اسے یہ کہتا کہ تمھیں حبہ کو پہلے بتا دینا چاہیے تھا یا یہ بتا دیتا کہ حبہ ٹھیک ہے پر حبہ تھی کہ مان نہیں رہی تھی

صارم یار میں ڈھونڈ رہا ہوں نا تو پریشان نا ہو وجی اور کیف بھی ڈھونڈ رہے ہیں تو بس صبر کر" راکب صارم کے پاس بیٹھتا اسے تسلی دینے لگا لیکن صارم کا تکلیف میں تھا

اور راکب بس تسلی ہی دے سکتا تھا

♥♥♥♥♥

راکب کافی دیر بعد کمرے میں آیا تو انیتا کو جاگتا ہوا پایا

راکب دروازہ لاک کرتا اس کے پاس آیا اور اسے حصار میں لیتا بیٹھ گیا

راکب حبہ اور ہدیٰ کا کچھ پتہ چلا" انیتا نے راکب کے پاس بیٹھتے ہوے کہا"

مل جاے گی بس تم پریشان نا ہو‘‘ راکب نے کہا’’

اب وہ انیتا کو بھی نہیں بتا سکتا تھا جانتا تھا اگر بتا دیا تو انیتا نے اپنے بھای کو بتا دینا ہے کیونکہ اس سے اپنے بھای کی یہ حالت نہیں دیکھی جا رہی تھی

راکب اسی کیا بات ہو گی تھی کہ حبہ بھای سے ناراض ہو کر چلی گی‘‘ انیتا’’ نے کہا تو راکب گہرا سانس لے کر رہ گیا

یار ابھی تمھیں ریسٹ کی ضرورت ہے چلو پریشان نا ہو اور اب سو جاو مجھے’’ امید ہے صبح تک مل جاے گی حبہ میں بھی چینج کر کے آتا ہوں‘‘ راکب کہتا انیتا کے ماتھے کو چھوتا اٹھ کھڑا ہوا

وہ ابھی تو انیتا کو نہیں بتا سکتا تھا دوسرا وہ اسے پریشان بھی نہیں دیکھ سکتا تھا

انیتا نے سر ہلایا تو راکب چینج کرنے چلا گیا کچھ دیر بعد راکب انیتا کو حصار میں لیتا لیٹ گیا

اور انیتا کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا تاکہ وہ سو جائے کچھ دیر بعد انیتا سو گی تو راکب بھی سکون سے آنکھیں موند گیا

معصومہ اور وجدان کچھ دیر بعد حبہ اور ہدیٰ کو گھر لے آئے تھے

حبہ نے پہلے پوچھا تھا کہ صارم تو نہیں اور پھر دونوں نے کہا کہ وہ جا چکے ہیں تو حبہ انکے ساتھ آنے کے لیے راضی ہوی تھی

معصومہ حبہ اور ہدیٰ کمرے میں لیتے چلی گی اور خود ہدیٰ کے ساتھ لگ گی

حبہ تو خاموشی سے بیٹھی تھی اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ صارم اسکے ساتھ کچھ ایسا کر سکتا ہے

تو کیا وہ اتنے مہینے سے مجھے دھوکہ دے رہے ہیں" حبہ نے دل میں کرب" سے سوچا

اسے یاد آیا تھا کہ اس نے کافی مہینے پہلے بھی صارم کو موبائل پے بات کرتے سنا تھا لیکن صارم نے تب بات کو مزاق میں اڑیا تھا

کیوں کیا صارم آپ نے ایسا میرے ساتھ میں تو آپ سے اتنی محبت کرتی ”
ہوں“ حبہ نے دل میں صارم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا آنکھوں میں آنسو تھے

حبہ وہی سوچ رہی تھی جب وجدان کمرے میں آیا تو اسکی آواز کی طرف متوجہ ہوی

معصومہ چلو آو رات کافی ہو گی ہے چل کر سو جاے اور حبہ کو بھی ریسٹ ”
کرنے دو“ وجدان نے کمرے میں آتے معصومہ کو ہدیٰ کے ساتھ لگا دیکھ کر کہا

جی بس ہدیٰ جاگ رہی تھی اس لیے میرا دل نہیں کیا سونے کو“ معصومہ ”
نے مسکراتے کہا اور جھک کر ہدیٰ کی گالوں پے بوسہ دیا

ہدیٰ بھی معصومہ کے ساتھ خوش تھی وجدان نے مسکرا کے معصومہ کو دیکھا

چلو آجاو صبح تو ہدیٰ یہی ہے" وجدان نے کہا تو معصومہ ہدیٰ کو حبہ کو پکڑاتی "
اٹھ کھڑی ہوی

جی چلیں" معصومہ وجدان سے کہتی کمرے سے نکلی تو وجدان بھی نکلنے لگا "
پھر روک کر حبہ کو مخاطب کیا

حبہ گڑیا ایک بار صارم سے بات کرنے کا ضرور سوچنا یہ نا سمجھنا تمھارے "
یہاں رہنے سے ہمیں کوی مسلہ ہے بس میں چاہتا ہوں تمھارے اور صارم
کے درمیان غلط فہی دور ہو ورنہ تمھارا جب تک تم یہاں رہنا چاہو رہ سکتی ہو"

وجدان کہتا کمرے سے نکلا وجدان چاہتا تھا جلد سے جلد دونوں کے درمیان ٹھیک ہو جائے

پر حبہ شاید ابھی سمجھنے کے موڈ میں نہیں تھی

حبہ بھی انکے جاتے ہدیٰ کو فیڈ کرواتی اس کے سوتے خود بھی لیٹ گی نیند تو شاید آتی یا نہیں

دوسری طرف صارم بھی جاگ رہا تھا اسے کیسے آ جاتی نیند حبہ کے بنا اور دوسرا اسے پتہ بھی نہیں تھا کہ حبہ کہاں ہے

صارم حبہ کو ڈھونڈنے کے لیے بنا کسی کو بتائے گھر سے نکل گیا تھا

♥♥♥♥

وجدان کمرے میں آیا تو معصومہ چینج کرنے جا چکی تھی

وجدان بھی معصومہ کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا معصومہ چینج کرتی باہر آئی تو وجدان بھی چینج کرنے چلا گیا اور واپس آیا تو معصومہ بیڈ پے لیٹ چکی تھی

وجدان بھی اسے اپنے حصار میں لیتا لیٹ گیا

وجی حبہ آپی کتنی اداس ہیں ''معصومہ نے اداس ہوتے کہا''

ہاں یار پر اب کیا کریں وہ صارم سے بات کرنے کے لیے مان بھی تو نہیں رہی‘‘ وجدان نے کہا

’’ہمم یہ تو ہے‘‘ معصومہ نے کہا

اور وجدان کو دیکھا وجدان بھی معصومہ کو دیکھنے لگا اور دل میں سوچنے لگی

’’وجی کتنے اچھے ہیں ہمیشہ میرا خیال رکھتے ناراض ہو جاو تو بھی اسی وقت منانے لگتے میری ہر بات مناتے ہیں اور ایک میں ہوں جو کبھی مانتی ہی نہیں ہوں پر وجی مجھے پھر بھی کچھ نہیں کہتے بلکہ ویسے ہی پیار کرتے، ویسے پیار تو میں بھی کرتی ہوں پر بتاو گی نہیں‘‘ معصومہ وجدان کو دیکھ کر سوچنے لگی

اور اپنی آخری سوچتی پے خود ہی شرمیلی سی مسکان ہونٹوں پے آٹھیری

وجدان بھی کب سے اسے سوچوں میں دیکھتا اور اب اسکی مسکراہٹ دیکھتا خود بھی مسکرا دیا

کیا سوچ رہی ہو میری جانِ جہاں" وجدان نے معصومہ کی گال پے ہاتھ رکھتے کہا

اور معصومہ کے نا جانے دل میں کیا سمای کہ آنکھیں بند کرتے وجدان کی گال پے ہونٹ رکھتے جلدی سے چہرہ وجدان کے سینے پے چھپا یا

تو وجدان اپنے گال پے معصومہ کے ہونٹوں کا لمس اور معصومہ کے یوں شرما کے اسی کے سینے میں چہرہ چھپانے پے خود بھی مسکراتا معصومہ کے گرد گھیرا

تنگ کرتا اسکے بالوں پے ہونٹ رکھتا سکون بھرا سانس لیتا سونے کے لیے آنکھیں موند گیا

معصومہ بھی سونے کے لیے آنکھیں بند کر چکی تھی

🖤🖤🖤🖤🖤

سب ہی لاونج میں پریشان بیٹھے تھے کیونکہ صارم گھر پے نہیں تھا اور راکب کے بار بار کال کرنے پے بھی کال نہیں اٹھا رہا تھا

پولیس اسٹیشن کال کر کے راکب پوچھ چکا تھا لیکن صارم وہاں بھی نہیں تھا

اب راکب باہر جارہا تھا تاکہ صارم کا پتہ کرے کہاں ہے کہ اسے باہر سے صارم اجڑی ہوی حالت میں مل

بیھکرے بال، شکن شدہ لباس، سرخ آنکھیں ساری رات کے جاگنے کا پتہ دے رہی تھی

سب ہی صارم کو یوں دیکھ کر پریشان ہوے تھے

صارم کہاں تھا تو کب سے کال کر رہا جانتا ہے سب کتنا پریشان ہو رہے تھے ” تمھارے لیے“ راکب نے صارم کے آتے کہا

لیکن صارم بنا کوی جواب دیے خاموشی سے بیٹھ گیا

بتا کہاں تھے تم" راکب نے پھر سے کہا سب ہی خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے

"حبہ کو ڈھونڈنے گیا تھا کہیں نہیں ہے کہاں ڈھونڈو اب" صارم نے پریشان ہوتے کہا

سب کا دل کیا کہ صارم کو بتا دے لیکن پھر خاموش ہو کر رہ گے

"تو بتا کر تو جاتے" راکب نے کہا

"کیا بتاتا تمھیں، تمھیں نہیں پتہ کہ میں یونہی بیٹھ جاتا حبہ کو ڈھونڈے بغیر" صارم نے غصے میں کہا

اور بنا راکب کی یا کسی کو کچھ بغیر کمرے کی طرف بڑھ گیا صارم ساری رات حبہ کو ڈھونڈتا رہا تھا

💖💖💖💖

معصومہ ہدیٰ کو لے کر بیٹھی اس کے ساتھ لگی تھی حبہ بھی وہی انکے ساتھ خاموشی سے بیٹھی تھی حبہ ساری رات جاگتی رہی تھی اسے ایک پل بھی نیند نہیں آئی تھی

وجدان ناشتہ کر کے کچھ دیر آفس چلا گیا تھا اور اب رات کے وقت وجدان گھر آیا آج انکی آفس کوئی ضروری میٹنگ تھی

اور اب آتے ان تینوں کو لاونج میں بیٹھا دیکھ کر مسکراتا انکے پاس آتا معصومہ سے ہدیٰ کو لے کر پیار کرنے لگا اور انکے ساتھ ہی بیٹھ گیا

حبہ گڑیا کیا سوچا پھر صارم سے بات کب کرو گی ‘‘ وجدان نے حبہ سے ’’
پوچھا

تو حبہ چہرہ جھکا گی اسے سمجھ نہیں آ رہا وہ کیا کرے اسے تو ابھی تک یہ یقین
نہیں آ رہا تھا کہ صارم نے اسے دھوکہ دیا ہے

بھای اب میرا دل نہیں مان رہا صارم سے بات کرنے کو ‘‘ حبہ نے کہا تو ’’
وجدان خاموش ہو کر رہ گیا

ٹھیک ہے ‘‘ وجدان نے کہا اب وہ اسے کیا کہتا ’’

چلو میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر ڈنر کرتے ہیں ‘‘ وجدان کہتا اٹھ کھڑا ہوا ’’

اور ہدیٰ کو معصومہ کو دے کر اوپر کمرے میں فریش ہونے چلا گیا

کچھ دیر بعد وجدان بھی آگیا تو تینوں نے ڈنر کیا تو معصومہ حبہ کے ساتھ کمرے میں چلی گی اور وجدان کمرے میں

کچھ دیر بعد معصومہ بھی ہدی کو حبہ کو دے کر کمرے میں چلی گی

معصومہ کمرے میں آی تو وجدان اسے کمرے میں نہی تھا اور باتھروم کا دروازہ کھولا ہوا تھا لیکن اندر وجدان کی موجوگی کا پتہ دے رہا تھا

معصومہ کو شرارت سوجی تو وہ خاموشی سے چلتی ہوی باتھروم کی طرف بڑھی

باتھروم کے دروازے پہ جاکر معصومہ نے زراسا اندر جھانک کر دیکھا تو اسے وجدان دوسری طرف چہرہ کیے شاور کے نیچے کھڑا ہوا ملا معصومہ کو لگا شاید شرٹ اتار رہا ہے

پر وجدان وہاں باتھروم میں بنے کبرڈ میں اپنا خنجر دیکھ رہا تھا کیونکہ آج رات اسے کہیں جانا تھا

وجدان معصومہ کی وجہ سے باتھروم میں کھڑا دیکھ رہا تھا کیونکہ معصومہ کمرے میں آتی تو اس سے پوچھنے لگتی

معصومہ دبے پاوں وجدان کے پیچھے جاتی جلدی سے شاور کھولتی اس سے پہلے بھاگتی

وجدان جو اپنے پیچھے آہٹ کو محسوس کر چکا تھا اور معصومہ کے شاور کھولنے سے بھیگ چکا تھا اس سے پہلے معصومہ وہاں سے بھاگتی

وجدان نے پیچھے مڑتے ایک جھٹکے سے معصومہ کو اپنی طرف کھینچا تو معصومہ کی پشت وجدان کے سینے سے آلگی اور معصومہ کی اس افادیت پے چیخ ہی نکل گی

آہہہ وجی ''معصومہ نے وجدان کو گرنے کے ڈر سے چیختے کہا''

اور وجدان کے کھینچنے سے معصومہ بھی شاور کے نیچے آتی وجدان کے ساتھ بھیگ چکی تھی

وجدان نے معصومہ کے چیخنے پے مسکراتے اس کا رخ اپنی طرف کرتے اسکی بھیگے سراپے کو گہری نظروں سے دیکھا

شاور کا پانی دونوں پے گر رہا تھا دونوں ہی مکمل بھیگ چکے تھے

تمھیں کیا لگا میری جان کہ مجھے تمھارے باتھروم میں آنے کا پتہ نہیں چلا" کیا" وجدان نے مسکراتے معصومہ کو دیکھتے کہا

اور ہاتھ بڑھاتے معصومہ کے چہرے پے آے گیلے بالوں کی لٹ کو ہاتھ بڑھاتے کان کے پیچھے کرنے لگا

تو معصومہ جو پہلے ہی وجدان کی گہری بولتی نظروں سے شرماتے نظریں جھکا چکی تھی وجدان کے انگلیوں کا لمس اپنے کان کی لو پے محسوس کرتے بری طرح کپکپاہ کے رہ گی

وجدان معصومہ کا شرمانا کپکپانا اچھے سے محسوس کر چکا تھا وجدان کے چہرے پہ معصومہ کو یوں دیکھتے گہری مسکراہٹ آگئی

وو جی چ چھوڑے ''معصومہ کپکپاتے لہجے میں کہا''

اور اگر نا چھوڑو تو'' وجدان نے ذو منعی انداز میں کہا تو معصومہ کے ''
دھڑکنیں تیز ہوی

"وو جی چھوڑے دیکھیں آپ نے مجھے بھیگا دیا ہے" معصومہ نے خود کو نارمل
کرتے کہا

معصومہ اب پیچھتا رہی تھی آخر کیوں اس نے شرارت کی اب خود ہی
وجدان کی گرفت میں پھنس چکی تھی

معصومہ نے خود کو چھڑانا چاہا لیکن وجدان کی گرفت سے معصومہ کو خود کو
چھڑانا مشکل تھا

"اور جو تم نے مجھے بھگایا وہ اب تم نے خود مجھے مجبور کیا ہے کہ میں تمھیں
ڈھیر سارا پیار کرو اور ساری رات کرو" وجدان نے ذو معنی انداز میں کہتے
معصومہ کے چہرے پے جھکتا اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑنے لگا

اور معصومہ جو پہلے ہی شرماتی کھڑی تھی وجدان کی ہونٹوں کا لمس اپنے
چہرے پے محسوس کرتی اور کپکپانے لگی

دونوں پے شاور کا گرتا پانی جوان دونوں کو پوری طرح بھگا چکا تھا

وجدان معصومہ کی کمر کے گرد گرفت مظبوط کرتا اسے اپنے اور قریب کرتا
ایک ہاتھ کی انگلیاں معصومہ کے بالوں میں الجھاتا اسکے ہونٹوں پے جھکا تو
معصومہ کی دل کی دھڑکنیں اور تیز ہوی

معصومہ نے کپکپاتے ہاتھوں سے وجدان کی شرٹ کو کالر سے مظبوطی سے
تھاما

اور وجدان معصومہ کے ہاتھوں کا لمس اپنے گردن پے محسوس کرتا اور بہکنے لگا

کچھ پل یونہی معنی خیز گزرے وجدان نے پیچھے ہوتے معصومہ کے گلابی اور بھیگے چہرے کو دیکھتے اسکے ماتھے پے بوسہ دیتے ایک ہاتھ سے شاور بند کرتے

معصومہ کو بازو میں اٹھاتے کمرے میں آیا اور بیڈ کی طرف قدم بڑھاے

ووجی نیچے اتارے میں چینج کر لو‘‘ معصومہ نے وجدان کے ارادہ دیکھتے کہا’’

لیکن وجدان معصومہ کی بنا سنے اسے بیڈ پے لیٹا تا اس پے جھکا وجدان کے بالوں سے پانی گرتا معصومہ پے گر رہا تھا

کچھ نہیں ہوتا کل چینج ہو جاے گا'' وجدان نے معصومہ کے بھیگے سراپے ''
کو دیکھتے کہتے معصومہ کا دوپٹہ اتارنے لگا

تو معصومہ وجدان کے دوپٹہ اتارنے پے اور خود کو وجدان کی گہری بولتی
نظروں سے گھبراتے اسی کے سینے میں چہرہ چھپانے لگی

اور وجدان معصومہ کی اس ادا پے فدا ہوتا اس کے گردن پے ہونٹ رکھتے
وہاں اپنا لمس چھوڑتے معصومہ کے کندھے کو چھونے لگا تو معصومہ کو اپنا دل
سینے سے باہر آتا ہوا محسوس ہوا

وجدان معصومہ کو اپنی محبت میں بھیگاتے خود بھی معصومہ کو محسوس کرتا اس
میں کھونے لگا

اور معصومہ بھی ہمیشہ کی طرح خود کو وجدان کے حصار میں دے گی

♥♥♥♥

کیف ابھی تک ہسپتال نہیں گیا تھا ابھی کچھ دیر پہلے سب نے لنچ کیا تھا اور دونوں روم میں آے تھے اور آتے ساتھ کیف امبر کو اپنے حصار میں لیتے بیڈ پے بیٹھا

تو امبر کے ہونٹوں پے بھی دھیمی سی شرمیلی سی مسکان آگی

ہاں تو اب تم مجھے بتاو ہنی مون پے کہاں جانا چاہو گی کیونکہ میں چاہتا ہوں ہم جلد ہی ہنی مون پے جاے اور سارا کا سارا وقت صرف اور صرف تمھارے ساتھ گزراوں" کیف نے کہتے امبر کے گال پے ہونٹ رکھے تو امبر گلابی ہوتے چہرہ جھکا گی

بتاو نا کہاں جانا چاہتی ہو پھر میں ٹیکٹس کر واو‘‘ کیف نے پھر سے کہا’’

جی جہاں آپ جانا چاہے وہاں ہی‘‘ امبر نے ہونٹوں پے مسکان سجاتے کہا تو’’ کیف بھی مسکرادیا

چلو ٹھیک ہے پھر ہم سوئٹزرلینڈ چلتے ہیں‘‘ کیف نے کہا’’

جی ٹھیک ہے‘‘ امبر نے کہا تو کیف مسکرادیا’’

ویسے ابھی بتادوں وہاں ایک پل بھی خود سے دور نہیں کروگا‘‘ کیف نے’’ کہا

توامبر کے چہرے پے کیف کی ذو معنی بات پے چہرے پے سرخی چھانے لگی اور کیف امبر کے چہرے پے چھای لالی دیکھتا مسکرادیا

چلو آو باہر چلتے ہیں کچھ دیر سب کے ساتھ بیٹھتے ہیں‘‘ کیف نے کہتے اٹھ’’ کھڑا ہوا اور ساتھ امبر کا ہاتھ تھامے اسے بھی کھڑا کرتا باہر نکلا

جہاں سامنے ہی انہیں وانیہ آتی دیکھای دی تو دونوں مسکرا دیے

کہاں جارہی ہے ہماری ڈول‘‘ کیف نے کہا’’

مما کے پاس میں جارہی تھی‘‘ وانیہ نے بتایا’’

اوکے‘‘ کیف نے کہا’’

چاچو آپ چتی کے ساتھ جاے گے باہر“ وانیہ نے پوچھا تو کیف اور امبر ”
مسکرا دیے

ہاں جاے گے کیا آپ نے بھی جانا ہے“ کیف نے پوچھا”

نہیں لیکن آپ میرے لیے آئی ستریم (آئسکریم) لے کر آے گا اوکے“”
وانیہ نے کہا

اوکے آپ کی آئسکریم آجاے گی“ کیف نے کہا تو وانیہ مسکراتی ہانیہ کے ”
پاس چلی گی

تو کیف اور امبر بھی نیچے آ گے جہاں لاونج میں بلال صاحب، آصفہ بیگم بیٹھے تھے سمیر کہیں باہر گیا ہوا تھا

کچھ دیر دونوں بلال صاحب اور آصفہ بیگم کے پاس بیٹھتے کیف امبر کو باہر لے گیا تھا

🖤🖤🖤🖤

انیتا صارم کے لیے بہت پریشان تھی اس کی حالت ہی ایسی تھی نا کسی سے بات کرتا نا ہی اسے اپنا ہوش تھا سارا سارا دن حبہ اور ہدیٰ کو ڈھونڈنے میں لگا رہتا تھا

اور انیتا بھی حبہ ہدیٰ کے لیے پریشان تھی وہ بھی بار بار راکب سے پوچھتی تھی اور راکب چاہ کر بھی بتا نہیں سکتا تھا

ابھی راکب باہر سے آیا تھا جب انیتا پھر سے اس سے پوچھنے لگی

تو راکب کا بھی وہی جواب تھا کہ ابھی کچھ نہیں معلوم

راکب کہیں اس عامر نے تو حبہ اور ہدیٰ کو۔۔" انیتا نے پریشانی سے کہا تو"
راکب بول پڑا

نہیں انیتا عامر نہیں صارم اور حبہ کی لڑائی ی کی وجہ سے ہی حبہ کہیں گی "
ہے ان شاءاللہ مل جاے گی بس تم پریشان نہ ہو بلکہ چلو کچھ دیر باہر چلتے ہیں
تمھارا مائنڈ فریش ہو جاے گا" راکب نے کہا تو انیتا نے اسے دیکھا

راکب میرے بھائی اتنے پریشان ہیں اور آپ مجھے باہر جانے کے لیے کہہ رہے ہیں" انیتا نے کہا

تو راکب بھکلا ہی گیا اب کیا کہتا حبہ کا اسے پتہ ہے اسی لیے تو وہ ریلکس ہے

"یار ایسا نہیں ہے میں بھی پریشان ہوں لیکن میں تو بس اس لیے کہہ رہا تھا کہ تم کچھ ریلکس ہو جاو گی" راکب نے کہا تو انیتا نے سر ہلایا

"جی میں ٹھیک ہوں بس حبہ اور ہدیٰ کی فکر ہو رہی ہے" انیتا نے کہا

اور ساتھ راکب کے کندھے پے سر رکھا تو راکب بھی مسکرا اسکے گرد بازو کا حصار بناتا اسکے سر پے ہونٹ رکھ گیا

اچھا بس اپنا بہت سا خیال رکھا کرو زیادہ کھایا پیا کرو مجھے بھی ہدیٰ کی طرح" گولو مولو سی بیٹی چاہیے" راکب نے کہا

تو انیتا راکب کو دیکھتی دھیمی سی مسکان کے ساتھ مسکرا دی تو راکب بھی مسکرا دیا

انیتا پھر سے راکب کے کندھے رکھ گی تو راکب بھی اسے اپنے حصار میں لیتا اس سے باتیں کرنے لگا

💖💖💖💖

دس دن ہو گے تھے اور وجدان کے کئی بار سمجھانے پے بھی حبہ صارم سے بات کرنے کے لیے راضی نہیں ہوی تھی

معصومہ بھی ایک بار تو کہہ چکی تھی کہ وہ صارم سے بات کر لے وہ اتنے پریشان ہیں لیکن حبہ نہیں مانی اس لیے وہ دونوں ہی خاموش ہو گے

وجدان، معصومہ اور حبہ ابھی کھانا کھا کر بیٹھے تھے اور معصومہ پھر سے ہدیٰ کو لے کر بیٹھ گی تھی

وجی آج میں اپنے ساتھ ہدیٰ کو سلا لوں ''معصومہ نے کہا تو وجدان نے نفی میں سر ہلایا

معصومہ اسے حبہ کے پاس ہی سونے دو تم تو خود نہیں اٹھتی ہوا گر رات کو ہدیٰ اٹھ گی تو پھر'' وجدان نے کہا لیکن معصومہ نے وجدان کو گھور کر دیکھا

وجی کیا ہے اٹھ جاؤ گی اگر ہدیٰ روی تو پر آج میں اسے اپنے پاس ہی سلاؤ"

گی،، معصومہ نے کہا تو اس دفعہ حبہ بھی بول پڑی

معصومہ بھای ٹھیک کہہ رہے ہیں سارا دن تو تم ہدیٰ کے ساتھ لگی رہتی"

ہو،، حبہ نے کہا تو معصومہ کا منہ بن گیا

پلیز نا آج صرف سونے دیں ہدیٰ کو میرے پاس،، معصومہ نے کہا"

لیکن حبہ اور وجدان دونوں ہی ماننے کے لیے تیار نہیں تھے

نہیں معصومہ چلو آؤ سو جاۓ کافی ٹائی م ہو گیا ہے حبہ گڑیا تم بھی ہدیٰ کو"

لے کے جاؤ،، وجدان نے صوفے سے اٹھتے ہوۓ کہا

توحبہ بھی اٹھتی ہدیٰ کو معصومہ سے لیتی اوپر کمرے کی طرف بڑھ گی

لیکن معصومہ وہی کی وہی بیٹھی تھی وجدان نے گہرا سانس لیتے اسے دیکھا یقینن ناراض ہو چکی تھی

"چلو اب چلیں یا یہی سونے کا ارادہ ہے" وجدان نے جان بوجھ کر کہا تو معصومہ نے وجدان کو گھور کر دیکھا

"مجھے نہیں کرنی آپ سے بات آپ نے مجھے ہدیٰ کو اپنے ساتھ نہیں سلانے دیا" معصومہ کہتی وجدان کو وہی چھوڑتی جلدی سے اوپر چلی گی

"معصومہ یار میری بات تو سنو" وجدان بھی کہتا جلدی سے اس کے پیچھے گیا

لیکن معصومہ بناوجدان کی بات سنے دوسرے کمرے میں جاتی لاک کر گی تو وجدان گہرا سانس لیتا رہ گیا

اب بوس بن کر جانا پڑے گا چلو اس بہانے معصومہ کی بوس سے ایک ملاقات ہو جاے گی کتنے دنوں سے ہوی نہیں ہے" وجدان دل میں سوچتا مسکراتا اپنے کمرے میں گیا

اور وہاں سے ہوڈی اور ماسک پہنتا گھر کے پیچھلے حصے کی طرف بڑھا کہ ایک کال آنے پے اسے سننے لگا

____

معصومہ کو وجدان پر غصہ آ گیا کہ اس نے ہدیٰ کو اس کے پاس کیوں نہیں سونے دیا

میں بھی صارم بھای کو حبہ آپی اور ہدیٰ کا بتاتی ہوں ویسے بھی صارم بھای”
کتنے پریشان ہو گے‘‘ معصومہ میں سوچنے لگی

اور اسی لیے غصے میں صارم کو کال کر کے حبہ کو بتانے لگی

شکر تھا کہ موبائ ل اس کا اس کے پاس ہی تھا

صارم جو کمرے میں اندھیرہ کیے
پریشان سا بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا ویسے تو اس نے کبھی نہیں پی تھی بس حبہ اور
ہدیٰ کی پریشانی میں ہی پی رہا تھا

صارم سوچ رہا تھا کہ اس کا موبائل رِنگ ہوا

تو موبائل کو بے زار ہوتے دیکھا لیکن معصومہ کی کال دیکھتا کال اٹینڈ کر کے کان سے لگایا

❤❤❤❤

صارم نے معصومہ کی کال دیکھتے کال اٹینڈ کر کے موبائی ل کان سے لگایا

بھائی مجھے ایک بات بتانی ہے“معصومہ نے سلام کرنے کے بعد صارم کے ” جواب دیتے کہا

ہاں گڑیا بتاؤ کیا بات بتانی ہے“ صارم نے کہا”

وہ بھائی مجھے حبہ آپی اور ہدی کا بتانا ہے"معصومہ نے کہا"

تو دوسری طرف صارم جو صوفے کی پشت سے سر لگائے بیٹھا تھا جھٹکے سے سیدھا ہوا

کیا بتانا ہے معصومہ گڑیا پلیز جلدی بتاؤ"صارم نے بے چینی سے کہا"

جو معصومہ بھی محسوس کر چکی تھی اب تو معصومہ بھی سوچ رہی تھی وہ اچھا ہی کر رہی ہے بتا کر

بھای وہ حبہ آپی اور ہدیٰ یہاں ہمارے پاس ہیں"معصومہ نے کہا اور صارم" جھٹکے سے اٹھا تھا

کیا!! کیا سب کو پتہ ہے کہ ہدیٰ اور حبہ وہاں ہیں" صارم نے کہا"

جی سب کو پتہ ہے بس آپ کو نہیں اور اب میرا نا بتائے گا کہ میں نے آپی" اور ہدیٰ کے علاوہ یہ بھی بتا دیا ہے" معصومہ نے کہا

نہیں گڑیا میں کسی تو تمھارا نہیں کہوں گا" صارم نے کہا"

او کے بھای اللہ حافظ" معصومہ نے کہا"

تو صارم بھی اللہ حافظ کہتا کال بند کر گیا

اب صارم کو جہاں یہ تسلی ہوی کہ حبہ اور ہدیٰ ٹھیک ہیں

باقی سب پے بھی غصہ آیا تھا کہ وہ اتنا پریشان تھا اور کسی نے اسے بتایا بھی نہیں

"اوو تو اسی لیے سب اتنے بے فکر لگ رہے شاید تب میں نے غور نہیں کیا اور اسی لیے راکب بھی حبہ اور ہدیٰ کو ڈھونڈ نہیں رہا تھا صرف مجھے تسلی دے رہا تھا" صارم نے خود سے کہا اور دکھ سے بیٹھ گیا

"اب جتنا حبہ نے مجھے دکھ دیا ہے مجھ پے یقین نا کر کے اور بنا سوال جواب کیے تو تمھیں بھی اس کی سزا ضرور ملے گی صبح ہونے سے پہلے میں تمھارے پاس ہو گا" صارم دل میں حبہ کو مخاطب کرتا کہتا

کچھ دیر بعد فریش ہونے چلا گیا اس کا ارادہ حبہ کے پاس جانے کا تھا آخر کتنے دنوں سے وہ پریشان تھا

اپنی بیوی اور بیٹی کے لیے اور اب جہاں دونوں سہی سلامت ہونے پے سکون ہوا وہاں حبہ پے غصہ بھی آیا تھا

کچھ دیر بعد صارم بنا کسی کو بتائے گھر سے ائیر پورٹ کے لیے نکل گیا تھا

♥♥♥♥

معصومہ جو صارم کو کال کرنے کے بعد سکون سے بیڈ پے بیٹھ گی تھی

وہ ابھی بیٹھی تھی جب بالکونی پے کسی کی ماجودگی کا احساس ہوا

تو اٹھ کر پردے پیچھے کیے جہاں اسے بوس بالکونی میں کھڑا دیکھای دیا

جو اسے بالکونی کھولنے کا اشارہ کر رہا تھا معصومہ نے بالکونی کھولی تو بوس یعنی وجدان اندر آیا

"کسی ہو اور اب یونی کیوں نہیں جاتی" وجدان سوچ کر آیا تھا کہ کیا کہے گا اس لیے ہی آتے معصومہ سے کہا

"میں ٹھیک ہوں اور آپ کو کیا میں یونی جاؤ یا نہیں اور پلیز میں نے آپ کو کتنی بار کہا ہے کہ یہاں نا آیا کریں پھر کیوں آتے ہیں" معصومہ نے منہ بنا کر کہا تو وجدان کے لب مسکرا دیے

"اچھا لگتا ہے تم اپنے شوہر سے بہت ڈرتی ہو شاید تمھارا شوہر ظالم قسم کا ہو گا" بوس نے کہا

ہونٹوں پے مسکراہٹ تھی جو معصومہ ماسک لگے ہونے کی وجہ دیکھ نہیں سکتی تھی

وجی بہت اچھے ہیں بہت پیار کرتے ہیں مجھ سے اور نا ہی میں ان سے ڈرتی ہوں" معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرادیا

"وہ تم سے کوی پیار نہیں کرتا دھوکہ دے رہا ہے اور پیار تو میں بھی تم سے بہت کرتا ہوں اور آج میں تمھیں لے کر ہی جاوگا بہت برداشت کرلیا میں نے تمھیں اس وجدان کے ساتھ" بوس نے غصے سے کہا تو معصومہ کو ایک دم بوس سے ڈر لگا

"میں کیوں آپ کے ساتھ جاو میں کہیں نہیں جاوگی آپ کے ساتھ" معصومہ نے گھبراتے ہوے کہا

میں تو لے کر ہی جاوگا اور اگر تم نا گی تو میں اس وجدان کو بھی نہیں چھوڑو گا" بوس نے کہا ساتھ معصومہ کی طرف بڑھا

اور معصومہ جلدی سے پیچھے ہوی لیکن بوس بھی جلدی سے آگے ہوا

معصومہ بوس کے اس طرح کرنے سے ڈر چکی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے

"میں تو آج اپنے ساتھ تمھیں لے کر ہی جاو گا" بوس نے کہتے معصومہ کا بازو تھامنا چاہا

ک کیوں کہہ رہے ہیں اسے دیکھیں میں نے آپ سے کچھ نہیں کہا“”
معصومہ نے ڈرتے کہا

لیکن بوس خاموشی سے اس کی طرف بڑھ رہا تھا

اور معصومہ جو ساتھ پیچھے ہو رہی تھی وہاں پڑے ہوئے کانچ کا شوپیس پے
نظر پڑی

تو جلدی سے اسے اٹھاتے وجدان کے بازو پے جتنا ہو سکا زور سے مارا

کانچ کا ہونے کی وجہ سے کانچ ٹوٹا تھا اور ایک چھوٹا سا ٹکڑا وجدان کے بازو پے
لگا تھا اور نیچے گرتے کرچی کرچی ہوا

اور معصومہ دروازے کی طرف بھاگی وجدان تو بھاگتی ہوی معصومہ کو دیکھتا رہ گیا

افف کچھ زیادہ ہی ڈرا دیا“ وجدان نے خود سے کہا اور اپنے بازو کو دیکھا” جہاں معمولی سا خون نکل رہا تھا

وجدان جلدی سے باتھروم میں گیا اور وہاں شرٹ اتارتے جلدی جلدی خون صاف کرتے مرہم لگاتے شرٹ پہنتے باہر نکلا

اسے جلدی معصومہ کے پاس جانا تھا جانتا تھا کہ معصومہ ڈری ہے اور اب وجدان کو نا پا کر زیادہ پریشان ہو گی

معصومہ نے کمرے میں آتے وجدان کو ڈھونڈنا چاہا لیکن وہ تھا ہی نہیں

اسی لیے سہمے ہوے بیڈ پے بیٹھتی وجدان کے آنے کا انتظار کرنے لگی

وجدان جیسے ہی کمرے میں آیا تو نظر سامنے معصومہ پے گی

معصومہ کی جیسے ہی نظر وجدان پے گی تو جلدی سے کھڑی ہوتی وجدان کے پاس آی

اور پاس آتے وجدان کے گلے لگ گی تو وجدان نے بھی اسکے گرد حصار بنایا

وجدان معصومہ کو یوں سمہا ہوا دیکھ کر خود کو ہی کونسے لگا

معصومہ میری جان کیا ہوا" وجدان پیار نے کہا تو معصومہ نے سر اٹھاتے وجدان کو دیکھا

وجی کبھی چھوڑ کر تو نہیں جاے گے نا" معصومہ نے کہا

کبھی نہیں اسے پریشان کیوں ہو رہی ہو دیکھو میں یہی ہوں" وجدان نے کہا

تو معصومہ نے پھر سے وجدان کے سینے سے سر ٹکا لیا بازو تو ابھی بھی وجدان کے گرد باندھا ہوے تھے

اور مجھ پے اعتبار بھی کرتے ہیں" معصومہ نے پوچھا

ناجانے کیوں ایکدم معصومہ کو ڈر لگا تھا اگر وجدان اس سے بوس کی وجہ سے لڑ پڑا کہ اس نے بتایا نہیں تو

اور وجدان بھی سمجھ چکا تھا کہ معصومہ اسے کیوں کہہ رہی ہے

ہاں مجھے تم پے پورا یقین ہے'' وجدان نے کہتے معصومہ کے سر پے بوسہ'' دیا

چلو آو سو جائی یں'' وجدان نے کہتے''

معصومہ کو بازوں سے تھامے پیچھے کیا اور اپنے حصار میں لیتے اسے بیڈ پے لا یا اور معصومہ کو لیٹاتے خود بھی ساتھ لیٹا تو معصومہ وجدان کے سینے پے سر رکھتی اسکے گرد بازو کا حصار بنایا

اور وجدان نے خود اور کوسا کہ کیوں اتناڈرادیا اسے کرنا ہی نہیں چاہیے تھا

سوجاو معصومہ میں یہی ہوں تمھارے پاس" وجدان نے معصومہ کے گرد "
حصار اور مظبوطی سے باندھے کہاتو معصومہ آنکھیں موند گی

تو وجدان بھی سونے کے لیے آنکھیں موند گیا

رات کاناجانے کون ساپہر تھاجب وجدان کی آنکھ مسلسل وائی بریٹ ہونے
کی وجہ سے کھولی

وجدان نے ایک نظر معصومہ پے ڈال جو اسی کے حصار میں سو رہی تھی

لیکن وجدان کو معصومہ تپتی ہوی لگی تو وجدان نے معصومہ کے ماتھے پے ہاتھ رکھا

تو وجدان کو احساس ہوا کہ معصومہ کو بخار ہو چکا ہے وجدان ایکدم پریشان ہوا تھا

لگتا ہے ڈر کی وجہ سے ہو گیا ہے "وجدان نے پریشان ہوتے خود سے سوچا" اور معصومہ کا سر تکیے پے رکھتے اٹھ بیٹھا

اس سے پہلے وجدان کچھ سوچتا کہ موبائ ل کی رِنگ ٹون پے متوجہ ہوا

موبائی ل اٹھاتے دیکھاتو صارم کی کال تھی وجدان نے پریشان ہوتے صارم کی کال اٹینڈ کی

____

صارم لاہور سے اسلام آباد آچکا تھا اسے آتے ہوے رات کے دو بج چکے تھے

اوراب وجدان کے گھر پہنچ آکر انکے لاونج میں بیٹھا وجدان کو کال کر رہا تھا

صارم خیریت اس وقت کال کر رہا ہے" وجدان نے کال اٹھاتے ہی صارم" سے کہا

ہاں نیچے آو" صارم نے کہاتو وجدان حیران ہوا"

کیا مطلب" وجدان نے کہا"

میں تمھارے گھر کے لاونج میں بیٹھا ہوں نیچے آو" صارم نے پھر سے کہا"

تو وجدان گہرا سانس لیتا او کے کہتا اٹھ کھڑا ہوا

وجدان سمجھ چکا تھا ضرور صارم کو حبہ کو معلوم ہو چکا ہے

وجدان کو معلوم ہو چکا تھا کہ ضرور معصومہ نے ہی صارم کو بتایا ہو گا

اسی لئے وہ یہاں آیا ہے ضرور معصومہ نے میں غصہ میں بتایا ہو گا

وجدان کو ٹھیک بھی لگا کہ صارم کو بتادیا کیونکہ حبہ خود تو بات کرنے کو تیار ہی نہیں تھی

وجدان ایک نظر معصومہ کو دیکھتا کمرے سے باہر نکلا اور نیچے آیا جہاں صارم بیٹھا ہوا تھا

صارم کھڑا ہوتا وجدان کے گلے لگتا پیچھے ہوا تو وجدان نے اسے دیکھا

کیسے ہو کیا ہوا جو اتنی رات کو کیوں آئے ہو" وجدان نے کہا"

حبہ کون سے کمرے میں ہے" صارم نے کوئی اور بات کئے بغیر کہا تو" وجدان نے سر ہلایا

وہ اوپر ہے اسی کمرے میں جہاں پر رہ تھی“ وجدان نے بھی بنا دوسری کیے ”
کہا تو صارم سر ہلا گیا

ویسے مجھے بہت حیرت ہو رہی ہے مجھے کسی نے بھی نہیں بتایا میں اتنا ”
پریشان تھا تم بھی نہیں بتایا کہ حبہ یہاں ہے“ صارم نے کہا

حبہ تم سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی اب میں کیا کہتا ہے میں نے حبہ کو اتنی ”
بار سمجھایا کہ تم سے بات کر لے لیکن وہ مان ہی نہیں رہی“ وجدان سے کہا تو
صارم سر ہلا گیا

اب میں خود بات کر لیتا ہوں“ صارم نے کہا ”

اچھا یار صبح بات ہو گی ابھی میں جا رہا ہوں کمرے میں معصومہ کو بخار ہو گیا"
ہے" وجدان نے کہا

کسے ہو گیا یار جا وہ بخار میں ڈر جاتی ہے اور پھوپھو اور انکل کو یاد کرتی رہتی"
پھر" صارم نے پریشانی سے کہا

معصومہ اپنے والدین کے جانے کے بعد ہی ڈرنے لگی تھی پہلے کبھی اسے
نہیں ہوا تھا

اچھا میں جاتا ہوں" وجدان کہتا اوپر بڑھتا کہ صارم بول پڑا"

یار ایکسٹرا چابی دینا کمرے کی" صارم نے کہا"

تو وجدان نیچے کمرے میں پڑی ہوی چابیوں میں سے حبہ والے کمرے کی چابی لا کر اسے دیتا خود بھی صارم کے ساتھ اوپر بڑھ گیا

صارم کمرے میں گیا تو حبہ اور ھدیٰ بیڈ پے سو رہی تھی

صارم آرام سے دروازہ بند کرتا انکے پاس بیڈ پے آیا دونوں کو دیکھتے صارم کے دل کو بے حد سکون محسوس ہوا تھا

صارم حبہ کی طرف آتے اسکے ماتھے کو چھوا اور پھر ھدیٰ کی طرف آتے اسکے ماتھے کو چھوتے اس کے ساتھ لیٹ گیا

اب اس کا ارادہ صبح ہی حبہ سے بات کرنے کا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

وجدان کمرے میں آیااور دروازہ لاک کرتا معصومہ کے پاس بیٹھا جو کچھ بہت دھیرے سے بڑبڑا رہی تھی

معصومہ میری جان میں یہی ہوں" وجدان نے معصومہ کے ماتھے پے" ہاتھ رکھتے بخار چیک کرتے کہا جو کافی گرم تھا

معصومہ بھی بخار کی وجہ سے جاگ گی تھی اور وجدان کو دیکھنے لگی

وجی مجھے سرد لگ رہی ہے" معصومہ بخار سے کپکپاتے کہا تو وجدان نے" لحاف اسکے گرد ٹھیک سے دیا

معصومہ میں میڈیسن لے کر آتا ہوں وہ کھالو" وجدان نے کہا تو معصومہ نے نفی میں سر ہلایا

مجھے نہیں کھانی وجی" معصومہ نے دھیمی آواز میں کہا"

لیکن وجدان بنا معصومہ کی سنے میڈیسن دراز سے نکالتا سائیڈ ٹیبل سے جگ سے پانی گلاس میں ڈالتا معصومہ کو بیٹھانے لگا

معصومہ چلو شاباش یہ گولی کھالو" وجدان نے معصومہ سے کہا ساتھ کندھے سے معصومہ کو تھامتے اسے بیٹھانے لگا

وجی" معصومہ نے گولی دیکھتے منہ بناتے کہا"

لیکن وجدان نے بھی گولی معصومہ کے ہاتھ میں دیتے اسے پانی کا گلاس دیا تو معصومہ کو بھی کھانی پڑی

معصومہ کھا کر پھر سے لیٹ تو وجدان اسے دیکھنے لگا

وجی میرے سر میں درد ہو رہا ہے ‘‘معصومہ نے کہا’’

تو وجدان نے جھک کر اسکے ماتھے پے بوسہ دیتے پیچھے ہوتے ماتھے پے ہاتھ رکھا

میں دبا دیتا ہوں تم آنکھیں بند کرو ‘‘وجدان نے کہا’’

معصومہ آنکھیں بند کر گی تو وجدان اسکا سر دبانے لگا تو معصومہ کو سکون محسوس ہونے لگا

کافی دیر وجدان اسکا سر دباتا رہا تھا پھر خود بھی لیٹ گیا

♥♥♥♥

صبح ہوی تو راکب اور انیتا اٹھتے فریش ہوتے باہر آے تو سب ہی لاونج بیٹھے تھے

صارم نہیں آیا“ راکب نے آتے کہا”

نہیں کمرے میں ہو گا“ثاقب صاحب نے کہا”

میں لے کر آتا ہوں‘‘ راکب کہتا صارم کے کمرے کیطرف گیا’’

لیکن کمرے میں جاتے اسے صارم کہیں نا ملا باتھروم کا دروازہ بھی کھولا ہوا تھا

راکب گہرہ سانس لیتا صارم کو کال کرنے لگا لیکن اسکا موبائ ل بھی بند تھا

راکب کو لگا تھا کہ صارم آج پھر سے حبہ کو ڈھونڈنے گیا ہو گا

صارم نہیں آیا‘‘ فیصل صاحب نے کہا’’

کمرے میں نہیں ہے‘‘ راکب نے آتے کہا تو سب ہی خاموش ہو گے’’

بھای اتنے پریشان ہیں ناجانے کہاں ہو گے حبہ کو چاہیے تھا ایک دفعہ بھای" سے بات تو کر لیتی پتہ نہیں کہاں چلی جاے گی" انیتا نے پریشان ہوتے کہا

انیتا بیٹا تم ٹھیک کہہ رہی حبہ کو بھی اسے نہیں کرنا چاہیے صارم بیٹے سے" بات کرنی چاہیے" کلثوم بیگم نے کہا

اللہ کرے حبہ بھی جلد گھر آجاے اور دونوں بچوں کے درمیان اللہ کرے" سب ٹھیک ہو جاے آمین چلیں ہم ناشتہ کرے" صدف بیگم نے کہا تو سب ہی ٹیبل کی طرف بڑھے

انیتا بھی آگے بڑھنے لگی تو راکب نے اسکا ہاتھ تھام کر روکا تو انیتا اسے دیکھنے لگی

تم پریشان ناہو سب ٹھیک ہو جاے گا بس تم خوش رہا کرو" راکب نے انیتا سے کہا تو انیتا زرا سا مسکرا دی

چلیں اب مجھے بھوک لگ رہی ہے" انیتا نے منہ پھلاتے کہا"

تو راکب مسکرا دیا اور انیتا کے تھامے ہاتھ پے بوسہ دیتا انیتا کو لیتا ٹیبل کی طرف بڑھا

🖤🖤🖤🖤🖤

صارم اٹھتا حبہ اور ہدیٰ کو دیکھتا باتھروم میں چلا گیا

صارم کے جاتے ہی حبہ اٹھ گی اور ایک نظر سوی ہوی ہدیٰ پے ڈالتی باتھروم کی طرف بڑھی

صارم جو فریش ہوتا دروازہ کھولا چھوڑے جان بوجھ کر وہی کھڑا ہو گیا تھا جانتا تھا کہ حبہ اٹھنے والی ہے

حبہ آرام سے باتھروم میں گی اور جیسے ہی گی سامنے صارم کو دیکھ کر ایک دم اسکی چیخ نکلی

صارم جو شرٹ لیس کھڑا اسی کے آنے کا انتظار کر رہا تھا ایک نظر حبہ کے حیرت زدہ چہرے کو دیکھتا

اور بنا حبہ سے بات کیے شرٹ پہنتے باتھروم سے نکلا اور کمرے میں آگیا صارم کے آتے ہی ہدیٰ اٹھتی رونا شروع ہو چکی تھی

صارم نے آتے ہدیٰ کو گود میں اٹھاتے اسے چپ کروانے لگا اتنے میں حبہ بھی حیرت سے نکلتی کمرے میں صارم کے پیچھے آئی

"میرا بچہ کیوں رو رہا ہے ہمم اپنے بابا کو مس کیا" صارم ہدیٰ کو خاموش کرواتے کہنا لگا ساتھ ہدیٰ کے گالوں پے بوسہ دیا

تو ہدیٰ بھی خاموش ہوتی اپنے بابا کی باتیں سننے لگی

"تم نے مجھ پے اتنا بھی اعتبار نہیں کیا کہ مجھ سے پوچھ ہی لیتی کہ میں کسی لڑکی سے بات ہی کیوں کر رہا ہوں" صارم نے ایک نظر خاموش کھڑی حبہ کو دیکھتے پھر سے ہدیٰ کو دیکھتے کہا

لیکن حبہ پھر بھی خاموش ہی کھڑی تھی

پولیس میں ہوں میں کسی کو نہیں بتایا تھا" صارم نے کہا"

تو حبہ کو حیرت کا جھٹکا لگا اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا

حبہ حیرت سے صارم کو ابھی بھی دیکھ رہی تھی جب صارم پھر سے بول پڑا

"سوچا تھا جب پھوپھو کے قاتلوں کو پکڑے گے تو ہی بتاؤ گا لیکن اب مجھے بتانا پڑا ایک گنگ کو پکڑنا ہے اور اس گنگ کی انفارمیشن ایک لڑکی کے پاس ہے اسی لیے مجھے اس لڑکی سے بات کرنی پڑی تم نے سوچ بھی کسے لیا میں تمھیں دھوکہ دوں گا تم نے مجھ پے اعتبار نا کر کے مجھے بہت دکھ دیا ہے جا رہا ہوں میں اپنی بیٹی کو لے کر اب جب تمھیں جب پے یقین آجاے تو آجانا تب تک رہو اپنے وجدان بھای کے پاس" صارم کہتا

بناحبہ کو دیکھے اسکی کوی سنے کمرے سے باہر نکل گیا

اور حبہ تو ابھی تک صارم کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

یہ میں نے کیا کر دیا'' حبہ نے دل میں دکھ سے سوچا اور صارم کے پیچھے ''
بھاگی

صارم رو کے پلیز'' حبہ نے آواز دی لیکن صارم بنا حبہ کی سنے نیچے آیا''

اور وہاں کچن میں ہدیٰ کے رکھے ہوے فیڈر میں دودھ ڈالنے لگا حبہ جو اس
کے پیچھے آی تھی

لیکن پھر صارم سے بات کرنے کی اب ہمت نہیں ہو رہی تھی

ص صارم میری بات۔۔۔" حبہ نے ہمت کرتے کہا"

لیکن صارم بنا حبہ کی سنے ہدیٰ کو اور اسکا فیڈر لیتا گھر سے باہر نکلتا گیا

اور پیچھے حبہ کی آنکھوں میں صارم کی بے رخی پے آنسو آ چکے تھے

اب میں کیا کروں مجھے ابھی صارم کے پاس جانا ہے وجدان بھائی سے کہتی "
ہوں مجھے ای ئی رپورٹ چھوڑ آئے" حبہ نم آنکھوں سے خود ہی سوچنے لگی
اور جلدی سے اوپر کی طرف بڑی

اسے بس صارم کو منانا تھا اسکا اپنا قصور بھی تھا کہ اس نے صارم پے اعتبار نہیں کیا اس سے پوچھنے کی کوشش نہیں کی کہ وہ اسے کیوں کر رہا ہے

❤❤❤❤

کیف امبر اور باقی سب کچھ دیر پہلے ناشتہ کرتے اس وقت لاونج میں بیٹھے تھے

"وانیہ تم نے کب سے اسکول جانا ہے اب آپ بھی سکول جایا کرو" کیف نے وانیہ سے کہا جو امبر کے ساتھ بیٹھی تھی

"کیوں چاچو میں کیوں جاوگی میری تو اپنی یونی ہے تو مجھے پڑھنے کی کیا ضرورت" وانیہ نے کہا تو سب ہی ہنس دیے

واہ کیا بات ہے بھ ئ ی“ کیف نے مسکراتے ہوے کہا”

میری بیٹی ہو تو اس کا مطلب یہ تو نہیں تم سکول ہی نہیں جاو گی“ سمیر نے ”
کہا تو وانیہ نے منہ پھلایا

امبر چیتی آپ بھی یونی جاتی ہیں نا تو میں آپ کے ساتھ جایا کرو گی ٹھیک ”
ہے“ وانیہ نے کہا

تو امبر مسکرا دی باقی سب بھی مسکرا دیے

او کے ہم دونوں جاے گے“ امبر نے کہا تو سب مسکراے ”

پھر بہت مزا آئے گا پھر ہمیں کیف چاچو پڑھا دیا کریں گے ''وانیہ نے خوش ہوتے کہا

اوکے ''امبر نے مسکراتے کہا تو وانیہ کی باتیں سنتے سب ہی مسکرا رہے تھے ''

اچھا کیف کب جا رہے ہو پھر دونوں ''سمیر نے کیف سے پوچھا''

جی بھای بس کچھ دن تک جا رہے ہیں ''کیف نے کہا''

بس میری تو دعا ہے میرے سارے بچے خوش رہے آمین ''آصفہ بیگم نے کہا تو سب نے ہی آمین

سب ہی پھر سے باتیں کرنے لگے تھے

وجدان کب سے معصومہ کے پاس بیٹھا تھا معصومہ کا بخار ویسے کا ویسے ہی تھا

وجدان معصومہ کے پاس کبھی اسکا سر دبا رہا تھا اور کبھی اسے پٹیاں کر رہا تھا

اب دروازہ ناک ہوا تو وجدان اٹھنے لگا کہ معصومہ نے پھر سے وجدان کا ہاتھ تھام لیا

وجی پلیز مجھے چھوڑ کر نا جاے گا پلیز میرے پاس رہیں،،معصومہ نے زرا،، سی آنکھیں کھول کر کہا

تو وجدان پھر سے معصومہ کی طرف متوجہ ہوا

معصومہ میری جان ادھر ہوں میں باہر دیکھ لو کون آیا ہے“ وجدان نے”
پیار سے کہا تو معصومہ نے سر ہلایا

ٹھیک ہے“ معصومہ نے کہتے وجدان کا ہاتھ چھوڑا تو وجدان بیڈ سے اٹھ”
کھڑا ہوا

وجدان اب پچھتا رہا تھا کہ اس نے معصومہ کو اتنا ڈرا کیوں دیا

وجدان نے دروازہ کھولا تو حبہ کھڑی تھی آنکھوں میں آنسو تھی وجدان اسے
یوں دیکھتے پریشان ہوا

حبہ گڑیا کیا ہوا اور صارم کہاں ہے“ وجدان نے پریشان ہوتے کہا”

بھای صارم مجھ سے ناراض ہو کر چلے گے ہیں اور ہدیٰ کو بھی لگے میری" بات بھی نہیں سنی پلیز مجھے ائی یر پورٹ پے چھوڑ آے" حبہ نے نم آواز میں کہا

تم پریشان نا ہو میں چھوڑ کر آتا ہوں تم تیار ہو جاو" وجدان نے کہا"

تو حبہ جلدی سے سر ہلاتی کمرے کی طرف بڑھی اور وجدان گہرا سانس لیتا پھر سے معصومہ کے پاس آیا

اب اسکا ارادہ کیف کو کال کر کے بلانے کا تھا

❤❤❤❤

وجدان نے حبہ کو کہتے دوبارہ معصومہ کے پاس آیا جو جاگ رہی تھی

معصومہ میری جان میں حبہ کو چھوڑنے جارہا ہوں اور کیف کو کال کررہا ہوں وہ آجائے گے تمھارا بخار بھی چیک کرلیے گا" وجدان نے معصومہ کے پاس بیٹھتے کہا ساتھ موبائل اٹھایا

وجی حبہ آپی کو کہاں چھوڑنے جارہے ہیں" معصومہ نے پوچھا"

ائیرپورٹ صارم آیا تھا ہدیٰ کو لے کر چلا گیا ہے تو حبہ نے کہا مجھے بھی چھوڑ آئے" وجدان نے کہا

توصارم بھای مجھ سے بھی نہیں ملے ‘‘معصومہ نے خفگی سے کہاتو وجدان ’’
مسکرادیا

اب جلدی سے ٹھیک ہو جاواور یہ ناراضگی اپنے بھای سے جتنا پھر ‘‘ وجدان ’’
نے کہا

ساتھ معصومہ کے ماتھے پے ہاتھ رکھتے چیک کیاتو معصومہ سر ہلاتی آنکیھں
بند کر گی اور لحاف اپنے چہرے پے لے گی

وجدان کو معصومہ کا بخار پہلے سے کچھ کم لگ رہا تھا شاید وجدان کی پیٹاں
کرنے کی وجہ سے لیکن پھر بھی کافی تیز تھا

وجدان معصومہ سے کہتا کیف کو کال کرنے لگا اور اسے یہاں آنے کا کہتا کال بند کر گیا

کیف بھی اسے امبر کو ساتھ لانے کا کہتا کال بند کر چکا تھا کچھ دیر بعد حبہ بھی آ گی

♥♥♥♥

وجدان کیف اور امبر کے آنے کا انتظار کر رہا تھا پھر وجدان نے کال کر کے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ راستے میں ہیں بس پانچ منٹ تک آ جاے گے

وجدان نے صارم کو کال کی لیکن وہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا

پھر وجدان نے کال کرنا بند کر دی وہ جانتا تھا صارم نے اسکی کال نہیں اٹھانی

اس لیے وجدان معصومہ کو سوتا دیکھ کر حبہ کو لے کر ائی یر پورٹ کے لیے نکل گیا

ائی یر پورٹ پہنچ کر وجدان نے صارم کو وہاں ڈھونڈنا چاہا لیکن شاید صارم فلائی ٹ میں بیٹھ چکا تھا

بھای صارم چلے گے ہیں پلیز بھای میری ٹکٹ کروا دیں مجھے ابھی لاہور جانا" ہے" حبہ جو سوچ رہی تھی صارم ابھی ائی یر پورٹ پے ہو گا

لیکن وہاں صارم کو نا دیکھ کر اور پریشان ہو گی یعنی صارم اس سے کافی زیادہ ناراض ہو چکا تھا

اوکے گڑیا میں کرواتا ہوں ابھی" وجدان نے حبہ سے کہا"

کچھ دیر بعد وجدان حبہ کی ٹکٹ کروا چکا تھا اور فلائی ٹ میں آدھا گھنٹہ تھا

میں راکب کو کال کر دیتا ہوں وہ تمھیں ائی یرپورٹ سے لے لے گا""" وجدان نے حبہ سے کہا

جی ٹھیک ہے بھای" حبہ نے کہا تو وجدان سر ہلاتا راکب کو کال کرنے لگا"

وجدان کال کرتے وہی حبہ کی فلائی ٹ کا انتظار کرنے لگا تاکہ حبہ کو فلائی ٹ میں بیٹھا کر گھر جاے

آدھا گھنٹہ حبہ نے بے چینی سے گزرا تھا حبہ کو بس جلد سے جلد صارم کے پاس جانا چاہتی تھی تا کہ اسے منا سکے

حبہ کو فلائی ٹ میں بیٹھاتے وجدان خود بھی گھر کے لیے نکل چکا تھا

❤❤❤❤

امبر اور کیف کچھ دیر بعد ہی معصومہ کے پاس آچکے تھے

کیف تو لاونج میں ہی بیٹھ گیا تھا اور امبر معصومہ کے پاس چلی گی تھی

”معصومہ یار اٹھو کیف بھی آئے تو بخار چیک کروا لو“ امبر نے معصومہ کے پاس بیٹھتے کہا تو معصومہ نے لحاف سے باہر چہرہ نکلا

”امبر میرا نہیں دل کر رہا اٹھنے کو پلیز ویسے بھی وجی نے مجھے میڈیسن دے دی تھی“ معصومہ نے کہا تو امبر نے نفی میں سر ہلایا

”تو اب کیا چیک نہیں کروانا بھائی نے کیف سے کہا تھا کہ تمھارا بخار چیک کرنا ہے“ امبر نے معصومہ سے کہا

لیکن معصومہ پھر سے چہرہ بھی لحاف کے اندر کر گی تو امبر دیکھتی رہ گی

ابھی امبر کچھ کہتی کہ دروازہ ناک ہونے پے امبر دروازہ کھولتی باہر آی تو کیف کھڑا تھا

بھابھی کو چیک کر لو‘‘ کیف نے کہا’’

نہیں وہ اٹھ ہی نہیں رہی بھای آجاے پھر کر لیجے گا‘‘ امبر نے کہا’’

چلو ٹھیک پھر میں لاونج میں بیٹھتا ہوں‘‘ کیف نے مسکرا کے کہا’’

تو امبر بھی مسکرا دی اور کمرے میں معصومہ کے پاس آگی اور کیف دوبارہ لاونج میں چلا گیا

____

کچھ دیر بعد وجدان بھی گھر آیا تو کیف کے پاس لاونج میں آگیا

کیف بھی وجدان کو دیکھتے کھڑا ہوا اور وجدان کے گلے ملنے لگا

کیسے ہو" وجدان نے کیف کے گلے لگتے کہا"

میں ٹھیک تو سنا" کیف نے وجدان سے کہا"

میں بھی ٹھیک اور امبر معصومہ کے پاس ہے" وجدان نے کہتے امبر کا پوچھا"

ہاں بھابھی کے ساتھ ہے" کیف نے کہا"

بخار چیک کر لیا معصومہ کا اور میڈیسن بتا میں منگوا لوں" وجدان نے کہا"

نہیں بھابھی نے چیک نہیں کروایا'' کیف نے کہا تو وجدان گہرا سانس لے کر رہ گیا

چل آ میں معصومہ سے کہتا ہوں'' وجدان کہتا''

اوپر کو بڑھ گیا تو کیف بھی اس کے ساتھ اوپر کو بڑھا

کیف دروازے میں ہی کھڑا ہو گیا اور وجدان کمرے میں چلا گیا

کمرے میں آیا تو امبر وجدان کو دیکھتی مسکراتی کھڑی ہو گی وجدان بھی مسکرا دیا

”کسی ہے میری گڑیا“ وجدان نے امبر کو اپنے ساتھ لگاتے کہا ساتھ امبر کے سر پے بوسہ دیا تو امبر مسکرا دی

”بھای میں ٹھیک ہوں آپ کسے ہیں“ امبر بھی اپنے بھای سے ملتی کہنے لگی تو وجدان مسکرا دیا

”میں بھی ٹھیک ہوں چلو تم بیٹھو میں زرا معصومہ کو اٹھا لوں“ وجدان نے مسکرا کے کہا تو امبر بھی مسکراتی سر ہلا گی

”بھای میں نے تو بہت کوشش کی لیکن اٹھ ہی نہیں رہی“ امبر نے کہا تو وجدان مسکرا دیا

معصومہ چلو اٹھو شاباش اب رات سے تم لیٹی ہو چلو اٹھ کر چیک کرواو پھر" کچھ دیر باہر بیٹھے گے" وجدان نے معصومہ کے چہرے سے لحاف اٹھاتے کہا

وجدان کو پتہ تھا معصومہ کے ذہین میں ابھی بھی رات والی بات ہو گی اس لیے وجدان چاہتا تھا کہ اس کا ذہین کچھ بدلے

معصومہ نے منہ بنا کر وجدان کو دیکھا

لیکن وجدان نے بھی زبردستی معصومہ کو بیٹھاتے اسکا دوپٹہ دیا تو امبر مسکرا دی

"وجی آپ بھی نا مجھے کتنی سردی لگ رہی ہے اور اتنا بخار ہے اور آپ مجھے بیٹھا رہے ہیں" معصومہ بیٹھتے دوپٹہ لیتے کہا تو وجدان گھور کر دیکھنے لگا

اب نہیں لیٹنا اب کچھ دیر باہر جاو گی اور ہم سب نیچے بیٹھے گے‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ نے منہ بنایا

کیف آجاو یار‘‘ وجدان نے معصومہ کو کہتے’’

کیف کو آواز دی تو کیف بھی کمرے میں آگیا اور سلام کیا

بھای کسے ہیں آپ‘‘ معصومہ نے کیف کے سلام کا جواب دیتے کہا’’

میں تو ٹھیک ہوں بھابھی پر آپ کے شوہر آپ کے لیے بہت پریشان ہیں‘‘’’ کیف نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو معصومہ ،وجدان اور امبر مسکرا دیے

کیف وہی کرسی رکھ کر معصومہ کا بخار اور بی پی چیک کرنے لگا

اور چیک کر کے کیف نے میڈیسن لکھتے وجدان کو دی

چلیں میں باہر بیٹھتا ہوں“ کیف کہتا اٹھ کھڑا ہوا تو وجدان بھی کھڑا ہو گیا”

میں میڈیسن منگوا لوں اور چلو معصومہ کچھ دیر نیچے آ و کچھ دیر سب کے ”
ساتھ بیٹھو“ وجدان نے کہا تو معصومہ کو بھی مجبور کھڑا ہونا پڑا

سب نیچے آتے لاونج میں بیٹھ گے البتہ معصومہ کو سردی ابھی بھی لگ رہی تھی

کچھ دیر بعد میڈیسن بھی آ گی تو وجدان نے معصومہ کو کھالی

امبر اور کیف تم دونوں اب شام تک یہی رہو“ وجدان نے دونوں سے کہا”
تو امبر کیف کی طرف دیکھنے آی

ٹھیک ہے شام کو ہی جاۓ گے“ کیف نے مسکراتے کہا”

تو وجدان بھی مسکرا دیا اور امبر اور معصومہ بھی خوش ہو گی
💖💖💖💖

صارم ہدیٰ کو گھر لایا تو اسے سب ہی اسوقت لاونج میں بیٹھے ہوۓ ملے تھے

سب نے ہی صارم اور اس کے ساتھ ہدیٰ کو اور حبہ کے بغیر حیرت سے دیکھا

بھائی ہدیٰ حبہ کہاں سے ملی شکر ہے دونوں مل گی ‘‘انیتا نے خوش ہوتے کہا’’

اور جلدی سے صارم کے پاس آتی ہدیٰ کو اس سے لیا تو صارم نے بھی انیتا کو پکڑا دیا

صارم حبہ کہاں ہے ‘‘ثاقب صاحب نے کہا تو صارم نے انہیں دیکھا’’

حبہ کو میں وہی چھوڑ آیا ہوں وجدان کے پاس اور صرف اپنی بیٹی کو لے آیا ہوں’’ صارم نے کہا تو سب نے حیرت سے دیکھا

کیا مطلب بھائی حبہ اور ہدیٰ وجدان بھائی اور معصومہ کے پاس تھیں ‘‘انیتا نے حیرت سے کہا اب اسے تو اس بات کا علم ہی نہیں تھا

ہاں کیا تمھیں نہیں پتہ تھا باقی تو سب گھر والوں کو معلوم تھا ایک میرے " علاوہ" صارم نے کہا تو سب ہی خاموش ہو گے

تمھیں کسے پتہ چلا کہ حبہ وہاں ہے" راکب نے کہا"

مجھے جیسے بھی پتہ چلا ہو تمھیں اس سے کیا میری پریشانی تو کسی کو دیکھای ہی " نہیں دے رہی تھی" صارم نے تھوڑا طنزیہ کہا

لیکن کوی بھی کچھ نہیں بولا انیتا نے ہدیٰ کو اٹھایا ہوا تھا جب وہ رونے لگی تو صارم نے اس سے لے لیا

میرا بچہ چلو دونوں کمرے میں چلتے ہیں" صارم ہدیٰ سے باتیں کرتا کمرے " کی طرف بڑھ گیا

چلیں میں بھی ائی یر پورٹ کے لیے نکلتا ہوں حبہ کو لے آو“ راکب نے کہا”
توسب اس کی طرف متوجہ ہوے

کیا مطلب حبہ بھی آ رہی ہے“ فیصل صاحب نے کہا”

جی ابھی کچھ دیر پہلے ہی وجدان کی کال آی تھی کہہ رہا تھا حبہ بھی آ رہی ہے”
اب تو پہنچنے والی ہو گی چلیں میں چلتا ہوں“ راکب کہتا

گھر سے نکلا اور انیتا حیران سی ابھی کھڑی تھی کہ اسے کسی نے بھی نہیں بتایا

اب اسکا ارادہ راکب کو کہنے کا تھا کہ باقی سب تو چھوڑو اس نے بھی اسے نہیں
بتایا

دوپہر کو سب نے مل کر کھانا کھایا شام تک کیف اور امبر دونوں رہے اور اب پانچ منٹ پہلے ہی دونوں گھر گے

اور معصومہ اور وجدان وہی لاونج میں بیٹھے گے تو معصومہ وجدان کے کندھے پے سر رکھ گی

تو وجدان مسکرادیا اور معصومہ کے گرد بازو کا حصار بنایا

اب کسا لگ رہا ہے سر درد تو نہیں ہو رہا" وجدان نے پوچھا"

"نہیں اب تو ٹھیک ہے اور سردی بھی کم لگ رہی ہے"معصومہ نے کہا تو وجدان نے شکر کیا

"وجی صارم بھای اور حبہ آپی کے درمیان اور ناراضگی ہو گی"معصومہ نے کہا

"ہاں ہو جاے گا اب ان کے درمیان سب ٹھیک ویسے سوچنے کی بات ہے صارم کو پتہ کیسے چلا کہ حبہ یہاں ہے"وجدان نے جان بوجھ کر کہا

"افففف اب کیا بتادوں میں نے بتایا تھا نہیں میں نہیں بتاو گی وجی اگر مجھ سے ناراض ہو گے تو"معصومہ نے دل میں سوچا اور نا بتانے کا ارادہ کیا

مجھے کیا پتہ چلیں اب کمرے میں چلے ہم دونوں‘‘معصومہ نے بات بدلی تو’’

وجدان مسکرادیا

چلو آو چلتے ہیں‘‘وجدان نے کہتے معصومہ کو آرام سے پیچھے کرتے خود کھڑا’’

ہوا

اور معصومہ کو بازو میں بھرتا قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھاے

تو معصومہ بھی مسکراتی وجدان کے سینے سے سر ٹکا گی جس پے وجدان کے

ہونٹوں پے گہری مسکراہٹ آگی

کمرے میں لے جاتے وجدان معصومہ کو بیڈ پے بیٹھاتا خود بھی اسکے ساتھ

بیٹھ کر لحاف دونوں پے دیتا معصومہ سے باتیں کرنے لگا

معصومہ بھی اب بہتر محسوس کر رہی تھی لیکن بخار ابھی بھی تھا

اور وجدان بھی معصومہ کو بہتر محسوس کرتا پر سکون ہوا تھا

♥♥♥♥

راکب حبہ کو گھر لایا تو حبہ سب سے ملتی کمرے کی طرف بڑھی

لیکن اب کمرے میں جانے کی ہمت نہیں ہو رہی لیکن اسے صارم سے بات بھی کرنی تھی اسے منانا بھی تھا

حبہ نے ہمت کرتے دروازہ کھولتے کمرے میں داخل ہوی

تو اسے صارم اور ہدیٰ بیڈ پے بیٹھے ہوے ملے صارم ہدیٰ کے ساتھ لگا ہوا تھا

اور ہدیٰ بھی اپنے بابا کے ساتھ خوش تھی ایک منٹ بھی نہیں روی تھی

صارم حبہ کے کمرے داخل ہونے پر پتہ چل چکا تھا لیکن بنا اس کی طرف دیکھے ہدیٰ کے ساتھ لگا ہوا تھا

صارم کو پہلے ہی پتہ تھا وہ ضرور آے گی

حبہ دروازہ بند کرتی ہمت کرتی صارم کے پاس بیڈ پے آی

لیکن صارم پھر بھی ہدیٰ سے باتوں میں مصروف تھا جو اسے اپنی زبان میں جواب دے رہی تھی

”صارم پلیز میری بات سن لے“ حبہ نے ہمت کرتے صارم کو مخاطب کیا تو صارم بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

اور ہدیٰ کو لیتا قدم دروازے کی طرف بڑھائے تو حبہ جلدی سے صارم کے پاس آتی صارم کا بازو تھام گی

”صارم پلیز میری بات سن لیں پلیز مجھے معاف کر دیں مجھے آپ کی باتیں سن کر یہی لگا کہ ۔۔۔“ حبہ کہتی خاموش ہو گی تو صارم بول پڑا

”یہی نا کہ تمھیں دھوکا دے رہا ہوں“ صارم نے کہتے

نرمی سے حبہ کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹایا اور کمرے سے نکلا

اور حبہ نم آنکھوں سے صارم کی پشت دیکھتی رہ گی

راکب آج رات دیر سے گھر واپس آیا تو اس نے سوچا کیوں نا کافی لیتا جاو کمرے میں اسی لیے کچن میں آگیا

لیکن کچن کی لائٹ اون اور پھر کچن میں داخل ہوتے اسے انیتا کھڑی ملی

جو فریج میں سے شاید کچھ کھانے کو ڈھونڈ رہی تھی

راکب دبے پاوں اس کے پیچھے آتا جھٹکے سے انیتا کی کے گرد بازو باندھتے انیتا کی پشت اپنے سینے سے لگای

توانیتا جواپنے دھیان کھڑی تھی چیخ نکلی

میں ہوں یار چیخ کر میرے کان کیوں کھارہی ہو چڑیل کہیں کی ‘‘راکب’’ نے کہا

توانیتا نے زراسا چہرہ گھوما کے راکب کو دیکھااور راکب انیتا کی ہونٹوں کو دیکھنے لگا

توآپ نے بھی تو جن کی طرح آکر مجھے ڈرادیا ہے ‘‘انیتا نے کہا’’

توراکب نے مسکراتے انیتا کے ہونٹوں کو چھوا توانیتا جلدی سے چہرہ دوسری طرف کرگی

اچھا کیا کر رہی ہو یہاں‘‘ راکب نے انیتا سے پوچھا’’

کچھ کھانے آی تھی اب سوچ رہی ہوں کیا کھاو‘‘ انیتا نے کہا’’

تو راکب نے انیتا کے گرد سے حصار ہٹاتے انیتا کا رخ اپنی طرف کیا

اچھا تم یہاں بیٹھو میں تمھارے لیے کچھ بناتا ہو‘‘ راکب نے انیتا سے کہتے’’

وہاں رکھی کرسی پے بیٹھایا تو انیتا نے مسکراتے راکب کو دیکھا

چلو بتاو کیا کھای گی میری کیوٹ وائی ف پلس چڑیل‘‘ راکب نے مسکرا’’
کے انیتا سے کہتے انیتا کا ناک کو انگلیوں سے کھنچا تو انیتا نے گھورا

جو میرے پیارے شوہر پلس جنِ بنادیں وہی کھالوں گی‘‘انیتا نے بھی’’ راکب نے انداز میں کہا تو راکب مسکراتا نوڈلز نکالنے لگا

چلو اس وقت تو نوڈلز ہی بنا سکتا ہوں‘‘راکب نے کہا اور ساتھ پانی رکھنے لگا’’

کچھ دیر بعد راکب نے نوڈلز بنا کر انیتا کو دے اور ساتھ خود بھی کھاے

اور دونوں کمرے میں آے راکب نے دروازہ بند کرتے انیتا جو بیڈ پے بیٹھ چکی تھی راکب نے اس کے پاس آتے اسے اپنے حصار میں لیا

تو انیتا دھیمی سی مسکان کے ساتھ مسکرا دی

آج میرا تو کوی ارادہ نہیں ہے سونے کا“ راکب نے انیتا کو اپنے حصار لیتے ”
کہا

انیتا راکب کی ذو معنی بات پے شرمیلی سی مسکان کے ساتھ چہرہ جھکا گی تو
راکب بھی مسکرا دیا

اور بنا انیتا کو سمجھنے کا موقع دیے اسے بیڈ پے لیٹاتے اس پے جھکتا انیتا کے
ہونٹوں پے ہونٹ رکھتے

انہیں اپنی گرفت میں لے گیا تو انیتا آنکھیں بند کرتی راکب کے گلے میں بازو
کا حصار بنا گی

انیتا کے ہونٹوں کو آزادی دیتے راکب انیتا کے دونوں گالوں پے بوسہ دیتے کندھے پے اپنا لمس چھوڑتے انیتا کو اپنی گرفت میں لیتا گیا

اور انیتا بھی راکب کے محبت کو محسوس کرنے لگی

دو دن ہو گے تھے حبہ کو آے ہوے لیکن صارم کی اس سے بے رخی ویسی کی ویسی ہی تھی

جب بھی حبہ بات کرنے لگتی صارم اس سے منہ مڑ لیتا اور حبہ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا

اب بھی صارم باہر سے آیا تھا سب کھانا کھا چکے تھے حبہ بھی ہدیٰ کو لیتی کمرے میں آچکی تھی

اور صارم اب کمرے میں آیا اس سے پہلے کبرڈ سے اپنا ڈریس لینے جاتا

حبہ جلدی سے ہدیٰ کو بیڈ پے لیٹاتی جواب سوچکی تھی صارم کے پاس آئی

صارم میں نکال دیتی ہوں" حبہ نے کہا"

لیکن صارم حبہ کی بنا سنے چینج روم کی طرف بڑھا لیکن حبہ بھی جلدی سے اس کے پیچھے آئی

صارم میں۔۔۔‘‘ حبہ نے کہتے صارم کے ہاتھ پے ہاتھ رکھا جو کبرڈ کھول ’’
رہا تھا

رہنے دو میں نکال لوں گا‘‘ صارم نے کہتے ’’

آرام سے حبہ کا ہاتھ پیچھے کیا تو حبہ نم آنکھوں سے صارم کو دیکھنے لگی

لیکن صارم بنا حبہ کی طرف دیکھے ڈریس لیتا باتھروم کی طرف بڑھا

جانتا تھا اگر حبہ کی طرف دیکھ لیا تو اس سے حبہ کے آنسوں برداشت نہیں
ہو گے اور وہ پگل جاے گا

لیکن وہ حبہ کو احساس کروانا چاہتا تھا کہ اس نے کسے اتنے دن صارم سے دور رہ کر اسے تکلیف دی ہے

حبہ بیڈ پے آکر لیٹ گی کچھ دیر بعد صارم بھی آگیا اور ہدیٰ کے دوسری طرف لیٹ گیا

دونوں خاموشی سے لیٹ تھے نا حبہ نے بات کی جانتی تھی صارم نہیں مانے گا اور نا صارم نے

کافی دیر بعد حبہ سو گی تو صارم جو کب سے اسی کے سونے کا انتظار کر رہا تھا

زرا سا چہرہ حبہ کی طرف دیکھتے اسے دیکھا اور حبہ کو سوتا دیکھ کر اسکی طرف ہدیٰ کے اوپر سے ہوتے حبہ کے ماتھے پے ہونٹ رکھتے

پیچھے ہوتے ہدیٰ کے ماتھے پے بوسہ دیتا

اپنی جگہ پے لیٹتے حبہ کو دیکھتا ہی سو گیا یہ روٹین تو اس کی دو راتوں سے تھی

اب نا جانے صارم نے کسے منانا تھا یہ تو حبہ کو نہیں پتہ تھا لیکن حبہ بنا صارم کو مانے نہیں ہٹنے والی تھی

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وجدان اور معصومہ دونوں کھانا کھانے ٹیبل پے بیٹھنے لگے وجدان جو بیٹھ چکا تھا اور معصومہ جو ابھی کھڑی تھی

اس سے پہلے وہ اپنی کرسی پے بیٹھتی وجدان نے اسے بازو سے تھامتے

اپنی گود میں بیٹھایا تو معصومہ نے گھبرا کے وجدان کو دیکھا

معصومہ کا بخار اب اتر چکا تھا اور مکمل ٹھیک تھی

وجی چھوڑے مجھے کوی آ گیا تو اور میں کھانا کیسے کھاو گی''معصومہ نے گلابی''
ہوتے کہا

یوں کمرے سے باہر وجدان کی حرکت پے معصومہ تو بھکلا ہی گی تھی

اور شرم الگ آرہی تھی اور اوپر سے کسی ملازم کے آنے کا ڈر الگ تھا

کوی نہیں آے گا سب چلے گے ہیں میں بیھج چکا ہوں اور آج میں اپنی ”
پیاری سی بیوی کو اپنے ہاتھوں سے کھلاو گا کتنے دن ہو گے اپنے ہاتھوں سے
کھلایا ہی نہیں“ وجدان نے کہتے

معصومہ کی گال کو چھوا تو معصومہ شرم سے چہرہ جھکا گی

اچھا نا آپ کھلا دے پر مجھے چھوڑے تو سہی میں کسے کھاو گی“ معصومہ نے ”
شرم وحیا سے کہا تو وجدان مسکرا دیا

آرام سے بیٹھ کر یو نہی کھاو میں نہیں چھوڑنے والا“ وجدان نے کہتے ”

بنا معصومہ کو چھوڑے کھانا شروع کیا اور معصومہ کو کھلاتا خود بھی کھانے لگا

معصومہ بھی جانتی تھی کہ وجدان نے اب اس کی نہیں ماننی اس لیے خاموش ہو کر کھانے لگی

لیکن وہ الگ بات تھی اسے یوں شرم ہی آرہی تھی

دونوں نے یونہی کھانا کھا معصومہ نے شکر کیا اور وجدان کے چھوڑتے ہی معصومہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوی تو وجدان مسکرادیا

چلو تمھارے لیے چاے میں بناتا ہوں" وجدان نے مسکراتے کہا"

تو معصومہ مسکرادی اور وجدان کے ساتھ کچن میں چلی گی

وجی مجھے تو کچھ بنانا ہی نہیں آتا تو میں آپ کو کیا بنا کر کھلاو" معصومہ نے کہا" تو وجدان مسکرا دیا

تمھیں بنانے کی نہیں بس ایک کام کیا کرو میں اس میں بہت خوش ہو جاتا" ہوں" وجدان ذو منعی انداز میں دھیمی مسکان کے ساتھ کہا تو معصومہ نے اسے سوالیہ دیکھا

وہ کون سا کام ہے وجی" معصومہ نے پوچھا تو وجدان زرا سا معصومہ کی" طرف جھکا

بتادوں کرو گی وہ کام" وجدان نے کہتے معصومہ کے بالوں کی لٹ کو اس" کے کان کے پیچھے اڑایا

جی بتاۓ ''معصومہ نے پوچھا تو وجدان مسکرا دیے''

اس رات کی طرح پیار جو نشہ کر کے کیا تھا'' وجدان نے گہری نظروں سے
معصومہ کو دیکھتے کہا

تو معصومہ کے گال شرم سے لال اناری ہو گے اور شرم و حیا سے وجدان کے
سینے پے مکا مارا تو وجدان مسکرا دیا

وجی اگر اب آپ نے وہ سب مجھے کہا تو میں آپ سے کوی بات نہیں کروں
گی'' معصومہ نے گلابی ہوتے شرم و حیا سے کہا تو وجدان گہری مسکراہٹ کے
ساتھ مسکرا دیا

اوکے میری جان نہیں کہتا چلو آو چاۓ پیتے ہیں'' وجدان مسکراتے کہا''

ساتھ معصومہ کے ماتھے پے بوسہ دیتے چائے بنانے کی طرف متوجہ ہوا

تو معصومہ خود کے نارمل کرتی وجدان کو چائے بناتا دیکھنے لگی

کچھ دیر بعد دونوں چائے کے کپ لیتے کمرے میں چلے گے اور چائے پی کر کافی دیر بیٹھے باتیں کرتے رہے

معصومہ سونے کے لیے لیٹی تو وجدان اس پے جھکتا اسے گہری نظروں سے دیکھا

اور معصومہ وجدان کی گہری نظروں سے گھبراتے اور وجدان کے ارادہ سمجھتے شرم وحیا سے نظریں جھکا گی تو وجدان کے لبوں پے گہری مسکراہٹ آ گی

معصومہ کی ہر ادا ہی وجدان کے دل بے حد اچھی لگتی تھی اور اس کا یوں شرمانا تو وجدان کو معصومہ اور پیاری لگتی تھی

میری زندگی" وجدان نے کہتے "

معصومہ کے ماتھے کو چھوتے معصومہ کو دیکھا جو آنکھیں بند کر چکی تھی

وجدان نے معصومہ کے چہرے کو دیکھتے اسکی ناک پے ہونٹ رکھتے ٹوڈی کو چھوا تو معصومہ کی دھڑکنیں تیز ہوی

وجدان معصومہ کی گردن پے جھکتے اپنے ہونٹ رکھے تو معصومہ کپکپاہ کے رہ گی

اس سے پہلے وجدان اور اپنی شدتیں نچھاور کرتا معصومہ نے وجدان کے کندھے پے ہاتھ رکھا

لیکن وجدان معصومہ کے ہاتھ کی انگلیوں میں انگلیاں پھنسائے بنا چہرہ پیچھے کیے معصومہ کو حصار میں لیتا گیا

تو معصومہ ہمیشہ کی طرح خود کو وجدان کی پناہوں میں دے گی

اور وجدان بھی اپنی ساری شدتیں معصومہ پے نچھاور کرنے لگا

💖💖💖💖

کیف نے ٹکٹس کروالی تھی کل کی دونوں کی فلائیٹ تھی

اور اس وقت امبر بیگ میں ڈریس رکھ رہی تھی کیف کچھ دیر پہلے ہسپتال گیا تھا

اور اب واپس آیا اور کمرے میں آتے امبر کو مسکراتے دیکھا تو امبر نے بھی کیف کو دیکھتے مسکرا دی

کر لی جانے کی تیاری“ کیف نے مسکراتے کہتے امبر کو پیچھے سے اپنے حصار ” میں لیا

جی کر لی آپ کے بھی رکھ دیے ہیں اور اپنے بھی“ امبر نے کہا”

ٹھیک ہے چلو آج وجی کی طرف چلتے ہیں پھر تو ایک مہینے تک تو ہم واپس ”
نہیں آنے والے“ کیف نے مسکراتے کہا

تو امبر نے کیف کے بازو پیچھے کرتے کیف کی طرف رخ کیا

ایک مہینہ آپ نے تو کہا تھا کہ پندرہ بیس دن تک واپس آجاے گے“ امبر ”
نے کہا

تو کیف نے امبر کی کمر میں بازو ڈالتے اپنے قریب کیا اور گہری نظروں سے
امبر کے چہرے کو دیکھنے لگا

اب میرا ارادہ بدل گیا ہے اب میں چاہتا ہوں کچھ وقت اور تمھارے ساتھ ”
گزارو“ کیف نے امبر کو دیکھتے کہا

توامبر کیف کی ذو معنی بات پے گلابی ہو گی اور کیف امبر کے چہرے کو دیکھتا مسکرا دیا

اور امبر کے ماتھے پے ہونٹ رکھتے نرمی سے امبر کے ہونٹوں کو چھوتے پیچھے ہوتے امبر کا ہاتھ تھاما

چلو آو باہر جا کر کچھ دیر بیٹھتے ہیں پھر وجی کی طرف چلے گے" کیف نے کہتے امبر کا ہاتھ تھمے قدم باہر کو بڑھاے

باہر آے تو سب ہی لاونج میں بیٹھے ہوے تھے وہ بھی انکے پاس بیٹھ گے

♥♥♥♥

وجدان جو لپ ٹاپ پے کوی کام کر رہا تھا معصومہ جو کب سے اس کے پاس بیٹھی اس کے فری ہونے کا انتظار کر رہی تھی

کیونکہ وجدان نے کہا تھا کہ وہ دونوں باہر جاے گے پر تھوڑا سا کام کر لو پھر جاے گے

اور معصومہ وجدان کے کام کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی کہ تھک کر وجدان کے ہاتھ پیچھے کرتے لپ ٹاپ بند کر گی

تو وجدان معصومہ کو دیکھنے لگا جو اسے ہی گھور رہی تھی

یار معصومہ میں کام کر رہا تھا کیا ہوا" وجدان نے معصومہ سے کہا"

آپ دو گھنٹے سے بیٹھے کام کر رہے ہیں ابھی تک آپ کا کام نہیں ہوا اور مجھے ”
آپ نے کہا کہ بس ایک گھنٹے تک میرا کام ختم ہو جائے گا اور پھر ہم باہر جائے
گے “معصومہ نے گھور کر وجدان کو دیکھتے کہا

تو وجدان معصومہ کو ہونٹوں پے مسکان سجائے دیکھنے لگا

” سوری یار مجھے پتہ نہیں چلا ٹائم کا چلو تم تیار ہو جاو ہم چلتیں ہیں“ وجدان
نے کہا

”اب خود ہی جائے میں نہیں جا رہی“ معصومہ نے خفگی سے کہا

تو وجدان نے لیپ ٹاپ اٹھاتے سائیڈ پے رکھتے معصومہ کو بازو سے تھامے
اپنی طرف کھینچا

تو معصومہ وجدان کے سینے سے آلگی ہاتھ وجدان کے کندھے پے رکھا

اچھا نا میری جان ناراضگی چھوڑو اور جلدی سے تیار ہو جاو ورنہ تمھیں پتہ تو ”ہے میں کسے مناوگا اور پھر تم ہی مجھ سے بھاگتی ہو“ وجدان نے گھمبیر آواز میں کہا

تو معصومہ جلدی سے پیچھے ہوی تو وجدان مسکرا دیا

جا رہی ہوں تیار ہونے“ معصومہ نے گلابی ہوتے چہرے کے ساتھ کہتے ” جلدی سے بیڈ سے اٹھی تو وجدان مسکرا دیا

کچھ دیر بعد معصومہ بھی تیار ہو گی اور وجدان بھی دونوں نیچے آے

تو اسی وقت کیف اور امبر بھی آ گے تو ان سے ملنے لگے

بھای آپ دونوں کہیں جا رہے تھے ''امبر نے دونوں کو تیار سا دیکھا تو''
پوچھنے لگی

ہاں بس باہر جا رہے تھے چلو آو بیٹھو تم دونوں'' وجدان نے مسکرا کے کہا''

بھای ہمیں پتہ نہیں تھا آپ جا رہے ورنہ ہم بعد میں آ جاتے''امبر نے کہا''

اس سے پہلے وجدان کچھ کہتا معصومہ بول پڑی

"امبر اسے کیوں کہہ رہی ہو اچھا ہوا آپ دونوں آ گے ہم تو یونہی باہر جا رہے تھے اب بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں" معصومہ نے مسکرا کے کہا

توجدان اور امبر مسکرا دیے اور سب ہی وہی لاونج میں بیٹھ گے

"اصل میں کل ہم جا رہے ہیں سوئٹزرلینڈ تمھیں بتایا تھا میں نے تو اس لیے میں نے سوچا کہ امبر کو تم سے ملوالوں" کیف نے کہا

توجدان سر ہلا گیا وجدان کو کیف اپنے جانے کا پہلے ہی بتا چکا تھا

کافی دیر وہ چاروں بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے پھر کیف اور امبر واپس گھر چلے گے

اور وجدان معصومہ کو باہر لے گیا آخر پہلے بھی معصومہ نے اتنا انتظار کیا تھا جانے کا اس لیے وجدان اسے لے کر چلا گیا

💖💖💖💖💖

کیف اور امبر اس وقت جانے کو تیار کھڑے تھے اور سمیر انہیں ائیر پورٹ چھوڑنے جا رہا تھا

”خیر سے جاو اور خیر سے آو“ آصفہ بیگم نے دونوں کو پیار کرتے کہا تو دونوں مسکرا دیے

”کیف بیٹا امبر کا خیال رکھنا“ آصفہ بیگم نے کہا

جی مما آپ کی بہو کا میں خیال رکھو گا آپ فکر نا کریں‘‘کیف نے مسکرا کے ’’
کہا تو آصفہ بیگم مسکرا دی

چتی اور چاچو میرے لیے وہاں سے ٹوپے لے کر آے گا ٹھیک ہے‘‘وانیہ ’’
نے دونوں سے کہا تو سب مسکرا دیے

ٹھیک ہے وانیہ‘‘امبر نے مسکرا کے کہا ساتھ ہانیہ سے ملنے لگی اور وانیہ بھی ’’
خوش ہو گی

چلو سمیر بیٹا چھوڑ کر آو کہیں دیر نا ہو جاے‘‘بلال صاحب نے سمیر سے کہا ’’
تو وہ سر ہلا گیا

جی بابا چلو آجاو کیف‘‘سمیر کہتا ’’

باہر کو بڑھا تو امبر اور کیف بھی باہر نکلے اور ائیر پورٹ کے لیے نکلے

دونوں کے فلائیٹ میں بیٹھتے سمیر واپس آگیا

❤❤❤❤❤

کیف اور امبر سوئٹزر لینڈ پہنچ چکے تھے وہاں آکر کیف نے ایک ہوٹل میں کمرہ بک کروایا تھا

جو بے حد پیارا تھا اور ایک کھڑکی بھی تھی جس پے اس وقت پردا گرایا ہوا تھا

کیف یہاں تو بہت سردی ہے "امبر نے کمرے میں آتے کپکپاتے ہوئے" کہا

توکیف مسکرا دیا اور بیگ رکھتے امبر کی طرف متوجہ ہوا

ہاں یار سردی تو بہت ہے" کیف نے کہا"

میں تو تھک گی ہوں" امبر نے بیڈ پے بیٹھتے کہا"

چلو فریش ہو جاو پھر کچھ دیر ریسٹ کرتے ہیں" کیف نے کہا"

توامبر سر ہلا گی اور فریش ہونے چلی گی اور دونوں کچھ دیر ریسٹ کرنے کے لیے لیٹ گے

رات کے سات بجے کیف اور امبر اٹھے تھے اور اب کیف کا پلین باہر جانے کا تھا

امبر چلو باہر چلتے ہیں ڈنر کر کے کچھ دیر گھومے گے" کیف نے کہا"

اوکے پہلے میں دیکھ لوں باہر کتنی سردی ہے" امبر کہتی"

کھڑکی کے پاس گی تو کیف نے مسکراتے ہوے اسے دیکھا

امبر نے کھڑکی کھول کر دیکھا تو ٹھنڈی ہوا کا جھونکا امبر کے وجود سے ٹکراتا اسے کپکپانے پے مجبور کر گیا

کیف میں نہیں جا رہی باہر دیکھیں کتنی سردی ہے" امبر نے کپکپاتے کہا"

ساتھ جلدی سے کھڑکی بند کی اور کیف کے پاس آئی تو کیف مسکراتا امبر کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے سینے سے لگایا

"مجھے تو کوئی مسلہ نہیں کمرے میں رہنے میں بلکہ میں تو چاہتا ہوں تم بس میری بانہوں میں رہو مسلہ تو پھر تمھیں ہو گا" کیف نے پر تپش لہجے میں دھیمی مسکان ہونٹوں پے سجائے

امبر کے گلابی پڑتے چہرے کو دیکھتے کہا تو امبر کی نظریں شرم سے جھک گی

"چ چھوڑے مجھے ہم باہر چلتے ہیں" امبر نے کیف کی نظروں سے گھبرائے کہا

لیکن کیف بنا امبر کی سنے اسے پیچھے بیڈ پے گرایا

آہہ کیف ”امبر گھور کر کیف کو دیکھتی کہتی“

ابھی بیڈ سے اٹھتی کیف اس پے جھکتا اس کے دونوں طرف بازو ٹکا گیا تو امبر کی دھڑکن ایکدم تیز ہوی

”اب میرا ارادہ بدل گیا ہے اب ہم صبح ہی باہر جاے گے کچھ دیر تمھیں پیار کرو گا پھر کھانا بھی کمرے میں منگوالوں گا اور کھانا کھا کر پھر سے تمھیں پیار کرنے کا ارادہ ہے اور وہ بھی ساری رات“ کیف نے گھمبیر اور ذو معنی انداز میں کہا

توامبر تیز ہوتی دھڑکنوں سے پلکیں جھکا گی اور کیف امبر کی جھکی پلکوں کو دیکھتا

اس کی ناک کو چھوتا امبر کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے گا تو امبر بھی دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی

کچھ پل بعد کیف پیچھے ہوتا امبر کے کندھے سے شرٹ سرکاتے وہاں اپنے ہونٹ رکھ گیا

اب امبر جانتی تھی کیف نے اب اپنی مرضی سے ہی اسے چھوڑنا ہے

اس لیے امبر بھی خاموشی سے کیف کی محبت کو محسوس کرنے لگی

🖤🖤🖤🖤🖤

آج پانچ دن اور گزر گے تھے لیکن صارم کی حبہ سے بے رخی ویسی کی ویسی ہی تھی

اور حبہ منانے کی پوری کوشش کر رہی تھی لیکن صارم بھی اسے پوری طرح سے اگنور کر رہا تھا

سب گھر والے صارم کا حبہ کو اگنور کرنا اور حبہ کا ہر وقت صارم سے بات کرنے کا کوی بہانا ڈھونڈا سب اچھے محسوس کر چکے تھے

لیکن وہ سب چاہتے تھے کہ وہ اپنا معملہ خود ہی حل کریں

اب بھی کافی دیر سے دونوں کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے لیکن نا ہی صارم حبہ سے بات کر رہا تھا اور نا ہی حبہ صارم سے

حبہ بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ وہ صارم کو کیسے منائے لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

اور صارم بیٹھا موبائل میں لگا ہوا تھا ہدیٰ تو کافی دیر سے آرام سے سو رہی تھی

صارم جو کب سے بیٹھا حبہ کے سونے کا انتظار کر رہا تھا کہ اسے یوں لگا جیسے حبہ رو رہی ہے صارم نے حبہ کی طرف دیکھا

جو چہرہ جھکائے چہرے پے ہاتھ رکھے رو رہی تھی صارم تڑپ ہی گیا صارم جلدی سے موبائل رکھتا

حبہ کی طرف آتا اس کے سامنے بیٹھا اور حبہ کے ہاتھ تھام کر اپنے ہاتھوں میں لیے تو حبہ روتے ہوئے صارم کو دیکھنے لگی

روکیوں رہی ہو ہمم" صارم نے کہتے"

ایک ہاتھ سے حبہ کے آنسو پونچے تو حبہ اور رونے لگی

صارم پلیز یوں مجھ سے بے رخی برت کر مجھے میری غلطی کی سزا تو نا دیں" مانتی ہوں میں غلط تھی مجھے آپ سے بات کرنی چاہیے آپ سے دور رہ کر میں

نے آپ کو سزا دی لیکن میں خود بھی آپ سے دور رہ کر کوی خوش نہیں تھی پلیز صارم اسے تو نا کریں“ حبہ نے نم آواز میں کہتے

تھوڑا آگے ہوتے صارم کے سینے پے سر رکھتے رونے لگی تو صارم نے بھی جلدی سے اس کے گرد بازو کا حصار بنایا

اچھا ادھر دیکھو میرے طرف یوں روی تو میں اور ناراض ہو جاوگا“ صارم ” کہتے

ایک بازو حبہ کے گرد اور دوسرے ہاتھ سے حبہ کے چہرے کو ٹھوڈی سے تھام کر اوپر کیا

تو حبہ صارم کی آنکھوں میں دیکھنے لگی

"تو کیا آپ نے مجھے معاف نہیں کیا" حبہ نے نم آواز اور بھیگی پلکوں سے صارم کو دیکھتے کہا

تو صارم نے اپنے ہونٹوں سے حبہ کی بھیگی پلکوں کو چھوا

"اگر تم روگی تو میں تمھیں دیکھ سکتا ہوں کبھی نہیں تو پھر اب میں معاف بھی کر چکا ہوں پلیز اب مجھے پے اعتبار رکھنا" صارم نے کہا تو حبہ نے سر ہلایا

"وعدہ اب کبھی آپ پے بے اعتباری نہیں کرو گی" حبہ نے کہا

تو صارم مسکرا دیا حبہ کو سکون ہوا تھا صارم نے اسے معاف کر دیا

ہمم یہ بتاؤ گھر میں کسی کو ابھی تک تم نے بتایا کیوں نہیں کہ میں پولیس میں "

ہوں" صارم نے پوچھا

میں نے سوچا جب آپ نے نہیں بتایا اور پھوپھو کے قاتلوں کو پکڑ کر پھر "

ہی بتانا چاہتے ہیں تو میں کیوں بتاؤ" حبہ نے کہا تو صارم مسکرا دیا

ٹھیک کیا بس ان شاءاللہ ہم پکڑ لے پھر ہی بتائے گے" صارم نے کہا"

تو حبہ نے بھی ان شاءاللہ کہا

صارم حبہ کو اب گہری بولتی نظروں سے دیکھنا لگا

اور حبہ صارم کی نظروں کے پیغام پڑتے زرا سا مسکراتی چہرہ جھکا گی تو صارم مسکرا دیا

اچھا اب اتنے دن مجھ سے دور رہی ہو تو آج میں تمھارے بے حد قریب" رہوں گا اتنے دن جو تم مجھ سے دور رہی ہو اس کا بدلہ آج لوں گا اور جو تھوڑا سا ناراض میں تم سے ہوں وہ ناراضگی تم دور کر دینا" صارم نے کہتے

حبہ کو مکمل اپنی پناہوں میں لیتے اس پے اپنی محبت نچھاور کرنے لگا

حبہ بھی پر سکون ہو گی تھی کہ صارم نے اسے معاف کر دیا ہے

صارم نے حبہ کی گالوں کو چھوتے پیچھے ہوتے حبہ کو دیکھا تو حبہ نے صارم کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اسکے ماتھے پے ہونٹ رکھے

تو صارم بھی گہری مسکراہٹ کے ساتھ حبہ کو مکمل اپنے حصار میں لے گیا

❤❤❤❤

کیف اور امبر کو یہاں آئے ہوئے دس دن ہو گئے تھے دونوں خوب انجوائے کر رہے تھے

سارا دن دونوں گھومتے تھے پر کبھی کبھار کیف امبر کو اپنی محبت کے حصار میں لیے رکھتا اسے باہر لے کر ہی نہیں جانے دیتا تھا

شام کا وقت تھا دونوں اسوقت باہر آئے ہوئے تھے ہلکی ہلکی سنو فال ہو رہی تھی

امبر کو بھوک کا احساس ہوا تو دونوں نے ابھی کھانا کھایا تھا

کیف امبر کا ہاتھ تھامے ہوے اس کے ساتھ چل رہا تھا

چلو آو امبر کافی پیتے ہیں" کیف نے امبر سے کہا"

جی ٹھیک ہے" امبر نے کہا اور دونوں کافی شاپ پے چلے گے"

کافی پیتے دونوں باہر آے اور کچھ دیر گھومنے کے بعد کیف بول پڑا

امبر واپس چلتے ہیں دیکھو کتنی سنو فال ہو رہی ہے اور سردی بھی زیادہ ہو"
رہی ہے" کیف نے کہا

توامبر نے انکار میں سر ہلایا

کیونکہ اب رات ہو چکی تھی

پلیز نا کچھ دیر باہر گھومتے ہیں آج میرا دل کر رہا ہے سنو فال میں گھومنے" کو" امبر نے کیف سے کہا

چلو ٹھیک آو" کیف نے مسکرا کے کہا تو امبر بھی مسکرا دی"

دونوں کچھ دور جہاں لوگ کچھ کم تھے وہاں چلے گے

کیف جو سمیر کی کال سنتے ہوے مڑ کر کھڑا ہوا تھا اور ابھی کیف کال بند کرتا اس سے پہلے واپس مڑتا

امبر جو کیف کے کال ختم ہونے کے انتظار میں تھی کہ ایکدم اسے شرارت سوجی

تو وہ نیچے سے تھوڑی سی برف اٹھاتی اسکا گولا بناتی

بنا کیف کو سمجھنے کا موقع دیے پیچھے سے اسکے گلے میں ڈال دی

تو کیف اپنی کمر میں برف محسوس کرتا چیخ ہی پڑا اور امبر قہقہ لگا گی

امبر یہ کیا ہے ابھی بتاتا ہوں تمھیں تو" کیف کہتا"

امبر کی طرف بڑھا اور امبر کیف کا ارادہ دیکھتی جلدی سے پیچھے ہوی

کیف نہیں پلیز بہت سردی ہے"امبر نے کہتے"

کچھ قدم اور پیچھے لیے تو کیف بھی اسکی طرف قدم بڑھانے لگا

نا میری جان اب اس کی سزا تو تمھیں ضرور ملے گی"کیف کہتا امبر کی"
طرف قدم بڑھا رہا تھا

کہ ایکدم امبر بھاگی تو کیف بھی اس کے پیچھے بھاگا دونوں ہی بنا کسی کی پرواہ
کیے بھاگ رہے تھے

ابھی امبر کچھ دور ہی گی تھی کہ کیف بھی جلدی سے بھاگتا اس کے پاس آتا

اسے بازو سے تھام چکا تھا اور کیف کے پکڑنے سے امبر کے قدم تھمے

کیف اگر آپ نے مجھ پے برف گرای نا تو میں آپ سے بات نہیں کرو گی"
سچی ابھی بتا رہی ہوں" امبر نے خفگی سے کہا تو کیف نے گھور کر دیکھا

تو شرارت پہلے کس نے کی تھی" کیف نے کہا"

تو امبر نے مسکن صورت بناتے اسے دیکھا

پلیز نا آپ تو میرے پیارے سے شوہر ہیں نا" امبر نے آنکھیں ٹپٹپاتے"
ہوے کہا تو کیف نے داد دیتی نظروں سے دیکھا

واہ کیا بات ہے آج تک کبھی میری زرا سی تعریف نہیں کی اور آج میں پیارا ’’
شوہر بن گیا چلو کسی وجہ سے ہی سہی مجھے پتہ تو چلا کہ میں تمھیں پیارا لگتا
ہوں‘‘ کیف نے گہری مسکراہٹ ہونٹوں پے سجاتے کہا

تو امبر کے ہونٹوں پے شرارتی سی مسکراہٹ آئی

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں اتنے بھی کوی پیارے نہیں آپ‘‘ ’’
امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا

اچھا چلو واپس چلتے ہیں وہاں جا کر بتاتا ہوں تمھیں جو تم نے میرے ساتھ ’’
کیا ہے‘‘ کیف نے بھی ذو معنی انداز میں کہا

تو امبر کے ہونٹوں پے شر میلی سی مسکان آگی

دونوں واپس ہوٹل آئے اور کمرے میں آتے ہی کیف نے اپنا کوٹ اتارتے شرٹ اتاری کیونکہ برف کی وجہ سے شرٹ گیلی ہو چکی تھی

امبر نے کیف کو شرٹ اتارتے دیکھ کر اسے اب برا لگا تھا کیونکہ سردی بھی کتنی زیادہ تھی

امبر اپنا کورٹ اور سٹالر اتار کر رکھتی اسی لیے سوری کرنے اسکے پاس آئی

جواب کبرڈ سے دوسری شرٹ نکال رہا تھا لیکن امبر کو خود کے پاس کھڑا دیکھ کر بنا شرٹ پہنے اسکی طرف متوجہ ہوا

کمرے میں ہیٹر ہونے کی وجہ سے کمرہ گرم تھا

کیا ہوا امبر‘‘ کیف نے امبر سے پوچھا’’

سوری کیف میں نے تو مزاق کیا تھا لیکن اتنی سردی میں مجھے اسے مزاق’’ نہیں کرنا چاہیے تھا‘‘ امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا

یار کوی بات نہیں مجھے تو زرا برا نہیں لگا میں جانتا ہوں تم نے مزاق کیا تھا’’ مجھے تو اچھا لگا ہے تمھارا یوں مجھ سے مزاق کرنا‘‘ کیف نے مسکراتے کہا تو امبر بھی مسکرادی

ہاں البتہ سردی بہت لگی ہے اور وہ اگر تم چاہو تو میری سردی منٹ میں ختم’’ ہو سکتی ہے اگر تم میری پناہوں میں آجاو اس وقت تو‘‘ کیف نے گہری نظروں سے امبر کو دیکھتے کہا

تو امبر کے گال سرخ اناری ہو گے نظریں بھی شرم سے جھک گی

کیف نے مسکراتے امبر کو اپنے قریب کرتے اس کی گالوں پے بوسہ دیا

کیف بے خود سا ہوتا امبر کو اپنے اور قریب کرتا اس میں کھونے لگا

امبر کی گالوں سے ہوتے کیف نے اپنے ہونٹوں سے امبر کے کان کی لو کو دبایا تو امبر کپکپاہ کے رہ گی

کیف نے پیچھے ہوتے امبر کو بازو میں بھرتے قدم بیڈ کی جانب بڑھاے

تو امبر نے بھی شرماتے کیف کے گلے میں باز و ڈالے جس پے کیف کے لبوں پے گہری مسکراہٹ آ گی

کیف نے امبر کو بیڈ پے لیٹاتے خود لحاف کھینچ کر اوپر کرتے امبر پے جھکتے دونوں پے لحاف دیا

امبر نے پلکیں اٹھاتے ایک پل کے لیے کیف کو دیکھا لیکن پھر کیف کی پر تپش نظروں سے گھبراتے نظریں جھکا گی

تو کیف مسکراتا امبر کی لرزتی پلکوں کو دیکھتا اس کے ہونٹوں پے ہونٹ رکھتا انہیں اپنی گرفت میں لے گیا اور امبر کی تیز دھڑکنیں اور تیز ہوی

امبر نے دھڑکتے دل کے ساتھ خود کو کیف کی محبت میں سونپ دیا

اور کیف بھی امبر کو اپنی محبت کے حصار میں لیتا گیا

❤❤❤❤

دونوں کو وہاں آئے ہوئے اکیس دن ہو گے تھے اور دونوں ہی حیسن یادیں ایک دوسرے کے ساتھ بنا رہے تھے

دونوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ بے حد خوش تھے

آج کیف نے ایک بے حد خوبصورت جگہ پے اپنے اور امبر کے ڈنر کا انتظام کیا تھا

یہ ایک رومنٹک جگہ تھی جہاں کیف نے انتظام کیا تھا جہاں ایک چھوٹا سا کاٹیج تھا

اور کیف نے باہر کی بجاے کاٹیج کے اندر انتظام کیا تھا

کیونکہ جانتا تھا امبر کو سردی بہت لگے گی اور اس سے پھر بیٹھ کر کھایا بھی نہیں جاے گا

اور خاص بات وہ بس امبر کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا جہاں صرف وہ اور امبر ہوں

کیف کاٹیج میں ہر چیز کو دیکھتے امبر کے پاس ایک گھنٹے بعد ہی واپس گیا

امبر جو میکسی پہنے بالوں کو پشت پہ کھولا چھوڑے ہلکے سے میک اپ کیے تیار بیٹھی

کیف کے انتظار میں تھی کیف کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر مسکرادی تو کیف بھی مسکرادیا اور ایک بھرپور نگاہ امبر پہ ڈالی

اور امبر کے پاس آتے اسے ہاتھ سے تھام کر کھڑا کرتے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا

بہت پیاری لگ رہی ہو چلو اب میں بھی فریش ہو جاو" کیف نے کہا"

اور کبرڈ کی طرف بڑھا تو امبر نے اسکا ہاتھ تھام لیا

میں آپ کو اپنی مرضی سے دوں گی وہ پہنیے گا'' امبر نے مسکرا کے کہا تو کیف مسکرا دیا

"مجھے تو اچھا لگے کہ میری پیاری سی بیوی مجھے اپنے پسند کے دے'' کیف نے مسکرا کے کہا

تو امبر بھی مسکراتی کبرڈ کے پاس گی اور وہاں سے ایک ڈریس نکلا

تو کیف نے حیرت سے دیکھا کیونکہ یہ تو کیف نے لایا ہی نہیں تھا

"یہ تم نے کب لیا'' کیف نے ڈریس پھر امبر کو دیکھتے کہا

کیف کو یاد تھا وہ بلیک اور وائٹ کلر کا تھری پیس سوٹ تو نہیں لے کر آیا تھا

یہ میں نے وہی لیا تھا ہانیہ بھابھی کے ساتھ گی تھی نا میں شاپنگ پے تو تب" لیا تھا اور اب ساتھ لے آئی" امبر نے کہا

ایک شام وہ اور ہانیہ بس کچھ وقت کے لیے گی تھی

کیف مسکرا دیا اور اس سے ڈریس لیا

تھنکو میری جان مجھے اچھا لگا کہ تم نے میرے لیے کچھ خود لیا چلو میں تیار ہو" جاو" کیف نے مسکراتے دل سے کہا تو امبر بھی مسکرا دی

کیف ڈریس لیتا باتھروم چلا گیا تو امبر انتظار کرنے لگی

کچھ دیر بعد کیف بھی فریش ہوتا بال بناتے امبر کے پاس آیا جو بیڈ پے بیٹھی کب سے اسی کو دیکھ رہی تھی

اب مجھے بتاو بھی کیسا لگ رہا ہوں" کیف نے مسکراتے کہا تو امبر بھی مسکرا دی

ہمم بس تھوڑے سے پیارے" امبر نے شرارتی لہجے میں کہا تو کیف مسکرا دیا

اچھا چلو تھوڑا سا ہی سہی پیارا تو لگا" کیف نے مسکراتے کہا تو امبر مسکرائی

چلو اب جلدی سے کورٹ پہنو چلیں ہم" کیف نے کہا ساتھ امبر کا بیڈ پے پڑا ہوا کورٹ اسے پہنانے لگا

امبر کو کورٹ پہناتے امبر کا ہاتھ تھامے اسے لیے کمرے سے نکلا

کچھ دیر بعد دونوں ہی کاٹیج پہنچ گے تھے امبر اور کیف کاٹیج کے اندر گے تو امبر دیکھتی رہ گی

جہاں چھوٹے سے لاونج میں ہر طرف گلاب کے پھول پڑے ہوے

اوپر سے پھولوں کی مہک اور دھیمی سی لائی ٹینگ کیے ہوے بے حد خوب صورت منظر دے رہی تھی

کیسا لگا سب صرف تمھارے لیے ہے اور کھانا میں لے کر آیا ہوں اب "
تمھارے شوہر کو کھانا بنانا نہیں آتا تو وہ لے کر آیا ہوں" کیف نے کہا تو امبر
مسکرا دی

سب بہت اچھا لگ رہا اور کوی بات نہیں اگر آپ کو کچھ بنانا نہیں آتا بس "
آپ مجھے اپنے ہاتھ سے کھلا دیجے گا" امبر نے مسکراتے کہا

تو کیف کے ہونٹوں پے بھرپور مسکراہٹ آی

کیوں نہیں مجھے تو بہت اچھا لگے کہ میں اپنی بیوی کو اپنے ہاتھ سے کھلاو چلو "
آو جلدی سے کھانا کھاتے ہیں" کیف نے کہا

تو امبر نے کورٹ اتار کر سائیڈ پے رکھا کیونکہ ہیٹر کی وجہ سے لاونج گرم تھا

امبر کو کرسی پے بیٹھاتے کیف خود بھی اسکے ساتھ کرسی رکھتا بیٹھا اور کھانا ڈالتے امبر کو کھلانے لگا

تو امبر بھی کیف کو کھلانے لگی جس پے کیف مسکراتا امبر کے ہاتھ سے کھانے لگا

کچھ دیر بعد دونوں نے کھانا کھایا تو کیف نے امبر کو اپنے بازوں کے حصار میں لیا

ہمم تو اب کیا ارادہ ہے میرا ارادہ تو تمھیں ڈھیر سارا پیار کرنے کا ہے'' کیف'' نے کہا تو امبر کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکان آی

وہ مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے‘‘امبر نے نظریں جھکائے کہا تو کیف نے ”
سوالیہ دیکھا

بتاو کیا کہنا ہے‘‘کیف نے کہا ”

توامبر نے ایک نظر کیف کو دیکھتے کیف کے بازو کے حصار سے نکلی تو کیف
نے حیرت سے دیکھا

کیا ہوا‘‘کیف نے پوچھا ”

وہ مجھے یہ کہنا تھا کہ ۔۔‘‘امبر کہتی نظریں جھکائے ہاتھ مڑونے لگی ”

کیف کو سمجھ نہیں آرہی تھی آخر ایسی کیا بات ہے جو امبر کو کہنا اتنا مشکل لگ رہا تھا

بولو کیا کہنا ہے میری جان میں سن رہا ہوں" کیف نے پیار سے کہا تو امبر" گہرہ سانس لیتی بولی

"I Love You "

امبر نے ایک ہی سانس میں کہا

تو کیف نے دل سے مسکراتے امبر کو دیکھتے امبر کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ماتھے پے محبت بھرا بوسہ دیا

I Love You to"

کیف نے بھی مسکراتے کہا تو امبر نے کیف کی طرف دیکھا

”کیف میں بھی آپ سے پیار کرتی ہوں بہت زیادہ پتہ نہیں کب لیکن پہلے آپکا میرا خیال رکھنا آپ کا چھوٹی چھوٹی بات پے پریشان ہونا فکر کرنا مجھے اچھا لگتا تھا آپ کا ہر وقت بے دھیانی میں انتظار کرتی تھی جب میں گھر آئی تب، میں نے کبھی یہ نہیں سوچا تھا کہ مجھے آپ سے محبت ہے لیکن پھر دھیرے دھیرے پیار ہو گیا کبھی مجھے چھوڑ کر نا جاے گا“ امبر نے کہا

تو کیف نے امبر کو اپنے سینے سے لگایا

اور کچھ پل بعد پیچھے کرتے امبر کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے

آج میں تمھارے منہ سے محبت کا اظہار سن کر بے حد خوش ہوں تمھیں بتا" نہیں سکتا امبر مجھے کتنا سکون محسوس ہو رہا ہے میں ہمیشہ تمھارا تھا اور تمھارے ساتھ رہوں گا وعدہ ہے میرا میں بھی تمھیں بے پناہ چاہتا ہوں شاید کبھی اپنی محبت تمھیں گنوا نہیں سکتا" کیف نے کہتے امبر کے ہاتھوں پے بوسہ دیا

تو امبر مسکرا دی اور زرا کیف کے پاس ہوتی جلدی سے کیف کے گال پے ہونٹ رکھتی پیچھے ہوتی شرم وحیا سے رخ مڑ گی

اور کیف تو ابھی تک سب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اور اپنی گال پے امبر کے ہونٹوں کا لمس محسوس کر رہا تھا

اور اپنی گال پے امبر کے ہونٹوں کا لمس محسوس کرتے کیف کے لبوں کو ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے چھوا

کیف نے امبر کی کمر سے ہاتھ آگے لے جاتے اسکے پیٹ کے گرد باندھے اور امبر کے کندھے پے ہونٹ رکھتے کان کے قریب جھکا

"اتنی جلدی تو مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آیا اگر کِس کرنا ہی تھا تو زرا بتاتی تو سہی تاکہ میں سہی سے تمھارے ہونٹوں کا لمس اچھے سے محسوس کرتا" کیف نے گھمبر ذو معنی انداز میں کہتے

امبر کے کان کی لو کو چھوا تو امبر کپکپا ہی گی

"پ پلیز چھوڑے" امبر نے شرم وحیا سے کہا تو کیف مسکرا دیا"

اور امبر کا رخ اپنی طرف کرتے اسکا ہاتھ تھاما

اچھا چلو آو میرے ساتھ" کیف کہتا امبر کو سامنے بنے چھوٹے سے کمرے" میں لایا

تو امبر نے حیرت سے کمرے کو دیکھا کیونکہ وہاں بھی ہر طرف گلاب کے پھول پڑے ہوے تھے

کیف امبر کو چھوڑتا وہاں ٹیبل پے رکھے ایک شاپنگ بیگ امبر کے پاس لایا تو امبر نے سوالیہ دیکھا

یہ کیا ہے کیف" امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا"

کھول کر تو دیکھو" کیف نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ کہا"

تو امبر نے شاپنگ بیگ کھول کر دیکھنے لگی اور جو اسے ملا تھا

امبر کے گال شرم سے دہک گے تھے کیونکہ وہ ایک نائی ٹی تھی جو کیف نے یہی سے لی تھی

امبر نے جلدی سے واپس شاپنگ بیگ میں رکھی اور خود کو نارمل کرتے کیف کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

کیف زرا شرم نہیں آپ کو میں ایسا ڈریس پہنو گی آپ بھی نا" امبر نے" گھور کر کیف کو دیکھتا کہا

تو کیف ہنس دیا اور امبر کا ہاتھ تھامتے اپنا انگوٹھا پھیرا تو امبر کپکپای

میں تمھیں اس میں دیکھنا چاہتا ہوں پلیز میرے لیے پہن کر آو" کیف نے کہا

امبر نے گلابی ہوتے کیف کو پھر سے گھوری سے نوازا

کیف میں نہیں پہن رہی" امبر نے کیف کی بات سنتے شرم سے کہا تو کیف نے خفگی سے اسے دیکھا

یار اگر تم نے نا پہنی تو میں ناراض ہو جاو گا" کیف نے خفگی سے کہا"

توامبر کیف کی ناراضگی کا سوچتی پریشان ہوی

پہلی دفعہ وہ کوی فرمائش کر رہا تھا اور وہ بھی اسی اگر کچھ اور کرنے کو کہتا تو امبر کر لیتی پر اب کرنا اسے مشکل لگ رہا تھا

لیکن وہ اس کا شوہر تھا تو وہ پہن تو سکتی تھی اسی لیے امبر کیف کی ناراضگی کا سوچتے شاپنگ بیگ لیتی

خاموشی سے باتھروم کی طرف بڑھی تو کیف کے لبوں پے بھرپور مسکراہٹ آی

کورٹ اتار کر رکھتے کیف باہر وہی کھڑا امبر کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا آخر پانچ منٹ پھر سات منٹ اور دس منٹ پے جا کر کیف کی بس ہوی تھی

کیف نے باتھروم کے پاس جاتے ڈورلاک کیا توامبر جو کب سے اب باہر جانے کا سوچ ہی ایکدم اس طرف متوجہ ہوی

اب اس نے نائی ٹی پہن تولی تھی لیکن اب کیف کے سامنے جانے پے اسے یوں شرم بھی بہت آرہی تھی

امبر یار کیا ہوا کب سے انتظار کررہا ہوں اگر تم ایک منٹ میں باتھروم سے" باہر نا آی تو میں اندر آجاو گا" کیف نے کہا

توامبر انگلیاں مڑتے دروازے کے پاس آی

افففف اب میں کیسے جاؤں اگر میں نے نا پہنی تو کیف کہیں ناراض ہی نا ہو جائے" امبر نے دل میں سوچا

اب اسے بے تحاشا شرم آ رہی تھی کیف کے سامنے جانے سے

امبر تم آ رہی ہو یا نہیں" کیف نے پھر سے کہا تو امبر نے دروازہ کھولا"

پھر باہر کیف کے سامنے جانے کی بجائے وہ وہی رخ مڑ کر کھڑی ہو گی

کیف دروازے کھولنے پے جلدی سے اندر آیا اور امبر کو نائی ٹی میں رخ مڑے کھڑا دیکھ کر گہری نظریں امبر کے وجود پے ٹکائے

اسے کندھوں سے تھامے اپنی طرف کیا اور امبر کے وجود کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا

امبر جو آنکھیں بند کیے کھڑی تھی کہ اسے اپنے کندھے اور پھر کیف کی انگلیوں کا لمس کندھے سے بازو پے محسوس ہوا

تو شرم سے پہلے سے زیادہ سرخ ہونے لگی

کیف نے امبر کو خود کے قریب کرتے اسکے ماتھے پے ہونٹ رکھتے اسے اپنے بازو میں اٹھاتے

امبر کو کمرے میں لاتے اسے بیڈ پے لیٹاتے امبر پے جھکا تو امبر کی تیز ہوتی دھڑکنیں اور تیز ہوی

کیف نے امبر کے کندھے پے ہونٹ رکھتے اسکی گردن پے اپنا لمس چھوڑتے امبر کے گالوں پے شدت سے بوسہ دیا

امبر نے دھڑکتے دل کے ساتھ کیف کے گرد حصار بنایا

اور کیف امبر کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیتا پھر سے اپنی محبت اس پے نچھاور کرنے لگا اور امبر بھی کیف کی محبت کو محسوس کرنے لگی

♥♥♥♥

آج کیف اور امبر کو یہاں آئے ہوئے مہینہ ہو چکا تھا

دونوں خوب انجوائے کر رہے تھے کیف ابھی سو رہا تھا اور امبر جلدی نیند سے بیدار ہو گی تھی

لیکن اس نے سوچا کیف کو ابھی سونے دے ایک نظر سوئے ہوئے کیف کو دیکھی خود وہ فریش ہونے چلی گی

اسے اپنی طعبیت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی عجیب سی ہو رہی تھی

فریش ہو کر آی اور بال بناتے وہ بیڈ پے بیٹھنے لگی کہ ایکدم اسے چکر آیا تو جلدی سے بیڈ کا سہارا لے کر بیٹھی

کیف کی آنکھ کھولی تو پہلی نظر ساتھ گی

لیکن امبر کو بیڈ پے کنارے پے پاوں نیچے کیے یوں بیٹھا دیکھ کر کیف پریشان ہوتا جلدی سے بیٹھتا امبر کے قریب ہوا

امبر کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے" کیف نے امبر سے پوچھا تو امبر کیف کیطرف متوجہ ہوی

"جی کیف ٹھیک ہوں بس یونہی بیٹھی تھی آپ فریش ہو جاے پھر ہم ناشتہ کرتے ہیں مجھے بھوک لگی ہے" امبر نے کیف کی طرف دیکھتے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

تو کیف اسے ٹھیک دیکھ کر شکر کرتا بیڈ سے اٹھا

ابھی آتا ہوں بس پانچ منٹ" کیف مسکرا کہ کہتا ڈریس لیتا باتھروم کی طرف بڑھا

کیف فریش ہوتا واپس آیا اور بال بناتا امبر کی طرف متوجہ ہوا جو اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی

امبر جو اٹھ کر صوفے پے بیٹھنے لگی تھی کہ ایکدم اسے چکر آیا تھا اور کیف جو امبر کو ہی دیکھ رہا تھا

کہ امبر کو بے ہوش ہوتا دیکھ کر دو قدم کا فاصلہ ایک قدم میں ہی تہہ کرتے امبر کو تھاما تھا

امبر کیا ہوا تمھیں امبر کھولو" کیف امبر کو بازو میں تھامے پریشانی سے اسے "
پکارنے لگا

پھر جلدی سے بیڈ پے لیٹاتے اسکے ہاتھ رگڑنے لگا پھر اسکی نبض چیک کرنے
لگا

اور امبر کو چیک کرتے جو اسے پتہ چلا تھا ایک پل کے لیے کیف کا دل تیزی
سے دھڑکا تھا ایکدم چہرے پے بھرپور مسکراہٹ آئی تھی

کیف نے خوشی سے جھک امبر کے ماتھے پے بوسہ تھا اور اس کا ہاتھ تھام کر
قریب بیٹھتے امبر کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا

کچھ دیر بعد امبر کو ہوش آیا تو کیف جو پہلے ہی امبر کی طرف متوجہ تھا کہ اسے ہوش میں آتا دیکھ کر اس کے گال پے ایک ہاتھ رکھا

"امبر میری جان یہ لو پانی پیو" کیف نے کہا اور ساتھ پانی سائیڈ ٹیبل سے اٹھاتے امبر کو دیا

جو امبر نے دو گھونٹ پی کر پیچھے کر دیا تو کیف نے واپس رکھتے امبر کو مسکرا کے دیکھا

تو امبر جیسے اب ٹھیک سے ہوش آگیا تھا کہ کیف کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھتے اسے حیرت اور پھر غصے سے دیکھا

وہ بے ہوش ہو گی تھی اور اسکا شوہر مسکرا رہا تھا

"کیف میں یہاں بے ہوش ہو گی تھی اور آپ مجھے مسکرا کے دیکھ رہے ہیں" امبر نے خفگی سے کہا تو کیف اور مسکرا دیا

"ہاں بات ہی کچھ ایسی ہے پہلے یہ بتاو اب کیسا محسوس کر رہی ہو" کیف نے کہا تو امبر نے سر ہلایا

"اب ٹھیک ہوں پتہ نہیں کیا ہوا تھا مجھے ایکدم چکر آ گیا" امبر نے کہا

تو کیف پھر سے مسکرا دیا اس کے تو ہونٹوں سے مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی

اچھا بتایں اب کیا ہوا تھا مجھے اور یہ آپ مسکراے کیوں جا رہے ہیں ‘‘امبر ’’ نے کہا تو کیف بول پڑا

کیو نکہ آج ہمیں اللہ پاک نے بہت بڑی خوشی سے نوازا ہے میں بابا اور تم ’’ مما بننے والی ہو ‘‘کیف نے ہو نٹوں پے زندگی سے بھرپور مسکراہٹ سجاے کہا

تو ایک پل کے لیے امبر نے حیرت سے کیف کو دیکھا اور پھر شرماتی نظریں جھکا گی

جس پے کیف مسکراتا اس کے قریب ہوتا اسے اپنے حصار میں لیا

میں بہت خوش ہوں امبر بہت بس اب تم نے اپنا بہت سا خیال رکھنا ہے بلکہ میں رکھوں گا" کیف نے خوشی سے کہا

تو امبر بھی مسکرادی نظریں تو اٹھ ہی نہیں رہی تھی

مجھے تو بیٹی چاہیے اور وہ بھی بلکل تمھاری طرح پیاری سی" کیف نے کہتے "

امبر کے بالوں پے ہونٹ رکھے تو امبر کے ہونٹوں پے مسکراہٹ آی

کیف گھر میں سب کو بتادیا" امبر نے پوچھا"

نہیں یار پہلے یہ میں تم سے شئیر کرنا چاہتا تھا اس لیے اب بتاتا ہوں سب " بہت خوش ہوگے سب" کیف نے کہا

اور موبائل نکالتے کال کر کے سب کو بتانے لگا

سب ہی بے انتہا خوش ہوئے اور دونوں کے لیے ڈھیروں دعائیں کرنے لگے

وجدان کو بھی کیف نے کال کر کے بتا دیا کہ وہ ماموں بننے والا ہے

جس پہ اس نے بھی اپنی جان سے پیاری بہن اور دوست کے لیے خوشیوں کے لیے دعائیں کی

کال کر کے سب کو بتانے کے بعد کیف پھر سے امبر کو یونہی حصار میں لے کر بیٹھا باتیں کرنے لگا

اب اسکا ارادہ باہر جانے کا نہیں تھا شام کو ہی جانے تھا

اور ویسے بھی ایک دن بعد انہوں نے واپس پاکستان واپس آ جانا تھا

کیف اور امبر کو آئے ہوئے چار دن ہو گئے تھے وجدان اور معصومہ امبر سے ملنے گئے تھے

اور دونوں نے ہی ڈھیر سی ساری دعائیں دی

وجدان اپنی بہن کو خوش دیکھ کر بے حد پر سکون تھا

وجدان نے کیف کا انتخاب یونہی تو نہیں کیا تھا جانتا تھا کہ امبر کے لیے کیف بہترین ساتھی ہے

سب بہت خوش تھے دن یونہی گزر رہے تھے ہنستے مسکراتے ایک دوسرے کے ساتھ

♥♥♥♥

آج وجدان گھر ہی تھا اور اسکا ارادہ آج سارا وقت صرف اور صرف اپنی محبت کے ساتھ گزارنے کا تھا

اس لیے وجدان نے سوچا کہ کیوں نا وہ دونوں شاپنگ کرنے چلے پھر کچھ دیر گھومتے لنچ کرتے واپس آے گے

یہی پلین سوچتے اس نے معصومہ کو مخاطب کیا

معصومہ یار ہم باہر چلیں کچھ دیر شاپنگ کریں گے پھر گھومے گے اور لنچ ”
بھی باہر کریں گے تم کیا کہتی ہو“ وجدان نے معصومہ سے کہا

جو اس کے ساتھ ہی بیٹھی موبائل پے میسج پے امبر سے بات کر رہی تھی

جی ٹھیک ہے پھر میں جلدی سے تیار ہو جاتی ہوں اور آج آپ مجھے ”
آئی سکریم بھی کھلائے گے ابھی بتا رہی ہوں“ معصومہ نے کہا تو وجدان
مسکرا دیا

معصومہ باہر گھومنے کے نام پے ہی خوش ہو گی تھی

اور وجدان تو معصومہ کو خوش دیکھ کر ہی خوش ہو گیا

اوکے چلو اب تیار ہو جاو'' وجدان نے مسکرا کے کہا''

تو معصومہ بھی مسکراتی بیڈ سے اتری اور چینجنگ روم کی طرف بڑھ گی

کچھ دیر بعد معصومہ چینج کر کے آی تو وجدان بھی ڈریس لیتا باتھروم چلا گیا
شرٹ اپنی وہی بیڈ پے رکھ گیا

اور معصومہ ڈریسنگ کے آگے کھڑی ہوتی آنکھوں میں کاجل اور لپ اسٹک
وغیرہ لگانے لگی

کچھ دیر بعد وجدان ٹروازر اور بینان میں ہی باتھروم سے باہر آیا

تو معصومہ اسے بیڈ پے بیٹھی ہوی ملی وجدان کو بنا شرٹ کے دیکھتے معصومہ کی نظر وجدان کے بازو پے گی

جہاں پے گولی کا نشان ابھی بھی تھا معصومہ نے پہلے بھی ایک بار اس سے پوچھا تھا

جس پے وجدان نے کہا تھا کہ چوٹ لگی ہے پر کسے یہ نہیں بتایا تھا

”وجی یہ آپ کے بازو پے چوٹ کسے آی تھی آپ سے میں نے پہلے بھی پوچھا آپ نے بتایا ہی نہیں“ معصومہ نے کہا

وجدان جو ڈریسنگ کے آگے کھڑا تھا کہ معصومہ کی آواز پہ پلٹ کر اسے دیکھا اب اسے بتا بھی نہیں سکتا تھا

یار وہ ایک دفعہ گر گیا تھا تو نیچے کانچ کا ٹکڑا تھا تو وہ لگ گیا" وجدان نے بہانا بنایا"

اچھا عجیب ساز خم نہیں وجی" معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا"

یار زخم کبھی اچھے بھی ہوئے ہیں ہر زخم عجیب ہی تو ہوتا ہے" وجدان نے مسکرا کے کہا تو معصومہ نے منہ بنایا"

میں ویسے ہی کہہ رہی تھی چلیں اب جلدی سے تیار ہو جاے نا پھر ہم جاے" معصومہ نے کہا"

تو وجدان مسکرا بال بناتا شرٹ پہننے لگا تیار ہوتے وجدان معصومہ کے پاس آیا

تو معصومہ بھی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوی وجدان نے معصومہ کو ایک بھرپور
نظر سے دیکھتے

اسکے چہرے پے آی آوارہ لٹ کو کان کے پیچھے کیا

" ویسے یار اب میں تمھیں باہر لے کر جارہا ہوں تو مجھے بھی تو کچھ اس کے
بدلے میں ملنا چاہیے نا" وجدان نے معصومہ کے ہونٹوں کو دیکھتے ذو معنی کہا

تو معصومہ کے گالوں پے ایکدم لالی چھانے لگی

"وجی چلیں اب"معصومہ نے وجدان کے ارادہ دیکھتے جلدی سے وجدان کا ہاتھ تھام کر اسے باہر لے جانا چاہا

لیکن وجدان نے اسے یونہی معصومہ کے تھامے ہوئے ہاتھ کو زرا جھٹکا دیا تو معصومہ جو اپنے دھیان تھی

کہ وجدان کے کھچنے سے وجدان کے سینے سے آ ٹکرای ہاتھ وجدان کے سینے پے رکھا

دوسرے سے ابھی تک وجدان کے ہاتھ تھاما ہوا تھا وجدان نے ایک بازو معصومہ کی کمر کے گرد باندھا

وجدان نے معصومہ کے تھامے ہاتھ کو اپنے ہونٹوں کے قریب کرتے اس پے بوسہ دیا تو معصومہ نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا

وجدان نے مسکرا کے معصومہ کو دیکھتے اس کے ہونٹوں پے جھلکتا

کہ معصومہ نے وجدان کے ہونٹوں پے جلدی سے ہاتھ رکھا تو وجدان نے گھور کر دیکھا

یار کیا ہوا" وجدان نے کہا"

لیکن معصومہ نے جلدی سے آنکھیں بند کرتے وجدان کی گال پے ہونٹ رکھتے جلدی سے پیچھے ہوتی نظریں جھکا گی

تو وجدان نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ معصومہ کو دیکھا اور معصومہ کا چہرہ ٹھوڑی سے تھام کر اوپر کو کیا

لیکن معصومہ کی نظریں جھکی ہوی تھی

آج اتنی مہربانی کی وجہ ”وجدان نے گہری مسکراہٹ ہونٹوں پے سجاے“ کہا

تو معصومہ کے چہرے کا رنگ گلابی اور گلابی ہوا

آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ آپ کو مجھے باہر لے جانے کے بدلے کچھ چاہیے“ تو مجھے پتہ تھا آپ کو کیا چاہیے ”معصومہ نے کہا

لیکن وہ الگ بات تھی اسے اپنی حرکت پے شرم بھی آرہی تھی

اور وجدان معصومہ کی بات پے بھرپور مسکراہٹ ہونٹوں پے سجاتا اس کے ماتھے پے بوسہ دیا

میری زندگی تو پھر شرما کیوں رہی ہو یار ادھر میری طرف دیکھو نا" وجدان" نے معصومہ کے چہرے کو دیکھتے کہا

لیکن معصومہ نے پھر بھی نظریں جھکائے ہی رکھی

اچھا یار چلو پھر ایک کِس ہی اور دے دو وہ بھی ادھر" وجدان نے اپنے" ہونٹوں پے انگلی رکھتے کہا

تو معصومہ نے ایک نظر وجدان کو دیکھا لیکن وجدان کا اشارہ دیکھتے شرم سے وجدان کے سینے پے سر ٹکا گی

جس پے وجدان معصومہ کی شرم محسوس کرتا مسکرا دیا اور معصومہ کے سر پے اپنے ہونٹ رکھے

اچھا چلو چلیں،، وجدان نے معصومہ سے کہا''

تو معصومہ پیچھے ہوی لیکن وجدان کے حصار میں ہی تھی

اور وجدان نے بنا معصومہ کو سمجھنے کا موقع دیے معصومہ کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا پیچھے ہوتا

اسکا ہاتھ تھامتا اسے لیے باہر کو بڑھا

اور معصومہ وجدان کی یوں اچانک حرکت پے جو بھکلا ہی گی تھی خود کو سمبھالتی اس کے ساتھ کمرے سے باہر نکلی

♥♥♥♥

سمیر گھر آیا تو امبر اور وانیہ کو لاونج میں بیٹھا دیکھ کر مسکرا کے ان دونوں کو دیکھا

بلال صاحب اور آصفہ بیگم کہیں باہر گے ہوے تھے

وانیہ بیٹا آپ کی مما کہاں ہے“ سمیر نے وانیہ سے ہانیہ کا پوچھا”

بابا وہ تو کچن میں ہیں'' وانیہ نے بتایا''

اچھا'' سمیر کہتا کچن کی طرف بڑھ گیا''

کچن میں گیا تو اسے ہانیہ نوڈلز بناتی ہوی دیکھای دی ہانیہ کی بھی سمیر پے نظر گی تو مسکرا دی

کیا بنا رہی ہے میری بیگم'' سمیر نے ہانیہ کے پاس آتے پوچھا ساتھ ہانیہ کی'' گال پے بوسہ دیا تو ہانیہ کی مسکراہٹ اور گہری ہو گی

بس آپ کی لاڈلی بیٹی نے کہا ہے کہ اسے نوڈلز کھانے ہیں امبر سے کہہ'' رہی تھی تو میں نے اسے منع کر دیا اور خود بنانے آ گی'' ہانیہ نے مسکراتے بتایا تو سمیر بھی مسکرا دیا

اچھا رو کے آپ کو پانی دیتی ہوں یہاں بیٹھے آپ“ ہانیہ نے سمیر سے کہا”

او کے یار دے ہی دو ویسے بھی پیاس تو لگی ہے“ سمیر کہتا وہی کرسی پے بیٹھ ” گیا

تو ہانیہ نوڈلز کو دھیمی آنچ پے رکھتی سمیر کو پانی دینے لگی

چلو یار میں بھی کمرے میں جاتا ہوں اور ہاں وانی کو نوڈلز دے آو میں ” کمرے میں تمھارا انتظار کر رہا ہوں“ سمیر نے کہا

تو ہانیہ نے نوڈلز باول میں ڈالتے ہوے سمیر کو دیکھا

میں نہیں آرہی آپ جاے" ہانیہ نے جان بوجھ کر کہا تو سمیر نے گھور کر" دیکھا

اگر تم ابھی کمرے میں نا آی تو بھی رات کو تو کمرے میں ہی آنا ہے تو تب" میں تمھیں اچھے سے پوچھ لوں گا" سمیر نے ہانیہ کو گہری نظروں سے دیکھتے کہا

تو ہانیہ کے ہونٹوں پے سمیر کی دھمکی سنتے شرملی سی مسکراہٹ آگی

آجاو گی جاے اب" ہانیہ نے مسکراتے کہا"

تو سمیر بھی مسکراتا کچن سے باہر نکلا اور ہانیہ بھی

سمیر کے کچن میں داخل ہوتے ہی کیف بھی جو ہسپتال گیا تھا اب وہ جانے لگا تھا

ابھی گھر آیا تو سامنے ہی امبر کو دیکھتے سکون ہوا تھا

امبر کی بھی جیسے ہی نظر کیف پے گی تو امبر بھی مسکرادی

چاچو آگے آپ'' وانیہ نے کیف کو دیکھتے مسکرا کے کہا''

تو کیف امبر سے نظریں ہٹاتا وانیہ کی طرف متوجہ ہوا اور مسکرا کے اسے دیکھا

جی میرا بچہ میں آگیا کر رہی ہو چچی بھتیجی ‘‘کیف نے وانیہ کے ساتھ بیٹھتے ’’ مسکرا کے پوچھا تو امبر اور وانیہ مسکرا دی

ہم تو باتیں کر رہے تھے ہم دونوں کا سیکرٹ ہے آپ کو نہیں بتائی یں ’’ گے ‘‘ وانیہ نے کہا

تو کیف اور امبر مسکرا دیے

اس کے سیکرٹ بھی کھلونو تک یا کھانے پینے تک ہی ہوتے تھے

او کے بھ ئی ی اب میں کیا پو چھو تم دونوں کے سیکرٹ ‘‘ کیف نے کہا تو ’’ وانیہ مسکرا دی

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے جب ہانیہ بھی وہاں آ گی اور وانیہ کو نوڈلز دینے لگی

اچھا میں زرا سوچ رہا تھا کہ امبر ہم دونوں کہیں باہر چلتے ہیں تو تم بھی تیار ہو ""
جاو "" کیف نے صوفے سے اٹھتے کہا تو امبر بھی سر ہلا گی

جی ٹھیک ہے پر آپ ابھی آے ہیں "" امبر نے کہا ""

اسکا بھی دل تو کر رہا تھا باہر جانے کو لیکن کیف کی تھکن کا احساس کرتے کہا

نہیں یار میں ٹھیک ہوں چلو آو تیار ہو جاو پھر چلتے ہیں اور وانی بچے آپ بھی ""
جاو گی ہمارے ساتھ "" کیف نے امبر کو کہتے وانیہ سے بھی کہا

نہیں چاچو میں تو سونے لگی ہو نوڈلز کھا کے میں نہیں جا رہی" وانیہ نے نوڈلز کھاتے کہا تو کیف اور امبر مسکرا دے

اوکے چلو میں آپ کو کل لے کر جاوگا" کیف نے مسکراتے کہا"

اوکے چاچو" وانیہ مسکراتی کہتی ہا نیہ سے نوڈلز کھانے لگی"

تو کیف اور امبر کمرے کی طرف بڑھے

کمرے میں آتے کیف اور امبر تیار ہونے لگے امبر جو ڈریس پہنے بال بنا رہی تھی

کہ کیف بھی فریش ہوتا امبر کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور آئی ینے میں سے امبر کو دیکھنے لگا

توامبر مسکرادی کیف بھی مسکرادیا اور امبر کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیا

تم زیادہ خوبصورت ہوتی جارہی یا مجھے لگتی ہو'' کیف نے مسکراتے کہا تو'' امبر نے آئی ینے میں سے ہی گھورا

یعنی میں پہلے آپ کو اتنی زیادہ خوبصورت نہیں لگتی'' امبر نے خفگی سے کہا'' توکیف ہنس دیا

میں نے ایسا تو نہیں کہا یار کہ تم اب خوبصورت ہوی ہو پہلے نہیں تھی'''' کیف نے کہتے

امبر کی گال پے بوسہ دیا تو امبر کے چہرے پے لالی چھا گی

اچھا تو پھر اسے کیوں کہا کہ خوبصورت ہوتی جا رہی ہو" امبر نے کہا تو کیف مسکرا دیا

"میرا تو مطلب یہ تھا کہ جب سے ہمیں پتہ چلا ہے کہ ہم والدین بننے والے ہیں تو تم اور خوبصورت ہو گی ہو پہلے سے بھی زیادہ" کیف نے کہا

تو امبر کے ہونٹوں پے شرملی سی مسکان آن ٹھری جیسے دیکھتے کیف کی مسکراہٹ گہری ہوی

اچھا چلو اب جلدی سے بال بنالو میں تو تیار ہوں پھر باہر چلتے ہیں" کیف نے امبر سے کہتے

پھر سے امبر کی گال پے بوسہ دیا اور پیچھے ہوتے بال بنانے لگا تو امبر بھی مسکراتی بال بنانے لگی

کچھ دیر میں ہی دونوں باہر نکلے تھے اور کیف کا ارادہ امبر کو پہلے شاپنگ کروانے کا تھا

❤❤❤❤

وجدان اور معصومہ اس وقت مال میں شاپنگ کر رہے تھے اور کچھ ڈریس تو معصومہ نے لے بھی لیے تھے جو شاپنگ بیگ وجدان نے پکڑے ہوے تھے

معصومہ چلو اب شوز بھی لے لو میں نے بھی لینا ہے‘‘ وجدان نے معصومہ ’’
سے کہا

جی ٹھیک ہے پہلے وہ لے لیتے ہیں پھر میں نے جیولری بھی لینی ہے ‘‘’’
معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا

چلو آو‘‘ وجدان کہا’’

اور دونوں آگے بڑھے کہ پیچھے سے انہیں کیف کی آواز سنای دی جس نے
وجدان کو پکارا تھا

دونوں نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو کیف اور امبر کو دیکھتے مسکرا دیے

کیف کے ہاتھ میں بھی شاپنگ بیگ تھے جو امبر کے ڈریس تھے

تم دونوں بھی شاپنگ کرنے آے ہو" وجدان نے انکے قریب آتے کہا" اور امبر کو اپنے ساتھ لگایا

جی بھای ہم بھی شاپنگ کرنے آے ہیں" امبر نے کہا"

تو وجدان مسکرا دیا اور کیف سے ملنے لگا اور امبر معصومہ سے

چلیں ہم مل کے شاپنگ کرتے ہیں کیوں معصومہ" امبر نے کہا تو معصومہ" مسکرا دی

ہاں ٹھیک ہے‘‘معصومہ نے کہا’’

چلو میں نے ڈریس لینا ہے تم میرے ساتھ آجاو‘‘امبر نے کہا’’

چلو ہم دونوں یہاں کھڑے ہیں تم دونوں لے لو‘‘وجدان نے کہا’’

تو دونوں سر ہلاتی دوکان میں داخل ہوی اور وجدان اور کیف بھی دوکان میں داخل ہوتے ایک سائیڈ پے کھڑے ہوگے

واہ کیا بات ہے بھئی بھابھی کی خدمت ہو رہی ہے‘‘کیف نے امبر اور’’ معصومہ کے جاتے ہی وجدان کے ہاتھ میں شاپنگ بیگ دیکھتے ہوے کہا

تو وجدان نے بھی نظروں سے جتاتے ہوے کیف کے ہاتھ میں تھامے ہوے شانگ بیگ کی طرف اشارہ کیا

جس پے کیف سمجھتا ہنس دیا تو وجدان بھی ہنس دیا

دونوں تھوڑا الگ کھڑے تھے آس پاس لوگ گزرتے اپنے آپ میں مصروف تھے

اچھا یار میری راکب سے بات ہوی تھی اور کہہ رہا تھا کہ اس دفعہ ڈیول کو'' ہم ضرور پکڑ لے گے'' کیف نے کہا تو وجدان نے گہرہ سانس لیا

اور کیا کہا راکب نے میری بات نہیں ہوی ابھی اس سے'' وجدان نے کہا''

اچھا بس ابھی اتنا ہی بتایا ہے رات کو بات کروگا‘‘ کیف نے کہا تو وجدان سر ’’ ہلا گیا

کچھ دیر بعد معصومہ اور امبر بھی آگی تو کیف اور وجدان اپنی اپنی بیوی کی شاپنگ کے بل پے کرتے وہاں سے نکلے

شاپنگ کے بعد کیف اور امبر چلے گے اور وجدان اور معصومہ بھی الگ چلے گے

اب انکا ارادہ لنچ کرنے کا تھا کیونکہ معصومہ کو بھوک لگ چکی تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اس وقت سب بڑے راکب، انیتا اور صارم، حبہ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے

ہدیٰ کو راکب نے اٹھایا ہوا تھا جس سے وہ باتیں کرنے میں مصروف تھا

ہدیٰ چلو مجھے ماموں بولو" راکب ہدیٰ سے اسے کہہ رہا تھا"

جیسے وہ بولنے لگ گی تو راکب کے کہنے پہ سب ہنس دیے

یار تم تو اسے باتیں کر رہے ہو جیسے وہ تمھیں ابھی ماموں کہنے لگ جاے" گی" صارم نے کہا تو راکب مسکرا دیا

اچھا میں سوچ رہا تھا کہ وجدان اور معصومہ کے پاس چلیں معصومہ ''
کئی بار شکوہ کر چکی ہے کہ ہم ان سے ملنے نہیں آتے '' جاوید صاحب
نے کہا

تو سب نے ہاں میں ہاں ملای

تو پھر اسے کرتے ہیں انہیں سرپرائز دیتے ہیں '' انیتا نے کہا ''

ہاں یہ ٹھیک ہے اسے معصومہ اور خوش ہو جائے گی '' راکب نے کہا تو ''
سب نے حامی بھری

تو کب جانا ہے '' حبہ نے سب کے پلین بنانے پے کہا ''

بس کچھ دن تک چلتے ہیں چار پانچ دن تک" صارم نے کہا"

کیونکہ ڈیول کے بارے میں انہیں پتہ چلا تھا کہ ڈیول چار دن تک اسلام آباد جا رہا ہے اسے وہ آرام سے جا سکتے تھے

چلو ڈن ہو گیا" راکب نے کہا"

اور پھر سے سب باتیں کرنے لگے اب انکا ارادہ معصومہ اور وجدان کو سرپرائز کرنے کا تھا

💖💖💖💖

وجدان جو ایکسر سائز کرتا فریش ہوتا معصومہ کو اٹھایا تو معصومہ بھی اٹھ کر بیٹھی

اور وجدان کے خود کو مسکراتے دیکھ کر مسکرادی آنکھوں میں ابھی بھی نیند کی خماری تھی

وجی کچھ دیر تو سنے دیتے“ معصومہ نے نیند بھری آواز میں خفگی سے کہا تو”
وجدان مسکرادیا

کیوں رات کو جلدی تو سونے دیا تھا“ وجدان نے گھبیر آواز میں ذو معنی”
انداز میں کہا

تو معصومہ کے چہرے پے سرخی چھانے لگی جیسے دیکھتے وجدان مسکرادیا

آج میرا دل کیا کہ سارا دن تمھارے ساتھ گزاروں چار دن سے میں روزانہ آفس جارہا ہوں تو اس لیے آج میں سارا دن گھر ہی رہوں گا“ وجدان نے مسکراتے کہا

ساتھ معصومہ کے چہرے پے آی بالوں کو پیچھے کیا

معصومہ بھی وجدان کے ساتھ ہی یونی جاتی تھی کبھی کبھی چھٹی بھی کر لیتی تھی

اور وجدان بھی اسے چھٹی کرنے سے منا نہیں کرتا تھا

سچی آپ گھر ہوں گے ‘‘معصومہ نے خوش ہوتے کہا تو وجدان مسکرا دیا”

ہاں گھر ہوں گا اور آج میں اور تم مل کر بریانی بھی بنائے گے'' وجدان نے
کہا

تو معصومہ خوش ہو گی اسے وجدان کے ہاتھ کی بنی بریانی بہت پسند تھی

واو پھر تو بہت مزا آئے گا'' معصومہ نے خوش ہوتے کہا''

اور بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوی تو وجدان بھی اٹھ کھڑا ہوا

چلو آج میری پسند کا ڈریس پہنو گی میں بتاتا ہوں'' وجدان کہتا''

چینجنگ روم کی طرف بڑھا تو معصومہ مسکرادی

کچھ دیر بعد وجدان نے معصومہ کو وائٹ کلر کی شارٹ فراک اور ٹراوزر لا کر دیا تو معصومہ وہ لیتی باتھروم کی طرف بڑھ گی

کچھ دیر بعد معصومہ بھی فریش ہو کر آگی اور دونوں ناشتہ کرنے نیچے آگے

ناشتہ کرنے کے بعد دونوں کچھ دیر گارڈن میں آگے اور وہاں بیٹھے باتیں کرنے لگے

پھر لاونج میں آگے اور دوپہر تک دونوں یونہی باتیں کرتے رہے وجدان نے معصومہ کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا

دوپہر کے وقت وجدان نے سب ملازموں کو بیھج دیا کیونکہ اس نے اب بریانی بنانی تھی

اسوقت معصومہ بھی وجدان کے ساتھ کچن میں موجود تھی اور وجدان کو چیزیں بس پکڑا رہی تھی یا اس سے باتیں کر رہی تھی

اور وجدان کبھی کبھار کوی چھوٹی موٹی شرارت بھی کر دیتا جس پے معصومہ شرما کے ہی رہ جاتی

وجدان جو بریانی کو دم پے رکھ رہا تھا کہ معصومہ کو میدہ پڑا ہوا دیکھای دیا

تو معصومہ کو شرارت سوجی اور وجدان سے چپکے سے میدہ مٹھی میں بھرتی اپنے پیچھے ہاتھ چھپا گی

وجدان جو دم رکھتے پیچھے مڑا تھا لیکن اسکا دھیان معصومہ کے ہاتھ پے نہیں گیا تھا

اس لیے جیسے ہی وجدان تھوڑا معصومہ کے قریب آیا

تو معصومہ نے مٹھی میں لیا ہوا میدہ وجدان کے چہرے پے دونوں ہاتھوں سے لگایا اور کچن سے بھاگی

اور وجدان نے ایک پل کے لیے معصومہ کی کاروای کے بارے میں سوچا

معصومہ ابھی بتاتا ہوں تمھیں تو" وجدان نے کچن کے دروازے میں " کھڑی معصومہ کو دیکھتے کہا تو معصومہ ہنس دی

وجی میں تو مزاق کر رہی تھی پلیز میرے نا لگائے گا‘‘معصومہ نے وجدان’’
کے ارادہ دیکھتے کہا

جواب ہاتھ میں میدہ لیتا اسی کی طرف آرہا تھا

اور معصومہ وجدان کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر جلدی سے باہر لاونج میں
بھاگی تھی

اور اس کے پیچھے ہی وجدان بھی مسکراتا اسکے پیچھے آیا تھا

وجی پلیز نا اسے نا کریں‘‘معصومہ نے صوفے کے دوسری طرف کھڑے’’
ہوتے کہا

نا میری جان یہ تو تمھیں پہلے سوچنا چاہیے تھا نا کہ اس کا بدلہ بھی میں لو گا‘‘

وجدان نے مسکراتے کہا

تو معصومہ نے خفگی سے وجدان کو دیکھا اور خود کی طرف بڑھتے وجدان کو دیکھتے اور پیچھے ہونا چاہا

لیکن وجدان تیزی سے آگے بڑھتا معصومہ کو بازو سے تھام کر اپنی طرف کھیچنا تو معصومہ وجدان کے سینے سے آلگی

اور وجدان نے بنا معصومہ کو خود چھڑانے کا موقع دیے معصومہ کی بائیں گال پے میدہ لگا یا تھا

وجیییی دیکھے میرا سارا چہرہ خراب کر دیا آپ نے" معصومہ نے خفگی سے کہا تو وجدان مسکرا دیا

تو میرا چہرہ بھی تو تم نے کیا ہے میری جان" وجدان نے معصومہ سے کہا تو معصومہ مسکرادی

آپ تو اسے بہت اچھے لگ رہے ہیں کارٹون" معصومہ نے ہنستے ہوے کہا تو وجدان گھور کر رہ گیا

ابھی بتاتا ہوں تمھیں تو کارٹون کی زندگی" وجدان نے گہری مسکراہٹ ہونٹوں پے سجاے معصومہ کی کمر میں بازو ڈالے

معصومہ کی دائیں گال سے اپنی دائیں گال رگڑی تو معصومہ وجدان کی بیئرڈ کی چبھن اپنی گال پے محسوس کرتی کپکپا کے رہ گئی

وجدان نے نرمی سے معصومہ کی گال کو اپنی گال سے ملاتے پیچھے ہوتا معصومہ کے چہرے کو دیکھا

جہاں لالی چھائی ہوئی تھی پلکیں لرز رہی تھی

وجدان معصومہ کے چہرے میں کھوتا ابھی مزید گستاخی کرتا کہ ایکدم دروازہ کھولنے کی آواز پے دونوں ہی ہڑبڑا گئے

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آج صارم حبہ اور راکب انیتا اور باقی سب بڑے معصومہ اور وجدان کو سرپرائز دینے کے لیے بنا بتائے اسلام آباد آئے تھے

بڑے الگ سے گاڑیوں میں آئے تھے اور صارم، حبہ اور راکب، انیتا الگ سے

ابھی وہ وجدان کے گھر پہنچے کہ اسی وقت کیف اور امبر بھی آ گئے

جو معصومہ اور وجدان سے ملنے آئے تھے کہ انہیں دیکھتے حیران ہوئے پھر ان سے ملنے لگے

چلو اکٹھے ہی چلتے ہیں اندر ''راکب نے کہا''

تو کیف امبر، صارم جس نے ہدیٰ کو پکڑا ہوا تھا حبہ، راکب اور انیتا ایک ساتھ آگے بڑھے

اور جیسے ہی راکب نے لاونج کا بند دروازہ کھولا کہ وجدان اور معصومہ کو یوں قریب اور میدہ لگے دیکھتے کے الفاظ منہ میں ہی رہ گے

اور دوسری طرف وجدان جو کوی ملازم سمجھ کر اس سے غصے میں لڑنے لگا تھا کہ ان سب کو دیکھتے خود بھی ہڑبڑا گیا

اور معصومہ ان سب کو دیکھتی جلدی سے الگ شرمندہ ہوی اور جلدی سے وجدان سے الگ ہوتی شرم کے مارے وجدان کے پیچھے چھپ گی

اور جسے ہی سب کو ہوش آیا تو جلدی سے نظریں جھکا گے

اور وجدان بھی جلدی سے پیچھے مڑتا معصومہ کا ہاتھ تھامتا اوپر بڑھتا کہ ایک پل کے لیے روکا

راکب بریانی دیکھ لینا آتے ہیں ہم" وجدان خود کو نارمل کرتا بنا انکی طرف دیکھے

معصومہ کو لیتا اوپر کی طرف بڑھا تا کہ دونوں منہ دھو کر آئے اور معصومہ بھی اچھی خاصی شرمندہ ہو گی تھی وہ بھی ریلکس ہو جائے

ان دونوں کے جاتے سب ہی مدھم سا مسکراتے اندر آئے اور راکب کچن کی طرف بڑھا تا کہ بریانی دیکھ سکے

سب لاونج میں بیٹھتے معصومہ اور وجدان کے آنے کا انتظار کرنے لگے اتنے میں بڑے بھی آچکے تھے

کہاں ہے معصومہ اور وجدان کیا گھر نہیں ہیں''فیصل صاحب نے بیٹھتے کہا

ہاں میں نے وجدان کو کال کی ہے ابھی تو وہ اوپر کمرے میں ہیں آتے ہو گے''صارم نے بہانا بنایا تو سب خاموش ہو گے

وجدان اور معصومہ کمرے میں آے تو معصومہ جو شرمندگی کے مارے سرخ ہو چکی تھی خود کو نارمل کرنے لگی

وجی آپ بھی نا، پتہ نہیں کیا سوچ رہے ہوں گے سب "معصومہ نے اپنی دونوں گالوں پے ہاتھ رکھتے کہا تو وجدان نے مسکرا دیا

"یار پہلی بات اب مجھے کیا پتہ تھا کہ سب یوں بنا بتاے آجاے گے اور دوسری بات کچھ نہیں کہیں گے تم نارمل ہو جاو اور جلدی سے منہ دھو لو پھر باہر چلے سب انتظار کر رہے ہوں گے اور اب زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے" وجدان نے کہا

تو معصومہ ایک نظر وجدان کو دیکھتی سر ہلاتی باتھروم کی طرف بڑھی تا کہ منہ دھولے

معصومہ کے بعد وجدان بھی چہرہ دھو کر آیا تو معصومہ وہی کھڑی تھی

اسے سب کے آنے کی خوشی تو ہوی تھی لیکن اب جو سب نے دیکھا اس کے بعد اسے سب کے سامنے جاتے ہوے شرم آرہی تھی

وجدان بھی ہڑبڑا تو گیا تھا لیکن پھر خود کو سمبھال لیا تھا

لیکن معصومہ بےچاری تو بس شرمندہ ہی ہوے جارہی تھی

معصومہ گی نہیں ابھی" وجدان نے آتے کہا"

کیونکہ وجدان کو لگا وہ جا چکی ہو گی سب کو یوں یہاں دیکھ کر خوش ہو گی

لیکن شاید وہ ابھی تک شرم کے مارے نہیں جارہی تھی

وجی مجھے بہت شرم آرہی ہے‘‘معصومہ نے کہا’’

تو وجدان نے معصومہ کو مسکراتے دیکھ کر معصومہ کے ماتھے کو ہونٹوں سے چھوا

کچھ نہیں ہوتا چلو آو اب چلیں باہر‘‘وجدان نے معصومہ کے پاس آتے کہا’’

اور اسکا ہاتھ تھامے اسے لیے قدم کمرے سے باہر رکھے
❤❤❤❤

وجدان اور معصومہ باہر آئے اور سب سے ملنے لگے

امبر،حبہ اور انیتا بھی معصومہ کو بنا کچھ کہے اس سے ملی تھی

جیسے انہوں نے کچھ دیر پہلے کچھ دیکھا ہی نا ہو

کیونکہ معصومہ کا ابھی تک گلابی ہوا چہرہ ان سے چھپا ہوا نہیں تھا

سب سے مل کر سب وہی بیٹھے باتیں کرنے لگے تھے

معصومہ بھی کچھ دیر بعد خود کو نارمل کر گی تھی

اور معصومہ ہدیٰ کو اپنی گود میں لیے اس کے ساتھ لگی تھی

وجدان جس کا دھیان معصومہ پے ہی تھا اب معصومہ کو نارمل دیکھ کر سکون ہوا تھا

وجدان ملازم سے کہتا سب کے روم سیٹ کروانے کے بعد سب کو ریسٹ کا کہنے لگا

تو سب بڑے ریسٹ کے لیے چلے دیے

اور امبر، معصومہ بھی انیتا اور حبہ کے ساتھ چل دی

تو راکب، وجدان، صارم اور کیف نے ایکدم دوسرے کو دیکھا

تم دونوں بھی جاو ریسٹ کرو" وجدان نے کہا"

ویسے ہم آے تھے جب ہمیں نہیں پتہ تھا کہ تو کیا کر رہا ہو گا ورنہ ہم" دروازہ ناک کر کے آتے"راکب نے مسکراتے ہوے وجدان کو دیکھتے کہا

تو وجدان نے اسکی بات کا مطلب سمجھتے ہوے گھور کر دیکھا صارم اور کیف بھی ہنس دیے

شٹ اپ لگتا ہے تیرا مجھ سے مار کھانے کا ارادہ ہے"وجدان نے راکب کو" دیکھتے ہوے کہا

تو راکب کے ساتھ ساتھ کیف اور صارم ہنس دیے

اچھا بھ ئی ی نہیں کہتا کچھ ویسے۔۔۔"ابھی راکب کچھ کہتا کہ معصومہ آ گی" تو خاموش ہو گیا

وجی مجھے بھوک لگی ہے''معصومہ نے آتے کہا''

تو وجدان کے ساتھ صارم اور راکب مسکرا دیے

کیف بھی اپنے دوست کو دیکھتا مسکرا دیا

معصومہ کو بہت بھوک لگ گی تھی

اور اب وجدان نے اس کے لیے بریانی بنای تھی تو وہ کسے نا کھاتی

ہاں چلو میں دیتا ہوں''وجدان نے مسکرا کے کہا''

اور معصومہ کی بھوک کا سوچتے جلدی سے کھڑا ہوا تاکہ معصومہ کو بریانی دے

وجدان کو کھڑا ہوتا دیکھ کر صارم راکب اور کیف مسکرا دیے اور کیف بھی کھڑا ہوا

چلو میں بھی چلتا ہوں امبر تو اب یہی رہے گی“ کیف نے کہا”

ہاں یار امبر یہی رہے گی چلو پھر ملتے ہیں“ وجدان نے مسکراتے کہا”

تو کیف بھی مسکراتا سر ہلاتا باہر کو بڑھا تو صارم اور راکب بھی کھڑے ہوے

چلو تم دونوں کھاو ہم بھی زرا ریسٹ کر لے" صارم نے کہا تو وجدان مسکرا"
دیا

صارم اور راکب معصومہ اور وجدان کو مسکراتا دیکھ کر اپنے اپنے کمرے کی
طرف بڑھے

تو معصومہ بھی ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا دی اور وجدان کہ طرف متوجہ
ہوی

وجیییی" معصومہ نے وجدان کو منہ بنا کر پکارا"

تو وجدان اسے یوں دیکھ کر مسکرا دیا

جی میری جان چلو آو مل کر کھاتے ہیں پھر میں کوک سے کہتا ہو سب ''
کے لیے بنائے'' وجدان معصومہ سے کہتا

اسکا ہاتھ تھام کر کچن کی طرف بڑھا

تو معصومہ بھی مسکراتی اسکے ساتھ کچن میں داخل ہوی

وجدان نے دونوں کے لیے ایک پلیٹ میں ڈالتے ٹیبل پے رکھی

اور معصومہ کے پاس ہی کرسی کرتا بیٹھتا

پہلا بریانی سے چمچ بھر کر معصومہ کے منہ کے آگے کیا

تو معصومہ مسکراتی کھا کر خود بھی چمچ بھر کر وجدان کے منہ کے آگے کیا

تو وجدان کے لبوں پے گہری مسکراہٹ چھا گی اور معصومہ کے ہاتھ سے
چاولوں کا چمچ کھایا

کیسی لگ رہی ہے" وجدان نے معصومہ سے پوچھا"

جواب بریانی سے بھرپور انصاف کر رہی تھی

سچ میں بہتتتت مزے کی لگ رہی ہے" معصومہ نے مسکراتے دل سے کہا"
تو وجدان بھی مسکرا دیا

پھر دونوں باتیں کرتے ساتھ کھانے لگے

پھر بعد میں وجدان نے کوک سے سب کے لیے کھانا بنانے کا کہا

اور خود سب یونہی محفل جمائے بیٹھ گے
❤❤❤❤

سب کل کے آے ہوے تھے امبر بھی یہی تھی واپس نہیں گی تھی

آج کا سارا دن بھی یونہی باتوں میں گزرا تھا اسوقت رات کے گیارہ بج رہے تھے

اور ہدیٰ جو ابھی سو کر دوبارہ اٹھی تھی اس لیے حبہ بھی اٹھ گی

اور صارم جو باہر جانے کی تیاری کر رہا تھا

کہ حبہ کو اٹھتا دیکھ کر اسکی طرف متوجہ ہوا اور مسکرا کے دیکھا

حبہ بھی مسکرا دی پر صارم کو موبائی ل پاکٹ میں ڈالتا دیکھ کر حیران ہو ی

صارم کہا جا رہے ہیں اس وقت آپ" حبہ نے صارم کو دیکھتے ہوئے کہا"

ہاں میں جا رہا ہوں تمہیں بتایا تھا نا کہ ہم یہاں کیوں آے ہیں کیوں کہ "
ڈیول کو پکڑنا ہے" صارم نے کہا تو حبہ نے اپنا سر ہلایا

صارم حبہ کو پہلے ہی بتا چکا تھا

اپنا خیال رکھیے گا“ حبہ نے کہا تو صارم قریب آتا”

اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا اور ہدیٰ جو اسکی گود میں تھی اس کے ماتھے پے بوسہ دیا

انشاءاللہ میں سہی سلامت تمھارے پاس واپس آجاؤں گا“ صارم نے کہا”

تو حبہ سر ہلاتی دل میں صارم کی سلامتی کے لیے دعا گو ہوی

اور صارم کو دیکھنے لگی جو کمرے سے باہر نکل رہا تھا

🖤🖤🖤🖤

معصومہ کب سے وجدان کے سینے پے سر رکھے اس سے باتوں میں مصروف تھی نا جانے کیوں

لیکن معصومہ کا دل عجیب سا ہو رہا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہو

وجدان جو کب سے انتظار میں تھا کہ معصومہ سو جاے

تا کہ وہ جا سکے لیکن معصومہ سو ہی نہیں رہی تھی

معصومہ کیا ہوا آج نیند نہیں آ رہی" وجدان نے کہا"

تو معصومہ نے سر اٹھاتے وجدان کو دیکھا

''وجی آج مجھے عجیب سا ڈر لگ رہا ہے نا جانے کیوں'' معصومہ نے وجدان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوے کہا

تو وجدان نے معصومہ کے ماتھے پہ بوسہ دیا

''میری جان ڈر کیوں لگ رہا ہے میں پاس ہوں نا تم سونے کی کوشش کرو آ جاے گی نیند'' وجدان نے معصومہ سے کہا

تو معصومہ پھر سے وجدان کے سینے پہ سر رکھ گی

''وجی کبھی مجھے چھوڑ کر نا جاے گا مجھے اکیلے رہنے سے بہت ڈر لگتا ہے'' معصومہ نے وجدان سے کہتے

اسکے گرد اپنے بازو کا حصار بنایا

تو وجدان نے معصومہ کے گرد اپنا گھیرا تنگ کیا

میں ہونا تمھارے ساتھ اور ہمیشہ رہوں گا کبھی تمھیں تنہا نہیں چھوڑو گا“”

وجدان نے معصومہ سے کہتے

اس کے بالوں پے بوسہ دیا اور معصومہ کے بالوں میں ایک ہاتھ سے انگلیاں چلانے لگا

تو معصومہ پر سکون ہوتی آنکھیں موند گی

کچھ دیر بعد معصومہ کے سونے کا یقین کرتے

وجدان نے معصومہ کا سر تکیے پے رکھتے خود اٹھ کھڑا ہوا

اور معصومہ کے ماتھے پے نرمی سے بوسہ دیتا اسکی گال کو چھوتے ایک نظر اسے دیکھتے

ڈریس لیتا چینج کرتا باتھروم میں ہی وہاں پڑا ہوا اپنا خنجر لیتا

ایک نظر سوی ہوی معصومہ کو دیکھتا کمرے سے باہر نکلا
❤❤❤❤

راکب انیتا کو سب بتا چکا تھا یہاں آنے کا مقصد بھی اور اس وقت انیتا پریشان ہورہی تھی

راکب اسے کتنی ہی بار سمجھا چکا تھا

اسے کہہ رہا تھا کچھ نہیں ہو گا لیکن وہ پریشان ہو رہی تھی

ابھی بھی راکب کمرے سے نکلنے لگا

تو انیتا کو یونہی پریشان کھڑا دیکھتے

اس کے پاس آتے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا

انیتا پریشان نا ہو ہم سب ٹھیک ہے میں کچھ دیر تک آجاو گا بس اب زیادہ نا" سوچو اسے تمھاری طعبیت خراب ہو گی اور میں نہیں چاہتا کہ ہمارے بے بی کو زرا بھی کچھ ہو سمجھی" راکب نے کہا

اور انیتا کے ماتھے پے بوسہ دیا تو انیتا راکب گلے لگ گی

اپنا خیال رکھے گا ہمارے لیے" انیتا نے کہا"

تو راکب زرا سا مسکرا دیا

ہمم بس اب تم ریسٹ کرو" راکب نے کہا"

تو انیتا نے پیچھے ہوتے راکب کو دیکھا

جی میں دعا کروگی‘‘انیتا نے کہا تو راکب سر ہلاتا باہر نکلا’’

انیتا کو تو عامر سے ویسے ہی خوف آتا تھا

امبر جو کب سے کمرے میں آ کر لیٹی ہوی تھی لیکن اسے اب نیند نہیں آ رہی تھی

اس لیے تھک ہار کر امبر اٹھ بیٹھی اور موبائی ل اٹھایا

اور دل کیا کہ کیف کو کال کرے تو اس کا نمبر ملانے لگی

کیف جسے ابھی وجدان کی کال آی تھی کہ آجاو اور ابھی وہ باہر نکلنے ہی لگا تھا

کہ امبر کی کال دیکھتے مسکراتے اس طرف متوجہ

وہ کافی دیر سے سوچ رہا تھا کہ اس سے بات کر لے

لیکن پھر یہ سوچ کر نہیں کی کہ کہیں امبر سو ہی نا گی ہو

اور اب امبر کی کال دیکھتے کیف نے کال اٹھای

لگتا ہے مجھے مس کِیا جا رہا تھا“ کیف نے مسکراتے کہا”

تو دوسری طرف امبر مسکرا دی لیکن کیف کو ستانے کا سوچا

جی نہیں کوئی مس نہیں کر رہی تھی وہ تو غلطی سے ہو گیا تو پھر سوچا چلو بات ہی کر لیتی ہوں" امبر نے شریر لہجے میں کہا

تو کیف کے ہونٹوں پے مسکراہٹ آ گی

کیف سمجھ چکا تھا کہ وہ مزاق کر رہی تھی

ہائے یار اپنے شوہر کو زرا خوش کر دیتی یہ کہہ کر کہ تم مجھے مس کر رہی ہو" کیف نے جان بوجھ کر دکھی لہجے میں کہا تو امبر ہنس دی

کیا کر رہے تھے آپ" امبر نے کہا"

”کچھ نہیں یار بس تمھیں یاد کر رہا تھا اور اب جب تم پاس نہیں ہو تو مجھے نیند ہی نہیں آ رہی“ کیف نے کہا

”تو آپ کوشش کریں آ جائے گی اب میں تو کافی دن یہاں رہنے والی ہوں“ امبر نے کہا

”یار میری تو تمھارے بنا ایک رات نہیں گزر رہی اور تم کافی دن کی بات کر رہی ہو ابھی بتا دو جب تم آئی تو اتنے دن کی تم سے دوری کے سارے بدلے لوں گا ابھی بتا رہا ہوں“ کیف نے ذو معنی انداز میں کہا

تو امبر کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکان آ گئی

اچھا میں سونے لگی ہوں آپ بھی سو جاۓ"امبر نے کہا"

او کے اور اپنا اور ہمارے بچے کا خیال رکھنا"کیف نے کہا"

اسے جانا تھا اسی لیے کال بند کر رہا تھا ورنہ وہ امبر سے بات کر لیتا

او کے اللہ حافظ"امبر نے کہا"

تو کیف بھی اللہ حافظ کہتا کال بند کر گیا

اور کمرے سے باہر نکلا وہ پہلے ہی تھوڑا دیر سے جا رہا تھا لیکن اسے پتہ تھا

وہ وجدان، صارم اور راکب سے پہلے ہی پہنچ جاۓ گا

کیونکہ اس کے گھر سے فاصلہ کم تھا

♥♥♥♥

کچھ دیر ہی ہوی تھی چاروں یہاں پہنچ چکے تھے

تواب کیا پلین ہے ''ڈی کے نے کہا''

پلین وہی جو ہم بنا چکے ہیں ''بی آر نے کہا''

اس دفعہ نہیں بچ سکتا '' علی نے کہا''

کنفرم ہے نا کہ وہ وہی ہو گا اور اگر اس دفعہ تم دونوں کی انفار میشن غلط ہوئی" تو مجھ سے نہیں بچ سکو گے" بوس نے بی آر اور علی کو دیکھتے کہا

تو دونوں گھور کر رہ گے

نہیں اس دفعہ انفار میشن پکی ہے اور دوسرا تم بھی تو پتہ کروا ہی چکے ہو" بی آر نے کہا

تو بوس نے سر ہلایا

ہاں میں نے پتہ کروایا ہے" بوس نے کہا"

چلو پھر چلتے اس وقت ڈیول وہی ہو گا اپنے اڈے پے آج ہم اسے ضرور اس ”
کے انجام تک پہنچاے گے“ علی نے کہا

توسب سر ہلاتے اٹھ کھڑے ہوے اور قدم باہر کو بڑھاے

❤❤❤❤❤❤❤❤

اس وقت ڈیول اپنے اڈے پے موجود تھا

شہناز بھی اس کے ساتھ آی ہوی تھی پہلے بھی وہ ایک دو بار یہاں آچکی تھی

عامر تم نے سب ٹھیک سے پتہ کروایا ہے نا کہ کسی کو تم پے کوی شک نہیں ”
ہے کیونکہ جو آج تم ڈیل کر رہے ہو وہ کوی چھوٹی ڈیل نہیں ہے“ شہناز نے
کہا

ہاں سب ٹھیک ہے تم فکر نا کرو بس یہ ڈیل ہو جائے اور اس کے بعد کسی ”
طرح ہم معصومہ کو اغوا کر کے اس سے ساری جائی یداد اپنے نام کروا کے
اسے بھی بیچ دیں گے“ عامر نے شیطان بنتے کہا

اور پھر شیطانی قہقہ لگایا تو شہناز بھی مکروہنسی ہسی

اس بات سے انجان کہ کچھ دیر بعد ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے
♥♥♥♥

بوس، علی، ڈی کے اور بی آر اس وقت ڈیول کے اڈے پے موجود تھے

جہاں وہ ایک بہت بڑی اسمگلنگ کی ڈیل کر رہے تھے

بوس، علی، ڈی کے اور بی آر اس وقت چھپ کر کھڑے ہوے تھے

چاروں نے اپنے اپنے چہرے ماسک سے ڈھپے ہوے تھے

صارم اور راکب نے اپنے ساتھی یعنی پولیس کو بھی نہیں بتایا تھا

کیونکہ وہ ڈیول سے بدلہ خود لینا چاہتے تھے

علی اور ڈی کے ایک طرف الگ الگ دائیں طرف درختوں کی اڑ میں چھپے ہوے تھے

اور بائیں طرف بوس اور بی آر چھپے ہوے تھے

ڈیول کا آدمی جوانہی کی طرف آرہا تھا

کہ بی آر نے اس کے سر پے گولی مارتے اسکا کام تمام کیا تھا

گولی کی آواز سنتے ہی ڈیول کے دوسرے ساتھی بھی الرٹ ہوئے تھے

اور آدمی آنے پے بوس، ڈی کے، علی اور بی آر بھی جلدی سے آگے ہوتے انہیں مارنے لگے تھے

اور دوسری طرف ڈیول کے آدمی بھی ان پے گولیاں برسا رہے تھے

ایک شخص نے بوس پے گولی چلانی چاہی تو بوس نے اسے وہی ڈھیر کر دیا

دونوں طرف سے بس گولیاں چل رہی تھی

ڈیول جو اپنے اڈے پے خفیہ کمرے میں شہناز کے ساتھ بیٹھا تھا

کہ اس کا ایک آدمی ہڑبڑی میں اس کے پاس آیا

تو ڈیول نے غصے سے اسے دیکھا

کیا موت آگی ہے جو یوں بھاگے آرہے ہو‘‘ ڈیول نے غصے سے کہا’’

س سر وہ ب بوس اور اس کے ساتھوں نے حملہ کر دیا ہے ‘‘ڈیول کے ’’
آدمی نے کہا

تو ڈیول ایکدم پریشان ہوا تھا اور شہناز بھی گھبراتی اٹھ کھڑی ہوی

تو یہاں کیا کر رہے تم جاو اور کسی کو نا چھوڑنا ورنہ تم سب مجھ سے نہیں بچ ’’
پاوگے ‘‘ڈیول نے غصے سے اپنے آدمی سے کہا

تو وہ جلدی سے سر ہلاتا اس کمرے سے باہر نکلا

ڈیول غصے سے پاگل ہو رہا تھا

یہاں بوس کی موجودگی سے وہ بہت پریشان ہو گیا تھا اور شہناز بھی

عامر یہ بوس کہاں سے آگیا تم تو کہہ رہے تھے کہ سب ٹھیک ہے اب ہمیں"
یہاں سے نکلنا ہوگا" شہناز نے کہا

تو عامر اس کی طرف متوجہ ہوا

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو ہمیں یہاں سے نکلنا چاہیے" ڈیول نے شہناز سے"
کہا

اور اسکے ساتھ قدم خفیہ راستے کی طرف بڑھاے

بوس، علی، بی آر اور ڈی کے کب سے ڈیول کے آدمیوں سے لڑ رہے تھے کہ بی آر بوس سے بول پڑا

بوس تم جاو کہیں ڈیول کے آدمیوں نے اسے بتا نا دیا ہو اور وہ بھاگ ہی نا جائے" بی آر نے کہا

تو بوس نے اسے دیکھا

ٹھیک میں جاتا ہوں پیچھے کی طرف سے" بوس کہتا"

وہاں سے پیچھے ہوتا پیچھلے راستے کی طرف بڑھا

تو بی آر نے ڈی کے اور علی کو ایک نظر دیکھتے پھر سے ڈیول کے آدمیوں کی طرف متوجہ ہوا

جو کچھ ہی رہ گے تھے کچھ زخمی حالت میں نیچے پڑے ہوے تھے اور کچھ مارے جا چکے تھے

بوس جیسے ہی پیچھے کے راستے سے گیا

تو آگے سے اسے ڈیول اور شہناز بھاگتے ہوے ملے

اور وجدان کو ان دونوں کو سامنے دیکھتے غصے اور نفرت سے ان دونوں کو دیکھا آنکھیں لہو انگارہ ہوی تھی

ڈیول اور شہناز بھی بوس کو سامنے دیکھتے بری طرح چونکے تھے

اور اب گھبراتے ہوے وجدان کی سرخ رنگ آنکھوں کو دیکھ رہے تھے

ت تم ج جو چاہیے میں دوں گا لیکن ہمیں جانے دو" ڈیول نے گھبراتے"
ہوے کہا

تو بوس نے بنا کچھ کہے ایکدم انکی طرف بڑھاے

مجھے تم دونوں کی جان چاہیے صرف" بوس نے سپاٹ لہجے میں کہا"

تو عامر اور شہناز گھبرا ے ڈیول نے جلدی سے اپنی پسٹل نکالی اور بوس کی طرف کی

اتنی دیر میں علی، بی آر اور ڈی کے بھی آ چکے تھے اور بوس کے پیچھے کھڑے ہوے

عامر کے پسٹل بوس کی طرف تاننے پے بی آر نے اپنی پسٹل کا رخ اس کی طرف کیا

ک کون ہو تم کیوں میرے پیچھے پڑے ہوے ہو" ڈیول نے گھبراتے " ہوے کہا

تو بوس نے اپنے چہرے سے ماسک اتار ا اور عامر اور شہناز وجدان کو اپنے سامنے دیکھ کر حیرت سے دیکھا

انکے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا

کہ وجدان ہی بوس ہو گا جو انکے پیچھے پڑا ہوا تھا

اور اب وجدان کو اپنے سامنے دیکھتے گھبرا ے تھے

ت تم " عامر نے حیرت اور گھبرا ے ہوے لہجے میں کہا "

وجدان کے ماسک اترتے ہی ڈی کے ،بی آر اور علی نے بھی اپنے چہرے سے ماسک اتارا

تو عامر اور شہناز مزید گھبراے اور حیران ہوے

تم دونوں کو کیا لگا کیا ہم کبھی تم دونوں کے اصلی چہرے کو پہچان نہیں پاے ''گے تم دونوں یوں ہی ہمیشہ اپنے پلین میں کامیاب ہوتے جاوگے'' وجدان نے غصے اور نفرت سے کہا

تم جانتے ہو تو اس کا مطلب سب ہی جانتے ہو گے'' عامر کے شیطانی انداز ''میں کہا

تم جیسے گھٹیا شخص کو کیا لگا کہ تم میرے اور معصومہ کے والدین کو قتل کر ''کے مجھ سے بچ جاوگے اور یہ شہناز بچ جاے گی تو تم دونوں کی غلط فہمی تھی

آج تم دونوں کو تمھارے انجام تک پہنچنے کا وقت آ گیا ہے" وجدان نے سخت لہجے میں کہتے

اپنا خنجر لیتا اس کی طرف بڑھا

تو عامر اور شہناز اب گھبرا رہے تھے

"تجھے بھی نہیں چھوڑو گا جیسے تیرے ماں باپ اور تیری اس معصومہ کے باپ کو مارا تجھے بھی مار دوں گا

اور تو جانتا ہے اس معصومہ کی ماں کو میں نے نہیں اس شہناز نے مارا تھا

وہ بھی زہر دے کر پر سب کو یہی لگا کہ اسے ہارٹ اٹیک آیا ہے پر وہ ہارٹ اٹیک سے نہیں زہر سے مری تھی

اور جو بھی پلین تھا وہ سارا میرا نہیں اس شہناز کا تھا تو تجھے چاہیے مجھ سے پہلے اسے سزا دے" عامر نے شیطانی انداز میں اپنے منہ سے اپنے شیطانی کارنامے بتائے

جس پے وجدان، صارم، راکب اور کیف کو اور غصہ آیا نفرت ہوی

یہ بات وہ بھی جانتے تھے کہ معصومہ کی والدہ کو زہر سے ہی مارا گیا ہے

عامر کے بتانے پے وجدان کے ساتھ تینوں نے شہناز کو انتہای نفرت سے دیکھا جس پے شہناز اور گھبرای

"دیکھو مجھے کچھ نا کہنا" شہناز نے خوف سے کہا"

لیکن وجدان اس سے بعد میں کچھ کہنے کا سوچتے عامر کی طرف مڑا کہ

اس سے پہلے عامر وجدان پے گولی چلاتا کہ راکب جو سائیڈ پے کھڑا تھا

آگے بڑھتے اس کے ہاتھ پے زوردار پنچ مارا جس سے عامر کے ہاتھ سے گن دور جا گری

صارم نے وجدان کی طرف اشارہ کیا تھا

کیونکہ وجدان نے ڈیول سے بدلہ لینے کے لیے بہت کوشش کی تھی

اور صارم،راکب اور کیف بھی یہی چاہتا تھا

کہ وجدان اپنے والدین اور معصومہ کے والدین کے قاتل کو اپنے ہاتھوں سے مارے

وجدان آگے بڑھتا عامر کے ہاتھ پے خنجر سے وار کیا

تو عامر تڑپنے لگا تو وجدان طنزیہ ہنسا

ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے اور تو ابھی سے تڑپ رہے ہو" وجدان نے کہتے

اس کے دوسرے ہاتھ پے بھی خنجر سے تیز وار کرتے اسکے کندھے پے خنجر کھونپا

اور پھر کتنے ہی خنجر اس کے جسم میں لگے تھے

شہناز عامر کا انجام دیکھتے ہوے بری طرح خوف سے کانپ رہی تھی

اور پھر وجدان نے اسے تین گولیاں ماری جس سے عامر کا بے جان وجود جھٹکے سے نیچے گرا

وجدان عامر کے بے جان وجود کو دیکھتا شہناز کی طرف متوجہ ہوا

اور اسکے بازو پے دو گولیاں ماری تو وہ اپنا بازو پکڑتی تڑپتی ہوی نیچے گری

میں عورت کو نہیں مارتا تو تمھاری یہی سزا ہے پوری زندگی جیل میں گزراو"

اور۔۔۔" وجدان جو شہناز کو دیکھتے غصے سے کہہ رہا تھا کہ

عامر جیسے وہ مارا ہوا سمجھ رہے تھے

لیکن اس کی سانسیں ابھی باقی تھی

عامر نے اپنے خون بھرے ہاتھوں سے پسٹل اٹھاتے

وجدان کی طرف رخ کرتے اسکے سینے میں گولی ماری

وجدان ننن'' راکب، صارم اور کیف وجدان کو چیختے ہوے پکارتے ''

اسکی طرف بڑھے اور اسے گرنے سے پہلے تھاما

آہھہہ "وجدان کی ایک درد بھری کہرا نکلی تھی"

اور اس سے پہلے وہ نیچے گرتا صارم، کیف اور راکب اسے گرنے سے بچا چکے تھے

اور راکب نے ایک فائی رعامر کے ماتھے پے دے مارا اور وہ اسی وقت مر گیا

اور شہناز بھی تڑپتی ہوی بے ہوش ہو چکی تھی

وجدان کی پوری شرٹ خون سے رنگی جا چکی تھی

صارم راکب جلدی کرو وجدان کو ہسپتال لے کر چلیں" کیف نے پریشانی اور گھبراتے جلدی سے کہا

اور صارم اور کیف بنا دیر کیے اسے اٹھائے گاڑی کی طرف بھاگے

راکب جلدی سے ایمبولیس کو کال کرنے لگا

صارم اور کیف نے جلدی سے وجدان کو گاڑی کے پیچھلی سیٹ پے لیٹایا

صارم جلدی سے پیچھے بیٹھتا وجدان کا سر اپنی گود میں رکھا

راکب بھی ایمبولس کو کال کرتا بنا دیر کیے ڈرائیونگ سیٹ پے بیٹھتے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

ص صارم" وجدان نے درد برداشت کرتے صارم کو بہت دھیمی آواز میں "
پکارا

صارم اگر اس کی طرف متوجہ ناہوتا تو کبھی وجدان کی پکار نا سن سکتا تھا

وجدان بس ہمت کرو" صارم نے وجدان کی طرف دیکھتے کہا"

تو وجدان نے بامشکل الفاظ بولنے لگا

م مع معصومہ ک کاخ خیال رر کھنا" وجدان نے اٹکتے لہجے میں کہا"

اسے اس وقت بھی جس کا خیال تھا وہ تھی بس معصومہ اسکی محبت اسکی زندگی

کچھ نہیں ہو گا تجھے سمجھے اور تو معصومہ کا خیال خود رکھے گا" صارم نے وجدان کو دیکھتے کہا

اسے وجدان کے یوں کہنے پے غصہ آیا تھا

وجدان بس ہمت کرو ہم ابھی پہنچ جاے گے" کیف نے آگے بیٹھے ہی پیچھے دیکھتے وجدان کو پریشان و تکلیف دہ لہجے میں کہا

وجدان کی آنکھیں بند ہو رہی تھی اور آخری چہرہ اسکی آنکھیں بند ہونے سے پہلے تھا

وہ تھا معصومہ کا چہرہ اور پھر وجدان کی آنکھیں بند ہوتی چلی گی

راستے میں ہی ایمبولیس آگی اور کیف بھی اسی کے ساتھ بیٹھا تھا

وجدان کو ایمبولیس میں ڈالتے ہسپتال کی طرف بڑھی تھی

ہسپتال لے جاتے جلدی سے وجدان کو آپریشن تھیٹر لے جایا گیا تھا

راکب نے اسلام آباد کی پولیس کو ڈیول کی موت کا بتاتے وہاں پہنچے کا کہا تھا

اور شہناز کو ہسپتال پہنچایا گیا کیونکہ اسکے بازو پے گولی لگی تھی

💖💖💖💖

معصومہ کو کب سے چین کی نیند نہیں آرہی تھی اور اسے براخواب آیا

وجی ’’معصومہ ایکدم برے خواب سے ڈرتی وجدان کو پکارتی اٹھی تھی ‘‘

اور اپنے پاس وجدان کو دیکھا لیکن وہ وہاں ہوتا تو ہی تھا

معصومہ اتنی گھبرای ہوی تھی کہ بنا انتظار کیے

بیڈ سے اٹھتی باتھروم کا دروازہ ناک کرتے وجدان کو پکارا

لیکن وجدان کی آواز اور اس کی باتھروم میں نا ہونا محسوس کرتے معصومہ
نے دروازہ آہستہ سے کھولا

خالی باتھروم دیکھتے معصومہ اور گھبرای اور واپس مڑی وقت دیکھا جہاں رات
کے دو بج رہے تھے

معصومہ وجدان کو کمرے میں ناپا کر گھبراتی دوپٹہ لیتی جلدی سے کمرے سے نکلی

تاکہ باہر دیکھ سکے کہ وجدان نیچے تو نہیں ہے

سب سو رہے تھے جب راکب جو گھر سب کو لینے کے لیے آیا تھا

سب سے پہلے صدف بیگم اور فیصل صاحب کے کمرے کے باہر آتے دروازہ ناک کیا

تو وہ آدھی رات کو دروازے ناک ہونے کی آواز پے پریشانی سے باہر آے

اور راکب کے کپڑوں پے کچھ خون لگا دیکھتے مزید گھبرائے

"راکب کیا ہوا یہ خون کیسا سب ٹھیک ہے انیتا ٹھیک ہے تم پریشان کیوں ہو" فیصل صاحب نے پریشانی سے کہا

"بابا مما وجدان کو گولی لگ گی باقی باتیں پھر بتاے گے معصومہ کہاں ہے اسے نا ابھی بتاے گا بابا آپ چلے میرے ساتھ" راکب نے کہا

لیکن راکب کے پیچھے کھڑی معصومہ سنتی سکتے کی کیفیت میں دیکھا

آنکھوں سے ایکدم آنسو گرنے لگے

ووجی ‘‘معصومہ کے منہ سے ہلکی سرگوشی نما وجدان کا نام نکلا’’

اور لڑکھڑائی سائیڈ پے پڑا شو پیس سے ٹکرائی خود کو گرنے سے بچایا

اپنے پیچھے آواز پے راکب کے ساتھ صدف بیگم اور فیصل صاحب بھی معصومہ کی طرف متوجہ ہوئے

صدف بیگم جلدی سے معصومہ کے پاس آتی اسے اپنے ساتھ لگایا

ب بھائی پ پلیز مجھے وجی کے پاس لے جائے م مجھے ابھی وجی کے پاس جانا’’ ہے ‘‘معصومہ روتے ہوئے راکب سے کہا

گڑیار و نہیں وجدان ٹھیک ہے چلو آو چلو" راکب نے اب مناسب سمجھا" کہ معصومہ کو لے ہی جاے

راکب تم معصومہ اور صدف کو لے کر جاو میں سب کا بتاتا ہوں پھر آتے ہیں" فیصل صاحب نے کہا

جی ٹھیک ہے" راکب کہتا معصومہ اور صدف بیگم کو لیتا باہر نکلا"

معصومہ تو بس روے جا رہی تھی

اسے بس وجدان کے پاس جانا تھا جلد سے جلد

♥♥♥♥

کچھ دیر بعد ہی معصومہ صدف بیگم اور راکب ہسپتال پہنچ چکے تھے

آپریشن تھیٹر کے باہر گے تو صارم وہی دیوار کے ساتھ لگاے کھڑا تھا

صارم کچھ بتایا“ راکب نے صارم سے کہا”

تو صارم نے معصومہ کو جو ابھی بھی رو رہی تھی

اسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا تو معصومہ اور رونے لگی

”معصومہ میری بچی وجدان ٹھیک ہو جاے گا یوں رو رو کے خود کو ہلکان نا کرو دعا کرو اس کے لیے“ صدف بیگم نے اپنے آنسو پونچتے ہوے کہا

ابھی وہ کھڑے ہی تھے کہ امبر، ثاقب صاحب، جاوید صاحب، کلثوم بیگم اور فیصل صاحب بھی آ گے

اور آکر پوچھنے لگے انکا وہی جواب تھا سب ہی وجدان کے لیے دعا کرنے لگے تھے

امبر بھی اپنے بھای کا سنتے ہی رونے لگی تھی اور ابھی بھی روے جا رہی تھی

جہاں سب وجدان کے لیے پریشان ہو رہے تھے

وہی معصومہ کی بگڑتی حالت دیکھتے مزید پریشان ہو رہے تھے

اب تو معصومہ کی رو رو کے ہچکیاں بند گی تھی سب ہی اسے وجدان کے لے دعا کا کہہ رہے تھے

س سب چ چھ چھوڑ گ گے م مماب بابا بھی اا گر وو جی بھی چ چھوڑ گے ''
ت تو م میں مر جاوگی پ پلیز وو جی کو کہیں ن ناوہ میرے پاس رہے ''
معصومہ روتے ہچکیوں کے درمیان کہہ رہی تھی

سب ہی اسے یوں دیکھ کر تکلیف محسوس کر رہے تھے وہ جانتے تھے معصومہ کا ڈر اسکی فکر

وہ تو پہلے ہی اتنی مشکلوں سے اپنے مما بابا کے چلے جانے کے بعد سمبھلی تھی

میرے بچوں اسے تم دونوں روگی تو تم دونوں خود کی حالت خراب ہو گی تم "
اللہ پاک سے وجدان کی صحت یابی کے لیے دعا کرو ان شاءاللہ اسے کچھ نہیں
ہو گا" ثاقب صاحب نے پیار سے معصومہ اور امبر کو سمجھایا

تو معصومہ جلدی سے سر ہلاتی آنسو پونچھتے اٹھ کھڑی ہوی تو امبر، صدف بیگم
اور کلثوم بیگم بھی اٹھ کھڑی ہوی

اور نماز پڑھنے کے لیے ہسپتال کے بنے روم کی طرف بڑھی

وضو کرتے معصومہ اور امبر نماز پڑتیں جاے نماز پے بیٹھتی وجدان کے لیے
دعا کرنے لگی

اللہ پاک پلیز میرے وجی کو ٹھیک کر دیں انکے بغیر میں مر جاوگی پلیز اللہ "
جی پہلے آپ میرے مما بابا بھی مجھ سے لے چکے ہیں اب وجی کو کچھ نا کہے
انہیں ٹھیک کر دیں" معصومہ ہاتھ پھلاے آنسو بہاتے اللہ پاک سے وجدان
کے لیے دعا کر رہی تھی

آنسو تو جیسے معصومہ کے روکنے کا نام بھی نہیں لے رہے تھے

" اے اللہ پاک میرے بھای کو کچھ نا ہو ان کے بغیر میں کچھ نہیں میں اپنے
بھای کے بغیر نہیں رہ سکتی پلیز اللہ جی میرے بھای کو ٹھیک کر دیں" امبر بھی
اپنے بھای کے کے لیے روتے ہوے دعا کر رہی تھی

صدف بیگم تو خود اپنے بھانجے کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہی تھی اور کلثوم
بیگم بھی

۔۔۔۔۔۔۔

صارم، راکب اور فیصل صاحب، ثاقب صاحب، جاوید صاحب کب سے وہی آپریشن تھیٹر کے باہر تھے

حبہ بھی صارم کو کال کر کے وجدان کا پوچھ چکی تھی

اور ایک دفعہ راکب کو انیتا بھی وہ دونوں اور شگفتہ بیگم بھی بے حد پریشان تھی

اور اللہ پاک سے وجدان کی سلامتی کی دعا گو تھی

ابھی تک بڑوں میں سے کسی نے مناسب نہیں سمجھا تھا

کہ پوچھے وجدان کو گولی کسے لگی بس ابھی سب کو وجدان کی فکر تھی

وہ کھڑے ہی تھے کہ کیف آپریشن تھیٹر سے باہر آیا تو راکب اور صارم جلدی سے اسکی طرف بڑھے

کیف وجدان کیسا ہے‘‘ صارم نے کہا’’

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے وجدان اب ٹھیک ہے‘‘ کیف نے کہا’’

تو سب نے بے اختیار اللہ پاک کا شکر ادا کیا

وجدان کو سینے پے دائیں جانب گولی لگی تھی اور شکر تھا کہ وہ وقت پے ہی وجدان کو لے آئے تھے

بس کچھ دیر تک وجدان کو روم میں شفٹ کر دیں گے اور ہوش بھی آ جائے گا" کیف نے کہا

اللہ کا شکر ہے" صارم نے کہا"

میں ابھی سب کو بتاتا ہوں صارم گھر بتا دو" راکب کہتا بڑھا تو صارم بھی حبہ کو کال کرنے لگا

صارم امبر بھی آئی ہے" کیف نے کہا"

کیف کو پتہ تھا جب اسے اپنے بھای کا معلوم ہوا ہو گا تو وہ بہت زیادہ گھبرا گی ہو گی بہت پریشان ہوی ہو گی

ہاں آی ہے بہت پریشان ہے وہ بھی اپنے بھای کے لیے'' صارم نے کہا تو''
کیف نے سر ہلایا

اچھا میں آتا ہوں'' کیف نے کہا''

تو صارم سر ہلا گیا تو کیف بھی وہاں سے چلا گیا

ناجانے کتنا وقت گزرا تھا معصومہ کو یونہی روتے ہوے اللہ کے سامنے اپنے وجی کے لیے دعا مانگتے ہوے

جب راکب وہاں آیا تو وہ تینوں اسکی طرف متوجہ ہوی

مما"راکب نے دروازے پے کھڑے ہوے صدف بیگم کو پکارا"

تو صدف بیگم، کلثوم بیگم کے ساتھ امبر اور معصومہ بھی اسکی طرف متوجہ ہوی اور جلدی سے اٹھتیں راکب کے پاس آی

ب بھای و وجی کسے ہیں وہ ٹھیک ہیں نا"معصومہ نے نم آواز میں سسکتے ہوے کہا

تو راکب نے اسکے سر پے ہاتھ رکھتے نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ مسکرادیا

وجی ٹھیک ہے گڑیا اللہ کا شکر ہے کیف نے کہا ہے کہ وہ اب خطرے سے "
باہر ہے کچھ دیر بعد اسے ہوش آجائے گا" راکب نے کہا

تو معصومہ اور امبر نے بے اختیار اللہ پاک کا شکر ادا کیا

ب بھای پلیز مجھے ابھی وجی کے پاس جانا ہے" معصومہ نے کہا تو راکب نے "
سر ہلایا

جی بھای مجھے بھی بھای کو دیکھنا ہے کسے ہیں وہ" امبر نے بھی نم آواز میں کہا "

بس کچھ دیر تک وجدان کو روم میں شفٹ کر دیں گے تو مل لینا اور اب رو "
نہیں دونوں ہمم" راکب نے پیار سے کہا

تو معصومہ اور امبر نے سر ہلایا

کچھ دیر بعد وجدان کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا اور اسے ہوش بھی آ گیا تھا

سب سے پہلے معصومہ اور امبر روم میں جلدی سے گی تھی

وجدان جیسے ہوش تو آ چکا تھا لیکن ابھی دوائی یوں کے زیر اثر تھا کہ کسی کی اپنے پاس آہٹ محسوس کرتا آنکھیں کھولی

تو معصومہ اور امبر کو آنکھوں میں آنسو لیے کھڑا دیکھ کر ہاتھ سے اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا

توامبر وجدان کے دائیں جانب بیڈ پے اور معصومہ بائیں جانب بیٹھتی اسکا ہاتھ تھام گی

دونوں کی نظریں وجدان پے ہی تھیں جس کے ہسپتال کا لباس پہنا ہوا تھا سینے پے پٹی ہوی تھی

"ب بھای آپ ٹھیک ہے نا آپ کو پتہ ہے میں کتنا پریشان ہو گی تھی" امبر نے نم آواز میں کہا تو وجدان اسے دیکھنے لگا

"میری گڑیا میں ٹھیک ہوں اب رو کے اپنے بھای کو پریشان کرو گی ہمم چلو شاباش آنسو پونچھو" وجدان نے کہا

سب امبر کے آنسو صاف کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو امبر اس کا ہاتھ تھامتی اپنے آنسو صاف کرنے لگی

ابھی وجدان نم آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھتی معصومہ کو کچھ کہتا اور اپنا ہاتھ بڑھتا کہ دروازہ ناک ہوتے ہی کیف اندر داخل

جو امبر کو ہی دیکھنے آیا تھا جانتا تھا کہ رو رہی ہو گی اور رو رو کر اپنی طعبیت خراب کر رہی ہو گی

وجدان زیادہ موونا کر ویار اسے تمھارے زخموں کے لیے ٹھیک نہیں "

ہے" کیف نے کہا تو وجدان نے سر ہلا یا

اچھا امبر کو چپ کرواو جب سے میرے پاس بیٹھی ہے روے جا رہی ہے“”
وجدان نے کیف سے کہا

تو کیف امبر کی طرف متوجہ ہوا جو دوبارہ آنکھوں میں آنسو لیے بیٹھی تھی

امبر چلو میرے ساتھ آو“ کیف نے امبر سے کہا”

تو امبر بھی وجدان اور معصومہ کو اکیلے چھوڑنے کا سوچتے سر ہلاتی کیف کے ساتھ باہر کو بڑھی

معصومہ جو کب سے نم نظروں سے وجدان کو دیکھ رہی تھی

امبر کے جاتے ہی معصومہ وجدان کے کندھے پے سر رکھتی رونے لگی

"معصومہ میری جان میں ٹھیک ہوں اسے رو رو کر خود کی حالت کیوں خراب کر رہی ہو ادھر میری طرف دیکھو" وجدان نے کہا

تو معصومہ نے چہرہ اٹھاتے وجدان کو دیکھا

"وجی آپ کو پتہ ہے میں کتنا ڈر گی مما بابا بھی مجھے چھوڑ گے اب میں آپ کو اور کسی کو نہیں کھونا چاہتی پلیز کبھی مجھے چھوڑ کر نا جاے گا" معصومہ نم آواز میں کہتی

پھر سے وجدان کے کندھے پے سر رکھ گی اور رونے لگی

تو وجدان کو معصومہ کا ڈر اور اسکا رونا تکلیف دینے لگا

معصومہ میری جان میں ہوں نا تمھارے ساتھ کبھی تمھیں چھوڑ کر نہیں" جاو گا ہمیشہ تمھارے ساتھ رہو گا اب یوں رو کر تم مجھے مزید تکلیف دے رہی ہو تمھیں چاہیے تم میرا خیال رکھو اور ادھر مجھے لگتا ہے کہ تمھارا خیال مجھے رکھنا پڑے گا" وجدان نے دھیمی آواز میں جان بوجھ میں معصومہ کا دھیان بٹانے کے لیے کہا

تو معصومہ بھی چہرہ اٹھاتی وجدان کو دیکھنے لگی

وعدہ کبھی مجھے چھوڑ کر نہیں جاے گے"معصومہ نے کہا"

تو وجدان کے معصومہ کے ہاتھ میں اپنے تھامے ہوے ہاتھ کو زرا دبایا

وعدہ اب رونا نہیں ہمم'' وجدان نے کہا''

تو معصومہ نے سر ہلاتے اپنے آنسو صاف کیے

نہیں روں گی آپ جلدی سے ٹھیک ہو جاے اب'' معصومہ نے کہا تو''
وجدان زرا سا مسکرا دیا

تم میرا خیال رکھو گی تو میں جلد ٹھیک ہو جاو گا'' وجدان نے کہا''

جی میں آپ کو خیال رکھو گی'' معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا''

اچھا وہ جی آپ کو ابھی درد تو نہیں ہو رہا نا'' معصومہ نے کہا''

تو وجدان نے معصومہ کے تھامے ہاتھ کو اپنے ہونٹوں سے لگایا

جب تم پاس ہوتی ہو تو ہر درد دور ہونے لگتا ہے "وجدان نے مسکرا کے کہا"
تو معصومہ وجدان کو دیکھنے لگی

معصومہ وجدان کا خیال کسے نا رکھتی جب وہ اسکا اتنا خیال رکھتا تھا

معصومہ کا تو دل ہی نہیں کر رہا تھا کہ وہ وجدان سے ایک سیکنڈ بھی دور ہو وہ ڈر ہی اتنا گی تھی

انیتا، حبہ ہدی اور شگفتہ بیگم بھی ہسپتال آگیں تھی

صبح کی روشنی ہر طرف پھیل رہی تھی ایک خوبصورت صبح کا آغاز ہو رہا تھا

وجدان کے ہوش آنے پے ثاقب صاحب، فیصل صاحب اور باقی سب صارم اور راکب کی طرف متوجہ ہوے تاکہ پوچھ سکے کہ وجدان کو گولی کیسے لگی

اب تم دونوں بتاو آخر وجدان کو گولی کیسے لگی اور تم آدھی رات کو کہاں گے" بنا کسی کو بتاے"ثاقب صاحب نے بات شروع کی

تو صارم جوہدی کو اٹھاے کھڑا تھا راکب کی طرف دیکھا اور دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے مسکرا دیے

بابا میں اور راکب پولیس میں ہیں" صارم نے کہا"

توحبہ کے علاوہ نے سب نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا انیتا نے بھی حیران نظروں سے اپنے شوہر کو اور بھای کو دیکھا

کیا مطلب اور ہمیں کبھی بتایا بھی نہیں"اس دفعہ فیصل صاحب نے کہا"

باباوہ۔۔۔۔"اور راکب ساری بات بتاتا گیا"

کہ انہوں نے کیوں نہیں بتایا ساری بات سنتے سب نے ہی انہیں فخر کے ساتھ دیکھا

میرا بیٹا آج تک تو میں اسے نکما ہی سمجھتا رہا لیکن آج مجھے اپنے بچے پے" بے حد فخر ہے"فیصل صاحب نے کہتے

راکب کو اپنے گلے لگایا تو راکب کے ساتھ سب ہی مسکرا دیے

''ہاں ہمیں اپنے دونوں بچوں پے بے حد فخر ہے اب ہم بھی اپنی بہن کے سامنے سر خرو ہو گے''ثاقب صاحب نے کہا تو سب نے ہاں میں ہاں ملای

''چلو آئی یں وجدان کے پاس چلیں'' جاوید صاحب نے کہا

تو سب وجدان کے روم کی طرف بڑھے صارم نے بھی حبہ کو پیار بھری نظر سے دیکھتا اسکے ساتھ انکے پیچھے بڑھا

اور انیتا جو انکے پیچھے ہی جا رہی تھی کہ راکب نے اسکا ہاتھ تھامے اسے روکا

راکب میں آپ سے ناراض ہوں آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں کہ آپ "
پولیس میں ہیں" انیتا نے خفگی سے کہا تو راکب مسکرا دیا

یار میں نے سوچا کہ تم سب کو ابھی نا بتا دو اور میں چاہتا تھا کہ سب کو تب ہی "
پتہ چلے کہ جب ہم پھوپھو کا بدلہ لے لیں گے" راکب نے کہا تو انیتا زرا سا
مسکرا دی

اوکے چلیں اب" انیتا نے کہا"

تو راکب مسکراتا اسکا ہاتھ تھامتا ہوا اسے لیے وجدان کے روم کی طرف بڑھا

کیف امبر کو اپنے ساتھ اپنے کیبن میں لایا اور اسے کرسی پے بیٹھاتے پانی دیا

امبر کی رو رو کے سو جی آنکھیں دیکھتے کیف کو بے حد برا لگ رہا تھا

لیکن وہ سمجھ سکتا تھا کہ وہ اپنے بھای کے لیے کتنا پریشان ہو گی

کیف اسے دیکھتا خود بھی کرسی امبر کے سامنے رکھتا اس پے بیٹھتا امبر کے ہاتھ تھامے

"امبر میری جان اب اللہ کا شکر ہے وجدان ٹھیک ہے بس ان شاءاللہ کچھ دن تک مکمل صحت یاب بھی ہو جاے گا اب تم یوں پریشان رہی تو ہمارے بے بی کے لیے بھی ٹھیک نہیں ہے" کیف نے پیار سے امبر کو کہا

"جی اللہ کا شکر ہے کیف ویسے بھای کے گولی کسے لگی" امبر نے کہا

وہ۔۔۔۔۔“اور کیف بھی ساری بات امبر کو بتاتا گیا”

بس یہ نہیں بتایا کہ بوس، آربی اور علی، ڈی کے وہی ہیں

اللہ کا شکر ہے عامر اور شہناز اپنے انجام کو پہنچے“امبر نے کہا تو کیف نے سر” ہلایا

اور اللہ پاک کا شکر ہے آپ بھی ٹھیک ہیں“امبر نے کہا تو کیف نے امبر” کے ہاتھوں پے بوسہ دیا

چلو آؤ وجدان کے پاس چلیں اور اب رونا نہیں ہمم“کیف نے کہا تو امبر” نے سر ہلایا

مما بابا اور بھای بھی آتے ہوں گے ابھی کال کر کے کہہ رہے تھے کہ آ" رہے ہیں" کیف امبر کو بتاتا کیبن سے نکلا

اچھا" امبر نے کہا اور وجدان کے روم کی طرف بڑھے "

سب ہی وجدان کے روم میں تھے اور معصومہ نے پھر بھی ایک پل کے لیے بھی وجدان کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا

اور اسکا ڈر سب ہی اچھے سے محسوس کر رہے تھے وجدان نے بھی اسے کچھ نہیں کہا

سب ہی کچھ دیر اسکے پاس رہے تھے پھر باقی سب گھر چلے گے اور راکب وجدان کے پاس ہی رہا تھا

اور ایک معصومہ جیسے کافی کہا تھا کہ وہ گھر جاے وجدان نے بھی کہا

لیکن وہ جانے کو راضی نا ہوی تو سب ہی خاموش ہو گے اور گھر چلے گے

♥♥♥♥

دو دن بعد وجدان کو ہسپتال سے چھٹی مل گی تھی

کیف تو ابھی چاہتا تھا کہ ایک دن اور وجدان ہسپتال میں رہے لیکن وجدان نہیں مانا

ایک تو وہ خود تنگ آگیا تھا اور دوسرا اسے معصومہ کا تھا

جو بس ان دو دنوں میں صبح صبح چھ بجے ہی ہسپتال چلی جاتی نیند تو اسے وجدان کے بغیر اتنی آتی نہیں تھی

آج دو دن بعد وجدان گھر آیا تھا اور اس وقت کمرے میں بیڈ پے بیٹھا باقی سب بھی کمرے میں آگے تھے

وجدان کے ایک طرف معصومہ اور دوسری طرف امبر بیٹھی ہوی تھی

سمیر، ہانیہ اور وانیہ بھی ابھی آے تھے اور اب وانیہ وجدان سے ہاتھ ملاتی اپنی چچی کے پاس ہی بیٹھ گی

انکل آپ کے چوٹ پے درد ہوتا ہو گا نا‘‘ وانیہ نے کہا تو وجدان زرا سا‘‘
مسکرا دیا

جی گڑیا تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے‘‘ وجدان کا کہنا تھا کہ معصومہ گھبرا ہی گی‘‘

وجی کتنا ہو رہا آپ نے بتایا کیوں نہیں کیف بھای جلدی سے دیکھیں نا‘‘‘
معصومہ نے جلدی سے پریشان ہوتے کہا

تو سب ہی اسے افسردہ ہو کر دیکھنے لگے جانتے تھے معصومہ ابھی بھی ڈر سے
نہیں نکلی

معصومہ میں ٹھیک ہوں بس ویسے ہی بات کر رہا تھا تم پریشان نا ہو‘‘‘
وجدان نے نرمی اور پیار بھرے لہجے میں کہا

پکا نا نہیں ہو رہا'' معصومہ نے تصدیق چاہی''

ہاں پکا میں ٹھیک ہوں'' وجدان نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا''

ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ قاسم وجدان کا سیکٹری اور امل آ ئے تو معصومہ کے ساتھ سب ہی انکی طرف متوجہ ہوے

معصومہ نے تو حیرت سے انہیں دیکھا

سر کسے ہیں آپ'' قاسم نے وجدان سے کہا''

ہاں میں ٹھیک ہوں قاسم تم سناؤ‘‘ وجدان نے کہا تو قاسم بھی اسے ٹھیک ’’
ہے کہنے لگا

معصومہ کسی ہو‘‘ امل نے معصومہ سے کہا تو معصومہ حیرت سے باہر آئی ’’

میں ٹھیک ہوں اور آپ قاسم بھای کے ساتھ‘‘ معصومہ نے کہا ’’

تو وجدان کے ساتھ راکب اور صارم کیف بھی زرا سے مسکرا دیے

ہاں معصومہ میری اور انکی شادی ہو چکی ہے‘‘ امل نے کہا تو معصومہ نے سر ’’
ہلایا

تو یہ تھے جن سے امل پیار کرتی تھی اور وجی کو انہیں یوں دیکھ کر کیا سوچ" رہے ہوں گے کہیں یہ تو نہیں سوچ رہے ہو گے کہ کاش میری ہو جاتی، نہیں نہیں اسے کیسے سوچ سکتے ہیں وہ تو مجھ سے پیار کرتے ہیں" معصومہ خود ہی الٹا سیدھا سوچ رہی تھی

امل کو ایک دن وجدان کے پاس اسکے آفس کسی کام سے گی تھی

اور وہی اسے قاسم ملا اور قاسم کو بھی پہلی نظر میں امل اچھی لگی تھی

پھر کیا تھا دونوں کی ملاقاتیں شروع ہوی اور پھر کب انہیں ایک دوسرے سے پیار ہوا معلوم ہی نا ہوا تھا دونوں کی شادی چھ مہینے پہلے ہوی تھی

جس کا کیف اور راکب، صارم کو بھی پتہ تھا اور وجدان قاسم کی شادی میں بھی گیا تھا

معصومہ کیا سوچ رہی ہو" وجدان نے معصومہ کو کچھ سوچتے ہوئے دیکھا تو" کہنے لگا

کچھ نہیں وجی"، معصومہ نے کہا تو وجدان بھی خاموش ہو گیا"

کچھ دیر بعد سب ہی باہر چلے گے تھے اور وجدان نے معصومہ کو اپنے قریب کیا

تو معصومہ بھی نرمی سے اسکے قریب آتی اسکے کندھے پے سر رکھ گی وجدان نے اپنے بائیں بازو کا حصار معصومہ کے گرد بنایا

”وجی اب جلدی سے ٹھیک ہو جاۓ آپ کو پتہ ہے دوراتوں سے مجھے آپ کے بنا ٹھیک سے نیند بھی نہیں آئی“معصومہ نے کہا

تو وجدان نے مسکراتے معصومہ کے سر پے بوسہ دیا

”مجھے بھی تمھارے بنا نیند نہیں آئی میری جان آج سے پھر تم میرے قریب میرے سینے پے سر رکھ کے سویا کرنا“ وجدان نے کہا تو معصومہ نے وجدان کی طرف دیکھا

”نہیں وجی ابھی آپ کے زخم ٹھیک نہیں ہوۓ تو میں اسے تو بلکل نہیں سونے والی کہیں رات کو آپ کے میرا ہاتھ ہی نا لگ جاۓ“معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا

اور خود کے اتنے قریب معصومہ کا چہرہ دیکھتے وجدان کی نظر معصومہ کے ہونٹوں پے ٹھری اور نرمی سے معصومہ کے ہونٹوں کو چھوا

تو معصومہ جلدی سے اپنی آنکھیں موند گی وجدان نے پیچھے ہوتے مسکرا کے معصومہ کا سرخ چہرہ دیکھا

معصومہ جلدی سے پھر سے وجدان کے کندھے پے سر رکھ گی

وجی آپ کے گولی کسے لگی،،معصومہ نے پوچھا''

اب اپنے پاس وجدان کو دیکھتے اسکا ڈر تھوڑا کم ہوا تھا اس لیے ہی اب پوچھ رہی تھی

وجدان نے گہرا سانس لیتے اسے بتانے لگا اس نے بھی یہ نہیں بتایا تھا کہ بوس وہی ہے باقی سب بتایا تھا

❤❤❤❤

امبر آج گھر آ گی تھی امبر وجدان کی وجہ سے پہلے تین دن رہی تھی اور پھر وجدان کے کہنے پے آ گی تھی

ویسے تو سب یہی تھے اور اب امبر کا ارادہ کل پھر سے جانے کا تھا اور کچھ دیر بعد واپس آ جاتی

کیف جو شام کے وقت امبر کو گھر لیا تھا اور اب سب ہی ڈنر کرتے اپنے اپنے کمروں میں چل دیے

کیف اور امبر ایک ساتھ ہی کمرے میں آے اور آتے ساتھ ہی کیف نے امبر کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کیا

تو امبر کے چہرے پے شرمیلی سی مسکان آگی

ہمم تو آج میں تم سے مجھ سے اتنے دن جو دور رہ کر مجھے تڑپایا ہے اسکا" حساب لوں گا" کیف نے امبر کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوے ذو معنی انداز میں کہا

تو امبر شرم و حیا سے پلکیں جھکا گی جیسے دیکھتے کیف کے ہونٹوں پے مسکراہٹ آگی

ویسے تم نے مجھے مس کیا'' کیف نے کہا تو امبر نے کیف کی طرف دیکھا''

جی تھوڑا سا'' امبر نے مسکرا کے جان بوجھ کر کہا تو کیف بھی مسکرا دیا''

پر میں نے تو بہت مس کیا اور کتنا کیا یہ آج ساری رات مجھے تمھیں بتانے کا''
ارادہ ہے'' کیف نے کہتے

امبر کو بازوں میں اٹھاتا بیڈ پے لیٹاتا اس پے جھکا

اور امبر کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسکے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لے گیا

امبر کی دھڑکنیں ایکدم تیز ہوی امبر نے اپنے بازوں سے کیف کی گردن کے
گرد حصار بنایا

کیف کچھ پل بعد پیچھے ہوتا امبر کی گردن پے جھکتا اسے اپنے حصار میں لیتا گیا
اور امبر بھی کیف کی محبت محسوس کرنے لگی

❤❤❤❤

آج وجدان کو گھر آئے ہوئے چھ دن ہو گے تھے سب نے بہت کہا کہ وہ
واپس چلے جاتے ہیں

لیکن معصومہ نے زبردستی سب کو وہاں رکھا ہوا تھا

شہناز کو جیل بھیج دیا گیا تھا اور اب باقی کی اسکی زندگی جیل میں اپنی سزا کاٹتے
ہوئے گزرنے تھی

اسکا بازو جس پے وجدان نے گولی ماری تھی ناکارہ ہو چکا تھا اور ویسے بھی شہناز کو فالج کو چکا تھا

جس وجہ سے وہ بامشکل زندگی گزار رہی تھی اور اپنے گناہ ہر وقت یاد کرتی تھی

اور اب اسے اپنے گناہوں کی سزا پوری زندگی جیل میں گزار کر کاٹنی تھی

اس وقت سب ہی لاونج میں بیٹھے ہوے تھے

کیف کے ساتھ سمیر، ہانیہ، وانیہ اور بلال صاحب، آصفہ بیگم بھی آی تھی امبر تو کل کی آی ہوتی تھی

بڑے سب تو الگ سے اپنی محفل جمائے بیٹھے تھے اور ینگ پارٹی الگ سے وانیہ بھی ہدیٰ کے ساتھ کھیل رہی تھی

وجدان اور معصومہ ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جب وجدان تھک گیا کیونکہ زخم ابھی بھی باقی تھے لیکن زیادہ نہیں جتنا معصومہ فکر مند تھی

اس لیے آرام سے بازو ہلایا تو معصومہ جلدی سے اسکی طرف متوجہ ہوی

وجی کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں کچھ چاہیے کیا" معصومہ نے جلدی سے وجدان" کو کہا

تو وجدان کے ساتھ سب ہی اسے دیکھنے لگے معصومہ کا ڈر ابھی بھی پوری طرح ختم نہیں ہوا تھا

معصومہ میں ٹھیک ہوں تم پریشان ناہو بس تھک گیا تھا ایک ہی پوزیشن" میں بازو رکھے" وجدان نے کہا

لیکن معصومہ ابھی بھی پریشان تھی راکب کو ایکدم شرارت سوجی تھی

معصومہ گڑیا ایک بات ہے تمھارے شوہر کے بارے میں جو تمھیں نہیں" معلوم" راکب نے کہا

تو معصومہ کے ساتھ سب ہی اسکی طرف متوجہ ہوے

وجدان نے تو راکب کو گھور کر دیکھا اسے لگا تھا کہ ضرور راکب کچھ غلط کہے گا اسکے بارے میں

کیا بات بھای مجھے وجی کے بارے میں نہیں معلوم''معصومہ نے پوچھا''

اس سے پہلے راکب کچھ کہتا کہ وجدان بولا

معصومہ کچھ نہیں بس یونہی کہہ رہا ہے''وجدان نے راکب کو دیکھتے دانت''
پیستے ہوے معصومہ سے کہا تو معصومہ وجدان کو دیکھنے لگی

وجی کیا بات ہے آخر راکب بھای نے بتانی پتہ تو چلے''معصومہ نے کہا تو''
وجدان سر تھام کر بیٹھا

معصومہ پھر سے راکب کی طرف متوجہ ہوی تو راکب بولا

گڑیا جو وجی کی گرلفرینڈ تھی امل وہ وجدان کی گرل فرینڈ نہیں تھی وہ تو" بس تمھیں احساس دلانے کے لیے لاے تھے کہ تمھیں معلوم ہو سکے کہ تم وجدان کے بنا نہیں رہنا چاہتی اور تم یہ بات خود کہو" راکب نے کہا

اور ساتھ ہی اٹھا کیونکہ وجدان معصومہ کا غصہ سے پھولا چہرہ دیکھتے غصے میں خود بھی کھڑا ہوا چکا تھا

وجییییییی آپ نے مجھے دھوکا دیا مجھے نہیں کرنی آپ سے بات" معصومہ" کہتی کشن اٹھاتی وجدان کو مارتی اوپر بھاگی اور اسکے پیچھے وجدان

معصومہ یار بات سنو" وجدان نے معصومہ کے پیچھے جاتے پکارا"

لیکن معصومہ بنا اسکی سنے اوپر کمرے میں بند ہو چکی تھی

وجدان غصے میں راکب کی طرف متوجہ ہوا

کمینے تجھے میں نہیں چھوڑوگا" وجدان کہتا راکب کی طرف بھاگا"

اور راکب آگے اور وجدان اسے پکڑنے کے لیے پیچھے تھا سب ہی وجدان کی حالت سمجھتے ہنس دیے کیف اور صارم نے تو قہقے لگاے تھے

اور آخر کار راکب وجدان کے ہاتھ لگ ہی گیا تھا اور وجدان بنا کچھ کہے سنے ایک مکا گال پے مارتے نا جانے کتنے مارے تھے

یار چھوڑ دے میں تجھے اس لیے نہیں کہہ رہا کہ میرا بھای ابھی ٹھیک نہیں "
ہے اور تو مجھے مارے جا رہا ہے "راکب نے جان بوجھ کر درد سے کہراتے
ہوے کہا

تو انیتا ہنس دی جیسے راکب نے گھور کر دیکھا

تو قابل ہی نہیں ہے چھوڑنے کے اب نا جانے کسے مانے گی معصومہ ""
وجدان نے راکب کو گھور کر دیکھتے کہا

جو ابھی بھی صدمے میں تھا انیتا کے خود پے ہنسنے پے

ہاے ظالم دنیا کسی کو تو میں کیا کہوں یہاں تو میری اپنی بیوی مجھ پے ہنس "
رہی ہے "راکب نے دوھای دی تو سب ہی ہنس دیے

تجھے تو میں اچھے سے بعد میں دیکھتا ہوں پہلے میں معصومہ کو مناو‘‘ وجدان ’’
کہتا

راکب کو چھوڑتا اوپر کی جانب پریشان ہوتا بڑھا تو سب ہی اسکی حالت سمجھتے
ہنس دیے

کیف کو تو خود بہت مزا آرہا تھا اپنے دوست کی ایسی حالت دیکھتے ہوے

یار ابھی ایک بات تو رہ گی‘‘ راکب نے پیچھے سے اپنے درد کرتے منہ پے ’’
ہاتھ رکھتے کہا

تو وجدان جو سیڑھیاں چڑرہا تھا اسکی بات کا مطلب سمجھتے اسے گھور کر دیکھا

اگر تو نے معصومہ کو کچھ اور کہا نا تو میں تیری جان لے لوں گا سمجھے"
وجدان راکب کو گھور کر دیکھتے غصے میں کہتے اوپر بڑھا تو راکب قہقہ لگا گیا

بیسٹ اف لک برو" راکب نے پیچھے سے ہانک لگای"

تو وجدان نفی میں سر ہلاتا زرا مسکرا کے سیڑھیاں چھڑتا دروازہ ناک کرنے لگا

معصومہ میری جان دروازہ کھولو" وجدان نے دروازہ ناک کرتے پیار سے"
معصومہ کو پکارا

اور اندر بیٹھی معصومہ جو غصے میں تھی وجدان کی آواز سنتی دروزے کے پاس
آی

”میں نہیں کھول رہی جاۓ یہاں سے آپ نے مجھے دھوکا دیا ہے میں ہمیشہ یہی سمجھتی رہی کہ وہ امل آپ کی گرل فرینڈ اور آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا اب مجھے نہیں آپ کی بات سننی جاۓ اب یہاں سے“ معصومہ نے غصے اور نم آواز میں کہا

اور دوسری طرف وجدان معصومہ کی آواز سنتا گہرا سانس لے کر رہ گیا

کہ ایکدم اسے ایک خیال آیا ضرور اس طرح وہ باہر آجاتی

”اہہ معصومہ افف میرے درد“ وجدان نے جان بوجھ کر اسے درد بھری آواز میں کہا

اور معصومہ جو وجدان کے جواب کی منتظر کہ وجدان کی درد بھری آواز سنتے ہر بات بھولتے جلدی سے دروازہ کھولتے وجدان کا بازو تھاما تھا

وو جی کہاں درد ہو رہا ہے وجی پلیز بتاے نا‘‘ معصومہ گھبراے ہوے لہجے میں وجدان کو کہہ رہی تھی

وجدان نے اسے دیکھتے اس کا ہاتھ تھامے اسے اندر کمرے میں لاتا اسے اپنے بازوں کے حصار میں لیا

مجھے درد نہیں ہو رہا میں ٹھیک ہوں میری جان‘‘ وجدان نے کہا’’

تو معصومہ نے خفگی سے اسے دیکھا وہ یہاں پریشان ہو رہی تھی اور وجدان اسے تنگ کر رہا تھا

توچھوڑے مجھے پتہ ہے میں کتناڈر گی تھی ،،معصومہ نے خفگی سے کہتے ''

وجدان کی گرفت سے خود کو چھڑاناچاہالیکن چھڑاناکہاں آسان تھااس کے لیے خود کو

''سوری میری جان میں نے تمھیں بتایانہیں مجھے ڈر تھاکہ تمھیں بتایاتوتم مجھے چھوڑ کرہی ناچلی جاو،،وجدان نے محبت بھرے لہجے میں کہا

تومعصومہ وجدان کودیکھنے لگی

''وجی آپ کولگتاہے میں آپ کو چھوڑ کر کبھی جاوگی کبھی نہیں میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گی کبھی نہیں چھوڑ کر جاوگی،،معصومہ نے کہا

تو وجدان اسے اپنے سینے سے لگا گیا معصومہ نے بھی وجدان کے گرد اپنے بازو کا حصار بنایا

تو وجدان کے لبوں پے مسکراہٹ آ گی اور معصومہ کے بالوں پے بوسہ دیا ❤❤❤❤

سب ہی واپس لاہور آ گے تھے اور سب اپنی اپنی روٹین پے واپس آ چکے تھے

صارم اور راکب بھی اب پولیس اسٹیشن جاتے تھے اور انیتا، حبہ سارا دن گھر پے رہتی تھی اور ہدیٰ کے ساتھ لگی رہتی تھی

اس وقت سب ڈائی ینگ ٹیبل پے بیٹھے کھانا کھا رہے تھے

ثاقب صاحب، جاوید صاحب اور فیصل صاحب بھی کسی بات پے گفتگو کر رہے تھے

اور صدف بیگم، کلثوم بیگم اور شگفتہ بیگم جنہوں نے ہدیٰ کو پکڑا ہوا تھا گفگتو کر رہی تھیں

اور صارم، حبہ اور راکب، انیتا بھی بات چیت کر رہے تھے

جب راکب نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا تو سب اسکی طرف متوجہ ہوے

بابا مماوہ میں اور انیتا کچھ دن تک جا رہے ہیں سوئٹزرلینڈ" راکب نے کہا تو" انیتا کے ہونٹوں پے مسکراہٹ آ گی

کیوں نہیں بیٹا جاوہم نے تو پہلے بھی کہا تھا ہماری تو دعا ہے کہ ہمارے "
سارے بچے خوش رہیں"، فیصل صاحب نے کہا

توسب نے آمین کہا راکب ان کی بات سنتا مسکرا دیا اور مسکراتے انیتا کو دیکھا

سب پھر سے کھانے کی طرف متوجہ ہوئے تھے

_ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _

کچھ دیر بعد سب ہی اپنے اپنے کمروں میں آ گئے

حبہ جو ہدیٰ کو سلاتی خود بھی سونے لگی تھی کہ صارم نے اسے اپنی گرفت
میں لیا تو حبہ کے ہونٹوں پے مسکراہٹ آ گئی

صارم نے حبہ کا مسکراتا چہرہ دیکھتے اسکے ماتھے کو چھوا تو حبہ پلکیں جھکا گی

صارم حبہ کو اپنے حصار میں لیتا لیٹا تو حبہ صارم کے سینے پے سر رکھ گی

صارم نے بھی اسکے گرد اپنے بازو کا حصار مزید تنگ کیا

ویسے یاد ہے نا میری بات" صارم نے کہا تو حبہ نے صارم کی طرف دیکھا"

کون سی بات" حبہ نے کہا تو صارم اسے لیٹاتے اس پے جھکا"

مجھے دو بچے اور چاہیے" صارم نے حبہ کو گہری نظروں سے دیکھتے کہا تو حبہ "
شرمیلی سی مسکان ہونٹوں پے سجاے نظریں جھکا گی

صارم مجھے لگتا ہے ہمیں سونا چاہیے دیکھ کتنا ٹائم ہو گیا ہے" حبہ نے صارم کے ارادے دیکھتے کہا

تو صارم گہری مسکراہٹ ہونٹوں پے سجائے حبہ کے ماتھے کو چھوا

نا میری جان آج تو میں نہیں چھوڑنے والا" صارم کہتا"

حبہ کے گالوں پے بوسہ دیتا پیچھے ہوتے حبہ کو دیکھنے لگا

تو حبہ نے اوپر ہوتے صارم کے ماتھے پے بوسہ دیا تو صارم کے ہونٹوں پے گہری مسکراہٹ آگی

صارم حبہ کے ہونٹوں پے جھکتا انہیں اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لیتا گیا

کچھ پل یونہی معنی خیز گزرے تو صارم پیچھے ہوتا حبہ کی گردن پے جھکتا اپنا لمس چھوڑنے لگا

تو حبہ کا پہلے سے بڑھی ہوی دھڑکنیں اور تیزی سے دھڑکنے لگی

اور حبہ بھی صارم کی محبت کو محسوس کرنے لگی

❤❤❤❤

راکب اور انیتا کمرے میں آے تو راکب نے بنا دیر کیے انیتا کو اپنے حصار میں لیا

تو انیتا کے ہونٹوں پے مسکان آ گئی

ہاں تو کیا پلین ہے پھر کیا کرنا ہے جا کر ہنی مون پے میں نے تو سوچ لیا ہے ''
کیا کرنا ہے'' راکب نے انیتا کو دیکھتے کہا

اور اسے لیے بیڈ پے اپنے حصار میں لے کر بیٹھا اور انیتا کے چہرے کو گہری
نظروں سے دیکھنے لگا

اچھا کیا سوچا ہے کرنے کا'' انیتا نے راکب کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا''

پہلے تم بتاو پھر میں بتاو گا'' راکب نے کہا تو انیتا مسکرا دی ''

میں نے تو سوچ لیا ہے ہم بہت سارا گھومے گے سارا سارا دن اور ویسے ”
رات کو زیادہ مزا آتا ہے گھومنے کا تو رات کو زیادہ گھوما کریں گے “انیتا نے کہا

تو راکب نے مسکراتے انیتا کو دیکھا

اور تمھیں لگتا ہے کہ میں تمھیں رات کو گھومنے دوں گا ہر گز نہیں“”
راکب نے کہا تو انیتا نے گھور کر دیکھا

میں تو گھوموں گی دیکھتی ہوں کیسے روکتے ہیں آپ مجھے جن کہیں کے “انیتا ”
نے کہا تو راکب نے بھی انیتا کو گھور کر دیکھا

تمھیں تو ابھی بتاتا ہوں میری کیوٹ پلس چڑیل وائی ف کہیں کی کہ میں ”
کیسے روک سکتا ہوں “ راکب نے کہتے

بنا انیتا کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسے پیچھے کو لیٹاتے اس پے جھکا تو انیتا کی دھڑکنیں ایکدم تیزی سے دھڑکی

اسے روکو گا اور پھر میں دیکھوں گا تم میرے حصار سے کیسے نکلتی ہو"""
راکب نے انیتا پے جھکتے اس کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھتے کہا

تو انیتا راکب کی گہری نظروں سے گھبراتی نظریں جھکا گی

رراکب چ چھوڑے"انیتا نے سرخ پڑتے کہا"

لیکن راکب نے اب کہاں چھوڑنا تھا اسے

اب تو میں بتا کر ہی چھوڑو گا کہ میں کیسے تمھیں روک سکتا ہوں“ راکب ”
کہتا

انیتا کے کندھے پے جھکتا وہاں اپنا لمس چھوڑنے لگا تو انیتا نے بھی اپنے دھڑکتے دل کو سمبھالتی آنکھیں موند گی

راکب نے کندھے سے پیچھے ہوتے انیتا کی بند آنکھوں کو دیکھتے راکب نے اسکے ماتھے پے ہونٹ رکھتے

اسکی ناک کو چھوتے انیتا کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیتا گیا

تو انیتا بھی دھڑکتے دل کے ساتھ خود کو ہمیشہ کی طرح راکب کو سونپ گی
❤❤❤❤

وجدان اور معصومہ کی زندگی بھی ایک معمول پے تھی وجدان آفس اور معصومہ یونی جاتی تھی اکثر وہ گھومنے پھیرنے بھی چلے جاتے تھے

وہ وجدان سے کہہ چکی تھی کہ وہ صرف بی ایس سی ہی کرے گی اس سے آگے تو بلکل نہیں پڑھے گی

اور وجدان کیا کہہ سکتا تھا اپنی محبت کو وہ بھی مان گیا تھا

سب کو گے ہوے ابھی بیس دن ہی گزرے تھے اب وجدان کے زخم کافی بہتر تھا

معصومہ یار کیا کر رہی ہو" وجدان نے معصومہ سے کہا"

جو کب سے کمرے میں بیٹھا معصومہ کا انتظار کر رہا تھا جو چینج روم میں گی تھی اور واپس ہی نہیں آ رہی تھی

اس لیے وہ بھی اس کے پیچھے آتا کہنے لگا جو کبرڈ میں نا جانے کیا تلاش کر رہی تھی

تو معصومہ نے ایک نظر وجدان کو دیکھتے پھر سے کبرڈ میں دیکھا

وجی میرا اڈریس نہیں مل رہا وہی دیکھ رہی ہوں نا جانے میں نے کہاں رکھ دیا" معصومہ نے کہا

یار یہی کہیں ہو گا مل جائے گا صبح دیکھ لینا اب آجاو سو جاتے ہیں" وجدان نے کہا

لیکن معصومہ کو سوٹ کی جگہ کچھ اور ہی ملا تھا وہ وجدان کی بلیک ہڈی اور بلیک ماسک تھا

معصومہ نے حیرت سے دیکھا اسے لگا یہ اس نے کسی کے پہنا ہوا دیکھا ہے

اور پھر معصومہ کو چند سیکنڈ لگے تھے یاد کرنے میں کہ وہ ماسک اور ہڈی بوس کے دیکھی تھی

اور کیا وجدان اسے ایک اور دھوکا دے رہا تھا بوس بن کر معصومہ کو ایکدم وجدان پے غصہ آیا تھا

اور وجدان معصومہ کا سرخ چہرہ دیکھتا گہرہ سانس لے کر رہ گیا وہ یہی تو چھپانا چاہتا تھا

جانتا تھا وہ پھر سے اس سے خفا ہو جاے گی اور وجدان ہر گز نہیں چاہتا تھا

وجیہی یہ کیا بوس آپ ہی ہیں“ معصومہ کا غصے سے برا حال تھا وجدان نے” ایک اور دھوکہ دیا تھا

معصومہ میری جان میری بات سنو“ وجدان نے کہا”

لیکن معصومہ نم آنکھوں سے وجدان کو دیکھتی اسکی ہڈی اور ماسک وجدان کے سینے پے مارتی غصے سے کمرے سے باہر نکلی

اور اسکے پیچھے وجدان بھی جلدی سے ہڈی اور ماسک سائیڈ پے رکھتے معصومہ کے پیچھے

پر معصومہ پھر سے دوسرے کمرے میں جاتی دروازہ بند کر چکی تھی

"اففف یار لگتا ہے میری تو پوری زندگی ہی یونہی معصومہ کو مانتے ہوئے گزرے گی" وجدان نے خود سے کہا

اور پھر یہ سوچ آتے خود بھی مسکراتا دروازہ ناک کرنے لگا جانتا تھا کچھ دیر بعد وہ منا لے گا

ناجانے کتنی دیر وجدان دروازہ ناک کرتا رہا لیکن معصومہ اندر بیٹھی نم آنکھوں سے اپنے بیوقوف بننے کا غم منا رہی تھی

آخر کار وجدان نیچے جاتا چابی لاتا دروازہ کھولا وہ تو شکر تھا کہ کھول گیا کہیں دوسرا لاک نہیں لگایا تھا

اندر آیا تو معصومہ صوفے پے نم آنکھوں سے بیٹھی ملی وجدان جلدی سے اس کے قریب بیٹھا

اس سے پہلے معصومہ اٹھتی کہ وجدان اسے بازو سے پکڑتا اپنے قریب کر چکا تھا

معصومہ نے خود کو چھڑانا چاہا لیکن وجدان کی گرفت سے ناممکن تھا

"چھوڑے مجھے مجھے نہیں کرنی آپ سے بات مجھے بیوقوف بنا کر آپ کو بہت مزا آیا ہوگا نا ہنسی آتی ہو گی آپ کو" معصومہ نے نم آواز میں کہا

تو وجدان نے اسے خود کے اور قریب کیا

"میری جان میں کیوں تم پے کیوں ہنسو گا مجھے تو تم سے بوس بن کر ملنا اچھا لگتا تھا اس لیے تو ملتا تھا ورنہ میں کبھی نا ملتا مجھے اچھا اس لیے لگتا تھا اسے تم وہ بات بھی بوس کو بتا دیتی تھی جو تم وجدان سے نہیں کہتی تھی اور پھر جب تم ناراض ہوتی تھی اور مجھے تمھاری فکر ہو رہی ہوتی تھی کہ نا جانے تم کمرے میں کیا کر رہی ہو تو میں جب تم وجدان سے سخت ناراض ہوتی تھی تو بوس بن کر آجاتا تھا کیونکہ میں تمھیں ایک پل بھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا اب اپنے وجی کو معاف کر دو" وجدان نے بے حد نرمی اور پیار سے کہا

تو معصومہ نے خفگی سے وجدان کو دیکھا تو وجدان نے مسکین سی صورت بناتے معصومہ کو دیکھا

اور اگر وجدان معصومہ کو پریشان اور اسکا لٹکا ہوا چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا تو معصومہ بھی کہاں وجدان کو اسے دیکھ سکتی تھی

ٹھیک ہے لیکن کوی اور بات بھی ہے تو ابھی بتادیں ورنہ اس دفعہ میں آپ" کو چھوڑ کر لاہور چلی جاوگی پھر مناتے رہیے گا"،معصومہ نے خفگی سے کہا

تو وجدان نے شکر کرتے اسکی نم پلکوں پے بوس دیا

نہیں اب کبھی کوی بات نہیں چھپاوگا اور ویسے ایک بات ہے جو تمھیں"
نہیں بتای" وجدان نے کہا تو معصومہ کا پھر سے منہ بنا

اب کیا ہے" معصومہ نے منہ بنا کر کہا"

تو وجدان مسکراتا اس کا ہاتھ تھامتا اسے کمرے میں لا یا اور کبرڈ میں سے پیچ
کلر کی میکسی نکالی

تو معصومہ دیکھتی رہ گی اسے یاد آیا تھا کہ وہ تو وہی میکسی تھی جب وہ راکب انیتا
اور حبہ صارم کی شادی پے حبہ، راکب اور امبر کے ساتھ شاپنگ پے گی تھی
اور بوس وہاں آیا

یہ تو وہی میکسی ہے نا جو لاہور میں سب کی شادی پے گی تھی تب دیکھی "
تھی"، معصومہ نے کہا تو وجدان مسکرا دیا

ہاں میری جان یہ وہی ہے اب میری جان کو کوی چیز پسند آے اور وہ میں "
لے کر نا دوں یہ ہو سکتا ہے کبھی نہیں اسی لیے میں نے اسی وقت لے لی تھی
صرف تمھارے لیے" وجدان نے مسکراتے ہوے کہا

تو معصومہ وجدان کے گلے لگ گی اور چہرہ اٹھا کر وجدان کو دیکھا

تو وجدان نے بھی میکسی سائی یڈ پے رکھتے اسکے گرد حصار بنایا اور معصومہ
کے چہرے کو دیکھنے لگا

آپ بہت اچھے ہیں وجی بس تھوڑے سے دھوکے باز بھی ہیں''معصومہ''
نے شرارتی لہجے میں کہا

تووجدان نے بھی جان بوجھ گھورا معصومہ مسکرادی تووجدان بھی مسکرادیا

اور مظبوطی سے معصومہ کے گرد حصار بنایا اور معصومہ کے سرپے بوسہ دیا

دونوں ہی کمرے میں آتے سونے کے لیے لیٹ گے تھے

❤❤❤❤

اس وقت سب ڈنر کرتے لاونج میں بیٹھے تھے جب وانیہ بولی

داداجان آج میں آپ کے اور دادی جان کے ساتھ سوں گی''وانیہ نے کہا''

تو بلال صاحب اور آصفہ بیگم کے ساتھ امبر، کیف اور سمیر، ہانیہ بھی مسکرا دیے

ہاں کیوں نہیں ہمارا بیٹا آج ہمارے ساتھ سو جائے ہمیں تو اچھا لگے گا"
بلال صاحب نے مسکرا کے کہا تو وانیہ بھی خوش ہو گی

تو چلیں نا پھر میں نے آپ دونوں سے کہانی بھی سننی ہے اور پھر مجھے سونا بھی ہے" وانیہ نے آصفہ بیگم اور بلال صاحب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

تو دونوں مسکراتے اٹھ کھڑے ہوئے

ہاں چلو ہم تو سونے جا رہے ہیں" آصفہ بیگم نے کہا"

اور دونوں وانیہ کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھے

تو سمیر اور ہانیہ بھی اٹھ کھڑے ہوے اور کیف اور امبر بھی

سمیر اور ہانیہ کمرے میں آے تو سمیر ہانیہ کی طرف متوجہ ہوا جو سونے کی تیاری کر رہی تھی

سمیر بھی اسے سونے کی تیاری کرتا دیکھ کر مسکراتا اس کے پاس بیٹھتا اسے اپنے حصار میں لے گیا

توہانیہ بھی اسکی طرف متوجہ ہوی اور سمیر کی مسکراتی نظروں کو دیکھتی خود بھی مسکرادی

کیاخیال ہے وانی کا ایک بہن یا بھای لے آنا چاہیے‘‘سمیر نے ہانیہ کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوے کہا

توہانیہ مسکراتی سمیر کے سینے پے سر رکھ گی تو سمیر بھی مسکراتا اسکے گرد اپنا حصار مظبوط کر گیا

اور ہانیہ کا چہرہ ٹھوڈی سے تھامتے اوپر کرتے

اس کے گالوں پے بوسہ دیتے ہانیہ کے ہونٹوں پے ہونٹ رکھتے انہیں اپنی گرفت میں لیتا گیا

اور ہانیہ بھی سمیر کی گردن کے گرد اپنے بازو باندھ گی اور سمیر ہانیہ کو اپنی محبت کی گرفت میں لیتا گیا

♥♥♥♥

کیف اور امبر کمرے میں آے تو امبر سیدھا چینج کرنے چلے گی تو کیف بھی صوفے پے بیٹھتا موبائی ل کی طرف متوجہ ہوا

جہاں کسی کی کال آرہی تھی کال اٹھاتے وہ سننے لگا اور سنتے ابھی رکھی تھی کہ امبر بھی آگی جیسے دیکھتے کیف مسکرا دیا

اور موبائی ل سامنے ٹیبل پے رکھتا اسکی طرف پوری طرح متوجہ ہوا

امبر بھی مسکرا کے کیف کو دیکھتی اسکے پاس آکر بیٹھی تو کیف نے اسے اپنے
حصار میں لیتے

تو کیا خیال ہے پھر باہر چلیں کہیں گھومنے کے لیے" کیف نے کہا تو امبر"
نے حیرت سے دیکھا

اتنی رات کو جانا ہے کیا" امبر نے کہا"

تو کیف پیچھے کو ہوتا صوفے پے لیٹے اامبر کو اپنے اوپر لیٹا گیا تو امبر نے سرخ
چہرے کے ساتھ کیف کو دیکھا

تو ٹھیک ہے پھر کچھ اور کر لیتے ہیں" کیف نے امبر کے ہونٹوں کو دیکھتے"
ذو معنی انداز میں کہا تو امبر نے گھور کر دیکھا

ہم سو جاتے ہیں ‘‘امبر نے کہا’’

لیکن کیف بنا امبر کی سونے اسکے سر پے پیچھے اپنا ہاتھ رکھتا امبر کو خود پے اور جھکتا اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لیا

تو امبر بھی دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کر گی جانتی تھی کیف نے اب اپنی مرضی سے ہی چھوڑنا ہے

♥♥♥♥

معصومہ کے والدین کا گھر وجدان نے اپنے کسی جاننے والے جنہیں گھر کی ضرورت تھی وہ گھر دے دیا تھا اسے گھر بھی خالی نا رہتا

فرزانہ خاتون اور اقبال صاحب اب بھی وہی رہ رہے تھے جن سے معصومہ تقریبا دو دن بعد لازمی بات کرتی تھی

وہ بھی اللہ پاک کا شکر کر رہے کہ عامر اور شہناز کو ان کے کرتوت کی سزا مل گی ہے

ایک مہینہ اور گزر گیا تھا سب کی زندگی پر سکون تھی

معصومہ اور وجدان آج گھومنے پھیرنے باہر گے تھے

اور اب رات کا پہر تھا موسم بہت خوش گوار تھا معصومہ نے وجدان سے پوچھا تھا کہ اسے سوئی منگ آتی ہے یا نہیں تو وجدان نے اسے بتایا کہ آتی ہے

اور پھر معصومہ وجدان سے اصرار کرنے لگی کہ وہ کرے اور وجدان بھی
اسے لاتا خود شرٹ اتارتا سوئی منگ کرنے لگا

اور معصومہ کنارے پے بیٹھی پاوں پانی میں لٹکاے بیٹھی وجدان کو دیکھنے
میں مصروف تھی

اسے تو ویسے بھی سوئی منگ پول کے قریب بیٹھنا اچھا لگتا تھا

وجدان ایک دفعہ گہرای میں جاتا معصومہ کے پاس آتے اپنے ماتھے پے آے
بالوں کو پیچھے کرتے

اسکے آس پاس بازو رکھتے اسے دیکھنے لگا تو معصومہ مسکرادی

وجی ہم کب ہنی مون پے جاے گے ،،معصومہ نے کہاتو وجدان کے لبوں ,,
پے گہری مسکراہٹ آ گی

تم جانا چاہتی ہو مجھے تو کوی اطراز نہیں ہے،، وجدان نے گہری مسکراہٹ ,,
ہونٹوں سجاے کہاتو معصومہ مسکرادی

سچ واو پھر کب جاے گے ،،معصومہ نے خوش ہوتے کہا,,

بس جب تم چاہو بہت جلد،، وجدان نے مسکراتے کہا,,

ہاے سچی،،معصومہ نے کہاتو وجدان نے مسکراتے سر ہلایا,,

وجی میرا ابھی دل کر رہا ہے سوئی منگ کرنے کو پر مجھے آتی نہیں ہے""

معصومہ نے منہ بناتے ہوئے کہا

تو اس میں کون سا مشکل ہے میں ہو نا" وجدان نے کہا"

کیسے" معصومہ نے کہا"

تو وجدان نے معصومہ کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے پانی میں کھڑا کیا

معصومہ تو اس افتاد پے بری طرح بکھلای تھی

وجدان تو پہلے ہی بھیگا ہوا تھا اور اب معصومہ بھی بھگ چکی تھی بس ابھی کندھوں سے نیچے تک ہی بھگی تھی

کیونکہ کہ جہاں معصومہ کھڑی تھی جگہ تھوڑی اونچی تھی

وجی ''معصومہ نے وجدان کو دیکھتے کہا تو وجدان ہنس دیا''

تو سیکھا وسوئی منگ'' وجدان نے کہا''

جی پر میرا سانس بند ہو جائے گا'' معصومہ نے کہا تو وجدان ہنس دیا''

نہیں ہونے دیتا'' وجدان کہتا''

بنا معصومہ کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر معصومہ کے ہونٹوں پے جھکتا

اسے کمر سے تھامے اسے ایک دم پانی کے اندر لے جاتے باہر لایا

اور معصومہ کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ الگ کیے

معصومہ نے گہرہ سانس لیتے وجدان کو دیکھا جو اسے ہی گہری نظروں سے معصومہ کو دیکھ رہا تھا

وجی ‘‘معصومہ نے وجدان کو خفگی سے دیکھتے کہا تو وجدان ہنس دیا’’

وجدان معصومہ کا گلے میں سے دوپٹہ اتارنے لگا جو پانی میں آنے سے گیلا ہو چکا تھا

دوپٹہ اتارتے وجدان نے معصومہ کے گرد اپنا حصار مظبوط کیا

تو معصومہ وجدان کی گہری نظروں اور یوں وجدان کے شرٹ لیس ہونے پے خود کو وجدان کے بے حد قریب پاتے گالوں پے سرخی چھانے لگی

وہ اسی ہی تھی جب جب بھی وجدان معصومہ کے قریب آتا معصومہ یوں ہی وجدان سے شرما جاتی

اور وجدان کو معصومہ کا شرماتا روپ بے حد اچھا لگتا تھا

ویسے میں تم سے ناراض ہوں" وجدان نے معصومہ کے گلابی چہرے کو" دیکھتے کہا

تو معصومہ وجدان کو دیکھنے لگی

کیوں آپ کیوں ناراض ہیں مجھ سے ''معصومہ نے پوچھا''

تم نے کبھی کہا ہی نہیں کہ تم بھی مجھ سے پیار کرتی ہو'' وجدان نے کہا''

تو معصومہ کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکان آ گی

جی وجی میں بھی آپ سے بہت پیار کرتی ہوں بہت زیادہ آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیے گا'' معصومہ شرماتے گھبراتے کہا

تو وجدان کے لبوں کی مسکراہٹ گہری ہو گی

وجدان نے معصومہ کے ماتھے پے شدت سے بوسہ دیا تو معصومہ شرم سے آنکھیں موند گی

ہمیشہ تمھارے ساتھ رہوں گا‘‘ وجدان نے کہتے ’’

پیچھے ہوتے اسے دیکھتے اسے جھٹکے سے اپنے بازوں میں اٹھایا اور قدم سوئمنگ پول سے باہر نکالنے لگا

سوئمنگ پول کی سیڑھیاں چڑتے وجدان یونہی معصومہ کو بازوں میں چلتا گارڈن میں آیا اور لاونج میں لایا

معصومہ وجدان کی گہری نظروں سے شرماتی گھبراتی وجدان کے گلے میں بازو کا حصار بنا گی

وجدان سیڑھیاں چڑتا اسے کمرے میں لاتا کمرے کا دروازہ پاوں سے بند کرتا

بیڈ کے قریب آتے معصومہ کو بیڈ پے لیٹاتا اس پے جھکا تو معصومہ کی دھڑکنیں تیزی سے دھڑکنے لگی

وجدان نے معصومہ کے گردن سے گیلے چپکے بال انگلیوں سے پیچھے کیے تو معصومہ کپکپای

وجدان نے نرمی سے بال پیچھے کرتے معصومہ کی گردن پے جھکتے وہاں اپنے ہونٹوں رکھے تو معصومہ کا دل ایکدم تیزی سے دھڑکنے لگا

وجدان گردن سے پیچھے ہوتا معصومہ کی بند پلکوں کو دیکھتا ان پے ہونٹ رکھتا شدت سے معصومہ کی گالوں پے شدت سے بوسہ دیتا ناک کو چھوتے

وجدان نے اپنے ہونٹ معصومہ کے کندھے پے رکھے تو معصومہ کی
دھڑکنیں اور تیز ہوی تھی

وجدان معصومہ کے کندھے پے اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتا اسے اپنی محبت
بھری پناہوں میں لے گیا

اور معصومہ بھی خود کو شرماتی گھبراتی وجدان کی پناہوں میں دے گی
♥♥♥♥
دو سال بعد۔۔۔۔۔۔۔

وجدان اور معصومہ کی شادی کو تین سال ہو چکے تھے اور اب معصومہ کی بی
ایس سی مکمل ہو چکی تھی

اور اسکا آگے پڑھنے کا کوی ارادہ نہیں تھا

جو وہ پہلے ہی وجدان کو بتا چکی تھی اور وجدان نے بھی اسے کچھ نہیں کہا تھا

دونوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ بے حد خوش تھے

آج معصومہ کا دل کیا وہ وجدان کو سرپرائی زدے

کچھ دن پہلے ہی دونوں شاپنگ پے گے تھے اور وجدان نے معصومہ کے لیے ساڑھی لی تھی

جو معصومہ نے نہیں پہنی تھی کیونکہ اس بلاوز کے سلولیس بازو اور پیچھے گلا ڈوریوں پے تھا اور ساڑھی کا کلر ڈارک ریڈ تھا

لیکن آج معصومہ نے سوچا وجدان اسکے کیے اتنا کرتا ہر بات مانتا ہے تو وہ بھی کیوں نا اسے سرپرائی زدے

معصومہ فریش ہوتی ساڑھی پہنتی ریڈ کلر کی لپ اسٹک لگاے آنکھوں میں کاجل لگاے میک اپ کیے بالوں کو پشت پے کھولا چھوڑے

خود کو ایک نظر آئی ینے میں دیکھا تو وجدان کی شدتیں سوچتی ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکان آگی

معصومہ کچھ سوچتی موبائ ل اٹھاتی وجدان کو کال کرنے لگی

وجدان جو بس گھر میں داخل ہونے والا تھا کہ معصومہ کی کال کی طرف متوجہ ہوا اس وقت رات کے آٹھ بجے تھے

وجدان نے مسکراتے معصومہ کی کال اٹھاتے کان سے لگاے گاڑی گھر کے اندر داخل کی

جی میری جان'' وجدان نے محبت بھری آواز میں معصومہ کو پکارا تو دوسری'' طرف معصومہ مسکرادی

وجی کب تک آے گے آپ''معصومہ نے کہا''

تو وجدان اس کے پوچھنے پے مسکراتا گاڑی سے اترا

بس گھر پہنچ گیا ہوں اگلے منٹ تمھارے پاس ہو گا" وجدان نے کہا"

تو معصومہ بنا کچھ کہے جلدی سے کال بند کر گی

تو وجدان نے مسکراتے موبائل کان سے ہٹایا اور لاونج میں داخل ہوتا اوپر کو بڑھا

معصومہ جلدی سے کال رکھے بنا دیر کیے دوسرے میں بھاگی

اب اسے یوں وجدان کے سامنے جانے سے شرم محسوس ہو رہی تھی کہ نا جانے کیا سوچے گا وہ

معصومہ دوسرے کمرے میں آتی دروازہ بند کر گی

وجدان اوپر کمرے میں آیا تو معصومہ کو نا پا کر حیرت ہوی پھر کچھ سوچ کر دوسرے کمرے میں گیا

جہاں دروازہ ان لاک ہی تھا وجدان دروازہ کھولتا اندر گیا

تو معصومہ جو دروازے سے رخ مڑ کر دوسری طرف چہرہ کیے کھڑی تھی

اپنے پیچھے وجدان کی موجودگی محسوس کرتی جلدی سے ساڑھی کا پلو سہی کرنی لگی

اور وجدان جو کمرے میں آیا تھا کہ معصومہ کی کمر پے نظر گی تو کچھ پل تو دیکھتا ہی رہ گیا

اور معصومہ کے سامنے جا کھڑا ہوا اور معصومہ جو شرم سے آنکھیں بند کیے کھڑی تھی

کہ وجدان معصومہ کو یوں دیکھتا کچھ پل تو ساکت ہی رہ گیا ایکدم ہارٹ بیٹ مس ہوی تھی

وجدان کے تو ہوش ہی اڑ گے تھے معصومہ کو ساڑھی پہنا اور تیار دیکھ کر وجدان کو لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی

وجدان نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ معصومہ ساڑھی میں اتنی پیاری لگے گی

وجدان یونہی معصومہ کے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتا اسکے قریب آتے اسے حصار میں لیا

تو معصومہ وجدان کے قریب آنے پے اسکے ہاتھوں کا لمس اپنی کمر پے محسوس کرتے کپکپاہ کے رہ گی اور شرما الگ آرہی تھی

ایک نظر وجدان کو دیکھتے پھر سے وجدان کی گہری نظروں سے گھبراتے نظریں جھکا گی

بہت پیاری لگ رہی ہو میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ تم اتنی خوبصورت لگو گی اس ساڑھی'' وجدان نے کہتے

معصومہ کے ماتھے بوسہ دیا تو معصومہ آنکھیں موند گی

"اب مجھے اتنا پیارا اسرپرائی زدیا ہے تو مجھے بھی چاہیے میں تمھیں بہت اچھی طرح بتاو کی تم مجھے اس وقت کتنی خوبصورت لگ رہی ہو" وجدان نے گھمبیر ذو معنی انداز میں کہا

تو معصومہ کے چہرے پے سرخی چھانے لگی

"ویسے مجھے لگتا ہے کہ ہمیں کچھ کرنا چاہیے اب کیونکہ تمھاری تعلیم بھی مکمل ہو چکی ہے" وجدان نے معصومہ کو یونہی شرماتا دیکھ کر پھر سے کہا

تو معصومہ نے پلکیں اٹھاتے ایک نظر وجدان کو دیکھا

کیا کرنا چاہیے ‘‘معصومہ نے وجدان کی ذو معنی انداز میں کہے جملے کا مفہوم ’’ پوچھا

تو وجدان کے لبوں پے گہری مسکراہٹ چھا گی

یعنی اب ہمیں بھی اپنا بے بی کے بارے میں سوچنا چاہیے کیا خیال ہے ‘‘’’ وجدان نے گھمبیر آواز میں کہتے

معصومہ کے چہرے پے آی آوارہ لٹ کو معصومہ کے کان کے پیچھے کیا

تو معصومہ شرماتے وجدان کے سینے پے سر رکھ گی تو وجدان کے لبوں پے گہری مسکراہٹ چھا گی

وجدان نے معصومہ کے سر پے بوسہ دیتا اسے پیچھے کرتا ایک بھرپور نظر سے معصومہ کے گلابی چہرے کو دیکھتا

اسے بازو میں بھرتا کمرے سے نکلتا اپنے کمرے میں لاتا کمرے کا دروازہ بند کرتا معصومہ کو بیڈ پے لیٹاتا

اس پے جھکتا معصومہ کے حیسن روپ کو ایک بار پھر سے اپنی گہری نظروں سے دیکھنے لگا

معصومہ ایک نظر وجدان کو دیکھتی شرم وحیا سے نظریں جھکا گی تو وجدان نے جھک کر معصومہ کے ماتھے پے بوسہ دیتا

معصومہ کی جھکی پلکوں کو ہونٹوں سے چھوتا گالوں پے جھک کر اپنے ہونٹ شدت سے رکھتا

معصومہ کی بند پلکوں کو دیکھتا معصومہ کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے گیا

نا جانے کتنے ہی پل یونہی معنی خیز خاموشی کے گزرے

کچھ پل بعد وجدان پیچھے ہوا اور معصومہ کو گہرے سانس لیتا دیکھ کر

ایک ہاتھ سے معصومہ کی ساڑھی کا پلو کندھے سے ہٹاتے وہاں اپنے لب رکھے تو معصومہ کی دھڑکنیں تیزی سے دھڑکنے لگی

کندھے سے لب ہٹاتے وجدان نے معصومہ کی گردن پے اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے

پیچھے ہوتے اپنی شرٹ اتارتے سائیڈ پے رکھتے پھر سے معصومہ پے جھکتے اس کی کمر پے ہاتھ لے جاتے ڈوریاں کھولنے لگا تو معصومہ کو اپنا دل سینے سے باہر آتا ہوا محسوس ہوا

وجدان کمر پے ہاتھ لے جاتے پھر معصومہ کی گردن پے جھکتا اپنا لمس شدت سے چھوڑنے لگا

اور معصومہ بھی خود کو ہمیشہ کی طرح ہی وجدان کی محبت بھری پناہوں میں شرماتی گھبراتی سونپ گی

اور وجدان بھی اپنے عشق کو اپنے محبت بھری گرفت میں لیتا گیا

❤❤❤❤

مزید ایک سال بعد۔۔۔۔۔

زندگی گزر ہی جاتی ہے کبھی خوشیوں بھری اور کبھی کچھ غم آجاتے ہیں

لیکن ساتھ نبھانے والا ساتھی اچھا ہو تو ہر موسم بہترین گزر جاتا ہے

ہر کوی اپنی اپنی زندگی میں خوش تھا

اس وقت صبح کے نو بج رہے تھے اور راکب بچارے کی شامت آی ہوی تھی

راکب جو ابھی تک سو رہا تھا کہ اسے اپنے بال کھنچتے ہوے محسوس ہوے

اس کی چھ مہینے کی جڑواں بیٹیاں آنیہ اور انہتا اسے اٹھانے کے چکر میں اسکے بال کھنچتے ہوے

اسے اپنی زبان میں اٹھا رہی تھیں البتہ انکا تقریباً ڈھای سالہ بیٹا عائیشہ اسے بازو سے ہلاتے اسے اٹھا رہا تھا

اور انیتا انکے کھیلونے اٹھا کر رکھ رہی تھی ساتھ اپنے بچوں اور شوہر کو مسکراتے دیکھ رہی تھی جو اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

بابا اتھ داے ناہم تب تھے اتھا لہے ہیں (بابا اٹھ جاے ناہم کب سے اٹھا رہے ہیں) ” عائیشہ نے پھر سے کہا

توراکب نے بھی آخر کار اپنی آنکھیں کھول ہی لیں جانتا تھا اب اس کے بچوں نے اسے نہیں سونے دینا

راکب کے اٹھتے عائی ث اور آنیہ انہتا خوش ہی ہو گیں

راکب نے انہیں خوش دیکھ کر خود بھی مسکرا دیا اور تینوں کو باری باری پیار کیا

"یار میں تو بال کٹوا رہا ہوں ورنہ میرے بچے تو میرے بال کھینچ کھینچ کے مجھے گنجا ہی کر دیں گے" راکب نے اپنے بال پیچھے کرتے کہا تو انیتا نے گھور کر دیکھا

خبر دار جو کٹوائے مجھے آپ کے بال بہت اچھے لگتے ہیں'' انیتا نے کہا تو''
راکب گہرا سانس لے کر رہ گیا

کہاں پھنس گیا میں تو اپنی بیوی اور بچوں کے درمیان'' راکب نے اداس''
بھرے لہجے میں کہا

تو انیتا قہقہ لگا گی جس پے اسکی بیٹیاں بھی خوش ہو گی

اور عائشہ بھی انکے ساتھ بنا بات کا مطلب سمجھے ہنسے راکب سب کو دیکھ کر
رہ گیا جو اس پے ہنس رہے تھے

ویسے یار مجھے تو نا صبح کوی سونے دیتا ہے نا رات کو'' راکب نے انیتا کو دیکھتے''
ہوے کہا تو انیتا نے حیرت سے اسے دیکھا

رات کو کون رات تو تینوں جلدی سو جاتے ہیں‘‘انیتا نے کہا تو راکب مسکرا’’
دیا

رات کو میرے بچوں کی مما جو ہے مجھے سونے نہیں دیتی‘‘راکب کی’’
ذو معنی بات پے انیتا گھور کر رہ گی پھر خود بھی مسکرا دی

راکب بھی بیڈ سے اٹھتا اسکے پاس آتا اسکے ماتھے بوسہ دیتا فریش ہونے چلا گیا

توانیتا بھی مسکراتی اپنے بچوں کی طرف متوجہ ہوی جواب آرام سے کھیلنے میں
مصروف تھے

❤❤❤❤

اس وقت لاونج میں سمیر اور رہانیہ، بلال صاحب، آصفہ بیگم اور کیف امبر کے

علاوہ وانیہ

اور اسکا تقریبا دو سالہ بھای آیان اور امبر اور کیف کا تقریباً ڈھای سالہ بیٹا

آکف اور تقریباً ایک مہینے کی بیٹی آئی رہ کو دیکھ رہا تھا

ہاے میلی بہنا تتی پالی ہے پل انتا بھی پالی ہے (ہاے میری بہنا کتنی پیاری ”

ہے پر انہتا بھی پیاری ہے)“ آیان نے کہا تو سب ہی مسکرا دیے

اچھا تو ہمارے بیٹے کو انہتا زیادہ پیاری لگتی ہے“ سمیر نے کہا”

تو آیان نے جلدی سے سر ہلا یا جس پے سب مسکرا دیے

ناجانے کیوں پر آیان جب جب بھی راکب اور انیتا کی بیٹی سے ملا تو اسے وہ بے حد اچھی لگی تھی

اور وانیہ تو آکف کو سمجھا رہی تھی جو بے حد شرارتی تھا اور سمجھتا ہی نہیں تھا

آکف جاو میں تم سے کوی بات نہیں کر رہی تم میری کوی بات نہیں مانتے" وانیہ نے آکف سے ناراض ہوتے کہا

تو آکف جلدی سے اس کے ساتھ لگا

تھولی آپی اب میں آپ تی بات مانو دا (سوری آپی اب میں آپ کی بات مانو گا)" آکف نے وانیہ کے ناراض ہونے کے ڈر سے جلدی سے کہا

توسب ہی مسکرا دیے وہ ایسا ہی تھا کسی کو خود سے ناراض نہیں ہونے دے سکتا تھا

کیف نے سب کو باتوں میں مصروف دیکھ کر امبر کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا

میری جان آئی لو یو" کیف نے سرگوشی نما کہا"

اور امبر کا ہاتھ پہ ہاتھ رکھا تو امبر مسرادی

آئی لو یو ٹو" امبر نے بھی بے حد سرگوشی نما کہا"

جو صرف کیف ہی سن سکا تھا کیف سن کر مسکرا دیا اور دونوں سب کی طرف متوجہ ہوے

♥♥♥♥

صارم اور حبہ جو ابھی کمرے میں آۓ تھے کہ کمرے کا حشر اور تقریباً تین سالہ ہدیٰ کو منہ بنا کر

اور اپنے ڈیڑھ سالہ بیٹے ہادی کو غائب دیکھ کر جلدی سے اس کے پاس آۓ

ہدیٰ میرے بچے کیا ہوا یوں کیوں بیٹھی ہو اور بھائی کہاں ہے“ صارم نے جلدی سے کہا تو ہدیٰ نے اپنے بابا کو دیکھا

”بابا اچھے نے ملے تھالی تاپی تراب تردی اور وہ عائی ت بھی دندا ہے وہ بھی ملے تلل لے دیا (بابا اس نے میری ساری کاپی خراب کردی اور وہ عائی ش بھی گندا ہے وہ بھی میرے کلر لے گیا“ ہدیٰ نے نم آنکھوں سے کہا

ناجانے کیوں عائی ث کو ہدیٰ پے روب جمانے کی عادت تھی ہدیٰ جب بھی کہتی وہ اس سے بڑی ہے

لیکن عائی ث اس سے یہی کہتا کہ زیاد نہیں دونوں کی اس پے اکثر لڑائی ی ہو جاتی

صارم نے اسے گود میں اٹھایا

ہدیٰ بے حد نرم دل اور حساس طعبیت کی تھی اور نا لڑنے جھگڑنے والی چھوٹی چھوٹی بات پے رونے والی

تو ہماری بیٹی رو کیوں رہی ہے میں لے کر دوں گا نا اپنی بیٹی کو نیو" صارم نے اسکی نم آنکھیں صاف کرتے کہا تو ہدیٰ خوش ہو گی

اچھا بیٹا بھای کہاں ہے" حبہ نے کہا

ممانیتی (مما نیچے)" ہدیٰ نے بیڈ کے نیچے اشارہ کرتے کہا تو ہادی خود ہی باہر نکل آیا

حبہ نے نفی میں سر ہلا یا جواب سر جھکاے شریف بچا بن کر کھڑا ہوا تھا

ہادی کیوں خراب کی بہنا کی کاپی" صارم نے ہادی سے کہا تو ہادی منہ بنانے لگا

میں تھل لاتا (میں کھیل رہا)'' ہادی نے کہا تو صارم اور حبہ مسکرا دیے''

بیٹا اسے بہنا کی کاپی خراب کرتے ہیں اب نا کرنا ٹھیک اور میں آپ''
کے لیے بھی لادوں گا چلو اب جلدی سے آپی کو سوری کہو'' صارم نے کہا

تو ہادی صارم کی گود میں چڑنے لگا تا کہ ھدیٰ کو پیاری کر کے منا سکے

میلی پالی اپی (میری پیاری آپی)'' ہادی کہتا ھدیٰ کو پیاری کرنے لگا تو ھدیٰ''
بھی مسکراتی اسے بھی کر گی

حبہ مسکراتی صارم کے ساتھ بیٹھی تو صارم نے ایک بازو اسکے کندھے پے
رکھتا اپنے ساتھ لگا گیا تو حبہ مسکرا دی

ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ عائشہ بھی آگیا تو ہدیٰ نے منہ پھالتے اسے دیکھا جو اب انکے پاس کھڑا تھا

سولی ہدیٰ اب میں تمھالے تلل اتے نہیں لو دا اب آدا و ہم تھلے انتا اور آنا ''تے تھت (سوری ہدیٰ اب میں تمھارے کلر اسے نہیں لوں گا اب آجاو ہم کھیلے انہتا اور آنیہ کے ساتھ)'' عائشہ نے آتے کہا تو صارم اور حبہ مسکرا دیے

ضرور راکب اور انیتا نے اسے ڈانٹا ہو گا عائشہ کے کہنے پے ہدیٰ مسکرادی

اوتے توی بات نی (اوکے کوی بات نہیں)'' ہدیٰ نے کہتے ''

عائشہ کا بڑھا ہوا ہاتھ تھاما اور دوسرا ہادی نے اور تینوں باہر کو بھاگے صارم اور حبہ نے مسکراتے تینوں کو جاتے ہوئے دیکھا

صارم پولیس کی نوکری چھوڑنے کا ارادہ رکھتا تھا کیونکہ وہ اپنی بیوی اور خاص کر کے اپنے بچوں کو وقت نہیں دے پا رہا تھا

جو سارا سارا دن اور اکثر رات تک اس کا انتظار کرتے تھے اور صارم بھی انکے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا

اب اسکا ارادہ اپنا بزنس ہی سمبھالنے کا تھا البتہ راکب کا شوق تھا تو اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا

♥♥♥♥

اس وقت شام کے چھ بج رہے اور معصومہ نم آنکھوں سے اپنے تین مہینے کے بیٹے ایکیب کو اٹھاتے خاموش کروانے کی کوشش کر رہی تھی

جو ہونے کا نام ہی لے رہا تھا جسے دو تین دن پہلے معمولی سا بخار ہوا تھا

لیکن اب ٹھیک تھا اور معصومہ پریشان ہو رہی تھی

آخر کار معصومہ نے وجدان کو کال کی جو آفس تھا اور اس وقت کسی میٹنگ میں تھا

کہ معصومہ کی کال دیکھتا سب سے ایکسوز کرتا باہر نکلتا کال اٹھاتا کان سے لگای

وجی کہاں ہیں آپ ''معصومہ نے نم آواز میں وجدان سے کہا اکیب کو گود میں اٹھایا ہوا تھا

معصومہ میری جان کیا ہوا رو کیوں رہی ہو تم ٹھیک ہے اور اکیب'' وجدان نے پریشان ہوتے کہا

اور ساتھ قدم آفس سے باہر نکالے تاکہ وہ جلدان کے پاس پہنچ سکے

اکیب کے رونے کی آواز بھی وہ سن چکا تھا

''پتہ نہیں وجی اکیب کو کیا ہو گیا ہے کب سے روئے جا رہا ہے میں نے فیڈ بھی کروایا ہے میڈیسن بھی دی تھی''معصومہ نے نم آواز میں ہی کہا

تو وجدان نے گہرا سانس لیا معصومہ اسے ہی چھوٹی چھوٹی بات پے پریشان ہو جاتی تھی پہلے کی طرح

معصومہ تم پریشان نا ہو اور رو بھی نہیں میں ابھی آتا ہوں" وجدان نے پیار سے کہا اور گاڑی میں بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کی

اوکے جلدی آئے گا" معصومہ کہتی کال بند کر گی اور وجدان کے آنے کا انتظار کرنے لگی

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ وجدان بھی آ گیا اور معصومہ کو دیکھا

جو ابھی بھی روتے ہوئے ایک کو اٹھائے اسے خاموش کروانے کی کوشش کر رہی تھی

”وجدان نے معصومہ میری جان کیا ہوا ادھر مجھے دو میں دیکھتا ہوں اسے“ وجدان نے معصومہ اور اکیب کے قریب آتے کہا

تو معصومہ بھی وجدان کی طرف متوجہ ہوی

”دیکھیں وجی کہیں اسے بخار تو نہیں ہے ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں“ معصومہ نے فکر مندی سے کہا

وجدان اکیب کا بخار آلے سے چیک کرنے لگا لیکن بخار تھا ہی نہیں

بلکہ وہ بالکل ٹھیک تھا شاید کمزوری کی وجہ سے چڑ چڑا ہو رہا تھا

کیا ہوا ٹھیک تو ہے نا“ معصومہ نے وجدان سے کہا تو وجدان زرا سا مسکرا دیا”

”ہاں میری جان ٹھیک ہے بس بخار تھا اس لیے چڑ چڑا ہو رہا ہے تم پریشان نا ہو میں اسے سلاتا ہوں فیڈ تو کیا ہوا ہے نا“ وجدان نے کہا تو معصومہ نے سر ہلا یا

تو وجدان اسے گود میں اٹھائے اسکی کمر پے نرمی سی تھپکی دینے کے ساتھ کمرے میں چکر لگانے لگا

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ایک سو گیا تو وجدان نے اسے بیڈ پے لیٹا معصومہ کے پاس آیا

معصومہ میری جان اسے چھوٹی چھوٹی بات پے پریشان نا ہوا کرو‘‘ وجدان ”
معصومہ سے کہتا

اسے اپنے ساتھ لگتا بیٹھا تو معصومہ نے وجدان کے کندھے پے سر رکھا

میں کیا کروں وجی میں ڈر جاتی ہوں مجھے فکر ہونے لگتی ہے‘‘ معصومہ نے کہا ”
تو وجدان نے اسکے سر پے بوسہ دیا

میں ہو نا تمھارے ساتھ‘‘ وجدان نے کہا ”

تو معصومہ نے مسکرا کے وجدان کو دیکھا تو وجدان بھی مسکرا دیا

جی جانتی ہوں آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گے‘‘ معصومہ نے پریقین لہجے میں کہا تو وجدان مسکرادیا

اچھا میں کچھ سوچ رہا تھا‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ نے سوالیہ اسے دیکھا’’

کیا سوچ رہے تھے آپ‘‘ معصومہ نے پوچھا’’

وہ یہ کہ ہم اپنے بیٹے کے لیے آئی رہ لے گے تم کیا کہتی ہو‘‘ وجدان نے کہا’’ تو معصومہ مسکرادی

ہاں ٹھیک ہے پر ابھی تو اتنے چھوٹے ہیں‘‘ معصومہ نے کہا تو وجدان’’ مسکرایا

تم بھی تو چھوٹی تھی جب ہمارا رشتہ ہوا تھا‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ سر ہلا ’’
گی

یہ تو ہے ‘‘معصومہ نے کہا ’’

معصومہ تمھیں میری بات تو یاد ہے نا‘‘ وجدان نے کہا تو معصومہ نے پھر ’’
سے وجدان کو دیکھا

کون سی بات وجی ‘‘معصومہ نے پوچھا تو وجدان گہری مسکراہٹ کے ساتھ ’’
مسکرا دیا

یہی کہ ابھی مجھے ایک تمھاری طرح کی پیاری اور ڈمپلوں والی بیٹی بھی ’’
چاہیے ‘‘وجدان نے کہتے

معصومہ کے گال پے ہونٹ رکھے تو معصومہ کے ہونٹوں پے شرمیلی سی مسکان آگی جیسے دیکھتے وجدان مسکرا دیا

معصومہ پھر سے وجدان کے کندھے پے سر رکھ گی تو وجدان بھی اسے اپنے حصار میں لیتا یونہی بیٹھ گیا

بہت جلد اس کی بیٹی کی خواہش بھی پوری ہونے والی تھی

❤❤❤❤

آج اکیب آٹھ مہینے کا ہو گیا تھا

معصومہ کے کہنے پے وجدان نے گھر پے چھوٹی سی پارٹی رکھی تھی یا یوں کہنا بہتر تھا کہ سب کو اکٹھے کرنے کا بہانا

اس لیے صارم، حبہ، ہدیٰ، ہادی راکب، انیتا، آنیہ، انہتا عائی ث اور بڑے سب بھی اسلام آباد آئے ہوئے تھے

کیف، امبر اور چھ مہینے کی بیٹی آئی رہ، اکف اور آیان وانیہ سمیر، ہانیہ اور بلال صاحب اور آصفہ بیگم بھی آئے تھے

اور قاسم اور امل بھی اپنے دو سالہ بیٹے آہل کے ساتھ آئے ہوئے تھے

اور وجدان کا بزنس پارٹنر جس کا بیٹا زیان وانیہ کی کلاس میں تھا اور انکی ایک سالہ بیٹی عروہ وہ بھی آئے ہوئے تھے

آہل کو عروہ بہت اچھی لگی تھی اور وہ بھی اس کے ساتھ خوش ہو رہی تھی

سارے بچے کھیل میں مصروف تھے چھوٹے بچے سب کو یوں دیکھ کر چہک رہے تھے خوش تھے

اکیب تو جب آئی رہ سامنے آتی تو ہر چیز بھول جاتا تھا پھر بس وہ اسی کے ساتھ لگا رہتا تھا

وجدان نے مسکراتے معصومہ کو دیکھا جو بہت خوش تھی

یوں کافی دیر بعد سب کو ایک ساتھ اکٹھا دیکھ کر اور وجدان معصومہ کی خوشی میں خوش تھا

”وجی تجھے ایک بات ابھی بتادو“ کیف نے کہا تو وجدان نے سوالیہ اسے دیکھا

”کون سی بات“ وجدان نے پوچھا

”وہ یہ کہ جب بھی تمھاری بیٹی ہو گی وہ میرے بیٹے کی ہو گی“ کیف نے کہا تو
وجدان مسکرا دیا

”ان شاءاللہ اور میں بھی تجھے ابھی بتادو کہ اکیب کے لیے میں آئی رہ ہی لوں
گا“ وجدان نے بھی کہا تو کیف مسکرا دیا

”ان شاءاللہ“ کیف نے بھی کہا

اور اکف کو دیکھا جو سب کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا

کیف کو کال آنے لگی تو وہ وجدان سے کہتا کال سننے لگا

معصومہ مسکراتی وجدان کے پاس کیف کے جانے کے بعد آی

وجدان مسکراتا معصومہ کی طرف متوجہ ہوا

وجی کتنا اچھا لگ رہا ہے نا سب ایک ساتھ ‘‘معصومہ نے کہا’’

ہاں میری جان ‘‘وجدان نے مسکرا کے کہا’’

لیکن معصومہ کے چہرے کی اداسی دیکھتا اپنے ساتھ لگا یا

وجی کیا ہوتا اگر مما بابا اور چاچو آنٹی بھی ہوتے“معصومہ نے اداس لہجے ”
میں کہا

وہ کسے بھول جاتے اپنے والدین کو ہر موقع پے ضرور یاد آتے تھے

بس میری جان اداس نا ہو اور ان کے دعا کیا کرو“وجدان نے معصومہ کو ”
تسلی دی جو وہ ہر دفعہ دیتا تھا

معصومہ بھی سر ہلا گی ابھی وہ کھڑے ہی تھے کہ راکب نے آواز دیتے
وجدان کو پکارا تو وہ دونوں اس طرف متوجہ ہوے

آجاو یار سب کی ایک یادگار فوٹو ہو جاے“راکب نے کہا”

تو وجدان مسکراتا سر ہلا یا گیا اور معصومہ کو لیتا اپنے بیٹے کے پاس آتا اسے اٹھایا اور سب کے ساتھ کھڑا ہوا

صوفے پے بیٹھے ثاقب صاحب جنہوں نے انہتا کو گود میں بیٹھایا ساتھ شگفتہ بیگم اور انکے ساتھ صدف بیگم ساتھ فیصل صاحب جنہوں نے عائ ث کو گود میں بیٹھایا ہوا

اور ان کے ساتھ جاوید صاحب جنہوں نے ہدیٰ کو بیٹھایا ہوا تھا ساتھ کلثوم بیگم

ان کے ساتھ بلال صاحب جنہوں نے آیان اور آصفہ بیگم نے اکف کو بیٹھایا ہوا

پیچھے درمیان میں وجدان جس نے اکیب کو اٹھایا ہوا ساتھ معصومہ کھڑی جیسے وجدان نے ایک بازو کے حصار میں لیا ہوا تھا

ان کے دائیں طرف حبہ اور اسکے ساتھ صارم جس نے ہادی کو اٹھایا ہوا تھا ساتھ سمیر جس نے وانیہ کو اٹھایا تھا اور ساتھ ہانیہ جیسے سمیر نے حصار میں لیا ہوا کھڑی تھی

اور وجدان معصومہ کے بائیں جانب امبر اور اسکے ساتھ کیف جس نے آئرہ کو اٹھایا ہوا اور ایک سے امبر کے گرد حصار بنایا

اس کے ساتھ راکب جس نے آنیہ کو اٹھایا ہوا اور ساتھ انیتا کھڑی تھی جیسے راکب نے ایک بازو کے حصار میں لیا ہوا

باقی سب انہیں مسکراتا دیکھ رہے تھے فوٹو گرافر نے تصویر کھینچی تو سب مسکرا دیے

اور یہ لمحات کیمرے کی آنکھ میں ہمیشہ کے لیے بند ہو گے

اب سب کی زندگیوں میں انکی خوشیاں ہی خوشیاں منتظر تھی

زندگی یونہی چلتی رہتی ہے ایک کہانی ختم تو دوسری شروع

❤❤❤❤

ختم شد